جان بہرام

تحریر : سیم آصف

کبھی کبھی انسان اپنی زندگی میں کوئی ایسی غلطی کر جاتا ہے کہ جس کی سزا پھر وہ اپنی پوری زندگی کاٹتا ہے کچھ یوں ہی ہوا تھا ہماری ادائے جاں کے ساتھ جس نے غلطی تو کی تھی مگر اب اسے اپنی پوری زندگی اس غلطی کی سزا میں گزارنی تھی جب تک کہ وہ پاک ذات اسے معاف نہ کر دے اور اسے ذلت و رسوائی والی زندگی سے نکال کر عزت و محبت والی زندگی عطا نہ کر دے یہ کہانی ہے اس بیوقوف لڑکی کی جو کچی عمر میں ایک ستمگر کی محبت میں مبتلا ہو کر گناہِ عظیم کر بیٹھی تھی اور وہ ستمگر اسے پیار کے جھانسے میں پھنسا کر اس کی عزت کو تار تار کرنے کے لیے اسے ایک دلدل میں جھونک گیا تھا اور جب کوئی دلدل میں پھنس جاتا ہے تو وہ بھلا جتنے ہاتھ پیر مار لے اپنا بچاؤ کر لے وہ مزید اس دلدل میں پھنستا چلا جاتا ہے

جب تک اس رب پاک کے حکم پر کوئی باہر والا آکر آپ کو نہ بچالے
کچھ یوں ہی ہوا تھا ہماری ادائے جاں کے ساتھ جو ایک دلدل میں بری
طرح پھنسی تھی اور وہ بھی اپنی غلطی کی وجہ سے اور دلدل بھی ایسی کہ
جہاں سے سوائے اس رب پاک کے کوئی نہ نکال سکے ہماری ادائے
جاں جتنے ہاتھ پیر اس دلدل میں مارتی وہ اتنا ہی اس میں دھنستی جاتی اور

اتنے ہی ظلم خود پر برداشت کرتی اور ہر پل اس پاک ذات سے معافی مانگتی اسی کے آگے روتی گڑگڑاتی اور پھر آخر تھک ہار کر ادا نے اس دلدل میں ہاتھ پیر مارنا چھوڑ دیا مگر اس نے اللہ پر یقین نہ چھوڑا وہ ہر پل ہر وقت اللہ سے معافی کی طلب گار رہتی اسی پاک ذات کے آگے روتی اور اس پر پختہ یقین رکھتی کہ وہ اسے بچانے کے لیے ضرور مدد بھیجے گا اور شاید یہ ادا کا اللہ پر پختہ یقین ہی تھا کہ اللہ نے اس کے لیے عین اس وقت پر مدد بھیجی جب کوئی اس کی عزت ہمیشہ کے لیے چھین لینے والا تھا سچ کہتے ہیں بنتِ حوّا بہت معصوم ہے اور وہ باآسانی ابنِ آدم کے شکنجے میں آجاتی ہے اور پھر یہی ابنِ آدم اسے کہیں کا نہیں چھوڑتے جہاں کچھ ابنِ آدم شان کی طرح کے ہوتے ہیں جو صرف بنتِ حوّا کو ضرورت کا سامان سمجھتے ہیں اور پھر انہیں ٹشو پیپر کی طرح استعمال کر کے پھینک دیتے ہیں وہیں کچھ ابنِ آدم بہرام خانزادہ کی طرح کے بھی ہوتے ہیں جو بنتِ حوّا کی حفاظت کے لیے اپنی جان کی بازی لگانے سے بھی نہیں ہارتے اور ایسے ابنِ آدم ہی عزت کے قابل ہوتے ہیں

کھولو کھولو مجھے نکالو یہاں سے پلیز کھولو مجھے

کیا آج کوئی نئ بکری آئی ہے جو اتنا شور ہے

آج نہیں پچھلے دو ہفتے سے یہاں ہے مگر کمبخت ماری دھندے پر بیٹھ ہی نہیں رہی اور زبردستی کر نہیں سکتی سارا دھندا مندہ کرے گی اب جب دو دن کھانے پینے کو نہیں ملے گا نہ سارا عزت کا بھوت اتر جائے گا

بیسمینٹ سے چیخ و پکار سن کر شائینہ کمرے میں داخل ہوتی بولی تو شکنتلا بائی نے غصے سے سر مارتے جواب دیا

دو ہفتے سے یہاں ہے تو آج شور کیوں مچا رہی ہے؟

ارے ابھی اسے بول کے آئی میں تیرے کو تب تک کھانا پانی نہیں ملے گا جب تک دھندے پر نہیں بیٹھے گی بھوک پیاس نہ سب کچھ کرواتی ہے

اگر اس نے کہا کہ وہ دھندا کرے گی اور کھانے کے بعد پھر نہ مانی تو؟

شائینہ کے سوال پر شکنتلا بائی فوراً بولی تو شائینہ نے پھر سے سوال داغا

ارے شکنتلا بائی بھی اپنے نام کی ایک ہے کسٹمر خوش کر کے پیسہ لائے گی تو اسی پیسے میں سے اسے کھانا دونگی ورنہ مر جائے میری بلا سے اور تو

سن دو دن بعد پارٹی ہے کوئی پالیٹیشن کے فارم ہاؤس پر اسے ناچنے کے لیے لڑکیاں چاہیئے تو تو سوچ لے اب تو اپنے ساتھ کس کس کو لیجائے گی اور ہاں اگر یہ کمبخت مان گئی تو اسے بھی لے کر جانا ہو سکتا ہے اس کے اچھے دام مل جائیں

شکنتلا بائی کا جواب سنتی اور اگلا آرڈر لیتی شائینہ ہلکہ سا مسکرائی اور پھر سر ہاں میں ہلاتی کمرے سے نکلتی چلی گئی

یہ منظر ہے کراچی ملیر کینٹونمنٹ کے قریب ایک بہت بڑے فارم ہاؤس کا جہاں پاکستان کے پولیٹیشنز کی بہت بڑی پارٹی ہو رہی تھی اس پارٹی میں نہ صرف پولیٹیشنز بلکہ دنیا بھر کے نامور بزنس مینز بھی موجود تھے کیونکہ پاکستان کے ایک نامور پولیٹیشن آیاز خانزادہ کا بڑا بیٹا سنان خانزادہ اس سال ہونے والے الیکشنز میں کھڑا ہونے جا رہا تھا جبکہ خانزادہ سپورٹس (جو اس وقت دنیا کی سب سے بڑی سپورٹس کا سامان بنانے والی کمپنی تھی) لیگلی طور پر آیاز خانزادہ کے چھوٹے بیٹے بہرام خانزادہ کے انڈر جا رہی تھی سب لوگ پارٹی میں پہنچ چکے تھے اور سب ہی بہرام خانزادہ

سے ملنے کے لیے ایکسائٹڈ تھے کیونکہ وہ خانزادہ فیملی کا چھوٹا ساپٹر سوائے اپنی دائمہ (جو بہرام خانزادہ کی ماں تو نہ تھی مگر انہوں نے اسے ماں بن کر پالا تھا) کے سوا کسی سے نہیں ملتا تھا پارٹی کی شروعات بہرام کے آنے کے بعد ہی ہونی تھی

سنان بہرام کہاں ہے فون کرو اسے

آیاز انتہائی غصے میں سنان کے پاس آتے بولے تو سنان نے ہاں میں سر ہلاتے اپنا فون نکالا اس سے پہلے کے سنان کال ملاتا فارم ہاؤس کے باہر بیج رنگ کی ایک رینج روور آ کر رکی تو گارڈ نے آگے بڑھتے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا تو اس گاڑی سے کالے فور پیس سوٹ میں ایش گرے آنکھوں اور چوکلیٹ براؤن والا ایک نوجوان نکلا چھ فٹ سے نکلتا قد کھڑے نین نقش کسرتی وجود سرخ و سفید رنگت بلاشبہ وہ حسین پٹھانوں میں سے ایک تھا گردن ایسی اکڑی جیسے کسی نے سریا فٹ کیا ہو چال ایسی کہ دیکھنے والا اپنی نظر پلٹنا بھول جائے وہ تیز مگر اکڑ کر چلتا فارم ہاؤس میں داخل ہوا فارم ہاؤس کے دروازے پر کھڑے اکتیس سالہ خوبصورت آدمی کو دیکھ کر سنان اور سہیل فوراً سے اس کی طرف بڑھے

مجھے لگا تھا شاید آج بھی تمہیں ہر پارٹی کی طرح کال کر کے بلانا پڑے گا

میرے پاس آپ کی ان واہیات پارٹیز کے لیے ٹائم نہیں جو کرنا ہے

جلدی کرو اور مجھے فری کرو

سنان کی بات سنتے بہرام ہلکی مگر ایک رعبدار آواز میں بولا تو سنان نے

ایک آئیبرو اچکائی جسے بہرام سرے سے اگنور کر گیا

بھائی لگتا ہے ہمیں ہر جگہ کے دروازے اب بارہ فٹ کے بنوانے ہونگے

کیونکہ ان جناب نے تو برج خلیفہ بننے کی قسم کھا رکھی ہے

ہنسی نہیں آئی

تو راستے میں ہو گی آ جائے گی

سہیل کے ہنسی دبا کر بولنے پر سنان نے بھی ہنسی دبائی جبکہ بہرام ان

دونوں کو دیکھتے کلس کر بولا تو سہیل فوراً سے جواب دے گیا وہ دونوں

جگری یار تھے جو ایک دوسرے کی عزت تو کبھی نہیں رکھتے تھے مگر جان

دینے کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے بہرام کو پارٹی میں آتا دیکھ کر آیاز فوراً

اس کے پاس پہنچے اور اس سے بغلگیر ہوئے وہ اپنے بیٹے کو اچھے سے

جانتے تھے اسے ایسی بیہودہ پارٹیز پسند نہیں تھی جہاں کھلے عام شراب

پی جاتی اور جسم فروشی کی جاتی وہ اپنی ماں کی وجہ سے عورت ذات سے نفرت کرنے والا مرد تھا اور ایسا کیوں تھا آپ کو آگے جا کر پتہ چلے گا مگر پھر بھی وہ ہر عورت کو عزت دیتا تھا پھر بھلے سے وہ عورت اس کے گھر میں کام کرنے والی ماسی ہو اس کی کوئی بزنس پارٹنر ہو سڑک پر چلنے والی ایک عام سی لڑکی ہو یا پھر جسم فروشی کرنے والی ایک طوائف ہو وہ ہر عورت کو برابر کی عزت کا حقدار سمجھتا تھا اور اسے وہ عزت دیتا بھی تھا اور شراب اور سیگریٹ نوشی سے بہرام خانزادہ کوسوں دور تھا اپنے بیٹے سے ملنے کے بعد آیاز بہرام کو اپنے ساتھ لیجاتے سب سے ملوانے لگے اور پھر چند ہی لمحوں بعد ان کی پارٹی صحیح معنوں میں شروع ہو گئی

ہو میری شامیں آودھ سے آئی ہیں

میری صبح بنارس لائی ہے

راتیں بمبئ سے چرائی ہیں

راتیں بمبئ سے چرائی ہیں

لالی لاہوری اے ، بالی بلوچی اے

جپانی چندوائی اے ے ے ے ے

پنڈی دے پٹھے بھی، دلی دے منڈے بھی

کہندے کراچی کی میں ہاں ں ں ں ں ں

شکیرا ، شکیرا، شکیرا، شکیرا

کچھ لڑکیوں کو فحاش کپڑے پہنے سب کے بیچ میں آ کر کھڑے ہوتے دیکھ کر بہرام غصے سے ایک کونے میں چلا گیا اس کے ساتھ ساتھ سہیل بھی چلا گیا اسے بھی ایسی پارٹیز کم ہی پسند تھیں وہ دونوں ایک کونے میں جا کر میز پر بیٹھ گئے اور سہیل کے اشارہ کرنے پر ایک ویٹر نے انہیں کھانا سرو کر دیا جسے وہ دونوں سب کو اگنور کرتے اپنی ہلکی پھلکی باتوں میں کھانے لگے ڈانس ختم ہو جانے کے بعد سب لڑکیاں کسی نہ کسی مرد کے قریب جا کر بیٹھ گئی جبکہ ان میں سے ایک لڑکی آیاز کے کہنے پر آج شام کی اصل خوبصورتی کو سب کے سامنے لائی اس لڑکی نے نہ تو سب کے ساتھ ڈانس کیا تھا اور نہ ہی باقی لڑکیوں کی طرح فحاش کپڑے پہنے ہوئے تھے بلکہ وہ تو سادہ سے ایک کاٹن کے سوٹ میں بڑی سی چادر اوڑھے ہوئے تھی جس سے اس کی سفید دودھیا رنگت جھلک

رہی تھی جیسے ہی اس لڑکی کو لا کر سب کے سامنے کھڑا کیا گیا تو سب کی نظریں اس پر ٹھہر سی گئی سوائے سنان کے وہ ایسی پارٹیز انجوائے تو کرتا تھا مگر صرف شراب پینے کی حد تک جسم فروشی نامی گندے کیڑے سے وہ بھی بہت دور تھا اور اس لڑکی کو سب کے بیچ میں لاتے دیکھ کر وہ بھی اپنا شراب کا گلاس پکڑے فارم ہاؤس سے باہر نکل گیا البتہ سہیل اور بہرام اب بھی سب کچھ اگنور کیے کھانا کھانے اور ایک دوسرے پر طنز چلانے میں مگن تھے وہ عورت اس لڑکی کو لا کر سب کے بیچ میں کھڑا کرتی اس کے سر سے دوپٹہ اتار گئی تو اس کی شکل سب کے سامنے واضح ہوئی سفید دودھیا رنگت پانچ فٹ چار انچ جتنا قد کالے گھنے بال پشت پر کھلے جو پیچھے سے چادر میں چھپے تھے دبلی پتلی سی وہ معصوم لڑکی جس کی سفید ناک مسلسل رونے کی وجہ سے لال ہو چکی تھی سبز رنگ کے سادہ سے جوڑے میں قیامت ڈھا رہی تھی اس کی بار بار اٹھتی گرتی پلکیں اس کی ہیزل گرین آنکھوں کا رنگ سب پر واضح کر گئی تھی گلابی گداز ہونٹ واقعی وہ اٹھارہ سال کی معصوم سی لڑکی حسن کا پیکر تھی جو اس وقت سب کے سامنے سر جھکائے کھڑی سب آدمیوں

کا دل دھڑکا گئی تھی

یا اللہ اگر آج تک میں نے کوئی بھی نیکی کی ہے تو اس کے بدلے میں آج میرے لیے مدد بھیج دے جو مجھے ان غلیظ لوگوں سے بچا کر لے جائے مجھے ایک عزت کی زندگی عطا کر دے میرے مالک میں جانتی ہوں مجھ سے گناہِ کبیرہ ہو گیا ہے مگر مجھے اتنی بڑی سزا نہ دے میرے مالک میں برداشت نہ کر پاؤں گی

خود پر سب کی غلیظ نظریں محسوس کرتے ادا فوراً سے اس رب پاک سے مدد مانگنے لگی پھر جب سچے دل سے اس رب سے مانگو اور وہ رب عطا نہ کرے ایسا ناممکن ہے یہاں سب کے بیچ کھڑے ڈرتے لرزتے ہوئے جسم کے ساتھ جب ادا نے اس رب کو پکارا تو اس رب نے ادا کی سن لی اور اس کی مدد کے لیے کسی کو چن لیا کوئی ایسا جو اس وقت وہاں اس پارٹی میں دنیا و جہاں سے بیگانہ بیٹھا تھا ابھی ادا ہلکے ہلکے بولتے دعا مانگ ہی رہی تھی کہ ان آدمیوں میں سے ایک نوجوان آگے بڑھا اور پھر اس نے ادا کی چادر کر پکڑ کر کھینچنا چاہا جسے ادا مضبوطی سے تھام گئی اور اسے اپنے اوپر سے ہٹنے نہ دیا

دیکھیں پلیز مجھے جانیں دیں مت کریں ایسا

ادا روتے ہوئے نرم لہجے میں منت کرتے بولی تو وہ نوجوان ایک کمینی ہنسی ہنستا اپنا ایک آئیبرو اچکا گیا جبکہ آنسو ادا کے گال پر مسلسل بہہ رہے تھے مگر ادا نے اپنی چادر نہ چھوڑی تھی اسے اپنے رب پر پورا یقین تھا کہ وہ کسی نہ کسی کو اس کی مدد کے لیے ضرور بھیجے گا

یار یہ لڑکی کے رونے کی آواز کہاں سے آ رہی ہے؟

سدھر جا منحوس تجھے ہر وقت لڑکیوں کی آوازیں ہی آتی رہتی ہیں ٹھرکی انسان شرم کر

نہیں یار میں مزاق نہیں کر رہا سیریس کہہ رہا ہوں

سہیل کے بولنے پر اپنے کولڈ ڈرنک کے گلاس سے سیپ لیتے بہرام نے اسے ایک نیا لقب دیتے ہوئے شرم دلائی جس پر سہیل فوراً سے جواب دیتا اٹھ کھڑا ہوا اور ادھر اُدھر دیکھنے لگا

بہرام وہاں آگے کوئی لڑکی کھڑی بہت برے طرح سے رو رہی ہے

تو میں کیا جا کر اس کے آنسو صاف کروں اب کیا یہی کام رہ گیا ہے میرے پاس اگر تیری پھوپھو کی بیٹی ہے تو خود جا کر کے لے صاف

نہیں آنسو مت صاف کرو مگر ایٹلیسٹ اس کی عزت بچا لو

سہیل کی بات سنتے بہرام غصے سے بولا تو سہیل نے ٹیبل پر ہاتھ رکھتے غصے سے بہرام کو جواب دیا جسے سنتے بہرام کی ایش گرے آنکھوں میں غصے کی ڈوریاں نمودار ہوئیں پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اور غصے سے چلتا اس نوجوان کے پاس آیا جو اب بھی ادا کی چادر ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا اور ہر دو منٹ بعد اسے کھینچ کر ادا کے رونے اور ترلے کرنے سے محظوظ ہو رہا تھا بہرام نے اس لڑکے کے پاس پہنچتے ہی بنا اسے سمجھنے کا موقع دیے اس کے منہ پر ایک زوردار مکہ دے مارا جس سے اس نوجوان کے ہاتھ سے ادا کی چادر چھوٹ گئی اور وہ زمین بوس ہو گیا چادر چھوٹتے ہی ادا نے فوراً سے اسے خود کے گرد لپیٹ لیا جبکہ وہ نوجوان آدمی بہرام کو بس گھورنے کے سوا کچھ نہ کر سکا وجہ بہرام کی پاور پرسنیلٹی اور اس وقت غصے کی شدت سے اس کی آنکھوں میں لال رنگ کی ڈوریاں تھیں

بہرام یہ تم کیا کر رہے ہو؟

ایک عورت کی عزت بچا رہا ہوں آپ جیسے کمینے لوگوں سے

بہرام یہ اس کا کام ہے وہ ایک ایسکرٹ ہے

آیاز کے غصے سے پوچھنے پر بہرام ضبط کرتے بولا جبکہ بہرام کے منہ سے خود کے لیے بھرے مجمعے میں کمینہ لفظ سن کر آیاز کو غصہ آیا یہ آیاز کے منہ پر کسی تماچے سے کم نہ تھا مگر آیاز ضبط کرتے غصے سے بولا تو بہرام نے پلٹ کر ادا کی طرف دیکھا جو اب بھی سر جھکائے مسلسل رو رہی تھی

رئیلی ڈیڈ اگر یہ ایک ایسکرٹ ہے تو یہ ان سب کی طرح ہنس کیوں نہیں رہی رو کیوں رہی ہے اپنی عزت کی بھیک کیوں مانگ رہی ہے آپ سے

وہ اس لیے کیونکہ وہ یہ پہلی دفعہ کر رہی ہے ایک دو دفعہ کے بعد عادت ہو جائے گی تم فکر مت کرو

بہرام کے غصے سے بولنے پر شائینہ آگے بڑھتی بولی تو اسے بہرام کی ایک گھوری نے خاموش کروا دیا پھر آیاز صاحب کے لاکھ بولنے پر بھی بہرام انہیں اگنور کرتا ادا کا ہاتھ تھامتا اسے اپنے ساتھ کھینچتا باہر لے گیا بہرام کے تیز چلنے اور ادا کا ہاتھ پکڑے ہونے کی وجہ سے ادا تقریباً اس کے ساتھ بھاگ ہی رہی تھی ادا کو لیجا کر اپنی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھاتا ڈرائیور سے چابی لیتا گاڑی کو فارم ہاؤس سے زن سے نکال لے گیا جبکہ آیاز صاحب تو بس اپنے چھوٹے ساپتر کو دیکھتے رہ گئے جو کب کہاں کیا کر جائے کسی

کو کچھ نہیں پتہ۔

بہرام ادا کو لیتا فارم ہاؤس سے باہر نکلا اور پھر اس نے اپنی گاڑی اپنے گھر کی طرف موڑی ارادہ گھر جا کر کچھ آرام کرنے کا تھا جبکہ ادا اس کی ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی مسلسل رو رہی تھی اور دل ہی دل میں بار بار اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی جس نے عین موقع پر اپنی مدد بھیج کر اسے رسوا ہونے سے بچایا تھا

مجھے روتی ہوئی لڑکیوں سے سخت نفرت ہے اس لیے خاموش ہو جاؤ

ادا کو مسلسل روتے دیکھ کر بہرام سخت لہجے میں بولا تو ادا گڑبڑائی اور پھر اس کی رونے کی آواز بند ہو گئی مگر صرف آواز بند ہوئی رو وہ اب بھی رہی تھی ادا کو بنا آواز کے روتا دیکھ کر بہرام نے اسے ایک سخت گھوری سے نوازا اور پھر غصے سے سر مارتا ڈرائیو کرنے لگا

تم وہاں پارٹی میں پہنچی کیسے؟

میرے شوہر نے مجھے شکنتلا بائی کو بیچ دیا وہ ایک بہت بڑا کوٹھا چلاتی ہے

بہرام کے اچانک سوال پر ادا کے رونے کو بریک لگی پھر کچھ دیر خاموشی کے بعد اس نے ہلکی نرم آواز میں جواب دیا

پیٹتی تھی یہ سب نہ کرنے کی وجہ سے

بہرام کے حیران ہو کر سوال کرنے پر ادا نے سر جھکاتے آدھا سچ اور آدھا جھوٹ بولا ہاں یہ بات سچ تھی کے اسے بیچا گیا تھا اور شکنتلا بائی اسے ہر وقت مارتی پیٹتی تھی مگر یہ بات جھوٹ تھی کہ اسے بیچنے والا اس کا شوہر تھا وہ بہرام کو یہ نہ بتا سکی کہ وہ دو ہفتے پہلے اس شخص کے ساتھ گھر سے بھاگ کر کراچی آئی تھی جس سے ادا محبت کرتی تھی اور اسی نے ادا کو کوٹھے پر بیچا تھا یہ کہتے ہوئے کہ وہ ایک کریکٹر لیس لڑکی ہے جو ایک انجان شخص کے ساتھ بھاگ گئی اور گھر سے بھاگی ہوئی لڑکیوں کو کبھی عزت نہیں ملتی جو رات کے اندھیرے میں اپنے ماں باپ کو لوگوں کے تانے سننے کے لیے چھوڑ جائیں ایسی لڑکیوں کو صرف ان کے ماں باپ کی بددعائیں نصیب ہوتی ہیں اور بد دعا تو اچھے اچھوں کو برباد کرنے کی طاقت رکھتی ہے ادا کا جواب سن کر بہرام خاموش ہو گیا پھر چند لمحوں بعد اس

کے تھے کہ اللہ نے اس کی دعا سنتے اسے بچا لیا اور اب آنسو دکھ کے تھے جو اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں کو یاد کرنے پر اپنے آپ گالوں پر بہہ رہے تھے

تم وہاں فارم ہاؤس کیسے پہنچی؟

میں نے مجبوری میں شکنتلا بائی کی بات مانتے ہامی بھری تھی

مگر کیوں؟

بہرام کے سوال پر ادا مزید سر جھکاتے بولی تو بہرام نے دوبارہ سوال داغا اس سے پہلے کہ ادا جواب دیتی بہرام کی گاڑی اچانک سے جھٹکے مارتی کھڑی ہو گئی گاڑی کو کھڑا ہوتے دیکھ کر بہرام اسے سیلف دیتے سٹارٹ کرنے لگا مگر گاڑی نے آج سٹارٹ نہ ہونے کی قسم کھا رکھی تھی گاڑی کو سٹارٹ نہ ہوتا دیکھ کر بہرام غصے سے گاڑی سے نیچے اترا اور اس کا اگلا بونٹ کھولتے اسے چیک کرنے لگا تقریباً پانچ منٹ بعد ہی بہرام کو سمجھ آ گیا کہ اس کی

بہرام غصے میں لمبی لمبی سانسیں لیتا واپس آ کر سیٹ پر بیٹھ گیا اور پھر اپنا فون اٹھا کر اس نے سہیل کو فون ملایا کیونکہ اس وقت اس کے سب ہی ڈرائیورز سو رہے تھے اور بہرام خانزادہ کبھی کسی کی نیند ڈسٹرب نہیں کرتا تھا سوائے سہیل کے

میں تمہیں لوکیشن بھیج رہا ہوں مجھے لینے فوراً پہنچو

سہیل کے فون اٹھاتے ہی بہرام غصے سے کہتا بنا سہیل کی بات سنے کال کاٹ گیا لوکیشن بھیجنے کے ٹھیک دو منٹ بعد ہی سہیل کی کال آنے لگی

جسے بہرام نے غصے سے اٹھایا

بھونکو اب کیا مسئلہ ہے؟

بھاؤ بھاؤ

بہرام کے غصے ڈے بولنے پر سہیل نے فوراً جواب دیا تو بہرام نے اپنے فون کے ایک گھوری سے نوازا

تم جہاں ہو وہاں مجھے پہنچنے میں کم سے کم ایک گھنٹا لگے گا کہو تو آ جاؤں

رہنے دو مہربانی میں اتنا انتظار نہیں کر سکتا میں دائمہ کے گھر چلا جاتا ہوں

وہ یہاں سے کچھ ہی دور ہے اینڈ آئی کین واک

بہرام کے غصے سے اپنی آٹھ کروڑ کی گاڑی کو کھٹارا بولنے اور اپنا مسئلہ

بیان کرنے پر سہیل اپنی ہنستی دباتا بولا تو بہرام چڑ کر بولتا فون کاٹ گیا

پھر اس نے ایک لمبی سانس لیتے ادا کی طرف دیکھا جو گاڑی کے شیشے

سے باہر دیکھ رہی تھی

کیا تم چل سکتی ہو؟

جج۔۔جی

بہرام کے اچانک اور بے تکے سوال پر ادا حیرانگی سے اسے دیکھتی بولی

تو بہرام نے سر ہلایا اور گاڑی سے نیچے اترتا گھوم کر ادا کے پاس آیا اور

اس کا دروازہ کھولا

ٹھا کر کے گاڑی کا دروازہ بند کر گیا اور گاڑی کو لاک کرتا چلنے لگا بہرام کو چلتا دیکھ کر ادا بھی بہرام کی پشت کو دیکھتی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی پانچ منٹ کے بعد بہرام ایک پارک میں داخل ہوا اور اس کے پیچھے پیچھے چلتی ادا بھی وہ دونوں ابھی تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ بہرام کا فون بجنے لگا جسے بہرام گندی سی شکل بناتا گھورنے لگا اور پھر اس نے رک کر کال اٹھائی اور موبائل کان سے لگایا

جی بولیں؟

بہرام بیٹا کہاں ہو تم مجھے بتاؤ کی۔ڈرائیور بھیجتا ہوں میرا ڈرائیور جاگ رہا ہے اور فری ہے

اس کی ضرورت نہیں میں بس دائمہ کے گھر پہنچ گیا ہوں صبح خود ہی اپنے ڈرائیور کو بلا کر اس کے ساتھ چلا جاؤنگا

کال اٹھاتے ہی بہرام آوازاریت سے بولا تو آیاز نے فوراً جواب دیا جس پر

بہرام ایک پر سکون جواں دیتا کال کاٹ گیا اور غصے سے سر کو نفی میں ہلاتا مڑا اور ادا کو دیکھنے لگا ادا جو بہرام کو کال پر بات کرتا دیکھ کر ادھر اُدھر دیکھنے لگی تھی اس کی نظر ایک بن کباب کے سٹال پر جا کر رکی تھی جو رات کے اس پہر بھی پارک کی باؤنڈری سے باہر کھڑا گرما گرم بن کباب بنا کر لوگوں کو دے رہا تھا یہ سب دیکھ کر ادا کو مزید بھوک لگنے لگی مگر نہ تو اس کے پاس بن کباب خریدنے کے پیسے تھے اور نہ ہی وہ اپنے ساتھ چلتے اس دیو نما انسان سے فرمائش کر سکتی تھی ادا کو فوراً سے وہ پل یاد آیا جب ہر وقت اس کی جیب میں پانچ سے دس ہزار ہوتا تھا اور وہ جب جو چاہے خرید سکتی تھی اس کے ماں باپ ہمیشہ اسے ایکسٹرا پیسے دیتے تھے تاکہ ان کی بیٹی کسی چیز کو دیکھ کر اپنا دل نہ ترسائے اور آج یہ وقت تھا ادا فاروقی پر کہ سدید بھوک ہونے کے باعث بھی وہ ایک بن کباب نہیں کھا سکتی تھی وجہ جیب میں پیسے نہ ہونا تھی یہ سب سوچ کر ایک بار پھر ادا کو اپنے کیے پر ندامت ہوئی اور اس کی آنکھیں یک دم لباب لب پانیوں سے بھر گئی جسے ادا ضبط کرتی اپنے آنسوؤں کو اپنے اندر انڈیلتی واپسی سے بہرام کی طرف متوجہ ہوئی جو کھڑا بڑی دلچسپی سے ادا کو دیکھ رہا تھا خود کو ایسے تکتا پا کر ادا

خاموشی سے سر جھکاتی آگے کو چلنے لگی جبکہ بہرام ایک نظر اس بن کباب سٹال کو دیکھتا اپنے پاس سے گزرتی ادا کے پیچھے چل پڑا تھوڑا آگے جا کر بہرام تیز قدم اٹھاتا ادا کے ساتھ ہوا

ایک کام کرو تم یہاں بیٹھو میں آتا ہوں

بہرام سامنے پڑے بینچ کی طرف اشارہ کرتا بولا تو ادا نے آنکھیں اٹھا کر بہرام کو دیکھا ادا کے ایسے دیکھنے پر ایش گرے آنکھیں جب ہیزل گرین آنکھوں سے ٹکرائی تو ادا فوراً سے اپنی گرین آنکھیں جھکا گئی اور خاموشی سے جا کر بینچ پر بیٹھ گئی اسے بینچ پر بیٹھتا دیکھ کر بہرام وہاں سے نکلتا چلا گیا تقریباً دس منٹ بعد بہرام ایک ہاتھ میں بن کباب اور دوسرے ہاتھ میں پانی کی بوتل لیے واپس آیا اور ادا کے پاس بینچ پر بیٹھتے اسے بن کباب دیا

مجھے نہیں بھوک آپ کھا لیں

مگر میں تو تمہارے لیے لایا تھا میں کھانا کھا چکا ہوں اگر تمہیں نہیں کھانا تو ٹھیک ہے میں اسے پھینک دیتا ہوں

بہرام کو یوں بن کباب اپنی طرف کرتا دیکھ کر ادا ہلکی آواز میں بولتی اپنا رخ موڑ گئی تو بہرام نے کندھے اچکاتے جواب دیا

نہیں مم۔۔میں کھا لونگی

بہرام کا جواب سنتے ادا خاموش رہی مگر جیسے ہی اس نے بہرام کا ہاتھ ہوا میں اٹھتے دیکھا تو وہ فوراً بول پڑی اور پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ آگے کیے تو بہرام اپنی ہنسی دباتا فوراً سے وہ بن کباب اس کے ہاتھ میں رکھ گیا بن کباب ہاتھ میں آتے ہی ادا فوراً سے اپنا پورا رخ موڑتی بہرام کی طرف پیٹھ کر گئی اور بن کباب کھانے لگی جبکہ ادا کی اس معصوم حرکت پر بہرام ہنستے ہوئے اپنا سر نفی میں ہلانے لگا جیسے ہی ادا بن کباب ختم کرتی موڑی تو بہرام یک دم سیریس ہو گیا اور پھر اسے پانی کی بوتل پکڑا گیا پانی کی بوتل سے پانی کے چند گھونٹ پیتے ادا نے اللہ کا شکر ادا کیا جس نے اسے کھانا پانی نصیب کیا ادا کو پانی کی بوتل بند کرتے دیکھ کر بہرام اٹھ کر فوراً سے آگے بڑھا اسے اٹھ کر جاتا دیکھ کر ادا بھی پانی کی بوتل پکڑے اس کے پیچھے پیچھے چل پڑی پارک کو کراس کرتے ہی بہرام سامنے کی تیسری گلی میں مڑتا ایک گھر کے آگے رکا اور اس کی بیل بجائی ادا بھی خاموشی سے آکر بہرام کے پیچھے کھڑی ہو گئی بہرام کی کسرتی وجود کے پیچھے ہماری ننھی سی ادا مکمل غائب ہو گئی دو تین بیل بجنے کے بعد کسی نے دروازہ کھولا

تم سوئی نہیں ابھی تک؟

نہیں مجھے نیند نہیں آ رہی تھی

کیوں؟

کیونکہ آپ مجھے ملنے نہیں آئے گندے بھیا

بہرام کے سوال کرنے پر پانچ سالہ عائشہ نے فوراً جواب دیا تو بہرام نے آئیبرو اچکاتے سوال داغا جس پر عائشہ نے منہ کے ڈیزائن بناتے جواب دیا تو بہرام ہلکہ سا مسکرایا اور پھر اس نے جھک کر عائشہ کو گود میں اٹھا لیا

عاشی کون ہے دروازے پر وہیں جم گئی پاگل لڑکی منع بھی کیا ہے اس وقت دروازہ مت کھولا کر مگر سنتی ہی نہیں میری

ایک ادھیڑ عمر کی عورت اپنا بھاری بھرکم وجود سنبھالتی زور زور سے بولتی دروازے کے پاس پہنچی

بہرام میرا بچہ تم یہاں اس وقت؟

جی دائمہ وہ میں گھر جا رہا تھا تو میری گاڑی خراب ہو گئی یہاں پاس میں ہی اس وقت کوئی مکینک نہیں ملنا تھا مجھے اس لیے میں یہاں چلا آیا

بہت اچھا کیا بچہ آ جاؤ اندر

دروازے پر بہرام کو کھڑا دیکھ کر دائمہ حیرانگی سے بولی تو بہرام نے وضاحت دی جس پر دائمہ نے مسکراتے ہوئے اسے پیار کرتے جواب دیا

بھیا یہ کون ہے؟

عائشہ جو بہرام کو گود میں چڑھی ہوئی تھی بہرام کے گلے میں اپنے ننھے ہاتھوں کا ہار بناتے بہرام کے کندھے پر اپنی تھوڑی رکھتے اس کے پیچھے کھڑی ادا کو دلچسپی سے دیکھتے بولی تو بہرام فوراً سے پلٹا جس پر عائشہ منہ بناتی سیدھی ہوئی اور ایک بار پھر سے ادا کو دیکھنے لگی

یہ آپ کی آپی ہیں یہ بھی آج رات یہیں رہیں گی میرے ساتھ

ماشاءاللہ بہت پیاری ہے ارے ارے رکو کدھر جا رہے ہو؟

بہرام کا جواب سنتے عائشہ اور دائمہ دونوں خوش ہوئی اور پھر دائمہ نے ادا کی تعریف کرتے اس کے سر پر پیار کیا جبکہ انہیں ایسے پیار کرتا دیکھ کر ادا کو سمجھ آ گئی کہ وہ غلط سمجھیں ہیں اس سے پہلے کے ادا کچھ بولتی بہرام کو اندر جاتا دیکھ کر دائمہ فوراً بولی تو بہرام انہیں حیرانگی سے دیکھنے لگا

بیٹا رسمیں تو کرنے دو پھر آ جانا اندر

دائمہ میں پہلی بار تھوڑی آیا ہوں جو آپ رسمیں کریں گی اور کیسی رسمیں؟

دائمہ کے نرم لہجے میں پیار سے بولنے پر بہرام نے فوراً سوال داغا

بیٹا تم پہلی بار نہیں آئے ہو مگر میری بہو تو پہلی بار آئی ہے اس کی رسم تو میں ضرور کرونگی

کیا کونسی بہو؟

یہ اور کونسی بہو

دائمہ کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو دائمہ نے مسکراتے ادا کی طرف اشارہ کرتے جواب دیا جس پر بہرام انہیں غصے سے دیکھنے لگا

یہ آپ کی بہو نہیں ہے اور نہ ہی ہو سکتی ہے یہ میریڈ ہے میں نے بس اس کی مدد کی ہے اور اسی وجہ سے یہ یہاں ہے میں صبح اسے اس کے گھر چھوڑ آؤنگا اور میں آپ کو ستر ہزار دفعہ کہہ چکا ہوں مجھے عورتوں سے سخت نفرت ہے اور نہ ہی میں کبھی شادی کرونگا یہ بات آپ جتنی جلدی مان جائیں اتنا اچھا ہے

بہرام اپنی بت غصے سے کہتا عائشہ کو لیتا اندر چلا گیا جبکہ دائمہ تو بس اپنے اس ضدی بچے کو دیکھ کر رہ گئیں۔

مجھے معاف کر دینا میں غلط سمجھ بیٹھی

کوئی بات نہیں آپ معافی مانگ کر مجھے شرمندہ نہ کریں پلیز

دائمہ کے شرمندہ ہو کر بولنے پر ادا فوراً سے بولی تو دائمہ ہلکہ سا مسکرائیں انہیں یہ بچی پہلی دفعہ میں ہی بہت پیاری لگی تھی بہرام اور ادا کو ایک ساتھ دیکھتے ہی انہوں نے دل میں اللہ سے دعا کی تھی کہ ادا بہرام کی دلہن ہو مگر بہرام سے ادا کے شادی شدہ ہونے کا سن کر دائمہ کا دل کچھ ٹوٹ سا گیا تھا

ارے بچے تم وہاں کیوں کھڑی ہو اندر آؤ نہ

دائمہ کی بات سنتے ادا سر ہلاتی گھر کے اندر داخل ہوئی اور دائمہ کے پیچھے چلنے لگی

تم آج رات یہاں سو جاؤ کچھ چاہیئے ہو تو بتانا

دائمہ اسے اپنے گھر کے ایک کمرے میں لیجاتی بولیں تو ادا نے ہاں میں سر ہلایا

پھر دائمہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی پیار کرتی باہر نکل گئیں دائمہ کے جاتے ہی ادا نے فوراً سے دروازہ لاک کر دیا اور کمرے میں پریشانی سے ٹہلنے لگی اسے اس بات کا ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ بہرام اسے اس کے گھر لیجانے کی بات کرے گا ورنہ وہ بہرام سے شادی کا جھوٹ نہ بولتی اور اسے سچ بتاتی کہ وہ اپنی محبت کے ساتھ بھاگ کر کراچی آئی تھی اور اسی محبت نے اسے رسوا کیا تھا اس نے اپنے ماں باپ کا دل دکھایا تھا سزا تو ملنی تھی ادا پریشانی سے سوچتی

بیڈ پر جا لیٹی اور پھر سوچتے سوچتے کب اس کی آنکھ لگی اسے پتہ ہی نہ چلا کسی نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا مسلسل دروازہ بجنے پر اس نے اپنی آنکھوں کو ہلکہ سے کھولے دروازے کو گھورا تھا اور پھر دوبارہ سے اپنی آنکھیں بند کر گئی اس سے پہلے کے وہ دوبارہ سے نیند کی وادیوں میں کھوتی اسے جھٹ سے یاد آیا کہ وہ اپنے گھر نہیں ہے پھر ادا فوراً سے اٹھتی اپنی چادر لیتی دروازے کی طرف بھاگی اور چادر کو اوڑھتے دروازہ کھولا

آپی دائمہ کہہ رہی ہیں نیچے آکر ناشتہ کر لے پھر آپ کو بھیا ساتھ جانا ہے

ٹھیک ہے میں آتی ہوں

دروازے پر عائشہ کو کھڑے دیکھ کر ادا کچھ حیران ہوئی تو مگر پھر عائشہ کی بات سنتی ادا ہلکہ سا مسکرائی اور جواب دیا

آپی آپ بہت پیاری ہیں کیا آپ مجھے کسی دیں گی؟

ہاں ضرور

اس سے پہلے کے ادا واپس پلٹتی عائشہ ٹمٹاتی آنکھوں سے بولی تو ادا نے ہاں میں سر ہلاتے جواب دیا ادا کا جواب سنتے ہی عائشہ فوراً سے اپنا گال ادا کے آگے کر گئی جس پر ادا نے نہایت پیار سے بوسہ دیا تو عائشہ خوش ہوتی فوراً سے

نیچے کو بھاگی عائشہ کو جاتا دیکھ کر ادا بھی منہ ہاتھ دھوتی نیچے آ گئی جہاں ٹیبل پر بیٹھا بہرام ناشتہ کرنے میں مصروف تھا جبکہ عائشہ اس کے پاس بیٹھی اسے اپنی سکول کی دوستوں کی کہانیاں سنا رہی تھی

ادا تم آ گئی آؤ بیٹا ناشتہ کر لو

آپ مجھے اٹھا دیتیں میں آپ کی مدد کر دیتی

لو بھئی اب اتنا سا ناشتہ بنانے کے لیے تمہاری مدد لیتی میں بوڑھی لگتی ضرور ہوں مگر ہوں نہیں

دائمہ کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو دائمہ نے مسکراتے جواب دیا جبکہ ان کا جواب سن کر ادا اور بہرام دونوں ہی مسکرائے تو عائشہ نے ادا کو دیکھتے اسے ہاتھ سے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پر ادا مسکراتی ہوئی اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی پھر دائمہ نے اسے بھی ناشتے کی پلیٹ پکڑائی جسے ادا خاموشی سے کھانے لگی

بھیا کیا ادا آپی نے آپ کو کسی دی؟

عائشہ کے اچانک سوال پر ناشتہ کرتے بہرام کو اچھو لگی جبکہ ادا شرم سے لال ہوتی اپنا سر جھکا گئی

نہیں دی نہ مجھے تو دی ہے

بہرام کو کوئی جواب نہ دیتا دیکھ کر عائشہ شیخی مارتے بولی جبکہ دائمہ نے اسے ایک گھوری سے نوازتے خاموش کروایا بہرام کو مسلسل کھانستے دیکھ کر دائمہ نے اسے پانی کا گلاس پکڑایا جسے وہ خاموشی سے تھام گیا اور اس میں سے پانی پینے لگا تو عائشہ اٹھ کر بہرام کے پاس آ کر بیٹھی

دیکھا میں آپ سے زیادہ پیاری ہوں اس لیے ادا آپی نے آپ کو نہیں مجھے کسی دی

اچھا اگر اتنی اچھی ہو تو ادا آپی سے میرے سامنے کسی لے کر دیکھاؤ

ٹھیک ہے پکا

دائمہ سے ڈرتے عائشہ نے ہلکی سی آواز میں کہا تو بہرام اس کی طرف دیکھتا بولا تو عائشہ فوراً سے جواب دیتی واپس اپنی جگہ پر آگئی وہ دونوں اتنی ہلکی آواز میں بات کر رہے تھے کہ ان دونوں کے سوا ٹیبل پر بیٹھی ادا اور دائمہ بھی انہیں نہ سن سکی ناشتہ ختم کرنے کے بعد بہرام اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ ادا دائمہ کے ساتھ برتن کیچن میں رکھوانے لگی

ادا تمہاری فیملی کہاں رہتی ہے؟

بہرام کا اچانک سوال سن کر کیچن میں کھڑی ادا جو دائمہ کے ساتھ کام کرواتے

عائشہ کی باتیں سن رہی تھی چونک کر پلٹی

آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟

تمہیں تمہارے گھر ڈراپ کرنا ہے اس لیے

حیدرآباد کے ایریا قاسم آباد میں ہمارا ایک چھوٹا سا گھر ہے

ادا کے سوال پر بہرام فوراً بولا تو ادا کچھ خاموش ہوئی پھر چند لمحوں بعد سوچتی جواب دے گئی اس بات سے بے خبر کے آگے جا کر اس کے ساتھ بہت برا ہونے والا ہے

ٹھیک ہے پھر ہم لوگ دس منٹ تک نکلتے ہیں تمہارے گھر کے لیے

ادا کی بات سنتے بہرام اپنا سر ہاں میں ہلاتا بولا اور پھر وہاں سے چلا گیا ٹھیک دس منٹ کے بعد بہرام اور ادا دائمہ کے گھر کے دروازے پر جسنے کے لیے تیار کھڑے تھے

ادا آپی اب آپ کب آؤ گی مجھ سے ملنے؟

عاشی میں کوشش کرونگی کہ جلد آ سکوں

عائشہ کے سوال پر ادا نے فوراً جواب دیا اور پھر آگے بڑھتی دائمہ کے گلے لگی

ادا آپی ایک اور کسی؟

ادا دائمہ سے ملتے جیسے ہی پیچھے ہٹی تو عائشہ فوراً سے بولی اس کی بات سنتے ادا ہلکہ سا مسکرائی اور پھر اس کے گال پر کس کی ادا کے کس کرتے ہی عائشہ نے مسکراتے ہوئے بہرام کو دیکھا جو عائشہ کو دیکھتے ہنس رہا تھا وہ سمجھ چکا تھا عائشہ ادا سے کس اس کے سامنے اپنی کہی ہوئی بات پر لے رہی ہے پھر بہرام بھی آگے بڑھتا ان دونوں سے ملا اور جا کر سیدھا باہر اپنی فورچونر میں بیٹھا جو اس نے صبح ہی کال کر کے اپنے ڈرائیور کے زریعے منگوائی تھی بہرام کو گاڑی میں بیٹھتا دیکھ کر ادا بھی خاموشی سے بہرام کے ساتھ جا بیٹھی اور پھر بہرام نے گاڑی کو سیدھے حیدرآباد کے راستے پر ڈال دیا تقریباً دو گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد بہرام کی گاڑی ادا کے بتائے گئے اڈریس کے آگے رکی وہ ایک چھوٹا سا سفید رنگ کا گھر تھا جس کا دروازہ گرے رنگ کا تھا اور اس دروازے کے باہر کالی نیم پلیٹ پر گولڈن رنگ سے "فاروقی ہاؤس" لکھا تھا

ادا فاروقی رائٹ؟

نیم پلیٹ پر نام پڑھتے بہرام نے ادا کو دیکھتے پوچھا تو ادا نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر گاڑی سے نیچے اتر آئی ادا کو اترتا دیکھ کر بہرام بھی اس کے پیچھے گاڑی سے نیچے اترا اب وہ اتنی دور آیا تھا تو ادا کو اس کی فیملی کے سپرد کر کے ہی لوٹنا چاہتا

تھا اپنے محلے میں پہلی دفعہ اتنی بڑی گاڑی آتے دیکھ کر محلے والے بھی حیران ہوئے مگر پھر ادا کو دیکھتے ایک دوسرے کو اشارے کرنے لگے جبکہ ادا سب کی نظریں خود پر محسوس کرتے اپنی نظریں چرا گئی وہ سمجھ چکی تھی محلے والے بہرام کی پرسنیلٹی اور گاڑی دیکھ کر اس کے بارے میں کیا کچھ سوچ اور بول رہے ہیں پھر ادا نے ہمت کرتے اپنے گھر کی بیل بجائی تو اس کی بہن رانیہ نے چند لمحوں بعد دروازہ کھولا دروازے پر ادا کو کھڑے دیکھ کر رانیہ کو غصہ آنے لگا جبکہ اس کے پیچھے اتنی بڑی گاڑی کے آگے کھڑے بہرام کو دیکھ کر رانیہ آگے بڑھی اور اس نے ادا کے منہ پر تھپڑ دے مارا رانیہ کو تھپڑ مارتا دیکھ کر بہرام بھی حیران ہوا مگر وہ کچھ نہ بولا

امی!!!امی!!!امی جلدی باہر آئیں

اس سے پہلے کے ادا کچھ بولتی رانیہ نے چلاتے ہوئے اپنی ماں کو پکارا تو اس کی ماں اپنا سر منہ ڈھکتے گیٹ پر آئی جبکہ رانیہ کی آواز سنتے اس کا بھائی عادل اور اس کی چھوٹی بہن عنایہ بھی باہر آئی

ہم سب کو برباد کر کے اب تم یہاں کیا کرنے آئی ہو بولو جواب دو مجھے

امی مجھے معاف کر دیں مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی پلیز مجھے معاف کر دیں

مجھے میرے کیے کی سزا مل گئی ہے پلیز مجھے معاف کر دیں

ادا کی ماں اسے بازو سے پکڑے بری طرح جھنجھوڑتے اس کے منہ پر تھپڑ مارتے بولی تو ادا نے ہچکیوں کے ساتھ روتے ہوئے جواب دیا

امی رکیں پلیز اندر چل کر بات کرتے ہیں پلیز

میں اسے اپنے گھر میں برداشت نہیں کرونگی عادل اس نے میری زندگی برباد کی ہے اس نے میرے بچوں کے سر سے باپ کا سایہ چھینا ہے میں اسے مار ڈالونگی آج

محلے والوں کو اکٹھا ہوتا دیکھ کر عادل فوراً سے آگے بڑھتا اپنی ماں کو پکڑتے بولا جو مسلسل ادا کو مار رہی تھی تو ادا کی ماں نے چلاتے ہوئے جواب دیا جبکہ اپنی ماں کے منہ سے اپنے باپ کی موت کا سن کر ادا کسی صدمے میں چلی گئی پہلے تو وہ سمجھتی تھی کہ اس سے گناہ ہوا ہے مگر اسے کیا پتہ تھا وہ اپنے ہی باپ کی قاتلہ بھی بن چکی تھی اپنے باپ کا سن کر ادا ایک دم پیچھے کو گرنے لگی جب بہرام آگے بڑھتا فوراً سے ادا کو اس کے بازوؤں سے تھام گیا وہ یہ تو نہیں جانتا تھا کہ ادا نے کیا کیا ہے مگر یہاں کے حالات دیکھ کر اتنا سمجھ گیا تھا ادا نے اس سے اپنی شادی کا جھوٹ بولا ہے اور اس سب کے بعد اس کے دماغ میں بہت

سے سوال جنم لینے لگے مگر اس نے اس وقت خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا

امی پلیز اندر چلتے ہیں محلے والے دیکھ رہے ہیں ادا تم بھی انہیں لے کر اندر آؤ

عادل پہلی بات اپنی روتی ہوئی ماں سے بولا جبکہ دوسری بات ادا سے بولتا اپنی

ماں کو سہارا دیتا اندر لے گیا جبکہ ادا بھی روتی ہوئی اندر بڑھی ادا کو اندر جاتا

دیکھ کر بہرام کو اچھا تو نہ لگا کہ وہ ایسے ہی کسی کے بھی گھر میں گھس جائے مگر

اس وقت حالات کو دیکھتے وہ خاموشی سے ادا کے پیچھے اندر چلا گیا جبکہ رانیہ پہلے

ہی عادل کے ساتھ اپنی ماں جو سہارا دیتی اندر جا چکی تھی اور عنایہ بھی بہرام

کو اندر جاتا دیکھ کر دروازہ بند کرتی اندر چلی گئی

بیٹھیں

بہرام کو آتا دیکھ کر عادل صوفے کی طرف اشارہ کرتا بولا تو بہرام خاموشی سے

صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ اس کے سامنے والے صوفے پر رانیہ اور ادا کی ماں بیٹھی

تھیں اور عنایہ اور عادل دوسرے صوفے پر بیٹھے تھے ادا مجرموں کی طرح کھڑی

بس اپنی ماں کو دیکھے جا رہی تھی اس نے کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا تھا پہلے وہ

ایک کوٹھے پر پہنچ گئی تھی اور اب اس کا باپ جو اس کا سب سے بڑا سپورٹر

تھا وہ ہی اس دنیا میں نہیں رہا تھا ادا مسلسل رو رہی تھی جب رانیہ کھڑی ہوتی

اس کے منہ پر ایک کرارہ تھپڑ مار گئی

تم کیوں آئی ہو ادا ہمارے باپ کو تو چھین لیا اب کیا چھیننے آئی ہو؟

آپی مجھے معاف کر دیں مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی

رانیہ بس کرو بیٹھ جاؤ

رانیہ غصے سے ادا کو دیکھتی بولی تو ادا نے روتے جواب دیا جبکہ عادل رانیہ کو خاموش کروا گیا عادل کے غصے سے بولنے پر رانیہ خاموشی سے اپنی ماں کے پاس بیٹھ گئی اور ادا کو گھورنے لگی

ادا تم نے اچھا نہیں کیا ہمارے ساتھ اگر تم اس سے پیار کرتی تھی تو بول دیتی میں اور ابو خوشی خوشی تمہیں اس کے رخصت کرتے مگر تم نے کیا کیا تم گھر سے اس کے ساتھ بھاگ گئی ایک دفعہ بول کر تو دیکھتی تم جانتی ہو ابو تم پر جان دیتے تھے وہ کبھی اس رشتے سے منع نہ کرتے جس میں ان کی ادا کی رضامندی تھی مگر تم نے غلط راستہ چنا کیوں میں نہیں جانتا اور نہ میں جاننا چاہتا ہوں مجھے بس اتنا بتا دو اب تم واپس کیوں آئی ہو؟

عادل کے سوال پر ادا بس روتی چلی گئی کچھ نہ بولی بولتی بھی کیا کہ اس نے جس سے محبت کی وہ یہ نہیں کوئی اور تھا جو اسے جھانسا دے کر ایک کوٹھے پر بیچ گیا

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے

اگر آپ عزت سے گھر رشتہ لاتے تو شاید میں آپ کو عزت بھی دیتا مگر اب اس سب کے بعد عزت کی مجھ سے توقع مت رکھیے گا اور نہ ہی یہ سوچیے گا کہ میں آپ کو قبول کر لونگا باقی آپ کو جو بولنا ہے بولیں میں سن رہا ہوں

ساری بات سمجھتے اور ادا کو کچھ نہ بولتے دیکھ کر بہرام فوراً عادل سے بولا تو عادل نے غصے سے جواب دیا

کیا ہم دو منٹ اکیلے میں بات کر سکتے ہیں؟

عادل کے لہجے میں لچک دیکھ کر بہرام فوراً بولا تو عادل ہاں میں سر ہلاتا باہر نکل گیا جبکہ اس کے پیچھے پیچھے بہرام بھی باہر نکلا تو ادا بہرام کی پشت کو دیکھنے لگی وہ نہیں جانتی تھی بہرام عادل سے کیا کہنے والا ہے مگر وہ پھر بھی دعا کر رہی تھی کہ بہرام عادل کو اسے معافی دینے پر منا لے عادل دوسرے کمرے میں آتا صوفے کی طرف اشارہ کر گیا تو بہرام صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ عادل اس کے سامنے بیڈ پر بیٹھتے اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگا

میں وہ لڑکا نہیں ہوں جس کے ساتھ ادا بھاگی تھی

تو پھر کون ہو تم؟

بہرام کے بولنے پر عادل کو جھٹکا لگا اور پھر وہ فوراً سے سوال کر گیا

میں بہرام خانزادہ ہوں اور میں نے بس آپ کی بہن کی عزت بچائی ہے یہاں آنے سے پہلے تک میں بھی نہیں جانتا تھا وہ گھر سے بھاگی ہے اور وہ جس کے ساتھ بھی بھاگی تھی وہ ایک فراڈ تھا اور اس نے یہاں سے اسے کراچی لیجاتے ہی ایک کوٹھے پر بیچ دیا تھا میں پولیٹیشن آیاز خانزادہ کا چھوٹا بیٹا ہوں اور ادا کو میرے ڈیڈ کی پارٹی میں ایک ایسکرٹ بنا کر بھیجا گیا تھا اس سے پہلے کوئی ادا کے ساتھ کچھ کرتا میں نے اسے بچا لیا کیونکہ میں عورتوں کی عزت کرنا اچھے سے جانتا ہوں اور مجھے ادا نے بولا تھا کہ اس کے شوہر نے اسے بیچ دیا شاید وہ اپنے کیے پر شرمندہ تھی اور میں تو یہاں بس ادا کو با حفاظت اس کی فیملی کے سپرد کرنے آیا تھا جو کچھ بھی ہوا تھا میں اس سب سے انجان تھا

بہرام کی پوری بات سنتے عادل نے اپنا سر اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں گرا لیا اسے اس وقت کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے

عادی بھائی مجھے معاف کر دیں میں جانتی ہوں میں اس کے قابل نہیں مگر پھر بھی معاف کر دیں آپ مجھے معاف کر دیں گے تو میں یہاں سے ہمیشہ کے لیے چلی جاؤ نگی پکا وعدہ

اور میڈم آپ کہاں جائیں گی یہ بتانا پسند کریں گی؟

ادا روتے ہوئے عادل کے پاس زمین ہر بیٹھتی بولی اس سے پہلے کہ عادل کچھ بولتا

بہرام غصے سے بول پڑا

میں کسی یتیم خانے چلی جاؤنگی

بہرام کی بات سنتے ادا سر جھکائے بولی تو عادل نے ادا کے سر پر ہاتھ رکھا مگر وہ بولا

اب بھی کچھ نہ تھا

تمہیں یتیم خانے جانے کی ضرورت نہیں تم میرے ساتھ واپس کراچی چل

سکتی ہو

مگر میں آپ کے ساتھ کیسے؟

اگر تمہارے بھائی کی اجازت ہو تو میں تم سے نکاح کرنا چاہتا ہوں اور پھر تم

میری بیوی بن کر رہ سکتی ہو

ادا کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو ادا نے سوال کیا جس پر بہرام نے فوراً جواب

دیا اور عادل کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

میرا اپنا بزنس ہے میری کمپنی سپورٹس کا سامان بناتی ہے میں وعدہ کرتا ہوں میں

تمہاری بہن کو خوش رکھونگا

مجھے اس نکاح سے کوئی مسئلہ نہیں میں جلد امی کو راضی کر لونگا پھر تم دونوں آکر امی سے مل لینا

بہرام کی بات سنتے عادل فوراً بولا تو بہرام نے ہاں میں سر ہلایا

تمہیں اس نکاح سے کوئی اعتراض تو نہیں؟

نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں میں ایک دفعہ اپنی کر کے دیکھ چکی ہوں اب جیسا آپ کہیں گے میں ویسا ہی کرونگی

عادل کے سوال پر ادا فوراً سر جھکاتے بولی تو عادل اٹھ کر کمرے سے چلا گیا اسے کمرے سے جاتا دیکھ کر بہرام اور ادا بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے سے نکل گئے۔ وہ تینوں جیسے ہی کمرے سے باہر نکلے تو عادل سیدھا رانیہ اور اپنی ماں کے پاس گیا جبکہ بہرام اور ادا دونوں باہر جا کر گیراج میں کھڑے ہو گئے اور پھر چند لمحوں بعد عادل بھی باہر آ گیا وہ تینوں جا کر بہرام کی گاڑی میں بیٹھے بہرام اور عادل آگے جبکہ ادا پیچھے بیٹھی تو عادل نے بہرام کو قریبی مسجد کا راستہ بتایا جس پر عمل کرتے بہرام سیدھے مسجد پہنچا گاڑی سے اتر کر ادا عادل اور بہرام تینوں ہی مسجد کے اندر داخل ہوئے ادا کا دل اس وقت بہت گھبرا رہا تھا وہ بہرام سے شادی کرنے پر مان تو گئی تھی مگر وہ اچھے سے جانتی تھی کہ بہرام عورتوں سے سخت نفرت کرتا

ہے اور یہ بات وہ ایک ہی دن میں بہرام کے منہ سے کتنی بار ہی سن چکی تھی

اسے رونا آ رہا تھا اپنی بیوقوفی پر کیا سوچا تھا اس نے کہ اس کی زندگی کیسی ہو گی اور کیا ہو گیا تھا وہ لڑکی جو ہمیشہ سے دھوم دھام سے بینڈ باجے کے ساتھ شادی کرنا چاہتی تھی خود کو لال جوڑا پہنے دیکھنا چاہتی تھی آج گرین رنگ کے سادہ سے کاٹن کے سوٹ میں انتہائی سادگی سے نکاح کرنے جا رہی تھی

ادا فاروقی تم جو ہمیشہ سے غرور کرتی تھی نہ کہ میرا نصیب میں خود لکھوں گی دیکھ لو اللہ غرور کرنے والوں کو ہمیشہ منہ کے بل گراتا ہے آج تمہیں تمہاری اوقات کا اندازہ کروایا ہے اللہ نے ادا فاروقی یہ ہے تمہاری اوقات تم چند لمحوں میں ایک انچاہے شخص کے سپرد کر دی جاؤ گی اور شخص بھی وہ جو عورتوں سے نفرت کرتا ہے ادا فاروقی تمہیں تمہاری اصل اوقات کا اب پتہ چلے گا جب تمہیں ایک ایسے شخص کے ساتھ زندگی گزارنی ہو گی جسے تم محبت نہیں کرتی اور جو تم سے کیا ہر عورت سے نفرت کرتا ہے

کیا سوچ رہی ہو ادا؟

ادا عادل اور بہرام کے پیچھے چلتی اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب عادل اس کے پاس آتا بولا تو ادا ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور پھر اس کا دل کیا کہ وہ اپنی ساری

سوچیں اپنے بھائی کو سنا دے جو اس کی اتنی بڑی غلطی کے بعد بھی اس کے لیے پریشان تھا اس سے پہلے کہ ادا کچھ بولتی بہرام کے آواز دینے پر عادل سیدھا چلتا قاضی اور بہرام کے پاس پہنچا اور نکاح کے سب معاملات طے کرنے لگا ادا بھی چلتی خاموشی سے جا کر اپنے بھائی کے پاس سر جھکائے کھڑی ہو گئی اسے شدید رونا آ رہا تھا مگر وہ خود پر ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے ہوئے تھی اور اب تو ضبط کرنے کی وجہ سے ادا کے سر میں درد سے ٹیسیں اٹھنے لگی تھیں جنہیں وہ بامشکل برداشت کیے کھڑی تھی اسے رہ رہ کر خود پر غصہ آ رہا تھا اس کا باپ بھی اس کی وجہ سے یہ دنیا چھوڑ کر چلا گیا مگر پھر بھی اس کا بھائی اس کا بھلا سوچ رہا تھا کاش اس نے یہ غلطی نہ کی ہوتی مگر اب تو کوئی فائدہ ہی نہ تھا ان سب باتوں کا اور پھر عموماً آخر میں ہمارے پاس کاش ہی تو بچتے ہیں پھر عادل کے بولنے پر ادا خاموشی سے بیٹھ گئی ادا کے ساتھ ساتھ بہرام عادل اور قاضی صاحب بھی بیٹھ گئے اور پھر چند ہی لمحوں میں وہ ہیزل گرین آنکھوں والی بیوقوف مگر معصوم سی لڑکی ادا فاروقی سے ادا بہرام خانزادہ بن گئی نکاح ہو جانے کے بعد قاضی صاحب اٹھ کر چلے گئے تو عادل نے بہرام کو مبارکباد دیتے گھر میں کی گئی اپنی بدتمیزی پر معافی مانگی جس پر بہرام نے بڑے دل کا ثبوت دیتے اسے معاف کیا پھر عادل

آگے بڑھا اور اس نے ادا کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا تو ادا عادل کے سینے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی ادا کو ایسے روتا دیکھ کر عادل بھی اپنے باپ کو یاد کرتے رونے لگا جبکہ بہرام عادل کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے حوصلہ دینے لگا بہرام بہت اچھے سے جانتا تھا کہ اکیلے رہنا کیسا ہوتا ہے آیاز خانزادہ بھلے سے اس کا باپ تھا مگر صرف نام کا باپ تھا اسے اپنے عیش و عشرت کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا اپنے دونوں بیٹے بھی نہیں

بچہ میں تم سے کہتا تھا نہ روز نظر کی دعا پڑھ کر خود پر پھوکا کرو مگر تم ہمیشہ بس اچھا کرتی تھی کبھی نہیں پڑھتی تھی دیکھو آج کیا ہوا تمہیں لوگوں کی نظریں کھا گئی میرا بچہ میری تینوں بہنوں میں سب سے خوبصورت اور چلبلی تم ہی تھی کتنی شرارتیں کرتی تھی تم اور اب دیکھو کیا ہو گیا

مجھے معاف کر دیں عادی بھائی سب میری وجہ سے ہوا ہے آپ امی سے بھی کہنا بس مجھے معاف کر دیں میں کبھی انہیں اپنی شکل بھی نہیں دیکھاؤں گی بس وہ مجھے معاف کر دیں شان کے ساتھ جانے کے بعد مجھے اندازہ ہوا میں نے کیا کر دیا اگر اس دن بہرام نہ آتے تو آج میں یہاں نہ ہوتی

عادل کے پیار سے ادا کو بولنے پر ادا روتی ہوئی بولی تو عادل نے اسے پیار کیا اور

پھر اسے خود کے سینے سے ہٹاتا اپنے سامنے کھڑا کیا تو ادا نے اپنی آنسوؤں سے تر آنکھیں اٹھا کر اپنے بھائی کو دیکھا

اب جو کچھ بھی ہوا تم اسے بھول جاؤ میں وعدہ کرتا ہوں میں جلدی امی اور رانیہ کو منا کر تم سے ملنے آؤنگا مگر تب تک تم اچھے بچوں کی طرح بہرام کے ساتھ رہو گی اور اس انسان کا نام بھی کبھی اپنے منہ سے نہیں لو گی اپنے پاسٹ کو بھول کر اپنے پریزینٹ کو اچھا بناؤ گی اور بس اپنے فیوچر کا سوچو گی آئی میری بات سمجھ

عادل کے سمجھانے پر ادا نے فوراً سے ہاں میں سر ہلایا تو عادل اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا

بھائی آپ مجھ سے فون پر بات تو کریں گے نہ؟

ہاں میرا بچہ میں ضرور کرونگا تم سے بات لیکن اگر مجھے بہرام نے بتایا کہ تم نے کوئی شرارت کی ہے تو پھر میں تم سے ناراض بھی ہو جاؤنگا

پکا وعدہ میں کوئی شرارت نہیں کرونگی اور اب سے روز نظر کی دعا پڑھ کر خود پر اور بہرام پر پھوک مارونگی بس ایک آخری بات پوچھوں؟

ادا کے سوال پر عادل نے فوراً جواب دیا تو ادا ہاں میں سر ہلاتی بولی اور پھر اس نے فوراً سے دوبارہ سوال داغا جس پر عادل نے ہاں میں سر ہلایا

آپ مجھے چوکلیٹ بھیجیں گے نہ جیسے پہلے بھیجتے تھے؟

ادا تم فکر نہ کرو میں تمہیں چوکلیٹس لا دیا کرونگا

نہیں مجھے میرے عادی بھائی سے چاہیئے

ادا کے سوال پر بہرام فوراً بولا تو ادا نفی میں سر ہلاتی بولی ادا کو ایسے بولتے دیکھ کر بہرام کو پانچ سالہ عائشہ یاد آئی وہ بھی اسی طرح کے عجیب و غریب شکلیں بناتی لاکھ دائمہ کے منع کرنے پر اس سے فرمائشیں کرتی تھی

ٹھیک ہے پرومس جب ہر منتھ میری سیلری آیا کرے گی تو میں اس سے تمہارے لیے تمہاری فیورٹ چوکلیٹس بھیجا کرونگا

عادل کی بات سنتے ادا ہلکہ سا مسکرائی اور پھر عادل کے ساتھ چلتی مسجد سے باہر نکلی سامنے گاڑی کو دیکھ کر ادا نے فوراً سے سر اٹھا کر اپنے بھائی کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا ادا کے ایسے دیکھنے پر عادل ایک گہری سانس لیتا ہلکہ سا مسکراتا ادا کے ماتھے پر بوسہ دے گیا اور پھر اس نے اپنی جینز کی جیب میں سے ایک کیچین سونے کا نیکلس اور چوکلیٹ نکال کر ادا کو دی کیچین اور نیکلس دیکھتے ہی ادا کو یاد آیا کہ جب ادا دس سال کی تھی تو وہ کیچین اس نے خود اپنے ہاتھوں سے بنا کر عادل کو دی تھی اور کہا تھا کہ وہ اسے شادی کے تحفے میں یہی کیچین دے جبکہ

وہ سونے کا نیکلس جس پر انتہائی خوبصورتی سے "ادائے جاں" لکھا تھا وہ اس کے باپ نے اپنی ہر دل عزیز بیٹی کے لیے بنایا تھا اور کہا تھا جس دن وہ اسے رخصت کریں گے اس دن وہ اپنی بیٹی کو یہ تحفہ دیں گے وہ نیکلس فاروقی صاحب نے ادا سے چھپا کر رکھا تھا یہ خیال بس فاروقی صاحب کا تھا کیونکہ ادا وہ نیکلس کئی بار نکال کر دیکھ چکی تھی کیچین اور نیکلس دیکھتے ادا ایک بار پھر رونے لگی تو عادل نے اپنی بہن کو دعائیں دیتے رخصت کیا اور ادا جو روتے ہوئے گاڑی میں بیٹھی تھی وہ اس بات سے انجان تھی کہ آنے والی زندگی اس کے لیے کتنی خوشیاں اپنے ساتھ لانے والی ہے اور وہ ادا فاروقی جو روتی بلکتی سب سے اپنی عزت کی بھیک مانگتی ایک انچاہے رشتے میں بندھ کر ادا بہرام خانزادہ بنی تھی وہ ادا بہرام خانزادہ خود نہ صرف اپنے شوہر کی حفاظت کرے گی بلکہ اپنے ساتھ ہوئے ایک ایک ظلم کا بدلہ سود سمیٹ واپس لے گی۔

ایلیکس لائٹس آن

بہرام ویلا کے لاؤنج میں داخل ہوتے ہی بہرام فوراً بولا تو لائٹس خود با خود آن ہو گئی لائٹس کو ایسے چلتا دیکھ کر ادا اپنا رونا دھونا بھولتی لائٹس کو دیکھنے لگی اور پھر اس

کے بعد وہ بڑی شان بے نیازی سے بہرام ویلا کو دیکھنے لگی ارے بھئی اس نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اتنا بڑا گھر دیکھا تھا تو پھر وہ حیران کیوں نہ ہوتی ادا کو ایسے منہ کھول کر حیرانگی سے گھوم گھوم کر اپنا گھر دیکھتے ہوئے بہرام حیران ہوا

کیا ہوا تم گھر کو ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟

یہ تو پورا میرے خوابوں کے گھر جیسا ہے اتنا بڑا اور اتنا پیارا وائٹ کلر کا ٹھیک ویسا جیسا میں نے سوچا تھا کہ میں شادی کے بعد اپنے شوہر سے ضد کر کے بناواؤنگی بس ایک پروبلم ہے

وہ کیا؟

بہرام کے سوال پر ادا گول گھومتی اپنی پوری بازو پھیلاتی بولی تو بہرام نے اپنی ہنسی دبائی جبکہ ادا کے منہ بنا کر بولنے پر بہرام نے پریشانی سے سوال کیا کیونکہ اسے تو ہمیشہ سے ہی اپنا گھر ایک دم پرفیکٹ لگتا تھا

یہاں پر آپ ہیں

میڈم میں آپ کا شوہر ہوں میں یہاں نہ ہوتا تو کون ہوتا پھر؟

ہاں یہ تو کیں نے سوچا ہی نہیں کہ اب آپ میرے شوہر ہیں

ادا کے بولنے پر بہرام سینے پر ہاتھ باندھتا بولا تو ادا فوراً بولی جس پر بہرام نفی میں سر

ہلاتا ایک دیوار کے اندر گھس گیا بہرام کو دیوار کے اندر جاتا دیکھ کر ادا بھی بھاگ کر اس کے پیچھے آئی تو اسے پتہ چلا کہ وہ کوئی دیوار نہیں بلکہ ایک لفٹ تھی جس کے اندر کھڑا بہرام بٹن دبا رہا تھا بہرام کے بٹن دبانے پر ادا فوراً سے اندر گھس گئی تو لفٹ کا دروازہ بند ہوا اور پھر وہ جب کھلا تو ادا بہرام ویلا کے پہلے فلور پر تھی بہرام لفٹ سے نکلتا سیدھا چلتا ایک کمرے میں داخل ہوا تو ادا بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں داخل ہوئی بلیک اینڈ وائٹ تھیم پر بنے اس کمرے اور پھر اس میں لگے کالے رنگ کے گول بیڈ کو دیکھ کر ادا انتہائی خوش ہوئی اس کی خوشی دیکھ کر الماری کے آگے کھڑا بہرام بھی ہلکہ سا مسکرایا اور پھر اپنے کپڑے لے کر پلٹا اور واشروم کی طرف بڑھا ادا جو اس بات سے انجان تھی کہ بہرام واشروم جا رہا ہے وہ بھی فوراً سے اس کے پیچھے بھاگی اپنے پیچھے سے پیروں کی چھاپ سنتے بہرام فوراً پلٹا تو سامنے ہی ادا کھڑی مسکرا رہی تھی

بیگم میں نہانے جا رہا ہوں آپ ساتھ نہائیں گی؟

نن۔۔نہیں مم۔۔میں تو بس یہ صوفہ دیکھنے آئی تھی

بہرام جو واشروم کے دروازے میں کھڑا ادا کو دیکھ رہا تھا ایک آئیبرو اچکاتے بولا تو ادا گڑبڑائی اور پھر فوراً جواب دیتی صوفے پر ہاتھ پھیرنے لگی ادا کی اس حرکت پر

بہرام فوراً سے واشروم میں گھس گیا بہرام کو اندر جاتا دیکھ کر ادا بھاگ کر آئی اور فوراً سے بیڈ پر چڑھتی چھلانگیں لگانے لگی اسے ایسے نرم بستر بہت پسند تھے جن پر وہ فری کی باؤنسینگ کر سکے ابھی ادا چھلانگیں لگانے میں مصروف تھی کہ بہرام اپنے چوکلیٹ براؤن بالوں میں ٹاول پھیرتا باہر نکلا اور اپنے بیڈ پر ادا کو چھلانگیں لگاتے اور اس کی بیڈ شیٹ کو خراب ہوتے دیکھ کر اسے غصہ آنے لگا ادا جو اپنی ہی مستی میں گم تھی چھلانگیں لگاتی پلٹی تو اپنے سامنے کھڑے بہرام کو غصے سے خود کو گھورتا دیکھ کر اس کی جمپینگ کو بریک لگی اور پھر وہ وہیں بیڈ پر ایسی معصوم شکل بنا کر بیٹھ گئی جیسے اس نے کچھ کیا ہی نہ ہو تو بہرام کو جہاں اس کی حرکتوں پر غصہ آرہا تھا وہیں ہنسی آنے لگی جسے وہ گلا صاف کرتا مہارت سے چھپا گیا

مجھے صاف ستھری چیزیں پسند ہیں اس لیے اب تم اٹھو اور یہ بیڈ شیٹ صحیح کرو اور بعد میں خود کو بھی صحیح کرو

میں تو ٹھیک ہوں مجھے کیا ہوا؟

بہرام کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو بہرام نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا

تم نے پچھلے دو دن سے یہی کپڑے پہنے ہیں

وہ میرے پاس کوئی کپڑے نہیں ہیں

بہرام کے یاد دلانے پر ادا فوراً سر جھکاتے بولی تو بہرام ایک گہری سانس لیتا اپنی الماری کی طرف آیا اور پھر اس میں سے بہرام نے اپنا ایک ٹراؤزر شرٹ نکالا

یہ لو فلحال یہ پہن لو پھر صبح میں تمہیں نئے کپڑے لا دونگا

یہ تو مجھے بہت بڑے ہونگے

کوئی بات نہیں فلحال گزارا کر لو

بہرام اپنا ٹراؤزر شرٹ ادا کی طرف بڑھاتے بولا تو ادا نے فوراً جواب دیا جس پر بہرام فوراً بولا تو ادا نے کپڑے پکڑ لیے

مگر میں ایسے کپڑے نہیں پہنتی

تو کیا ہوا اب پہن لو

کپڑے پکڑتے ہی ادا بولی تو بہرام نے فوراً جواب دیا جس پر ادا سر جھکا گئی

آپ کے سامنے کیسے؟

میں تمہارا شوہر ہوں تم میرے سامنے کچھ بھی پہن سکتی ہو

ادا کے ہلکی سی آواز میں بولنے پر بہرام نے جواب دیا تو ادا کپڑے لیتی واشروم میں گھس گئی جبکہ بہرام کمرے سے نکلتا سیدھا نیچے کیچن میں آیا ادا نہا کر بہرام کے کپڑے پہنتی باہر نکلی تو خود کو سامنے لگے الماری کے شیشے میں دیکھ کر حیران ہوئی بہرام کی

شرٹ کی لمبائی اتنی تھی کہ اس کے گھٹنے بھی کور تھے جبکہ اس کے ہاتھ تو شرٹ کی بازو میں مکمل غائب ہو چکے تھے اور یہی حال اس کے پاؤں کا تھا پھر ادا نے فوراً سے شرٹ کے بازو اور ٹراؤزر کی ٹانگوں کو فولڈ کرتے اپنے ہاتھوں پاؤں کو آزادی بخشی اور پھر اپنے سوٹ کا گرین ڈوپٹہ اٹھاتی خود پر اوڑھتی بہرام کو ڈھونڈتی نیچے کیچن میں پہنچی جہاں بہرام کھڑا گلاس میں جوس ڈالے پی رہا تھا

اچھا ہوا تم آگئی مجھے بھوک لگ رہی ہے جلدی سے کچھ بنا دو

بہرام سرسری سے انداز میں کہتا جوس کا گلاس پکڑے کیچن سے باہر نکل گیا جبکہ ادا تو بس اس کی شکل دیکھ کر رہ گئی۔

بہرام کو باہر جاتا دیکھ کر ادا منہ بناتی کھڑی ہو گئی کیونکہ اصل مصیبت تو اسے اب ہوئی تھی اسے کھانا بنانا نہیں آتا تھا اور بہرام اسے کھانا بنانے کا آرڈر دے کر خود باہر صوفے پر بیٹھتا ٹی وی دیکھنے لگ گیا تھا

ادا تجھے ہمیشہ امی کہتی رہی کھانا بنانا سیکھ لے پر تمہیں کوئی فکر نہیں ہوئی ہمیشہ رانیہ آپی بنا تو لیتی ہے کرتی بات ختم کر دیتی تھی اب بھگتو کیا کرو گی اب تم اپنے چند گھنٹوں کے شوہر کو کیا کھلاؤ گی

ادا کھڑی خود کو کوستی منہ بناتی باہر نکلی اور آ کر سیدھے بہرام کے سر پر کھڑی ہوئی

کیا ہوا؟

میں کیا بناؤں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا آپ کو جو کھانا ہے بتا دے میں بنا دیتی ہوں

ادا کو سر پر کھڑا دیکھ کر بہرام فوراً بولا تو ادا نے جواب دیا تو بہرام اسے دیکھتا کچھ سوچنے لگا

ایک کام کرو بیف سٹیک ود میشڈ پوٹیٹوز اور تریاکی سوس بنا دو

بہرام کی بات سنتے ہی ادا پریشانی سے کیچن میں واپس آئی

یہ کونسی جیپنیز ڈیش بتا دی انہوں نے مجھے تو نام بھی یاد نہیں ہوا تو بناؤں کیسے

ادا سوچ ہی رہی تھی کہ بہرام اس کے پیچھے اندر آیا

کیا ہوا تم نے ابھی تک بنانا شروع نہیں کیا؟

میں بس بنا ہی رہی تھی

بہرام کے سوال پر ادا فوراً بولتی فریزر کی طرف بڑھی اور ایک پیکٹ نکال کر اس میں سے گوشت کاٹنے لگی

یہ تم کیا کر رہی ہو؟

بیف کاٹ رہی ہوں

تم اسے بیف کہتی ہو؟

بہرام کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو بہرام نے پریشانی سے سوال کیا

ہاں میں تو بیف کہتی ہوں آپ اسے کیا کہتے ہیں

میں اسے چکن کہتا ہوں

بہرام کا سوال سنتے ادا تپ کر چھری گھماتی بولی تو بہرام نے اسے انتہائی تسلی سے جواب دیا جس پر ادا رونے والی ہو گئی آج تو بے عزتی کی حد ہی ہو گئی تھی اسے چکن اور بیف میں بھی فرق نہیں پتہ تھا ادا کی شکل دیکھ کر بہرام کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا اس سے پہلے کہ بہرام کچھ بھی بولتا ادا چھری شیلف پر پھینکتی زمین پر بیٹھ گئی اور پھر اس نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا

کیا ہوا ادا تم رو کیوں رہی ہو؟ اچھا ٹھیک ہے آج سے میں بھی اسے بیف ہی کہوں گا اب رونا تو بند کرو

اپنی کچھ گھنٹوں کی بیوی کو اس طرح روتے دیکھ کر بہرام کو سمجھ ہی نہ آیا کہ وہ کیا کرے وہ پریشانی سے ادا کے پاس بیٹھتا پہلے تو سوال کر گیا پھر یہ سوچتا کہ کہیں اسے اس کی بیف والی بات تو بری نہ لگی ہو فوراً سے بولا تو ادا نے روتے ہوئے سر اٹھایا اور پھر ادا کی ہچکیاں بندھ گئی

مجھے کھانا بنانا نہیں آتا مجھے نہیں پتہ اسے چکن کہتے ہیں یا بیف امی ہمیشہ کہتی تھی کھانا

بنانا سیکھ لو مگر میں ہمیشہ بس کھاتی تھی بناتی تو رانیہ آپی تھی مجھے نہیں آتی آپ کی وہ جیپنیز ڈیش بنانی

ادا دونوں ہاتھ اپنے منہ رکھتے بولی تو بہرام کو اس بات سنتے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا وہ سٹیک کو ایک جیپنیز ڈیش بول رہی تھی اور اس بات پر رو بھی رہی تھی بہرام کی طرف سے کوئی جواب نہ سن کر ادا نے سر اٹھایا بہرام کو اپنی ہنسی کنٹرول کرتا دیکھ کر ادا کو غصہ آنے لگا

آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں

نہیں۔۔نہیں تو میں بھلا اپنی پھوہڑ بیوی کا مذاق کیسے اڑا سکتا ہوں

میں پھوہڑ نہیں ہوں ادا ہوں

ادا کے غصے سے بولنے پر بہرام فوراً بولا تو ادا نے جواب دیا اور اس کا جواب سن کر بہرام کو لگا کہ آج وہ اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہی مر جائے گا اس کی بیوی کو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ پھوہڑ کا مطلب نکمی ہوتا ہے

اچھا تم اٹھو یہاں سے میں خود کھانا بناتا ہوں

آپ کو آتا ہے بنانا

بہرام کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو بہرام نے ہاں میں سر ہلایا پھر وہ اپنی شرٹ کی بازو

فولڈ کرتا چکن کو ہی کاٹ کر اس کے رول بنانے لگا اسے کھانا بناتے دیکھ کر ادا بھی فوراً سے اٹھتی اسے اس کی مطلوبہ چیزیں پکڑانے لگی اور پھر ادا نے کھانے کی ٹیبل بھی سیٹ کی چند ہی لمحوں میں بہرام نے چکن کے مزےدار رول بنا کر ٹیبل پر سرو کیے اور پھر ان دونوں نے رات کا کھانا کھایا کھانا کھاتے ہی ادا فوراً سے اٹھتی ٹیبل سے برتن اٹھانے لگی جبکہ بہرام اپنی ایک بزنس کال لینے لان میں چلا گیا کال لینے کے بعد بہرام جیسے ہی لان سے کیچن میں کافی پینے کے غرض سے آیا ادا کو کیچن میں برتن دھوتے دیکھ کر غصے سے اس کے سر پر جا پہنچا

ادا یہ تم کیا کر رہی ہو؟

برتن دھو رہی ہوں وہ میں نے سوچا مجھے کھانا نہیں بنانا آتا مگر باقی کام تو کر سکتی ہوں برتن دھو سکتی ہوں شیلف صاف کر سکتی ہوں۔۔۔

ادا اس سب کے لیے ماسی آتی ہے تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں چھوڑ دو اس سب کو یہیں پر صبح زبیدہ آپا آئیں گی وہ گھر کی صفائی اور کیچن کی صفائی کر لیں گی

بہرام کے سوال پر ادا معصوم شکل بناتی ابھی بول ہی رہی تھی کہ بہرام اس کی بات کاٹتا بولا

ارے نہیں آپ انہیں منع کر دے میں گھر کی صفائی بھی اچھے سے کرونگی اور کیچن کی بھی زبیدہ آپا کی ضرورت نہیں ہے

ادا بزنس مین بہرام خانزادہ کی بیوی یہ سب کرتی اچھی لگے گی؟

مجھے کیا پتہ یہ تو آپ اس سے پوچھیں نہ

ادا کی بات سنتے بہرام آئیبرو اچکاتا بولا تو ادا نے بنا سوچ سمجھے جواب دیا

وہ تم ہو ادا

کیا میں ہوں؟

بزنس مین بہرام خانزادہ کی بیوی تم ہو میں پچھلے تین گھنٹوں میں یہ بات تم سے تقریباً سو بار بول چکا ہوں میں اپنی بات دہرانے کا عادی نہیں ہوں اب یہ سب چھوڑو اور مجھے کافی بنا کر دو میں کافی پی کر آرام کرنا چاہتا ہوں تم بھی آرام کر لینا کافی بنانی آتی ہے نہ؟

بہرام کی بات پر ادا فوراً بولی تو بہرام کا دل کیا وہ اپنا سر پیٹ لے پھر وہ خود پر ضبط کرتے بولا تو ادا نے ہاں میں سر ہلایا مگر پھر ادا کا رونا دھونا یاد آنے پر بہرام نے فوراً سوال کیا جس پر ادا اسے دیکھنے لگی

آتی ہے بس کھانا بنانا نہیں آتا چائے کافی بنا لیتی ہوں

ادا بہرام کو دیکھتے مسکراتے بولی تو بہرام ہاں میں سر ہلاتا اپنے کمرے میں چلا گیا پھر ادا نے فوراً سے بہرام کے لیے کافی بنائی اور برتنوں پر مٹی ڈالتی فوراً سے کافی لیتی بہرام کے پاس گئی اور اسے کافی پکڑائی بہرام نے جیسے ہی کافی پکڑی تو ادا بہرام کے سامنے ایکسائٹڈ سی بیٹھ گئی اور اس کے کافی پینے کا انتظار کرنے لگی بہرام جو بظاہر تو یہ ظاہر کر رہا تھا کہ وہ موبائل سے وائس میسج سننے میں مصروف ہے ادا کی شکل دیکھتا کافی کا سیپ لے گیا بہرام کو کافی کا سیپ لیتے دیکھ کر ادا ہلکہ سا آگے جھکتی اسے دیکھنے لگی

کافی اچھی ہے

بہرام کی تعریف کرنے پر ادا دل کھول کر مسکرائی اور پھر کچھ بھی بولے بغیر اٹھ کر الماری سے چادر نکالتی کمرے سے باہر نکلنے لگی

چادر لے کر کہاں جا رہی ہو تم؟

سونے جا رہی ہوں

تو باہر کہاں جا رہی ہو بیڈ تو یہاں ہے

بہرام کے سوال کرنے پر ادا نے فوراً جواب دیا تو بہرام اپنے کالے رنگ کے جمبو سائز گول بیڈ کی طرف اشارہ کرتے بولا جسے ادا سنی ان سنی کرتی باہر نکل گئی اور

سیدھا جا کر لاؤنج کے صوفے پر لیٹتی خود پر چادر اوڑھ گئی بہرام جو یہی سمجھا تھا کہ ادا نے اس کی بات نہیں سنی وہ فوراً سے اٹھتا اس کے پیچھے باہر آیا تو اسے سامنے ادا کہیں نہ دکھی

ادا!!ادا!!

بہرام کے بلانے پر بھی ادا نے کوئی جواب نہ دیا وہ بہرام کے ساتھ ایک ہی بستر پر پر نہیں سونا چاہتی تھی بہرام جو ادا کو ڈھونڈ رہا تھا صوفے پر چادر پڑی دیکھ کر ایک گہری سانس لیتا صوفے کے پیچھے آ کر کھڑا ہوا

ادا تم یہاں کیوں سو رہی ہو اندر چلو

نہیں مجھے نہیں جانا اندر

مگر کیوں؟

بہرام کی بات سنتے ادا خود کو مزید چادر میں لپیٹتے بولی تو بہرام نے پریشانی سے سوال کیا

مانا کہ آپ میرے شوہر ہیں مگر مجھے پھر بھی آپ کے ساتھ بیڈ پر سونا اچھا نہیں لگ رہا اس لیے اب آپ جائیں یہاں سے مجھے سونے دیں

ادا بہرام کے سوال کا جواب دیتی ہاتھ سے بہرام کو جانے کا اشارہ کرنے لگی تو بہرام نے اچانک سے ادا کی کلائی تھامی جس پر ادا گڑبڑائی اور اپنا ہاتھ موڑتی بہرام

سے چھڑانے کی ناکام کوشش کرنے لگی اپنے ہاتھ کو آزادی نہ ملتے دیکھ کر ادا ایک جھٹکے سے صوفے پر کھڑی ہوتی اپنا دوسرا ہاتھ کسی لڑاکا عورت کی طرح کمر پر رکھ گئی

کیا مسئلہ ہے آپ کو ہاتھ چھوڑیں میرا

ادا اپنا ہاتھ ایک بار پھر موڑتی بولی تو بہرام نے ادا کو ایک جھٹکے سے اپنی گود میں اٹھا لیا خود کو بہرام کی باہوں میں پاکر ادا کان کی لو تک لال ہو گئی مگر پھر اس نے احتجاج کرنا شروع کیا جسے کسی خاطے میں نہ لاتے بہرام اسے گود میں لیتا کمرے میں داخل ہوا اور پھر اس نے پیر کی مدد سے دروازہ بند کرتے ادا کو لیجا کر بیڈ پر اپنے ساتھ لیٹایا بہرام نے جیسے ہی ادا کو بیڈ پر لیٹایا تو ادا فوراً سے اٹھ کر باہر کو بھاگی مگر ناکام رہی وہ کمرے سے باہر کیا وہ بیڈ سے بھی نیچے نہ اتر سکی کیونکہ بہرام نے اب بھی اس کی کلائی کو مضبوطی سے تھام رکھا تھا اپنی کلائی کو بہرام کے ہاتھوں میں دیکھ کر ادا ایک بار پھر اسے چھڑانے لگی

آرام سے سو جاؤ بے بی گرل میں تمہارے ساتھ ابھی کچھ بھی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تم ابھی بہت چھوٹی ہو بڑی ہو جاؤ پھر سوچیں گے اس بارے میں

بہرام کی بات سنتے اپنا ہاتھ چھڑاتی ادا کو بریک لگی پھر وہ غصے سے کبھی بہرام کو اور کبھی اپنی کلائی کو گھورنے لگی

ایلیکس لائیٹس آف

بہرام جو آرام سکون سے بیڈ پر لیٹا تھا ادا کی گھوریوں کو محسوس کرتے اپنی ہنسی دباتا بولا تو کمرے میں اندھیرا چھا گیا اور پھر تھک ہار کر ادا بھی خاموشی سے بہرام کے ساتھ کچھ فاصلے پر لیٹتی نیند کی وادیوں میں اتر گئی

دیکھو انسپیکٹر میرا نام مرجان خانزادہ ہے اور میں ایک اچھے گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں میں کوئی چور یا ڈکیت نہیں ہوں جو آپ مجھے یہاں اٹھا لائے ہیں

بی بی یہ تو تمہاری ہسٹری چیک کرنے پر پتہ چلے گا تم اچھی ہو یا چور ڈکیت ابھی فلحال تم وہاں جا کر بیٹھ جاؤ

چوکلیٹ براؤن بالوں اور ہیزل گرے آنکھوں والی ایک خوبصورت سی لڑکی ڈیسک پر ہاتھ مارتے غصے سے اپنا نام لیتی بولی تو انسپیکٹر نے غصے سے اسے گھورا جو پچھلے آدھے گھنٹے سے اپنے اچھے ہونے کے گن گا رہی تھی پھر وہ انسپیکٹر غصے سے ایک بینچ کی طرف اشارہ کرتا بولا تو مرجان نے اسے گھورا اس سے پہلے کہ مرجان کچھ بھی بولتی ایک سنہرے بالوں والی لڑکی ایک وکیل کو ساتھ لیتے نیو ٹاؤن پولیس سٹیشن میں داخل ہوئی تو وکیل نے فوراً آگے بڑھتے مرجان کی بیل کروائی اور پھر وہ تینوں

پولیس سٹیشن سے باہر نکلے

سردارنی تم پولیس سٹیشن کیسے پہنچی وہ تو اچھا ہے مجھے میسج مل گیا اور وقت رہتے وکیل بھی ورنہ تمہیں تین دن پولیس سٹیشن میں گزارنے پڑتے کیونکہ جمعہ ہفتہ اور اتوار کو بیل نہیں ہوتی

تالیہ کیا بتاؤں یار تمہیں یہ منحوس جان پوچھ کر لے کر آئے مجھے وہ تو شکر ہے کہ میں کسی بھی اینگل سے چور نہیں لگتی ایک اچھے گھر کی ڈیسینٹ لڑکی لگتی ہوں ورنہ ان کا کیا بھروسہ حلیہ خراب ہوتا تو کچھ بھی کر سکتے ہیں

تالیہ اپنی ڈارک گرے آنکھوں کو چھوٹا چھوٹا کرتی بولی تو مرجان نے غصے سے سر مارتے جواب دیا اور پھر وہ دونوں ہی وہاں سے کسی کی پوکٹ مارنے چلی گئیں اب رات بھوکے رہ کر تھوڑی گزارنی تھی انہیں

باہر سے لوگوں کا شور سنتے اس کی آنکھ کھلی وہ اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت سے اپنی آنکھوں کو مسلتی اٹھ بیٹھی اور پھر اپنا دوپٹہ اوڑھتی نیچے لاؤنج میں آئی بہرام ویلا کے لاؤنج میں اتنی چہل قدمی دیکھ کر ادا حیران ہوئی لاؤنج میں بہت سارے گارڈز اور ضرورت مند لوگ کھڑے تھے دو گارڈز بہرام کے دائیں بائیں کھڑے تھے جبکہ

چار گارڈز کھڑے ان ضرورت مند لوگوں کو بڑے بڑے ڈبے شوپر اور توڑے پکڑانے میں مصروف تھے بہرام جو لاؤنج میں سربراہی کرسی پر بیٹھا تھا اس وقت انتہا کا سیریس تھا اور اپنی ایش گرے آنکھوں سے سب کو دیکھنے اور لوگوں کے شکریہ ادا کرنے پر سر ہلانے میں مصروف تھا ادا یہ سب دیکھتی خاموشی سے جاکر بہرام کے پاس کھڑی ہوئی جبکہ ادا کو بہرام کے پاس آتے دیکھ کر دونوں ہی گارڈز بہرام کی کرسی سے کچھ دور ہوئے

بہرام یہ سب کیا ہو رہا ہے؟

کچھ نہیں بے بی گرل بس رمضان سٹارٹ ہو رہے ہیں تو کچھ مدد کر رہا ہوں تاکہ ہمارے گھروں کی طرح ان کے گھر میں بھی کسی چیز کی کمی نہ ہو

ادا نے بہرام کے کندھے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے سوال کیا تو بہرام نے تفصیلی جواب دیا بہرام کا جواب سنتے ادا کی آنکھ سے ایک موتی ٹوٹ کر گرا

کیا ہوا ادائے جاں؟

ابو بھی ہمیشہ ایسے ہی رمضان سے پہلے سب کی مدد کرتے تھے اور لاسٹ ٹائم انہوں نے میرے ہاتھ سے سب کی مدد کروائی تھی

بہرام کے پیار ڈے پوچھنے پر ادا سر جھکاتے روتی ہوئی بولی تو بہرام نے ایک گہرا

سانس لیا وہ ادا سے محبت تو نہ کرتا تھا مگر پھر بھی ادا کے آنسو اس کے دل پر جلتے کوئلوں کی طرح گرتے تھے اور شاید یہ نکاح کا ہی اثر تھا جو عورتوں سے سخت نفرت کرنے والے شخص کو بھی ایک عورت کے آنسو بہانے پر اپنی دنیا ہلتی محسوس ہوتی تھی وہ عورت ذات سے نفرت کرنے والا مرد ادا کے آنسو گرنے نہیں دیتا تھا اور اس کی ہر بات کو ماننا اپنا فرض سمجھتا تھا

ادائے جاں اگر تم چاہو تو اپنے ہاتھوں سے دے سکتی ہو مجھے کوئی مسئلہ نہیں

بہرام کی بات سنتے روتی ہوئی ادا نے سر اٹھایا تو بہرام اسے دیکھ کر مسکرایا جس پر ادا بھی ہلکہ سا مسکراتی اپنے آنسو صاف کرتی اپنا دوپٹہ سر پر سیٹ کر گئی

کامران بی بی کو کرنے دو

بہرام ادا کو دوپٹہ سیٹ کرتے دیکھ کر اپنے سامنے کھڑے گارڈ سے بولا تو وہ گارڈ ہاں میں سر ہلاتا بیگ ادا کو پکڑا گیا ادا کامران سے بیگ پکڑتی سامنے کھڑی عورت کو پکڑانے لگی

شکریہ بیٹا ماشاءاللہ تم محبت خوبصورت ہو تمہارا نام کیا ہے؟

ادا فا۔۔۔

ادا بہرام خانزادہ یہ بیوی ہے میری

اس عورت نے ادا کے ہاتھ سے بیگ لیتے اس کی تعریف کرتے سوال داغا کیونکہ آج سے پہلے کبھی بھی اسے بہرام ویلا میں کوئی عورت نہیں دکھی تھی اس عورت کا سوال سنتے ہی ادا نے فوراً جواب دیا ابھی ادا نے اپنا پورا نام بھی نہیں لیا تھا کہ پیچھے سے آتا بہرام ادا کی کمر کے گرد حصار باندھ کر اس کی بات کاٹتا بولا تو ادا خاموش ہو گئی وہ جانتی تھی اب اسے بعد میں پھر اس بات پر ڈانٹ پڑے گی کہ وہ اب بہرام خانزادہ کی بیوی ہے جبکہ بہرام کی بات سنتے وہ عورت خوش ہوئی

ماشاءاللہ آپ دونوں ساتھ میں بہت پیارے لگتے ہیں اللہ آپ دونوں کو ڈھیروں خوشیاں نصیب کرے آمین

آمین

اس عورت کے دعا دے کر آمین بولنے پر ادا اور بہرام ایک ساتھ آمین بولے تو وہ عورت وہاں سے چلی گئی

کامران باقی کے بیگز اپنی نگرانی میں سب دے دینا مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے دیکھ لینا سب کچھ پورا ہو جائے کم پڑے گا تو مزید منگوا لینا مگر کوئی خالی ہاتھ نہیں جانا چاہیئے

جی سر ادا میڈم بھی آپ کر ساتھ جائیں گی؟

ادا میڈم نہیں صرف میڈم یا بی بی نام لینے کی اجازت کسی کو نہیں ہے یہ بات سارے سٹاف کو بتا دینا اور جتنا کہا جائے بس اتنا کرو مجھ سوالات مت کرو

سوری سر

بہرام کی بات سنتے گارڈ فوراً بولا تو بہرام نے غصے سے اسے جھڑکا جس پر وہ گارڈ ہاں میں سر ہلاتا فوراً بولا اور اپنا سر جھکا گیا تو بہرام کوئی بھی جواب دیے بغیر ادا کو کمر سے پکڑے لیتا وہاں سے نکلتا چلا گیا ادا بھی بہرام کو غصے میں دیکھتی خاموشی سے اس کے ساتھ چلتی گئی وہ ابھی وہاں رک کر مزید لوگوں کو بیگز دینا چاہتی تھی مگر بہرام کی شکل دیکھتے منہ بناتی خاموش ہو گئی بہرام ادا کو لیتے سیدھے اپنے کمرے میں آیا تو ادا حیران ہوئی ابھی دس منٹ پہلے ہی تو وہ کمرے کا برا حال کر کے گئی تھی مگر اب تو کمرا بلکل صاف ستھرا تھا

چینج کر کے فریش ہو جاؤ پھر ہم شاپنگ پر چلتے ہیں اس کے بعد دائمہ سے ملنے بھی جانا ہے

مگر میرے پاس کپڑے نہیں ہیں چینج کیا کروں؟

میں نے تمہارے لیے ایک سوٹ صبح ہی منگوایا تھا اب سائز کا مجھے اندازہ نہیں ہے اس لیے وہ جیسا بھی ہے وہی پہن لو مال جائیں گے تو اپنے سائز کے حساب

سے لے لینا جو چیز بھی تمہیں چاہئیے ہو

ٹھیک ہے پھر آپ مجھے ایک پین اور پیپر دے دیں پہلے

بہرام کی بات سنتے ادا ہلکی سی آواز میں بولی تو بہرام نے فوراً جواب دیا جس پر ادا خوش ہوتی فوراً بولی تو بہرام نے آئیبرو اچکائی

وہ میں شاپنگ کرنے میں اتنی مست ہو جاتی ہوں کہ آدھی چیزیں بھول جاتی ہوں اس لیے امی کے کہنے پر مجھے جو کچھ چاہئیے ہوتا وہ میں لسٹ میں لکھ لیتی ہوں اور پھر لسٹ سے دیکھ کر سب کچھ لے آتی ہوں

ادا کی بات سنتے بہرام نفی میں سر ہلاتا اپنا موبائل اس کے آگے کر گیا تو ادا اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی

میں اس کا کیا کروں

اس کے نوٹ پیڈ میں لکھ لو

ادا کے سوال پر بہرام نے جواب دیا تو ادا بہرام کا موبائل پکڑ گئی اور پھر ادا نے شدھ دیسی حرکت کی بہرام کے موبائل کے نوٹ پیڈ پر اس کے ایک مخصوص پین سے لکھا جاتا تھا جو موبائل کے نیچلے حصے میں اندر کی طرف فٹ تھا ادا نے موبائل کا نوٹ پیڈ تو کھول لیا مگر اس پر کیبورڈ نہ آتا دیکھ کر ادا پریشان ہوئی

سنیں!

کہیں؟

یہ اس میں کیبورڈ نہیں آ رہا میں لکھوں کیسے

ادا کے مخاطب کرنے پر بہرام فوراً بولا تو ادا نے جواب دیا جس پر بہرام اسے دیکھتا اس کے ہاتھ سے موبائل لیتا اس کے نیچے سے پین نکال کر ادا کو پکڑا گیا پین کو دیکھتے ہی ادا فوراً سے موبائل اور پین بہرام کے ہاتھ سے لیتی بہرام کو اگنور کرتی بیڈ پر بیٹھتی اپنی لسٹ بنانے لگی پورے دس منٹ بعد ادا نے ساری لسٹ تیار کی اور پھر اسے سیو کرتی موبائل رکھتی اپنا سوٹ لیتی چینج کرنے چلی گئی چینج کرنے کے بعد ادا فریش سی بہرام کے ساتھ سیدھا ڈولمن مال کلفٹن پہنچی اور اپنی شاپنگ کرنے لگی مال کے اندر گھستے ہی سب سے پہلے اسے ایک جھمکے پسند آئے

یہ کتنے کے ہیں؟

تین ہزار کے میم

کیاااااا؟ یہ کیا اصلی چاندی کے ہیں تین ہزار روپے کے میں اس کے تمہیں تین سو بھی نہ دوں اور تم تین ہزار کی بات کر رہے ہو

ادا کے سوال پر سیلز مین نے فوراً جواب دیا تو ہماری معصوم سی ادا کو 440 واٹ

کا شوک لگا وہ بیچاری جو ہمیشہ سے میڈل کلاس زندگی جیتی آئی تھی اسے کیا پتہ تھا مال میں بارگین نہیں ہوتا ان کے فکس اور اچھے خاصے پرائس ہوتے ہیں جھمکوں کی قیمت سنتے ادا زور سے بولی تو سیلز مین کے ساتھ ساتھ بہرام نے بھی ادا کو حیرانگی سے دیکھا ہر وقت ہلکی سی آواز میں بولنے والی لڑکی کے گلے میں اچانک سے سپیکر فٹ ہوتے دیکھ کر بہرام تو صدمے میں چلا گیا جبکہ ادا نے پوری میڈل کلاس والی حرکتیں کرتے اس آدمی سے بحث شروع کر دی

بہرام چلیں یہاں سے ہم نہیں لیں گے اتنے مہنگے جھمکے لوٹ مچائی ہے اس نے تو اور تم سنو پیچھے سے ایک ہزار روپے میں لے جاؤ کی آواز مت دینا

ہماری ننھی سی ادا اس بات سے انجان کہ وہ واقع میں آواز نہیں دے گا انگلی اٹھاتی سیلز مین کو بولتی آگے بڑھی جبکہ بہرام نے اشارے سے وہ جھمکے ادا کے لیے پیک کروا لیے ادا جو تھوڑا آگے بڑھی تھی اسے پوری امید تھی وہ سیلز مین اسے آواز دے گا مگر جب کوئی آواز نہ آئی تو ادا مڑی اور پھر اس نے بہرام کو اس سیلز مین سے جھمکے پکڑتے دیکھے تو وہ فوراً سے بہرام کے سر پر جا کھڑی ہوئی

میں نے کہا ہمیں نہیں لینے یہ جھمکے بہت مہنگے ہیں تو پھر آپ کیوں لے رہے؟

میرے مطابق پرائس ٹھیک ہے اور ویسے بھی یہ تمہارے لیے نہیں ہیں

ادا کے سوال پر بہرام نے سکون سے جواب دیا تو ادا کو دوسرا شوک لگا

بیوی تو میں ہوں آپ کی اگر یہ میرے لیے نہیں لے رہے تو کس ماں کے لیے لے

رہے ہو؟

ادا کے سوال پر بہرام کو شدید صدمہ ہوا وہ لڑکی جو کبھی اس سے اونچی آواز میں

بات نہیں کرتی تھی ہمیشہ روتی رہتی تھی آج اس کے سامنے کھڑی زور زور سے

چلا رہی تھی اور رونا تو دور الٹا اس سے سوال بھی کر رہی تھی ادا کو دیکھتے بہرام

کو پورے چوبیس گھنٹوں کے بعد محسوس ہوا کہ وہ اب شادی شدہ ہے اور وہ بھی

اب کسی کو جواب دہ ہے

یہ کونسی اماں ہے جو خیالوں سے بھی نہیں نکل رہی جواب ہی نہیں دے رہے؟

ابھی ہم چلتے ہیں بعد میں آئیں گے شاپنگ پر

ادا کی شکل دیکھتے اور غصے سے سوال پوچھنے پر بہرام ادا کو شاپنگ کروانے کا ارادہ

ترک کرتا اسے بعد میں دائمہ کے ساتھ لانے کا سوچتا بولا کیونکہ دائمہ کبھی بھی بارگین

نہیں کرتی تھی اور خاموشی سے شاپنگ کرتی مال ڈے باہر نکلتی تھی جبکہ ادا میڈم

نے صرف پانچ منٹ میں ہی مال سر پر اٹھا لیا تھا

کیوں بعد میں کیوں ابھی کیوں نہیں؟

وہ دائمہ کو کچھ چیزیں لینی تھی تو سوچا تم اور دائمہ اکٹھے شاپنگ کر لو ایسے میں تمہیں بھی شاپنگ میں آسانی ہو گی

ادا کے سوال پر بہرام نے ہر معصوم شوہر کی طرح صاف جھوٹ بولا تو ادا ہاں میں سر ہلاتی باہر کو چلی گئی جبکہ بہرام بھی جھمکے پکڑتا اس کے پیچھے باہر آیا پھر وہ دونوں سیدھے دائمہ کے گھر پہنچے

آج تم نے بن کباب نہیں کھانا؟

نہیں اتنا گندا ٹیسٹ تھا اس کا میرا زرا دل نہیں تھا کھانے کا

پارک کے پاس پہنچتے بن کباب کا سٹال دیکھتے بہرام فوراً بولا تو ادا نے منہ بناتے جواب دیا

مگر اس دن تو تم سٹال کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے تم نے صدیوں سے بن کباب نہ کھایا ہو اور اگر اتنا برا تھا تو چھوڑ دیتی کیوں کھایا؟

اس دن میں دو دن کی بھوکی تھی دو دن سے کچھ نہیں کھایا تھا بھوک سے برا حال تھا اگر میں وہ بن کباب نہ کھاتی تو شاید بھوک سے مر جاتی اور اس دن وہ فارم ہاؤس پر بھی جو میں آئی تھی صرف بھوک کی وجہ سے آئی تھی اگر میں وہاں نہ جاتی تو وہ لوگ مجھے کھانا پانی نہیں دیتے اور میں مر جاتی

بہرام کے سوال پر ادا سر جھکاتی بولی تو بہرام کو غصہ آیا مگر وہ خود پر ضبط کر گیا اور پھر اس نے گھر کی بیل بجائی تو دائمہ نے دروازہ کھولا

بہرام۔۔ادا تم؟

دروازہ کھولتے ہی سامنے کھڑے بہرام کو دیکھ کر دائمہ خوشی سے بولیں مگر پھر ادا کو دیکھتیں پریشانی سے بولیں کیونکہ وہ جانتی تھی بہرام ادا کو چھوڑنے اس کے گھر گیا تھا بہرام دائمہ کو دیکھتا ہلکہ سا مسکراتا اندر بڑھا تو ادا بھی اندر آئی اور پھر اس نے مڑ کر دروازہ بند کر دیا

تم دونوں وہاں کیوں کھڑے ہو اندر آ جاؤ

آپ رسمیں نہیں کریں گی؟

بہرام اور ادا کو دروازے پر کھڑا دیکھ کر دائمہ بولی تو بہرام نے فوراً سوال کیا جس پر دائمہ اسے پریشانی سے دیکھنے لگیں

میں جانتا ہوں آپ نے ادا کو دیکھتے اللہ سے دعا کی تھی اللہ نے آپ کی سن لی اس دن میں اپنے ساتھ ادا فاروقی کو لایا تھا مگر آج میں اپنے ساتھ ادا بہرام خانزادہ کو لایا ہوں اب اگر میں ایسے اندر آ گیا تو آپ ماریں گی اس لیے رسمیں کر لیں

بہرام کی بات سنتے دائمہ خوشی سے رونے لگیں تو بہرام نے انہیں اپنے سینے سے

لگایا پھر وہ فوراً سے آنسو صاف کرتی بھاگ کر گئی اور تیل لے آئی اور پھر انہوں نے دروازے کے ایک کونے پر تھوڑا سا تیل ڈالتے ان دونوں کو اندر بلایا اور پھر ان دونوں کو لیتیں اندر لاؤنج میں گئیں جہاں سہیل بیٹھا بڑے مزے سے عائشہ کے ساتھ لڈو کھیلنے میں مصروف تھا۔

لاؤنج میں داخل ہوتے ہی بہرام سہیل کو دیکھ کر حیران ہوا اس نے اسے میسج ضرور کیا تھا کہ وہ دائمہ کے گھر آ جائے مگر اسے امید نہیں تھی کہ وہ جن اس سے پہلے ہی وہاں حاضر ہو گا ادا بہرام اور دائمہ جا کر جیسے ہی صوفے پر بیٹھے تو عائشہ بھاگ کر ادا کے پاس پہنچی اور اسے گلے سے لگاتی کس کر گئی ادا نے بھی مسکراتے ہوئے

اسے اپنی گود میں بیٹھا لیا جبکہ سہیل تو ادا کو بہرام کے ساتھ دیکھ کر حیران تھا وہ جانتا تھا بہرام کو عورتوں سے نفرت ہے مگر پھر بھی وہ ادا کے ساتھ تھا یہ بات سہیل کو کچھ ہضم نہیں ہوئی

تم آ گئے ہو؟

نہیں میری روح آئی ہے میں تو ابھی راستے میں ہوں

بہرام کے سوال پر سہیل نے طنزیہ کہا تو بہرام نے اسے گھورا سہیل اس دنیا کا واحد شخص تھا جس کے الٹے جوابوں کو بہرام سکون سے سنتا تھا اور اب ادا وہ واحد

لڑکی تھی جو بہرام خانزادہ پر چلاتی تھی اور بہرام بس ہونک بنا اسے دیکھتا تھا

مجھے ایک کام تھا۔۔

پہلے کام کر لو پھر بات کرتے ہیں

بہرام سہیل کا جواب برداشت کرتے ایک بار پھر بولا اس سے پہلے کے بہرام اپنا جملہ مکمل کرتا سہیل اس کی بات کاٹتا بول پڑا تو جہاں بہرام نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا وہیں ادا اور عائشہ کا قہقہ گونجا جبکہ دائمہ نے بھی اپنی ہنسی دبائی ان تینوں کو ہنستا دیکھ کر بہرام انہیں بھی گھورتا خاموش ہو گیا

ماں کا لاڈلا بگڑ گیا۔۔ماں کا لاڈلا بگڑ گیا

سہیل کے اچانک گانے پر سب حیران ہوئے جبکہ اس کی بات کا مطلب سمجھتے بہرام نے کوئی ردعمل ظاہر نہ کیا

دائمہ آپ کا لاڈلا بگڑ گیا ہے لڑکیوں کے ساتھ گھومتا ہے

وہ لڑکی میری بیوی ہے جس کے ساتھ میں گھومتا ہوں

بہرام کو کوئی ردعمل نہ دیتے دیکھ کر سہیل نے دائمہ کو کسی رازدار کی طرح بتایا جس پر بہرام فوراً بولا تو سہیل کو حیرت کا جھٹکا لگا مگر تھا تو وہ بھی بہرام کا جگری یار اپنی حیرت کو اپنے چہرے پر ظاہر نہ ہونے دیا جبکہ ادا اپنے بارے میں بات سنتی خاموشی

سے انہیں دیکھنے لگی

تم سے کسی نے پوچھا؟

اوقات ہے تمہاری پوچھنے کی

دائمہ دیکھیں اسے

بہرام کے جواب دینے پر سہیل نے غصے سے سوال داغا جس پر بہرام ایک تیکھی مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجائے بولا تو سہیل نے دائمہ کو کسی چھوٹے بچے کی طرح شکایت لگائی جبکہ ادا اور عائشہ نے ہنستے ہوئے باقائدہ طور پر تالیاں بجائی

تم دونوں کب باز آؤ گے مجھے سمجھ نہیں آتا

دائمہ ہم باز آگئے تو آپ کا آنگن سونا ہو جائے گا

دائمہ کی بات سنتے سہیل فوراً بولا تو دائمہ کے اسے پیار کرتے ہاں میں سر ہلایا جبکہ دائمہ کو سہیل کو پیار کرتا دیکھ کر عائشہ فوراً سے بھاگ کر دائمہ کی گود میں چڑھ گئ تو دائمہ نے اسے بھی پیار کیا

دائمہ ادا کے پاس پہننے کو کچھ نہیں ہے کیا آپ ادا کے ساتھ شاپنگ پر چلی جائیں گی؟

تو بیٹا تم خود کیوں نہیں لیجاتے شوہر ہو تم اس کے

دائمہ ہم گئے تھے مگر پھر بہرام نے کہا آپ کو بھی کچھ چیزیں چاہئیں تو آپ بھی کر

لیں گی شاپنگ

بہرام اپنی جگہ سے ہلکہ سا آگے ہوتا بولا تو دائمہ نے فوراً جواب دیا اس سے پہلے کے

بہرام جواب دیتا ادا بول پڑی تو دائمہ نے پریشانی سے بہرام کو دیکھا

نہیں بیٹا میں نے تو کچھ بھی نہیں لینا میرے پاس تو سب ہے

ادا کی بات سنتے دائمہ فوراً بولی تو بہرام فوراً اپنے منہ پر ہاتھ رکھ گیا آخر اس کا جھوٹ

جو پکڑا گیا تھا پھر اس نے ہلکہ سا ہاتھ ہٹاتے ادا کو دیکھا جو غصے سے اسے دیکھ کم

گھور زیادہ رہی تھی

آپ وہ جو جھمکے لائے تھے دائمہ کے لیے دیں انہیں

ادا اپنے غصے کو ضبط کرتی بولی تو دائمہ نے حیرانگی سے بہرام کو دیکھا جبکہ ادا کی بات پر

بہرام نے اپنی جیب سے جھمکے نکال کر دائمہ کی طرف بڑھائے

ارے بیٹا یہ تو بچیوں کے پہننے والے ہیں میں کہاں پہنتی ہوں یہ سب اور تم تو اچھے

سے جانتے ہو یہ بات

جھمکے دیکھتے ہی دائمہ فوراً بولی تو بہرام کو اپنی شامت پکی ہوتی محسوس ہوئی

اگر یہ دائمہ کے لیے نہیں تو کس کے لیے ہیں کیونکہ میں نے تو آپ کو لینے سے منع

کیا تھا کونسی ماں کے لیے خریدے ہیں بتاتے کیوں نہیں اوپر سے آپ نے مجھ سے

جھوٹ بولا کو دائمہ کو شاپنگ کرنی ہے جبکہ انہیں کچھ لینا ہی نہیں تھا آپ کو پتہ ہے نہ مجھے کپڑوں کا کتنا مسئلہ ہو رہا ہے پھر بھی آپ فضول حرکتیں کرنے لگے ہیں اوپر سے پتہ نہیں کہا لے گر گئے تھے مجھے پانچ سو کے جھمکے وہ تین ہزار میں دے رہا تھا پر تم نے اسے کہا تھا میں ان جھمکوں کے تین سو بھی نہ دوں اس کا مطلب وہ اس سے بھی سستے ہیں

دائمہ کی بات سنتے تو ادا پھٹ ہی پڑی ادا کو نان سٹاپ بہرام کو ڈانٹتے دیکھ کر جہاں دائمہ حیران تھیں وہیں سہیل کو اپنی ہنسی پر قابو کرنا مشکل لگ رہا تھا ادا کی آخری بات سنتے بہرام فوراً بولا تو ادا نے اسے گھورا

بات بدلیں مت نہیں لے کر دینے کپڑے تو بتا دیں میں کسی سے مانگ کر پہن لونگی بہت اچھا لگے گا پھر بزنس مین بہرام خانزادہ کی بیوی کسی سے کپڑے مانگ رہی ہے اور سب سے پہلے مجھے یہ بتائیں آپ نے یہ لیے کس کے لیے ہیں؟

ارے ہاں بہرام یاد آیا تو نے بتایا تھا وہ تیری سیکریٹری مایا کو چوٹ لگی تھی اور تو نے اسے گھر ڈراپ کیا تھا وہ ٹھیک ہے اب آتی ہے جاب پر کہ ابھی لیو پر ہے؟

ادا کے غصے سے سوال پر سہیل بیچ میں بولا تو بہرام کو لگا کہ سہیل اسے بچا لے گا مگر سہیل کی اگلی بات سنتے بہرام کا دل کیا لوہے کی سلاخ گرم کر کے اسے مارے جو

اس کی بیوی کے سامنے مایا کا نام لیتا جلتی پر تیل کا کام کر گیا تھا جبکہ سہیل کے منہ سے مایا کا نام سن کر ادا کا چہرہ غصے سے لال ہونے لگا

یہ مایا کون ہے؟

ارے بھابھی بہرام کی سیکریٹری ہے بہت پیاری ہے ماشاءاللہ وہ اس دن اسے چوٹ لگ گئی تھی تو بہرام نے اس کی مرہم پٹی کروا کر گھر ڈراپ کیا تھا اسے

ادا کے سوال پر سہیل فوراً بولا تو ادا نے غصے سے صوفے سے کشن اٹھا بہرام کو مارا

یہ جھمکے آپ نے اس ڈائین کے لیے لیے ہیں؟

نہیں یار کیا ہو گیا ہے شی از جسٹ مائے پی-اے

بھابھی پی-اے مینز پرسنل اسسٹنٹ یو نو پرسنل

ادا کے غصے سے سوال پر بہرام فوراً بولا تو سہیل ایک بار پھر بیچ میں بولا جس پر ادا کو مزید غصہ آیا

چپ کرو تم ادا بیٹا وہ جھمکے اس نے تمہارے لیے لیے ہیں

دائمہ پہلی بات سہیل کو جبکہ دوسری بات ادا کو بولی تو ادا نے بہرام کو دیکھا

ہاں یار تمہارے لیے تو ہیں اور مجھے نہیں پتہ لیڈیز شاپنگ کیسی ہوتی اسی لیے تمہیں دائمہ کا بولا تھا تاکہ تمہیں وہ اچھا مشورہ دے سکیں مگر تم نے تو مجھے ڈانٹنے پر ہاتھ رکھا ہوا ہے

لائیں دیں

بہرام کی بات سنتے ادا اپنا ہاتھ بڑھاتی احسان کرنے کے انداز میں بولی تو بہرام نے وہ جھمکے ادا کے ہاتھ میں رکھے جس پر ادا غصے سے جھمکے پکڑتی اٹھ کر کیچن میں چلی گئی

یار بھابھی کیوں چلی گئی مزا آ رہا تھا

کتے منحوس تیری وجہ سے میں زلیل ہوا ہوں تو یاد رکھیں اس کا بدلہ ضرور لونگا میں

سہیل کے بولنے پر بہرام غصے سے بولا تو دائمہ ان دونوں کو دیکھتی مسکرائیں

بہرام بچے ہاد رکھنا ہمیشہ کبھی بھی اس سے جھوٹ نہ بولنا بھلے سے وہ کوئی سا بھی ہو سچ بولو گے تو وہ غصہ نہیں ہو گی مگر جھوٹ بولنے پر مجھے بتانے کی ضرورت نہیں کہ وہ کیا کرے گی

جی دائمہ چائے کے بعد چلتے ہیں شاپنگ پر

دائمہ کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو دائمہ ہلکہ سا مسکرائیں پھر بہرام انہیں ادا کی شاپنگ اور وہاں سے جان چھڑا کر یہاں آنا بتانے لگا

تم فکر نہ کرو میں دیکھ لونگی

بہرام کی بات پر دائمہ فوراً بولی تبھی ادا چائے لے آئی چائے پیتے ہی بہرام اور سہیل عائشہ ادا اور دائمہ کو لکی ون مال لے آئے

آپ پھر سے ٹی وی والی جگہ لے آئے ہیں یہاں سب کچھ اتنا مہنگا ہوتا ہے

ٹی وی والی جگہ مطلب؟

جیسی ٹی وی میں دیکھاتے ہیں امیر لوگوں کی شاپنگ

مال کو دیکھتی ادا پھر سے بولی تو سہیل نے سوال کیا جس پر ادا نے منہ بناتے جواب دیا

ادا بچے بہرام یہاں سے ہی شاپنگ کرتا ہے اپنی اور مہنگی شاپنگ کرتا ہے

تو دائمہ کیا میں بھی امیروں والی شاپنگ کر سکتی ہوں جیسے ٹی وی میں امیر لوگ کرتے ہیں؟

دائمہ کی بات سنتے ادا فوراً سے بولی تو دائمہ نے ہاں میں سر ہلایا جس پر ادا خوشی سے تالی مارتی اندر جانے کا اشارہ کرنے لگی تو دائمہ بھی مسکراتی اس کے ساتھ اندر بڑھیں اندر جاتے ہی سب سے پہلے ادا لائم لائٹ کی دکان میں گھسی اور اشتیاق سے کپڑے دیکھنے لگی تو دائمہ اس کے پاس آئی

ادا کپڑے بس دیکھنے نہیں لینے بھی ہیں اور پیسوں کی فکر مت کرنا بہرام دے دے گا تم بس کپڑے پسند کرو

دراصل دائمہ وہ میں سوچ رہی تھی کہ میں کتنے کپڑے لوں یہاں تو سب اچھے ہیں

جتنے تمہارا دل کرے لے لو مجھے کوئی مسئلہ نہیں

دائمہ کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو اس کی بات سنتے ان دونوں کے پاس آتا بہرام فوراً بولا جس پر ادا ہاں میں سر ہلا گئی اور کپڑے دیکھنے لگی تو دائمہ سہیل کے اشارہ کرنے پر اس کے پاس چلی گئی

اچھا بتائیں یہ کیسا ہے؟

مجھے کیا پتہ دائمہ سے پوچھ لو میں بلاتا ہوں

ادا ریک سے ایک بلو رنگ کا سوٹ نکالتی اپنے آگے لگاتی بولی تو بہرام نے فوراً جواب دیا جس پر ادا منہ بنا گئی

ابھی آپ نے باہر کہا تھا کہ میں ٹی وی والوں جیسی شاپنگ کر سکتی ہوں

ہاں تو میں نے کب منع کیا؟

تو میں نے ٹی وی میں دیکھا تھا سب اچھی بیویاں اپنے شوہر کے پسند کے کپڑے پہنتی ہیں جو جو ان کا شوہر ان کے لیے پسند کرتا ہے اب بتائیں کیسا ہے یہ؟

ادا کے منہ بنا کر بولنے پر بہرام فوراً بولا تو ادا نے جواب دیتے دوبارہ سوال داغا

بہت اچھا ہے لے لو

ادا کی بات سنتے بہرام مسکراتا بولا تو ادا نے وہ سوٹ بہرام کی طرف بڑھایا

پکڑیں نہ مجھے اور بھی دیکھنے ہیں

ادا ریک کو دیکھتی مصروف سی بولی تو بہرام نے خاموشی سے سوٹ پکڑ لیا پھر ادا نے اپنے لیے بہرام کی پسند کے کچھ سوٹ اور لیے پھر وہ دونوں کیش کاؤنٹر کی طرف بڑھے تو دائمہ عائشہ اور سہیل بھی کچھ کپڑے لیے کاؤنٹر پر آئے جہاں دو لڑکیاں پہلے سے ہی کاؤنٹر پر کھڑی بل کروا رہیں تھیں بہرام نے آگے بڑھتے ادا کے سوٹوں کی پیمینٹ کی تو اس کے ساتھ کھڑی چوکلیٹ براؤن بالوں والی لڑکی نے اسے سر سے پاؤں تک گھورا

وہ میرا شوہر ہے

ادا کے چڑ کر اونچی آواز میں بولنے پر سب ہی لوگ اس کی طرف متوجہ ہوئے

جسے تم گھور رہی ہو وہ میرا شوہر ہے

ویسے تمہارا شوہر ہے ہینڈسم مگر سوری میرے ٹائپ کا نہیں ہے

ادا کے غصے سے اس لڑکی کو بولنے پر اس لڑکی کے ساتھ کھڑی سنہرے بالوں والی لڑکی بہرام کو ایک نظر دیکھتی ادا کو آنکھ مارتے بولی جبکہ باقی سب تو ان تینوں کو حیرانگی سے دیکھ رہے تھے

فکر مت کرو تمہارا شوہر میرا بھائی ہے

کیا سردارنی کچھ دیر تو مزے کرنے دیتی ویسے منہ بولا بھائی ہے سچ کا مت سمجھنا

ادا کو غصے میں آتے دیکھ کر مرجان بولی تو تالیہ نے فوراً جواب دیا اس سے پہلے کہ ادا کچھ

بولتی وہ دونوں آگے بڑھیں تو مرجان اچانک سہیل سے ٹکرائی جس پر سہیل اسے تھامتا گرنے سے بچا گیا

تھینکیو

مرجان مسکرا کر کہتی تالیہ کے ساتھ دکان سے باہر نکل گئی جبکہ سہیل تو مرجان کی مسکراہٹ میں ہی کہیں کھو گیا تھا

سر ان سوٹوں کے پچاس ہزار ہو گئے اور ان کے دس ہزار

سیلز مین کی بات پر بہرام نے ہاں میں سر ہلاتے اپنا والٹ نکالنے کے لیے جیب میں ہاتھ مارا تو وہاں سے اس کا والٹ غائب تھا بہرام فوراً سے اپنی جینز اور شرٹ کی جیبوں میں ہاتھ مارتے اپنا والٹ ڈھونڈنے لگا

کیا ہوا بہرام؟

دائمہ میرا والٹ نہیں مل رہا ابھی تو عائشہ کو جیلی لے کر دی تب تو تھا میرے پاس

دائمہ کے سوال پر بہرام پریشانی سے بولا تو دائمہ بھی پریشان ہوئی

تو نے کہیں گرا تو نہیں دیا

یار میں بچہ ہوں چھوٹا سا جو اپنا والٹ گرا دونگا حد ہے سہیل

اچھا تو ایک کام کر تو میرے کارڈ سے پیمینٹ کر دے پھر دیکھتے ہیں

سہیل کے سوال پر بہرام غصے سے بولا تو سہیل نے فوراً تجویز پیش کی جس پر بہرام نے فوراً ہاتھ بڑھایا

واہ آج تو اپنی رولیکس پہننا کیسے بھول گیا؟

میں نے پہنی ہوئی تھی میری واچ کہاں گئی

میرا والٹ بھی غائب ہے

سہیل بہرام کا ہاتھ دیکھتے فوراً بولا تو بہرام نے پریشانی سے اپنی کلائی دیکھی اور پھر فوراً بولا تبھی سہیل بھی پریشانی سے بولا جبکہ دائمہ اور ادا تو بس ان دونوں کو پریشانی سے دیکھ رہیں تھیں

مجھے لگتا ہے تیری بہنوں کا کام ہے یہ

وہ تجھ سے ٹکرائی تھی میرے تو پاس بھی نہیں آئی پھر میری واچ اور والٹ کیسے لے گئی اور حلیے سے وہ چور تو لگ ہی نہیں رہی تھی بلکہ اس نے یہاں سے سوٹ لیا تھا مطلب وہ افورڈ کرتی ہے

سہیل کی بات سنتے بہرام چڑ کر بولا تو سہیل نے بھی ہاں میں سر ہلایا پھر بہرام نے اپنے گارڈ کو بولتے پیسے منگوائے اور سوٹوں کی پیمینٹ کرتے دکان سے باہر نکلے

ہاہاہاہا سردارنی تم تو بہت تیز نکلی مگر دونوں کی جیبیں خالی کیسے کی تم نے اور یہ گھڑی؟

وہ میرا جو بھائی تھا نہ اس کا ہاتھ کاؤنٹر پر تھا تو میں نے ناخن سے گھڑی کا لاک کھولا اور پھر اس نے والٹ کہاں رکھا ہے یہ دیکھنے کے لیے میں اسے دیکھنے لگی تو اس کی بیوی نے چلانا شروع کیا تو وہ مڑا اور اس کے ہاتھ سے گھڑی نکل گئی جو میں نے فوراً اٹھا لی تو میری نظر اس کے والٹ پر پڑی جو اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کے نیچے رکھا تھا تو بس میں نے وقت ضائع کیے بغیر اسے بھی اٹھا لیا اور فوراً سے اس کی بیوی کو جواب دیتی مڑی اور جان بوجھ کر وہ دوسرے لڑکے سے ٹکرائی اور اس کی جیب سے بھی والٹ نکال لیا بیچارے دونوں پریشان ہو رہے ہوں گے

تالیہ کے سوال پر مرجان فوراً ہنستے بولی تو تالیہ بھی ہنسنے لگی پھر دونوں ایک دوسرے کو تالی مارتی کھانا کھانے لگیں۔

بہرام آپ پولیس میں کمپلین کریں نہ کچھ تو کریں اپنی چور بہنوں کا

پہلی بات وہ میری بہنیں نہیں ہیں دوسری بات پولیس کو گھسیٹنے کی ضرورت نہیں میں خود ہی کچھ کر لونگا تم فکر نہ کرو

بہرام ایک بات یاد رکھنا میرے سوا اس دنیا کی سب عورتیں آپ کی بہنیں ہیں

بل پے کرتے ہی بہرام ادا دائمہ سہیل اور عائشہ دکان سے باہر نکلے تو ادا فوراً بولی جس پر بہرام نے چڑ کر جواب دیا تو ادا فوراً بولی تو بہرام اسے دیکھنے لگا جس پر پتہ نہیں بیوی

کا بھوت کہاں سے چڑ گیا تھا اور وہ ہر چیز میں روک ٹوک کرتی پھر رہی تھی

بھیا ڈر گئے۔۔بھیا ڈر گئے

بہرام کی شکل دیکھتے سہیل فوراً سے عائشہ کے کان میں کچھ بولا تو عائشہ نے وہیں کھڑے ہوتے ڈانس کرتے بولنا شروع کیا جس پر بہرام نے پہلے سہیل اور پھر عائشہ کو گھورا بہرام کے گھورنے سے عائشہ فوراً سے معصوم سی شکل بنا گئی جیسے اس نے کچھ کیا نہ ہو جبکہ عائشہ کی اس حرکت پر ادا اور دائمہ نے اپنی ہنسی دبائی

بھیا مجھے زینگر کھانا ہے

اپنے سہیل بھیا سے لو میں آج سے تمہارا کچھ نہیں لگتا

سوچ لو آپ میرے واقع کچھ نہیں لگتے؟

لکی ون کے فوڈ کورٹ پہنچتے ہی عائشہ فوراً بولی تو بہرام نے اسے جواب دیا جس پر عائشہ نے انگلی اٹھاتے ایک بار پھر سے اس سے سوال کیا جس پر بہرام نے صرف نفی میں سر ہلایا

بھابھی مجھے زینگر کھانا ہے

بہرام کے نفی میں سر ہلاتے ہی عائشہ زور زور سے روتی بولی اور پھر ادا کے پاس پہنچ گئی جو پچھلے سٹال پر کھڑی اپنے لیے جیولری دیکھنے میں مصروف تھی عائشہ کو ایسے

روتے دیکھ کر دائمہ اور ادا پریشان ہوئیں جبکہ سہیل اور بہرام تو بس اس نوٹنکی کو دیکھ کر رہ گئے

عاشی بے بی روتے نہیں ہیں آپ بھیا سے بولو بھیا لے دیں گے

نہیں لے کر دے رہے وہ کہہ رہے ہیں میں تمہارا بھیا نہیں

ادا جو سب باتوں سے انجان تھی فوراً بولی تو عائشہ نے روتے ہوئے جواب دیا جس پر ادا نے بہرام کو گھورا اور پھر عائشہ کو گود اٹھاتی بہرام کو ٹوٹل اگنور کرتی سیدھے جا کر کے-ایف-سی پر کھڑی ہوئی اور عائشہ کی پسند کا زینگر آرڈر کیا پھر وہ غصے سے پلٹی اور بہرام کو انگلی سے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا جس پر بہرام کسی فرمانبردار شوہر کی طرح اس کے پاس پہنچ گیا

گیارہ سو کا میرا بل ہے آپ پے کر دیں گے یا میں بھی آپ کی بیوی نہیں؟

بیگم میں نے بولا کچھ میں کر رہا ہوں نہ پے

ادا کے غصے سے سوال پر بہرام نے فوراً جواب دیا تو ادا عائشہ کو لیتی بنا بہرام کو جواب دیے وہاں سے چلی گئی جبکہ کے-ایف-سی کے ریسیپشن پر کھڑا شخص اور اس کے ساتھ کھڑی لیڈی ہونک بنے ادا اور بہرام کو دیکھ رہے تھے اور کیوں نہ دیکھتے آخر بہرام خانزادہ سے کون واقف نہ تھا سب جانتے تھے بہرام خانزادہ اپنے سگے باپ کی

بھی اونچی آواز برداشت نہیں کرتا تھا بہرام خانزادہ سے اونچی آواز میں بات کرنا مطلب اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مارنا تھا اور یہاں پر بہرام خانزادہ ایک لڑکی کے چلانے پر بھی خاموشی سے اس کا بل پے کر رہا تھا بل پے کرتے ہی بہرام فوراً سے ٹیبل پر پہنچا جہاں دائمہ کے ساتھ والی کرسی پر ادا اور اس کے سامنے میز پر عائشہ بیٹھیں تھی ادا کی فرمائش پر سہیل چائینز آرڈر کرنے دوسرے ریسٹورنٹ گیا تھا

ادا تمہیں اور کچھ لینا ہے؟

بہرام ٹیبل پر بیٹھتے بولا تو ادا جو عائشہ کے ساتھ کھیل رہی تھی اسے ٹوٹل اگنور کر گئی

ادا میں تم سے بات کر رہا ہوں

اچھا مجھے نہیں پتہ تھا

تم غصہ کیوں ہو اب کیا کیا ہے میں نے؟

ادا کو کوئی جواب نہ دیتا دیکھ کر بہرام فوراً بولا تو ادا نے غصے سے جواب دیا ادا کا جواب سنتے بہرام فوراً بولا

آپ نے ایک معصوم بچی کو برگر سے منع کیا ہے اور اسے رلایا ہے

تم جانتی نہیں ہو ادا یہ بہت بڑی ڈرامے باز ہے

ادا کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو عائشہ نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا

لسٹ دیکھ لیں

ادا کی بات سنتے بہرام نے موبائل نکال کر ادا کو پکڑایا

ویسے وہ چورنی آپ کا موبائل لے کر نہیں گئی؟

شکر ہے نہیں لے کر گئی بچت ہو گئی ویسے بھی میرا موبائل اس وقت عائشہ کے ہاتھ میں تھا وہ گیم کھیل رہی تھی اس پر

ادا کے سوال پر بہرام فوراً بولا تو ادا لسٹ دیکھنے لگی

بس ایک چیز رہ گئی ہے باقی سب ہو گیا ہے

لسٹ دیکھتے ہی ادا فوراً بولتی بہرام کو موبائل پکڑا گئی تو بہرام نے موبائل پکڑتے لسٹ دیکھی جہاں سب کے آگے ٹیک کا نشان تھا سوائے میک اپ کے

بہرام تجھے پتہ ہے وہ دونوں چورنیاں وہاں بیٹھی بہت مزے سے برگر کھا رہی ہیں

ارے تو چکو ابھی پکڑتے ہیں ان کو کچھ نہ سہی آپ دونوں کے والٹ تو واپس آئیں گے اور انکی اتنی مہنگی گھڑی بھی

بہرام نے موبائل دیکھتے جیب میں ڈالا تو سہیل فوراً سے بھاگتا آیا اور بولا جس پر ادا نے کھڑے ہوتے جواب دیا اور سہیل کا جواب سننے سے پہلے ہی بھاگ کر جاتی مرجان اور تالیہ کے سر پر کھڑی ہو گئی ادا کو جاتا دیکھ کر بہرام اور سہیل بھی فوراً ادا کے پاس پہنچے

جبکہ دائمہ اور عائشہ ٹیبل پر ہی بیٹھی رہیں

میرے شوہر اور دیور کا والٹ اور گھڑی ابھی کے ابھی واپس کرو نہیں تو میں پولیس بلاؤنگی

اس سے کیا ہو گا؟

ادا کی دھمکی سنتے تالیہ نے پر سکون سوال کیا

وہ تمہیں جیل لے جائیں گے اور تم دونوں سے چکی پیسوائیں گے بہت مارے گے اور میں نے فلموں میں دیکھا ہے جوان لڑکیوں کے ساتھ پولیس والے گندی حرکتیں بھی کرتے ہیں

ہائے اللہ   کونسی حرکتیں کرتے ہیں؟

وہ بیڈ ٹچز کرتے ہیں

ادا کے وضاحت سے جواب دینے پر تالیہ اپنا ہاتھ اپنے منہ کے نیچے رکھتی حیرانگی کی اوور ایکٹنگ کرتے بولی تو ادا نے اسے پھر سے ڈرانا چاہا جبکہ ادا کا جواب سن کر بہرام اور سہیل نے اسے حیرانگی سے دیکھا اور مرجان اپنا گلا کھنگھارتی اپنی ہنسی کنٹرول کر گئی کیونکہ مرجان اچھے سے جانتی تھی تالیہ کا اگلا جواب کیا ہو گا اور جیسا مرجان نے سوچا تھا تالیہ اس کی سوچ پر پورا اتری بھی تھی

افففف اللہ مجھے بیڈ ٹچز کا ایکسپیرینس لینا ہے سنو تمہارا شوہر نہ اس کا بھائی ہے میرا نہیں تو کیا وہ مجھے یہ ایکسپیرینس دے سکتا ہے؟

تالیہ اپنی پوری باہیں کھولتی بولی اور پھر اس نے ادا سے سوال کیا جس پر ادا کا منہ کھل گیا جبکہ بہرام اور سہیل نے اس نمونی کو دیکھا جو کچھ بھی بولے جا رہی تھی ادا کا منہ دیکھتے تالیہ نے آئیبرو اچکائی تو ادا کو سمجھ ہی نہ آیا کہ وہ کیا کرے

مم۔۔میرے شوہر ایسے نہیں ہیں آپ چاہو تو میرے دیور سے پوچھ لو وہ سنگل بھی ہے ہو سکتا ہے آپ کی آفرمان لے

ادا کی بات سنتے سہیل کو تقریباً ہارٹ اٹیک ہوا وہ جو سمجھ رہا تھا اس کی بھابھی اس کا اور بہرام کا سامان ان چورنیوں سے نکلوا لے گی وہ الٹا اسی کا سودا کر رہی تھی جبکہ سہیل کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر جاتے دیکھ کر بہرام اور مرجان کو اپنی ہنسی ضبط کرنا مشکل لگا جبکہ ادا کی بات سنتے تالیہ نے فوراً سہیل کو دیکھا جو تقریباً بہرام کے سہارے کھڑا تھا سہیل کر دیکھ کر تالیہ کا ایک دمدار قہقہ گونجا جبکہ مرجان بھی زور زور سے ہنسنے لگی ان دونوں کو ہنستا دیکھ کر ادا نے فوراً سے گردن موڑ کر بہرام اور سہیل کو دیکھا سہیل کو دیکھ کر ادا بھی ہلکہ سا مسکرائی جبکہ سہیل اپنی حیرانگی دور کرتا فوراً سے کسی لڑاکا عورت کا روپ دھار گیا

میں تمہیں کیا یوزلیس لگتا ہوں جو تم مجھے کسی کو بھی دے رہی ہو وہ بھی اپنے شوہر کی گھٹیا سی گھڑی اور والٹ کے لیے

وہ گھٹیا نہیں ہے اس میں ریل ڈائمنڈز لگے ہیں وہ کم سے کم تیس لاکھ کی ہے

سہیل کی بات سنتے مرجان فوراً بولی تو بہرام نے داد دیتے انداز میں آئیبرو اچکائی جبکہ یہ سننے کے بعد اب ہارٹ اٹیک آنے کی باری ادا کی تھی اس سے پہلے ادا چکرا کر گرتی مرجان نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر اسے اپنی قریبی چیئر پر بیٹھا دیا ادا کی طبیعت بگڑتے دیکھ کر سب لوگ حیران ہوئے

کیا کوئی گڈ نیوز ہے؟

نہیں گھڑی کے پیسے سن کر اس کو چکر آگئے

تالیہ کا سوال سنتے مرجان فوراً بولی تو بہرام مرجان کی بات پر حیران ہوا اسے کیسے پتہ کہ ادا کو پیسے سن کر چکر آئے اور کوئی وجہ نہیں جبکہ مرجان کو اپنا خیال کرتے دیکھ کر ادا نے سر اٹھاتے معصوم سی شکل سے مرجان کو دیکھا جس پر مرجان ہلکہ سا مسکرائی اور پھر اس نے آگے بڑھتے ادا کے گال پر کس کی مرجان کی اس حرکت پر ادا ہلکہ سا شرمائی جبکہ بہرام کو غصہ آنے لگا اوپر سے ادا کا شرمانا اس کے غصے کو مزید ہوا دے گیا ادا کو دیکھتے ہی مرجان پلٹی اور پھر اس نے سہیل اور بہرام کا والٹ اور گھڑی ادا کو پکڑائی

میں نے اس میں سے صرف تین ہزار خرچہ ہے کھانے کا باقی اب بھی ویسے ہیں

ادا کو والٹ پکڑاتے مرجان بولی تو ادا نے خاموشی سے والٹ اور گھڑی پکڑی پھر وہ کھڑی ہوتی مسکرائی اور گھوم کر بہرام کے پاس جاتی اسے والٹ اور گھڑی تھما گئی

مجھے آپ سے مل کر اچھا لگا کیا ہم دوست بن سکتے ہیں؟

بہرام نے ادا سے چیزیں جیسے ہی پکڑی وہ پلٹ کر مرجان کو مسکراتی نظر سے دیکھتی بولی تو مرجان نے ہاں میں سر ہلایا اور اسی وقت ادا اور مرجان کے بیچ موبائل نمبرز کا تبادلہ ہوا مرجان نے اپنا پرسنل نمبر ادا کو دیا جبکہ ادا نے بہرام سے اس کا نمبر پوچھ کر مرجان کو دیا اور پھر ادا واپسی دائمہ کے پاس آگئی اور ہنس ہنس کر دائمہ کو سٹوری سنانے لگی اس بات سے انجان کہ گھر جا کر اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

ماڈل ٹاؤن دائمہ کے گھر پہنچتے ہی بہرام غصے سے اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ ادا خوش ہوتی اپنی چیزیں دائمہ ہو دیکھانے لگی پھر وہ بھی اپنی چیزیں لیتے اپنے کمرے میں آگئی ابھی وہ بیڈ پر بیٹھی ہی تھی کہ کسی نے اس کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا جس پر ادا نے فوراً سے اٹھتے کمرے کا دروازہ کھولا

وو۔۔وہ مجھے دائمہ کے سامنے آپ کے کمرے میں جانا اچھا نہیں لگ رہا تھا تو میں یہاں

آگئی

اپنے سامنے بہرام کو غصے میں کھڑا دیکھ کر ادا نے فوراً صفائی پیش کی جس پر بہرام کچھ بھی بولے بغیر خاموشی سے جا کر کمرے میں پڑے صوفے پر بیٹھ گیا

بہرام دائمہ کیا سوچیں گی آپ اپنے کمرے میں جائیں

میں تمہارا شوہر ہوں بوائے فرینڈ نہیں ہوں جو تمہیں شرم آ رہی ہے

ادا کی بات سنتے بہرام نے اپنی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی اور اپنا سیدھا بازو صوفے کی پشت پر رکھتا بولا تو ادا کو اس کے لہجے میں غصہ صاف محسوس ہوا

میں نے تمہیں جانے کو نہیں کہا چپ چاپ سے وہیں کھڑی رہو

بہرام کی بات سن کر ادا خاموشی سے مڑی تو بہرام درشتی سے بولا جس پر ادا واپسی مڑی

میں یہاں کیوں کھڑی رہوں؟

خاموشی سے کھڑی رہو جب تک میں نہ کہوں ہلنا مت

ادا کے سوال پر بہرام ایک بار پھر غصے سے بولا تو ادا خاموش ہو گئی

جاؤ جا کر اچھے سے منہ دھو کر آؤ

تقریباً پندرہ منٹ کی خاموشی کے بعد بہرام بولا تو ادا نے اسے حیرانگی سے دیکھا

ادائے جاں جتنا کہہ رہا ہوں اتنا کرو ورنہ میں کچھ کرنے پر آیا تو تم پچھتاؤ گی

ادا کو منہ کھولتا دیکھ کر بہرام فوراً بولا تو ادا نے منہ بسوڑا

آپ کیا کریں گے آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے اور میں بلا وجہ منہ نہیں دھوں گی

بہرام کی بات پر ادا منہ بناتی بولی تو بہرام اپنی جگہ سے اٹھتا سیدھا ادا کے پاس آیا بہرام کو غصے میں اپنی طرف آتا دیکھ کر ادا بھاگ کر واشروم میں خود کو بند کر گئی

ادا باہر آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں میں کیا کر سکتا ہوں

نن۔۔نہیں میں نہیں آؤنگی باہر آپ کسی پاگل سانڈھ کی طرح میرے پیچھے پڑے ہیں اور کیوں پڑے ہیں مجھے یہ بھی نہیں پتہ

بہرام واشروم کے دروازے پر پہنچتا زور زور سے واشروم کا دروازہ بجاتے بولا تو ادا نے ایک بار پھر بہرام کے غصے کو ہوا دی

میں پاگل سانڈھ ہوں؟ تم باہر آ رہی ہو یا میں دروازہ توڑ دوں

خود کے لیے پاگل سانڈھ لفظ سن کر بہرام مزید غصے میں آتا چلایا اور زور زور سے دروازہ بجانے لگا جبکہ اندر کھڑی ادا خود کو ملامت کرنے لگی ایک تو اس کی زبان کو بھی ابھی سلیپ ہونا تھا

یا اللہ میرے لیے کوئی مدد بھیج دے پلیز

بہرام کو مسلسل دروازہ بجاتے دیکھ کر ادا دونوں ہاتھ جوڑتی اللہ سے مدد مانگنے لگی کیونکہ

وہ اچھے سے جانتی تھی وہ بہرام کا سامنا نہیں کر پائے گی مسلسل دروازے کا شور

اور بہرام کی آوازیں سن کر دائمہ اٹھتی فوراً ادا کے کمرے میں پہنچی

بہرام کیا ہو گیا ہے یہ کیا کر رہے ہو؟

دائمہ بچائیں مجھے

دائمہ کی آواز سن کر ادا فوراً سے واشروم کا دروازہ کھولتی بھاگ کر دائمہ کے پیچھے چھپی

دائمہ اسے اپنے پیچھے سے باہر نکالیں آج میں اسے بتاتا ہوں میں کیا کر سکتا ہوں

بہرام کو غصے میں ادا کی طرف بڑھتے دیکھ کر دائمہ نے اسے دونوں بازو سے پکڑ کر روکا

جبکہ بہرام کو اپنی طرف آتا دیکھ کر ادا کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا

ہوا کیا ہے بہرام کیوں تم اتنا غصہ کر رہے ہو بچی پر؟

آپ کی اس بچی نے مجھے پاگل سانڈھ کہا ہے اور کہا ہے میں کچھ نہیں کر سکتا اس کو

میں بتاتا ہوں اب میں کیا کر سکتا ہوں

دائمہ کے سوال پر بہرام فوراً بولا تو دائمہ نے ادا کو دیکھا جو فوراً سر جھکا گئی

دائمہ میری زبان سلیپ ہو گئی تھی یہ مجھے بلا وجہ منہ دھونے کا کہہ رہے تھے

ادا کے سر جھکا کے بولنے پر دائمہ کو سمجھ آیا کہ ادا بی بی کی کس حرکت پر بہرام اس کا

منہ دھلا رہا تھا

ادا تم جاؤ بچہ منہ دھو آؤ

جی دھوتی ہوں

دائمہ کی بات پر ادا جواب دیتی فوراً واشروم سے جا کر منہ دھو آئی تو بہرام بھی کچھ سکون میں آیا

بس اتنی سی بات تھی پورا گھر سر پر اٹھا لیا میں نے کہا پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے اور تم ادا آج کے بعد کسی کو بھی خود کے قریب مت آنے دینا بھلے وہ لڑکا ہو یا لڑکی بیٹا اب تم ایک خانزادہ کی بیوی ہو اور تمہارے اس خانزادہ کو یہ بات بلکل بھی برداشت نہیں کہ عائشہ اور اس کے سوا کوئی بھی تمہارے قریب آئے یاد رکھنا ہمم

دائمہ پہلی بات بہرام کو جبکہ آخری بات ادا کو دیکھتے بولیں تو ادا کو مرجان کا اسے کس کرنا یاد آیا پھر ادا فوراً سے ہاں میں سر ہلا گئی

اب سو جاؤ دونوں بہت تھک گئے ہیں آج مجھے صبح جلدی اٹھ کر تیاریاں شروع کرنی ہیں

دائمہ کس چیز کی تیاریاں؟

ادا کے سر ہلانے پر دائمہ فوراً بولی تو بہرام نے پریشانی سے سوال کیا

بھئی تم دونوں کے ولیمے کی تیاریاں کرنی ہیں مجھے بارات تو میں کر نہیں سکی مگر ولیما ضرور کرونگی مجھے بھی تو سب کو بتانا ہے میری بھی بہو آگئی ہے

ٹھیک ہے آپ کو کچھ مدد چاہیئے ہو تو بتانا

حال بک کروا لینا کوئی اچھا سا اور کھانا بھی کروا دینا میں تمہیں ڈیشز بتا دونگی

بہرام کے سوال پر دائمہ خوشی سے بولیں تو بہرام نے ہاں میں سر ہلاتے جواب دیا بہرام کے ہامی بھرنے پر دائمہ فوراً بولی تو بہرام نے ایک بار پھر ہاں میں سر ہلایا تو دائمہ خوش ہوتی واپس چلیں گئیں دائمہ کے جاتے ہی بہرام بھی خاموشی سے بیڈ پر سونے کے لیے لیٹ گیا بہرام کو لیٹتے دیکھ کر ادا بھی دروازہ لاک کرتی بیڈ کی دوسری جانب آکر لیٹ گئ ادا کے لیٹتے ہی بہرام نے فوراً سے اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے سینے پر گرا لیا جیسے ہی ادا کا سر بہرام کے سینے پر آیا تو بہرام اسے اپنی باہوں میں قید کر گیا خود کو اس طرح قید ہوتا دیکھ کر ادا نے فوراً سے خود کو چھڑانے کی کوشش کی مگر بہرام کے کسرتی وجود کے آگے ہماری ننھی سی ادا کچھ بھی نہ کر سکی

فائدہ نہیں ہے بے بی گرل تم یہاں سے میری مرضی کے بغیر نہیں ہل سکتی

آپ چھوڑیں مجھے کیوں قید کیا ہے ایسے؟

ادا کو مسلسل اپنا آپ چھڑاتے دیکھ کر بہرام آنکھیں بند کیے پر سکون سا بولا تو ادا نے سوال داغا

میں تمہیں بس یہ بتا رہا ہوں کہ میں بہت کچھ کر سکتا ہوں اس لیے اب تم خاموشی سے

یوں ہی سو جاؤ کیونکہ تمہیں یہاں سے آزادی صبح تک نہیں ملے گی اور اگر تم چاہتی ہو کہ میں مزید اور کچھ نہ کروں تو مجھے بھی سونے دو مجھے صبح ایک ایمپورٹینٹ پریس کانفرنس میں بھی جانا ہے

بہرام کی بات سنتے ادا کی کوششوں کو بریک لگی پھر وہ بے بس سی ہوتی اپنی آنکھیں بند کرتی بہرام کے سینے پر ہی سو گئی

آج جب ادا کی آنکھ کھلی تو اسے اپنے قریب سے پرفیوم کی بہت ہی پیاری سی خوشبو آئی ادا پرفیوم کی خوشبو کو محسوس کرتے ہلکہ سا مسکرائی اور تبھی اسے یاد آیا کہ وہ آج اپنے بیڈ پر نہیں بہرام کے سینے پر سوئی تھی اور یقیناً یہ خوشبو بہرام کے پاس سے ہی آ رہی تھی ادا نے یہ سب سوچتے ہلکہ سا سر اٹھایا اور بہرام کو دیکھنا چاہا بہرام جو کب سے جاگ چکا تھا اور ادا کے جاگنے کے انتظار میں تھا ادا کو اٹھتا دیکھ کر اسے ہی دیکھنے لگا ادا نے جیسے ہی ہلکہ سا سر اٹھایا تو ایش گرے آنکھیں ہیزل گرین آنکھوں سے ٹکرائی اس سے پہلے ان دونوں میں سے کوئی کچھ بولتا کمرے کا دروازہ بجنے لگا جس پر وہ دونوں فوراً ہی اٹھ بیٹھے اور پھر بہرام نے اٹھ کر دروازہ کھولا

کیا چاہئیے تمہیں؟

عائشہ کو دروازے پر دیکھ کر بہرام فوراً بولا جس پر عائشہ نخرہ دیکھاتی اپنے بھورے بال جھٹکتی سیدھے چلتی ادا کے پاس آئی

بھابھی آپ میرے ساتھ گھر گھر کھیلیں گی؟

عائشہ کے سوال پر ادا نے اسے پریشانی سے دیکھا

وہ کیا ہے نہ میرے بھیا میرے ساتھ کھیلتے تھے مگر اب وہ میرے بھیا نہیں ہیں آپ کھیلیں گی؟

اس سے پہلے کے ادا کچھ بولتی عائشہ معصوم شکل بناتی ایک بار پھر بولی تو بہرام ہلکہ سا مسکرایا وہ جانتا تھا عائشہ کی عادت کو جب تک وہ بہرام کے منہ سے سوری نہیں سنے گی تب تک وہ اس سے بات نہیں کرے گی پھر بہرام فوراً سے آگے بڑھا اور عائشہ کے سامنے زمین پر بیٹھ گیا

سوری عاشی جان میں تو آپ کا پکا والا بھائی ہوں

بہرام کی بات سنتے عائشہ نے فوراً اپنے ہاتھ میں پکڑی گڑیا اس کی طرف بڑھائی

اب مجھے اس گڑیا کے ساتھ آپ کے گھر آنے کی ضرورت نہیں میرے پاس اصل کی گڑیا ہے میں اس کے ساتھ آؤنگا آپ کے گھر اور پھر اسے آپ کے پاس چھوڑ کر آفس چلا جاؤنگا

عائشہ کو گڑیا اپنی طرف بڑھاتا دیکھ کر بہرام ادا کی طرف اشارہ کرتا بولا تو عائشہ نے فوراً ہاں میں سر ہلایا اور بھاگ کر کمرے سے باہر گئی بھئی اب اس کے گھر اس کے بھائی بھابھی مہمان بن کر آ رہے تھے تو اسے تیاریاں بھی تو کرنی تھیں

فریش ہو جاؤ پھر تمہیں تمہاری نند کے گھر چھوڑ دونگا

بہرام کے مسکرا کر کہنے پر ادا بھی مسکرائی اور پھر کھڑی ہوتی فریش ہونے چلی گئی ادا کو فریش ہونے جاتا دیکھ کر بہرام بھی اپنے کمرے میں آتا فریش ہونے لگا وہ دونوں چند لمحوں بعد تیار ہو کر لاؤنج میں پہنچے تو دائمہ نے ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھتے پیار کیا

بہرام میں نے تمہیں کھانے کی لسٹ بھیجی ہے تم وہ سب کچھ ولیمہ کے فنکشن میں رکھوانا اور ادا آج ہم لوگ بازار چلیں گے تمہارے ولیمے کا جوڑا لینے

جی دائمہ آپ فکر نہ کریں میں رکھوا دونگا ہم چلتے ہیں ہمیں دیر ہو رہی ہے

ارے کہاں جا رہے ہو ناشتہ تو کرو

دائمہ کی بات سنتے ادا نے ہاں کیں سر ہلایا جبکہ بہرام نے جواب دیا تو دائمہ نے پریشانی سے سوال کیا

دراصل دائمہ آج میری نند کے گھر ہمارا ناشتہ ہے ہم دونوں کو صبح صبح دعوت ملی ہے تو ہم بس وہیں جا رہے ہیں

دائمہ کے سوال پر ادا مسکراتی بولی تو دائمہ بھی مسکرائی پھر دائمہ انہیں پیار کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ ادا اور بہرام دونوں ہی عائشہ کے کمرے کی طرف بڑھے

کون؟

کھولو عاشی ہم آئے ہیں

عائشہ کے کمرے کے باہر پہنچتے ہی بہرام نے دروازہ بجایا تو عائشہ فوراً بولی جس پر ادا نے مسکراتے جواب دیا تو عائشہ نے دروازہ کھولا اور اپنے بھائی بھابھی کو ویلکم کیا اور پھر انہیں لیجا کر اپنے کمرے کے صوفے پر بیٹھایا اور ان سے کسی بڑے کی طرح حال چال پوچھنے لگی

ماشاءاللہ بہرام میری بھابھی تو بڑی پیاری ہے

آخر بیوی بھی تو میری ہے

عائشہ کے اچانک بولنے پر ادا جہاں حیران ہوئی وہیں بہرام نے قہقہ لگاتے ادا کے کندھوں کے گرد اپنا ہاتھ پھیلایا اور ہنستے ہوئے بولا تو عائشہ اٹھتی اپنی ڈریسنگ کے قریب گئی عائشہ کی بات سنتے بہرام فوراً سمجھ گیا تھا وہ دائمہ کی ایکٹنگ کرتے ادا کی تعریف کر رہی ہے مگر اپنے ورژن میں جبکہ ادا تو بس حیرانگی سے عائشہ کو دیکھ رہی تھی پھر عائشہ ناشتے کی ٹرے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں اٹھاتی لائی اور اس نے لا کر وہ ٹرے

بہرام اور ادا کے سامنے پڑی میز پر رکھی ٹرے میں بسکٹ اور دودھ کو دیکھ کر ادا اور بہرام سمجھ گئے کہ عائشہ بھی ان کے ساتھ ناشتہ کرے گی

اچھا عاشی اب میں چلتا ہوں مجھے کام کے لیے دیر ہو رہی ہے ادا کو میں شام میں واپس لے جاؤنگا آج آپ کے پاس ہی رکے گی

ٹھیک ہے پھر رات کو کھانا کھا کر جانا

ناشتہ کرنے کے بعد بہرام بولا تو عائشہ مسکراتے بولی جس پر ادا بھی ہلکہ سا مسکرائی تو بہرام نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر ادا کو پیار سے دیکھتا باہر نکلا اس بات سے انجان کہ وہ ادا کو آخری بار دیکھ رہا ہے بہرام کے جاتے ہی عائشہ بھی ادا کو ساتھ لیتی دائمہ کے پاس آگئی اور ادا کو دائمہ کے پاس بیٹھا گئی

دائمہ دیکھیں میری بھابھی آئی ہے کتنی پیاری ہے

ہاں بہت خوبصورت ہے ماشاءاللہ اب تم جاؤ عاشی اور جلدی سے کپڑے بدل کر آؤ ہمیں بازار کے لیے نکلنا ہے

عائشہ کی بات سنتے دائمہ مسکراتے بولیں تو ادا ہلکہ سا شرمائی پھر دائمہ عائشہ کو نیٹ کا فراک پہنے دیکھ کر بولیں تو عائشہ بھاگ کر کپڑے بدلنے چلی گئی

ادا یہ لو بیٹا یہ چادر اوڑھ لو

عائشہ کو کپڑے بدلنے کے بعد واپس آتا دیکھ کر دائمہ ادا کو ایک کالے رنگ کی چادر دیتے بولیں تو ادا نے چادر پکڑتے اسے خود کے گرد لپیٹ لیا اور پھر وہ دائمہ کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر ولیمے کا لہنگا لینے کے لیے طارق روڈ پہنچ گئی طارق روڈ پہنچ کر دائمہ ادا اور عائشہ بہت سی دکانوں میں گھومیں انہیں عائشہ کے لیے اس کا فرمائشی غرارہ اور شرٹ تو مل گئی تھی مگر ابھی تک ادا کے لیے کوئی بھی لہنگا سمجھ نہیں آیا تھا ادا نے لہنگے کی چوائس مکمل طور پر دائمہ پر چھوڑ دی تھی اور دائمہ کو ادا کے لیے پرفیکٹ لہنگا مل ہی نہیں رہا تھا لہنگا ڈھونڈتے ڈھونڈتے دائمہ کو اپنے لیے ایک سوٹ اور بہرام کے لیے ایک کالے رنگ کا فور پیس سوٹ مل گیا تھا جسے وہ خریدنے کے بعد ادا کے لہنگے کے لیے مزید پریشان ہونے لگی پھر انہیں ایک دکان سے ادا کے لیے لال رنگ کا انتہائی نفاست سے بنا کام سے بھرا ہوا لہنگا اور چولی ملی جسے پہلی نظر میں دیکھتے ہی دائمہ نے خرید لیا اور پھر ادا کو کہتی اپنے موبائل سے اس لہنگے کی تصویر بہرام کو بھی بھجوا دی اور پھر بہرام کو فون ملایا

بہرام بچے میں نے تمہیں ایک تصویر بھیجی ہے وہ دیکھ کر بتاؤ کیسا ہے؟

جی دائمہ میں دیکھتا ہوں ایک منٹ

بہرام کے فون اٹھاتے ہی دائمہ بولیں تو بہرام نے پریشانی سے جواب دیتے تصویر دیکھی

دائمہ لال رنگ تو بارات پر ہوتا ہے اور ہمارا تو ولیمہ ہے

ہاں مگر میں نے اپنی بہو کو لال جوڑے میں نہیں دیکھا اس لیے مجھے لال خریدنا ہے اب بتاؤ تمہیں پسند آیا یا دوسرا دیکھاؤں

ٹھیک ہے پھر مجھے یہی پسند ہے آپ لے لیں

بہرام کی بات پر دائمہ فوراً بولی تو بہرام نے ہنستے ہوئے جواب دیا

چھ لاکھ کا بول رہے ہیں یہ لہنگا تم پیسے جمع کروا دو پھر انہیں تاکہ میں لہنگا اپنے ساتھ ابھی لے جاؤں

ٹھیک ہے آپ میری دکاندار سے بات کروائیں

بہرام کی بات سنتے دائمہ نے پریشانی سے جواب دیا تو بہرام فوراً بولا جس پر دائمہ نے فون دکاندار کو پکڑا دیا اور پھر کچھ ہی دیر میں بہرام نے چھ لاکھ دکاندار کو بھیجوا دیے تو دکاندار نے لہنگا پیک کرتے دائمہ کے حوالے کیا

ادا اب اس سے میچنگ جوتی لے لو اور جیولری میرے پاس گھر پر پڑی ہے میں وہی پہناؤں گی تمہیں اصلی سونے کی ہے وہ بڑی خوبصورت ہے میں تجھے گھر جا کر دیکھاؤں گی

دائمہ کی بات سنتے ادا نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر اپنے لہنگے کا بھاری بھرکم باکس اور بہرام کے سوٹ کا بیگ گارڈ کو پکڑایا

آپ یہ گاڑی میں رکھ آئیں ہم وہ آگے جوتی والی دکان پر ہیں آپ وہیں آ جانا

ادا گارڈ کو سامان پکڑاتے بولی تو دونوں گارڈز اس سے سامان لیتے گاڑی کی طرف چلے گئے جبکہ ادا دائمہ اور عائشہ جوتی کی دکان کی طرف بڑھیں ابھی وہ دونوں دکان تک پہنچی بھی نہ تھیں کہ اچانک سے ایک آدمی ان کے سامنے آیا اور گن پوائنٹ پر زبردستی ادا کو بھرے بازار میں سے اٹھا لے گیا جبکہ دائمہ تو ادا کو بس اس آدمی سے بچاتی رہ گئیں

بہرام کو فون کرو جلدی کچھ لوگ ادا کو اٹھا کر لے گئے ہیں

جیسے ہی گارڈز دائمہ تک پہنچے تو دائمہ فوراً بولی جس پر ایک گارڈ نے فوراً بہرام کو فون لگایا

مجھے دو ادھر میں بات کرتی ہوں

اس سے پہلے بہرام فون اٹھاتا دائمہ روتے ہوئے بولیں تو گارڈ نے دائمہ کو فون پکڑایا جبکہ دوسرا گارڈ روتی ہوئی عائشہ کو چپ کروانے میں مصروف ہو گیا

بہرام ایک آدمی آیا اور وہ ادا کو اپنے ساتھ زبردستی گاڑی میں اٹھا لے گیا تم کچھ کرو جلدی

بہرام کے فون اٹھاتے ہی دائمہ روتی ہوئی بولیں تو بہرام کی غصے سے رگیں تن گئی وہ اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ یہ کام کسی اور کا نہیں بلکہ شکنتلا بائی کا ہے جو ادا کو پورے کراچی میں جگہ جگہ ڈھونڈ رہی تھی

گارڈز کہاں تھے جب وہ ادا کو لے کر گیا

وہ گارڈز کو میں نے اور ادا نے سامان گاڑی میں رکھنے بھیجا تھا

آپ فکر نہ کریں میں ادا کو جلد واپس لاؤنگا اور اسے کچھ نہیں ہوگا آپ ابھی کے ابھی میرے گھر چلی جائیں وہاں آپ زیادہ محفوظ ہیں

بہرام کے غصے سے سوال پر دائمہ روتی بولی تو بہرام نے جواب دیتے انہیں تسلی دی اور پھر انہیں اپنے گھر کلفٹن جانے کا کہتا فون کاٹ گیا

کامران پتہ کرو شکنتلا بائی نئ لڑکیوں کی جسم فروشی کس علاقے میں کرتی ہے

فون کاٹتے ہی بہرام اپنے پاس کھڑے کامران سے بولا تو کامران اپنا سر ہلاتا فوراً کمرے سے باہر نکلا جبکہ اس کے پیچھے پیچھے بہرام بھی اپنے کمرے سے باہر نکلا کیونکہ اسے اپنی پریس کانفرنس کے لیے جانا تھا

نہیں جانے دیں مجھے چھوڑ دیں

ایک آدمی ادا کو بری طرح سے بالوں سے گھسیٹتے ہوئے لایا اور لا کر اسے سیدھے شکنتلا بائی کے سامنے پھینکا جبکہ ادا جو مسلسل روتے ہوئے اس آدمی کی منت کر رہی تھی شکنتلا بائی کے پیروں میں گرتے ہی اس نے اپنا سر اٹھایا اپنے سامنے شکنتلا بائی کو دیکھتے ہی ادا کا چہرہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں کی مانند سفید پڑ گیا

تو تو ویسے بڑی کمینی نکلی بھیجا تھا تجھے کس کام سے اور کام تونے کونسا کیا آیاز خانزادہ کی پارٹی میں آدمیوں کا دل بہلانے بھیجا تھا تجھے اور تو نے آیاز خانزادہ کے چھوٹے بیٹے بہرام خانزادہ سے نکاح ہی کر لیا مگر تو نے یہ سوچا بھی کیسے کہ شکنتلا کے ہوتے ہوئے تو عزت کی زندگی گزارے گی میں شکنتلا ہے اپنے نام اور کام کی ایک تجھے یہاں جس کام کے لیے میں نے خریدا تھا نہ اب وہ میں تیرے سے زبردستی کروائے گی اور دیکھتی ہوں تو کیسے اس بہرام خانزادہ کے ساتھ رہتی ہے میرے سامنے تو وہ (بہرام) بھی ایک کتا ہے اور دیکھنا میں کیسے اس کتے کے گلے میں پٹہ ڈالے گی وہ خود تجھے یہاں چھوڑ کے جائے گا اور اگر نہ گیا تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے مارے گی

شکنتلا بائی کی بات ادا نے روتے ہوئے سنی وہ جس دلدل سے بچ کر اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی آج ایک بار پھر اسی دلدل میں پھنس گئی تھی ہماری بیچاری ادائے جاں اس بار بہت بڑی مصیبت میں پھنسی تھی کیونکہ اس بار شکنتلا نے سوچا تھا کہ وہ اس کا رونا دھونا ختم ہونے سے پہلے ہی اسے اپنے کوٹھے کی زینت بنائے گی جس کا انتظام اس نے آج رات کا ہی کیا تھا اس نے ادا کی ڈیل پولیٹیشن ریاض الوی سے کی تھی جو کہ اس سال کے ہونے والے الیکشنز میں سنان خانزادہ کی اپوزیشن پارٹی میں تھا اور وزیراعظم بننے کے لیے الیکشن میں کھڑا تھا وہ یہ بات بہت اچھے سے جانتا تھا کہ ادا بہرام کی بیوی بن

چکی ہے اور بہرام ادا کی حفاظت جی جان سے کرتا ہے جبکہ سنان اپنے بھائی سے بے پناہ محبت کرتا ہے اور ادا کو نقصان پہنچانے کا مطلب تھا بہرام کو نقصان پہنچانا جس کی وجہ سے سنان کمزور پڑے گا اور ریاض الوی الیکشن جیت جائے گا

میرے شوہر کے خلاف ایک لفظ بھی کہا تو زبان گدی سے کھینچ لونگی تم نے میرا صرف یہ روتا دھوتا روپ دیکھا ہے جس کی حفاظت میرا شوہر اپنی جان سے بڑھ کر کرتا ہے مگر اب تم میرا بدلے کا روپ دیکھو گی اور یاد رکھنا شکنتلا جب ایک عورت بدلہ لینے پر آتی ہے تو نسلیں اجاڑ دیتی ہے میرا وجود بہرام خانزادہ کی امانت ہے اور میں اپنے شوہر کی امانت میں کسی کو خیانت نہیں کرنے دونگی تم نے فیصلہ کیا ہے نہ کہ تم آج مجھے اپنے کوٹھے کی زینت بناؤ گی تو سن لو آج کیا اگر کبھی بھی کسی نے مجھے چھونے تک کی کوشش بھی کی سوائے بہرام کے تو میں اسے زندہ جلا دونگی

ادا کو ایسے اپنے سر پر کھڑے ہوتے چلاتے دیکھ کر شکنتلا بائی کو واقعی میں ہی ادا سے خوف محسوس ہوا اور پھر جب کوئی عورت دنیا کے مظالم سے تنگ آکر خود کے لیے اٹھ کھڑی ہو تو اس کے قہر سے ڈرو کیونکہ ایک عورت حقیقت میں نسلیں برباد کرنے کا ہنر جانتی ہے ادا کے چلانے پر شکنتلا کی سٹی پٹی گم ہو گئی تبھی ایک پینتیس چھتیس سال کا آدمی کاٹن کی شلوار قمیض پہنے اندر داخل ہوا تو شکنتلا اس آدمی کو دیکھتی ادا کی طرف اشارہ کر گئی

جس پر وہ آدمی ایک خباثت بھری نظر ادا پر ڈالتا ایک آئیبرو اچکا گیا اس آدمی کو خود کو ایسے تکتا پا کر ادا نے پاس پڑا لوہے کا جگ اٹھایا اور اس آدمی کے سر میں دے مارا جگ لگتے ہی اس آدمی کے سر سے خون کا فوارہ چھوٹ پڑا اور وہ درد سے کراہتا گھنٹوں کے بل گر گیا ریاض کو زمین پر گرتے دیکھ کر شکنتلا بائی نے حیرت سے ادا کو دیکھا جو مسلسل اسے ہی گھور رہی تھی ریاض کی آواز سنتے اس کے دو گارڈز اندر داخل ہوئے تو ان میں سے ایک فوراً ادا کے سر پر بندوق تان گیا جبکہ دوسرا ریاض کو سہارا دیتے باہر کی طرف بڑھا

ٹھاہ

اس سے پہلے کے وہ شخص ادا کو گولی مارتا کسی نے اس آدمی پر گولی چلائی اور وہ آدمی اسی وقت زمین بوس ہو گیا اس آدمی کے گرتے ہی اس کے پیچھے کھڑے گولی چلانے والا وجود سامنے آیا وہ وجود کوئی اور نہیں بلکہ مرجان خانزادہ تھی جو وقت پر ادا کے پاس پہنچ گئی تھی مرجان کو دیکھتے ہی شکنتلا بائی خوش ہو گئی اور پھر اس نے سکون کا سانس لیا اس لڑکی کو وہ کیسے بھول سکتی تھی جس پر شکنتلا نے بہت احسان کیے تھے مرجان شکنتلا کے کوٹھے پر پرورش پانے والی لڑکی تھی مرجان کی ماں بھی کبھی اس کوٹھے پر یہ غلیظ کام کرتی تھی وہ بھی ادا کی طرح محبت کے جھانسے میں پھنس کر اس دلدل میں آئی تھی اور پھر مرجان کو جنم دیتے وقت اللہ کو پیاری ہو گئی تھی مرجان بھی اپنی ماں کی طرح ایک حسین اپسرا تھی

اور شکنتلا بائی نے اس کی پرورش بھی زیادہ پیسہ کمانے کے لالچ میں کی تھی مگر اس سے پہلے کہ وہ مرجان کو اس کام پر لگاتی ایک عورت نے مرجان کو اس سے مانگ لیا جس پر شکنتلا بائی نے اس عورت سے بھاری بھرکم وصول کرتے مرجان کو اس کے حوالے کیا اور پھر سولہ سال کی مرجان کے زمے ایک کام لگاتی مرجان کو شکنتلا بائی کے پاس چھوڑ گئی اس عورت کے جانے کے بعد مرجان شکنتلا کے لیے ایک فالتو سامان بن گئی اور پھر اس نے مرجان کا خیال رکھنا چھوڑ دیا بھوک اور پیاس نے مرجان کو کوٹھے سے نکلنے اور چوریاں کرنے پر مجبور کر دیا اور پھر وہ لڑکی جو صرف اپنی بھوک پیاس مٹانے کے لیے چوریاں کرتی تھی اپنے باپ کے نام سے بھی واقف تھی اپنے باپ کا لائف سٹائل دیکھ کر اس نے بڑی بڑی چوریاں کرنا شروع کر دی کتنی ہی بار بینک لوٹا اور پتہ نہیں کس کس کی جیب کاٹی آج ایک عالیشان بنگلے میں رہتی تھی اور اپنی گھوڑ سواری کا شوق پورا کرنے کے لیے اس نے نجانے کون کونسی نسل کے گھوڑے بھی پال رکھے تھے مگر وہ آج بھی اس عورت کا اس کے زمے لگایا کام بھرپور طریقے سے انجام دیتی تھی اور اپنی پچیسویں سالگرہ کا انتظار کرتی تھی جب اسے اس عورت کا دیا گیا وہ گلابی بھالو کسی کو دینا تھا اور وہ کون تھا جسے مرجان کو وہ بھالو دینا تھا اور وہ عورت کون تھی یہ آپ کو آگے جا کر کہانی میں پتہ چلے گا مرجان اس گارڈ کو مارتی اپنی بندوق ادا کی طرف بڑھا گئی جبکہ ادا نے صرف اپنا سر نفی

میں ہلایا اور باہر نکل گئی جبکہ مرجان کو ادا کی طرف دیکھتے شکنتلا بائی کو غصہ آنے لگا مگر پھر وہ مرجان کے ہاتھ میں بندوق دیکھتی خاموش رہی جبکہ مرجان بھی ادا کے پیچھے پیچھے باہر نکل آئی ادا خاموشی سے جا کر مرجان کی گاڑی میں بیٹھ گئی تو مرجان بھی مسکراتی ہوئی گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال گئی۔

مرجان ادا کو لیتی سیدھی اپنے گھر بحریہ ٹاؤن کراچی پہنچی اور اسے اپنا علیشان گھر دیکھانے لگی مرجان کا گھر ادا کو بہت خوبصورت لگا اس نے زندگی میں بہرام ویلا کے بعد اتنا خوبصورت گھر دیکھا تھا جسے مرجان نے "زری مینشن" کا نام دیا تھا

مرجان کیا میں آپ کا فون استعمال کر سکتی ہوں مجھے بہرام کو بتانا ہے میں آپ کے ساتھ ہوں وہ پھر مجھے یہاں سے لے جائیں گے

ہاں ضرور کیوں نہیں یہ لو میں نے کال ملا دی ہے تم بات کر لو میں چینج کر کے آتی ہوں پھر ہم ہورس رائیڈینگ کریں گے کم برونو

ادا کے سوال پر مرجان ادا کو اپنا فون اور جواب دیتی اپنے ڈاگ کو لیتی لاؤنج سے باہر نکل گئی مرجان کے جاتے ہی ادا نے فون کو دیکھا جہاں بہرام فون اٹھا چکا تھا

ہیلو بہرام

ادائے جاں کہاں ہو تم یار میں کتنا پریشان تھا اور یہ مرجان کا نمبر۔۔

وہ بہرام مجھے شکنتلا بائی نے اغواء کیا تھا اور وہ میرا سودا بھی ایک آدمی سے کر چکی تھی وہ تو وقت پر مرجان آگئی اور اس نے مجھے بچا لیا اب میں مرجان کے گھر پر ہوں

ادا کی آواز سنتے بہرام فوراً بولا ابھی بہرام کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ ادا بہرام کی بات کاٹتے بولی تو بہرام کو حیرانگی کا جھٹکا لگا اور پہلا سوال جو اس کے ذہن میں آیا وہ یہی تھا کہ مرجان کو کیسے پتہ ادا اغواء ہوئی ہے اور وہ کہاں ہے

تم ایک کام کرو مجھے لوکیشن بھیجو میں ابھی لینے آ رہا ہوں تمہیں

ٹھیک ہے میں آپ کو بھیجتی ہوں

بہرام کی بات سنتے ادا فون کاٹ گئی پھر اس نے مرجان کے موبائل سے ہی بہرام کو کرنٹ لوکیشن بھیجی اور اٹھ کر زری مینشن کے وسیع و عریض لان میں آئی جہاں مرجان کالی جینز اور کالی شرٹ پہنے رف اینڈ ٹف حلیے میں کھڑی تھی چوکلیٹ براؤن بالوں کی پونی ٹیل کیے وہ ایک کالے رنگ کے گھوڑے کے پاس کھڑی اسے پیار کر رہی تھی ادا بھی سیدھے چلتی اس کے پاس آئی اور اسے اس کا فون واپس کیا

وہ بہرام کو لوکیشن بھیجی ہے آپ کے موبائل سے وہ کچھ دیر میں آجائیں گے

ہورس رائیڈینگ کرو گی؟

ادا کی بات سنتے مرجان ہاں میں سر ہلا گئی پھر اس نے سوال داغا

مجھے نہیں آتی ہورس رائیڈ ینگ

مرجان کے سوال پر ادا معصوم شکل بناتی بولی تو مرجان کو ادا پر ٹوٹ کر پیار آیا پھر وہ آگے بڑھی تو ادا دو قدم پیچھے ہٹتی اسے ہاتھ کے اشارے سے روک گئی

آپ مجھے کس نہ کریں میرے ہزبینڈ کو پسند نہیں

مگر وہ یہاں نہیں ہے

ادا کی بات سنتے مرجان نے فوراً جواب دیا اور پھر زبردستی ادا کے گال پر کس کی تو ادا گندا سا منہ بنا گئی پھر مرجان نے ادا کو سہارا دیتے گھوڑے پر بیٹھا دیا اور اس گھوڑے کی رسی پکڑے خود آگے آگے چلنے لگی ادا کو زندگی میں پہلی بار گھوڑے کی سواری کر کے بہت مزا آ رہا تھا

خود چلاؤ گی اسے بہت آسان ہے تمہیں بس اس کی رسی پکڑ کر ہلکہ سا کھینچنا ہے یہ خود چلے گا اٹس لائیک آ ٹوائے

مرجان کی بات پر ادا نے فوراً ہاتھ بڑھایا تو مرجان اسے رسی پکڑا گئی پھر ادا خود ہی گھوڑے کو چلانے لگی ادا کو گھوڑا چلاتے دیکھ کر مرجان بھی دوسرے گھوڑے پر جا بیٹھی اور پھر اس کی سواری کرنے لگی مرجان ایک پرفیکٹ ہورس رائیڈر تھی اس لیے اس کا گھوڑا لان میں چل کم بھاگ زیادہ رہا تھا مرجان کے گھوڑے کو بھاگتے دیکھ

کر ادا نے بھی سوچا وہ بھی اپنے گھوڑے کو تھوڑا رسی زور سے کھینچ کر تیز چلائے مگر وہ یہ بات نہیں جانتی تھی کہ اس کے زرا زور سے کھینچنے پر اس کے ساتھ کیا ہو گا ادا نے اپنے گھوڑے کی رسی زرا زور سے کھینچی تو وہ تھوڑا تیز ہوا پھر ادا نے مزید زور سے کھینچی تو گھوڑا اچانک ادا کے قابو سے باہر ہوتا دوڑ لگانے لگا جبکہ ادا اسے بھاگتے دیکھ جر زور زور سے چیخنے لگی مرجان جو اپنی سواری میں مصروف تھی ادا کی چیخوں پر مڑی تو حیران ہوئی ادا کا گھوڑا فل سپیڈ میں پورے لان میں بھاگ رہا تھا مرجان فوراً سے پہلے ادا کے گھوڑے کے پیچھے ہوئی اس سے پہلے مرجان ادا کا گھوڑا قابو کرتی بہرام مرجان کی میڈ کے ساتھ لان میں داخل ہوا مرجان کے آرڈر دینے پر میڈ بہرام کو سیدھا لان میں لائی تھی لان میں آتے ہی بہرام اور سہیل لان کا حال دیکھ کر حیران ہوئے پورے لان میں ادا کی چیخیں عروج پر تھی جبکہ ادا کا گھوڑا اس کی چیخوں سے ڈرتے اپنے دو پیروں پر کھڑا ہو چکا تھا اور ادا نے اس گھوڑے کو گردن سے زور سے پکڑ رکھا تھا گھوڑے کو کھڑا ہوتا دیکھ کر مرجان فوراً سے چھلانگ مارتی اس کی رسی پکڑ گئی اور اسے کنٹرول میں کرتے ادا کو نیچے اتارا ادا مسلسل رو رہی تھی اس سے پہلے کہ بہرام اور سہیل ادا اور مرجان تک پہنچتے مرجان نے روتی ہوئی ادا کو کس کی جس پر ادا نے گندی سی شکل بنائی اور ان دونوں کی یہ حرکت بہرام سے چھپی نہ رہی ادا نے

جیسے ہی گندی شکل بناتے منہ موڑا اسے سامنے سے بہرام آتا نظر آیا پھر وہ بھاگ کر جاتی سیدھے بہرام کے سینے سے لگی

ادائے جاں کچھ نہیں ہوا رونا بند کرو

ادا کے رونے پر بہرام نے اپنے سینے سے لگی ادا کے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا تو ادا آنسو صاف کرتی دور ہوئی

بے بی گرل تم ٹھیک ہو نہ؟

ادا کے دور ہوتے ہی بہرام پریشانی سے بولا تو ادا سمجھ گئی بہرام اغواء ہونے پر پوچھ رہا پھر ادا نے بہرام کے سوال پر دنیا بھر کی معصومیت اپنے چہرے میں سموئے زور زور سے ہاں میں سر ہلایا تو بہرام اسے فوراً خود کے ساتھ لگا گیا تبھی مرجان ان لوگوں کی طرف آئی

مسٹر خانزادہ آپ کی بیوی نے غصے میں پولیٹیشن ریاض الوی کا سر پھاڑ دیا ہے اور وہ اس وقت ہاسپیٹل میں موجود ہے

مرجان کی بات سنتے بہرام اور سہیل نے حیرانگی سے بہرام کے ساتھ کھڑی ادا کو دیکھا تو ادا نے ایک بار پھر ہاں میں سر ہلایا

مگر بھابھی اس نے کیا کیا تھا؟

اس نے پولیٹیشن سنان خانزادہ کو الیکشن میں ہارانے کے لیے ادا کا سودا کیا تھا آج رات کے لیے شکنتلا سے مگر اس سے پہلے کے وہ کچھ کرتا ادا نے اس کا سر پھاڑ دیا اور بہت غلط کیا ادا نے۔۔

سہیل کے سوال پر مرجان فوراً بولی تو سب نے مرجان کو دیکھا

ہاں مجھے اسے گولی مارنی چاہیئے تھی اس نے میرے شوہر کی امانت میں خیانت کرنے کی کوشش کی تھی

اس سے پہلے کہ مرجان اپنی بات پوری کرتی ادا اس کی بات کاٹتی بیچ میں بولی

تو پھر سٹارٹ تم اس سے کیوں نہیں کرتی اس نے بھی وہی کیا ہے

میں ایک لڑکی ہوں

ادا کی بات کا مطلب سمجھے بہرام فوراً بولا تو ادا گڑبڑائی جبکہ مرجان فوراًجواب دے گئی

تم جو بھی ہو مجھے قبول نہیں میری بیوی کے قریب کوئی بھی آئے آئندہ اس بات کا خیال رکھنا

مرجان کی بات سنتے بہرام غصے سے بولا تو مرجان سمجھنے والے انداز میں ہاں میں سر ہلاتی آگے بڑھی اور پھر اس نے جان بوجھ کر ادا کے قریب سے گزرتے ہوئے ادا کو کس کی اور بہرام کو ایک تپا دینے والی سمائل دیتی لان سے اندر چلی گئی جبکہ مرجان کی اس

ہر حرکت پر بہرام کو جی جان سے غصے آیا بہرام کی گھوریوں سے ڈرتی ادا بھی فوراً مرجان کے پیچھے اندر بھاگی تو سہیل اور بہرام بھی ان کے پیچھے آئے پھر ادا مرجان سے ملتی بہرام اور سہیل کے ساتھ بہرام ویلا پہنچی جہاں دائمہ ادا کی حفاظت کی ڈھیروں دعائیں کر رہی تھیں ادا کو دیکھتی فوراً اٹھ کھڑی ہوئیں

ادا میری بچی ٹھیک ہو نہ تم؟

جی دائمہ ٹھیک ہوں مگر آپ کا بیٹا ٹھیک نہیں

دائمہ کے سوال پر ادا جواب دیتی بولی تو سہیل نے اپنی ہنسی دبائی

اگر ان کے بیٹے کا دل کیا تو وہ خود کے ساتھ تمہیں بھی ٹھیک کر دے گا یاد رکھنا

ادا کی بات سنتے بہرام چڑ کر بولتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ ادا بہرام کو جاتے دیکھ کر کھکھلا کر ہنسی اور پھر دائمہ کو سارے سٹوری سنانے لگی۔

اٹلی کے دارالحکومت روم کی سڑک پر ایک بلو رنگ کی بی-ایم-ڈبلیو فل رفتار میں اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی تھی جب اچانک سامنے سے ریورس آتی فورڈ فیوشن اس گاڑی سے ٹکرائی تو فورڈ میں بیٹھی لڑکی نے گاڑی کی کھڑکی سے سر نکال کر اپنی گاڑی کو دیکھا اور پھر دروازہ کھولتی گاڑی سے نیچے اتر آئی

ہائے اللہ یہ کیا کیا میری گاڑی میں مار دیا اندھے ہو تم باہر نکلو گاڑی سے

اس لڑکی کے چلا چلا کر اشارہ کر کے بولنے پر گاڑی میں بیٹھا وائٹ شرٹ اور بلیک جینز پہنے ہوا لڑکا گاڑی سے باہر نکلا کانوں میں ہیڈ فونز شرٹ کی دونوں بازو کہنیوں تک فولڈ کیے بلیک شوز پہنے آنکھوں پر گوگلز لگائے کسرتی وجود میں وہ اونچا لمبا شخص جس کا قد تقریباً چھ فٹ چار پانچ انچ ہو گا غصے سے آتا اس لڑکی کے سامنے کھڑا ہوا

میں نے نہیں تم نے ٹھوکی ہے گاڑی

وہ لڑکا حلیے اور سٹائل سے وہاں کا کوئی مقامی لگتا تھا جبکہ پانچ فٹ دو تین انچ کی وہ لڑکی لال رنگ کا فراک پہنے اپنے کالے بال باندھے کالی گہری آنکھیں لیے اس کے سامنے کھڑی اٹلی کی تو نہیں لگتی تھی دبلی پتلی اور عام سی شکل کی وہ لڑکی اپنے حلیے سے بتا رہی تھی کہ وہ پاکستان سے آئی ہے

جی نہیں میری گاڑی پیچھے سے لگی ہے اس کا مطلب ہے گاڑی تم نے ٹھوکی ہے اگر تمہیں ٹھیک سے نہیں دیکھائی دے رہا تو یہ آنکھوں سے چشمہ اتارو اندھا کہیں کا پاکستانیز

اس لڑکے کی بات سنتے سفا چلاتے بولی تو زرخان نے اپنا چشمہ اتارا جس سے اس کی جھیل سی گہری نیلی آنکھوں کا رنگ واضح ہوا پھر زرخان سفا کو ناگواری سے دیکھتے

بڑبڑایا اور واپس پلٹا

ابے او کدھر جا رہے ہو میری چمپا کی بھرپائی کون کرے گا؟

چمپا؟

سفا کے چلانے پر زرخان پریشانی سے مڑتا بولا تو سفا نے اپنی گاڑی کی طرف اشارہ کیا جس پر زرخان کو غصہ آیا پھر وہ آگے بڑھا اور جیب سے والٹ نکال کر اس نے کچھ پیسے سفا کے ہاتھ میں رکھے اور جا کر اپنی گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی ریورس کرتے سفا کی چمپا کے سائیڈ سے گاڑی نکالی اور سفا کے آگے لاتا روک گیا

ان پیسوں سے شیشہ بھی صحیح کروا لینا

شیشہ کونسا شیشہ؟

زرخان کی بات پر سفا پریشانی سے بولی تو زرخان نے گاڑی کو ریس دیتے سفا کی گاڑی کو سائیڈ ماری اور اس کا سائیڈ مرر توڑتا وہاں سے گاڑی بھگا لے گیا جبکہ پیچھے کھڑی سفا اسے بس دیکھ کر رہ گئی زرخان اپنی گاڑی کو فل سپیڈ میں لاتا زری پیلس کے گیراج میں کھڑا کر گیا اور پھر گاڑی سے اترتا اپنے گولڈن بالوں میں ہاتھ پھیرتا اندر کی جانب بڑھا اور سیدھا جا کر اپنے کمرے میں بستر پر اوندھے منہ لیٹ گیا

میڈم زرخان سر آگئے ہیں اور شاید ان کا ایکسیڈینٹ ہوا ہے ان کی گاڑی آگے سے

ساری ٹوٹی ہوئی ہے

کیا کہاں ہے وہ؟

اپنے کمرے میں گئے ہیں

ایک میڈ زرمینہ بیگم کے کمرے میں آتے بولی تو زرمینہ نے پریشانی سے سوال کیا جس پر میڈ فوراً جواب دیتی باہر چلی گئی تو زرمینہ بیگم اپنا بھرا بھرا وجود سنبھالتی اٹھیں اور پھر آہستہ سے چلتی زرخان کے کمرے میں پہنچی زرخان جو کمرے میں اپنے بستر پر اوندھے منہ پڑا تھا دروازے کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا اپنے سامنے اپنی ماں کو کھڑا دیکھ کر زرخان فوراً سے کھڑا ہوتا ان کے پاس پہنچا اور انہیں سہارا دیتا لا کر بیڈ پر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگواتا بیٹھا گیا اور پھر قریب سے کشن اٹھاتا ان کی کمر کے پیچھے احتیاط سے رکھ گیا

مما آپ کیوں اوپر آئیں ڈاکٹر نے آپ کو سیڑھیاں چڑھنے سے منع کیا ہے آپ مجھے بلا لیتی

زرخان تم ٹھیک ہو نہ تمہارا ایکسیڈنٹ ہوا ہے کیا؟

زرخان کی بات کو مکمل نظر انداز کرتے زرمینہ بولی تو زرخان نے ہاں میں سر ہلایا

میں ٹھیک ہوں مما وہ ایک لڑکی گاڑی ریورس کر رہی تھی تو اس نے ٹھوک دی گاڑی

شکر اللہ پاک کا میں تو ڈر گئی تھی میرے بچوں میں صرف ایک تم ہی تو میرے پاس ہو باقی سب پتہ نہیں کہاں ہیں کس حال میں ہیں

غلط مما صرف میں تو آپ کے پاس نہیں حنان بھی تو ہے

زرخان کے تسلی دینے پر زرمینہ بیگم شکر ادا کرتی پریشانی سے بولی تو زرخان نے مسکراتے جواب دیا جس پر زرمینہ بیگم بھی مسکرائی

اچھا اور اگر یہ ایک لڑکی ہوئی تو؟

تو پھر۔۔

زرمینہ بیگم کے سوال پر زرخان سوچ میں پڑا تو زرمینہ بیگم ہنسنے لگی ان کا نوجوان بیٹا اپنی بہن کا نام ہی نہیں سوچ پا رہا تھا کیونکہ اسے پورا یقین تھا کہ وہ اس کا بھائی ہے جس کا نام وہ اپنے نام سے ملتا جلتا پہلے ہی سوچ چکا تھا

تو پھر اس کا نام ہو گا وانیہ مگر مجھے پورا یقین ہے حنان ہی آئے گا

زرخان کی بات پر زرمینہ بیگم نے ہنستے ہوئے اس کے سر پر بوسہ دیا

کاش میرے باقی بچے بھی میرے پاس ہوتے

آپ فکر نہ کریں مما وہ جلد آپ کے پاس آئیں گے

نہیں تم انہیں میرے پاس لاؤ گے وعدہ کرو

وعدہ مما میں آپ کے ننکے ننکے بے بیز کو پورے پاکستان سے ڈھونڈ کر آپ کو لادونگا

زرمینہ بیگم کے افسردگی سے بولنے پر زرخان فوراً بولا تو زرمینہ بیگم نے اس سے وعدہ مانگا

جس پر زرخان فوراً ان کا بڑھا ہوا ہاتھ تھامتا ہنستے ہوئے وعدہ دے گیا اس بات سے بے خبر کے جنہیں وہ نکے نکے بے بیز بول رہا ہے وہ اصل میں سب ہی اس سے بڑے ہیں اور اس سے کہیں زیادہ سمجھدار بھی

تمہیں انہیں ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں زرخان اپنی پچیسویں سالگرہ پر تم میری بتائی گئی پوئم کے حصے لے کر پاکستان جانا اور تمہیں وہاں تم سے پہلے کے سب حصے اکٹھے ملیں گے تم انہیں لے کر میرے پاس آ جانا میں نے اپنے سب بچوں کو ایک ایک پوئم کا حصہ دیا ہے تمہیں بس یہ کرنا ہے کہ تمہیں بدبختی سے بخت کی طرف لوٹی ہوئی شہزادی کو میرے پاس لانا ہے باقی حصے خود باخود میرے پاس آ جائیں گے تم لاؤ گے نہ؟

جی مما میں آپ کی شہزادی کو ضرور لاؤنگا انشاءاللہ

زرمینہ کی بات سنتے زرخان مسکراتا ہوا بولا زرمینہ جب سے اس کے پاس آئیں تھیں انہوں نے جو فرمائش کی تھی زرخان اسے پورا کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا اور وہ آج تک اس سے اس کی پچیسویں سالگرہ پر اس شہزادی کو مانگتی تھیں جو بدبختی سے بخت کی طرف لوٹی تھیں اور ان کے منہ سے اس شہزادی کی تعریفیں سنتے زرخان اس سے واقع ہی میں ملنے کا خواہشمند تھا زرمینہ اسے ہمیشہ بولتی تھیں وہ ان کی پوئم کا اٹیلین شہزادہ ہے مگر وہ شہزادی اس کی نہیں ہے یہ کہانی ایک پوئم کے اوپر مبنی ہے جس کے سرے بکھرے ہوئے ہیں

اور اس پوئم کے مختلف کردار ہیں جو بہت جلد آپس میں جڑ کر اس پوئم کو پورا کرنے والے ہیں اور جلد ایک اچھی اور خوشیوں بھری زندگی جینے والے ہیں اور اس پوئم کی لیکھک خود زرمینہ بیگم ہیں جنہوں نے اپنے بچوں کو ایک ساتھ دیکھنے کی خواہش رکھتے اس پوئم کو لکھا تھا اور اب بہت جلد اس پوئم کے ٹکڑے جڑ کر بہت سے راز کھولنے والی تھی۔

زرخان تمہیں یاد ہے نہ وہ شہزادی تمہاری نہیں ہے

جی مما جانتا ہوں وہ آپ کے دوسرے خانزادہ کی ہے اور یہ بہت غلط ہے اتنی پیاری شہزادی کو آپ کو مجھے دینا چاہیئے تھا مگر آپ نے تو چھوٹی شہزادی بھی اسے دے دی اور اپنے زرخان کو کچھ نہیں دیا

شہزادی کے نام پر زرخان کی آنکھوں میں چمک دیکھتے زرمینہ بیگم فوراً بولی تو زرخان نے منہ بناتے شکایت کی اپنے چوبیس سالہ نوجوان بیٹے کو بچوں کی طرح منہ بنا کر شکایت کرتے دیکھ کر زرمینہ بیگم نے ہنستے ہوئے زرخان کے ماتھے پر بوسہ دیا تو زرخان بھی ہلکہ سا مسکرایا

تم اس پوئم کے آخری سرے نہیں ہو میرے اٹیلین شہزادے تمہارے بعد بھی ایک حصہ ہے وہ بھلے سے شہزادی نہیں ہے مگر وہ ایک عام سی شکل و صورت کی بے حد

خوبصورت حسینہ ہے جسے میں نے اس کے پیدا ہونے سے پہلے ہی خاص طور پر تمہارے لیے چنہ تھا اب میرا بیٹا اتنا سٹائلش ہے تو اس کے ساتھ ایک سادہ سی عام سی لڑکی ہی جچنی تھی وہ تمہارے بعد اس پوئم کا آخری حصہ لے کر سب حصوں کے پاس پہنچے گی بس اس کے باپ نے کوئی مسئلہ نہ کیا ہو تو وہ تمہاری ہی ہو گی تمہیں پتہ ہے اس پوئم کے سب حصے اپنی پچیسویں سالگرہ پر اپنی اپنی جگہ جا کر جڑیں گے سوائے ان دو شہزادیوں کے اور جو تمہاری حسینہ ہے وہ اپنی بیسویں سالگرہ پر اس حصے کو جوڑے گی اور اس حسینہ کی سالگرہ بھی اس دن آتی ہے جس دن تمہاری

اوح یعنی کے میرے بہن بھائی نکے نکے بے بیز نہیں ہیں وہ بڑے ہیں؟

زرمینہ بیگم کے پیار سے بولنے پر زرخان نے سوال داغا

کچھ یوں ہی سمجھو

زرمینہ بیگم کے گول مول جواب دینے پر زرخان خاموش ہو گیا مگر وہ اس بات پر خوش بھی تھا کہ اب وہ کنوارہ نہیں مرے گا زرخان کو کسی سوچ میں جاتے دیکھ کر زرمینہ بیگم نے اس کے سر پر چپٹ لگائی تو وہ ہلکہ سا مسکرایا اور پھر زرمینہ بیگم کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔

ادا تمہیں اغواء کس نے کیا تھا بیٹا؟

دائمہ کے سوال پر ادا کی مسلسل چلتی زبان کو بریک لگی وہ جب سے آئی تھی دائمہ کو مرجان کا بہرام کو چڑنا اور اس کے گھر کا بتا رہی تھی

ادا میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں؟

ادا کو کسی سوچ میں دیکھتے دائمہ نے اسے ہلاتے سوال کیا جس پر ادا نے سہیل کو دیکھا

آہ دائمہ آہ میرا پیٹ

یا اللہ خیر کیا ہوا سہیل؟

ادا نے جیسے ہی سہیل کو دیکھا تو سہیل نے پیٹ پر ہاتھ رکھتے زور زور سے شور مچانا شروع کیا جس پر ادا کے ساتھ ساتھ دائمہ اور لیفٹ سے نکلتے بہرام اور عائشہ بھی حیران ہوئے تو دائمہ نے سوال داغا

دیکھیں آپ کو میرے پیٹ سے آواز نہیں آ رہی؟

سہیل کے سوال پر دائمہ نے پریشانی سے سہیل کے پیٹ کو دیکھا

دیکھیں اس میں سے کتنی عجیب عجیب آوازیں آ رہی ہیں دراصل میرے پیٹ کے چوہے بھوک کے مارے چھلانگیں مار رہے ہیں آپ جلدی سے مجھے کچھ دے دیں نہیں تو آج یہ چوہے چھلانگیں مار مار کر مجھے مار ڈالیں گے

مر ہی جاؤ تو اچھا ہے جان نکال دی میری

سہیل کی بات سنتے دائمہ کو غصہ آیا تو انہوں نے سہیل کو دھکا دیتے جواب دیا دائمہ کا جواب سنتے ادا بہرام اور عائشہ تینوں ہنسنے لگے تو دائمہ کی ایک گھوری نے ان تینوں کو خاموش کروایا

ادا میں سوچ رہی تھی آج آئی ہوں تو تمہاری پہلے کیچن کی رسم کر لوں

وہ کونسی رسم ہوتی ہے دائمہ؟

تمہارے مطلب کی رسم ہے تمہاری بھابھی آج کھیر بنائے گی

دائمہ کی بات پر سہیل فوراً بولا تو دائمہ نے اسے گھورا اور پھر جواب دیا دائمہ کا جواب سنتے جہاں سہیل خوش ہوا کہ اسے کھیر کھانے کو ملے گی وہیں ادا کا منہ لٹک گیا اسے تو چائے کے سوا کچھ بنانا نہیں آتا تھا اور وہ دائمہ کو ہمیشہ اپنے ہاتھ کی چائے پیلا کر ہی ان کی تعریفیں وصول کرتی تھی

دائمہ اس کی کیا ضرورت ہے

کیوں بھئی رسم ہے اور میں تو کرونگی تم کیوں بیگم کی سائیڈ لے رہے ہو فکر نہ کرو نہیں جلتی وہ ٹھیک رہے گی

ادا کا منہ دیکھتے بہرام فوراً بولا تو دائمہ نے پریشانی سے جواب دیا

جلے گی تو تب نہ جب اسے کھیر بنانی آتی ہو گی

یہ بات بہرام صرف سوچ ہی سکا دائمہ سے کہہ نہ سکا

دائمہ کھیر کا تو سامان ہی نہیں ہے

تمہیں کیسے پتہ تم تو کیچن میں گئی نہیں؟

وہ اس دن بہرام نے مجھے بولا تھا کھیر بنانے کا ان کا دل کر رہا تھا تو مگر سامان نہیں تھا ادا کے بہانہ بنانے پر دائمہ نے پریشانی سے سوال کیا تو ادا نے فوراً جواب دیا جبکہ ادا کا جواب سن کر بہرام کا منہ کھل گیا اس کی بیوی اس کا ہی نام لے کر اس کی ہی ماں سے جھوٹ بول رہی تھی اور اس ڈھٹائی سے کہ سب سچ سمجھ رہے تھے

کوئی بات نہیں میں سامان منگوا لیتی ہوں

دائمہ یہ کہتے ہی اٹھ کر باہر گارڈ کو سامان بتانے چلی گئی جبکہ ادا نے پریشانی سے بہرام کو دیکھا ادا کے ایسے دیکھنے پر بہرام نے اسے اشارہ کر کے تسلی دی تو ادا کچھ سکون میں آئی تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہی گارڈ نے کھیر کا سارا سامان لا کر کیچن میں رکھا تو ادا اور دائمہ دونوں کیچن میں گئیں جبکہ سہیل عائشہ اور بہرام باہر عائشہ کے فیورٹ کارٹون دیکھنے لگے

یہ لو ادا یہ سارا سامان ہے کھیر کا تم آرام سے کھیر بناؤ تمہیں کوئی تنگ نہیں کرے گا

دائمہ سامان کی طرف اشارہ کرتی بولی تو ادا نے ہاں میں سر ہلایا ادا کے سر ہلانے پر دائمہ

کیچن سے باہر چلی گئیں جبکہ ادا تو شوپر سے سامان نکال کر الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی

ادا یار ایک گلاس پانی کا پیلانا

یہ بہرام تھا جس نے جان بوجھ کر ادا کو آواز دی تھی

وہ کھیر بنا رہی ہے تم خود پیلو جا کر

دائمہ کی بات سنتے بہرام جو موقع کی تلاش میں تھا فوراً سے اٹھ کر کیچن میں آیا بہرام کو آتا دیکھ کر گلاس میں پانی بھرتی ادا فوراً مڑی

میں پانی لا رہی تھی آپ ویٹ کر لیتے

او میری نعصوم بیوی مجھے پانی نہیں پینہ یہ تو بس ایک بہانہ تھا یہاں آنے کا تاکہ میں کھیر بنا سکوں

ادا کی بات سنتے بہرام ادا کی ناک کھینچتے ہنستے بولا تو ادا نے سکون کا سانس لیا اور پھر ہلکہ سا مسکرائی اس سے پہلے کے بہرام کھیر بنانا شروع کرتا دائمہ کیچن میں آگئی

پانی پینے میں اتنا ٹائم اس رسم میں ادا کی مدد کوئی نہیں کر سکتا اب تم چلو یہاں سے

دائمہ بہرام کے سر پر کھڑی ہوتی بہرام کا ہاتھ سامان والے شوپر کی طرف جاتے دیکھتے بولی تو بہرام نے ادا کو دیکھا جس پر ادا بھی پریشانی سے اپنے کندھے اچکا گئی پھر دائمہ غصے سے بہرام کا ہاتھ پکڑتی اسے اپنے ساتھ باہر لے گئی جبکہ پیچھے کھڑی ادا کا دل کیا

وہ زور زور سے روئے مگر پھر اپنی ساس کے سامنے عزت بھی تو رکھنی تھی تو پھر ہماری معصوم سی ننھی ادا آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لیے کھیر بنانے کی کوشش میں لگ گئی

دائمہ یہ بھابھی کھیر بنا رہی ہے یا پائے گلا رہی ہے اتنا ٹائم

تقریباً دو گھنٹے بعد سہیل پریشانی سے بولا تو دائمہ بھی پریشان ہوئی

میں دیکھ کر آتا ہوں

نہیں تم نہیں دیکھو گے میں دیکھ لونگی خودی

بھائی آج تو کچھ زیادہ ہی بھابھی کے پاس جانے کے بہانے ڈھونڈ رہا ہے چکر کیا ہے؟

سہیل کی بات پر بہرام فوراً بولا تو دائمہ نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روکتے جواب دیا جس پر بہرام خاموشی سے واپس بیٹھ گیا جبکہ بہرام کو ایک بار پھر بہانے سے کیچن میں جاتا دیکھ کر سہیل بولا تو بہرام نے اسے بنا آواز کے القابات سے نوازا جسے سہیل سمجھتے ہوئے ہنسنے لگا اس سے پہلے کہ دائمہ اٹھ کر کیچن میں جاتی ادا ٹرے میں کھیر رکھے لاؤنج میں حاضر ہوئی

سوری دائمہ وہ تھوڑا ٹائم لگ گیا

کوئی بات نہیں بچہ ہو جاتا ہے ارے واہ شکل تو بہت پیاری ہے

ادا کی بات سنتے دائمہ مسکراتی بولیں پھر ادا نے ہاتھ میں پکڑا ٹرے ٹیبل پر رکھا تو دائمہ کھیر کی شکل دیکھتی ایک بار پھر بولیں جس پر ادا ہلکہ سا مسکراتی دائمہ کے پاس بیٹھ گئی

شکر ہے کھیر آئی

روکو ایک منٹ

سہیل ٹیبل کے پاس کھسکتا بولا تو دائمہ نے اسے ڈپٹہ

اب کیا ہوا؟

یہ کھیر کس نے بنائی ہے؟

بھابھی جان نے

سہیل کے سوال پر دائمہ نے سوال داغا تو سہیل نے فوراً جواب دیا

تو اس کھیر کو سب سے پہلے بھابھی جان کا شوہر کھائے گا تم نہیں

مگر۔۔

اگر مگر کچھ نہیں یہ رسم ہوتی ہے

دائمہ کی بات پر سہیل کچھ بولتا اس سے پہلے ہی دائمہ اس کی بات کاٹ گئی تو سہیل خاموشی سے پیچھے ہوا

ادا بیٹا ڈال کر دو بہرام کو

جی

دائمہ کی بات سنتے ادا جواب دیتی فوراً سے کھیر ڈالنے لگی اور پھر اس نے کھیر ڈال کر باؤل بہرام کی طرف بڑھایا جسے بہرام چپ چاپ سے پکڑ گیا اور پھر بہرام نے پہلا چمچ منہ میں ڈالا چمچ منہ میں ڈالتے ہی بہرام کو اندازہ ہو گیا کہ ادا کی کھیر کتنی اچھی ہے

بہرام بیٹا کیسی بنی ہے؟

دائمہ کا سوال سنتے بہرام فوراً سے ٹیبل کے قریب کھسکا اور پھر اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا باؤل کھیر کے بھرے ہوئے باؤل میں خالی کیا

اور بھی ہے یا بس یہی ہے؟

یہی ہے

بہرام کی حرکتیں سب لوگ حیرانگی سے دیکھ رہے تھے جب بہرام نے ادا سے سوال کیا ادا نے پریشانی سے بہرام کے سوال کا جواب دیا تو بہرام فوراً سے کھیر کا باؤل لیتا اٹھ کھڑا ہوا

دائمہ یہ بہت ٹیسٹی ہے اور میری بیوی نے بنائی ہے تو میں ہی کھاؤنگا اور کسی کو نہیں دونگا

یہ کیا بات ہوئی ہمیں بھی چکھاؤ

چل بھک

بہرام کی بات سنتے دائمہ ہلکہ سا مسکرائی جبکہ سہیل منہ بناتا بولا تو بہرام اسے جواب دیتا کھڑا کھیر کھانے لگا اسے کھیر کھاتا دیکھ کر سہیل اور عائشہ کھڑے ہو گئے ان دونوں کو کھڑا ہوتا دیکھ کر بہرام کھیر کا باؤل لے کر بھاگ گیا اور بھاگتے ہوئے ہی کھانے لگا جبکہ سہیل اور عائشہ اس کے پیچھے پیچھے کھیر لینے بھاگے وہ تینوں آگے پیچھے بھاگ ہی رہے تھے کہ اچانک لاؤنج کے دروازے سے سنان اندر داخل ہوا اور بہرام جو کھیر کا باؤل پکڑے بھاگ رہا تھا سنان سے ٹکرایا اور اس کے ہاتھ سے باؤل چھوٹ کر ٹوٹ گیا باؤل میں سے تقریباً کھیر بہرام کھا چکا تھا جبکہ باقی کی باؤل ٹوٹنے پر ضائع ہو گئی

بھائی آپ کی وجہ سے ہمیں کھیر نہیں ملی

ویل سوری گائیز

سہیل کے شکایت کرنے پر سنان مسکراتے بولا تبھی بہرام اپنے بھائی سے بغلگیر ہوا

بھائی آپ یہاں کیسے؟

میں ادا سے ملنے آیا تھا

بہرام کے سوال پر سنان بولا تو بہرام نے ہاں میں سر ہلاتے ہاتھ سے اندر آنے کا اشارہ کیا جس پر سنان ہاں میں سر ہلاتا اندر آیا

چاٹ لے

میں تجھے بلی لگتا ہوں؟

نہیں تو تو میرا بل ڈوگ ہے

سہیل کا لٹکا ہوا منہ دیکھ کر بہرام بولا تو سہیل نے چڑ کر سوال کیا جس پر بہرام فوراً سے جواب دیتا سنان کے پیچھے گیا جبکہ عائشہ بھی فوراً بہرام کے پیچھے بھاگی تو سہیل بھی کھیر پر مٹی ڈالتا اندر کی طرف بڑھا جہاں سنان دائمہ کو مل رہا تھا

کیسی ہیں آپ دائمہ؟

میں ٹھیک ہوں سنان تم کیسے ہو؟

الحمدللہ فٹ اینڈ فائن

سنان کے سوال پر دائمہ نے سنان کے سر پر پیار کرتے سوال کیا تو سنان نے فوراً جواب دیا اور پھر دائمہ کے ساتھ والے ون سیٹر پر ٹانگ ہر ٹانگ رکھتے بیٹھ گیا بہرام عائشہ اور سہیل بھی آکر سنان کے پاس بیٹھے

بھائی یہ میری بیوی ہے ادا اور ادا یہ میرے بھائی ہیں سنان خانزادہ

تم واقع میں بہت خوبصورت ہو ماشاءاللہ

بہرام پہلی بات سنان کو دیکھتے ادا کی طرف اشارہ کرتے بولا جبکہ دوسری بات ادا کو

دیکھتے سنان کی طرف اشارہ کرتے بولا تو سنان نے جواب دیا جبکہ سنان کے جواب پر ادا نے گندا سا منہ بنایا

فکر مت کرو بھائی ویسے نہیں

بہرام کی بات سنتے ادا کے تاثرات کچھ حد تک ٹھیک ہوئے مگر وہ بولی پھر بھی کچھ نہ

اگر تمہیں میری بات بری لگی تو مجھے معاف کرنا

میں چائے لے کر آتی ہوں

سنان کی بات سنتے ادا غصے سے بولتی فوراً اٹھ کر چائے لینے چلی گئی جبکہ باقی سب بس ادا کو دیکھ کر رہ گئے

بھابھی کو کیا ہوا؟

سہیل کے سوال پر بہرام نے کندھے اچکائے پھر وہ اٹھ کر کیچن میں ادا کے پاس آیا

ادا وہ میرے بڑے بھائی ہیں تم ان سے اس طرح سے بات نہیں کر سکتی

تو کیسے کروں بہرام آپ بتا دیں میں ویسے کر لیتی ہوں ان کی وجہ سے میں ایک بار پھر اس دلدل میں پھنسی تھی جس سے آپ نے مجھے بچایا تھا

بہرام ادا کے پاس آتے پریشانی سے بولا تو ادا نے غصے سے جواب دیا جس پر بہرام بس ادا کو دیکھ کر رہ گیا

ادا میرے بھائی کی وجہ سے کچھ نہیں ہوا وہ تمہارے جیٹھ ہیں اور تمہیں انہیں ٹھیک ویسی عزت دینی ہوگی جیسی تم عادل کو دیتی ہو

بہرام کے غصے سے بولنے پر ادا خاموشی سے چائے بنانے لگی جبکہ بہرام واپس باہر آتا سب کے ساتھ بیٹھ گیا اور پھر ان کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا کچھ ہی لمحوں بعد ادا چائے لے آئی اور پھر اس نے سب کو چائے سرو کی

ماشاءاللہ یہ چائے تو بہت مزے کی ہے

چائے کا گھونٹ پیتے ہی سنان فوراً بولا تو ادا ہلکہ سا مسکرائی پھر سنان نے اپنی جیب سے پانچ ہزار کے چند نوٹ نکال کر ادا کی ظرف بڑھائے تو ادا نے پریشانی سے بہرام اور دائمہ کو دیکھا

لے لو بیٹا یہ نیگ ہوتا ہے

دائمہ کی بات سنتے ادا نے فوراً سے ہاتھ بڑھاتے سنان سے پیسے پکڑے تو سنان نے ادا کے سر پر کسی بڑے بھائی کی طرح ہاتھ رکھ کر پیار کیا تبھی اس کا موبائل بجا اور وہ کال سننے کے لیے باہر لان میں چلا گیا سنان کے جاتے ہی ادا اپنی جگہ سنبھال گئی

پھر چند لمحوں بعد ادا چائے کے برتن اٹھاتی کیچن میں آئی تو اسے کیچن کی کھڑکی سے باہر سنان لان میں کھڑا نظر آیا تو وہ فوراً سے باہر کی جانب بڑھی ادا کو آتے دیکھ کر سنان

فوراً سے کال کاٹ گیا

ایم سوری بھائی مجھے آپ سے بدتمیزی نہیں کرنی چاہئیے تھی

کوئی بات نہیں ادا تمہاری غلطی نہیں کوئی بھی لڑکی ہوتی یہی کرتی مگر مجھے خوشی ہے تمہیں اپنی غلطی سمجھ بھی آگئی

ادا کے سر جھکا کر بولنے پر سنان فوراً بولا تو بہرام بھی ان دونوں کے پاس آیا

کیا ہو رہا ہے؟

میرے خیال میں تمہیں اپنا ولیمہ کر لینا چاہئیے مارکیٹ میں بہت باتیں بن رہی ہیں

بھائی ہمارے ولیمے کی تیاری پوری ہے دائمہ نے سب کر لیا ہے بس بہرام نے حال کی ڈیٹ بتانی ہے آپ کو نہیں پتہ تھا؟

بہرام کے سوال کو نظر انداز کرتے سنان بولا تو سنان کی بات سنتے ادا فوراً بولی جس پر سنان ہلکہ سا مسکرایا

گڑیا دائمہ جو ولیمہ کر رہی وہ الگ ہے اور میں جو ولیمہ بول رہا وہ الگ ہے جب تم دونوں فنکشن دیکھو گی تمہیں سمجھ آ جائے گا

بھائی اس اتوار والے دن ولیمہ رکھ لیتے ہیں میں ہفتے کا حال بک کروا رہا ہوں اتوار کا بھی ساتھ ہی کروا دونگا

سنان کی بات پر ادا نے پریشانی سے ہاں میں سر ہلایا تو بہرام نے جواب دیا

ٹھیک ہے پھر میں اس اتوار کا سب کو انویٹیشن دے دیتا ہوں

بہرام کی بات پر سنان ہاں میں سر ہلاتا بولا تو بہرام نے بھی ہاں میں سر ہلایا پھر سنان ادا کے سر پر ہاتھ رکھتا اپنے بھائی سے بغلگیر ہوتا وہاں سے چلا گیا

آج ہفتے کا دن تھا اور آج کے دن بہرام اور ادا کا ولیمہ تھا جس کا سارا کام دائمہ نے اپنے زیرِ نگرانی کروایا تھا بہرام دائمہ کے پسند کیے کالے رنگ کے فور پیس سوٹ میں چوکلیٹ براؤن بالوں کو جیل سے سیٹ کیے لال رنگ کی ٹائی پہنے کھڑا تھا جبکہ دوسرے کمرے میں ادا لال رنگ کے لہنگا چولی میں بہرام کی فرمائش کے مطابق نیوڈ میک اپ کیے نک سیک سی تیار قیامت ڈھا رہی تھی

میم آپ کی جیولری کہاں ہے؟

وہ میری ساس لینے گئی ہیں

بیوٹیشن کے پوچھنے پر ادا نے فوراً جواب دیا اس سے پہلے کہ وہ بیوٹیشن کچھ اور بولتی دائمہ کمرے کا دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی

مجھے میری بیو سے کچھ بات کرنی ہے آپ باہر ویٹ کرو

دائمہ کمرے میں داخل ہوتی بیوٹیشن سے بولی تو وہ بیوٹیشن باہر چلی گئی پھر دائمہ نے نینا کو ہاتھ سے اشارہ کیا جو دائمہ کے پیچھے لال رنگ کے تین چار مختلف سائز کے ڈبے پکڑے کھڑی تھی دائمہ کے اشارہ کرنے پر وہ بھی ڈبے بیڈ پر رکھتی باہر چلی گئی پھر ادا اٹھ کر اپنا لہنگا سنبھالتی دائمہ کے پاس آئی

بیٹا میں تم سے ایک بات شیئر کروں تم بہرام کو مت بتانا

جی دائمہ آپ مجھے کچھ بھی بتا سکتیں ہیں

دائمہ کے سوال پر ادا مسکراتی بولی تو دائمہ نے اسے پیار کیا

تم تو جانتی ہو میں بہرام کی سگی ماں نہیں

دائمہ کی بات سنتے ادا نے ہاں میں سر ہلایا

دراصل بہرام کی سگی ماں کا نام زرمینہ تھا اور کافی سال پہلے وہ بہرام اور سنان کو رات کے اندھیرے میں چھوڑ کر چلی گئیں تھیں کہاں گئیں زندہ ہے یا نہیں کوئی نہیں جانتا بس ہمیں بہرام کے باپ آیاز نے یہی بولا تھا کہ وہ رات کے اندھیرے میں ہم سب کو چھوڑ کر کسی کے ساتھ بھاگ گئیں بہرام اور سنان تب چھوٹے تھے اتنی سمجھ نہیں تھی تو ان دونوں نے ہی اپنے باپ کی بات مان لی مگر میں آج تک یہ بات نہیں مان سکی وہ مجھے ہمیشہ سے بولتیں تھیں کہ جب میرے بہرام کی دلہن آئے گی تو میں اسے اپنی ماں کے

دیے گئے یہ زیور پہناؤں گی اور یہ زیور بھی انہوں نے مجھ پر بھروسہ کر کے بہرام کی دلہن کی امانت رکھوائی تھی میرے پاس اب وہ تو ہیں نہیں تو میں ان کی خواہش پوری کرنا چاہتی تھی آیاز صاحب کی بات پر یقین کر کے بہرام عورتوں سے نفرت کرنے لگا مگر وہ چاہ کر بھی مجھ سے اور عائشہ سے نفرت نہ کر سکا تھک ہار کر اس نے ہمیں اپنا لیا پھر تم اس کی زندگی میں آئی کب کہاں کیوں کیسے میں نہیں جانتی بس اتنا جانتی ہوں تمہارے آنے سے میرا بچہ بہت بدل گیا ہے وہ جو ہر وقت خاموش رہتا تھا اب بولتا ہے اور ہنستا بھی ہے اگر میں اسے یہ زیور دونگی تو وہ تمہیں نہیں پہننے دے گا کیا تم اسے پہنو گی؟

دائمہ کی پوری بات سن کر ادا نے ہلکے سے ہاں میں سر ہلایا تو دائمہ خوش ہوئی پھر انہوں نے بیوٹیشن کو بلایا تو بیوٹیشن نے آتے ادا کو جیولری پہنائی ماتھے پر مانگ ٹیکہ کانوں میں بڑے سائز کے جھمکے ناک میں نتھ گلے میں بڑا سا سیٹ اور دونوں ہاتھوں میں چوریاں پہنے ادا غضب ڈھا رہی تھی اس جیولری نے ادا کے حسن کو مزید چار چاند لگائے تھے ادا تیار ہوتی اٹھی تو دائمہ نے اس کی نظر اتاری تبھی بہرام کمرے کا دروازہ نوک کرتے اندر داخل ہوا تو اس کے پیچھے پیچھے عادل بھی اندر آیا عادل کو دیکھ کر ادا بھاگ کر عادل کے سینے سے جا لگی

بھائی آپ یہاں؟

مجھے بہرام نے بلایا تھا اپنی بہن نے تو یاد نہیں کیا

ادا کے سوال پر عادل فوراً بولا تو ادا مسکرائی

دائمہ ان سے ملیں یہ میرے بھائی ہیں عادل اور بھیا یہ میری ساس ہیں دائمہ

ادا کے تعارف کروانے پر دائمہ نے مسکراتے ہوئے عادل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے پیار کیا تو عادل اپنی بہن کو خوش دیکھ کر مسکرایا

ادا تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے میرے پاس باہر چلو

بہرام دائمہ آپ بھی چلیں

عادل کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو دائمہ اور بہرام بھی ان دونوں کے ساتھ بہرام ویلا کے لاؤنج میں آئے جہاں ادا اپنی ماں اور بہنوں کو دیکھ کر حیران ہوئی ادا کی ماں اور رانیہ ادا کو لال جوڑے میں دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی جیسے ہی ادا کی ماں ایک قدم آگے بڑھی تو ادا اپنی ماں اور رانیہ کے اس کو مارے گئے تھپڑ یاد کرتی بہرام کی بازو پکڑتے اس کے پیچھے چھپ گئی جبکہ ادا کی اس معصوم حرکت پر ادا کی ماں کی آنکھیں نم ہوئیں

ادا میری بچی میرے پاس آؤ نہیں مارتی تمہیں

اپنی ماں کی بات سنتے ادا نے کسی چھوٹے بچے کی طرح زور زور سے نفی میں سر ہلایا تو بہرام نے ادا کا ہاتھ پکڑتے اسے کھینچ کر اس کی ماں کے سامنے کیا تو ادا نے بہرام کو ایک گھوری

سے نوازا جو نہ صرف اسے اس کی ماں کے آگے کر رہا تھا بلکہ کندھوں سے اسے پکڑے پیچھے جانے سے بھی روک رہا تھا ادا کو بہرام کو گھورتے دیکھ کر ادا کی ماں کو ہنسی آئی جھلی ماں سے ڈرتی شوہر کو گھور رہی ہے

اپنی ماں کو ہنستے اور بولتے دیکھ کر ادا فوراً سے اپنی ماں کے گلے لگی

اگر تمہارا میک اپ خراب ہوا تو میں تمہیں صحیح کرنے کا موقع نہیں دونگا ایسے ہی حال لے جاؤنگا

اس سے پہلے کے ادا رونا شروع کرتی بہرام نے اسے دھمکی دی جس پر ادا فوراً اپنی ماں سے دور ہٹی اور بہرام کی طرف پلٹی

کیوں خود تو اتنے ہینڈسم لگ رہے ہو اور مجھے ایسے لے جاؤگے یہی چاہتے ہو نہ کہ میں بری لگو اور آپ پیارے تو میں ایسا نہیں ہونے دونگی یاد رکھنا وہاں سب سے پیاری میں ہی لگوں گی دیکھنا سب لوگ مڑ مڑ کر مجھے دیکھیں گے

افسوس ایسا نہیں ہو سکتا

ادا کی بات سنتے جہاں سب لوگ مسکرائے وہیں بہرام نے نفی میں سر ہلاتے جواب دیا

کیوں نہیں ہو سکتا

کیونکہ بے بی گرل آپ کے چہرے پر گھونگٹ ہو گا

ادا اپنا لہنگا دیکھتی بولی تو بہرام اپنی ہنسی ضبط کرتے اسے جواب دے گیا جبکہ بہرام کی بات سنتے ادا کو غصہ آیا

یہ بھی یقیناً آپ نے بولا ہونا پھٹیچر انسان میرا سارا فنکشن خراب کر دیا

کوئی بات نہیں ادائے جاں اب آپ اپنا گھونگٹ پہنیں تاکہ ہم حال چلیں

ادا کے روہانسی آواز میں بولنے پر جہاں ادا کی ماں نے اسے ایک گھوری سے نوازتے چپ کروایا وہیں بہرام نے ہنستے ہوئے جواب دیا تو ادا بہرام کے پاؤں پر اپنی ہیل مارتی غصے سے مڑی تو ادا کی ماں نے نیٹ کا ایک پیارا سا گھونگٹ اسے پہنایا

جنگلی بلی تمہیں تو میں بعد میں دیکھوں گا

ادا کی اس حرکت پر ادا کی ماں اور بہن بھائیوں نے اسے پریشانی سے دیکھا جبکہ بہرام کی بات سنتے دائمہ قہقہ لگا کر ہنسی تو ادا نے مڑتے بہرام کو منہ چڑھایا اور پھر اپنا لنگا سنبھالتی سیدھے جا کر عادل کی گاڑی کے پاس کھڑی ہوئی

ادا وہاں

نہیں میں آپ جیسے پھٹیچر انسان کے ساتھ نہیں جاؤں گی

بہرام کے اشارہ کر کے بولنے پر ادا گندا سا منہ بناتی بولی تو دائمہ نے بہرام کو اشارہ کیا جس پر بہرام خاموشی سے جا کر اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا تو ادا بھی اپنے بھائی کی گاڑی میں بیٹھی

اور پھر بہرام اور عادل کی گاڑی سیکیورٹی کے ساتھ بہرام ویلا سے نکلی

امی مجھے معاف کر دیں

ادا تجھے ماں مانگنے کی ضرورت نہیں عادل مجھے سب بتا چکا ہے جو کچھ بھی تیرے ساتھ ہوا

ادا کے نم آواز میں بولنے پر ادا کی ماں فوراً بولی تو ادا نے سر جھکایا

مگر امی ابو میری وجہ سے۔۔۔

تیری وجہ سے نہیں ہوا ادا وہ اتنی زندگی لکھوا کر آئے تھے تو یہ کچھ نہ بھی کرتی تو وہ آج

ہمارے ساتھ نہ ہوتے

ابھی ادا بول ہی رہی تھی کہ ادا کی ماں اس کی بات کاٹتے بولی جس پر ادا خاموش ہو گئی

ادا مجھے معاف کر دو مجھے تمہیں مارنا نہیں چاہیئے تھا

کوئی بات نہیں آپی مجھے خوشی آپ اور امی میرے پاس واپس آ گئیں

رانیہ کی بات سنتے ادا فوراً بولی جبکہ اس سب میں عادل اور عنایہ بلکل خاموش رہے

ادا ویسے میرا بہنوئی بہت پیارا ہے

ادا میڈم تم اسے اتنا کچھ بولتی ہو وہ کچھ کہتا نہیں تمہیں

رانیہ کی بات سنتے ادا ہلکا سا مسکرائی تو عادل نے سوال داغا

ویسے تو نہیں کہتے بھیا مگر جب غصے میں ہوں تو ڈانٹتے ہیں وہ ایک دفعہ غصے میں تھے تو میں

نے انہیں پاگل سانڈھ کہا تھا وہ تو شکر ہے دائمہ نے اس دن مجھے بچا لیا تھا ورنہ مجھے لگا تھا شاید آج میری جان جائے گی

ادا کی بچی شوہر کو پاگل سانڈھ کون کہتا ہے؟

ادا نے عادل کے سوال کا جواب دیا تو اس کی ماں غصے سے مڑتی بولی

تو وہ بھی تو مجھے چڑھاتے ہیں اور مجھ سے گندی باتیں بھی کرتے ہیں

کیسی باتیں کرتے ہیں؟

ادا اپنی ماں کو غصے میں دیکھ کر فوراً بولی تو رانیہ نے ہنسی دباتے سوال کیا

وہ مجھے کہتے ہیں ابھی میں بچی ہوں انہیں برداشت نہیں کر سکتی اور۔۔۔

بس ادا بھائی کا ہی لحاظ کر لو اور تم سوال کرنا بند کرو

رانیہ کے سوال پر ادا ایک بار پھر نان سٹاپ شروع ہو گئی تو اس کی ماں اس کی بات بیچ میں کاٹتی بولیں اور پھر انہوں نے رانیہ اور ادا دونوں کو ڈپٹہ تبھی حال آگیا تو سب لوگ گاڑی سے باہر نکلے ادا جیسے ہی گاڑی سے باہر نکلی تو بہرام سیدھا چلتا اس کے پاس آیا بہرام کو ادا کے پاس آتا دیکھ کر رانیہ ادا سے کچھ دور ہوئی

ادا یہ اپنے کلچ میں رکھو

میں آپ کا کوئی فالتو سامان کلچ میں نہیں رکھوں گی مجھے اس میں اپنی سالمیاں رکھنی ہیں

بہرام اس کی طرف کالے رنگ کی ایک گول سی راڈ پکڑاتے بولا تو ادا نے فوراً جواب دیا

کتنی بھوکی ہو تم ادا تم اب بزنس مین بہرام خانزادہ کی بیوی ہو۔۔۔

ہاں اور وہ بزنس مین ایک نمبر کا کنجوس ہے آج تک مجھے موبائل لے کر نہیں دیا اب میں

اپنی سالمیوں سے موبائل لونگی

ابھی بہرام بول ہی رہا تھا کہ ادا بیچ میں بول پڑی تو بہرام کو ہنسی آئی

بے بی گرل رکھ لو اگر میں نے اپنے طریقے سے رکھوایا تو آپ کو یقیناً پسند نہیں آئے گا

ایک نمبر کے لوچے انسان ہیں آپ پکڑائیں ادھر

بہرام کے آنکھ دبا کر بولنے پر ادا غصے سے بولتی اس کے ہاتھ سے لیتی اپنے کلچ میں ڈال گئی

اسے اپنے پاس سے دور مت کرنا انکیس اگر کچھ ہوتا ہے تو یہ مجھے بتائے گا کہ تم کہاں ہو

بہرام کی بات سنتے ادا کچھ بھی بولے بغیر اپنا لہنگا اٹھاتی حال کے اندر چلی گئی پھر اس

کے پیچھے پیچھے بہرام بھی اندر آیا حال کے گیٹ سے اندر ہوتے ہی دائمہ نے ادا کا گھونگٹ

ہٹایا تو ادا ہلکہ سا مسکرائی

اوہو دائمہ کیوں سب کو ڈرانا اپ نے

میں اتنی بری لگ رہی ہوں؟

بہرام کی بات پر سب لوگ ہنسنے لگے تو ادا غصے سے بولی جس پر بہرام نے کندھے اچکائے

جائیں اب میں بادلوں پر آپ کے ساتھ اینٹری نہیں دونگی میں اکیلی بادلوں کے اوپر چلوں گی ہٹیں راستے سے

بادل کونسے؟

سموگ پر

ادا کی دھمکی سنتے رانیہ پریشانی سے بولی تو بہرام نے فوراً جواب دیا جس پر رانیہ نے اپنی بہن کو دیکھا جو اکیلی اپنا لہنگا صحیح کرتی دروازے پر کھڑی اس کے کھلنے کا انتظار کر رہی تھی

یہ کھل کیوں نہیں رہا؟

ادائے جاں یہ آپ کے شوہر کے کہنے پر کھلے گا

دروازے کو نہ کھلتا دیکھ کر ادا منہ بناتی بولی تو بہرام نے جواب دیا

سنو دلہن آگئی ہے پلیز دروازہ کھولو

بہرام کی بات کو سرے سے اگنور کرتے ادا نے باقاعدہ طور پر دروازہ بجاتے آواز لگائی

جس پر بہرام عادل اور رانیہ کو اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل کام لگا جبکہ دائمہ اور ادا کی ماں کی گھوریوں سے ڈرتے ان تینوں نے اپنے قہقے کا گلہ گھونٹا

تم اس دنیا کی پہلی دلہن ہو ادا جو خود دروازہ بجا کر بول رہی ہے کہ دلہن آگئی ہے

مرجان کی آواز سنتے ادا خوشی سے مڑی اور پھر اس نے فوراً مرجان کو گلے لگایا

مجھے لگا تھا تم دونوں نہیں آؤ گی

ہماری ادائے جاں بلائے اور ہم نہ آئے ایسا ہو نہیں سکتا ویسے بھی ہو سکتا ہے تمارے فنکشن میں مجھے بھی کوئی مل جائے جو مجھے بیڈ ٹچز کا ایکسپیرینس دے

ادا کی بات سنتے تالیہ آنکھ مارتے بولی تو ادا نے مرجان کو دیکھا

فکر نہ کرو یہ بس ڈرامے کرتی ہے اور کچھ نہیں

مرجان کی بات سنتے ادا ہلکہ سا مسکرائی تو مرجان نے گردن ٹیڑھی کرتے بہرام کو دیکھا جو کھڑا ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا پھر مرجان نے اپنا ہاتھ ہلاتے بہرام کو ہیلو کیا جس پر بہرام نے کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا جبکہ ادا بھی بہرام کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی جس کی شکل کے زاویے صاف بتا رہے تھے اسے مرجان کا یہاں آنا پسند نہیں آیا ادا اپنے ہی دھیان کھڑی بہرام کو جلتا دیکھ کر ہنس رہی تھی جب مرجان نے آگے بڑھتے ادا کے گال پر کس کیا تو جہاں ادا گڑبڑائی وہیں بہرام کا پارہ چڑھا

مسٹر شوپر آپ دروازہ کھلائیں گے اب یا یہی کھڑے رہنے کا ارادہ ہے

شوپر نہیں شوہر وہ بھی میرا

بہرام کو غصے میں آتا دیکھ کر تالیہ اسے مزید تپانے کے لیے بولی تو ادا نے فوراً اس کی تصیح کی جبکہ بہرام خاموشی سے جا کر دروازے کے سامنے کھڑا ہوا تو ادا بھی اس کے ساتھ

کھڑی ہوئی اور پھر دروازہ کھلا ادا کی فرمائش کے مطابق بہرام نے زمین پر ہانڈیاں لگوائی تھیں جن میں سے ادا کے بادل (سموگ) گر رہے تھے اپنی فرمائش کو پورا ہوتے دیکھ کر ادا نے مسکراتے ہوئے بہرام کو دیکھا

شیل وی مائے لیڈی

ادا کو خود کو تکتا پا کر بہرام اپنی بازو آگے کرتا دنیا بھر کی محبت اپنے لہجے میں سموئے بولا تو ادا نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر بہرام کا بازو پکڑا پھر وہ دونوں ایک ساتھ چلتے سٹیج پر جا بیٹھے

بہرام یہ سب بلکل خواب جیسا ہے جس میں میں ہوں اور میرا شہزادہ ہے

کل بھی تم یہی خواب دیکھو گی جس میں تم ہو گی اور تمہارا شہزادہ ہو گا

ادا کی بات سنتے بہرام مسکراتے بولا تو ادا بھی مسکرائی اس بات سے انجان کہ ان دونوں کی ہنسی کل ایسی نہیں ہو گی کل ان دونوں میں سے ایک اس ہنسی کی قیمت چکائے گا

ولیمے کے پورے فنکشن میں سب لوگ ہی ادا اور بہرام کی جوڑی کو دیکھتے تعریف کیے بنا نہیں رہ پا رہے تھے وہ دونوں ہی ایک ساتھ سٹیج پر بیٹھے کسی سلطنت کے بادشاہ اور ملکہ لگ رہے تھے جبکہ اپنے بچوں کی تعریف سنتے دائمہ اور ادا کی ماں دونوں ہی بہت خوش تھی سب کے سلامیاں دینے کے بعد ادا کی ماں سٹیج پر چڑھی اور پھر انہوں

نے نظر کی دعا پڑھتے بہرام اور ادا پر پھونک ماری

امی آپ یہاں بھی شروع ہو گئی

ادا یہ ضروری ہوتا ہے میں نے تمہیں کہا تھا اتنی حسین پیدا ہو اوپر سے شوہر بھی اتنا حسین ہے بیٹا نظر لگ جاتی ہے

اچھا اتنا حسین ہے تو آپ بنا لے شوہر مجھے نہیں چاہئیے

ادا کے منہ بنا کر بولنے پر ادا کی ماں ڈانٹنے کے انداز میں بولیں تو ادا نے بنا سوچ سمجھے جواب دیا جبکہ ادا کا جواب سن کر بہرام نے اسے حیرانگی سے دیکھا

قسم لے لے ادا اگر تو دلہن نہ بنی ہوتی نہ تو ابھی جوتا اتار لینا تھا میں نے تیری بات پر

ادا کی بات سنتے ادا کی ماں کو غصہ آیا پھر وہ غصے سے بولی تبھی رانیہ سٹیج پر چڑھی

اوہو امی آپ کو پتہ تو ہے یہ شروع سے ہی بکواس کرتی ہے آپ غصہ نہ کریں مہمان دیکھ لیں دائمہ اکیلی ہیں

رانیہ کی بات سنتے ادا کی ماں سٹیج سے اترتی دائمہ کے پاس چلی گئی تو رانیہ ادا کے پاس بیٹھی

سوچ سمجھ کر بولا کرو ادا امی نے تمہارا دلہن بنے ہوئے کا لحاظ نہیں کرنا جوتا اتار لینا ہے اور پھر تم جانتی ہو وہ باز نہیں آتی

تو امی بھی تو میرے ویو میں آگئی تھی میں اچھا بھلا اسے لڑکے کو ریکھ رہی تھی

کس لڑکے کو؟

رانیہ کے سمجھانے پر ادا منہ بناتی بولی تو بہرام نے سوال کیا

وہ جو سامنے وہ آنٹی کی گود میں لڑکا ہے کتنا پیارا ہے چھوٹا سا

تم یہاں سٹیج پر بیٹھی لوگوں کے بچے دیکھ رہی ہو

نہیں میں یہاں بیٹھی خانزادہ سپورٹس کی ڈیل فائنل کر رہی ہوں

بہرام کے سوال پر ادا نے جواب دیا تو بہرام نے دوبارہ سوال داغا جس پر ادا نے

چڑ کر جواب دیا تو بہرام ہلکہ سا مسکرایا

اوح تو میری بیگم کو نام بھی آتا ہے ویسے کس نے بتایا؟

سنان بھائی نے اس دن جب گھر آئے تھے تب بتایا تھا بہرام وہ ہمارے ولیمے میں

نہیں آئے؟

بہرام نے مسکراتے سوال کیا تو ادا نے فوراً جواب دیتے پریشانی سے سوال کیا

نہیں وہ کل کے فنکشن میں آئیں گے آج ان کا یہاں کوئی کام نہیں تھا

اچھا آج بھی آ جاتے بھلا

بہرام کے جواب پر ادا افسردگی سے بولی تو بہرام نے ادا کو دیکھا

تم کیوں بھائی کو اتنا یاد کر رہی ہو؟

اس دن چائے پینے پر انہوں نے مجھے بیس ہزار دیے تھے آج آتے تو شاید پچاس ہزار دیتے سلامی میں پھر میں آپ سے بھی اچھا موبائل لیتی آپ کے موبائل پر تو بس آدھا سیب ہے میں پورے سیب والا موبائل لیتی غریب کہیں کے

بہرام کے پریشانی کے سوال پر ادا نے فوراً جواب دیا تو بہرام کو صدمہ لگا وہ اس کے چار لاکھ کے آئفون کو آدھا سیب والا موبائل کہہ رہی تھی اور خود اس سے مہنگا اور اچھا موبائل جس پر پورا سیب بنا ہو جو اس دنیا میں موجود ہی نہیں وہ لینے کی بات کر رہی تھی ساتھ ہی ساتھ پاکستان کے ٹاپ بزنس مین کو وہ غریب بول رہی تھی تو بہرام کا صدمہ کم تھا اسے کومہ میں جانا بنتا تھا جبکہ ادا کی بات سنتے اور بہرام کی شکل دیکھتے رانیہ نے ہلکی آواز میں قہقہ لگایا تبھی مرجان سٹیج پر آئی

ادا یہ لو یہ میں تمہارے لیے لائی تھی

کس کا چوری کیا؟

زندگی میں پہلی بار اپنی کمائی سے خریدا ہے میں میری ادا کو چوری کا گفٹ نہیں دینا چاہتی تھی

مرجان کی بات سنتے اور اس کے ہاتھ میں گفٹ دیکھتے بہرام طنزیہ بولا تو مرجان نے

مسکراتے جواب دیا جبکہ ادا فوراً سے خوش ہوتی مرجان سے گفٹ پکڑ گئی

میں اسے کھولوں

کھولو

ادا تالی مارتی خوش ہوتی بہرام کی طرف دیکھتی بولی تو بہرام نے جواب دیا جس پر ادا نے صبح والی جنگلی بلی بن کر گفٹ کی ریپنگ پھاڑی تو اس میں سے بہرام اور ادا کی تصویر نکلی جو ابھی تقریباً آدھے گھنٹے پہلے ہی مرجان نے کھینچی تھی جب وہ دونوں سٹیج پر کھڑے تصویر بنا رہے تھے

یہ بہت خوبصورت ہے

فریم کو دیکھتے رانیہ کے منہ سے اچانک نکلا تو مرجان ہلکہ سا مسکرائی جبکہ ادا خوش ہوتی مرجان کے گلے لگی

یہ بیسٹ گفٹ ہے مرجان

میرا بھی گفٹ ہے تم اس کا دیکھتی رہو گی کیا؟

ادا کے بولنے پر مرجان ہلکہ سا مسکرائی تبھی تالیہ آگے بڑھتی بولی تو ادا نے تالیہ کے ہاتھ سے گفٹ پکڑا اور پھر فوراً اسے کھولا تو اس میں ادا کی گھوڑے پر بیٹھی کی تصویر تھی جس میں ادا کا گھوڑا دو پاؤں پہ کھڑا تھا اور ادا حیرانگی سے گھوڑے کو دیکھ رہی تھی

یہ بھی بہت پیارا ہے

مجھے تمہاری یہ تصویر ریکارڈنگ میں سے نکالنے کے لیے پورے چار گھنٹے لگے اگر تمہیں پسند نہیں آتا تو میں واپس لے جاتی

ادا کے مسکرا کر بولنے پر تالیہ دھمکی دیتی بولی تو ادا بھی مسکرائی

بہرام ہم یہ ہماری والی تصویر بیڈ روم میں لگائیں گے اور یہ میری والی میں آپ کی سٹڈی میں لگاؤں گی تاکہ آپ مجھے سٹڈی کرتے بھی نہ بھولیں

ادا کے مسکرا کر بولنے پر بہرام بھی کھڑا ہوتا ہاں میں سر ہلا گیا

تھینکس

اینی ٹائم برو

بہرام کے مرجان کو مسکرا کر شکریہ کرنے پر مرجان آنکھ مارتی بولی پھر تالیہ اور مرجان ان دونوں کو ملتی وہاں سے نکل گئی پھر کچھ ہی لمحوں میں فنکشن ختم ہوا تو باقی مہمان بھی آہستہ آہستہ اپنے گھر کو روانہ ہوئے

عادل تم لوگ ابھی واپس چلے جاؤ گے کیا؟

ہا یار امی نے یہی بولا تھا ان کی کوئی رسم ہے اس لیے

بہرام کے سوال پر عادل نے فوراً جواب دیا تو بہرام نے رسم کا سنتے ہاں میں سر ہلایا

ولیمے کے بعد دلہا دلہن لڑکی کے گھر جاتے ہیں تو میں چاہتی ہوں آج بہرام اور ادا ہم لوگوں کے ساتھ حیدرآباد چلیں اور پھر ایک دو دن تک آپ انہیں لینے آ جائیے گا

مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں مگر بہرام نے کل اپنا ایک اور ولیمہ رکھا ہے اس میں اس کے بزنس والے سب ہونگے تو آپ اس ولیمے کے بعد لیجائیے گا

ادا کی ماں کی بات سنتے دائمہ فوراً بولی تو ادا کی ماں نے ہاں میں سر ہلایا

ایکچولی دائمہ کل والا فنکشن کینسل کیا ہے وہ اگلے ہفتے رکھا ہے بھائی کی وجہ سے مگر رات بہت ہو گئی ہے آنٹی آپ لوگ آج رات یہیں رک جائیں صبح ادا کو ساتھ لے جائیے گا مجھے مسئلہ نہیں

ارے بیٹا صرف ادا نہیں تم بھی ساتھ چلو گے اور بات تمہاری ٹھیک ہے رات واقع بہت ہو گئی ہے عادل ہم یہی رک جاتے ہیں

ٹھیک ہے پھر میں ہوٹل کی بکنگ کروا لیتا ہوں

بہرام پہلی بات دائمہ کو جبکہ آخری بات ادا کی ماں کو دیکھتے بولا تو ادا کی ماں نے فوراً جواب دیتے عادل کو بولا جس پر عادل بھی جواب دیتا جیب سے موبائل نکال گیا

عادل تم ہوٹل کی بکنگ کیوں کروا رہے ہو؟

یار رات گزارنی ہے اور ہمارے سب رشتے دار حیدرآباد رہتے ہیں یہاں کوئی نہیں جس

کے گھر ہم رک سکیں

تو یار تم لوگ میرے گھر بھی رہ سکتے ہو

بہرام کے سوال پر عادل نے پریشانی سے جواب دیا تو بہرام فوراً بولا

پر بیٹا ہم تمہارے گھر کیسے؟

آنٹی اگر آپ مجھے اپنا نہیں سمجھتیں تو کوئی بات نہیں آپ اسے میرا گھر نہ سمجھیں مگر ادا کا سمجھ کر رک جائیں ویسے بھی اب میرا جو کچھ بھی ہے وہ ادا کا بھی ہے

ارے نہیں بیٹا تم غلط سمجھے ہو ہمیں کوئی مسئلہ نہیں

ادا کی ماں کا سوال سنتے بہرام فوراً بولا تو ادا کی ماں نے فوراً جواب دیا جبکہ دائمہ تو بس اپنے بیٹے کو دیکھتی رہی وہ رشتوں کو ٹھکرانے والا مرد آج اپنے نئے رشتوں کو نہ صرف سنبھال رہا تھا بلکہ ان رشتوں کو قبول کرتے ان میں گھل مل رہا تھا

دائمہ ٹھیک کیا نہ میں نے؟

بلکل ٹھیک کیا بچہ

بہرام کے آرام سے سوال پوچھنے پر دائمہ نے بہرام کو جواب دیتے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تو پاس کھڑی عائشہ نے دائمہ کو گھورا جس پر دائمہ ہلکہ سا مسکراتی اس کے سر پر بھی بوسہ دے گئیں پھر وہ سب لوگ حال سے سیدھا بہرام ویلا پہنچے تو ادا کپڑے چینج

کرتی کیچن میں آئی جہاں بہرام کھڑا اپنے اور عادل کے لیے فروٹ ٹرائفل پلیٹ میں ڈال رہا تھا جبکہ عادل بہرام کے سامنے شیلف کی دوسرے سائیڈ پر سٹول پہ بیٹھا تھا ادا ان دونوں کو دیکھتی ان کے پاس آئی تو بہرام نے ایک پلیٹ عادل کے آگے بڑھائی جبکہ ادا خاموشی سے چمچ لیتی بہرام کی پلیٹ سے ٹرائفل کھانے لگی

میں نے تمہیں کہا میری پلیٹ سے کھاؤ؟

ٹھیک ہے نہیں کھاتی

بہرام کے ہنس کر ادا کو چھیڑنے پر ادا گھوم کر عادل کے پاس گئی اور اس کی پلیٹ سے کھانے لگی

بیڈ مینرز ادا وہ مہمان ہے ہمارے گھر تم ایسے اس کی پلیٹ سے نہیں کھا سکتی

سیدھی طرح بول دیں کہ میں نہ کھاؤں بہانے کیوں بنا رہے؟

بہرام کی بات سنتے ادا چلاتے بولی تو دائمہ ادا کی ماں اور رانیہ بھی کیچن میں آگئیں جبکہ عادل صرف مسکرا رہا تھا

ادا یہ کیا طریقہ ہے شوہر سے بات کرنے کا

جب شوہر پھٹیچر ہو تو ایسے ہی بات کرتے ہیں

شرم کرو ادا وہ تمہارا کتنا احساس کرتا ہے اور تم ایسے بول رہی ہو

ادا کی ماں کے ڈانٹنے پر بہرام ہلکہ سا مسکرایا جبکہ ادا کے جواب دینے پر رانیہ نے اسے سمجھایا تو ادا نے بہرام کو دیکھا جو مزے کھڑا مسکراتا ٹرائفل کھا رہا تھا بہرام کو ایسے دیکھ کر ادا نے کسی چھوٹے بچے کی طرح نیچلا ہونٹ باہر نکالا اور پھر اس نے زور زور سے رونا شروع کیا اور زمین پر بیٹھ گئی جبکہ ادا کی اس حرکت پر جہاں سب لوگ حیران ہوئے وہیں بہرام نے قہقہ لگایا وہ سمجھ چکا تھا کہ جہاں ادا کو سمجھ نہیں آتا وہ کیا کرے وہاں وہ زور زور سے رونا شروع کر دیتی ہے ادا کو روتے زمین ہر بیٹھتا دیکھ کر بہرام پنجوں کے بل ادا کے سامنے بیٹھا تو ادا نے اس شخص کو گھورنا اپنا فرض سمجھا جو اسے چپ کروانے کی بجائے ہنس رہا تھا پھر ادا ایک جھٹکے سے گھٹنوں کے بل اٹھی اور اس نے بہرام کی طرف ہاتھ بڑھائے جبکہ بہرام یہ سمجھتے کہ ادا اس کا منہ اپنے ناخنوں سے نوچنے والی ہے فوراً اس کا ہاتھ پکڑتا اسے قابو کر گیا

بس میری جنگلی بلی شوہر سے اتنا پیار نہیں کرتے

بہرام کی بات سنتے ادا کو غصہ آیا وہ اس سے اپنا آپ چھڑاتی فوراً کھڑی ہوئی

اللہ کرے آپ سیڑھیوں سے گر جائیں

بس اسی لیے میں لیفٹ استعمال کرتا ہوں

ادا کی بات سنتے بہرام فوراً بولا اور پھر اس نے اپنے ٹرائفل کی آخری چمچ منہ میں ڈالی

اللہ کرے آپ واشروم میں پھسل جائیں

ادا فاروقی

ادا بہرام خانزادہ

ادا کی بات سنتے ادا کی ماں نے غصے سے اس کا پورا نام لیا تو بہرام فوراً بولا جبکہ اس کی شکل کے زاویے بتا رہے تھے کہ اسے ادا کے نام کے ساتھ کسی اور کا نام پسند نہیں آیا تو ادا کی ماں خاموش ہو گئ

امی آپ رہنے دیں یہ جو آپ کا داماد ہے نہ بہت برا ہے

کیوں ایسا کیا کیا میرے داماد نے جو برا ہے

سچ کہوں تو ابھی تک کچھ نہیں کیا پھر بھی برا ہوں

ادا کی بات سنتے ادا کی ماں پریشانی سے بولیں تو بہرام نے مسکراتے جواب دیا

اور انشاءاللہ کبھی کر بھی نہیں پائیں گے

بہرام کی بات کا مطلب سمجھتے ادا غصے سے بولی جبکہ ادا کی ماں تو اسے دیکھ کر رہ گئ جبکہ ان دونوں کی بات سنتے عادل وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا اور دائمہ نے اپنی ہنسی دبائی

کر تو میں بہت کچھ سکتا ہوں بے بی گرل تم بتاؤ تم برداشت کر لو گی

آپ بس کریں گے آپ کی وجہ سے میرا بھائی بھی اٹھ کر چلا گیا

بہرام کے مسکرا کر پانی پیتے بولنے پر ادا نے غصے سے جواب دیا تو بہرام اچھے بچوں کی طرح اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے سر جھکا گیا جبکہ بہرام کی حرکت پر دائمہ کو اس پر ٹوٹ کے پیار آیا انہیں اچانک وہ وقت یاد آیا جب وہ اسے بچپن میں ڈانٹتی تھیں اور وہ بس خاموشی سے یہی حرکت کر کے ان کا سارا غصہ ٹھنڈا کر دیتا تھا

دو بجنے لگے ہیں سو جاؤ تم لوگوں نے صبح حیدرآباد بھی جانا ہے

دائمہ کی بات سنتے سب ہی ہاں میں سر ہلاتے اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے بہرام اور ادا بھی اپنے کمرے میں آئے تو بہرام نہانے کے لیے واشروم میں گھس گیا جبکہ ادا بہرام کو کوٹ اٹھاتی ہینگ کرنے لگی

ادا یار ٹاول دینا

ٹاول واشروم میں ہے تو

نہیں ہے تبھی تو مانگ رہا ہوں

بہرام کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو بہرام نے جواب دیا جس پر ادا پریشان ہوتی الماری سے نئہ ٹاول نکالتی واشروم کے پاس آئی

یہ لیں ٹاول

ادا دوسری طرف منہ کرتے اپنا ٹاول والا ہاتھ آگے بڑھاتی بولی تو بہرام نے ادا کا ہاتھ کھینچتے اسے واشروم کے اندر کر لیا جبکہ ادا کسی کٹی ڈور کی طرح کھینچتی چلی گئ

بہرام یہ کیا حرکت ہے چھوڑیں میرا ہاتھ

فکر نہ کرو بے بی گرل میں نے کپڑے پہنے ہوئے ہیں

اندر آتے ہی ادا اپنی آنکھیں بند کرتی دوسری طرف منہ کر گئ اور پھر اپنا ہاتھ موڑتی بہرام سے ہاتھ چھڑاتے بولی تو بہرام نے ہنستے ہوئے جواب دیا

آپ کیا ابنورمل ہیں کبھی تو نارمل والی حرکتیں کیا کریں

میں نارمل ہی ہوں ادائے جاں

ہاں کسی کو بہانے سے واشروم میں کھینچ لینا تو بہت نارمل کام ہے

ادا کے غصے سے بولنے پر بہرام فوراً بولا تو ادا نے چڑ کر جواب دیا جس پر بہرام اس کا ہاتھ چھوڑ گیا اپنے ہاتھ کو آزادی ملتے ہی ادا فوراً واشروم سے باہر نکلی اور اس کے پیچھے پیچھے ہی بہرام بھی باہر آیا باہر اتے ہی بہرام نے ایک بار پھر ادا کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تو ادا سیدھے بہرام کے سینے سے جا لگی جبکہ بہرام ادا کا ہاتھ موڑتا اس کا ہاتھ اس کی کمر پر پن کر گیا

بہرام چھوڑیں نہ مجھے پلیز

سارے راہ فرار بند ہوتے دیکھ کر ادا انتہائی پیار سے بولی جبکہ بہرام نے ہنستے ہوئے صرف

نفی میں سر ہلایا تو ادا نے معصوم سی شکل بناتے بہرام کو دیکھا ادا کی اس حرکت پر بہرام ایک جھٹکے سے اسے گود میں اٹھا گیا

بہرام میں گر جاؤنگی پلیز مجھے نیچے اتاریں

ادا کے گھبرا کر بولنے پر بہرام ادا کو بیڈ پر لیٹا گیا اور اس سے پہلے کے ادا اٹھ کر بھاگتی بہرام نے اس کا ہاتھ پکڑتے ایک بار پھر اسے قید کیا تو ادا کو غصہ آیا جبکہ بہرام کی شکل دیکھتے ادا نے اپنا غصہ پی جانا ہی بہتر سمجھا

ہمم تو نیچے آپ کیا کہہ رہی تھیں میڈم میں کچھ نہیں کر سکتا کیا میں بتاؤں میں کیا کچھ کر سکتا ہوں؟

میں تو مذاق کر رہی تھی آپ سمجھے نہیں میرا مذاق سو سیڈ

بہرام کے معنی خیز سوال پر ادا نے فوراً جواب دیا تو بہرام ہلکہ سا مسکرایا اور پھر اس نے ادا کو ایک جھٹکے سے بیڈ پر لیٹایا تو ادا کو آج اپنا بچنا مشکل لگا جبکہ ادا کی پریشان سی شکل دیکھتے بہرام بس اس کے کندھے پر سر رکھ کر لیٹ گیا

بہرام ہٹیں نہ

بے بی گرل یہ آپ کی سزا ہے اور اگر نہیں چاہتیں کہ میں مزید آپ کی جان مشکل میں ڈالوں تو خاموشی سے سو جائیں

میری کونسی غلطی پر آپ سزا دے رہے ہیں وہ بھی ایسی سزا

ادا کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو ادا نے فوراً سوال کیا

میڈم مرجان نے آپ کو میرے سامنے تین چار بار کس کیا مگر آپ نے اسے نہیں روکا

اور دوسری وہ بات جو آپ نے نیچے مذاق میں کہی

تو مرجان نے خود کی میری غلطی نہیں اور وہ۔۔۔

بہرام کی بات سنتے ادا ایک بار پھر بحث پر اتر آئی تو بہرام شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکتا اس کے سارے الفاظوں کا گلہ گھونٹ گیا جیسے ہی بہرام ادا سے دور ہوا تو ادا شرم سے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ لمبے لمبے سانس لیتی خود کو ٹھیک کرنے لگی جبکہ ادا کو منہ موڑتا دیکھ کر بہرام اپنی ہنسی دباتا اس کے کندھے پر سر رکھ گیا اور پھر چند ہی لمحوں میں وہ دونوں ہی نیند کی وادیوں میں کہیں دور نکل گئے۔

کیسے ہو راؤ؟

میں تو ٹھیک ہوں زرخان مگر تم آج یہاں کیسے؟

یار ایکچولی میری گاڑی ایک لڑکی نے ٹھوک دی بس اسی کی مرمت کروانی ہے

زرخان گیراج میں گھستے بولا تو راؤ جو وہاں کا ایک مکینیک تھا فوراً ہنستے بولا تو زرخان نے

افسردگی سے جواب دیتے پیچھلی گاڑی سے ٹیک لگائی

اچھا میں پہلے وہ میڈم کی گاڑی صیح کر لوں پھر دیکھتا ہوں تمہاری گاڑی

یار مجھے دیر ہو رہا تھا رک میں اس سے پوچھتا ہوں اگر مانتی ہے تو پہلے میری دیکھ لے

راؤ ایک لڑکی کی طرف اشارہ کرتا بولا تو زرخان منہ بنا کر بولتا اس لڑکی کی طرف بڑھا

جس کی پیٹھ زرخان کی طرف تھی اور وہ درخت دیکھتی کسی گہری سوچ میں لگ رہی

تھی زرخان اس لڑکی کے پاس آتا اس کے پیچھے کھڑا ہوا پھر اپنے گولڈن بالوں میں

ہاتھ پھیرتا اس لڑکی کے سامنے آیا

ہیلو

زرخان کے ہیلو کرنے پر بھی اس لڑکی نے کوئی ردعمل نہیں دیا تو زرخان پریشان ہوا

اور پھر اس کی طرف دیکھا تو حیران بھی ہوا کیونکہ وہ لڑکی اور کوئی نہیں بلکہ سفا ہی تھی

جس نے اس کی گاڑی ماری تھی

ہیلو میم میں آپ سے بات کر رہا ہوں

تم تم یہاں بھی آگئے تم میرا پیچھا کر رہے ہو؟

زرخان کے چٹکی بجا کر بولنے پر سفا نت چونک کر اس کی طرف دیکھا تو سفا نے حیرانگی

سے سوال کیا جس پر زرخان نے ایک آئیبرو اچکائی

میں کسی لڑکی کا پیچھا نہیں کرتا الٹا لڑکیاں میرا پیچھا کرتی ہیں

یقیناً اندھی ہونگی وہ لڑکیاں جو تمہارا پیچھا کرتی ہیں

زرخان کے سٹائل سے بولنے پر سفا ایک طنزیہ مسکراہٹ سے بولتی واپسی درخت کی طرف متوجہ ہوگئی

دیکھو میں یہاں تم سے بحث کرنے نہیں آیا تم راؤ سے بول دو وہ پہلے میری گاڑی دیکھ لے مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے

بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہارا کام اور میں کسی راؤ کو کچھ بولنے والی نہیں

زرخان ایک گہری سانس لیتے بولا تو سفا نے غصے سے جواب دیا

تم اتنی ہینڈسم اور معصوم شکل کو کیسے دھتکار سکتی ہو؟

مگر مجھے تمہاری شکل کہیں سے بھی ہینڈسم اور معصوم نہیں لگتی اس لیے میں نے اسے دھتکارنا ہی پسند کیا

زرخان کی بات پر سفا نے فوراً جواب دیا تو زرخان کو ایک نئہ صدمہ لگا زندگی میں پہلی بار کسی نے اسے یہ بولا تھا کہ اس کی شکل ہینڈسم اور معصوم نہیں ہے

دیکھو لڑکی میں بہت تمیز سے بات کر رہا ہوں۔۔۔

مگر مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی جاؤ یہاں سے

زرخان ابھی بول ہی رہا تھا کہ سفا نے چڑ کر جواب دیتے باقاعدہ طور پر ہاتھ جوڑے کے زرخان اسے بخش دے مگر وہ زرخان ہی کیا جو کسی کی بات آرام سے مان لے

دیکھو اگر تمہیں کوئی مسئلہ ہے تو تم شئیر کر سکتی ہو مجھ سے

کیوں تم میرے باپ ہو جو میں تم سے شئیر کروں؟

زرخان کی آفر کو سفا نے بری طرح سے رد کیا مگر زرخان صاحب ڈھٹائی کی ایک الگ مثال تھے اتنا زلیل ہونے کے بعد بھی وہیں کھڑے تھے

نہیں باپ تو نہیں مگر تم دوست سمجھ سکتی ہو مجھے

مجھے تم میں کوئی انٹرسٹ نہیں دفعہ ہو جاؤ

زرخان کے بار پھر بولنے پر سفا نے اس کی طرف سے منہ موڑتے جواب دیا تو زرخان گھومتا ہوا دوسری طرف سے اس کے سامنے آیا

بوائے فرینڈ سے جھگڑا ہوا ہے؟

زرخان کے سوال پر سفا نے خاموشی سے منہ موڑا تو زرخان گھوم کر پھر سامنے آیا

کیا کوئی تمہاری ڈول لے کر بھاگ گیا ہے؟

میں ڈول سے کھیلنے کی عمر سے گزر چکی ہوں

مگر مجھے ایسا نہیں لگتا

زرخان کے پھر سے سوال کرنے ہر سفا نے جواب دیا تو زرخان فوراً بولا جس پر سفا نے خاموشی سے اپنے پاؤں میں پہنا جوتا اتارا سفا کو جوتا اتارتے دیکھ کر زرخان ہلکہ سا مسکرایا

مجھ پر یہ دھمکی کام نہیں کرتی

اور میں دھمکیاں دینے کی عادی نہیں ہوں

زرخان کے مسکرا کر بولنے پر سفا ایک دم سیریس انداز میں بولی تو زرخان کو خطرے کی بو آئی پھر سفا نے بنا لحاظ کیے زرخان کو اپنے جوتے مکے اور ٹھڈوں سے مارنا شروع کیا تو زرخان وہاں سے بھاگ گیا گاڑی کی چابی تو وہ پہلے ہی راؤ کو دے چکا تھا اور اس حلیے میں وہ سٹوک ایکسچینج نہیں جا سکتا تھا تو اس نے گھر جانا بہتر سمجھا اور پھر وہ بھاگتا ہوا زری پیلس پہنچ گیا

ڈھیٹ انسان

سفا زرخان کو ایک لقب دیتی غصے سے جوتا پاؤں میں پہن گئی اور پھر اپنی گاڑی کو دیکھنے اندر بڑھی

مما۔۔مما بچالیں اپنے لڑکے کو مجھے دورۂ دل پڑ رہا ہے

پیلس کے اندر داخل ہوتے ہی زرخان زور زور سے بولا تو زرمینہ بیگم بھی پریشانی سے

لاؤنج میں آئی اپنی ماں کو آتا دیکھ کر زرخان نے اپنا آپ دو ملازمین پر ڈال دیا جو اسے تقریباً اٹھا کر لاتے صوفے پر ڈال گئے

مما ڈارلنگ مجھے دورہِ دل پڑ رہا ہے جلدی سے فریش جوس منگوا دیں

زرخان تمہاری ایکٹنگ کب ختم ہوگی؟

زرخان کی بات سنتے زرمینہ بیگم میڈ کو اشارہ کرتی زرخان سے سوال کر گئی جس پر زرخان ہلکہ سا مسکرایا

جس دن میری زندگی میں آپ کے سوا دوسری ڈارلنگ آئے گی تب

تب بھی تم اس حسینہ کا سر ہی کھاؤ گے

زرخان کی بات سنتے زرمینہ بیگم اس کے پاس بیٹھتی بولیں تو زرخان نے منہ بنایا

حنان تم مما کی باتیں بلکل مت سننا میں ایسا نہیں ہوں میں ایک اچھا بھائی ہوں

زرخان کی بات سنتے زرمینہ نے اسے خود کے قریب سے دور کیا

ہاں ہاں کر لیں دور بس دو ہفتے ہی تو رہ گئے ہیں آپ کے دوسرے خانزادہ کے آنے میں اب آپ نے مجھے منہ تھوڑی لگانا ہے

زرخان کی بات سنتے زرمینہ بیگم نے ہنستے ہوئے اسے پیار کیا

میرے لیے تم سب بچے ایک برابر ہو

اچھا تو ٹھیک ہے پھر مجھے جوس پیلائیں

زرمینہ بیگم کی بات سنتے زرخان کسی چھوٹے بچے کی طرح بولا تو زرمینہ بیگم نے نفی میں سر ہلایا اور پھر پیار سے زرخان کے ماتھے ہر بوسہ دیتی جوس کا گلاس پکڑ کر زرخان کے منہ کو لگایا

مما کیا میں معصوم نہیں ہوں؟

میرا بیٹا بہت معصوم ہے

زرخان جے اچانک سوال پر زرمینہ بیگم فوراً بولی

کیا میں ہینڈسم نہیں؟

ویری ہینڈسم

زرخان کے دوبارہ سوال پر زرمینہ بیگم پھر سے بولی

تو پھر اس بھوتنی نے مجھے جوتے سے کیوں مارا؟

کیا زرخان تم ایک لڑکی سے جوتے سے مار کھا کر آئے ہو؟

زرخان کے منہ بنا کر بولنے پر زرمینہ بیگم نے سوال کیا تو زرخان نے پوری ڈھٹائی سے ہاں میں سر ہلایا جیسے یہ کوئی بہت فخر کا کام ہو

کیا کیا تھا تم نے؟

پہلے تو بہت سوال کیے پھر میں نے اسے بولا کیا کوئی تمہاری ڈول لے کر بھاگ گیا ہے تو اس نے جوتا اتار کر مارنا شروع کر دیا اور میں وہاں سے بھاگ آیا

زرمینہ بیگم کے سوال پر زرخان نے پریشانی سے اپنی ماں کے ہاتھ میں پکڑے جوس کے گلاس سے سیپ لیتے بتایا تو زرمینہ بیگم کے ساتھ ساتھ پاس کھڑی میڈ کو ہنسی آئی مگر وہ دونوں ہی اپنی ہنسی چھپا گئی

زرخان بیٹا تمہیں نہیں لگتا اس بار ڈھٹائی زیادہ ہوگئی پہلے تو لڑکیوں کی مائیں گھر کمپلین لاتی تھی اب تو تمہیں مار بھی پڑتی ہے

ہائے مما جلدی سے اپنی حسینہ کو مجھے دے دیں میں اپنی ڈھٹائی سے اس کے سارے نٹ بولٹ ڈھیلے کر دونگا

میں تمہیں اس حسینہ کی جوتی سے نہیں بچاؤ نگی

ڈن

زرمینہ بیگم کی بات کو نظر انداز کرتے زرخان اپنی ہی دھن میں بولا تو زرمینہ بیگم نے جواب دیا جس پر زرخان مسکراتے ہوئے بولتا جوس کا آخری سیپ لے گیا

ہاں مما یاد آیا میں پچیس اپریل کو پاکستان جا رہا ہوں میں نے ٹکٹ کنفرم کروا لی ہے

مجھ سے زیادہ تو تمہیں جلدی ہے زرخان

میں آپ کے دوسرے خانزادہ کو دیکھنا چاہتا ہوں ساتھ ساتھ اس ہیزل گرین آنکھوں والی شہزادی کو بھی اور میری بھورے بالوں والی چھوٹی شہزادی کو بھی اور پھر مجھے میری حسینہ سے بھی ملنا ہے

زرخان کے کچھ یاد کر کے بولنے پر زرمینہ بیگم نے فوراً جواب دیا تو زرخان ہنستے ہوئے بولا اور پھر اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھا اسے پچیس اپریل کا بے صبری سے انتظار تھا کیونکہ اسے اس شہزادی کو دیکھنا تھا جس کی تعریفیں آج تک زرمینہ بیگم کرتی آئی تھیں وہ بھلے سے اس کی نہیں تھی مگر پھر بھی اسے اپنی زمہداری نبھاتے اس شہزادی کو اپنی ماں تک پہنچانا تھا اور ساتھ ہی ساتھ وہ اس پوئم کو پورا کونے کے لیے بھی بہت ایکسائٹڈ تھا

ادائے جاں اٹھ جاؤ صبح ہو گئی ہے

بہرام ابھی نہیں نہ پانچ منٹ اور

بہرام کے پیار سے اٹھانے پر ادا فوراً بولتی منہ موڑ گئی تو بہرام نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا جو اس وقت سوئی ہوئی حد سے زیادہ معصوم لگ رہی تھی ابھی بہرام کچھ بولتا اس ڈے پہلے ہی دروازہ نوک ہوا تو بہرام نے جھٹ سے دروازہ کھولا دروازے پر

دائمہ رانیہ اور ادا کی ماں کو دیکھ کر بہرام نے انہیں ہاتھ ڈے اندر آنے کا اشارہ کیا تو وہ تینوں خاموشی سے اندر آگئیں

بہرام جان کم ہیر

ان تینوں کے اندر آتے ہی ادا اٹھ کر بیٹھی اور پھر اس نے بنا آنکھیں کھولے آواز لگائی تو سب کے ساتھ ساتھ بہرام بھی حیران ہوا جبکہ ادا بیڈ پر آنکھیں بند کیے دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھائے بیٹھی تھی

ادا وہ۔۔۔

بہرام جان ادھر آئیں

اس سے پہلے کے بہرام کا جملہ پورا ہوتا ادا اس کی بات کاٹ گئی تو بہرام پریشانی سے اس کے پاس آ بیٹھا اور پھر ادا نے بنا سوچے سمجھے بہرام کو گلے لگاتے اس کے گال پر کس کی تو جہاں ادا کی ماں رانیہ اور دائمہ کا منہ کھلا وہیں بہرام کو 400 واٹ کا جھٹکا لگا کیونکہ آج سے پہلے ادا نے ایسی کوئی حرکت نہیں کی تھی

ادا ہم بھی یہاں ہے تھوڑا کنٹرول کرو

بہرام کو صدمے میں دیکھتے رانیہ بولی تو ادا نے فوراً آنکھیں کھولی اپنے سامنے بہرام کو حیرانگی میں بیٹھا دیکھ کر ادا نے پریشانی سے سامنے دیکھا جہاں رانیہ ادا کی ماں اور دائمہ

کھڑی تھیں

جلدی سے فریش ہو کر نیچے آ جاؤ ہمیں حیدرآباد کے لیے نکلنا ہے

ادا کی ماں غصے سے بولتی فوراً باہر نکلی تو رانیہ اور دائمہ بھی باہر نکلی ان کے باہر جاتے ہی ادا پیلو اٹھاتی بہرام کو مار گئی

آپ کو نہ پیار راس ہی نہیں ہے آپ مجھے بتا نہیں سکتے تھے امی لوگ کھڑے ہیں

تو مجھے کیا پتہ تم یہ سب کرو گی جس لڑکی نے آج تک اپنے شوہر کو نظر بھر کر دیکھا نہ ہو وہ یہ حرکت کرے گی تو میں کیسے سمجھوں گا کہ تم کیا کرنے والی ہو

ادا کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو ادا منہ بناتی کپڑے بدلنے چلی گئی جبکہ بہرام اپنی ہنسی دباتا اٹھ کر شیشے کے سامنے آیا اور پھر تیار ہونے لگا تقریباً چالیس منٹ بعد بہرام اور ادا لاؤنج میں داخل ہوئے جہاں ادا کی ماں کھڑی دائمہ سے مل رہی تھیں

آپ جب آئیں گی تو ایک دن رک کر جائے گا

نہیں عائشہ سکول ہو گا میں نہیں رک سکوں گی

ادا کی ماں کی بات سنتے دائمہ فوراً بولی پھر بہرام اور ادا کو آتا دیکھ کر دائمہ آگے بڑھیں اور انہوں نے بہرام اور ادا کو پیار کیا

تم دونوں اپنا خیال رکھنا میں بدھ کو سہیل اور سنان کے ساتھ لینے آؤں گی

آپ بھی خیال رکھنا دائمہ

دائمہ کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو دائمہ نے پیار کیا پھر ادا عنایہ اور بہرام جا کر بہرام کی رینج روور میں بیٹھے جبکہ عادل ادا کی ماں اور رانیہ عادل کی سیویک میں بیٹھے اور پھر وہ دونوں گاڑیاں سیکیورٹی کے ساتھ حیدرآباد کے لیے نکل گئیں تقریباً دو گھنٹے کے بعد وہ سب لوگ فاروقی ہاؤس پہنچے محلے میں اتنی سیکیورٹی آتے دیکھ کر محلے والے ایک بار پھر پریشانی سے اکٹھے ہوئے تبھی عادل کی سیویک فاروقی ہاؤس کے گیٹ پر آ کر رکی تو اسی کے پیچھے بہرام کی رینج روور بھی رکی

رانیہ یہ کس کی گاڑی ہے؟

آنٹی یہ ادا کے شوہر کی گاڑی ہے ہم ادا کا ولیمہ کر کے آئے ہیں اور چوتھے کی رسم کے لیے ادا اور اس کا شوہر ہمارے ساتھ آئے ہیں

تبسم نے معاف کر دیا ادا کو؟

محلے کی ایک عورت شبانہ آگے بڑھتی رانیہ سے بولیں تو رانیہ نے مسکراتے جواب دیا تو اس عورت نے حیرانگی سے ادا کی ماں کا پوچھا

جی آنٹی ہم نے معاف کر دیا ہماری ادا نے بہت کچھ سہا ہے اس کے بعد ہم اس کا ساتھ نہ دیتے تو کون دیتا بس یہی سوچ کر ہم سب نے اسے معاف کر دیا

شبانہ کے سوال پر رانیہ افسردگی سے بولی تبھی ادا گاڑی سے اتر کر رانیہ تک آئی تو شبانہ نے اسے سر پر پیار دیا اور وہاں سے چلی گئی اور جاتے ساتھ ہی محلے والوں کو سب کچھ بتا دیا تبھی بہرام گاڑی سے نیچے اترا پہلی دفعہ بہرام کو دیکھ کر لوگوں نے اسے خوب باتیں کی تھیں مگر اب کی بار اسے دیکھ کر سب ہی ایسا داماد چاہتے تھے جیسا تبسم فاروقی کو ملا تھا

آؤ بیٹا اندر آؤ

ادا کی ماں کی بات سنتے بہرام نے ہاں میں سر ہلایا تو ادا کھکھلا کر ہنسی

امی یہ اندر کیسے آئیں گے آپ کا دروازہ چھوٹا ہے اور داماد کھمبا

ادا کی بات سنتے رانیہ بھی ہنسنے لگی جبکہ عادل نے بھی اپنی ہنسی چھپائی

صحیح کہا ادا نے آنٹی میں تو اندر آ نہیں سکتا اس لیے پھر میں اور ادا واپس چلتے ہیں

نہیں ایسے کیسے میں تو نہیں جاؤنگی امی کے گھر سے آپ چھلانگ مار کر آجائیں

ادا کی بات بہرام ہنستے بولا تو ادا کی ماں بھی ہنسنے لگی جبکہ ادا اپنی ماں کو ہگ کرتی فوراً بولی تو بہرام ہنستے ہوئے جھک کر دروازے سے اندر آیا پھر وہ سب لوگ اکٹھے جا کر لاؤنج میں بیٹھے تو رانیہ نے بوتل ڈال کر بہرام کو پکڑائی

آپی میں بھی مہمان آئی ہوں مجھے بھی بوتل دیں

نہیں تم مہمان نہیں ہو بہرام مہمان ہے بس یہ تو تمہارا اپنا گھر ہے

رانیہ کو بس بہرام کو بوتل دیتے دیکھ کر ادا فوراً بولی تو سب لوگ ہنسنے لگے جبکہ ادا کی شکل دیکھتے رانیہ نے فوراً جواب دیا تو ادا بہرام کے ہاتھ سے بوتل کا گلاس پکڑ کر سارا ایک ہی سانس میں پی گئی

بھوکی ادا وہ بہرام کا تھا اب ہمارے پاس اور بوتل بھی نہیں اب کیا کریں ہم

رانیہ کے ہلکی آواز میں ادا کو بولنے پر ادا کا منہ بن گیا

جاؤ لے کر بوتل ڈرامے لگا رہی ہو تم بھی

ادا کا منہ دیکھتے ادا کی ماں فوراً بولی تو رانیہ ہنستے ہوئے سب کے لیے بوتل لے آئی تبھی

باہر سے گیٹ بجنے کی آواز آئی تو رانیہ نے جا کر دروازہ کھولا

ادا بہرام کو اپنے کمرے میں کے جاؤ تھوڑی دیر آرام کر لو تھک گئے ہو گے

جی امی چلیں بہرام

ادا کی ماں ادا سے بولی تو ادا نے ہاں میں سر ہلاتے جواب دیا اور پھر بہرام سے کہتی

اسے اپنے کمرے میں لے گئی

امی وہ باہر محلے والی آئی ہیں آپ کو بلا رہی ہیں

رانیہ کی بات سنتے ادا کی ماں ہاں میں سر ہلاتی باہر نکل گئی اور پھر محلے والیوں کو لا کر

لاؤنج میں بیٹھایا

ہم نے سنا ہے تمہارا داماد آیا ہے ہمیں نہیں ملواؤ گی اس سے؟

ہاں ہاں ضرور کیوں نہیں

فوزیہ کی بات سنتے ادا کی ماں ہنستے بولیں اور پھر انہوں نے رانیہ کو اشارہ کیا اس سے پہلے کہ رانیہ اٹھ کر جاتی ادا اور بہرام آگے پیچھے باہر آئے

امی میں اور بہرام باہر جا رہے ہیں واک کرنے میں بہرام کو ہمارا محلہ بھی دیکھاؤنگی ابھی تھوڑی دیر میں آ جائیں گے ہم لوگ

ادا ہاتھ میں شیشہ پکڑے اس میں اپنی لپسٹک ٹھیک کرتی مصروف سی بولی تو سب عورتوں نے ادا اور اس کے ساتھ کھڑے بہرام کو دیکھا جو سب عورتوں کو مکمل طور پر اگنور کیے ادا کا ہینڈ بیگ پکڑے کھڑا تھا جس میں سے ادا اپنا میک اپ نکال کر صحیح کر رہی تھی بہرام کو دیکھتے سب عورتوں کا منہ کھلتا دیکھ کر ادا کی ماں اور رانیہ نے اپنی ہنسی دبائی

ادا بیٹا ہم سے نہیں ملو گی

اسلام و علیکم آنٹیز کیسی ہیں آپ سب

شبانہ کے بولنے پر ادا مسکراتی ہوئی اپنا بیگ بہرام کے ہاتھ سے لیتی ان عورتوں کے

پاس آتی بولی جبکہ بہرام پیچھے ہی کھڑا اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا

وعلیکم السلام بیٹا اپنے ہزبینڈ سے نہیں ملواؤ گی

فوزیہ کے بولنے پر ادا نے ہاں کیں سر ہلایا اور مڑی

بہرام آ جائیں تھوڑی دیر بیٹھ جائیں پھر چلتے ہیں

عادل کہاں ہے میں اس کے پاس کچھ دیر بیٹھ جاتا ہوں تم بیٹھ جاؤ یہاں میں ویسے بھی

لیڈیز میں کیا کرونگا

ہم سے گپیں ہانکنا

ادا کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو ادا نے مسکراتے جواب دیا جبکہ ادا کی بات سنتے بہرام نے ہاں میں سر ہلایا تو رانیہ نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پر بہرام خاموشی سے جا کر صوفے پر بیٹھ گیا تو ادا بھی اس کے ساتھ بیٹھی جبکہ رانیہ کرسی لاتی اپنی ماں کے ساتھ رکھتی بیٹھ گئی

کیا نام ہے تمہارا؟

بہرام خانزادہ

کام کیا کرتے ہو

شبانہ کے سوال پر بہرام نے فوراً جواب دیا تو فوزیہ نے سوال کیا

میری کمپنی سپورٹس کا سامان بناتی ہے

آنٹی میرے شوہر کی پوری فیکٹری ہے بہت بڑے انسان ہیں یہ خانزادہ سپورٹس کے مالک ہیں

اچھا اچھا ماشاءاللہ

بہرام کے جواب دینے پر ادا بھی فوراً بولی تو فوزیہ نے مسکراتے جواب دیا جبکہ ادا کو ایسے بولتے دیکھ کر بہرام کچھ حیران ہوا مگر بولا کچھ نہ تبھی رانیہ نے چائے اور ساتھ کھانے پینے کا کچھ سامان لا کر ٹیبل پر رکھا

بیٹا لیں نہ آپ بھی

نہیں آنٹی تھینکیو

ارے آنٹی بہرام یہ چیزیں نہیں کھاتے وہ یہ عام بیکری کی چیزوں کو دیکھتے بھی نہیں وہ تو بس بڑی بیکری سے کھاتے ہیں ایمپورٹیڈ بسکیٹ کھاتے ہیں اور چائے تو پیتے ہی نہیں

رخسانہ کے بولنے پر بہرام فوراً بولا تو ادا نے ایک بار پھر ٹانگ اڑائی

چائے نہیں پیتا تو کیا پیتا ہے؟

وہ کونسی کالی کافی پیتے ہیں آپ

ایسپریسو

ہاں امی یہ ایسپریسو پیتے ہیں چائے تو بلکل نہیں پیتے

ادا کی ماں کے پریشانی سے پوچھنے پر ادا نے سوال داغا تو بہرام نے جواب دیا جس پر ادا ایک دفعہ پھر بولی تو ادا کی ماں نے بھی سر ہلایا

اور ہاں آنٹی بہرام یہ شیشے کے برتنوں میں نہیں کھاتے پیتے وہ بس چینی کے یا پتھر کے برتن میں کھاتے ہیں اور وہ بھی ایک جیسا ڈنر سیٹ ہو تو ورنہ بلکل نہیں کھاتے اور اگر ڈنر سیٹ کی ایک بھی پلیٹ ٹوٹ جائے تو سارا ڈنر سیٹ اپنی ملازمہ کو دے دیتے ہیں وہ تو نہیں ایسے کھاتے ایک برتن اور ایک اور میں ویسے آنٹی عارفہ کیسی ہے؟

شکر ہے اللہ کا خوش ہے اپنے گھر

ادا کے لمبی لمبی ہانکنے پر بہرام بھی حیران ہوا اسے یاد نہیں پڑتا تھا اس نے ادا سے کہا ہو کہ وہ چائے نہیں پیتا ایسپریسو پیتا ہے اور نہ ہی یہ یاد آ رہا تھا کہ اس نے اپنا کوئی ڈنر سیٹ اپنی ملازمہ کو دیا ہو جبکہ ادا کی باتیں سن کر ادا کی ماں بھی پریشان ہو رہی تھی اس کا داماد اتنا فینسی تھا اسے اب اندازہ ہو رہا تھا جبکہ ادا کی لمبی لمبی چھوڑنے کے بعد رضیہ بیگم سے اس کی بیٹی کا پوچھنے پر انہوں نے ہلکہ سا مسکرا کر جواب دیا کیونکہ رضیہ بیگم کی بیٹی کا ایک اچھے خاندان میں رشتہ ہوا تھا اور وہ جب بھی محلے میں کسی کے گھر جاتی تو بس اپنے داماد کے بارے میں ہی بات کرتی

اچھا اب ہم لوگ چلتے ہیں

آنٹی میں دو تین دن ادھر ہی ہوں آپ عارفہ اور اس کے ہزبینڈ کو بلائے گا میں بہرام کے ساتھ اسے ملنے آؤنگی اور آپ کے ہاتھ کا وہ لذتدار آلو گوشت بھی کھاؤنگی

ٹھیک ادا میں عارفہ کو پوچھ کر تمہیں بتا دونگی

رضیہ کو کھڑے ہوتے بولتے دیکھ کر باقی سب بھی کھڑے ہوئے پھر ادا فوراً بولی تو

رضیہ بیگم ہاں میں سر ہلاتی بولی اور باقی محلے والیوں کے ساتھ باہر نکل گئیں تبھی لاؤنج میں عادل داخل ہوا

عادل تمہاری بہن کتنی جھوٹی ہے مجھے آج پتہ چلا

لو اس میں جھوٹا کیا ہے اب اللہ نے اتنا حسین شوہر دیا ہے تو میں تھوڑی لمبی لمبی چھوڑ کر دنیا بھی نہیں جلا سکتی تو فائدہ آپ کا

بہرام کے عادل کو بولنے پر ادا صوفے پر کھڑی ہوتی بولی تو بہرام نے نفی میں سر ہلایا

تو کیا تم نے جو کچھ بولا وہ سب جھوٹ تھا

صرف کمپنی والا سچ تھا باقی سب جھوٹ تھا برتن والا بھی اور چائے والا بھی اور وہ چھوٹی بیکری والا بھی

ادا کی ماں کے سوال پر ادا فوراً بولی تو ادا کی ماں نے سکون کا سانس لیا

اچھا میں تو گھبرا ہی گئی تھی

اوہو امی ٹینشن نہ لیں آپ سمجھیں عادل بھائی کے کوئی دوست آئے ہیں بس اتنا ہی کریں بہت ہے

ادا اپنی ماں کی بات سنتی فوراً بولی تو ادا کی ماں بھی مسکرائی

اور آپ سن لیں جس دن ہم ان کے گھر جائیں گے آپ نے ڈھیر سارے نخرے کرنے ہیں اور وہ جب آلو گوشت رکھیں تو ناک منہ بنا کر کھانا ہے

ٹھیک ہے بیگم اور کوئی حکم

ادا کی بات سنتے بہرام ہنستے بولا تو ادا نے بھی ہاں میں سر ہلایا

ویسے بیگم پولیٹکس میرے بھائی کی فیلڈ ہے تم کب سے گھس گئی پولیٹکس میں؟

نہ بیٹا اپنے بھائی کو بول دو ایسی فیلڈ میں نہ جائے سب چور بھرے ہیں سب سے بڑا چور تو وہ آیاز خانزادہ ہے دیکھو کیسے سیاست لگا کر اس نے اپنے بیٹے سنان کو الیکشن میں کھڑا کیا وہ جیتے یا ہارے ہمارے ملک کا کچھ نہیں ہونا

امی آیاز خانزادہ بہرام کے باپ ہیں اور سنان ان کے بڑے بھائی

بہرام کی بات پر ادا نے بہرام کو منہ چڑھایا جبکہ سب باتوں سے انجان ادا کی ماں فوراً بولی تو ادا نے اپنی ماں کے علم میں اضافہ کیا جبکہ سب کچھ سننے کے بعد ادا کی ماں

پریشان ہو گئیں

آنٹی آپ فکر نہ کریں مجھے یہ سب سننے کی عادت ہے ڈیڈ کے بارے میں بھیا کے نہیں

بہرام ادا کی ماں کی شکل دیکھتے بولا تو تبسم نے ہاں میں سر ہلایا اور چپ چاپ کیچن میں

رانیہ کے ساتھ رات کا کھانا بنانے چلی گئی جبکہ عادل ہنستا ہوا بہرام ادا اور عنایہ کے

ساتھ لاؤنج میں بیٹھ گیا۔

آجاؤ بچوں کھانا تیار ہے

رانیہ اور ادا کی ماں نے کھانا بنا کر ٹیبل پر لگایا اور پھر ادا کی ماں آتی بولیں تو سب لوگ

ٹیبل پر پہنچے تو ادا کی ماں پریشانی سے بہرام کو دیکھنے لگی بھئی اب ان کا داماد تھا وہ تو اسے

سپیشل پروٹوکول دینا بنتا تھا

ادا تم بہرام کو لے کر ادھر آ جاؤ

ٹھیک ہے امی اب میں بیٹھ گئی اب نہیں اٹھ رہی میں

تبسم کے بولنے پر ادا منہ کے زاویے بناتے بولی تو ادا کی ماں نے اسے گھورا جس پر ادا

شرافت سے اٹھ کر دوسری سائیڈ جا بیٹھی اور پھر اس کے ساتھ والی کرسی پر بہرام بھی

بیٹھ گیا اور سب نے کھانا شروع کیا

ادا بیٹا بہرام کو کباب ڈال کر دو

اپنی ماں کی بات سنتے ادا نے فوراً سے بہرام کی پلیٹ میں کباب رکھا اور پھر خود بھی کھانا کھانے لگی تو بہرام نے کباب اٹھا کر ادا کی پلیٹ میں رکھا جس پر ادا نے کوئی رد عمل نہیں دیا

ادا بیٹا بہرام کو سیلڈ دو کباب بھی اور ڈال کر دو

امی آپ کو پریشانی کس بات کی ہے جو چاہئیے ہو گا لے لیں گے وہ

تبسم کے ایک بار پھر بولنے پر ادا چڑ کر بولی تو ادا کی ماں نے اسے آنکھیں نکالی جس پر ادا نے غصے سے کباب کی ساری پلیٹ بہرام کی پلیٹ میں انڈیل دی جبکہ ادا کی اس حرکت پر بہرام ہنسنے لگا اور پھر اس نے ایک کباب کے سوا سارے کباب واپس ڈیش میں رکھے جبکہ ادا کی ماں تو بس اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگی

ادا یار ایک کپ چائے کا پیلا دو

کھانا کھانے کے بعد سب لوگ لاؤنج میں آئے تو عادل ایک کال سننے باہر گیراج میں گیا جبکہ رانیہ اور تبسم کیچن میں برتن سمیٹ رہی تھیں اور ادا جو کیچن کیں اپنی ماں کے پاس بیٹھی تھی بہرام کے پاس آئی تو بہرام نے اسے ہلکی آواز میں کہا جس پر ادا ہاں میں سر ہلاتی واپسی کیچن میں گئی

امی بہرام چائے مانگ رہے ہیں

ہاں میں بناتی یوں تو ایک کام کر وہ میرے گولڈن والے سیٹ کا کپ نکال دے

امی یہ والے کپ میں ہی دے دو کچھ نہیں ہوتا

ادا کی بات سنتے تبسم فوراً بولی تو ادا نے فوراً جواب دیا

ادا جب تیرا داماد آئے گا تب تجھے پتہ چلے گا اور مجھ سے بحث نہ کر جو کہہ رہی ہوں وہ کر

ادا اپنی ماں کی بات سنتے خاموشی سے شیلف پر چڑھتی کپ نکالنے لگی اور پھر اس نے

وہ کپ اپنی ماں کو پکڑایا

جاؤ تم بہرام کے پاس بیٹھو وہ اکیلا ہے باہر یہ عادل بھی پتہ نہیں کہاں چلا گیا

ادا کے شیلف سے اترتے ہی تبسم فوراً بولی تو ادا فوراً سے آکر بہرام کے پاس بیٹھی

میں نے چائے کہی تھی

بن رہی ہے آپ کی چائے فکر نہ کریں اور مجھے آرڈر ملا ہے جا کر آپ کے پاس بیٹھوں

بہرام کی بات سنتے ادا مسکراتے بولی تو بہرام بھی ہلکہ سا مسکرایا تبھی عادل پریشانی سے

اندر آتا سیدھا کیچن میں گیا

امی باہر پھوپھو اور الیاس آئے ہیں

وہ کیوں آئے ہیں اب یا اللہ اب پھوپھو کو کیا چاہیئے رشتہ تو ختم کر دیا ہے انہوں نے

میں دیکھتی ہوں تم بہرام کو چائے دو

عادل کی بات سنتے رانیہ فوراً بولی تو تبسم رانیہ سے بولتی باہر نکلی جبکہ رانیہ فوراً چائے بنانے لگی اپنی ماں کو پریشانی سے عادل کے ساتھ باہر جاتے دیکھ کر ادا بھی اپنی ماں کے پیچھے باہر آئی تو اپنی پھوپھو اور الیاس کو دیکھ کر پریشان ہوئی

فاریہ فاروق کے مرنے کے بعد تم نے رشتہ ختم کر دیا تھا اب کیوں آئی ہو یہاں

فاروق کے مرنے کے بعد نہیں بلکہ تیری بیٹی کے بھاگنے کے بعد

پھوپھو پلیز آہستہ بولیں

تبسم کے پریشان ہو کر پوچھنے پر فاریہ چلاتے بولی تو عادل نے پریشانی سے جواب دیا تاکہ تمہارا چھوٹا داماد نہ سن لے اس کی عزت کی فکر ہے میرے بیٹے کی کوئی عزت نہیں ابا جی بول رہے ہیں میں رشتہ نہ توڑوں تو کیا اب میں اس گھر میں رشتہ جوڑوں جن کی لڑکیاں گھروں سے اپنے عاشقوں کے ساتھ بھاگ جاتی ہیں

دیکھو فاریہ رحم کرو میری بچی کی غلطی تھی اور اس نے سزا بھی کاٹ لی۔۔۔

آؤ آؤ ادا بی بی کیسی ہو بتاؤ زرا کتنوں کے ساتھ گل کھلا کر آئی ہو

فاریہ کے چلا کر بولنے پر تبسم پریشانی سے بولیں اس سے پہلے کہ تبسم کی بات مکمل ہوتی فاریہ کی نظر لاؤنج کے دروازے میں کھڑی ادا پر پڑی تو وہ چلاتے بولیں جبکہ اندر بیٹھا بہرام جو سب کچھ سن رہا تھا سمجھ چکا تھا کہ باہر آئے لوگ رانیہ کے سسرال والے ہیں

ابھی وہ خاموشی سے سب کچھ سن ہی رہا تھا کہ رانیہ چائے لے آئی

ایک بات پوچھوں؟

جی پوچھیں

یہ باہر آپ کے سسرال والے آئے ہیں

رانیہ کے چائے پکڑانے پر بہرام نے سوال داغا تو رانیہ نے پریشانی سے جواب دیا جبکہ رانیہ کا جواب سنتے بہرام نے پھر سوال کیا تو رانیہ نے ہاں میں سر ہلایا تبھی بہرام نے رانیہ کے ہاتھ سے چائے پکڑتے اس کا ایک سیپ لیا

بہت مزے کی ہے

بہرام کے تعریف کرنے ہر رانیہ ہلکہ سا مسکرائی تبھی باہر سے فاریہ کے چلانے اور ادا کو باتیں سنانے کی آواز آئی تو بہرام غصے سے اٹھ کھڑا ہوا بہرام کو چائے رکھتے اٹھتا دیکھ کر رانیہ پریشان ہوئی جبکہ بہرام رانیہ کو اگنور کرتا سیدھا باہر نکل آیا

آپ نے میری بیوی کے بارے میں کچھ کہا؟

بہرام سیدھا آتے ادا کے پاس کھڑا ہوا اور پھر سینے پر ہاتھ باندھتے بولا تو فاریہ بھی اس خوبرو نوجوان کو دیکھ کر حیران ہوئی

واہ ادا بی بی تم نے تو بہت موٹی آسامی پھسائی ہے ہاں بیٹا میں تمہیں اس کی معصوم

شکل کا سچ بتانے آئی ہوں

بہرام کے سوال پر فاریہ نے پہلی بات ادا جبکہ دوسری بات بہرام کو بولی اس بات سے انجان کہ وہ کس شیر کو جگانے والی ہے

کیسا سچ ؟

فاریہ کی بات پر بہرام نے سوال کیا تو تبسم رانیہ اور عادل نے پریشانی سے اسے دیکھا جبکہ ادا بس خاموشی سے سر جھکائے آنسو بہا رہی تھی

یہ لڑکی گھر سے اپنے عاشق کے ساتھ بھاگی تھی اس کا باپ بھی اس کی وجہ سے فوت ہوا پتہ نہیں کس کس کے ساتھ گل کھلا کر آرہی ہے بدچلن ہے یہ لڑکی

بدچلن نہیں ہے وہ خبردار جو اب میری بیوی کے لیے ایک لفظ بھی استعمال کیا تو اگر میری بیوی کا نام بھی اپنی اس گندی زبان سے لیا تو یاد رکھنا بہرام خانزادہ تمہاری نسلیں تباہ کر سکتا ہے

فاریہ کی بات سنتے بہرام ایک دم آپے سے باہر ہوتا چلایا تو گھر کے باہر کھڑے اس کے گارڈ بھی فوراً اندر آئے اور فاریہ اور الیاس کے سر پر بندوق تان گئے جبکہ بہرام کے ہاتھ سے اشارہ کرنے پر وہ فوراً باہر بھی نکل گئے جبکہ فاریہ کے ساتھ ساتھ تبسم رانیہ اور عادل بھی بہرام کو دیکھ کر حیران ہوئے ادا تو بہرام کے کسرتی وجود کے پیچھے چھپ چکی

تھی مگر وہ اب بھی مسلسل رو رہی تھی

اس سے پہلے کہ میں یہ بھول جاؤں تم ایک عورت ہو اور مجھ سے عمر میں بڑی ہو چلی جاؤ یہاں سے

تم سمجھ نہیں رہے بیٹا یہ ایسی ہی ہے

اچھا کیسی ہے گھر سے بھاگی ہوئی؟

بہرام کی بات سنتے فاریہ فوراً بولی تو بہرام نے سوال داغا

ہاں گھر سے بھاگی تھی یہ وہ بھی اپنے عاشق کے ساتھ

ہاں اور وہ عاشق میں ہوں میرے ساتھ بھاگی تھی یہ ہم نے نکاح کر لیا پھر ہم واپس آ گئے اور یہ جتنے دن بھی گھر سے باہر رہی میرے ساتھ رہی تمہیں کوئی مسئلہ ہے

فاریہ کی بات سنتے بہرام نے فوراً جواب دیتے سوال کیا جبکہ بہرام کے جواب پر عادل رانیہ اور تبسم کے ساتھ ساتھ ادا بھی حیران ہوئی

مجھے ایسی بدچلن لڑکیوں میں رشتہ ہی نہیں کرنا

تو نہ کرو تمہارے اس چیڑے سے بہت خوبصورت ہے ہماری لڑکی کسی اچھے خاندان میں اس کا رشتہ کروائیں گے ہم اور تم کیا انکار کرتی ہو ہم خود اس رشتے کو ٹھکراتے ہیں تمہارے اس دو کوڑی کے لڑکے کے ساتھ بیاہنے سے بہتر ہے ہم ہماری لڑکی کی

شادی ہی نہ کریں وہ کنواری ہی ٹھیک ہے

فاریہ کی بات سنتے بہرام فوراً بولا جبکہ باقی سب بہرام کو دیکھتے رہ گئے

جب اس کا رشتہ نہیں ملے گا نہ پھر پوچھوں گی میں

دروازہ اس طرف ہے بند کر کے جائے گا

فاریہ کی بات پر تبسم کا دل ہولنے لگا جبکہ بہرام فوراً بولا تو اس کے اتنے ڈائریکٹ بولنے پر

فاریہ غصے سے چلی گئی جبکہ ادا روتی وہیں زمین پر بیٹھ گئی

ادا اگر تم نے رونا بند نہیں کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا

بہرام کے غصے سے بولنے پر بھی ادا چپ نہ ہوئی تو تبسم فوراً اس کے پاس بیٹھیں

امی مجھے معاف کر دیں سب میری وجہ سے ہوا

نہیں ادا تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا چپ ہو جاؤ

ادا اپنی ماں کے سینے سے لگتی روتی ہوئی بولی تو رانیہ اس کے پاس بیٹھتی بولی پھر وہ ادا

کو چپ کرواتی اپنی ماں کو حوصلہ دیتی اندر لاؤنج میں لے آئی اور انہیں صوفے پر بیٹھایا

پھر سب کو پانی پلایا

ادا خاموش ہو جاؤ

پر یہ سب میری۔۔

تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا اور اب اگر تم نے یہ بات بولی تو یاد رکھنا بہت برا پیش آؤنگا میں

بہرام کی بات سنتے ادا روتی بولی ابھی اس کی بات پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ بہرام اس کی بات کاٹتا بولا تو ادا کچھ خاموش ہوئی تبھی بہرام نے عادل کو دیکھا جو اپنا سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا تھا

کیا ہوا عادل پریشان ہو؟

پریشان نہ ہوں تو کیا ہوں بہرام میری بہن کے فیوچر کا سوال ہے ابو کو تسلی تھی کہ چلو ایک کا ہو گیا دو باقی ہے مگر میں پریشان ہوں ایک ہو گیا مگر دو ابھی بھی باقی ہیں اور ویسے بھی جن لڑکیوں کے رشتے چھوٹ جائیں دوبارہ ہونا مشکل ہے یہاں کنواریوں کے نہیں ہوتے تو چھوٹے ہوئے کہاں سے ہونے

بہرام کے سوال پر عادل نے فوراً جواب دیا جب سے بہرام اور عادل رشتے میں بندھے تھے تب سے وہ دونوں ایک دوسرے سے ہر بات شئیر کرتے تھے ایک بہنوئی سالے کی طرح نہیں بلکہ ایک دوست کی طرح

بس اتنی سی بات ہے؟

عادل کی بات سنتے بہرام نے سوال کیا تو عادل نے اسے دیکھتے پریشانی سے ہاں میں سر ہلایا

تو بہرام نے اپنا فون نکالا اور ایک کال ملائی

میں ایک تصویر بھیج رہا ہوں بتاؤ کیسی ہے

فون ریسیو ہوتے ہی بہرام فوراً بولا اور پھر سامنے والے کا جواب سنتے فون کاٹ گیا

مجھے رانیہ کی اچھی سی تصویر دو

بہرام کی بات پر عادل نے ہاں میں سر ہلایا تو رانیہ نے اپنے موبائل سے اپنی ایک تصویر عادل کو دیکھاتے بہرام کو واٹس ایپ کی پھر بہرام نے فوراً سے وہ تصویر ایک اور جگہ سینڈ کی اور دو منٹ بعد کال ملائی

کیسی ہے؟

ایک دم ٹوٹا

لیمیٹ آنٹی سے بات کرواؤ

بہرام کے سوال پر آیان فوراً بولا تو بہرام نے وارن کرتے جواب دیا جس پر آیان نے خاموشی سے فون اپنی ماں کو پکڑایا

اسلام و علیکم آنٹی کیسی ہیں آپ؟

میں ٹھیک ہوں

بہرام کے سوال پر آیان کی ماں نے فوراً جواب دیا تو بہرام ہلکہ سا مسکرایا

آنٹی آپ نے تصویر دیکھی

ہاں بیٹا دیکھی ہے بہت پیاری ہے

تو پھر میں ایڈریس بھیجوں آپ کب آ رہی ہیں میں ابھی یہی ہوں یہ ادا کی بہن ہے بڑی

بہرام کے سوال پر آیان کی ماں نے جواب دیا تو بہرام نے سوال داغا

ہاں بھیج دو میں کل شام کو چکر لگاؤں گی اور ہاں ان سے کہہ دینا لڑکی دیکھنے نہیں آ رہی رشتہ پکا کرنے آ رہی ہوں ادا کی بڑی بہن ہے تو یقیناً بہت اچھی ہو گی جیسی ادا ہے بلکل ویسی

ٹھیک ہے میں آپ کو ایڈریس سینڈ کر دیتا ہوں کل ملاقات ہو گی

آیان کی ماں کی بات سنتے بہرام مسکراتے بولا اور فون کاٹ گیا پھر اپنے موبائل سے ایک تصویر نکالتے تبسم کو دیکھائی

آنٹی یہ میرا دوست ہے آیان حامد یہ حامد گروپ آف انڈسٹریز کا مالک ہے اور اس کی امی کو ادا بہت پسند ہے تو میں نے رانیہ ان کو دیکھائی ہے اور انہیں رانیہ پسند ہے وہ کل رشتہ پکا کرنے آنا چاہتی ہیں

بہرام کے آیان کے انٹرو دینے پر تبسم نے ہلکہ سا ہاں میں سر ہلایا تو بہرام نے موبائل عادل کی طرف بڑھایا

ٹھیک ہے تم بلا لو ہمیں کوئی مسئلہ نہیں بہت شکریہ

تمہارے چکر میں میری چائے ٹھنڈی ہو گی ایک اور پلا دو

عادل کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو رانیہ مسکراتی ہوئی اٹھی اور پھر اس نے سب کو گرما گرم چائے پیلائی

ساجدہ بی بی میں ایک دوست کو ملنے جا رہی ہوں ایک گھنٹے تک آ جاؤں گی

آپ آج میرے لیے کھانا مت بنائے گا

ٹھیک ہے میں نہیں بناتی

مروا کی بات سنتے اس کی ملازمہ ساجدہ فوراً بولی تو مروا گاڑی کی چابی اٹھاتی پورچ میں آئی اور پھر اپنی کالی سپورٹیج میں بیٹھتی گھر سے نکل گئی اور سیدھا قاسم آباد پہنچی اور پھر اس نے جیسے ہی گاڑی ٹرن کرنے کے لیے سٹیئرنگ گھمایا تو گلی کے کورنر پر رینج روور کھڑی دیکھ کر اس نے ایمرجنسی بریک لگائی اور پھر غصے میں گاڑی سے اترتی رینج روور کے پاس آئی

یہ گاڑی کس کی ہے اور یہاں کیوں پارک کی ہے

مروا کے چلا کر بولنے پر ایک گارڈ بھاگ کر اس کے پاس آیا

یہ میرے صاحب کی گاڑی ہے

تو تمہارے صاحب اس علاقے میں کیا کر رہے ہیں؟

گارڈ کے بولنے پر مروا غصے سے بولی تو اس گارڈ نے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ اس دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہو گارڈ کے ایسے دیکھنے پر مروا اپنی سن گلاسز اپنی آنکھوں سے اتارتی سر پر بالوں میں پھنسا گئی

مجھے بعد میں گھور لینا پہلے اس ڈالے کو ہٹاؤ یہاں سے

یہ ڈالا نہیں رینج روور ہے لڑکی اور یہ یہیں کھڑی رہے گی

کونسے گھر میں ہیں تمہارے صاحب زرا بتانا میں خود بات کرونگی اس سے

مروا کے غصے سے بولنے پر اس گارڈ نے جواب دیا تو مروا کا حیرانگی سے منہ کھل گیا پھر وہ غصے سے بولی تو گارڈ نے فاروقی ہاؤس کی طرف اشارہ کیا

گارڈ کے اشارہ کرنے پر مروا فاروقی ہاؤس کے گیٹ پر پہنچتی زور زور سے دروازہ بجانے لگی تو عنایہ نے دروازہ کھولا

بیٹا یہ گاڑی آپ کے گھر کی ہے؟

جی یہ میرے جیجو کی ہے

مروا کے عنایہ کو پیار سے بولنے پر عنایہ نے ہاں میں سر ہلاتے جواب دیا

تم اپنے جیجو کو بلاؤ ان سے بولو مجھے بات کرنی ہے ان سے

مروا کی بات سنتے عنایہ ہاں میں سر ہلاتی بھاگ کر اندر لاؤنج میں آئی جہاں بہرام اور عادل بیٹھے باتیں کر رہے تھے جبکہ ادا ان کی باتیں سمجھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی اور رانیہ اور تبسم دونوں ادا کی فرمائش پر بریانی بنانے میں مصروف تھیں

جیجو باہر کوئی آپ سے ملنے آیا ہے

مجھ سے ملنے کون آیا ہے؟

ایک پینٹ شرٹ والی کیوٹ سی لڑکی آئی ہے

عنایہ کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو عنایہ نے جواب دیا جبکہ لڑکی کا سن کر ادا کے کان کھڑے ہو گئے تبھی بہرام پریشانی سے باہر آیا تو اس کے ساتھ ساتھ ادا اور عادل بھی باہر آئے

یس ہاؤ کین آئی ہیلپ یو؟

بہرام خانزادہ رائٹ؟

بہرام کے پریشانی سے پوچھنے پر مروا نے فوراً سوال کیا تو بہرام نے ہاں میں سر ہلایا بہرام کسی سلیبریٹی سے کم تھوڑی تھا کون اسے نہیں جانتا تھا

تم کون ہو؟

تم کون ہو؟

میں ادا بہرام خانزادہ ہوں ان کی وائف

ادا کے سوال پر مروا نے وہی سوال ادا سے کیا تو ادا کو غصہ آیا مگر پھر وہ

بڑے ایٹیٹیوڈ سے بہرام کی بازو میں ہاتھ ڈالتے بولی

نیور مائینڈ یہ ڈالا آپ کا ہے؟

ادا کی بات سنتے مروا نے ادا کو جواب دیتے بہرام سے سوال کیا تو ادا کو

غصہ آیا وہ اس کے شوہر کی اتنی اچھی گاڑی کو ڈالا کہہ رہی تھی

ہاں ہمارا ہے مگر یہ سیر کرنے کے لیے دستیاب نہیں

مجھے تمہارے اس سڑے ہوئے ڈالے میں سیر کرنے کا کوئی شوق نہیں

اسے راستے ہٹاؤ مجھے اپنی گاڑی گزارنی ہے

ادا کے چڑ کر بولنے پر مروا فوراً بولی تو بہرام نے ہاں میں سر ہلاتے اپنے گارڈ

کو اشارہ کیا

ایک منٹ وہیں رکو ہم کیوں ہٹائیں ہماری گاڑی پہلے کھڑی تھی تم اپنا

ڈالا کہیں اور سے گزارو

گارڈ کو گاڑی کی طرف جاتا دیکھ کر ادا پہلی بات گارڈ سے جبکہ دوسری مروا سے بولی تو مروا کو غصہ آیا

ادا کچھ نہیں ہوتا ہٹانے دو

یہ آپ کی پھوپھو کی بیٹی ہے؟

بہرام کے بولنے پر ادا چڑ کر بولی تو بہرام نے پریشانی سے نفی میں سر ہلایا

تو پھر بیچ میں نہ بولیں ایک تو اس لڑکی نے ہماری تیس لاکھ کی اتنی سٹائلش گاڑی کو ڈالا بولا اوپر سے آپ اس کی سائیڈ لے رہے ہیں آپ کو تو لڑنا بھی نہیں آتا ہٹیں آپ مجھے لڑنے دیں

ادا غصے میں بہرام کو بولتی اسے بازو سے پکڑتی پیچھے کر گئی اور پھر خود لڑنے کے لیے آگے ہوتے اس نے باقاعدہ طور پر اپنی قمیض کے بازو چڑھائے

نہیں ہٹانی ہم نے جاؤ یہاں سے

میں تم سے تمیز سے بات کر رہی ہوں

ادا ہاتھ سے جانے کا اشارہ کرتی بولی تو مروا نے چڑ کر جواب دیا

تو مت کرو میں نے تمہیں کہا کرو مگر مجھ سے بدتمیزی کرنے سے پہلے ایک دفعہ اپنے پیچھے دیکھ لینا

ادا نے جواب دیتے اسے دھمکی دی تو مروا پریشانی سے مڑی جہاں دو گارڈز ہاتھ میں بندوقیں لیے کھڑے انہیں ہی دیکھ رہے تھے

دیکھ رہی ہو انہیں میرے ایک اشارہ کرنے پر یہ تمہیں گولی مار دیں گے

ادا کے دھمکی دینے پر بہرام نے ہاتھ سے مروا اور گارڈ کو اشارہ کیا تو مروا خاموشی سے مڑ کر چلی گئی

آپ گاڑی نہیں ہٹانا ہم نے پہلے کھڑی کی تھی

ادا کے گارڈ کو بولنے پر گارڈ نے ہاں میں سر ہلایا تو ادا نے دروازہ بند کیا جبکہ اس کے دروازہ بند کرتے ہی گارڈ نے فوراً سے گاڑی ہٹاتے مروا کی گاڑی کو جگہ دی کیونکہ بہرام نے انہیں گاڑی ہٹانے کا اشارہ دیا تھا مگر ادا کے جانے کے بعد گارڈ کے گاڑی ہٹاتے ہی مروا ایک نظر فاروقی ہاؤس کے گیٹ پر ڈالتی اپنی گاڑی لے کر وہاں سے اندر گلی میں چلی گئی جبکہ ادا جو دروازہ بند کر چکی تھی فوراً بہرام کی طرف مڑی

دیکھا کیسا میں نے سبق سکھایا

تم جیسا تو میں واقع ہی نہیں لڑ سکتا بس آپ نے ایک غلطی کی بیگم

ادا کے جوش سے بولنے پر بہرام فوراً بولا تو ادا نے پریشانی سے اس کی

طرف دیکھا جبکہ عادل کھڑا اپنی ہنسی چھپانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا

کیا غلطی؟

ہماری گاڑی تیس لاکھ کی نہیں ہے

ہاں تیس لاکھ کی تو بھائی کی ہے آپ کی بڑی ہے تو پچاس لاکھ کی ہو گی

ادا کے سوال پر بہرام فوراً بولا تو ادا نے سمجھتے ہاں میں سر ہلایا اور پھر جواب دیا

نہیں بیگم میری گاڑی نو کروڑ کی ہے

ادا کے دوبارہ اندازہ لگانے پر بہرام فوراً بولا تو ادا کا منہ کھل گیا

کیا نو کروڑ کی؟

ادا کے چلانے پر ادا کی ماں اور رانیہ بھی باہر آئیں

کیا ہوا؟

امی مجھے پکڑ لیں مجھے چکر آ رہے ہیں میں گر جاؤنگی

تبسم کے پریشانی سے بولنے پر ادا نے اپنا سر پکڑتے جواب دیا تو رانیہ نے فوراً سے ادا کا بازو پکڑا اور پھر اسے لیجاتے اندر لاؤنج میں بیٹھایا

ادا بیٹا کیا ہوا کیوں چکر آ رہے ہیں؟

اوہو امی شادی کے بعد تو ایسا ہوتا ہے ادا سچ سچ بتاؤ میں خالہ بننے والی ہوں نہ؟

تبسم کے سوال پر رانیہ جواب دیتی خوشی میں ادا سے سوال کر گئی

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے بس میری گاڑی کی قیمت سن کر اسے چکر آ گئے

رانیہ جے سوال پر بہرام نے فوراً جواب دیا تو ادا نے بہرام کو دیکھا

بھیا آپ کو پتہ ہے یہ تیس لاکھ گھڑی پہنتے ہیں اس میں رئیل ڈائمنڈ لگے ہوتے ہیں اور اب ان کی گاڑی بھی نو کروڑ کی ہے

ادا تمہارا شوہر کوئی عام انسان نہیں ہے وہ بہت امیر ہے

ادا کے عادل کو بولنے پر بہرام کی گھڑی کا سن کر جہاں تبسم اور رانیہ بھی حیران ہوئیں وہیں عادل نے مسکراتے جواب دیا

کیا آپ کے پاس واقع میں بہت پیسے ہیں؟

ہاں ادا میرے پاس بہت پیسے ہیں

ادا کے معصومانہ سوال پر بہرام نے فوراً جواب دیا تو ادا سر جھکا گئی

کیا ہوا ادا؟

ادا کے سر جھکانے پر رانیہ نے پریشانی سے سوال کیا

تو اگر میں آپ سے کسی جگہ جانے کا بولوں تو آپ مجھے لے کر جائیں گے؟

ہاں ادا تم جہاں بولو گی میں لے جاؤنگا

رانیہ کے سوال کو نظر انداز کرتی ادا بہرام سے بولی تو بہرام نے مسکراتے جواب دیا

مجھے اللہ تعالیٰ کے گھر جانا ہے عمرہ کرنے میں جب بھی ابو سے کہتی تھی تو ابو کہتے تھے اس میں بہت سارے پیسے لگتے ہیں اور میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کیا آپ مجھے لے کر جائیں گے؟

ٹھیک ہے جانِ بہرام میں تمہیں کے جاؤنگا

ادا کے سر جھکا کر بولنے پر بہرام پنجوں کے بل ادا کے پاس بیٹھتا بولا تو ادا خوش ہو گئی اور پھر اس نے کسی چھوٹے بچے طرح خوش ہوتے تالی بجانا شروع کر دی

ادا بس کر دو بڑی ہو گئی ہو تم؟

امی جائیں تیار ہو کر آئیں ہمیں عارفہ سے ملنے بھی جانا ہے

تبسم کے ڈانٹنے پر ادا منہ بناتی بولی اور پھر خود بھی تیار ہونے چلی گئی بھئ اب اسے اپنے شوہر کو محلے میں سب کو دیکھا کر جیلس بھی تو کروانا تھا۔

امی چلیں بھی یار دیر ہو رہی ہے

ادا بس دو منٹ رکو

ادا کے آواز لگانے پر تبسم پریشانی سے بولیں تو ادا سیدھے جا کر اپنی ماں کے سر پر کھڑی ہوئی اور اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ لیے

امی شادی میری نئ نئ ہوئی ہے آپ کی نہیں

پتہ ہے مجھے ادا

تو پھر آپ کو اتنا ٹائم کیوں لگ رہا ہے

ادا کی بات سنتے تبسم فوراً بولی تو ادا نے چڑ کر جواب دیا جس پر رانیہ آگے بڑھی

اوہو ادا امی نے بس کپڑے پہننے ہیں تمہارے تو کپڑے پریس تھے ہمارے تھوڑی تھے تو ٹائم تو لگتا ہے

اچھا نہ جلدی کریں

رانیہ کی بات پر ادا فوراً بولی تو رانیہ نے ہاں میں سر ہلایا پھر ادا کمرے سے باہر آئی

بہرام آپ کو یاد ہے نہ آپ نے سب نخرے کر کے کھانا ہے اور اگر وہ شیشے کے برتن رکھیں تو اور زیادہ ناک منہ بنانا ہے

اچھا وہ کیسے زرا ایک ڈیمو دے دو

ادا کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو ادا نے عجیب و غریب شکلیں بنا کر بہرام کو دیکھائی جبکہ ادا کو شکل بناتا دیکھ کر عادل اور عنایہ اپنا پیٹ پکڑ کر ہنسنے لگے تبھی رانیہ اور تبسم باہر آئیں اور پھر وہ لوگ فاروقی ہاؤس سے باہر نکلے تو ادا اپنی گاڑی کی طرف بڑھی تو سب لوگ حیران ہوئے

ادا ادھر جانا ہے

ہاں پتہ ہے مجھے مگر میں گاڑی میں جاؤنگی

رانیہ کی آواز پر ادا مڑتی فوراً بولی تو سب نے حیرانگی سے اسے دیکھا

مگر ادا رضیہ آنٹی کا گھر ہمارے سے صرف چار گھر چھوڑ کر ہے تم اس میں بھی گاڑی میں جاؤ گی

رانیہ کی بات سنتے ادا نے زور زور سے ہاں میں سر ہلایا تو بہرام گاڑی کی طرف بڑھا

بہرام یہ گارڈ بھیا بھی ساتھ جائیں گے ہمارے اور آپ گاڑی کی چابی دیں مجھے

تم گاڑی چلاؤ گی

ارے نہیں

بہرام کو آتا دیکھ کر ادا گارڈ کی طرف اشارہ کرتی بولی تو بہرام نے ہاں میں سر ہلایا تبھی

ادا آگے بڑھتی بہرام کے ہاتھ سے گاڑی کی چابی لے گئی تو بہرام نے پریشانی سے سوال کیا جس پر ادا نے نفی میں سر ہلایا

یہ آپ پکڑیں آپ چلائیں گاڑی میں اور بہرام پیچھے بیٹھیں گے جیسے ٹی وی میں بڑے لوگ بیٹھتے ہیں

ادا گارڈ کو چابی پکڑاتی بولی تو بہرام نے نفی میں سر ہلایا مگر پھر ادا کی بات پر عمل کرتے پچھلی سیٹ کے پاس آیا کیونکہ بہرام خانزادہ ادا کو کسی بات سے منع کر دے ایسا ناممکن تھا بہرام گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھا تو تبسم رانیہ اور عادل نفی میں سر ہلاتے آگے بڑھے جبکہ ادا اور عنایہ بھی گاڑی میں بیٹھ گئے پھر ادا کی فرمائش پر گاڑی رضیہ کے گھر کے آگے جا رکی تو گاڑی سے بہرام اور عنایہ نیچے اترے تو ادا کو نیچے نہ اترتا دیکھ کر بہرام نے پریشانی سے دروازہ کھولا تو ادا نے بہرام کو دیکھا

بیگم گھر آ گیا ہے اتر جاؤ

بہرام آپ کے گارڈز بلکل بھوندو ہیں انہیں کچھ نہیں آتا

کیا مطلب؟

ادا کی بات سنتے رانیہ تبسم عادل اور بہرام پریشان ہوئے پھر بہرام نے پریشانی سے سوال کیا تو ادا گندا سا منہ بنا گئی

آپ نے کہا تھا میں ان کی مالکن ہوں تو انہیں چاہیئے میرے لیے گاڑی کا دروازہ کھولیں ٹی وی میں سب امیر لوگ ایسے ہی گاڑی سے اترتے ہیں

جاؤ میم کا دروازہ کھولو

ادا کی بات سنتے بہرام ہنستے ہوئے اپنے گارڈ سے بولا تو گارڈ بھی ہاں میں سر ہلاتے فوراً ادا کی سائڈ آتا دروازہ کھول گیا تو ادا بڑے سٹائل سے گاڑی سے نیچے اتری اور پھر گھوم کر بہرام کے پاس آئی

بہرام آپ کے گارڈز بہت لیٹ کرتے ہیں انہیں سمجھائیں زرا

اگر تمہارا ڈرامہ ختم ہو گیا تو اندر چلیں

ادا کی بات سنتے بہرام نے ہاں میں سر ہلایا تو ادا کی ماں غصے سے بولیں جس پر ادا فوراً سے تبسم کے پاس آئی تو رانیہ نے بیل بجائی اور پھر انہیں رضیہ کی چھوٹی بیٹی آسفہ نے دروازہ کھولا

اسلام و علیکم کیسی ہو آسفہ

وعلیکم سلام ادا میں ٹھیک ہوں آؤ اندر آؤ

ادا کی بات سنتے آسفہ نے مسکراتے جواب دیا تو ادا اندر داخل ہوئی اور پھر اس کے پیچھے پیچھے رانیہ تبسم عنایہ عادل اور بہرام بھی داخل ہوئے تو آسفہ بہرام کی پرسنیلٹی

دیکھ کر پہلی نظر میں ہی اس پر فلیٹ ہو گئی رضیہ نے ان سب کو لیجا کر ڈرائینگ روم میں بیٹھایا تبھی عارفہ اور اس کا شوہر اندر آئے اور سب سے ملتے صوفوں پر ان کے پاس بیٹھے تو آسفہ بوتل ڈال کر لے آئی اور پھر اس نے سب کو بوتل پاس کی بہرام نے جیسے ہی بوتل کا گلاس پکڑا تو اس نے سامنے رانیہ کے ساتھ بیٹھی ادا کو دیکھا جو بوتل ایسے پی رہی تھی جیسے پہلی دفعہ دیکھی ہو بہرام نے ادا کو دیکھتے عادل کو اشارہ کرتے ادا کی طرف متوجہ کیا تو عادل کو بھی ہنسی آئی پھر عادل ہلکہ سا ادا کی طرف جھکا تم بہرام کو ساتھ ساتھ بتاتی جاؤ نخرے کیسے کرنے ہیں ورنہ وہ بوتل ایسے پیئے گا جیسے پہلی دفعہ دیکھی ہو تمہاری عزت کا سوال ہے اسے بتاتی جانا

عادل کی بات سنتے ادا نے اپنا گلاس دیکھا جو خالی تھا تو ادا کا منہ بن گیا مگر پھر وہ ادا ہی کیا جو ڈرامے نہ کرے اس نے خالی گلاس سے ہی بہرام کو نخرے کر کے دیکھائے تو بہرام کو اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل لگا جبکہ عادل کا چہرہ اپنی ہنسی چھپاتے لال سرخ ہو گیا تھا پھر بہرام نے ادا کی طرح ہی ناک منہ بنایا تو ادا نے اسے تھمزاپ کرتے شاباشی دی تو رانیہ کو بھی ہنسی آئی مگر وہ خاموش رہی

بیٹا آپ کمفرٹیبل ہو نہ؟

جی آنٹی

رضیہ کی بات پر بہرام فوراً بولا تو ادا نے اسے گھورتے نفی میں سر ہلایا تو بہرام نے اپنا منہ گول کیا جیسے کہنا چاہتا ہو "او سوری"

آپ کام کیا کرتے ہیں؟

میں ایک بزنس مین ہوں

عارفہ کے شوہر علی کے سوال پر بہرام فوراً بولا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا وہ بہرام کے بلکل سامنے والے صوفے پر ایسے چوڑا ہو کر بیٹھا تھا جیسے وہ کسی سلطنت کا بادشاہ ہو اور وہ جب آکر بیٹھا بھی تھا تو اس نے بڑے ایٹیٹیوڈ سے سامنے ٹیبل پر اپنی گاڑی کرولا کی چابی رکھی تھی اس بات سے انجان کے سامنے بیٹھا شخص اسے بس اس کے پوچھے گئے سوالوں کے جوابوں میں ہی چاروں خانے چیت کرنے کی طاقت رکھتا ہے بس وہ یہاں سب پر اپنا آپ ظاہر کر کے کسی کو نیچا نہیں دیکھانا چاہتا تھا

میں بھی ایک بزنس مین ہوں میری اپنی پانچ دکانیں ہیں اور میں وہاں سپورٹس کا سامان بیچتا ہوں بہت اچھا ویل سیٹل کام ہے میرا آپ لگانا چکر دکان پر کبھی میں دیکھاؤں گا آپ کو اپنی دکانیں کچھ پسند آئے تو لے لیجیے گا میری طرف سے گفٹ سمجھ کر

ویسے بھائی آپ کس کمپنی کا سامان بیچتے ہیں؟

علی کی بات سنتے ادا کو غصہ آیا کیونکہ بہرام بس اس کی بات سنتے ہاں میں سر ہلا رہا تھا

بس پھر کیا تھا ادا نے بیچ میں ٹانگ اڑانا اپنا فرض سمجھا اور فوراً سوال کیا

ویسے تو بہت سی کمپنیز ہیں مگر خانزادہ سپورٹس کی بہت ڈیمانڈ ہے تو میں پھر بس وہی سیل کرتا ہوں آپ کا کس چیز کا بزنس ہے؟

میں خانزادہ سپورٹس کا مالک بہرام خانزادہ ہوں

علی نے ادا کو جواب دیتے بہرام سے سوال کیا وہ بہرام کو ایک عام سا بزنس مین سمجھ رہا تھا کیونکہ اس وقت بہرام ایک عام سی شرٹ اور جینز میں اس کے سامنے بیٹھا تھا علی کا سوال سنتے بہرام نے فوراً جواب دیا تو علی کی سٹی پٹی گم ہو گئی جبکہ علی کی حالت دیکھتے ادا کو بہت خوشی ہوئی اور کیوں نہ ہوتی آخر اس نے رضیہ آنٹی کے داماد کا منہ بند کروایا تھا اسے تو مزا آنا ہی تھا بہرام کا جواب سنتے علی کچھ سیدھا ہوا تبھی آسفہ اندر آئی

امی کھانا لگ گیا ہے آجائیں

آسفہ کی بات سنتے رضیہ بیگم نے ہاں میں سر ہلاتے سب کو اشارہ کیا تو سب اٹھتے ٹیبل کے قریب آئے جبکہ بہرام کو اچانک کال آنے پر بہرام ڈرائینگ روم میں ہی رک گیا

ادا بہرام کہاں ہے؟

وہ امی ان کا کوئی فون آیا ہے کہہ رہے ہیں بات کر کے آتا ہوں

تبسم کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو ادا کی ماں نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر ٹیبل پر بیٹھ گئی

آپ بہت پیارے ہیں

آسفہ جو سب سے نظر چراتے ڈرائینگ روم میں بہرام کے پاس آئی تھی فوراً بولی تو

بہرام نے چونک کر اسے دیکھا مگر کوئی ردعمل ظاہر نہ کیا

بہرام یہ کون ہے بیٹا؟

دائمہ وہ ہم ادا کی محلے والی آنٹی کے گھر دعوت پر آئیں ہیں۔۔

اور ادا کہاں ہے؟

آسفہ کی آواز سنتی دائمہ نے فوراً سوال کیا تو بہرام نے جواب دیا جبکہ بہرام کی بات

سنتے دائمہ اس بات کاٹتی بولیں تو بہرام پریشان ہوا آج تک دائمہ نے کبھی اس کی بات

نہیں کاٹی تھی

وہ باہر گئی ہے ٹیبل ہر کھانا لگ گیا ہے اس لیے میں آپ سے بات کر رہا تھا۔۔

اچھا میری ادا سے بات کرواؤ زرا

بہرام کے بولنے پر دائمہ ایک بار پھر اس کی بات کاٹتی بولی تو بہرام نے پریشانی سے

فون کو دیکھا مگر پھر بس خاموشی سے آسفہ کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے باہر نکل آیا

اور سیدھے چلتے ٹیبل کے پاس آیا

ادا دائمہ کا فون ہے تمہیں بلا رہی ہیں

بہرام کی بات سنتے ادا اٹھ کر بہرام کے پاس آتی اسے اشارہ کر گئی جس پر بہرام نے اس کے کان سے فون لگایا چونکہ ادا کھانا شروع کر چکی تھی تو اس کے ہاتھ گندے تھے اس لیے اس نے فون کو ہاتھ نہیں لگایا

اسلام و علیکم دائمہ

وعلیکم السلام ادا تم کھانا کھا لو آرام سے گھر جا کر بات کرنا مجھ سے

جی دائمہ اوکے

ادا کے سلام پر دائمہ فوراً بولی تو ادا نے پریشانی سے جواب دیا اور پھر دائمہ فون کاٹ گئی ان کے بیٹے نے بچپن سے لے کر آج تک بہت ظلم سہے تھے اور وہ مسکرانا بھول چکا تھا ادا کے آنے سے وہ ایک بار پھر مسکرانا شروع ہوا تھا وہ ادا اور بہرام کو لڑتا نہیں دیکھ سکتی تھی اس لیے انہوں نے آسفہ کی آواز سنتے بہرام کو بہانے سے ادا کے پاس بھیج دیا تھا

آ جائیں کھانا کھا لیں

دائمہ کو فون کاٹتا دیکھ کر ادا فوراً بولی تو بہرام نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر وہ رانیہ اور ادا کے بیچ میں علی کے بلکل سامنے جا کر بیٹھ گیا

آنٹی چینی کی پلیٹ نہیں ہے بہرام کانچ کے برتن میں نہیں کھاتے

بہرام کو بیٹھتے دیکھ کر ادا فوراً بولی تو بہرام نے ادا کو دیکھا

تمہاری بہن کتنی جھوٹی ہے

آپ کو اب پتہ چلا ہے مجھے تو بچپن سے پتہ ہے

بہرام ہلکی آواز میں رانیہ سے بولا تو رانیہ نے مسکراتے جواب دیا تبھی آسفہ چینی کی پلیٹ لے آئی

بیگم مجھے اس پلیٹ کا ڈیزائن پسند نہیں آیا

آپ مہمان آئے ہیں کسی کے گھر برتنوں کی دکان میں نہیں آئے کہ آپ کو ڈیزائن پسند نہیں آیا تو دوسرا دیکھا دیں چپ چاپ سے اسی میں کھائیں ایک تو آپ کے نخرے نہیں ختم ہوتے کانچ میں نہیں کھاتا چینی میں کھاؤنگا عجیب کسی کے گھر جا کر تو لحاظ کیا کرے شرمندگی ہوتی ہے

پلیٹ کو دیکھتے بہرام ادا سے بولا تو ادا نے غصے سے جواب دیا جبکہ ادا کو جواب میں بہرام کو ڈانٹتے دیکھ کر رانیہ کی بائٹ پھنسی وہ اسے ایسے ڈانٹ رہی تھی جیسے اس نے واقع میں چینی کی پلیٹ مانگی ہو جبکہ بہرام تو ڈانٹ کھا کر بس خاموشی سے پلیٹ میں سالن ڈال کر کھانے لگا کھانے کے بعد رضیہ بیگم نے میٹھے میں رس ملائی رکھی

بہرام بیٹا گھر جا کر ٹریپل جیم کرنے کے لیے تیار رہنا یہاں کھائی جاؤ سب تم گھر جا کر اندازہ ہو گا تمہیں

رس ملائی کو دیکھ کر بہرام کے زہن میں سب سے پہلا خیال یہی آیا مگر وہ خاموش رہا

آنٹی بہرام کے لیے مت ڈالیے گا وہ رس ملائی نہیں کھاتے

ارے پر کیوں؟

وہ میٹھی ہے نہ اور بہرام ڈائیٹنگ کرتے ہیں تو اس لیے پہلے ہی بہت موٹے ہوگئے ہیں

رضیہ کو باؤل میں رس ملائی ڈالتے دیکھ کر ادا فوراً بولی تو رضیہ نے پریشانی سے سوال کیا جس پر ادا نے فوراً جواب دیا تو بہرام کو صدمہ لگا وہ اس کی اتنی محنت سے بنائی گئ بوڈی کو موٹاپا بول رہی تھی

کوئی بات نہیں ادا وہ گھر جا کر ڈائٹ کر لے گا رضیہ تم ڈالو وہ کھا لے گا

اپنے داماد کے بارے میں سنتے تبسم ادا کو آنکھیں نکالتے بولی تو ادا نے منہ بسوڑا اب بھلا سب ر ملائی کھاتے اور تبسم کا داماد منہ دیکھتا ایسا تھوڑی ہو سکتا تھا تبسم کی بات

پر رضیہ نے مسکراتے رس ملائی ڈال کر بہرام کی طرف بڑھائی تو بہرام نے خاموشی سے پکڑ لی وہ تو شکر کر رہا تھا س کی بیوی اسے بچہ لے گی مگر اس کی ساس نے داماد کے پیار میں سب بگاڑ دیا بہرام نے رس ملائی پکڑتے ادا کو دیکھا جو بہرام کو دیکھتے

نفی میں سر ہلا رہی تھی مگر اب اسے اپنی ساس کا بھی تو دل رکھنا تھا اس لیے اپنی بیگم کے نفی میں سر ہلاتے چہرے کو دیکھتے ہوئے بہرام نے رس ملائی کا چمچہ خاموشی سے منی میں رکھا تو ادا نے رونے کی تیاری پکڑی جبکہ ادا کی شکل دیکھتے بہرام کندھے اچکا گیا اب وہ بیچارہ بھی کیا کرتا

ادا بیٹا پہلے کھا لو پھر گھر بھی جانا ہے

ادا کو مسلسل بہرام کو گھورتے دیکھ کر تبسم مسکراتے ہوئے غصے سے بولیں تو ادا نے بھی رس ملائی کھا لی پھر چند لمحوں بعد وہ لوگ باہر نکلے تو ادا خاموشی سے اپنا پرس اٹھاتی پیدل گھر کی طرف چل پڑی

ادا اب تمہیں گاڑی میں نہیں جانا؟

نہیں جانا مجھے آپ کی سڑی ہوئی گاڑی میں خودی جائیں

ادا غصے سے کہتی آگے بڑھی تو بہرام نے عنایہ کو اشارہ کیا جس پر عنایہ بھاگ کر گاڑی میں بیٹھ گئی جبکہ بہرام پیدل چلتا ادا کے پاس آیا

ادائے جاں ناراض ہو؟

نہیں میں کیوں ناراض ہوں گی میں تو بہت خوش ہوں جو آپ نے میری بات نہیں مانی اپنی ساس کی مانی

ادائے جان سنو تو

بہرام کے سوال پر ادا غصے سے بولی تو بہرام انتہائی پیار سے بولا جبکہ بہرام کو اس طرح پیار سے ادا کو مناتے دیکھ کر ان کے پیچھے چکتے تبسم رانیہ اور عادل بھی حیران تھے وہ اتنی بڑی کمپنی کا مالک تھا جو اس وقت ادا کی ناراضگی مٹانے کے لیے اس کے ساتھ چلتا دنیا بھر کی محبت لہجے میں سموئے بول رہا تھا اور اس کا ایسا مٹھا بولنا رانیہ کو رونے پر مجبور کر رہا تھا

جانِ بہرام۔۔۔

نہیں ہوں میں آپ کی جانِ بہرام جائیں آپ نے امی کی مانی ہے اب امی کو ہی جانِ بہرام بنا لیں مجھ سے بات نہ کریں

ادا کو کوئی جواب نہ دیتا دیکھ کر بہرام ایک بار پھر بولا تو ادا نے غصے سے جو منہ میں آیا بنا سوچے سمجھے بول دیا تبھی سب لوگ فاروقی ہاؤس کے گیٹ سے اندر داخل ہوئے ادا کی بات سنتے تبسم نے اپنے پاؤں ڈے جوتا نکالا تو ادا بھاگ کر اندر چلی گئی

ادا کی بچی روکو تم تمہیں میں بتاتی ہوں

ادا کو بھاگتے دیکھ کر تبسم بھی اس کے پیچھے بھاگیں جبکہ عادل بہرام اور عنایہ کھڑے

زور زور سے ہنسنے لگے پھر وہ تینوں بھی اندر بڑھے تو عادل کو رانیہ ڈرائینگ روم میں بیٹھی نظر آئی رانیہ کو دیکھتے عادل رانیہ کے پاس آیا اور پھر اسے روتا دیکھ کر پریشان ہوا اور اس کے پاس بیٹھا

رانیہ کیا ہوا کیوں رو رہی ہو تم؟

کچھ نہیں بھائی بس ویسے ہی

عادل کی بات سنتے رانیہ فوراً بولی تو عادل نے اسے کندھے سے پکڑتے اپنے سینے سے لگایا اور اس کے سر پر ہلکہ سا ہاتھ پھیرتے پیار کیا

کیا بات ہے رانی بھائی کو نہیں بتاؤ گی تو کس کو بتاؤ گی؟

بھیا میں گلہ نہیں کر رہی نہ ہی میں جیلس ہوں بس بہرام کو ادا سے ایسے پیار کرتا دیکھ کر پتہ نہیں کیوں مجھے رونا آ گیا اور مجھے ڈر بھی بہت لگ رہا ہے

کس بات سے رانی؟

عادل کے پیار سے پوچھنے پر رانیہ نے روتے جواب دیا تو عادل نے پریشانی سے سوال کرتے رانیہ کو دیکھا

بھیا وہ بہرام نے جنہیں بولا ہے پتہ نہیں انہیں میں پسند آؤنگی یا نہیں

تم فکر مت کرو رانیہ وہ تمہیں پسند کرنے نہیں آ رہے بلکہ منہ میٹھے کی رسم کرنے آ رہے

ہیں اور فکر مت کرو آیان مجھ سے بھی اچھا ہے وہ تمہارا بہت خیال رکھے گا اور پھر تم تو میچیور بھی ہو ایم شیور تم اپنا گھر سنبھال لو گی

رانیہ کی بات سنتے عادل کچھ بولتا اس سے پہلے ہی بہرام اندر آتا بولا تو رانیہ نے مزید سر جھکایا پھر بہرام رانیہ اور عادل کے پاس آیا اور پنجوں کے بل رانیہ کے سامنے بیٹھ گیا

تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں بہنہ اگر عادل تمہارا بھائی ہے تو میں بھی تمہارا بھائی ہوں اور سچ کہوں تو تمہارے عادی بھائی سے بہت سمارٹ بھی ہوں تمہارے شوہر کی میرے سامنے آواز نہیں نکلتی

بہرام کی بات سنتے رانیہ ہلکہ سا مسکرائی تو بہرام نے رانیہ کے سر پر ہاتھ رکھتے اسے پیار دیا اور ہلکہ سا مسکرایا

بس اتنا ذہن میں رکھنا رانیہ تمہیں آیان اور اس ممی کے ساتھ رہنا ہے دنیا بہت باتیں بنائے گی مگر تمہیں ان پر بلکل دھیان نہیں دینا جیسے میری جھلی نہیں دیتی

اگر آیان میرا ساتھ ساری زندگی دے گا تو میں سب کچھ برداشت کر لونگی

اس کی فکر مت کرو وہ تم سے بہت پیار کرے گا اور ہر چیز میں تمہارا ساتھ دے گا

بہرام کی بات سنتے رانیہ فوراً بولی تو بہرام نے مسکراتے جواب دیا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا تبھی ادا بھاگتی ہوئی اندر آئی

بھیا بچا لو امی سے

ادا کی شکل دیکھتے بہرام رانیہ اور عادل تینوں ہنسنے لگے مگر پھر اپنی ماں کو اپنے پیچھے نہ آتے دیکھ کر ادا نے سکون کا سانس لیا

تم ایسی حرکتیں کیا ہی نہ کرو کہ آنٹی تمہیں ڈانٹیں

کونسی آنٹی؟

آپ کی امی جانم

بہرام کی بات سنتے ادا نے سوال داغا تو بہرام نے فوراً جواب دیا

آپ کا کیا امی کہتے منہ ٹوٹتا ہے؟

میں تجھے بتاتی ہوں ٹوٹتا ہے کہ نہیں

ادا کا سوال سنتے دروازے سے آتی تبسم غصے سے بولی تو ادا فوراً عادل کے پیچھے گھس گئی جبکہ ادا کی اس حرکت پر سب نے اپنی ہنسی چھپائی

رانیہ اٹھ جا اب کباب فرائی کر دے پھر تیار ہو جانا مہمان آنے والے ہیں

امی رانیہ آپی کے سسرال والے آرہے ہیں آپ انہیں تیار ہونے دیں میں کباب فرائی کر دیتی ہوں

تبسم کی بات سنتے رانیہ نے ہاں میں سر ہلایا تو ادا فوراً بولی

رہنے دو باجی مجھے کباب فرائی کروانے ہیں جلانے نہیں ہیں

ادا کی بات سنتے تبسم فوراً بولی تو ادا نے منہ بنایا

لو میں اتنے اچھے کباب فرائی کرتی ہوں آپ بہرام سے پوچھ لیں بے شک دائمہ نے اتنی تعریف کی تھی میری جب میں نے کباب فرائی کر کے انہیں کھلائے تھے

سچی بہرام؟

ادا کے منہ بنا کر بولنے ہر تبسم نے بہرام سے تصدیق کی تو بہرام نے ہاں میں سر ہلایا وہ ادا کی شکل دیکھتے یہ نہ کہہ سکا کہ ادا بس پاس کھڑی تھی فرائی تو بہرام نے کیے تھے اور تعریف ساری ادا نے وصول کی تھی

ٹھیک ہے پھر جاؤ دو پیکٹ فرائی کر دو تم تیار ہو جاؤ اٹھو

اوکے امی چلیں بہرام

ادا کی ماں پریشانی سے بولیں تو ادا فوراً جواب دیتے بولی تو تبسم نے ادا کو حیرانگی سے دیکھا

اسے کہاں لیجا رہی ہو؟

امی میں بہرام کی شکل دیکھتے فرائی کرو تو اچھے فرائی ہوتے ہیں ورنہ سب جل جاتے ہیں

تبسم کے سوال پر ادا نے فوراً جواب دیا تو بہرام اپنی بیوی کی چلاکی پر عش عش کر اٹھا

ہیں یہ کیا لوجک ہے تمہارا

ہاں امی اور جب تک کباب فرائی نہ ہو جائیں کیچن میں مت آنا آپ رانیہ آپی کی مدد کر دینا چلیں بہرام دیر ہو رہی ہے کم

تبسم کی بات سنتے ادا فوراً بولی اور پھر ہاتھ کے اشارے سے بہرام کو لیتی کیچن میں گھس گئی اور کیچن کا دروازہ بند کر دیا

توبہ لڑکی کباب فرائی کرنے لگی ہو کیا کرنے لگی ہو دروازہ بند کر دیا اندر سانس بھی نہیں آنا تم دونوں کو

اوہو امی جائیں نہ آپ کو کباب مل جائیں گے

تبسم کی بات سنتے ادا فوراً بولتی انہیں کیچن سے نکالتی دروازے کو تالہ مار گئی اور پھر فریزر سے کباب کے پیکٹ نکالتے بہرام کو پکڑائے تو بہرام نے مسکراتے ہوئے پیکٹ پکڑے اور پھر بازو فولڈ کرتے کباب کڑاہی میں ڈالے پھر ادا کا ہاتھ کھینچتے اسے سامنے کیا تو ادا پریشان ہوئی

بہرام مجھے کیوں کھڑا کیا ہے فرائی تو آپ کر رہے ہیں

ہاں بیگم میں فرائی کر رہا ہوں مگر تم بھی یہاں کھڑی رہو گی اب اتنی چلاکی سے تم اپنی امی کی تعریفیں وصول کرو گی تو کچھ حق تو میرا بھی بنتا ہے

ادا کی بات سنتے بہرام اس کے کندھے پر تھوڑی رکھتے بولا تو ادا حیران ہوئی

کیا مطلب میں سمجھی نہیں

رات کو سمجھاؤں گا بے بی گرل ابھی بس چپ چاپ سے کھڑی رہو

ادا پریشانی سے بولی تو بہرام نے مسکراتے جواب دیا اور پھر کباب کو الٹ پلٹ کرتے

پلیٹ میں نکالا

بہرام اس کی وہ والی سیٹینگ بھی کریں نہ جو آپ نے کراچی میں کی تھی

کیچپ اور سالاد کا پتہ لاؤ

ادا کی فرمائش سنتے بہرام فوراً بولا تو ادا فریج سے دونوں چیزیں نکال لائی پھر بہرام نے

ڈیش میں سلاد کا پتہ رکھتے اوپر کباب رکھے اور سائڈ میں کیچپ سے ڈیزائن بنایا تو ادا خوش

ہوتی تالی مارنے لگی پھر اس نے فوراً کیچن کا دروازہ کھولا

امی کباب فرائی ہو گئے ہیں

ہو گئے فرائی دیکھاؤ زرا

ادا کی بات سنتے تبسم کیچن میں آتی بولی تو ادا نے ٹرے تبسم کے آگے کی مگر ماں تو پھر

ماں ہوتی ہے تبسم ٹرے دیکھتے فوراً پہچان گئی کے کباب کس نے فرائی کیے ہیں

کیسے فرائی ہوئے ہیں امی

بہت اچھے فرائی ہوئے ہیں ماشاءاللہ مجھے نہیں پتہ بہرام تمہیں کوکینگ بھی آتی ہے

تبسم کی بات سنتے ادا کا منہ کھل گیا جبکہ تبسم نے فوراً گرم چمٹا اٹھایا تو بہرام اور عادل نے ایک دوسرے کو تالی مارتے قہقہ لگایا

امی آپ کو کس نے بتایا

میں ماں ہوں تمہاری ادا مجھے سب پتہ ہے جس لڑکی کو پانی میں شربت گھولنا نہ آتا ہو وہ کباب فرائی کرے گی میں حیران تھی مجھے لگا تو نے شادی کے بعد سیکھ لیا کھانا بنانا مگر میں کیسے بھول گئی تم ادا فاروقی ہو اپنی حرکتوں سے باز نہیں آؤ گی

اب وہ ادا بہرام خانزادہ ہے

ادا کے سوال پر تبسم چلاتے بولیں تو بہرام نے فوراً جواب دیا جس پر ادا کی ماں نے ایک غصیلی نظر بہرام پر ڈالتے اسے بھی چپ کروایا

ادا تمہیں شرم نہیں آئی اس سے کباب فرائی کرواتے وہ یہاں اپنے سسرال آیا ہے یا تمہارے کباب فرائی کرنے آیا ہے

مگر امی آپ کو پتہ کیسے چلا یہ تو بتائیں

بیٹا تم ایک دم ٹھیک ہو تمہیں کچھ بھی نہیں ہوا جبکہ بہرام کو پسینہ آیا ہوا ہے کیونکہ وہ چولہے کے آگے کھڑا تھا اور اس نے بازو بھی فولڈ کیے ہیں جبکہ تم نے ایسا کچھ نہیں کیا

تو چولہے کے آگے تو میں بھی کھڑی تھی پھر مجھے پسینہ کیوں نہیں آیا

ادا کے سوال پر تبسم فوراً بولی تو ادا نے سوال کیا

تم چولہے کے آگے کیا کر رہی تھی؟

وہ بہرام نے میرے کندھے پر توڑی رکھی ہوئی تھی وہ کہہ رہے تھے کچھ حق ان کا بھی بنتا ہے

پتہ نہیں کیسے مجھے سمجھ نہیں آیا

تبسم کے پریشانی سے سوال کرنے پر ادا نے فوراً جواب دیا تو تبسم نے ادا کو گھورا جس پر

ادا فوراً باہر کو بھاگی تو اس کے پیچھے پیچھے عادل اور بہرام بھی کیچن سے باہر آئے۔

بہرام میری دائمہ سے بات کروائیں پلیز

اس وقت تو دائمہ عاشی کو سپارہ پڑھاتی ہیں بعد میں کر لینا

ادا کیچن سے نکلتے سیدھے لاؤنج میں آئی اور پھر اپنے پیچھے عادل اور اور بہرام کو آتے

دیکھ کر فوراً بولی تو بہرام نے جواب دیا جس پر ادا ہاں میں سر ہلاتی تیار ہونے چلی گئی

شام کے پانچ بجے تھے جب فاروقی ہاؤس کی بیل بجی تو تبسم نے جا کر دروازہ کھولا

اور پھر چھ سات گارڈز ہاتھوں میں مختلف سائز کے تحائف اور میٹھائی پکڑے اندر

آئے اور ان کے پیچھے پیچھے سمینہ اور آیان اندر داخل ہوئے تو تبسم نے سمینہ کو انتہائی

خوش دلی سے ویلکم کیا اور انہیں اندر لاتی ڈرائینگ روم میں بیٹھا گئی سمینہ کے کہنے پر

گارڈز سارے تحائف ٹیبل پر رکھ کر گھر سے باہر چلے گئے تو بہرام کالی جینز اور کالی شرٹ پہنے ڈرائینگ روم میں داخل ہوا

اسلام و علیکم

وعلیکم السلام تمہارا ہی انتظار تھا میری ننھی ادا کہاں ہے؟

آرہی ہے تیار ہو رہی ہے

بہرام کے سوال پر سمینہ نے سلام کا جواب دیتے سوال داغا تو بہرام نے مسکراتے جواب دیا اور پھر آگے بڑھتا آیان سے پہلے ہاتھ ملایا اور پھر گلے ملا یہ بہرام اور آیان کا بچپن ڈے ہی ایک دوسرے کو ملنے کا ایک مخصوص انداز تھا آیان سے ملتے بہرام مسکراتے ہوئے آیان کے پاس والی کرسی پر بیٹھا تبھی ادا اور عادل اندر آئے

اسلام و علیکم فیری آنٹی

وعلیکم السلام میری ننھی سی ادا کیسی ہو

ایک دم تندرست

ادا جع بہرام سے میچنگ کرتے کالے جوڑے میں ملبوس تھی اندر آتی خوشی سے بولی تو سمینہ بیگم نے بھی اسے پیار سے جواب دیتے سوال کیا جس پر ادا اپنے دونوں بازو کسی باڈی بلڈر کی طرح ہوا میں اٹھاتے بولی تو سمینہ کے ساتھ ساتھ آیان بھی ہنسا آیان

کو ہنستا دیکھ کر ادا نے ایسے ہائے میں ہاتھ ہلایا جیسے وہ بہرام کا نہیں بلکہ ادا کا بچپن کا دوست ہو ادا کو ہاتھ ہلاتا دیکھ کر آیان نے بھی ہنستے ہاتھ ہلایا تو ادا جا کر بہرام کے پاس بیٹھی تو عادل بھی اپنی ماں کے پاس جا بیٹھا

آنٹی یہ میری گندی سی امی ہیں اور یہ دنیا کے سب سے اچھے بیسٹ والے میرے بڑے بھائی ہیں

ماں تو سب کو گندی لگتی آیان سے پوچھو

ادا کی بات سنتے جہاں تبسم نے ادا کو گھورا وہیں سمینہ نے ہنستے جواب دیا تو تبسم بھی ہلکہ سا مسکرائی

سچی آیان بھائی فیری آنٹی گندی ہیں؟

ہاں نہ بہت گندی ہیں مجھے ہر وقت تانے دیتی رہتی ہیں کہ میں نکما ہوں

وہ تو آپ ہو اس کی ٹینشن نہیں

ادا ہلکہ سا آگے جھکتی کسی رازدار کی طرح بولی تو آیان نے اپنا دکھڑا اسی انداز میں سنایا جبکہ آیان کی بات سنتے ادا اونچی آواز میں بولی تو بہرام نے قہقہ لگایا اور آیان تو بس اپنی بھابھی کو دیکھ رک رہ گیا جو فوراً سے اپنی فیری آنٹی کی سائیڈ ہو گئی تھی

میں آج آپ سے رانیہ کا ہاتھ مانگنے نہیں آئی بلکہ منہ میٹھے کی رسم کرنے آئی ہوں مجھے ادا

بہت پسند ہے اور مجھے یقین ہے رانیہ اس جیسی ہی ہو گی

میری دونوں بیٹیاں اپنے باپ پر گئی ہیں شکل و صورت سے ایک جیسی ہیں مگر میری ادا جھلی ہے رانیہ ایسی نہیں ہے

سمینہ کی بات سنتے تبسم فوراً بولی تو سمینہ ہلکہ سا مسکرائی

یہ تحائف میں اپنی بہو کے لیے لائی تھی کہاں ہے وہ؟

تیار ہو رہی ہے میں لے کر آتی ہوں

امی رکیں میں بھی چلوں گی

سمینہ کی بات سنتے تبسم فوراً بولتے اٹھیں تو ادا بھی ان کے ساتھ باہر آئی اور اپنی ماں کے ساتھ رانیہ کے کمرے میں گئی جو لائٹ پنک فراک میں نک سیک سی تیار بہت خوبصورت لگ رہی تھی

رانیہ تم تیار ہو؟

جی امی میں تیار ہوں مگر میں ڈرائینگ روم میں نہیں جاؤ نگی

تبسم کی بات پر رانیہ فوراً بولی تو ادا کی ماں پریشان ہوئی

کیوں نہیں جاؤ گی اتنا اچھا رشتہ ہے ایسے رشتے بار بار نہیں آتے بیٹا

جانتی ہوں امی مگر مجھے آیان کے سامنے نہیں جانا مجھے ڈر لگ رہا ہے

اوہو آپی اتنی سی بات میں فیری آنٹی کو یہاں لے آتی ہوں

روکو تم

تبسم کا سوال سنتے رانیہ نے جواب دیا تو ادا فوراً بولتی مڑی جس پر تبسم اسے فوراً روک گئی

ہاں لڑکا تو ساتھ ہے یہ میں نے سوچا ہی نہیں روکو عادل کو پوچھنے دو تم جاؤ بھائی کو بلا کر لاؤ اور کچھ کسی سے مت کہنا

تبسم پریشانی سے بولی پھر خود ہی حل سوچتی ادا سے بولیں تو ادا ہاں میں سر ہلاتی ڈرائینگ روم میں آئی جہاں عادل اور بہرام آیان اور سمینہ سے باتیں کر رہے تھے

بھیا آپ کو امی بلا رہی ہیں

ادا یہ کہتے فوراً بھاگ گئی نہ وہ وہاں کھڑی ہو گی نہ اس کی زبان پھسلے گی جبکہ ادا کی اس حرکت پر سب لوگ حیران ہوئے مگر پھر عادل ایکسکیوز کرتا اٹھ کر پریشانی سے رانیہ کے کمرے میں آیا

کیا ہوا امی؟

عادل آیان ساتھ ہے بیٹا رانیہ کو بھی ڈر لگ رہا ہے اور مجھے بھی ایسے ٹھیک نہیں لگ رہا تم بتاؤ کیا کروں

عادل کے سوال پر تبسم پریشانی سے بولیں تو عادل بھی پریشان ہوا پھر اس نے جیب سے فون نکالتے بہرام کو میسج کیا تو چند لمحوں بعد بہرام بھی آگیا

کیا ہوا عادل از آیورتھنگ اوکے؟

بہرام ہمارے ہاں شادی سے پہلے لڑکی لڑکے کو آمنے سامنے نہیں لاتے اور رانیہ بھی آیان کے سامنے آنے سے گھبرا رہی ہے اب تم بتاؤ کیا کریں

چل یار کچھ نہیں ہوا تم لوگ اپنی رسموں سے چلو اور جو بھی بات ہے ڈائریکٹ بول دو آنٹی اور آیان مائینڈ نہیں کریں گے رہی بات ڈامنے آنے کی تو اٹس اوکے تم آنٹی کو باہر بلا لو ادا اور آنٹی رانیہ کے ساتھ بیٹھ جائیں گی اور ہم دونوں آیان کے پاس

بہرام کے پریشانی سے سوال پر عادل نے اپنا مسئلہ بتایا تو بہرام نے فوراً جواب دیا

مگر بیٹا انہیں برا نہ لگ جائیں

کچھ نہیں ہوگا آنٹی آپ فکر نہ کریں

میں فیری آنٹی کو لے کر آتی ہوں

بہرام کا جواب سنتے تبسم پریشانی سے بولی تو بہرام نے جواب دیا جس ادا فوراً بولتی ڈرائینگ روم میں آئی

آنٹی آپ باہر آجائیں ہمارے ہاں رسم ہے شادی سے پہلے لڑکا لڑکی ایک دوسرے کو

نہیں ملتے

کوئی بات نہیں میں آجاتی ہوں

ادا کو ڈرائینگ روم میں جاتا دیکھ کر بہرام اور عادل بھی اس کے پیچھے آئے ڈرائینگ روم میں آتے ہی ادا بولی تو سمینہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ باہر آگئی جبکہ ادا کی بات سنتے آیان نے منہ بناتے بہرام کو دیکھا تو اس نے کندھے اچکائے

چیمپینزی

چمکادر

بہرام کو کندھے اچکاتے دیکھ کر آیان چڑ کر اسے اس نام سے بلا گیا جو وہ اسے بچپن سے کہتا آ رہا تھا تو بہرام نے بھی حساب بیباک کیا جبکہ ان دونوں کی بات سنتے عادل ہلکہ سا مسکرایا ادا نے سمینہ کو لاتے لاؤنج میں بیٹھایا تو رانیہ اور تبسم ایک ساتھ لاؤنج میں آتے سمینہ کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی

ماشاءاللہ میری بہو بہت خوبصورت ہے بیٹا یہاں آؤ میرے پاس

رانیہ کو دیکھتے سمینہ فوراً بولی اور پھر ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے پاس بلایا تو رانیہ سر جھکائے خاموشی سے اٹھتی سمینہ کے پاس آ بیٹھی

باجی میرے شوہر کی وفات کو آٹھ سال ہو گئے ہیں حامد کی ڈیتھ کے بعد آیان نے ہی ان

کا بزنس سنبھالا ہے اور میرا بیٹا بہت چھوٹی عمر میں میچیور ہو گیا تھا میرا یہ سب آپ کو بتانے کا بس اتنا مقصد ہے کہ آپ اپنی بیٹی کی فکر مت کریے گا وہ میرے گھر میں بہو نہیں بیٹی بن کر رہے گی حامد کو بہر شوق تھا کہ آیان کی دلہن بہت پیاری اور آیان کی پسند کی ہو پھر جب بہرام نے رانیہ کی تصویر دیکھائی اور بتایا کہ یہ ادا کی بڑی بہن ہے تو ہم دونوں بہت خوش ہوئے مجھے ادا جیسی بیٹی ہی چاہئیے تھی اور آیان اسے تو ویسے ہی ادا بہت پسند ہے اور جب اسے پتہ چلا رانیہ ادا کی بہن ہے تو اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کل ہی رانیہ کو رخصت کر کے لے جائے آج بھی میرے لاکھ منع کرنے پر وہ آیا تھا صاحب کا کہنا تھا پوچھ لینا اگر وہ مانے تو نکاح کر کے رخصتی کروا لینا مگر میرا تو اکلوتا بیٹا ہے اتنے شوق ہیں اس کی شادی کو لے کر پھر بھی میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں برا مت مانیے گا مگر آپ کے ہزبینڈ کی ریسینٹ ڈیتھ بتائی تھی بہرام نے مجھے تو آپ لوگ شادی دھوم دھام سے کریں گے یا نہیں اگر نہیں تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں مگر میں شادی جلد کرنا چاہتی ہوں

ہمیں کوئی اعتراض نہیں آپ کی بیٹی ہے جب چاہے دھوم دھام سے لے جائیں

سمینہ کی بات سنتے تبسم فوراً بولی تو سمینہ ہلکہ سا مسکرائی

ٹھیک ہے پھر ہم آج منگنی کر لیتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ شادی کی ڈیٹ بھی رکھ لیتے ہیں

مگر بہرام نے کہا تھا آپ لوگ منہ میٹھا کرنے آ رہے ہیں منگنی کی رسم

جی جی منہ میٹھے کی رسم ہی کرنی ہے میں بس رانیہ کو انگوٹھی پہنا کر جانا چاہتی تھی

سمینہ کی بات سنتے تبسم فوراً بولی تو سمینہ نے مسکراتے جواب دیا

ٹھیک ہے پھر ہم جب آپ کے گھر آئیں گے تو ہم بھی آیان کو انگوٹھی پہنا کر جائیں گے

جی جی ضرور آپ کا بیٹا جو مرضی کریں

سمینہ کی بات سنتے ادا کی ماں مسکراتے بولیں تو سمینہ نے فوراً جواب دیا

بیٹا ہاتھ آگے کرو

سمینہ کی بات سنتے رانیہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ ہاتھ آگے بڑھایا تو سمینہ نے اس کے ہاتھ میں ہیرے کی انگوٹھی پہنائی جیسے ہی سمینہ نے انگوٹھی پہنائی تو ادا نے زور زور سے تالی ماری اور اسے دیکھتے عنایہ نے بھی تو تبسم اور سمینہ دونوں ہی اسے دیکھتے مسکرائی

مجھے پتہ ہے آپ کی رسم ہے مگر ایک بار آیان کو رانیہ سے ملنے دیں میں چاہ رہی تھی بچے ایک دوسرے کو دیکھ لیتے میرا آیان خاص طور پر رانیہ سے ملنے اتنی دور سے آیا ہے

میں عادل سے پوچھ کر بتاتی ہوں

سمینہ کی بات سنتے تبسم فوراً بولی تو سمینہ ہلکہ سا مسکراتی اٹھ کر اندر چلی گئی اور پھر چند لمحوں بعد عادل باہر آیا

جی امی آنٹی نے کہا آپ نے بلایا

ہاں بیٹا انہوں نے رانیہ کو انگوٹھی پہنائی ہے اور کہہ رہی ہیں کہ آیان اور رانیہ کو ایک دفعہ ملا دیں وہ بہت دور سے رانیہ سے ملنے آیا ہے اب کیا کریں؟

امی اگر وہ اتنا ریکوئسٹ کر رہی ہے تو ایک دفعہ ملا دیں کوئی مسئلہ نہیں ویسے بھی رانیہ نے ساری زندگی اس کے ساتھ ہی رہنا ہے اب

عادل کی بات پر تبسم نے جواب دیا تو عادل فوراً بولا جس پر تبسم نے بھی ہاں میں سر ہلایا

بھائی میں نہیں جاؤنگی مجھے ڈر لگ رہا ہے

رانی فکر نہیں کرو میں تمہارے ساتھ ہوں نہ کچھ نہیں ہو گا

عادل کی بات سنتے رانیہ پریشانی سے بولی تو عادل اٹھ کر اس کے پاس آ بیٹھا اور پھر وہ رانیہ کے گرد حصار بناتے پیار سے بولا

مگر بھائی۔۔۔

افو آپی کیا ہو گیا ہے وہ ہماری طرح انسان ہی ہے کوئی کتا نہیں ہے جو آپ کو کاٹ لے گا

عادل کی بات سنتے رانیہ فوراً بولی تو ادا اس کی بات کاٹتی بیچ میں بول پڑی جبکہ ادا کی بات سن کر سب لوگ اس بیوقوف کی بات پر مسکرائے اس نے اپنے بہنوئی کو ہی کتا بنا

دیا تھا بس اپنی بہن کو حوصلہ دینے کے لیے

ٹھیک ہے آپ لوگ جائیں میں اور ادا چائے لے کر آتے ہیں

ادا کی بات سنتے رانیہ مسکراتے بولی تو عنایہ عادل اور تبسم اٹھ کر ڈرائینگ روم میں چلے گئے جبکہ رانیہ اور ادا کیچن میں آئی اور پھر چائے کا سامان لیتی ڈرائینگ روم میں آئیں ادا کے پیچھے رانیہ کو چائے کی ٹرے پکڑے اندر آتا دیکھ کر سمینہ خوش ہو گئی جبکہ آیان نے رانیہ کو دیکھتے مسکراتی نظروں سے اپنی ماں کا شکریہ کیا وہ جانتا تھا رانیہ کا اندر آنا ان کی ہی کسی بات کا نتیجہ ہے ادا چائے کا سامان رکھتے جا کر بہرام کے پاس بیٹھی تو رانیہ بھی چائے رکھتی عادل اور اپنی ماں کے سامنے بیٹھی جبکہ آیان جو رانیہ کے سامنے بیٹھا تھا اس پر سے نظر ہٹانا بھول گیا تو بہرام نے اسے جان بوجھ کر لات ماری

چیمپینزی

بہرام کے لات مارنے پر آیان نے بہرام کو گھورا اور پھر غصے سے بولا تو ادا حیران ہوئی

کون چیمپینزی؟

تمہارا شوہر ادا بی بی

نہ یہ تو پاگل سانڈھ ہیں

ادا کے سوال پر آیان چڑ کر بولا تو ادا نے تمسخر بھرے انداز میں جواب دیا جبکہ ادا کے

جواب پر بہرام نے اسے گھوری سے نوازا

آنٹی کباب لیں نہ بہت مزے کے ہیں

بہرام کو گھورتا دیکھ کر ادا فوراً بولی تو سمینہ نے اپنی ہنسی دبائی پھر سب نے اکٹھے چائے پی تو آیان اور سمینہ واپس کراچی چلے گئے

رات کے کالے سائے ہر جگہ بکھرے تھے اور ایک سنسان سڑک کنارے ایک لڑکی پیروں کو چھوتا نیوی بلو فراک پہنے چل رہی تھی اس کی آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے اور آج وہ انہیں بہنے دے رہی تھی روک بھی نہیں رہی تھی کہ تبھی اچانک پیچھے سے ایک گاڑی سپیڈ میں آتی رکی اور پھر اس گاڑی والے نے گاڑی کے بلنکر مارنے شروع کیے شاید وہ اس لڑکی کو اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا مگر جب وہ لڑکی اس کی طرف متوجہ نہیں ہوئی تو اس نے ہارن پر ہاتھ رکھ لیا مسلسل بجتے ہارن سے تنگ آتے سفا اپنے آنسو صاف کرتی مڑی

ابے او گدھے کی اولاد ہارن مارنا بند کر اور دفعہ ہو جا یہاں سے میں تجھ سے نہیں ڈر رہی اور مجھے اس اندھیرے سے بھی ڈر نہیں لگ رہا آئی سمجھ

سفا کے چلانے پر زرخان غصے سے گاڑی سے باہر نکلتا اس کی طرف آیا اور اس کے

سامنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے کھڑا ہوا

تم نے صحیح کہا میرا باپ واقع میں گدھا ہے مگر میں تمہیں ڈرا نہیں رہا تھا بس اتنی رات کو اتنی سنسان جگہ پر ایک لڑکی دیکھ کر۔۔۔

تم سوچا بھی کیسے کہ تم میرے ساتھ کچھ بھی کرو گے میں تمہارا منہ نوچ لونگی بندر کی اولاد میں تمہیں چھوڑونگی نہیں

زرخان کے ہلکہ سا مسکرا کر بولنے پر سفا اس کی بات بیچ میں کاٹتی اپنے مطلب نکالتی غصے سے بولی تو زرخان نے اسے پریشانی سے دیکھا جو اتنی ڈفر تھی کہ خود کسی آدمی کے زہن میں اس کے ساتھ غلط کرنے کا خیال ڈال رہی تھی سفا نے جیسے ہی اپنا جوتا اتارا تو زرخان فوراً اسے قابو کر گیا

ویسے تم اتنے دبلے پتلے ہاتھوں سے کیا کرو گی دیکھو میں تمہیں قابو کر چکا ہوں اب بچاؤ خود کو مجھ سے

زرخان کی بات سنتے سفا کو غصہ آیا تو سفا نے اپنا پاؤں زرخان کے پاؤں پر غصے سے مارا جس سے زرخان درد سے کراہ اٹھا اور سفا کے ہاتھ چھوڑتا اپنا پاؤں پکڑ گیا

مجھے میری مما نے کراٹے سیکھائے ہیں میں تمہارا چاؤمن بنا دونگی

معاف کرو ماں میری مجھے بس اتنا بتا دو تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو

سفا اپنے دونوں ہاتھ کراٹے سٹائل میں کرتی بولی تو زرخان نے ہاتھ جوڑتے ہار مانی اور فوراً بولا

میں یہاں جوگینگ کر رہی تھی

رات کے اس وقت وہ بھی اتنی سنسان سڑک پر ان کپڑوں میں

ہاں یہ بہانا کچھ مزے کا نہیں تھا ویسے

سفا کے بولنے پر زرخان فوراً بولا تو سفا منہ میں بڑبڑائی

تم اتنی رات کو یہاں کیا کر رہے میرا پیچھا؟

مانا میرا باپ گدھا بندر ہے مگر مجھے کسی پاگل کتے نے نہیں کاٹا کہ میں تمہارا پیچھا کروں

اب تم رو کیوں رہی تھی یہ بتاؤ؟

سفا کے سوال پر زرخان چڑ کر بولا اور پھر اس نے سوال داغا

میں تو نہیں روتی

صحیح کہا تم نے بھوتنیاں نہیں روتی وہ تو بس لوگوں کو رلاتی ہیں

تم نے مجھے بھوتنی کہا

غلطی ہو گئی جو تمہیں بھوتنی کہا معاف کر دو

سفا کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو سفا نے غصے سے سوال داغا جس پر زرخان نے

دونوں ہاتھ جوڑتے جواب دیا تو سفا نے ہاں میں سر ہلایا

مجھے تمہیں خون پینے والی ڈائن کہنا چاہئیے تھا کیونکہ وہ ہی اتنی رات میں ایسے چل کر معصوم لڑکوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے ورغلاتی ہیں تاکہ وہ ان کا خون پی سکیں اور بوڑھی سے جوان ہو سکیں

کیا کہا تم نے میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں میں نے آج تمہارا خون نہ پیا تو میرا نام بھی سفا راجپوت نہیں

ہاں دیکھا سچ زبان پر آ ہی گیا

زرخان کی بات سنتے سفا غصے سے لال پیلی ہوتی بولی تو زرخان نے اسے مزید تپایا تو سفا نے جھک کر سڑک سے پتھر اٹھایا

نہیں دیکھو تم ایسا نہیں کر سکتی

اچھا اور مجھے روکے گا کون؟

سفا کو پتھر پکڑتا دیکھ کر زرخان فوراً بولا تو سفا نے مسکراتے جواب دیا

میں صرف بھلائی کے لیے کھڑا ہو گیا تھا آئندہ نہیں ہونگا جاؤ

سفا کو پتھر نہ پھینکتا دیکھ کر زرخان فوراً بولا اور پھر جا کر اپنی گاڑی میں بیٹھتا گاڑی وہاں سے لے گیا جبکہ زرخان کو جاتے دیکھ کر سفا نے پتھر سڑک پر پھینکا اور پھر

سڑک پر ادھر اُدھر دیکھنے لگی اب اسے واقع میں ہی اس سڑک سے ڈر لگ رہا تھا وہاں اندھیرے کے سوا کوئی نہیں تھا اور اس رات کے اندھیرے میں اس کے باپ نے اسے گھر سے نکال دیا تھا اور وہ بس روتی ہوئی مسلسل چل رہی تھی زرخان کے آنے سے پہلے اسے ہوش ہی کہاں تھا اب جب ہوش آیا تھا تو اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں جائے وہ کس سڑک پر ہے وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی یہ سب دیکھ کر سفا کی آنکھوں سے ایک بار پھر آنسو بہنے لگے تو اس نے بے دردی سے اپنے آنسو صاف کیے اور پھر سڑک پر پڑے ایک بڑے سائز کے پتھر پر بیٹھ گئی یہ اس کے ساتھ پہلی بار تھوڑی ہوا تھا کہ اس کے سوتیلے باپ نے اسے رات کے اندھیرے میں باہر نکال دیا ہو یا اسے کسی کمرے میں بند کر دیا ہو یا اسے ذہنی ٹورچر کیا ہو وہ بچپن سے پیار کو ترسی ہوئی لڑکی کب کی مر جاتی اگر اس کی ماں اسے یہ نہ بولتی کہ ایک دن ایک بہت خوبصورت سا شہزادہ آئے گا اور اسے اس قید سے لے جائے گا وہ ایک نیلی آنکھوں والے خوبصورت شہزادے کی امانت ہے اور اسے اس امانت میں خیانت نہیں کرنی یہ بات سفا کی ماں نے اسے تب بتائی تھی جب دس سال کی عمر میں سفا کے سوتیلے باپ نے اسے ایک اندھیرے سے بھرے کمرے میں بند کیا تھا اور سفا نے پھر اپنی جان لینے کی کوشش کی تھی بس تب سے ہی سفا نے اس شہزادے کا انتظار کیا تھا اور اپنے

فارغ وقت میں بس اسی کو سوچتی تھی سفا کی ماں نے اسے ایک پوئم کی دو لائینز یاد کروائیں تھیں اور کہا تھا کہ وہ شہزادہ اس پوئم کو پورا کر کے تمہارے پاس آئے گا اور پھر تم اس پوئم کی آخری لائنز جوڑ کر اس پوئم کو پورا کرو گی مگر وہ لائینز اسے کبھی بھی اس شہزادے کے سوا کسی کو نہیں سنانی خود کو بھی نہیں جب سفا شدید اداس ہوتی تو وہ اپنے شہزادے کو یاد کرتے دل ہی دل میں اس پویم کی لائینز دھراتی مگر زبان پر کبھی نہ لاتی تاکہ کوئی اور اس پوئم کو سن نہ لے اس وقت بھی سفا بیٹھی اپنے شہزادے کا سوچ رہی تھی اس بات سے انجان کہ وہ شہزادہ جلد اسے لینے آنے والا ہے اور اس کی چھوٹی سی دنیا میں شامل ہو چکا ہے۔

سفا اپنے دھیان بیٹھی انہیں لائنز کو دل ہی دل میں دہرا رہی تھی اور لائنز کو دہراتے ہوئے اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے جب کوئی اچانک اس کے سامنے آکر پنجوں کے بل بیٹھا کسی کو اپنے سامنے محسوس کرتے سفا نے دھڑکتے دل کے ساتھ نظریں اٹھائیں اپنے سامنے زرخان کو دیکھ کر سفا خاموشی سے بس اسے دیکھتی رہی تو زرخان ہلکہ سا مسکرایا

میں تمہیں اتنی رات کو یہاں ایسے اکیلے نہیں چھوڑ سکتا مانا ہمارا کوئی رشتہ نہیں مگر پھر بھی مجھے اچھا نہیں لگ رہا تم ایک لڑکی ہو اور اگر تمہارے ساتھ کچھ ہو گیا تو

میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤنگا مجھے نہیں پتہ ہے تم یہاں کیا کر رہی ہو اور کیوں رو رہی ہو اور مجھے جاننے کا حق بھی نہیں ہے مگر تم چلو میں تمہیں تمہارے گھر ڈراپ کر کے اپنے گھر چلا جاؤنگا

میں گھر نہیں جا سکتی مجھے اکیلا چھوڑ دو

گھر کیوں نہیں جا سکتی؟

زرخان کی بات سنتے سفا نے نظریں چراتے جواب دیا تو زرخان نے سوال داغا

میں نے کہا نہ مجھے اکیلا چھوڑ دو

ٹھیک ہے تم میرے ساتھ میرے گھر چلو میری ممی بھی ہوتیں ہیں گھر پر تم ان سے ملنا تمہیں اچھا لگے گا

سفا کی بات کو نظر انداز کرتے زرخان ایک بار پھر بولا تو سفا کو غصہ آیا

کہا نہ جاؤ یہاں سے مجھے اکیلا چھوڑ دو سنائی نہیں دیتا تمہیں

دیکھو تم مجھے مجبور کر رہی ہو

کس بات پر؟

سفا غصے سے بولی تو زرخان نے اپنی ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے جواب دیا جس پر سفا نے پریشانی سے سوال کیا تو زرخان اٹھ کھڑا ہوا زرخان کو اٹھتا دیکھ کر سفا بھی

پریشانی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اسے دیکھنے لگی اب اس ڈھیٹ انسان کا کیا بھروسہ وہ کیا کرے کھڑی ہو گی تو اس کے کچھ بھی کرنے سے پہلے بھاگ جائے گی مگر سفا یہ نہیں جانتی تھی کہ زرخان کرنے کیا والا ہے سفا کو کھڑا ہوتے دیکھ کر زرخان ہلکہ سا مسکرایا اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے سفا کو اپنے کندھے پر آٹے کے بورے کی طرح اٹھا لیا جبکہ زرخان کی اس حرکت پر سفا زور زور سے چلاتے اس کی کمر پر مکے برسانے لگی سفا کے نازک ہاتھوں کے مکوں کو نظر انداز کرتے زرخان نے اسے لیجاتے اپنی گاڑی میں پیسنجر سیٹ پر بیٹھایا اور پھر سیٹ بیلٹ سے اس کے ہاتھ باندھے تاکہ وہ بھاگ نہ سکے اور پھر خود دوسری طرف سے آتا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور پھر چند لمحوں میں سفا کو لے کر زری پیلس پہنچا پورے راستے سفا زور زور سے چلاتی رہی اور خود کو چھڑانے کی ناکام کوشش کرتی رہی مگر زرخان صاحب نے بھی ڈھٹائی میں پی-ایچ-ڈی کر رکھی تھی سفا کی چیخوں سے بچنے کے لیے اس نے کانوں میں ہیڈ فونز لگائے اور پھر فل آواز میں پورے راستے گانے سنتا پیلس پہنچا پیلس آتے ہی اس نے گانے بند کرتے ہینڈ فری اتار کر گاڑی میں رکھی اور پھر گاڑی سے اتر کر سفا کی طرف آیا اور اس کے ہاتھ کھولتے اسے ایک بار پھر کندھے پر اٹھایا اور پیلس کے اندر بڑھا جبکہ زرخان کی اس حرکت پر

سب گارڈز حیران تھے زندگی میں پہلی دفعہ ایسا ہوا تھا کہ زرخان کسی لڑکی کو گھر لایا تھا اور وہ بھی اس طرح سے سفا زرخان کے کندھے پر لٹکی مسلسل اسے مکے مار رہی تھی اور چلا رہی تھی لڑکی کی چیخیں سن کر لاؤنج میں بیٹھی زرمینہ بیگم بھی پریشان ہوئیں جگر اصل جھٹکا تو انہیں تب لگا جب ان کی نظر اپنے ڈھیٹ سپتر پر پڑی جو ایک لڑکی کو کندھے پر لادے اندر آ رہا تھا

زرخان یہ کون ہے؟

ممی میں اسے لڑکی کہتا ہوں آپ کیا کہتی ہیں؟

زرمینہ بیگم کے سوال پر زرخان معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتا بولا تو زرمینہ بیگم نے اسے گھورا

لڑکی ہی کہتی ہوں میں بھی نیچے اتارو اسے اب

اوکے فائن

زرمینہ بیگم کے غصے سے کہنے پر زرخان منہ بناتا بولا اور پھر اس نے چلاتی سفا کو نیچے اتار کر اپنے سامنے کھڑا کیا

بندر کی اولاد میں تمہارا منہ نوچ لونگی

زرخان نے جیسے ہی سفا کو کھڑا کیا تو سفا فوراً سے چلاتی اس کا منہ نوچنے کے لیے

آگے بڑھی تو زرخان نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑتے اسے قابو کیا اور پھر اس کے ہاتھ موڑتے اس کے سینے پر باندھے تو سفا کی نظر زرمینہ پر پڑی زرمینہ کو دیکھتے سفا نے زور زور کسی چھوٹے بچے کی طرح رونا شروع کیا تو زرمینہ کے ساتھ ساتھ زرخان بھی حیران ہوا

کیا ہوا تمہیں؟

آنٹی یہ آپ کا بیٹا مجھے زبردستی اٹھا لایا ہے میں ایک اچھے گھر کی لڑکی ہوں میں ویسی لڑکی نہیں جو یہ مجھے سمجھ کر اٹھا لایا ہے

او بی بی کیا بول رہی ہو میں بھی ویسا نہیں ہوں

تم چپ کرو

زرخان کے سوال پر سفا زرخان کو نظر انداز کرتی روتے ہوئے بولی تو زرخان پریشانی سے بولا جس پر زرمینہ بیگم نے اسے ڈانٹ کر چپ کروایا تو زرخان نے منہ بنایا

بیٹا تم رو مت میرا بیٹا ایسا نہیں ہے

تو یہ مجھے اتنی رات کو اپنے گھر کیوں لایا ہے؟

کیونکہ تم آدھی رات کو سڑک پر بیٹھی تھی اور اپنے گھر کا بھی نہیں بتا رہی تھی

زرمینہ بیگم کے پیار سے بولنے پر سفا نے سوال داغا تو زرخان نے چڑ کر جواب دیا

جس پر سفا نے اسے گھورا اور پھر غصے سے اپنا پاؤں اس کے پاؤں پر دے مارا بس پھر کیا تھا زرخان صاحب نے چلا چلا کر پورا پیلس سر پر اٹھا لیا

زرخان چلانا بند کرو

ممی اس نے اتنی زور سے پاؤں مارا وہ تو آپ نے دیکھا نہیں

دیکھا تھا آنٹی وہ اندھی تھوڑی ہیں

زرمینہ بیگم کی بات پر زرخان بولا تو سفا نے فوراً جواب دیا جس پر زرمینہ بیگم نے اسے حیرانگی سے دیکھا

ممی بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں

زرخان منہ لٹکاتے بولا تو زرمینہ بیگم ہلکہ سا مسکرائی تو زرخان نے فوراً اپنی گردن پکڑی

ممی میں ڈیہائڈریٹ ہو رہا ہوں پانی پلاؤ

زرخان کی بات پر زرمینہ بیگم نے پاس کھڑی ملازمہ کو اشارہ کیا تو وہ پانی لے آئی جسے زرخان نے ایسے پیا جیسے پہلی دفعہ دیکھا ہو جبکہ زرخان کی ان حرکتوں پر سفا بس حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی

سانس آئی ممی کیسے ہو حنان

زرخان ایک گہری سانس لیتے بولا اور پھر اس نے زرمینہ کی طرف دیکھ کر سوال کیا

تو سفا نے پریشانی سے زرمینہ کو دیکھا جو کھڑی مسکرا رہی تھیں

زرخان کو یقین ہے کہ یہ اس کا بھائی ہے

سفا کو خود کی طرف پریشانی سے دیکھتے زرمینہ فوراً بولی تو سفا ہلکہ سا مسکرائی

اب تم بتاؤ میڈم تمہارا گھر کہاں ہے تاکہ میں تمہیں وہاں پھینک کر آؤں

میں آج رات اپنے گھر نہیں جا سکتی

کیوں بیٹا کیوں نہیں جا سکتی؟

زرخان کی بات سنتے سفا سر جھکاتے بولی تو زرمینہ بیگم نے پریشانی سے سوال کیا

میرے سوتیلے باپ نے مجھے اپنا نام تو دے دیا ہے مگر اسے میں پسند نہیں اور میری زرا سی غلطی پر وہ مجھے گھر سے نکال دیتا ہے اور مما کو بھی مجھے اندر لانے نہیں دیتا اور جب وہ مجھے گھر سے نکالتا ہے تو میں ساری رات کسی فٹ پاتھ یا بینچ پر ہی گزارتی ہوں آج بھی انہوں نے مجھے گھر سے نکال دیا تھا کیونکہ برتن دھوتے مجھ سے غلطی سے پلیٹ ٹوٹ گئی تھی

یہ سب باپ ایک جیسے ہوتے ہیں گدھے گندے اور برے

سفا کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو زرمینہ بیگم نے اسے اشارے سے چپ کروایا

کوئی بات نہیں تم آج رات یہیں رک جاؤ صبح چلی جانا گھر واپس

مگر میں آپ کے گھر کیسے

اگر تمہیں فری میں رہنا اچھا نہیں لگ رہا تو تم پیسے دے سکتی ہو مجھے مسئلہ نہیں

زرمینہ بیگم کی بات سنتے سفا سر جھکاتے بولی تو زرخان ایک بار پھر بولا

مگر میرے پاس پیسے نہیں ہیں ابھی

کوئی بات نہیں میں ادھار کر لونگا تم بعد میں دے دینا اور اگر ادھار کرنا نہیں چاہتی

تو میرے لان میں بھی ایک بینچ ہے تم وہاں رہ سکتی ہو وہ فری ہے

زرخان کی بات سفا فوراً بولی تو زرخان نے جواب دیا جس پر زرمینہ بیگم نے اسے

چپٹ لگائی تو وہ خاموش ہو گیا

فکر مت کرو بیٹا تم میری بیٹی جیسی ہو تمہارے یہاں رہنے پر مجھے کوئی مسئلہ نہیں

مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم میری بہن ہو میری صرف دو ہی بہنیں ہیں اور وہ

کہاں ہیں زندہ ہے یا نہیں میں یہ بھی نہیں جانتا

زرمینہ بیگم کی بات سنتے سفا نے ہاں میں سر ہلایا تو زرخان فوراً بولا جس پر زرمینہ بیگم

نے اسے گھورا

کیا ممی میں اس حسینہ کو اپنی بہن نہیں بنا سکتا سوری

زرمینہ بیگم کے گھورنے پر زرخان فوراً بولا تو زرمینہ بیگم نے نفی میں سر ہلایا تبھی زرخان

اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتا صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھا

ہائے ممی پتہ نہیں میری حسینہ کیا کر رہی ہو گی کب لائیں گی آپ اسے میرے پاس میں نہیں لاؤنگی تم نے اس بیچاری کو بھی ایسے ہی تنگ کرنا ہے

زرخان کی بات سنتے زرمینہ بیگم فوراً بولی اور پھر جا کر صوفے پر بیٹھتی سفا کو اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کر گئیں جس پر سفا بھی خاموشی سے ان کے پاس جا بیٹھی

نہ نہ میں اسے تنگ تھوڑی کرونگا میں تو اسے اپنے دل کی رانی بنا کر رکھوں گا

زرخان اب تم بڑے ہو گئے سدھر جاؤ

زرخان کی بات کو نظر انداز کرتے زرمینہ بیگم فوراً بولی تو زرخان نے منہ بنایا

بس ایک یہی تو نہیں ہونا چاہتا میں ممی اس میں کوئی مزا نہیں

زرخان کے منہ بنا کر بولنے پر زرمینہ بیگم بس ایک گہری سانس لے کر رہ گئی وہ تو بس ہر وقت اس حسینہ کے لیے دعا ہی کرتی رہتی تھیں جس نے زرخان جے حصے آنا تھا اور اس پوئم کو پورا کرنا تھا

ساجدہ بی بی ایک کپ چائے بنا دیں سر درد ہو رہا

جی بناتی ہوں مگر ساتھ کچھ کھا لیتی مروا

مروا درد سے پھٹتا سر پکڑے بولی تو ساجدہ نے فوراً جواب دیا ساجدہ کی بات کو اگنور کرتے مروا صوفے پر گری تو ساجدہ نے فوراً اسے پکڑ کر بیٹھایا

اللہ تمہیں تو بہت تیز بخار ہے بیٹا چکو میں تمہیں ڈاکٹر پر لے چلتی ہوں

نہیں پہلے چائے پلائیں پلیز

ساجدہ کی بات سنتے مروا فوراً بولی تو ساجدہ ہاں میں سر ہلاتی کیچن میں گئی اور پھر چند لمحوں بعد چائے کا گرما گرم کپ لا کر مروا کو دیا جسے پی کر مروا فوراً اٹھی اور اپنے کمرے میں گئی پھر چند لمحوں بعد فریش ہوتی نیچے آئی تو ساجدہ اسے گاڑی میں بیٹھاتی ہسپتال لے آئیں تو ڈاکٹرز نے اسے ڈرپ لگا کر اس کا بخار کچھ کنٹرول کیا

دیکھیں زیادہ سٹریس لینے کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہے اگر یوں ہی چلتا رہا تو ان کا نروس بریک ڈاؤن بھی ہو سکتا ہے میری مانیں تو انہیں کسی اچھے سائیکیٹریسٹ کو دیکھائیں جو ان کی اچھے طریقے ڈے کاؤنسلینگ کر سکے

ڈاکٹر کی بات سنتے ساجدہ نے ہاں میں سر ہلایا تو ڈاکٹر چلا گیا پھر ساجدہ فوراً کمرے کے اندر مروا کے پاس آئیں

مروا تم نے کس بات کی پھر سے ٹینشن لی جو تمہاری طبیعت بگڑ گئی ڈاکٹر نے کہا ہے اگر ایسے ہی چلتا رہا تو تمہارا نروس بریک ڈاؤن ہو جائے گا

تو یہ تو اچھی بات ہے نہ ساجدہ بی بی اس دنیا سے مروا نامی بوجھ کم ہو جائے گا

کمرے کے اندر آتے ہی ساجدہ مروا کو دیکھتے بولیں جو آنکھوں پر بازو ٹکائے ایک ہاتھ پر ڈرپ لگوائے لیٹی تھی ساجدہ کی بات سنتے مروا نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے چھت کو گھورتے بولا تو ساجدہ پریشان ہوئی

ایسے تو نہ بول جھلی کیا ہوا ہے بتا مجھے؟

کچھ نہیں ساجدہ بی بی بس آج جو ڈیل کرنے میں ریسٹورنٹ گئی تھی وہاں میں نے اپنے سگے باپ شعیب ملک کو دیکھا جو اپنے بیٹوں کے ساتھ بہت خوش تھا اگر اسے میں پسند نہیں تھی تو پیدا ہوتے مار دیتا اس طرح سے دنیا کی ٹھوکروں پر کیوں چھوڑا اس نے مجھے بس یہی سوچ سوچ کر میری طبیعت بگڑ گئی میں کیا کروں سمجھ نہیں آتا خود کو ختم بھی نہیں کر سکتی امی اس دنیا سے جاتے ہوئے مجھے بہرام خانزادہ کی ایک امانت دے کر گئی تھیں پہلے پہل تو میں سمجھتی تھی شاید وہ میری خوشیوں کی وجہ بن جائے گا مگر اس دن اسے اپنی بیوی کے ساتھ خوش دیکھتے وہ خیال بھی ٹوٹ گیا

کیسی امانت مروا؟

ساجدہ کے سوال پر مروا نے تفصیلی جواب دیا تو ساجدہ نے پریشانی سے دوبارہ سوال داغا جس پر مروا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

امی نے مرنے سے پہلے مجھے ایک کالے رنگ کا چھوٹا سا بھالو دیا تھا اور کہا تھا کہ جس دن ان کی پچیسویں برسی ہو گی مجھے وہ کالا بھالو بہرام خانزادہ کو دینا ہے اور اس کالے بھالو کے بدلے میں وہ مجھے میرے حصے کی خوشیوں سے نوازے گا اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ میں زری آنٹی کی پوئم کا ایک اہم حصہ ہوں جب تک میں بہرام کی امانت اسے نہ دے دوں تب تک میں خود کو کچھ نہیں کرونگی یہ وعدہ لیا تھا امی نے مجھ سے اور بس تب سے میں اس وعدے کو نبھا رہی تھی اگلے ہفتے امی کی پچیسویں برسی ہے میں وہ کالا بھالو بہرام کو دونگی اور اس پوئم کو اسے سنا کر خود کو ختم کر دونگی مجھ سے اب مزید یہ سب برداشت نہیں ہوتا

ساجدہ کے سوال پر مروا نے روتے ہوئے جواب دیا تو ساجدہ بھی رونے لگیں مروا جو پچھلے بیس سال سے بہرام کو اپنی خوشیاں سمجھتی اسے سٹوک کرتی آئی تھی اس دن ادا کو بہرام کے ساتھ دیکھ کر بلکل ٹوٹ گئی تھی اور رہی سہی قصر اس کے باپ نے پوری کر دی تھی اپنی سگی بیٹی کو اپنی بیوی کی موت کا زمہدار سمجھتے شعیب ملک نے اسے اپنے گھر سے نکال دیا تھا مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ اس کی محبوب بیوی مروا کی وجہ سے نہیں اس کی اپنی وجہ سے مری تھی اس کی عیاشیوں نے مروا کی ماں کو کینسر جیسا مرض لگا کر مار ڈالا تھا اور مروا جو اپنی ماں کی دی گئی امانت کو

اپنی خوشیاں سمجھ بیٹھی تھی اس بات سے انجان تھی کہ اصل میں اس کا نصیب بہرام خانزادہ سے بھی زیادہ خوبصورت اور خوشیوں بھرا ہے

سمینہ اور آیان کے جانے کے بعد رانیہ اور ادا نے مل کر ڈرائینگ روم صاف کیا اور پھر لاؤنج میں آکر بیٹھیں تو رانیہ نے آگے بڑھتے آیان اور سمینہ کے لائے گئے گفٹ کھولنا شروع کیے جس میں سے مختلف قسم کی انتہائی نفاست سے بنی جیولری کچھ سوٹ اور مختلف قسم کی ایمپورٹڈ چوکلیٹس اور بسکٹس موجود تھے رانیہ کے گفٹس دیکھتے ادا کا منہ بن گیا اسے تو کبھی بہرام نے ایسے گفٹ نہیں دیے تھے جیسے آیان نے پہلی دفعہ میں ہی اپنی بیوی کو دیے تھے رانیہ کے گفٹ دیکھتے ادا اٹھ کر بہرام کے پاس آئی جو بیٹھا عادل سے باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ رانیہ کے گفٹس کی تعریف بھی کر رہا تھا

بہرام

جی جانِ بہرام

کیا آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے؟

ادا کے بہرام کو بلانے پر بہرام پیار سے بولا تو ادا نے سوال داغا

میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں بیگم آپ ایسا کیوں بول رہی ہیں؟

ادا کا سوال سنتے بہرام پریشانی سے بولتا ادا سے سوال کر گیا تو ادا نے منہ لٹکایا

تو پھر اپ نے مجھے کبھی ایسے گفٹ کیوں نہیں دیے جیسے آیان بھائی نے رانیہ آپی کو دیے ہیں مجھے بھی ایسے گفٹ چاہئیے

بھوکی ادا میرے گفٹس سے جیلس ہو رہی ہے

ادا کے منہ لٹکا کر رانیہ کے گفٹس کی طرف اشارہ کرتے بولنے پر جہاں بہرام اپنی بیوی کی بات سنتے مسکرایا وہیں رانیہ نے ادا کو مزید جلانا اپنا فرض سمجھا رانیہ کی بات سنتے ادا نے زور زور سے رونا شروع کیا تو تبسم نے اپنا سر پکڑا جبکہ ادا کی اس حرکت پر عادل اور رانیہ نے قہقہ لگایا

جانم فکر نہ کریں میں آپ کو اس سے بھی اچھے گفٹس لا دونگا رونہ تو بند کریں

سچی آپ مجھے اس سے بھی اچھے والے لا کر دیں گے نہ؟

بہرام کے پیار سے بولنے پر ادا اپنا رونا بھولتی فوراً بولی تو بہرام نے ہاں میں سر ہلایا تو ادا خوش ہو گئی

آپ کے تو تھرڈ کلاس والے گفٹ ہیں دیکھنا مجھے تو میرے شوہر اس سے بھی اچھے والے گفٹ لا کر دیں گے

ادا بس کر دو بڑی ہو جاؤ اب تم

امی میں بڑی ہی ہوں

ادا کے اترا کر بولنے پر تبسم نفی میں سر ہلاتی بولی تو ادا نے منہ بناتے جواب دیا

دکھ رہا ہے مجھے کتنی بڑی ہو رانیہ اٹھو اور یہ سب سمیٹو اب کل دائمہ نے دوپہر میں آجانا ہے ادا اور بہرام کو لینے کھانے کی تیاری کرتے ہیں

امی میرے پاس کل پہننے کے لیے کوئی اچھا سوٹ نہیں ہے سب ایسے ہی ہیں

تبسم پہلی بات ادا سے جبکہ دوسری رانیہ سے بولیں تو رانیہ نے ہاں میں سر ہلاتے سامان سمیٹنا شروع کیا جبکہ اپنی ماں کے منہ سے دائمہ کا سنتے ادا فوراً بولی تو تبسم نے اسے گھورا

کیا تمہارے پاس کام والا کوئی سوٹ نہیں؟

نہیں امی میرے پاس نہیں ہے اور یہ سب بہرام کی غلطی ہے یہ مجھے کے کر ہی ایسی دکان پر گئے جہاں ایسے ہی سوٹ ملتے ہیں کام والے نہیں ملتے

تبسم کے سوال پر ادا نے سارا الزام بہرام پر ڈالا تو بہرام نے ادا کو حیرانگی سے دیکھا جبکہ بہرام کی نظریں خود پر محسوس کرتے ادا نے ایسے ظاہر کیا جیسے بہرام وہاں موجود ہی نہ ہو

اچھا ٹھیک ہے چلو پھر تم تمہیں سوٹ لے کر دیتی ہوں رانیہ تم ہمارے آنے تک کھیر بنا لو اور ساتھ میں کوفتوں کا قیمہ مکس کر لینا میں آکر کوفتے بنا دونگی

جی امی میں بنا دیتی ہوں

تبسم پہلی بات ادا سے بولی تو ادا ہاں میں سر ہلاتی اٹھ کر اندر چلی گئی جبکہ دوسری بات رانیہ سے بولی تو رانیہ بھی ہاں میں سر ہلاتی جواب دیتی اندر چلی گئی پھر تقریباً دس منٹ بعد بہرام عادل ادا اور تبسم چاروں عادل کی سوک میں گارڈز کے ساتھ شارجہ برائڈل سوٹس لطیفہ آباد پہنچے تو بہرام نے گارڈز کو دکان سے باہر کھڑے رہنے کا اشارہ کیا اور خود ادا عادل اور تبسم کے ساتھ دکان کے اندر گیا دکان میں گھستے ہی ادا کو ایک نیلے رنگ کا سوٹ پسند آیا جسے ریک سے نکالتے اس نے بہرام کو دیکھایا تو بہرام نے نفی میں سر ہلایا جس پر ادا نے وہ سوٹ ریک میں رکھا کم پھینکا زیادہ پھر تبسم کے آواز لگانے پر ادا اپنی ماں کی طرف بڑھی تو بہرام عادل کے پاس آگیا جو دکان میں ایک کرسی پر بیٹھا موبائل میں مصروف تھا

لگتا ہے کوئی بہت ضروری کام ہے جو تم فون سے باہر نہیں نکل رہے

نہیں ایکچولی میں ایک میل کا ویٹ کر رہا تھا بس

بہرام عادل کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھتا بولا تو عادل نے مسکراتے جواب دیا اور

پھر موبائل اپنی جیب میں ڈالا تبھی ادا نے بہرام اور عادل کو انگلی سے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا تو وہ دونوں ہی اٹھ کر ان کے پاس آئے

امی بہرام ہر سوٹ مجھے اپنی پسند کا لے کر دیتے ہیں تو انہیں بھی تو دیکھانا ہے نہ

ادا کی بات سنتے تبسم نے ہاں میں سر ہلاتے بہرام کو دیکھا تو ادا نے پیچھے سے نفی میں سر ہلایا ادا کا سر نفی میں ہلتے دیکھ کر بہرام نے بھی نفی میں سر ہلایا تو دکاندار ان دونوں کو دیکھ کر حیران ہوا جبکہ عادل اپنی ہنسی دبانے لگا پھر آخر کار پوری دکان کے سوٹ دیکھنے کے بعد ادا کو ایک سوٹ پسند آ ہی گیا جس پر اس نے ہاں میں سر ہلایا تو سب کے ساتھ ساتھ دکاندار نے بھی شکر کا کلمہ پڑا

عادل بیٹا پانچ ہزار دے دو

رہنے دو عادل میں پیمینٹ کر رہا ہوں

تبسم کی بات سنتے عادل نے جیب سے ابھی والٹ نکالا ہی تھا کہ بہرام فوراً بولا

نہیں بیٹا یہ سوٹ لڑکی کی ماں کی طرف سے ہوتا ہے عادل کو دینے دو پیسے

ہاں آپ بھائی کو پیسے دینے دو اور چلو میرے ساتھ مجھے باہر سے چاٹ کھانی ہے

تبسم کی بات سنتے ادا فوراً بہرام کا بازو پکڑتی بولی تو بہرام نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر ادا کے ساتھ دکان سے باہر نکلا تو ادا سیدھے جا کر ایک ٹھیلے والے کے پاس کھڑی

ہوئی

بھیا دو چاٹ بنانا ایک میں تیکھا کم رکھنا

ادا تم یہاں سے چاٹ کھاؤ گی

ادا کے ٹھیلے والے کو بولنے پر بہرام فوراً بولا تو ادا نے ہاں میں سر ہلایا تبھی عادل اور تبسم ان کے پاس آئے

امی آپ کھائیں گی چاٹ؟

ادا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے بیمار پڑ جاؤ گی نہیں کھانی کہیں اور سے کھا کو

ادا کا سوال سنتے تبسم کچھ بولتی اس سے پہلے ہی بہرام بول پڑا تو تبسم نے پریشانی سے بہرام کو دیکھا

نہیں ہوتا مجھے کچھ میں اور امی جب بھی یہاں آتے ہیں یہی سے کھاتے ہیں

ادا وہ پہلے کی بات تھی مگر اب نہیں چلو یہاں سے

ادا کی بات سنتے بہرام فوراً بولتا اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے لیجانے لگا جب ادا نے کسی ضدی بچے کی طرح چاٹ والے کا ٹھیلا پکڑ لیا جبکہ ادا کو اسے ٹھیلا پکڑ کر زور زور سے روتے چاٹ کھانے کی ضد کرتے دیکھ کر جہاں بہرام حیران ہوا وہیں عادل اور تبسم کو ہنسی آئی یہ بات تبسم بھی اچھے ڈے جانتی تھیں کہ ادا کو اس کی چاٹ

کتنی پسند تھی جبکہ بہرام جو صرف برینڈز کھاتا تھا اس ٹھیلے والے کو دیکھ کر ہی منہ بنا گیا تھا

ادا یہ کیا حرکت ہے؟

میں نے کہ دیا ہے میں آج یہ چاٹ کھا کر جاؤنگی اور اگر آپ نے نہیں کھلائی تو میں سچی کہہ رہی ہوں میں اپنی جان دے دونگی

بہرام کے سوال پر ادا فوراً بولی تو بہرام نے اسے حیرانگی سے دیکھا جو صرف ایک چاٹ کی خاطر جان دینے کو تیار تھی

بہرام اسے یہ چاٹ بہت پسند ہے تم جو مرضی کر لو ادا یہ چاٹ کھائے بغیر یہاں سے نہیں ہلے گی

مگر عادل اس آدمی کی حالت دیکھو یہ جگہ ہے کھانے والی

عادل کی بات سنتے بہرام ہلکی سی آواز میں عادل سے بولا تو عادل نے کندھے اچکائے

بھیا آپ دو چاٹ لگاؤ ایک فل تھیکھی اس میں میٹھی چٹنی مت ڈالنا اور دو نارمل اس میں میٹھی چٹنی بھی ڈالنا

ادا ہم تین نہیں چار ہیں

تو میں ان کو نہیں دونگی یہ چاٹ بیٹھ جر دیکھیں اب ہماری شکل

ادا ٹھیلے والے سے بولی تو تبسم پریشانی سے ادا سے بولیں جس پر ادا چڑ کر بولی

افسوس بھائی اب تمہیں ہم تینوں کو چاٹ کھاتے دیکھنا ہو گا

تم شاید اپنی بہن کو جانتے نہیں عادل جب تک یہ ضدی مجھے یہ چاٹ نہیں کھلائے گی اسے چین نہیں آئے گا

عادل کے ہنسی دبا کر بولنے پر بہرام فوراً بولا تو عادل حیران ہوا مگر بولا کچھ نہ پھر ٹھیلے والے نے چاٹ بنا کر دی تو بہرام کا کہا سچ ثابت ہوا

بہرام بہت ٹیسٹی ہے کھا کر دیکھیں

میں ایسی چیزیں نہیں کھاتا ادا

ادا چاٹ کھاتے فوراً بولی تو بہرام نے اسے جواب دیا جبکہ ادا نے اسے فوراً اپنی ایک گھوری سے نوازہ اور پھر چمچ میں چاٹ لیتے بہرام کے منہ کے آگے کی تو بہرام نے نفی میں سر ہلایا

اچھا ٹھیک ہے نہ کھائیں آپ بس آنکھیں بند کریں

کیوں؟

بہرام کا سر نفی میں ہلتے دیکھ کر ادا فوراً بولی تو بہرام نے سوال داغا

کریں تو صحیح

ادا کی بات سنتے بہرام نے آنکھیں بند کر لی

اب بولیں آآآآآآ

میں ایسے ہی منہ کھول لیتا ہوں

ادا کی بات سنتے بہرام نے آنکھیں کھولتے جواب دیا تو ادا نے منہ بنایا

نہیں نہ آپ آنکھیں بند کر کے آآآآآ بولیں

ادا اگر میں پانچ سال کا ہوتا تو میں تمہارے اس جھانسے میں ضرور آ جاتا مگر افسوس میں پانچ سال کا نہیں اکتیس سال کا ہوں

ادا کی بات سنتے بہرام اسے دیکھتے بولا تو ادا کو حیرت کا جھٹکا لگا

کیا آپ اکتیس سال کے ہیں؟

ہاں کیوں؟

ادا کے حیرانگی سے سوال کرنے پر بہرام پریشانی سے بولا تو ادا نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہارٹ اٹیک آنے کی اوور ایکٹنگ کی

یا اللہ یہ میرے ساتھ کیا ہو گیا میں تو صرف اٹھارہ سال کی ہوں اور میں سمجھتی تھی آپ عادل بھائی جتنے ہونگے مگر آپ تو عادل بھائی سے بھی بڑے ہیں مطلب میری شادی ایک بوڑھے سے ہوئی ہے

ادا کی بات سنتے تبسم اور عادل نے اسے حیرانگی سے دیکھا جبکہ خود کے لیے بوڑھا لفظ سن کر بہرام کا منہ کھل گیا بہرام کا منہ کھلتے دیکھ کر ادا نے فوراً سے چاٹ کا چمچ بھر کر بہرام کے منہ میں ڈال دیا تو بہرام نے گندا سا منہ بنایا

اگر آپ نے اسے تھوکا تو میں کل آپ کے ساتھ کراچی ہرگز نہیں جاؤں گی

بہرام کو منہ بناتا دیکھ کر ادا نے دھمکی دی تو بہرام نے منہ بنایا اور پھر زبردستی چاٹ کو نگلتے عادل کو ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو "دیکھا میں نے کہا تھا نہ"

ادا تم اتنی مرچیں کیسے کھا رہی ہو پانی دو مجھے

بہرام ادا کی تیکھی چاٹ کھاتے فوراً بولا تو عادل بھاگ کر پانی لے آیا جسے بہرام نے فوراً پکڑتے پیا اسے کہاں عادت تھی اتنی مرچیں کھانے کی وہ تو ہمیشہ سے ہی کم مرچ والا کھانا پسند کرتا تھا پانی پی کر بھی بہرام کی مرچیں ختم نہ ہوئی تو بہرام نے ادا کو ایک گھوری سے نوازا

تم گھر چلو تمہیں میں بتاتا ہوں

بہرام کی بات سنتے ادا منہ بنا گئی اور پھر وہ لوگ گھر واپس پہنچے

امی میں نے صبح چلے جانا ہے تو آج رات میں آپ کے ساتھ سو جاؤں

اچھی کوشش تھی بیگم مگر ایسا ناممکن ہے

لاؤنج میں اتے ہی ادا معصوم سی شکل بناتی بولی تو تبسم نے حیرانگی سے ادا کو دیکھا

اس سے پہلے کہ تبسم کچھ بولتی بہرام فوراً بولا تو ادا نے منہ بنایا

کیوں میں اپنی امی کے ساتھ نہیں سو سکتی؟

ضرور سو جانم مجھے کوئی مسئلہ نہیں مگر یاد رکھنا اس کے بعد تمہیں کراچی میرے ساتھ ہی جانا ہے اس لیے اتنا ہی کرنا جتنا بعد میں برداشت کر سکو

ادا کے سوال پر بہرام مسکراتے بولا تو ادا منہ بنا گئی وہ تو بس آج رات بہرام سے بچنا چاہتی تھی مگر یہاں تو بہرام نے الٹا اسے ہی پھنسا دیا تھا پھر ادا فوراً اٹھی اور منہ بناتی اپنے کمرے میں چلی گئی ادا کو کمرے میں جاتا دیکھ کر بہرام بھی اٹھ کر اس کے پیچھے آیا تو باقی سب بھی اٹھ کر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے

یہ کیا حرکت ہے بہرام چھوڑیں مجھے

آپ نے جو مجھے اتنی مرچیں کھلائی ہیں بے بی گرل اس کے بعد میرا میٹھا کھانا بنتا ہے کیونکہ مجھے ابھی تک مرچیں لگ رہی ہیں

بہرام نے بیڈ روم میں آتے ہی ادا کو کمر سے پکڑتے اپنے ساتھ لگایا تو ادا نے خود کو چھڑانے کی ناکام کوشش کرتے سوال کیا جس پر بہرام ایک آنکھ دباتے مسکرا کر بولا تو ادا کو خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی

ہاں تو جائیں کھائیں میٹھا مجھے کیوں ایسے پکڑا ہے؟

کیونکہ جانم وہ میٹھا مجھے آپ کے پاس سے ملے گا اور کہیں سے نہیں

ادا بہرام کے بازوؤں پر زور ڈالتی خود کو چھڑاتی بولی تو بہرام نے فوراً جواب دیا اس سے پہلے کہ ادا مزید کوئی سوال کرتی بہرام شدت سے ادا کے ہونٹوں پر جھکتا اس کی سانسوں کو اپنی قید میں کر گیا جبکہ ادا سانس لینے کے لیے بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ گئی اور پھر اس نے بہرام کے بازو پر زور سے ہاتھ مارا بہرام جو مسلسل ادا کے ہونٹوں کی مٹھاس خود میں اتار رہا تھا ادا کی حالت بگڑتے دیکھ کر اسے فوراً آزادی بخش گیا تو ادا لمبے لمبے سانس لیتی بہرام کے سینے سے لگی اور اپنی سانسوں کو ٹھیک کرنے لگی جبکہ بہرام اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا

میری اتنی سی قربت سے تمہاری حالت غیر ہونے لگتی ہے جانم جب ساری رات تمہیں میری قربت میں گزارنی ہو گی تو کیا کرو گی؟

بہرام آپ بہت بے شرم ہیں

بہرام ہلکی آواز میں مسکراتے انتہائی پیار سے بولا تو ادا نے لمبے لمبے سانس لیتے اس کے بازو پر مکہ مارتے جواب دیا

بے بی گرل ابھی آپ نے میری بے شرمی دیکھی کہاں ہے

مم۔۔مجھے نیند آ رہی ہے صبح جلدی بھی اٹھنا ہے گڈ نائٹ

بہرام کے ہنستے ہوئے بولنے پر ادا اپنا آپ بہرام سے چھڑاتی بولی اور پھر سیدھے جا کر بیڈ پر لیٹی تو بہرام بھی مسکراتے ہوئے بیڈ پر آیا اور پھر ادا کی کمر کے گرد حصار باندھتے لیٹا تو ادا نے آنکھیں کھول کر بہرام کو گھورا مگر پھر بہرام کی آنکھیں بند دیکھ کر ادا بھی لڑنے کا ارادہ ترک کرتی بہرام کے حصار میں ہی لیٹتی جلد گہری نیند میں اتر گئی

آج صبح سے ہی رانیہ اور تبسم دائمہ کے آنے کی تیاریوں میں مگن تھیں جبکہ ادا تو اٹھتے ہی تیار ہو کر ماہرانیوں کی طرح بیٹھی تھی اس کا کہنا تھا آج صحیح معنوں میں اس کی اس کے گھر سے رخصتی ہے تو وہ کوئی کام نہیں کرے گی جبکہ رانیہ اور تبسم بھی اس کی یہ بات مانتے خاموشی سے کام کرنے میں لگیں تھیں دوپہر کے کھانے کی تقریباً سب ہی تیاریاں ہو چکی تھیں کہ اچانک فاروقی ہاؤس کی بیل بجی تو عنایہ نے دروازہ کھولا عنایہ اپنے سامنے سہیل کو دیکھ کر حیران ہوئی کیونکہ اس نے سہیل اور سنان کو پہلی دفعہ دیکھا تھا جبکہ اپنی سہیلی عائشہ کو دیکھ کر عنایہ خوش ہوتی اندر بھاگی اور فوراً تبسم کو بلا لائی

ارے آپ لوگ دروازے پر کیوں کھڑے ہیں اندر آئیں نہ

تبسم کی بات سنتے سنان سہیل اور دائمہ مسکراتے ہوئے اندر آئے اور پھر عادل نے انہیں لا کر ڈرائینگ روم میں بیٹھایا تبھی بہرام اندر داخل ہوا

اسلام و علیکم

وعلیکم السلام

بہرام اونچی آواز میں سلام کرتا دائمہ سنان اور سہیل کے گلے لگتا ملا اور جا کر ان کے سامنے صوفے پر بیٹھا تبھی رانیہ ادا اور تبسم اندر آئیں اور سب سے مل کر اپنی جگہ بیٹھی تو ادا نے سنان کو ہاتھ ہلایا جس پر سنان نے مسکراتے سر کو خم دیا

بہرام سوری یار ہم لوگ تھوڑا سا لیٹ ہو گئے

تو میں کون سا تیرا ویٹ کر رہا تھا کمینے

سہیل کے بولنے پر بہرام فوراً بولا تو سہیل نے دائمہ کو دیکھا جو اسے اشارے سے چپ کروا گئی

آئی ہیٹ یو

ڈو یو تھینک آئی رئیلی کئیر؟

سہیل کے چڑ کر بولنے پر بہرام آئیبرو اچکاتا بولا تو سہیل کو مزید غصہ آیا جبکہ بہرام کی بات سنتے سب لوگ ہنسنے لگے

جہنم میں جاؤ

مگر وہ تمہارا گھر ہے میرا نہیں

سب کو ہنستا دیکھ کر سہیل ایک بار پھر جلے کٹے انداز میں بولا تو بہرام نے بھی فوراً جواب دیا جس پر سہیل غصے سے منہ ہی موڑ گیا تو بہرام نے بھی اپنی ہنسی دبائی

آنٹی یہ میرے بڑے بھائی ہیں سنان خانزادہ

بلکل ان کو کون نہیں جانتا

بہرام امی کہتے منہ ٹوٹتا؟

بہرام کے تعارف کروانے پر تبسم فوراً بولی تو سنان ہلکہ سا مسکرایا تبھی ادا آگے کو جھکتی بولی تو تبسم نے ادا کے سر پر تھپڑ مارا جس پر ادا منہ بناتی اٹھی اور جا کر دائمہ کے پاس بیٹھ گئی تو دائمہ نے مسکرا کر ادا کے سر پر ہاتھ پھیرا

میں آپ کو بتانا چاہتی تھی کہ بہرام میرا سگہ بیٹا نہیں ہے بہرام اور سنان بھائی ہیں اور سہیل بہرام کے بچپن کا دوست ہے میں تو بس بہرام کو بچپن سے سنبھالتی آئی ہوں اور وہ مجھے سگی ماں ہی سمجھتا ہے

جی بتایا تھا ادا نے مگر بہرام کی اصل ماں۔۔۔

میری موم کی ڈیتھ کو آٹھراں سال ہو چکے ہیں میں صرف تیراں سال کا تھا جب وہ

ہمیں چھوڑ گئی تھیں

دائمہ کی بات سنتے تبسم فوراً بولی تو بہرام ان کی بات کاٹتے بولا جس پر تبسم نے بہرام کی شکل دیکھتے صرف ہاں میں سر ہلانا ہی بہتر سمجھا پھر رانیہ بوتل لے آئی تو ادا نے رانیہ سے ٹرے لیتے سنان اور سہیل کو بوتل کا گلاس پکڑایا تبھی عنایہ اور عائشہ جو باہر کھیل رہی تھیں بھاگ کر اندر آئی

وہ امی باہر فاریہ پھوپھو اور چاچو لوگ آئے ہیں

عنایہ اندر آتی بولی تو تبسم اور عادل پریشان ہوئے اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر باہر جاتے وہ سب لوگ اندر ہی آگئے

واہ جی واہ یہاں تو پارٹی ہو رہی ہے میرے بھائی کو مار کر تمہیں شرم نہیں آئی ادا بی بی جو تم یہ سب کر رہی ہو

فاریہ کو جیسے ہی پتہ چلا کہ ادا کی ساس اسے آج لینے آئی ہے وہ فوراً سے اپنے بھائیوں کو لیتی فاروقی ہاؤس پہنچی تھی فاروقی ہاؤس کے باہر لاتعداد گارڈز دیکھ کر انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ بہرام کوئی عام انسان نہیں ہے اور یہ بات بھی کنفرم تھی کہ ادا بہرام کے ساتھ نہیں بھاگی تھی اور پھر اب ڈرائینگ روم میں بیٹھے لوگوں کو دیکھ کر وہ حیران تھی سنان پاکستان کا اپکمینگ وزیراعظم تھا اسے کون نہیں جانتا تھا اور

سہیل کی کمپنی بھی کپڑوں کی مارکیٹ کا ایک اونچا نام تھی ان شخصیات سے کون ناواقف تھا ڈرائینگ روم میں گھستے ہی فاریہ ادا کو دیکھتے بولی جو سنان کو بوتل کا گلاس دے رہی تھی فاریہ کو دیکھتے ادا نے سب سے پہلے بہرام کو دیکھا جو بلکل خاموش بیٹھا تھا ادا یہ بات اچھے سے جانتی تھی کہ دائمہ نہیں جانتی ادا بہرام کو کہاں ملی اور ان کا نکاح کیسے ہوا اور وہ سب کچھ دائمہ کو بتا کر ان کے لیے بے مول بھی نہیں ہونا چاہتی تھی سنان اور سہیل کے سامنے بھی وہ کوئی تماشا نہیں بننا چاہتی تھی پہلے ہی اس کی بہت بدنامی ہو چکی تھی وہ بھی اس کی بس ایک بے وقوفی کی وجہ سے ادا پریشانی سے کھڑی سب کو دیکھ رہی تھی وہ کیا کرتی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

پھوپھو آپ پلیز باہر چلیں ہم باہر چل کر بات کرتے ہیں

عادل تم بیغیرت ہو گے مگر ہم بیغیرت نہیں ہے جو گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی کو معاف کر دیں ارے یہ تو قاتلہ ہے اس نے میرے بھائی کی جان لی ہے

عادل کے فاریہ کو بولنے پر عمر آگے بڑھتا غصے سے بولا تو عادل خاموش ہوا جبکہ عمر کی بات سن کر دائمہ نے پریشانی سے پہلے ادا اور پھر بہرام کو دیکھا جو بلکل خاموش کھڑے اس بات کی تصدیق کر رہے تھے کہ یہ سب سچ ہے

کیا مطلب گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی؟

باجی میں آپ کو بتاتی ہوں یہ لڑکی صرف شکل سے معصوم ہے حرکتوں سے نہیں یہ اپنے عاشق کے ساتھ گھر سے بھاگ گئی تھی پتہ نہیں کتنے دن اس کے ساتھ رہی اور جب اس کا من بھر گیا تو اس نے چھوڑ دیا اور پھر اس نے اپنی معصومیت کے جال میں آپ کے بیٹے کو پھنسا کر اس سے شادی کر لی اس کے گھر سے بھاگ جانے کے بعد اس کا باپ میرا بھائی بھی مر گیا صرف اس بدکردار لڑکی کی وجہ سے رانیہ کا رشتہ بچپن سے ہی میرے بیٹے سے ہوا تھا مگر جب ایک ایسی ہے تو دوسری بھی ویسی ہی ہو گی اس لیے میں نے رشتہ چھوڑ دیا اب آپ بتائیں کون کرے گا ایسی گھر سے بھاگی ہوئی بدکردار لڑکیوں سے شادی

دائمہ کے پریشانی سے سوال پر فاریہ نے فوراً جواب دیا تو دائمہ نے پریشانی سے بہرام کو دیکھا جو اس وقت انتہائی خاموشی سے بیٹھا تھا اب یہ خاموشی ادا کے ایسے سب کے سامنے بے مول ہونے کی وجہ سے تھی یا آنے والے طوفان سے پہلے کی یہ تو بہرام ہی بہتر جانتا تھا

بہرام کیا یہ سب سچ ہے؟

دائمہ کے سوال پر بہرام نے ہاں میں سر ہلایا تو دائمہ کو حیرت کا جھٹکا لگا ان سے ان کے بیٹے نے آج تک کبھی کچھ نہیں چھپایا تھا مگر آج انہیں اندازہ ہوا تھا کہ وہ کتنا

گہرا تھا اس نے اپنے سینے میں اپنی بیوی کا اتنا بڑا راز دفن کر رکھا تھا تو یقیناً اور بھی بہت سے راز رکھیں ہونگے جن سے دائمہ بلکل انجان تھی

دائمہ بیٹھ جائیں ہم بات کرتے ہیں

بیٹھنے کے لیے کچھ بچہ ہے بیٹا کیا تم اب بھی ایسی عورت کو اپنے گھر کی بہو بناؤ گے

سنان کی بات سنتے دائمہ نے ہاں میں سر ہلایا تو اویس فوراً بولا جبکہ ادا تو بس سر جھکائے خاموشی سے رو رہی تھی

مجھے تو اپ کے بیٹے پر آتا ہے اتنی بڑی کمپنی کا مالک ہے اور اتنا بیغیرت کہ ایک ایسی لڑکی۔۔۔

خبردار جو میرے شوہر کے خلاف ایک لفظ بھی کہا تو مجھے بھلے سے گالی بھی نکال لیں میں برداشت کر لونگی مگر بہرام کے خلاف ایک لفظ نہیں سنوں گی

ابھی فاریہ بول ہی رہی تھی کہ ادا فاریہ کے منہ سے بہرام کے لیے نکلے لفظ سن کر حلق کے بل چلائی تو فاریہ عمر اور اویس کے ساتھ ساتھ باقیوں نے بھی ادا کو حیرانگی سے دیکھا جبکہ بہرام خاموشی سے کھڑا ہوتا دائمہ کے پاس آیا اور ان کے کندھوں کے گرد حصار بنایا

دائمہ آپ کا بیٹا کبھی غلط نہیں ہوتا یہ بات آپ جانتی ہیں میری بس آپ سے ایک

ریکویسٹ ہے اس وقت جو ہو رہا ہے ہونے دیں میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں میں میں گھر جا کر آپ کو سب کچھ سچ سچ بتاؤنگا

بہرام کی بات سنتے دائمہ نے خاموشی سے گردن موڑتے سامنے کھڑی ادا کو دیکھا جو ایک منٹ میں ہی معصوم سے آتش فشاں بن گئی تھی اور کبھی بھی پھٹ سکتی تھی

آواز نیچے رکھو ادا بی بی میں گھر سے نہیں بھاگی تم بھاگی ہو

آپ کے گھٹنے ہی کام نہیں کرنے بھاگیں گی کیسے؟

فاریہ کی بات سنتے سہیل فوراً بولا تو سنان بہرام اور دائمہ نے اپنی ہنسی دبائی جبکہ فاریہ نے حیرانگی سے سہیل کو دیکھا

تم بیچ میں نہ بولو یہ ہم بڑوں کا معاملہ ہے

اوح اچھا آؤ پھر عادل بھائی ہم دونوں کنچے کھیلتے ہیں

فاریہ کی بات سنتے سہیل انگلیوں سے کنچے کھیلنے کا اشارہ کرتا بولا تو سنان نے سہیل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کھینچا

خاموشی سے کھڑے رہو اس سے پہلے کے میں تمہیں خاموش کرواؤں

سنان سہیل کے کندھے پر دباؤ ڈالتے بولا تو سہیل منہ بناتا خاموش ہو گیا

خدا کا واسطہ ہے چلی جائیں یہاں سے پھوپھو۔۔۔

ادا اپنے دونوں ہاتھ جوڑتی ابھی بول ہی رہی تھی کہ فاریہ غصے سے آگے بڑھی اور اس نے ادا کے منہ پر تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا اس سے پہلے کہ وہ تھپڑ ادا کو لگتا کسی نے فاریہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک دیا جبکہ فاریہ کا تھپڑ اپنی طرف آتے دیکھ کر ادا فوراً سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ گئی فاریہ کا ہاتھ پکڑنے والی شخصیت کو دیکھ کر سب لوگ حیران ہوئے جبکہ بہرام کو تو شدید حیرت کا جھٹکا لگا تھپڑ نہ پڑتے دیکھ کر ادا نے فوراً سر اٹھایا اپنے سامنے مرجان کو غصے سے فاریہ کا ہاتھ پکڑے کھڑا دیکھ کر ادا حیران ہوئی تبھی تالیہ اندر آئی

سردارنی چھوڑ دے آنٹی کا ہاتھ ٹوٹ جائے گا

دل تو میرا یہی کر رہا ہے لیہ کہ میں اس آنٹی کا ہاتھ توڑ دوں جس نے میری ادائے جاں پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی

تالیہ کی بات سنتے مرجان غصے سے فاریہ کو گھورتے بولی تو دو منٹ کے لیے فاریہ کو مرجان سے خوف آیا مگر پھر وہ اپنے خوف پر قابو پاتی غصے سے اپنا ہاتھ مرجان کے ہاتھ سے چھڑا گئی

کون ہو تم اور ہمارے آپسی معاملے میں کیوں بول رہی ہو اور تم اندر کیسے آئی؟

میں مرجان خانزادہ ہوں ادا کی بڑی نند

اور میں تالیہ خانزادہ ہوں ادا کی چھوٹی نند اور ہم دروازے سے اندر آئے

فاریہ کے سوال مرجان غصے سے بولی تبھی تالیہ بیچ میں بولی تو بہرام بھی حیران ہوا

پاگل سمجھا ہے کیا تم نے ہمیں لڑکی بہرام خانزادہ اور سنان خانزادہ بھائی ہیں اور ان کے علاوہ آیاز خانزادہ کی کوئی اور اولاد نہیں ہے

ہاں ان دو کے علاوہ آیاز خانزادہ کی جائز اولاد کوئی نہیں ہے مگر ناجائز بہت سی ہیں اور ان میں سے ہی ہم دو ہیں مرجان خانزادہ اور تالیہ خانزادہ اور چونکہ ہمارا باپ ایک ہے تو اس کا مطلب ہے ہم سگے بہن بھائی ہیں کیونکہ نسل باپ سے چلتی ہے

فاریہ کے غصے سے بولنے پر مرجان نے سالوں سے اپنے سینے میں دفن رکھا راز کھولا تو سب کے ساتھ ساتھ تالیہ بھی حیران ہوئی جبکہ بہرام اور سنان کو ایسے لگا جیسے ان کے سر پر فاروقی ہاؤس کی چھت آ گری ہو

یہ تم کیا بکواس کر رہی ہو لڑکی اور تم ڈرا کسے رہی تم کر ہی کیا سکتی ہو ہمارا؟

آپ کی سات نسلیں تباہ

عمر کے غصے سے مرجان کو بولنے پر ادا آگے بڑھتی بولی تو تبسم نے اپنی ننھی ادا کو دیکھا

عورت کو کمزور مت سمجھنا کیونکہ عورت جب غصے میں آتی ہے تو وہ پھر یہ نہیں سوچتی سامنے کھڑا اس کا اپنا ہے یا پرایا وہ غصے میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہو جاتی ہے

بکواس بند کرو لڑکی

مرجان کی بات سنتے اویس کو غصہ آیا اور وہ آگے بڑھا اس سے پہلے کے اویس مرجان تک پہنچتا بہرام مرجان اور اویس کے بیچ میں آگیا

بہت برداشت کر لیا میں نے آپ لوگوں کو اب اگر میری بہنوں اور میری بیوی کے بارے میں ایک لفظ بھی بولا تو یقین مانو بہرام خانزادہ کی بری سائیڈ نہیں دیکھ پاؤ گے تم لوگ

اس سے پہلے کہ میں یہاں سے آپ لوگوں کو دھکے دے کر نکلواؤ چلے جائیں یہاں سے اور پلٹ کر مت آئے گا واپس سمجھیں آپ کے بھائی کے ساتھ اس کی فیملی بھی مر گئی جائیں یہاں سے

بہرام لہو چھلکاتی آنکھوں سے بولا تو اویس اور عمر حیران ہوا تبھی ادا آگے بڑھتی چلائی تو فاریہ اویس اور عمر وہاں سے چلے گئے جبکہ ان تینوں کے جاتے ہی ادا زمین پر گرنے کے انداز میں بیٹھتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تو بہرام نے فوراً سے ادا کو پکڑا

جانِ بہرام رونا بند کرو کچھ نہیں ہوا

میری وجہ سے ہی تو سب ہوا بہرام سب کچھ ختم ہو گیا ابو چلے گئے اور آپ پر بھی انگلیاں اٹھی میں بہت بری ہوں

نہیں ادائے جاں آپ کی وجہ سے کچھ نہیں ہوا چپ کرو

بہرام ادا کو سینے سے لگاتا بولا تو ادا پھوٹ پھوٹ کر روتی بولی جس پر بہرام نے فوراً نفی میں سر ہلاتا بولا

چپ کرو ادا کچھ نہیں ہوا تمہاری وجہ سے یہ سب نصیب کا کھیل تھا میری جان

ادا کو روتا دیکھ کر دائمہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی بولیں تو ادا نے سر اٹھاتے دائمہ کو دیکھا

دائمہ مجھے معاف کر دیں ہم نے آپ سے سچ چھپایا

کوئی بات نہیں ادا مجھے فرق نہیں پڑتا مجھے بس اتنا پتہ ہے تم میری بہو ہو اور بہت اچھی ہو

ادا کے روتے ہوئے بولنے پر دائمہ فوراً بولی تو ادا خاموش ہو گئی تبھی مرجان آگے بڑھتی ادا کے پاس زمین پر بیٹھی ادا کو بچوں کی طرح اپنے ہاتھوں کی پشت سے آنسو صاف کرتا دیکھ کر مرجان کا دل ایک بار پھر بے ایمان ہوا اور پھر اپنے دل کی بات پر لبیک کہتے مرجان آگے بڑھی اور اس نے ادا کے دونوں گال چوم لیے جبکہ مرجان کی اس حرکت پر ادا اپنا رونا دھونا بھولتی بہرام کو حیرانگی سے دیکھنے لگی جو مرجان کے ساتھ بیٹھا مرجان کو غصے سے گھور رہا تھا

مجھے پتہ ہے میں بہت خوبصورت ہوں مگر اب تم اگر ایسے دیکھو گے تو مجھے شرم آ

جائے گی

بہرام کو خود کی طرف غصے سے دیکھتے مرجان اپنے دونوں ہاتھ منہ کے آگے رکھتی شرما کر بولی تو بہرام نے سنان کو دیکھا جو کھڑا مرجان کی حرکت پر مسکرا رہا تھا پھر بہرام فوراً سے ادا کو سہارا دیتے کھڑا ہوا تو مرجان بھی کھڑی ہوئی اور آگے بڑھتی دائمہ کے گلے لگی تو دائمہ نے مرجان کو پیار کیا

جب میں زرمینہ بیگم کے ساتھ تم سے ملنے آتی تھی تو مجھے تم سے رغبت محسوس ہوتی تھی ایسے لگتا تھا جیسے تم کوئی اپنی سی ہو مگر میں نے کبھی زرمینہ بیگم سے تمہارا نہیں پوچھا اور پھر ان کے جانے کے بعد میں ایک دفعہ تم سے ملنے گئی تو مجھے پتہ چلا تم اب وہاں سے جا چکی ہو اس کے بعد میں نے تمہیں ڈھونڈنا چھوڑ دیا مرجان

چھوڑیں دائمی پرانی باتوں کو اب میں آگئی ہوں اب میں آپ کر پہلے کی طرح تنگ کیا کرونگی

دائمہ کی بات سنتے مرجان مسکراتے بولی تو دائمہ نے ہنستے ہوئے ہاں میں سر ہلایا

سردارنی تم نے جو سب کچھ بولا کیا وہ سچ تھا کیا بہرام واقع میں ہمارا بھائی ہے؟

تالیہ جو کب سے اس سچ میں کھوئی حیران کھڑی تھی پریشانی سے بولی تو مرجان نے ہاں میں سر ہلایا

ہاں لیہ بہرام اور سنان ہم دونوں کے بھائی ہیں سگے بھائی اور تم میری سگی بہن ہو

تالیہ کا سوال سنتے مرجان فوراً بولی تو تالیہ روتے ہوئے بہرام کے گلے لگی جس پر بہرام نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے اسے خاموش کروایا

شکر ہے آپ میرے سگے بھائی ہو اب میں آپ کو خوب تنگ کرونگی جیسے سب لڑکیاں اپنے بھائیوں کو کرتی ہیں

بہرام کے پیار کرنے پر تالیہ فوراً بولی تو بہرام نے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ کوئی نمونہ ہو جبکہ بہرام کو ایسے دیکھ کر مرجان نے ایک دمدار قہقہ لگایا وہ اچھے سے جانتی تھی تالیہ کو اور بہرام بیچارے کا سوچتی اسے ابھی سے اس پر ترس آ رہا تھا تالیہ کو بہرام کے سینے سے ہٹتے نہ دیکھ کر ادا نے منہ بنایا تو مرجان آگے بڑھتی سنان کے سینے سے لگی جس پر سنان ہلکہ سا مسکرایا اور اس کے گرد حصار باندھ گیا

بہرام

ادا کے منہ بنا کر بولنے پر بہرام نے ادا کو دیکھتے تالیہ کو خود سے دور کرنا چاہا مگر تالیہ کسی چمبک کی طرح بہرام کو چپکی تھی دور ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی

صرف میں ہی تمہارا بھائی نہیں سنان بھی ہے

مگر مجھے تم پسند ہو اور میں اتنے سالوں بعد اپنے بھائی سے ملی ہوں اس لیے تم اب

کچھ دن اپنے شوہر کو بھول جاؤ اور اپنے بھائی کے پاس رہو جاؤ

تالیہ کو پیچھے نہ ہوتا دیکھ کر بہرام چڑ کر بولا تو تالیہ نے بہرام کو جواب دیا اور پھر ادا کو دیکھتی ہاتھ سے جانے کا اشارہ کرتی بولی تو ادا کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو آ گئے

تالیہ بہنا پلیز ہٹو

نہیں

بہرام کے پیار سے بولنے پر تالیہ نے فوراً جواب دیا تو ادا نے زور زور سے رونا شروع کیا جس پر بہرام ادا کی طرف بڑھا تو تالیہ نے اسے کالر سے پکڑ کر جانے سے روک دیا

بھائی میرے پاس ہی رہو کہیں نہیں جانا

کیا کھاتی ہو تم کتنی جان ہے تم میں چھوڑو مجھے

تالیہ کے منہ بنا کر بولنے پر بہرام چڑ کر بولا مگر تالیہ نے آج اسے نہ چھوڑنے کی قسم کھا رکھی تھی جبکہ ادا کے آنسو مسلسل بہرام کو پریشان کر رہے تھے ادا کو روتا دیکھ کر مرجان آگے بڑھی مرجان کو خود کی طرف آتا دیکھ کر ادا بھاگ کر عادل کے سینے سے لگی تو دائمہ تبسم اور رانیہ نے قہقہ لگایا

کیا مصیبت ہے چھوڑو مجھے

نہیں تم میرے بھیا ہو

اور تم میری جان کا عذاب

بہرام کے غصے سے بول ے پر تالیہ منہ بناتی بو کی تو بہرام بھی چڑ کر بولا تبھی ان سب کو رونے کی آواز آئی تو سب نے ایک ساتھ ادا کو دیکھا جو عادل کے سینے سے لگی مرجان کو منہ چڑھا رہی تھی

اگر ادا نہیں رو رہی تو کون رو رہا ہے

اپنے دوست سے پوچھو بھائی

سنان کے پریشانی سے بولنے پر تالیہ فوراً بولی تو سب نے سہیل کو دیکھا جو کھڑا مسلسل رو رہا تھا سہیل کو روتا دیکھ کر مرجان نے گندا سا منہ بنایا

سہیل کیا ہوا بیٹا؟

دائمی مجھے بھی بہن چاہئیے جیسے اس جنگلی کے پاس ہے

دائمہ کے سوال پر سہیل روتے ہوئے بہرام کی طرف اشارہ کرتا بولا توسب نے قہقہ لگایا پھر سنان آگے بڑھتا سہیل کے کندھے پر ہاتھ رکھ گیا

ہاں تو تم رکھ لو مجھے ایسی چپکو بہن نہیں چاہئیے

بہرام کے چڑ کر اپنا کالر پکڑے کھڑی تالیہ کی طرف اشارہ کرتے بولنے پر تالیہ نے اسے گھورا پھر رانیہ نے سب کو پانی پیلایا

آجاؤ بچوں کھانا کھالو

تبسم کے بولنے پر سب لوگ اٹھ کر ٹیبل پر آئے بہرام کو ٹیبل پر بیٹھتے دیکھ کر ادا نے اس کے ساتھ والی کرسی کھینچی

تھینکیو بھابھی

اس سے پہلے کے ادا کرسی پر بیٹھتی تالیہ کرسی پر آ بیٹھی اور فوراً بولی تو ادا نے بہرام کو دیکھا جو تالیہ کو گھور رہا تھا

مجھے پتہ ہے میں تمہیں بہت پیاری لگتی یوں مگر ایسے گھورو تو نہ

بہرام کو خود کو گھورتا دیکھ کر تالیہ ہاتھ سے بہرام کا چہرہ دوسری طرف کرتی بولی تو سب نے اپنی ہنسی دبائی

کوئی بات نہیں ادا تم میرے پاس آجاؤ

خبردار جو تم اس کے ساتھ بیٹھی تو یہ کھانا کم کھائے تمہیں زیادہ کھائے گی

مرجان کے ہاتھ سے اشارہ کر کے بولنے پر بہرام غصے سے بولا تو ادا خاموش ہو گئی پھر بہرام فوراً اٹھا اور اس نے تالیہ کو گود میں اٹھاتے ادا کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود تالیہ کو لیجاتے مرجان کے ساتھ والی کرسی پر پڑکا

اللہ تجھے پوچھے گا ظالم انسان اتنی زور سے پھینکا مجھے دیکھنا تجھے کھانا ہضم نہیں ہو گا

تالیہ کی بد دعا سنتے سب لوگ ہنسنے لگے جبکہ بہرام خاموشی سے جا کر ادا کے ساتھ بیٹھا اور پھر سب نے کھانا شروع کیا

تالیہ کہاں گئی؟

ابھی سب لوگ کھانا کھا رہے تھے کہ سنان نے پریشانی سے سوال کیا تو سب ہی سنان کی طرف متوجہ ہوئے اس ڈے پہلے کے کوئی کچھ بولتا ادا نے چیخیں مارنا شروع کی تو بہرام حیران ہوا

کیا ہوا دا؟

بہ۔۔بہرام میز کے نیچے کچھ ہے اس نے میرا پاؤں پکڑا

بہرام کے سوال پر ادا فوراً بولی تو بہرام نے جھک کر میز کے نیچے دیکھا بہرام نے جیسے ہی میز کے نیچے دیکھا تو تالیہ نے اسے ہائے میں ہاتھ ہلایا تو بہرام کو خطرہ محسوس ہوا اس سے پہلے کے بہرام اٹھ کر دوڑتا تالیہ نے میز کے نیچے سے نکل کر بہرام کو ایک بار پھر اپنی قید میں لے لیا

کیا بہنیں ایسی ہوتی ہیں؟

ہاں نہ خون پینے والی ڈائن ہوتی ہیں

بہرام کے عادل کو سوال کرنے پر عادل فوراً بولا تو رانیہ اور ادا نے عادل کی طرف

دیکھا جس پر عادل نے منہ پر زیپ لگائی

تالیہ یار کیا چھوڑو مجھے کھانا کھانے دو

ٹھیک ہے کھا لو پھر بتاتی تمہیں

بہرام منہ بناتے بولا تو تالیہ فوراً بولتی مرجان کے پاس جا کر بیٹھی اور کھانا کھانے لگی

پھر بہرام اور ادا بھی واپس اپنی جگہ بیٹھتے کھانا کھانے لگے کھانے کے بعد رانیہ نے کھیر لا کر رکھی تو ادا آگے بڑھتی سب کو کھیر ڈال کر دینے لگی

سنان بھائی یہ کھیر میں نے بنائی ہے

ادا کی بات سنتے سنان نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا تو رانیہ نے پریشانی سے ادا کو دیکھا کیونکہ کھیر تو رانیہ نے بنائی تھی ادا نے نہیں جبکہ ادا کو جھوٹ بولتے دیکھ کر رانیہ پریشان ہوئی تو بہرام نے اپنی ہنسی چھپائی وہ سمجھ گیا تھا ادا کھیر کا جھوٹ اس لیے بول رہی ہے کیونکہ سنان نے چائے پیتے اسے بیس ہزار دیے تھے تو کھیر کھانے پر بھی کچھ دے گا

کیسی بنی ہے بھائی؟

ماشاءاللہ بہت مزے کی ہے

جیسے ہی سنان نے کھیر کا چمچ منہ میں رکھا تو ادا نے سوال کیا جس پر سنان نے فوراً جواب دیا تو ادا ہلکہ سا مسکرائی مگر پھر سنان کو نارمل بیٹھا دیکھ کر ادا کچھ مایوس ہوئی تو

سب نے ادا کی مایوسی نوٹ کی پھر بہرام نے سنان کو ہاتھ کے اشارے سے ادا کو پیسے دینے کا بولا تو سنان نے ہاں میں سر ہلاتے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر جیب سے پیسے نکال کر ادا کو دیے تو ادا خوش ہو گئی

تھینکیو بھائی

کتنے ملے؟

سنان سے پیسے پکڑتے ادا مسکراتے بولی تو سنان بھی ہنسنے لگا پھر جیسے ہی ادا بہرام کے پاس بیٹھی تو بہرام نے فوراً سوال کیا

تیس ہزار دیے ہیں بھائی نے

بہرام کے سوال پر ادا خوش ہوتی بولی تو سب لوگ ہنسنے لگے تبھی مرجان اٹھ کر ادا کے پاس آئی

مجھے بھی تمہاری کھیر بہت ٹیسٹی لگی

مرجان بھی ادا سے بولتی اپنی جیب سے پیسے نکال کر ادا کو پکڑا گئی تو ادا نے خوش ہوتے فوراً پیسے پکڑے

مگر مرجان بڑے پیسے دیتے ہیں اور تم مجھ سے چھوٹی ہو

ہاں مگر ادا سے تو بڑی ہوں اور اپنی ادائے جاں کی خوشی کے لیے کچھ بھی کر سکتی

ہوں

بہرام کی بات سنتے مرجان فوراً بولی تو ادا نے خوش ہوتے اپنا گال آگے کیا جس پر

مرجان نے اسے فوراً کس کی تو بہرام نے ان نند بھابھی کو دیکھا

بہرام مرجان نے مجھے دس ہزار دیے

ادا خوش ہو کر بولی تو تالیہ نے بھی آگے بڑھتے پیسے پکڑائے جس پر ادا فوراً پیسے پکڑ گئی

اور کسی نے دینے ہیں تو دے دو میں اکٹھے گن لونگی

ادا کی بات سنتے سب لوگ ہنسنے لگے تو پھر سہیل نے بھی آگے بڑھتے پیسے پکڑائے

بہرام مجھے ساٹھ ہزار جمع ہو گیا

ادا کے پیسے گن کر تالی مار کر بولنے پر سب لوگ ہنسنے لگے تبھی رانیہ اندر آئی

اور ادا کے سامنے سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑی ہوئی تو سب نے رانیہ کو دیکھا

ادا کیا یہ کھیر تم نے بنائی ہے؟

رانیہ کے سوال پر ادا کا منہ بنا تو بہرام نے قہقہ لگایا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کھیر

ادا نے نہیں رانیہ نے بنائی تھی

ہاں تو میں نے اس میں دو دفعہ چمچہ مارا تھا میرے ہاتھ کی مٹھاس آگئی تھی

پوچھ لو بھائی سے انہوں نے چائے پی ہوئی میرے ہاتھ کی

ادا کا جواب سن کر رانیہ کا منہ کھل گیا جبکہ سنان نے قہقہ لگاتے ہاں میں سر ہلایا تو ادا فوراً اپنے پیسے اٹھاتی بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی

میں آپ کو اس میں سے کچھ بھی نہیں دونگی

نہ دو چاہئیے بھی نہیں مجھے نیرا شوہر بھی حماد گروپ آف انڈسٹریز کا مالک ہے میں اس سے لے لونگی

ادا پیسے رکھ کر آتی فوراً بولی تو رانیہ ایک ادا سے بال جھٹکتی بولی جس پر سہیل نے باقاعدہ طور پر ہوٹنگ کی تو رانیہ اداب کرتی جا کر عادل کے ساتھ بیٹھی رانیہ کو بیٹھتا دیکھ کر ادا بھی فوراً جا کر بہرام کے ساتھ بیٹھی اور پھر سب لوگ باتوں میں مصروف ہوگئے

بہرام چلیں

تقریباً آدھے گھنٹے بعد دائمہ بہرام کو دیکھتی بولیں تو بہرام نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا بہرام کے کھڑے ہوتے ہی سب لوگ کھڑے ہوئے تو تبسم نے ایک لال رنگ کی چادر لا کر ادا کو اوڑھی جبکہ ادا بس خاموشی سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی

ادا بہرام کو تنگ مت کرنا اچھی بچی بن کر رہنا اور دائمہ کی بھی ساری باتیں

مانا مجھے شکایت نے آئے تمہاری کوئی

جی امی

تبسم ادا کو گلے لگاتی بولی تو ادا نے نم آواز میں جواب دیا اور پھر اپنی ماں کے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی پھر رانیہ آگے بڑھی اور اس نے ادا کو گلے سے لگایا اپنی فیملی کو ملنے کے بعد ادا گھر سے باہر نکلی تو دائمہ نے اسے اشارہ کیا جس پر ادا خاموشی سے جا کر بہرام کی گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھی اور اس کے ساتھ عائشہ اور بہرام بیٹھے جبکہ سہیل اور دائمہ آگے بیٹھے سنان اپنی گاڑی میں جبکہ مرجان اور تالیہ مرجان کی گاڑی میں بیٹھے اور پھر ان سب کی گاڑیاں گارڈز کی گاڑیوں کے بیچ آگے پیچھے فاروقی ہاؤس سے نکلی جبکہ تبسم تو بس اپنی ادا کو خود ڈے دور جاتا دیکھتی رہ گئی آخر کار اس نے اپنی بیٹی کو آج صحیح معنوں میں رخصت کر دیا تھا اور آج وہ اس بات پر بہت خوش تھی

تم سگریٹ پیتے ہو؟

نہیں میں تو بس اسے سونگھ رہا تھا

سفا کے سوال پر زرخان جو زری پیلس کے لان میں کھڑا سیگریٹ کے کش لگا رہا تھا فوراً بولا تو سفا کچھ خاموش ہوئی

کیوں پیتے ہو؟

ایک مرد کی زندگی میں وہ وقت لازمی آتا ہے جب اسے شباب یا شراب کی ضرورت پڑتی ہے ایسے میں کچھ گناہ کبیرہ کرتے ہیں شباب کی طرف جاتے ہیں اور کچھ میری طرح شراب کی عادت ڈال لیتے ہیں

سفا کے سوال پر زرخان فوراً بولا تو سفا نے سر اٹھا کر زرخان کو دیکھا

تمہیں کس چیز کی پریشانی ہے تمہارے پاس تو سب ہے

ایسا صرف تمہیں لگتا ہے

سفا کی بات سنتے زرخان فوراً بولا

کیا تمہاری حسینہ تمہیں یہ سب کرنے کی اجازت دیتی ہے

وہ مجھے جانتی بھی نہیں ممی نے اسے میرے لیے چنا تھا اور میں اس سے بے پناہ محبت بھی کرتا ہوں اور پہلے سے سوچا ہے اگر اسے یہ سب پسند نہیں ہوا تو چھوڑ دونگا ویڈے بھی جب شباب زندگی میں شامل ہو جائے تو شراب کی ضرورت نہیں پڑتی

سفا کے سوال پر زرخان فوراً بولا تو سفا نے کچھ سمجھتے ہاں میں سر ہلایا تبھی

ایک ملازمہ ان کے پاس آئی

میڈم کھانے کے لیے بلا رہی ہیں آپ دونوں کو

ملازمہ کی بات سنتے زرخان نے ہاں میں سر ہلایا تو ملازمہ اندر چلی گئی اور پھر

اس کے پیچھے پیچھے زرخان اور سفا بھی آئے اور ٹیبل پر بیٹھ گئے پھر کھانا

شروع کیا ابھی سفا نے اپنی پلیٹ میں کھانا ڈالا ہی تھا کہ اچانک اس کا فون

بجا جسے دیکھتے سفا نے فوراً اٹھایا

جی ممی

میں ایک دوست کے گھر ہوں آج رات یہی رہوں گی صبح آ جاؤں گی آپ

جانتی ہیں بابا مجھے اندر نہیں آنے دیں گے تو فائدہ

جی انشاءاللہ میں صبح آ جاؤں گی اللہ حافظ

فون اٹھاتے سفا بولی اور پھر چند لمحوں کے لیے رک کر اس نے جواب سنا

اور پھر دوبارہ بولتی چند لمحوں کے لیے رکی ایک بار پھر جواب دیتے فون کاٹ

گئی اور موبائل ٹیبل پر رکھا

مجھے نہیں پتہ تھا ہم دوست ہیں

ہاں تو ہم دوست ہیں بھی نہیں

مگر ابھی تو تم نے اپنی مما سے یہی کہا

زرخان کی بات سنتے سفا فوراً بولی تو زرخان نے جواب دیا

میں نے آنٹی کا کہا تھا آنٹی آپ میری دوست ہیں نہ؟

ہاں بیٹا میں تمہاری دوست ہوں

زرخان کی بات سنتے سفا فوراً بولی تو زرمینہ بیگم نے مسکراتے جواب دیا جس

پر زرخان کا منہ بنا

تو یہ گھر میرا ہے تمہاری دوست کا تو نہیں ہے تمہیں کرایا دینا ہو گا بیڈ روم

کا کرایا چالیس یورو ہو گا

اتنا سارا میں کیسے دونگی

تو ٹھیک ہے پھر مجھ سے دوستی کر لو اس سے تمہیں کرایا نہیں دینا ہو گا

زرخان کی بات پر سفا منہ بنا کر بولی تو زرخان نے ہاتھ بڑھاتے جواب دیا

جس پر سفا فوراً منہ موڑ گئی

نہیں میں تمہیں دے دونگی تھوڑا تھوڑا کر کے

سفا کی بات سنتے زرخان کندھے اچکا گیا اور پھر کھانا کھانے لگا

کھانے کے پچیس یورو ایکسٹرا ہونگے

سفا کو کھانا کھاتے دیکھ کر زرخان فوراً بولا تو سفا اسے گھورنے لگی

فکر نہ کرو تم یہ کھانا میری طرف سے فری کھا لو

سفا کو زرخان کو گھورتا دیکھ کر زرمینہ فوراً بولی تو سفا کو کچھ حوصلہ ہوا

ہاں مما ویسے بھی آپ ڈیلی کسی نیڈی کو کھانا کھلاتی ہیں آج یہی سہی

زرخان کے سفا کو چڑا کر بولنے پر سفا نے نچلا ہونٹ باہر نکالا تو زرمینہ بیگم کو سفا پر پیار آیا

کیا تمہاری دوستی کی آفر ابھی بھی کھلی ہے؟

سفا کا سوال سنتے زرخان نے ہاں میں سر ہلایا تو سفا نے اپنی پلیٹ کو دیکھا

ٹھیک ہے میں تم سے دوستی کر لیتی ہوں مگر پھر تم مجھے نیڈی نہیں کہو گے اور نہ میں کوئی کرایا دونگی

سفا کی بات سنتے زرخان نے ہاں میں سر ہلایا تو سفا نے زرخان کے پاؤں پر پاؤں مارا تو زرخان نے اسے گھورا جس پر سفا مسکرا کر اسے دیکھتی کھانا کھانے لگی تو زرخان بھی منہ بناتا کھانا کھانے لگا جبکہ زرمینہ بیگم تو بس ان کو دیکھ کر نفی میں سر ہلاتی رہ گئی

کھانا کھانے کے بعد زرخان اٹھ کر اپنی سٹڈی میں چلا گیا جبکہ سفا ٹیبل سے برتن اٹھانے لگی تو زرینہ بیگم اس کے پاس آئی

رہنے دو بیٹا مینا اٹھا لے گی

کوئی بات نہیں آنٹی میں اٹھا دیتی ہوں

زرینہ کے اپنی کام والی کی طرف اشارہ کر کے بولنے پر سفا ہلکہ سا مسکراتے بولی

زرخان کو غلط مت سمجھنا وہ بس تفریح کے لیے یہ سب کرتا ہے

جانتی ہوں آنٹی زرخان بہت اچھا ہے ورنہ کوئی بھی ایسے کسی انجان لڑکی کی مدد نہیں کرتا جیسے اس نے میری مدد کی اور میں جانتی ہوں وہ مجھ سے دوستی اور کرایے کی بحس اس لیے کر رہا ہے تاکہ میں گیلٹی فیل نہ کروں اور وہ مجھ سے پیسے بھی نہ لے

زرینہ بیگم کی بات سنتے سفا سر جھکا کر بولی تو زرینہ بیگم کو سفا کی سمجھداری پر خوشہ ہوئی وہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی زرخان کے سامنے انجان بنی ہوئی تھی

مما مجھے ایک کپ کافی لا دیں پلیز

مینا زرخان کو کافی لا دو

اس سے پہلے کے زرینہ بیگم کچھ بولتی زرخان سٹڈی کا دروازہ کھولتے بولا تو زرینہ نے

ہاں میں سر ہلایا اور پھر مینا کو کافی کا بولتی سٹڈی میں چلی گئیں

زرخان کیا چل رہا ہے؟

کچھ نہیں مما بس آج کل تو جہان سکندر چل رہا ہے

میں ناول کی بات نہیں کر رہی

زرمینہ بیگم کے مسکرا کر بولنے پر زرخان نے ناسمجھی سے جواب دیا تو زرمینہ بیگم غصے سے بولیں جس پر زرخان نے زرمینہ کو دیکھا

تو کس بارے میں کر رہی ہیں؟

میں تمہارے اور سفا کے بارے میں بات کر رہی ہوں

میں سمجھا نہیں

زرخان کے سوال پر زرمینہ بولی تو زرخان نے فوراً جواب دیا

تمہارے اور سفا کے بیچ کیا چل رہا ہے زرخان اسے گھر لانے کا مقصد اور وہ بھی ایسے زبردستی اٹھا کر

مما ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ سمجھ رہی ہیں میں آپ کی حسینہ سے عشق کرتا ہوں یہ بات آپ جانتی ہیں اچھے سے اور رہی بات اسے یہاں لانے کی تو میں صرف بھلائی کر رہا تھا وہ ایک لڑکی ہے کہاں رہتی ساری رات

تم اس دنیا کے پہلے انسان ہو زرخان جو ایک لڑکی کی بھلائی کر بھی رہا ہے تو اسے کیڈنیپ کر کے

زرمینہ کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو زرمینہ نے مسکراتے جواب دیا اور پھر جا کر صوفے پر بیٹھیں تو زرخان ہاتھ سے ناول رکھتا آکر زرمینہ کی گود میں سر رکھتا لیٹا

آپ اسے کیڈنیپنگ کیسے کہہ سکتی ہیں میں بس اس کی بھلائی کر رہا تھا

زرخان کی بات سنتے زرمینہ ہلکہ سا مسکرائی اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی سٹڈی کا دروازہ نوک ہوا

آ جاؤ

زرخان کے جواب دینے پر سفا کافی کا مگ اٹھائے اندر آئی

زرخان آپ کی کافی

ٹیبل پر رکھ دو

سفا کے مسکرا کر بولنے پر زرخان فوراً بولا تو سفا نے کافی کا مگ ٹیبل پر رکھا اور باہر جانے کے لیے مڑی

سفا بیٹا کہاں جا رہی ہو بیٹھ جاؤ

سفا کو باہر جاتا دیکھ کر زرمینہ بیگم پیار سے بولی تو سفا خاموشی سے ان کے پاس والی

ٹیبل پر بیٹھ گئی

کافی تم نے بنائی ہے؟

ہاں وہ مینا بزی تھی تو میں نے بنا دی

ہمم اچھا بنی ہے کافی

زرخان کے سوال پر سفا فوراً بولی تو زرخان تعریف کرتے کافی پینے لگا جبکہ زرخان کی تعریف سنتے سفا خوش ہو گئی اور پھر زرینہ بیگم سے باتوں میں مصروف ہو گئی

مروا بیٹا میری مانو تو کچھ دن اپنے کام سے چھٹی لے لو

ساجدہ بی بی مجھے چھٹی کی ضرورت نہیں میں کونسا کہیں باہر جاتی ہوں گھر میں بس بیٹھی ویلوگز بنا کر پوسٹ کرتی ہوں اور اسی سے مجھے کمائی آتی ہے

جیسا تم ٹھیک سمجھو میں کھانا بنا لیتی ہوں

سجادہ کی بات سنتے مروا فوراً بولی تو ساجدہ نے مایوسی سے جواب دیا اور پھر اٹھ کر کیچن میں کھانا بنانے چلی گئی ساجدہ کو جاتے دیکھ کر مروا اٹھ کر اپنے کمرے میں آئی اور پھر اس نے اپنی الماری سے ایک لکڑی کا باکس نکالتے اسے کھولا اور اس میں سے کالے رنگ کا ایک چھوٹا سا بھالو نکالا اور پھر اسے اپنے سینے سے لگاتی پھوٹ پھوٹ

کر روتی وہیں زمین پر بیٹھ گئی

امی واپس آ جائیں نہ مجھے آپ کی یاد آتی ہے آپ کی مرا اکیلی ہو گئی ہے بہرام بھی اس کا نہیں رہا امی آجائیں نہ واپس

مروا پھوٹ پھوٹ کر روتے اپنی ماں کو یاد کرتی بولی اور پھر اس کے سامنے بہرام کا چہرہ لہرایا جو ادا کو خوش رکھنے کے لیے اسے اور گارڈز کو اشارہ کر رہا تھا

بہرام کیوں دیا مجھے دھوکا میں تم سے بہت پیار کرتی تھی مگر تم نے تم نے مجھے دھوکہ دیا کیوں ایسا کیا کیا ہے اس لڑکی میں جو مجھ میں نہیں اس سے زیادہ خوبصورت ہوں اس سے زیادہ کامیاب ہوں میں پھر بھی کیوں بہرام خانزادہ کیوں

مروا نہ میری بچی روتے نہیں

ساجدہ بی بی ہمیشہ جدائی میرے نصیب میں ہی کیوں لکھی ہے پہلے بابا سے جدائی پھر امی سے اور اب بہرام سے مجھے کیوں سب چھوڑ جاتے ہیں

مروا کے رونے اور چلانے کی آوازیں سن کر ساجدہ بی بی فوراً اس کے کمرے میں آئی مروا کو زمین پر بیٹھے روتا دیکھ کر پریشانی سے اس کے پاس بیٹھتی اسے سنبھالتی بولیں تو مروا ایک بار پھر چلائی

مروا بس کر دے پاگل مت رو دیکھنا ایک دن تیرے نصیب میں بھی خوشیاں آئیں

گی اور اتنی خوشیاں ہونگی کہ تو انہیں سمیٹتے تھک جائے گی

ساجدہ بی بی کی بات سنتے مروا روتی ہوئی ان کے سینے سے لگی تو انہوں نے مروا کے بالوں کو چومتے اسے پیار کیا اور پھر اسے نیند کی دوائی دیتی بیڈ پر لیٹایا تو مروا چند لمحوں میں ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی نیند کی گہری وادیوں میں کھو گئی مروا کو سوتے دیکھ کر ساجدہ بی بی نے فوراً سے اس کا کمرہ صاف کیا اور پھر خود نیچے کھانے کا انتظام کرنے چلی گئی

بہرام سنان اور مرجان کی گاڑی گارڈز کی گاڑیوں کے بیچ پورے پروٹوکول سے کراچی کلفٹن بہرام ویلا پہنچیں ادا پورے راستے بہرام کے سینے پر سر رکھتے روتی رہی بہرام نے بھی اسے خاموش نہیں کروایا وہ جانتا تھا ادا اپنی ماں سے دور ہو گئی ہے اس کا رونا بنتا بھی تھا جیسے ہی بہرام کی گاڑی بہرام ویلا کے پورچ میں آ کر رکی تو بہرام نے ادا کے آنسو صاف کیے اور پھر اسے سہارا دیتے گاڑی سے اتارا

بھابھی آپ روئیں نہ میں آپ کا بہت خیال رکھونگی دیکھنا آپ ہیپی ہو جائیں گی عائشہ گاڑی سے اترتی فوراً ادا کا ہاتھ پکڑتی بولی تو ادا نے مسکراتے عائشہ کو پیار کیا پھر اپنے آنسو صاف کرتی سب کے ساتھ لاؤنج میں آ کر بیٹھی

دائمہ آپ نے ہمیں کبھی کیوں نہیں بتایا کہ ہماری دو بہنیں بھی ہیں

مجھے زرمینہ بیگم نے منع کیا تھا انہوں نے کہا تھا وقت آنے پر ان کے دونوں ساجزادوں کو خود با خود پتہ چل جائے گا

بہرام کے سوال پر دائمہ فوراً بولی تو بہرام اپنی ماں کا سنتے خاموش ہو گیا

تم بتاؤ تمہیں ادا کیسے ملی؟

بہرام کے خاموش ہونے پر دائمہ نے سوال کیا تو بہرام نے ساری کہانی دائمہ کو سنائی جس پر ادا بس خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی رہی جبکہ پوری داستان سننے کے بعد دائمہ نے اپنا سر ہلکہ سا جھکایا اور اس رب کا شکر ادا کیا وہ سمجھ چکی تھیں زرمینہ بیگم کی لکھی پوئم اب اپنے حصے آہستہ آہستہ جوڑ کر خود کو پورا کر رہی ہے زرمینہ بیگم نے وہ پوئم اپنے بچوں کو جوڑنے کے لیے ہی تو لکھی تھی اور وقت کے ساتھ ساتھ اس پوئم کے آٹھ حصے (بہرام ادا عائشہ سہیل سنان عادل مرجان اور تالیہ) آپس میں جڑ گئے تھے مگر دائمہ اب بھی اچھے سے جانتی تھیں کہ ابھی بھی اس پوئم کے تین حصے باقی تھے جن کا جوڑنے کا انتظار دائمہ کو شدت سے تھا کیونکہ وہ بھی ان حصوں کو ایک ساتھ دیکھنا چاہتی تھیں

کیا ہوا دائمہ آپ اتنی خاموش کیوں ہیں؟

دائمہ کو گہری سوچ میں جاتا دیکھ کر بہرام نے سوال کیا تو دائمہ نے نفی میں سر ہلایا تبھی تالیہ بہرام کے پیچھے آتی اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئی

ادا یہ کیا حرکت ہے یار چھوڑو

میں نہیں ہوں بہرام

اپنی آنکھوں کے آگے اندھیرا ہوتے دیکھ کر بہرام فوراً بولا تو ادا نے ہنستے ہوئے جواب دیا جس پر بہرام کچھ حیران ہوا

کیا یہ تالیہ بھوتنی ہے؟

ہاں میں ہی ہوں

آہ جاہل عورت

بہرام کے چڑ کر سوال کرنے پر تالیہ جواب دیتی بہرام کے بال کھینچ گئی تو بہرام غصے سے بولتا تالیہ کی طرف مڑا اور اسے ایک گھوری سے نوازا جس پر تالیہ منہ بناتی جا کر مرجان کے پاس بیٹھی

اچھا دائمہ ہم لوگ چلتے ہیں

مگر کیوں تم دونوں میری بہنیں ہو یہاں رہ سکتی ہو تو جانا کیوں ہے

کیونکہ میں نے اپنے شوق کا محل کھڑا کیا ہے اور میں وہیں رہنا پسند کرونگی جب تک

میری شادی نہیں ہو جاتی

مرجان کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو مرجان جواب دیتے اٹھ کھڑی ہوئی

اگر تم چاہو تو تم آفندی ہاؤس میں رہ سکتی ہو ہمیشہ کے لیے مجھے کوئی اعتراض نہیں

کوشش اچھی تھی مگر مجھے بچے پسند نہیں

کوئی بات نہیں جب تمہاری مرضی ہوگی ہم بچے تب پیدا کر لیں گے

سہیل کی بات سنتے مرجان آنکھیں گھماتی بولی تو سہیل نے ٹھرک پن جھاڑا

اگر تو کل ہمارے ولیمہ کے فنکشن میں ون پیس میں آنا چاہتا ہے تو اپنی حرکتوں سے

باز آجا ورنہ میں تیرا حشر کر دونگا

بہرام آگے بڑھتا سہیل کے پیٹ میں ایک زوردار مکہ جڑتا بولا تو سہیل درد سے کراہ اٹھا

جبکہ بہرام کو خود کے لیے کھڑا ہوتے دیکھ کر مرجان کی آنکھ میں آنسو آیا جسے وہ انتہائی

مہارت سے چھپا گئی اور پھر سب سے ملتی تالیہ کو لیتی زری مینشن کے لیے روانہ

ہوئی مرجان کے جانے کے بعد سہیل بھی بہرام کو گھورتا دائمہ سے ملتا وہاں سے چلا گیا

جبکہ سنان آج رات وہیں رکنے کی نیت سے اٹھتا اپنے کمرے کی طرف گیا تو باقی سب

بھی اپنے کمرے میں آگئے

کمرے میں آتے ہی ادا بیڈ پر نیم دراز ہوئی جبکہ بہرام کپڑے بدلنے چلا گیا کپڑے بدل کر جیسے ہی بہرام بیڈ پر آیا تو ادا فوراً سے اٹھ بیٹھی

بہرام مجھے گول گپے کھانے ہیں

جانِ بہرام کل کھا لینا اس وقت تو کہیں سے بھی نہیں ملنے

تو آپ کی اتنی پاور کا کیا فائدہ مجھے گول گپے کھانے ہیں ابھی

ادا بہرام کو دیکھتے بولی تو بہرام نے اپنے موبائل میں میلز دیکھتے جواب دیا جس پر ادا بہرام کی بازو پر ہلکہ سا مکہ مارتی بولی تو بہرام نے موبائل سے سر اٹھایا

ادائے جاں اس وقت نہیں ملیں گے گول گپے میں کوئی وزیرا عظم تھوڑی ہوں پاکستان کا جو کوئی بھی اپنی دکان کھول دے گا میرے لیے

جائیں میں آپ سے بات نہیں کرتی میں اب ناراض ہوں

بہرام کی بات سنتے ادا منہ بناتے بولی تو بہرام نے اپنی اس ضدی کو دیکھا جو رات کے ایک بجے گول گپے کھانے کی فرمائش لے کر بیٹھتی اس سے ناراض ہو گئی تھی اور منہ پھلائے بیٹھی تھی

ادائے جاں

نہیں ہوں میں آپ کی ادائے جاں جا رہی ہوں میں

بہرام کے پیار سے بولنے پر ادا غصے سے بولتی اٹھی اور کمرے سے باہر نکلی ادا

کر کمرے سے جاتا دیکھ کر بہرام بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر آیا

ادا کہاں جا رہی ہو رکو تو

بہرام کی بات سنتے بھی ادا نہیں رکی تو بہرام فوراً سے آگے بڑھتا اس کا بازو پکڑ

گیا اپنا بازو پکڑ کر ادا نے بہرام کو ایک گھوری سے نوازا

ڈھیٹ انسان چھوڑو مجھے نہیں تو میں چلاؤں گی

اچھا تم تو ایسے بول رہی ہو جیسے مجھے جانتی نہیں

ہاں تو میں نہیں جانتی آپ کو مسٹر سٹرینجر کون ہیں آپ

ادا کی دھمکی پر بہرام مسکراتے بولا تو ادا نے غصے سے جواب دیتے اپنا بازو چھڑایا

میں آپ کا مجازی خدا ہوں جانم

بہرام اپنے دونوں ہاتھ اپنی کمر پر باندھتے ہلکہ سا ادا کی طرف جھکتے مسکراتے بولا تو

ادا نے زور زور شور مچانا شروع کیا جس پر بہرام بھی حیران ہوا ادا کی آواز سنتے

سنان اور دائمہ پریشانی سے لاؤنج میں پہنچے تو ادا کو بہرام کے ساتھ کھڑے چلاتا

دیکھ کر حیران ہوئے

کیا ہوا ادا بچے کیوں چلا رہی ہو

دائمہ کے سوال پر ادا دائمہ کو پکارتی بھاگ کر دائمہ کے پاس آئی اور پھر اس نے رونا شروع کیا تو دائمہ کے ساتھ ساتھ سنان بھی پریشان ہوا

گڑیا کیا ہوا ہے؟

سنان بھائی یہ سٹرینجر مجھے چھیڑ رہا ہے اس نے میرا ہاتھ بھی پکڑا اور مجھ سے گندی گندی باتیں بھی کی

سنان کے سوال پر ادا روتی ہوئی بہرام کی طرف اشارہ کرتی بولی تو سنان کے ساتھ ساتھ بہرام بھی حیران ہوا کیونکہ ادا میڈم ایک کے ساتھ دو اور لگا کر بتا رہی تھی سنان کو حیران ہوتا دیکھ کر بہرام نے اپنی ہنسی دبائی کیونکہ وہ تو اپنی گڑیا کو ایکشن میں پہلی دفعہ دیکھ رہا تھا

مگر یہ تو بہرام ہے تمہارا شوہر

ہاں مگر اب یہ میرے لیے سٹرینجر ہیں کیونکہ انہوں نے مجھے گول گپے کھلانے سے منع کر دیا گندے سٹرینجر

سنان کی بات سنتے ادا منہ کے عجیب و غریب ڈیزائن بناتی بولی تو دائمہ نے اپنی ہنسی دبائی جبکہ بہرام نے ایک دمدار قہقہ لگایا تو ادا کا منہ مزید بن گیا

سنان بھائی آپ پاکستان کے وزیراعظم ہیں نہ؟

ابھی نہیں مگر انشاءاللہ جلد بن جاؤنگا

تو آپ کے پاس تو بہت پاور ہو گی رائٹ؟

ادا کے سوال پر سنان نے پریشانی سے جواب دیا تو ادا نے پھر سوال داغا جس پر سنان نے ہاں میں سر ہلایا

تو کیا آپ اپنی پاور یوز کر کے ابھی مجھے گول گپے کھلا سکتے ہیں میرا بہت دل ہے

ہاں شیور گڑیا کیوں نہیں ابھی منگواتا ہوں

نہیں میں نے جا کر کھانے ہیں

ادا کی بات سنتے سنان مسکرا کر بوکا تو ادا نے ایک اور فرمائش رکھی جس پر سنان نے ہاں میں سر ہلایا تو ادا خوش ہو گئی

میں ابھی چادر لے کر آتی ہوں پھر ہم دونوں جا کر کھا کر آئیں گے اور انہیں بلکل نہیں دیں گے

ادا تالی مارتی خوشی سے بولی تو سنان نے دائمہ کو دیکھا

ٹھیک ہے جاؤ لیکن جلدی واپس آنا

سنان کے دائمہ کو دیکھنے پر ادا بھی پلٹتی معصوم سی شکل بناتی دائمہ کو دیکھنے لگی تو

دائمہ نے مسکراتے اجازت دی جس پر ادا بھاگ کر اپنے کمرے سے چادر لے آئی اور پھر سیدھا جا کر سنان کی گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھی تو سنان اور بہرام بھی مسکراتے گاڑی میں بیٹھے ادا کی ناراضگی دیکھتے بہرام گاڑی کی اگلی سیٹ پر ڈرائیور کے ساتھ بیٹھا جبکہ سنان پچھلی سیٹ پر ادا کے ساتھ بیٹھا اور پھر گارڈز کی دو گاڑیوں کے ساتھ وہ لوگ گھر سے نکلتے سیدھے دھراجی پہنچے اور پھر ادا کو گول گپے کھلائے

سنان بھائی آپ نہیں کھائیں گے

نہیں گڑیا میں ایسی چیزیں نہیں کھاتا

اوہو ٹرائے کریں بہت اچھا ہے

ادا کے سوال پر سنان مسکراتے بولا تو ادا فوراً سے جواب دیتی پلیٹ سنان کے آگے کر گئی تو سنان نے مسکراتے ہوئے ایک گول گپا اٹھایا

بھائی جیسے میں کھاؤں ویسے ویسے آپ نے کھانا ہے اور ہلکے ہاتھ سے پکڑنا ہے زیادہ زور سے پکڑیں گے تو ٹوٹ جائے گا

ادا نے یہ سمجھتے کہ سنان کو گول گپے کھانے آتے ہی نہیں ہیں اسے گول گپے کھانے کی ٹیکنیک بتائی تو سنان ہلکہ سا مسکرایا پھر ادا نے پوری ایکٹنگ کرتے

گول گپا کھایا تو سنان نے یہ ظاہر کرتے کہ اسے واقع نہیں آتا ادا کے انداز میں کھایا جس پر ادا خوش ہو گئی

ادائے جاں آپ کا شوہر بھی آیا ہے

آپ نے مجھے کھلائے تھے نہیں نہ اب میں بھی آپ کو نہیں کھلاؤں گی

بہرام جو اگلی سیٹ پر بیٹھا کب سے ادا کو دیکھ رہا تھا پلٹتے فوراً بولا تو ادا نے چڑ کر جواب دیا اور ایک بار پھر گول گپوں کی طرف متوجہ ہوئی

کتنی بری نظر ہے آپ کی میرا گول گپا ویسٹ ہو گیا سامنے دیکھیں اب آپ باقی بھی گر جائیں گے

جیسے ہی ادا گول گپا منہ میں ڈالنے لگی تو وہ ٹوٹ کر پلیٹ میں گر گیا گول گپا گرتے دیکھ کر ادا ایک بار پھر روتے بولی تو سنان نے گارڈ سے کہتے ایک پلیٹ اور منگوائی پلیٹ آتے ہی ادا فوراً سے بہرام کا منہ ہاتھ سے دوسری طرف کرتی بولی تو بہرام نے مسکراتے ہوئے منہ موڑا جبکہ ادا ایک بار پھر گول گپوں کی پلیٹ کے ساتھ انصاف کرنے لگی

مزا آ گیا بھائی تھینکیو یو آر دا بیسٹ

گول گپے کھانے کے بعد ادا فوراً بولی تو سنان ہنسنے لگا تبھی بہرام کی سائڈ کی کھڑکی

کسی نے بجائی تو سب اس طرف متوجہ ہوئے

کیا چاہئیے تمہیں اور تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو؟

میں یہاں کسی کی جیب کاٹنے آئی تھی مگر مجھے یہاں میرا بھائی مل گیا چلو اب اپنی دونوں پیاری بہنوں کو گول گپے کھلاؤ

اف تم لڑکیاں کتنے گول گپے کھاتی ہو

کھڑکی پر تالیہ کو کھڑے دیکھ کر بہرام فوراً بولا تو تالیہ نے مسکراتے جواب دیا تو بہرام فوراً بولا جس پر تالیہ نے اسے ایسے گھورا جیسے کہہ رہی ہو "میں بتاؤں تمہیں"

اللہ بھلا کرے گا جاؤ بی بی

میں تمہیں فقیرنی لگتی ہوں ادا بی بی

ادا کے ہاتھ سے اشارہ کر کے مسکرا کر بولنے پر جہاں سنان اور بہرام نے قہقہ لگایا وہیں تالیہ نے غصے ڈے سوال کیا جس پر ادا نے انتہائی معصومیت سے ہاں میں سر ہلایا تو تالیہ ہلکہ سا مسکرائی اور پھر اس نے بہرام کا دروازہ کھولتے اس کا بازو پکڑتے نیچے اتارا اور ادا کو ہاتھ سے بائے بائے کرتی بہرام کا بازو پکڑتی اگلی گاڑی کی طرف چلی گئی جہاں گاڑی کے ساتھ مرجان ٹیک لگائے کھڑی لیمکا پی رہی تھی جبکہ تالیہ کو ایسے بہرام کو لیجاتا دیکھ کر ادا فوراً گاڑی سے نیچے اتری

آپ کو یاد ہے بہرام نے آپ کو کہا تھا میں جو بھی کہوں آپ کو مجھے لازمی لا کر دینا ہے ہر حال میں؟

ادا گاڑی سے نیچے اتری تو سنان بھی اترتا گھوم کے اس کی سائڈ آیا تو ادا کامران کو دیکھتے فوراً بولی جس پر کامران نے ہاں میں سر ہلایا

تو جائیں مجھے بہرام خانزادہ لا کر دیں ابھی

کامران کے سر ہلانے پر ادا حکم دیتی بولی تو کامران ہاں میں سر ہلاتا بہرام تالیہ اور مرجان کے پاس آیا

سر میم نے مجھے آپ کو لینے بھیجا ہے آپ چلیں میرے ساتھ

سوری کامران اپنی میم سے کہہ دو میں تو سٹرینجر ہوں اس کے لیے تو اب وہ اس سٹرینجر کو بھول جائے

کامران کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو کامران واپس ادا کے پاس آیا اور بہرام کا پیغام اس دے گیا

اوہو آپ کو تو ایک کام بھی ٹھیک سے کرنا نہیں آتا بھائی میں آپ کے گارڈز استعمال کر لوں؟

ادا پہلی بات کامران سے بولی تو کامران نے خاموشی سے سر جھکایا پھر ادا دوسری

بات سنان سے بولی تو یہ دیکھنے کے لیے ادا اس کے گارڈز بہرام کو واپس لانے میں کیسے استعمال کرتی ہے ہاں میں سر ہلا گیا

نعیم میم جو بھی کہیں تمہارا کام ہے اسے پورا کرنا

نعیم جو سنان کا ہیڈ گارڈ تھا سنان کی بات سنتے ہاں میں سر ہلا گیا تو سنان نے ادا کو اشارہ کیا جس پر ادا دو قدم آگے بڑھی

آپ کے پاس رسی ہے؟

ادا کے سوال پر نعیم نے ہاں میں سر ہلایا

جائیں لے کر آئیں

ادا نے حکم دیا تو نعیم فوراً سے رسی لے آیا

بھائی کیا یہ میرے کہنے پر کیڈنیپنگ کریں گے؟

ہاں گڑیا یہ تمہارے کہنے پر کچھ بھی کریں گے

رسی دیکھتے ادا نے سنان سے سوال کیا تو ادا کی بات کا مطلب سمجھتے سنان نے ہلکہ سا مسکراتے جواب دیا

تو ٹھیک ہے جاؤ اور بہرام خانزادہ کو اس رسی سے باندھ کر میرے پاس لے آؤ اور یاد رہے میری چھوٹی نند تالیہ بلکل بھی ساتھ نہ آئے

ادا کے حکم دینے پر سنان نے قہقہ لگایا جبکہ کامران منہ کھولے ادا کو دیکھ رہا تھا وہ اچھے سے جانتا تھا نعیم اور اس کی ٹیم کو جو ادا کا حکم ماننے کے لیے کچھ بھی کر سکتے تھے جبکہ ادا کا حکم سنتے نعیم نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر رسی پکڑے اپنی ٹیم کے ساتھ آگے بڑھا اور سیدھا جاتے بہرام تالیہ اور مرجان کے پاس کھڑا ہوا تو اس کی ٹیم کے ایک بندے نے آگے بڑھتے تالیہ کو بازو سے پکڑتے دور کیا جس پر بہرام جو ادا کے حکم سے انجان تھا حیران ہوا

یہ کیا بدتمیزی ہے چھوڑو اسے

رئیلی سوری سر مگر ہمیں آرڈرز ملے ہیں ہم کچھ نہیں کر سکتے

بہرام کے غصے سے بولنے پر نعیم فوراً بولا تو بہرام نے اسے پریشانی سے دیکھا جبکہ بہرام کی نظر خود پر محسوس کرتے نعیم اسے اگنور کرتا ایک جھٹکے سے اس کے دونوں ہاتھ پیچھے اس کی کمر پر لیجاتے اسے گاڑی پر گرا گیا

نعیم یہ کیا حرکت ہے چھوڑو مجھے

بہرام کے غصے کو سرے سے اگنور کرتے نعیم نے بہرام کے دونوں ہاتھوں کو کسی قیدی کی طرح اس کی پشت پر باندھا تو مرجان آگے بڑھی

یہ کیا بے ہودگی ہے؟

مرجان کی بات سنتے ایک اور گارڈ آگے بڑھا اور اس نے مرجان کو دونوں بازو سے پکڑتے روکا جبکہ تالیہ مسلسل اس گارڈ سے خود کو چھڑانے کی ناکام کوشش میں لگی تھی بہرام کو نعیم کی قید میں دیکھتے کامران کا حیرانگی سے منہ کھل گیا جبکہ ادا خوش ہوتی زور زور سے تالیاں مارنے لگی پھر نعیم بہرام کو تقریباً گھسیٹتے ہوئے ادا کے پاس لے آیا تو ادا خوش ہو گئی

شاباش نعیم اب انہیں گاڑی کی ڈکی میں پھینک دو

ادا کی بات سنتے بہرام نے اسے گھورا جبکہ نعیم نے ہاں میں سر ہلاتے بہرام کو لیجاتے سنان کی فورچونر کی ڈکی میں پھینکتے ڈکی بند کر دی

اب مجھے آپ کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں اب سب نعیم سے کرواؤنگی

نعیم کو واپس اپنے پاس آتے دیکھ کر ادا کامران سے بولی تو سنان بھی مسکرایا

چلیں گڑیا؟

نعیم ان دونوں کو چھوڑ دیں

سنان کی بات سنتے ادا نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر نعیم سے بولتی گاڑی میں بیٹھی تو نعیم کے گارڈز نے مرجان اور تالیہ کو چھوڑ دیا اور پھر وہ سب لوگ واپسی بہرام ویلا پہنچے تو ادا بھاگ کر دائمہ کو باہر گاڑی کے پاس لے آئی

ادا کیا ہوا بیٹا اور بہرام کہاں ہے؟

دائمہ کے پریشانی سے سوال پر ادا نے نعیم کو اشارہ کیا تو نعیم نے آگے بڑھتے ڈکی کھولی بہرام کو ڈکی میں قیدیوں کی طرح لیٹے دیکھ کر دائمہ کو بھی ہنسی آئی یہ ان کا وہی بیٹا تھا جس کی ٹھاٹ باٹ سے ہی لوگ ایمپریس ہو جاتے تھے اور آج ان کا وہی بیٹا کسی قیدی کی طرح گاڑی کی ڈکی میں پڑا تھا سنان کے اشارہ کرنے پر نعیم نے فوراً بہرام کو سہارا دیتے باہر نکالا تو بہرام نے ادا کو ایک گھوری سے نوازا

کھولو میرے بیٹے کو میرا بچہ پیارا سا

دائمہ کی بات سنتے نعیم نے بہرام کے ہاتھ کھولے تو دائمہ نے آگے بڑھتے بہرام کو پیار کیا جس پر بہرام بنا کوئی ردعمل دیے غصے سے گھر کے اندر چلا گیا بہرام کے جاتے ہی ادا بھی بھاگ کر اس کے پیچھے گئی تو دائمہ اور سنان بھی

ہنستے ہوئے اپنے اپنے کمرے میں آرام کرنے چلے گئے

اور ابھی ابھی آپ کو بتاتے چلیں حیدرآباد کے علاقے قاسم آباد میں تین بہن بھائیوں کا قتل منظر عام پر آگیا زرائع کے مطابق وہ تینوں ہی لوگ اپنے کسی رشتے دار کے گھر سے واپس جا رہے تھے جب بیچ راستے میں کسی نے ان کا گلہ کاٹ کر بے رحمی سے

قتل کر دیا اس رپورٹ کے مطابق مزید معلومات سے آگاہی ہمیں فرحان کریں گے جی

فرحان ان کے گھر والوں کا کیا کہنا ہے

ان تینوں کے ہی گھر والوں کا اس وقت رو رو کر برا حال ہے جبکہ ان میں سے ایک عورت جس کا نام فاریہ ہے ان کے شوہر کا دعویٰ ہے کہ یہ قتل خانزادہ سپورٹس کے مالک بہرام خانزادہ نے کیا ہے کیونکہ ان کی بیوی کی بھتیجی ادا بہرام خانزادہ جو اس وقت بہرام خانزادہ کی بیوی بن کر ان کے گھر پر رہ رہی ہیں فاریہ نے اس کے خلاف بہت کچھ بولا تھا آپسی رشتہ داری کی وجہ سے اور بہرام خانزادہ نے اسے تباہ کرنے کی دھمکی بھی دی تھی اس کے ساتھ ساتھ جو دو مرد تھے اویس اور عمران کی بیگمات کا بھی یہی کہنا ہے کہ یہ قتل بہرام خانزادہ نے کیا ہے کیونکہ وہ لوگ اس وقت اپنی اس ہی رشتہ دار کے گھر سے واپس آ رہے تھے جن کی بیٹی وہ لڑکی ادا بہرام خانزادہ ہے اور غصے میں آکر بہرام خانزادہ نے یہ سب کچھ کیا ہے کیمرہ مین علی عباس کے ساتھ میں ہوں فرحان اختر جیو نیوز حید آباد

سنان دائمہ ادا اور بہرام یہ خبر بیٹھے ٹی وی پر ابھی سن ہی رہے تھے کہ اچانک تالیہ مرجان اور سہیل بہرام ویلا کے لاؤنج میں داخل ہوئے وہ تینوں بھی یہی خبر سنتے فوراً سے پہلے بہرام کے پاس پہنچے تھے

بہرام یہ سب کیا ہو رہا ہے کہہ دو یہ خبر جھوٹی ہے

میں نے اس عورت کو وارن کیا تھا مگر وہ باز نہ آئی اور بھرے مجمعے میں اس نے میری جان سے پیاری بیوی پر کیچڑ اچھالا تو اسے بھگتنا تو تھا ہی جو بھی ادا پر انگلی اٹھائے گا بہرام خانزادہ ایک ہی بار اسے وارن کرے گا اگلی بار سیدھا جہنم پہنچائے گا

سہیل کی بات سنتے بہرام غصے سے بولا تو سنان نے اپنا سر پکڑا

یہ تم نے کیا کیا بہرام تم جانتے بھی ہو اب کیا ہو گا مارکیٹ میں پہلے ہی تم پر اور ادا پر انگلیاں اٹھتی تھی وہ بہرام خانزادہ جو صرف خانزادہ سپورٹس کی حد تک محدود تھا آج لوگ اسے ایک امیر باپ کی عیاش بگڑی ہوئی اولاد بول رہے ہیں بجائے اس کے کہ تم ان لوگوں کا منہ بند کرواؤ تم نے ایک اور سکینڈل کھڑا کر دیا اور تم جانتے ہو اچھے سے تمہارے سکینڈل میرے اور ڈیڈ کے خلاف کتنی آسانی سے استعمال کیے جا سکتے ہیں اب نہ صرف ہم سب کی ریپوٹیشن گرے گی بلکہ خانزادہ سپورٹس کے سٹوکس پر بھی اثر پڑے گا

ریلیکس بھائی میں اس سب کی تیاری پہلے سے ہی کر چکا ہوں آپ فکر مت کرو اور بس میرے ولیمے کی تیاری کرو

سنان کے غصے سے بولنے پر بہرام انتہائی سکون سے بولتا اٹھا تو سنان نے اسے ایک

گھوری سے نوازا جبکہ ادا بس خاموشی سے کھڑی سب کو دیکھ رہی تھی وہ کیا کہتی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا بہرام کھڑا ہوتا سیدھے اپنے کمرے کی طرف گیا تو ادا بھی بہرام کے پیچھے پیچھے کمرے میں آئی

بہرام آپ نے پھوپھو اور چاچو کو۔۔۔

ادائے جاں میں ان لوگوں کا نام بھی نہیں سننا چاہتا جو تمہاری آنکھ سے آنسو کی وجہ بنے اس لیے پلز خاموش رہو یا کوئی اور بات کرو

کمرے کیں آتے ہی ادا فوراً بولی تو بہرام اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھتا اسے چپ کروا گیا اور پھر نرم لہجے میں بولا تو ادا خاموش ہو گئی

پوچھو کیا پوچھنا ہے

ادا کو پریشانی سے خاموش کھڑا دیکھ کر بہرام فوراً بولا تو ادا نے بہرام کو دیکھتے نفی میں سر ہلایا جبکہ ادا کے معصوم سی شکل بناتے نفی میں سر ہلانے پر بہرام آگے بڑھتا ادا کے ہونٹوں پر جھکا تو ادا نے بہرام کی شرٹ کے بازو کو اپنے نازک ہاتھ کی مٹھی میں دبوچا تبھی تالیہ کمرے کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئی اور اس کے پیچھے پیچھے مرجان اور سہیل بھی اندر آئے

ہم بعد میں آجائیں گے چلو

نہیں ہم ابھی بات کر کے جائیں گے

سہیل کی بات سنتے تالیہ فوراً بولی اور پھر اس نے سامنے دیکھا بہرام کو ادا کے اوپر جھکا دیکھ کر تالیہ نے زور زور سے دروازہ بجایا تو بہرام ایک جھٹکے سے ادا سے دور ہوتا مڑا اور پھر اپنے سامنے ان تینوں کو دیکھ کر اسے غصہ آیا

تمہیں کسی کے کمرے میں آنے کی تمیز نہیں ہے کیا؟

ہمیں تو بہت تمیز ہے بھائی مگر شاید تمہیں کسی نے نہیں بتایا کہ بیگم کے قریب رات کو جاتے ہیں جب سب لوگ سو جاتے ہیں دن میں نہیں جاتے بیڈ مینرز بھائی

بہرام کے غصے سے سوال کرنے پر تالیہ مسکراتے بولی تو ادا نے شرم سے اپنا سر جھکایا جبکہ تالیہ کی بات سن کر بہرام کو مزید غصہ آیا

کیا چاہیئے تمہیں کیوں آئے ہو تم تینوں یہاں؟

ارے بھائی غصہ نہ کرو تم کنٹینیو کرو آئی پرومس میں اپنی آنکھیں بند کر لونگی

بہرام کے غصے سے پوچھنے پر تالیہ بہرام کو واپس ادا کی طرف موڑتی اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھتی بولی تو سہیل نے پریشانی سے اس نمونی کو دیکھا جبکہ تالیہ کی بات سنتے اور بہرام کی شکل دیکھتے مرجان نے اپنا قہقہ ضبط کیا

ہم جاننا چاہتے تھے فاروقی ہاؤس میں سب ٹھیک ہیں

ہاں ٹھیک ہیں سب کچھ میرے انڈر ہے اور کچھ؟

مرجان کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو تالیہ ہاں میں سر ہلاتی آگے بڑھی اور پھر اس نے بہرام کی گردن کے گرد حصار باندھا

چلاؤ بھائی کہیں سیر کرنے چلتے ہیں

تمہیں تو میں جہنم میں پہنچا دونگا

مگر میں تمہارے گھر میں کیا کرونگی

تالیہ کی بات سنتے بہرام چڑ کر بولا تو تالیہ نے معصوم شکل بناتے جواب دیا جبکہ سہیل نے ایک دمدار قہقہ لگایا تو بہرام نے ان دونوں کو گھورتے تالیہ کو دور کرنا چاہا

تم میں کونسا چمبک فٹ ہے جو تم مجھ سے دور ہی نہیں ہوتی

سب سے مہنگے والا اچھی کوالٹی کا ہے

بہرام کے سوال پر تالیہ آنکھ مارتی بولی تو ادا نے رونے کی تیاری پکڑی

فکر مت کرو ادائے جاں ہم یہاں سے چلے گئے تو یہ دیو ایک بار پھر تمہیں اپنی قید میں کر لے گا

ادا کی شکل دیکھتے تالیہ فوراً بولی تو ادا رونے کا ارادہ ترک کرتے کمرے سے چلے گئے جبکہ بہرام تالیہ سے خود کو چھڑانے کی ایک اور ناکام کوشش کرنے لگا

آج ادا اور بہرام کا دوسرا ولیمہ تھا اور ادا اس ولیمے کے لیے بہت خوش تھی کیونکہ اسے بہرام کے ساتھ دلہن بننے کا دوسری دفعہ موقع ملا تھا اور پہلی دفعہ دلہن بنتے اسے بہت مزا آیا تھا اور اس نے اس ولیمے کو بھرپور انجوائے کیا تھا اور آج بھی وہ اس فنکشن کو انجوائے کرنے کا سوچتی بہت خوش تھی اس بات سے انجان کہ آج کے فنکشن میں وہ اپنی خوشیاں کھو دے گی اس فنکشن میں بہرام نے دائمہ مرجان اور تالیہ کو انوائیٹ نہیں کیا تھا کیونکہ یہ ولیمہ ایک قسم کی بس اناؤنسمینٹ تھی کہ بہرام خانزادہ واقع ہی میں ادا سے شادی کر چکا ہے ادا نے سی گرین کلر کے اوپر سیلور کام سے بھری میکسی پہنی تھی بالوں کا بن بنائے ماتھے پر ڈائمنڈ بندیا گلے میں ڈائمنڈ نیکلس کے ساتھ ڈائمنڈ ائیر نگز پہنے ادا کمال لگ رہی تھی جبکہ بہرام گرے ٹکسیڈو کے ساتھ سی گرین بو پہنے چوکلیٹ براؤن بالوں کو جیل سے سیٹ کیے تیار غضب ڈھا رہا تھا بہرام گارڈز کے ہمراہ ادا کو لیتے دا کلفٹن مارکی پہنچا مارکی کے باہر پہنچتے ہی میڈیا کی ایک بڑی تعداد ان کی تصاویر اتارنے لگی جو کب سے ان دونوں کا انتظار کر رہی تھی بہرام اپنی رولز رائس سے اترتا گھوم کر ادا کی طرف آیا اور پھر گارڈ کے دروازہ کھولنے پر اس نے ادا کا ہاتھ پکڑتے اسے گاڑی سے نیچے اتارا تو ادا کو اپنا آپ پرنسیس جیسا محسوس ہوا ادا نے

کھڑے ہوتے ہی اپنے ہاتھ سے بہرام کا بازو پکڑا اور پھر گارڈز کے میڈیا کو ہٹا کر راستہ بنانے پر بہرام کے ساتھ چلتی مارکی میں داخل ہوئی مارکی کی اینٹرینس پر پہنچتے ہی ادا نے بہرام کی طرف دیکھا تو بہرام ہلکہ سا مسکرایا

میں نے اپنی بیگم کے لیے آج بھی بادل لگوائے ہیں اور ساتھ میں فائر ورکس بھی

تھینکیو جانِ ادا

جانِ ادا

بہرام کی بات سنتے ادا خوش ہوتی بولی تو بہرام نے پریشانی سے اس کے لفظ دہرائے

ہاں آپ بھی تو مجھے جانِ بہرام کہتے ہیں اس لیے اب میں بھی آپ کو جانِ ادا کہوں گی

بہرام کے لفظ دہرانے پر ادا مسکراتے بولی تو بہرام بھی ہلکہ سا مسکرایا اور تبھی مارکی کا وسیع و عریض دروازہ کھلا تو ادا حیران ہوئی پوری مارکی کی زمین سموگ سے بھری تھی اور دروازے سے سٹیج تک جاتے پیسج پر مختلف جگاہوں پر فائر ورکس لگے تھے ادا اور بہرام دونوں ہی اس پیسج پر چلتے اندر داخل ہوئے ابھی وہ دونوں آدھے پیسج پر ہی پہنچے تھے کہ کامران جو بہرام کی سائڈ پر اس سے تھوڑا آگے چل رہا تھا اس نے ہاتھ سے بہرام کو رکنے کا اشارہ کیا تو بہرام پریشانی سے اسے دیکھتا کھڑا ہوا تبھی سہیل کچھ لڑکوں کے ساتھ ان دونوں کے سامنے آیا تو پیچھے سے گانا بجنے لگا جس پر سہیل نے ان لڑکوں

کے ساتھ مل کر سٹیپس کرنا شروع کیے

اوح ویرا چوکلیٹ بوائے

تھا کڑیوں دا جوائے

میٹھی باتیں کر کے ساری کڑیاں لے گیا

پھر آیان سہیل کی جگہ ان لڑکوں کے سامنے آیا اور اس نے سٹیپس کرنا شروع کیے

ویرا ونیلا لا

اینڈ موقع جب ملا لا

ہونٹوں پے دے کر فیور سارا چمی لے گیا

اس کے بعد سہیل اور آیان دونوں اکٹھے ان لڑکوں کے ساتھ سٹیپس کرنے لگے

اوح بھائی تیری جوانی

دا اینڈ ہو گئی ہو ہو ہو

اوح تیری ساری دیوانی

ساڈی فرینڈ ہو گئی

پھر سنان ان دونوں کے بیچ میں آتا سہیل کی فرمائش پر سٹیپ کرنے لگا

اوئے ڈی جے نو بلوادووووو

اوئے ڈی جے نو بلوادو ساڈے ویرے دی ویڈینگ ہے

بوتلیں کھلوادو ساڈے ویرے دی ویڈینگ ہے

اوئے ٹویٹر پے ہے ٹرینڈنگگگگ

ٹویٹر پے ہے ٹرینڈنگ ساڈے ویرے دی ویڈنگ ہے

لونگ ٹائم سے پینڈنگ ساڈے ویرے دی ویڈینگ ہے

سٹیپس کرتے ہی سنان سہیل اور آیان آگے بڑھتے بہرام کے گلے لگے تو بہرام نے بھی مسکراتے انہیں گلے سے لگایا پھر وہ تینوں جیسے ہی راستے سے ہٹے تو بہرام اور ادا جاکر سٹیج پر بیٹھے تو سمینہ آکر ان کو ملیں اور اس کے بعد بہرام کے بہت سے بزنس پارٹنرز اور اس کی فیملی سے آئے کچھ لوگ ان سے ملتے تحائف اور سلامیاں دیتے سٹیج سے نیچے اترے جبکہ اس سب میں بہرام ادا کو ہر کسی سے خوشدلی سے ملواتا رہا

بہرام ڈیڈ آگئے ہیں ان سے بھی مل لو

تحائف کا سلسلہ ختم ہوا تو سنان سٹیج پر آتا بہرام سے بولا جس پر بہرام ہاں میں سر ہلاتا ادا کو لیتا سٹیج سے نیچے اترا

بہرام کیا میرا انکل کو ملنا ضروری ہے؟

ادائے جاں ریلیکس میں ہوں نہ

ادا کے گھبرا کر بولنے پر بہرام فوراً بولا تو ادا خاموش ہوئی تبھی سہیل اور آیان ان کے پاس آئے

بہرام آیاز انکل یہاں کیسے آگئے

وہ ادا کو ابھی تک ملے نہیں اس لیے پہچانتے بھی نہیں مگر آج جب دیکھیں گے تو شاید پہچان جائیں گے

سہیل کے سوال پر بہرام فوراً بولا تو سہیل ہاں میں سر ہلاتا آیان کے ساتھ چلا گیا جبکہ بہرام ادا کو لیتے آگے بڑھا

ڈیڈ

ہے مائے سن

بہرام ادا کو کھڑے ہونے کا اشارہ کرتا آگے بڑھا اور بولا تو آیاز نے بہرام کو دیکھتے جوش سے جواب دیا جس پر بہرام مسکراتے آیاز سے بغلگیر ہوا

سو سن ویر از مائے ڈاٹر ان لو بھئی بیگم سے ملواؤ بھی اب مجھ سے مزید انتظار نہیں ہوتا تم دونوں بھائیوں نے مجھے یہ خوشی نہ دینے کا فیصلہ کر رکھا تھا مگر شکر خدا کا تمہیں تو اپنے بوڑھے باپ کا خیال آیا

بہرام جیسے ہی آیاز سے دور ہوا تو آیاز ایک بار پھر خوشی سے بولا جس پر بہرام نے ہنستے

ہوئے ہاں میں سر ہلایا اور مڑ کر ادا کی طرف ہاتھ بڑھایا تو ادا بہرام کا ہاتھ تھامتی ڈرتی ہوئی بہرام کے ساتھ آ کھڑی ہوئی

اسلام و علیکم

وعلیکم السلام کیسی ہو بیٹا

ٹھ۔ٹھیک

ادا کے سلام پر آیاز کو حیرت کا جھٹکا لگا مگر پھر وہ اپنی غلط فہمی سمجھتے مسکراتے بولا تو ادا نے نظریں اٹھا کر آیاز کو دیکھتے جواب دیا اور ایک بار پھر نظریں جھکا لی جبکہ ادا کی آنکھوں کو دیکھتے آیاز کی غلط فہمی صحیح ثابت ہو گئی وہ ان ہیزل گرین آنکھوں کو کیسے بھول سکتا تھا جو اس رات اس کی پارٹی میں آئی تھی اور ان آنکھوں کی وجہ سے ان کے سپتر نے بھرے مجمعے میں انہیں کمینہ کہہ کر ان کے منہ پر تمانچہ مارا تھا

ڈیڈ آپ کی بہو ہے پیار نہیں دیں گے

آیاز کی شکل اس وقت صاف بتا رہی تھی کہ وہ ادا کو پہچان گیا ہے مگر میڈیا کا لحاظ کرتے خاموش کھڑا ہے کیونکہ وہ اس وقت سکینڈلائیز نہیں ہونا چاہتا تھا جبکہ آیاز کی شکل دیکھتے بہرام فوراً بولا تو مجبوری کے تحت آیاز نے مسکرا کر ادا کے سر پر ہاتھ رکھتے اسے پیار دیا تو بہرام ادا کو لیجاتا سمینہ کے پاس بیٹھا گیا جو اس وقت اور دوسرے بزنس مینز کی بیگمات

کے ساتھ بیٹھی باتوں میں مصروف تھی ادا کے آنے پر فوراً ادا کو اپنے ساتھ سیٹ پر بیٹھاتی ایک بار پھر باتوں میں مصروف ہو گئی جبکہ بہرام ادا کو بیٹھاتا وہاں سے سیدھا اپنے بزنس پارٹنرز کے گروپ میں جا کھڑا ہوا جہاں اس وقت سہیل اور آیان بھی موجود تھے بہرام ابھی کھڑا باتیں کر ہی رہا تھا کہ اچانک اسے کال آئی اور وہ کال اٹینڈ کرنے کے لیے ایکسکیوز کرتا سائڈ میں گیا اور پھر چند لمحوں بعد اچانک مارکی میں گولی چلنے کی آواز آئی تو سب لوگ حیران ہوئے جبکہ کامران نعیم سنان سہیل اور آیان اپنا سب کچھ چھوڑتے بہرام کی طرف بھاگے جو چند ہی لمحوں میں زمین بوس ہوا تھا

بھائی ادا

جیسے ہی سنان سہیل اور آیان اس کے قریب پہنچے تو بہرام فوراً سنان کو بولا جس پر عمل کر سنان نے نعیم اور اس کے ساتھ دو گارڈز کو ادا کی حفاظت کے لیے بھیج دیا

گولی کس کو لگی ہے

بہرام خانزادہ کو

سمینہ کے سوال پر گارڈ فوراً بولا تو ادا کو لگا اس کا سب کچھ ختم ہو گیا وہ اسی وقت بھاگتی بہرام کے پاس آئی جو ہوش و حواس سے بیگانہ سہیل کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا

بہرام بہرام اٹھیں بہرام

ادا چلاتے بہرام کے بیہوش وجود کو ہلاتے بولی تو سب نے اپنی ننھی سی ادا کو دیکھا جس کا ایک منٹ میں سب کچھ اجڑ گیا تھا

سہیل ایمبولینس آگئی ہے

آیان کی بات سنتے سنان آگے بڑھا اور اس نے ادا کو ہاتھ سے پکڑ کر کھڑا کیا تو سہیل اور آیان نے گارڈز کی مدد سے بہرام کو ایمبولینس میں ڈالا اور ایمبولینس لے کر وہاں سے چلے جبکہ ادا بس پیچھے چلاتی رہ گئی سچ کہتے ہیں نظر بہت بری چیز ہوتی ہے اور ہماری ادائے جاں کی ننھی سی زندگی بری نظروں میں آتی آج ایک بار پھر اجڑ گئی تھی

ادا کو چلاتے اور روتے دیکھ کر سنان پریشان ہوا ادا کو ہمیشہ بہرام یا دائمہ ہی سنبھالتے تھے مگر آج نہ تو دائمہ پاس تھیں نہ ہی بہرام اب سنان کو اسے خود ہی سنبھالنا تھا وہ اس کے بھائی کی بیوی تھی اس کے بھائی کی جان اس کا بھائی اس سے اتنی محبت کرتا تھا کہ بیہوش ہونے سے پہلے بھی اسے ادا کی ہی فکر تھی ادا کو روتے دیکھ کر سنان پریشان سا ادا کو لیتا مارکی کے برائیڈل روم میں آیا جو مارکی کی اینٹرینس سے باہر نکل کر ایک کاریڈور کے آخری کونے میں تھا اور اس وقت وہاں کسی کا آنا جانا بھی اتنا نہیں تھا سنان ادا کو روم میں لاتا صوفے پر بیٹھا گیا

گڑیا چپ ہو جاؤ کچھ نہیں ہوا بہرام کو وہ ٹھیک ہے

سنان بھائی مجھے بہرام پاس جانا ہے میرے ان کے سوا کوئی بھی نہیں پلیز بھائی

سنان کے پیار سے بولنے پر ادا روتے بولی تو سنان مزید پریشان ہوا وہ اسے اس وقت اس حال میں ہسپتال نہیں لیجا سکتا تھا

ادا میرا سگا بھائی ہے وہ مگر میں پھر بھی یہاں ہوں نہ میں بھی جاؤنگا اور تمہیں لے کر جاؤنگا ابھی مجھے کچھ کام ہیں یہاں تم اچھے بچوں کی طرح یہاں میرا انتظار کرو میں تھوڑی دیر میں آؤنگا پھر ہم اکٹھے چلیں گے

سنان کی بات سنتے ادا نے روتے ہاں میں سر ہلایا تو سنان اٹھتا گلاس میں پانی ڈالتا ادا کے سامنے میز پر رکھتا کمرے سے باہر نکلا سنان کے جاتے ہی ادا نے پانی کے چند گھونٹ پیئے ذور پھر اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا

جب تک میں واپس نہ آوں تم دونوں یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گے بھلے کچھ بھی ہو جائے اور ہاں غیر شناسا شخص کو اندر مت جانے دینا بھلے سے کوئی کچھ بھی کہے

سنان کمرے سے باہر آتا دو گارڈز کو دیکھتے سخت لہجے میں بولا تو ان دونوں گارڈز نے ہاں میں سر ہلایا پھر سنان وہاں سے چلا گیا اسے سب مہمانوں کو وہاں سے بھیج کر پھر ہی مارکی سے نکلنا تھا سنان کے جانے کے چند لمحوں بعد آیاز خانزادہ برائیڈل روم

کی طرف آیا اور پھر اس نے اندر جانا چاہا تو ایک گارڈ آگے بڑھتا اسے روک گیا

رئیلی سوری سر مگر سنان سر کی اجازت نہیں ہے

شٹ اپ ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے روکنے کی آئندہ اگر ایسی کوئی حرکت کی تو تمہارے چھوٹے چھوٹے ٹکرے کر کے کتوں کے آگے ڈال دونگا اب ہٹو راستے سے

گارڈ کی بات سنتے آیاز غصے سے دھمکی دیتا بولا اور ہاتھ سے گارڈ کو ہٹاتے آگے بڑھا

دفعہ ہو جاؤ یہاں سے دونوں اگر مجھے یہاں نظر آئے تو پھر دیکھنا میں میری بہو کی حفاظت کر سکتا ہوں

آیاز کے غصے سے بولنے پر وہ دونوں گارڈ وہاں سے چلے گئے تو آیاز ایک تیکھی مسکراہٹ اس خالی کاریڈور پر ڈالتا دروازہ کھولتے اندر بڑھا دروازے کی آواز سنتے روتی ہوئی ادا نے سر اٹھایا وہ تو سمجھی تھی کہ شاید سنان آیا ہے مگر آیاز کو دیکھتے ادا کچھ پریشان ہوئی تبھی آیاز مسکراتے آگے بڑھا

تم فکر نہ کرو بہرام بلکل ٹھیک ہو جائے گا

ادا کو پریشانی سے کھڑا ہوتے دیکھ کر آیاز نرم لہجے میں بولا تو ہماری ننھی سی بیوقوف ادا کو یہی لگا کہ آیاز نے اسے نہیں پہچانا اور وہ یہاں واقع میں اپنی بہو کو دیکھنے آیا ہے ادا کو پر سکون ہوتا دیکھ کر آیاز نے ادا کو سر سے پاؤں تک دیکھا جو سی گرین میکسی

میں قیامت ڈھا رہی تھی پھر آیاز آگے بڑھتا ادا کے پاس والے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھتے بیٹھا

ویسے اس دن پارٹی میں تم سب کے سامنے گھبرا رہی تھی یہاں میں اکیلا ہوں تو تم فکر مت کرنا بس خاموشی سے وہ سب کرنا جو میں کہوں گا

آیاز کی بات سنتے ادا اپنا رونا دھونا بھولتی پریشانی سے آیاز کو دیکھنے لگی

تمہیں کیا لگا میں ایک طوائف کو اپنی بہو بناؤں گا ویسے تم بہت معصوم ہو میرے بیٹے کو بھی نہیں سمجھ سکی وہ بھی تم سے وہی کچھ چاہتا ہے جو میں اور پھر اس کے بعد وہ بھی تمہیں چھوڑ دے گا مگر میں تو اس کا باپ ہوں تو تم مجھ سے شروعات کیوں نہیں کرتی

آیاز کی بات سنتے ادا کو آیاز سے خوف آیا وہ پہلے دو قدم پیچھے ہٹی مگر آیاز کی آخری بات سنتے ادا نے فوراً وہاں سے بھاگنا چاہا ادا جیسے ہی بھاگنے لگی تو آیاز نے فوراً سے اس کا بازو دبوچتے اسے اپنی قید میں لیا

نہیں پلیز چھوڑیں مجھے میں آپ کی بہو ہوں بہرام نے نکاح کیا ہے مجھ سے

فکر مت کرو جو میں تمہارے ساتھ کرنے والا ہوں اس کے بعد بہرام خود ہی تمہیں چھوڑ دے گا

ادا کی بات سنتے آیاز فوراً بولا تو ادا نے حیرانگی سے آیاز کو دیکھتے نفی میں سر ہلایا

ویسے تم واقع میں بہت خوبصورت ہو

آیاز ادا کے دونوں بازو پکڑتے ایک حوس سے بھری نگاہ ادا پر ڈالتے بولا تو ادا کے آنسو بہنے لگے مگر وہ پھر بھی اپنا آپ آیاز کی قید سے چھڑانے کی ناکام کوشش کرتی چلانے لگی مگر افسوس وہاں کوئی ہوتا تو اس کی چیخ و پکار سن کر اسے آیاز سے بچانے آتا آیاز ایک تیکھی مسکراہٹ منہ پر سجائے ادا کے بے حد قریب ہو گیا اتنا کہ ادا کو آیاز کی گرم سانسیں اپنے منہ پر کسی انگارے کی طرح لگتی محسوس ہوئی اس سے پہلے کہ آیاز مزید اپنے اور ادا کے بیچ کا فاصلہ مٹاتا کسی نے آیاز کو کالر سے پکڑتے زور سے پیچھے کھینچا اتنا زور سے کہ آیاز ادا سے دور ہوتا پیچھے جاتا زمین بوس ہوا تو گارڈز نے آگے بڑھ کر آیاز کو اٹھانا چاہا جب سنان نے ہاتھ ڈے اشارہ کرتے انہیں روک دیا آیاز کو خود سے دور ہوتا دیکھ کر ادا زور زور سے روتی صوفے پر بیٹھ گئی

یہ آپ کیا کر رہے تھے ڈیڈ وہ بہرام کی بیوی ہے آپ کی بہو

میں ایسے بہو ہرگز نہیں مانتا یہ صرف ایک طوائف زادی ہے اور کچھ نہیں

سنان کے غصے سے بولنے پر آیاز چلاتے بولا تو سنان کو غصہ آیا

خبردار ڈیڈ جو آپ نے ادا کے خلاف ایک اور لفظ بھی کہا تو ارے کچھ نہ صحیح اپنی

اور اس کی عمر اور رشتے کا ہی لحاظ کر لیتے

سنان تم بیچ میں مت آؤ میں آج اس کا وہ حال کرونگا کہ بہرام خود اسے طلاق دے گا اور پھر یہ خود پلٹ کر میرے پاس آئے گی تم دیکھنا

سنان کی بات سنتے آیاز غصے سے چلاتا آگے بڑھا تو ادا نے ڈرتے چیخ ماری جبکہ سنان ادا کے آگے اتا آیاز کو روک گیا

ڈیڈ مجھے مجبور مت کریں کہ میں آپ کے ساتھ سختی پیش کروں

کیا۔کیا کرو گے تم یہ سب گارڈز اور پاور میری دی ہوئی ہے سنان تم میرا کچھ نہیں کر سکتے میں اگر چاہوں تو دو منٹ میں تم سے یہ سب لے سکتا ہوں

سنان کی بات سنتے آیاز غصے سے بولتا ایک بار پھر آگے بڑھا تو سنان نے گارڈز کو اشارہ کیا جس پر گارڈز فوراً سے آیاز کے دونوں بازو پکڑتے اسے اپنی قید میں لے گئے

ڈیڈ اگر میں چاہوں تو بہت کچھ کر سکتا ہوں ہاں مگر آپ میرا کچھ نہیں کر سکتے کیونکہ آپ آفیشلی ریٹائرڈ ہو چکے ہیں اپنی ہر پوسٹ سے اور آپ نے خود اپنی ساری پاورز میرے حوالے کی ہیں

صحیح کہا تم نے وہ ہیا ہے نہ پاور دینے وقت میں بھول گیا تھا کہ تم ایک گرگیٹ کی اولاد ہو کبھی نہ کبھی رنگ ضرور بدلو گے اور دیکھو آج وہ وقت آ ہی گیا

ڈیڈ میں آپ کا ہی بیٹا ہوں

سنان کی بات سنتے آیاز ایک تیکھی مسکراہٹ سے بولا تو سنان نے غصے سے جواب دیا اور گارڈز کو اشارہ کیا

ڈیڈ کو آیاز منزل لے جاؤ اور جب تک میں نہ کہوں انہیں ان کے کمرے میں بند رکھنا ہر چیز کمرے میں ہی فراہم کرنا اگر یہ اپنے کمرے سے باہر آئے تو میں تمہیں اس دنیا سے باہر کر دونگا

اس سے پہلے کہ آیاز سنان کا وہ سچ سنان کو بتاتا جس سے سنان خود بھی ناواقف تھا اس نے گارڈز کو اشارہ کرتے حکم دیا تو گارڈز آیاز کو بازو سے کھینچتے زبردستی کمرے سے لیتے چلے گئے تو سنان ایک گہری سانس لیتا ادا کی طرف مڑا جس کا رو رو کر برا حال تھا ادا کو اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے روتا دیکھ کر سنان نے آگے بڑھتے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور پھر اسے لے کر مارکی سے نکلتا سیدھا آغا خان ہوسپیٹل پہنچا جہاں بہرام زیرِ علاج تھا

بہرام ٹھیک ہے؟

اللہ کا شکر ہے اب وہ بلکل ٹھیک ہے گولی کندھے پر لگی تھی اس لیے زیادہ مسئلہ نہیں ہوا ڈاکٹرز نے کہا ہے گولی زیادہ اندر نہیں گئی تھی اس لیے اس کا زخم زیادہ

گہرا نہیں ہے گولی نکال دی ہے اور اب وہ خطرے سے باہر ہے

سنان سہیل اور آیان کے پاس پہنچتا پریشانی سے بولا تو سہیل نے فوراً جواب دیا

جس پر سنان نے شکر ادا کیا تو ادا دو قدم آگے بڑھی

سہیل بھائی کیا میں بہرام سے مل سکتی ہوں؟

ہاں بھابھی آپ مل سکتی ہیں مگر فائدہ نہیں ہے اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا

کوئی بات نہیں میں انہیں دیکھ لونگی تو مجھے تسلی ہو جائے گی

ادا کے سوال پر آیان فوراً بولا تو ادا نے فوراً جواب دیا جس پر آیان نے ہاں میں سر ہلاتے ادا کو سامنے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا جس کے باہر دو گارڈز کھڑے تھے تو ادا فوراً سے کمرے کی طرف بڑھی جبکہ سہیل آیان اور سنان ہوسپیٹل کی باقی فارمیلیٹیز دیکھنے چلے گئے ادا جیسے ہی کمرے کے باہر آئی تو اس نے پریشانی سے پاس کھڑے گارڈ کو دیکھا وہ سمجھی تھی شاید وہ اسے اندر نہیں جانے دے گا مگر ادا کے دیکھنے پر گارڈ نے آگے بڑھتے دروازہ کھولا تو ادا فوراً کمرے میں آگئی ادا جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو اسے سامنے ہی بہرام بیڈ پر بیہوش لیٹا نظر آیا پھر وہ فوراً بہرام کے بیڈ کے پاس آئی تو اس کی نظر بہرام کے کندھے پر گئی جہاں سفید رنگ کی بڑی سی پٹی میں سے لال رنگ نظر آ رہا تھا پھر ادا بہرام کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی اس کے پاس بیٹھی تو ادا کے صبر

کا پیمانہ لبریز ہوا اور وہ بہرام کے سینے پر سر رکھتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی ادا کے رونے کی آواز نے کمرے کے شور میں ہلچل مچایا تو بہرام کو فوراً ہوش آگیا اپنے سینے پر وزن محسوس کرتے بہرام نے ایک گہرا سانس لیا اور پھر اسے ادا کے رونے کی آواز آئی تو اس نے فوراً سے اپنے سینے کی طرف دیکھا جہاں ادا سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

جانِ بہرام کیا تمہیں مجھ پر بلکل رحم نہیں آتا تمہارے آنسو میرے دل پر تیزاب بن کر گرتے ہیں کچھ تو رحم کھاؤ مجھ پر

بہرام کی آواز سنتے ادا نے فوراً سے سر اٹھایا تو اس کی نظر بہرام پر پڑی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا بہرام کو دیکھتے ادا نے ایک بار پھر رونا شروع کیا تو بہرام نے اپنا ڈرپ والا ہاتھ اٹھاتے اس کے آنسو پہنچے

بہرام میں بہت ڈر گئی تھی مجھے لگا میں اب آپ کو کبھی نہیں دیکھ پاؤں گی

اتنی آسانی نہیں جاؤنگا جانم ابھی تو مجھے تم سے ایک ننھی سی ادا اور چاہیئے

ادا کے روتے ہوئے بولنے پر بہرام ایک آنکھ ونگ کرتا بولا تو ادا نے اس کے سینے پر تھپڑ مارا تھپڑ لگتے ہی بہرام درد سے کراہ اٹھا تو ادا پریشان ہوئی تبھی سنان سہیل اور آیان کمرے میں داخل ہوئے

بہرام تم ٹھیک ہو؟

نہیں بھائی میں ٹھیک نہیں کوئی اس وقت مسلسل میرے دل پر تیزاب گرا رہا ہے اور اسے مجھ پر رحم بھی نہیں آ رہا

سنان کے سوال پر بہرام نفی میں سر ہلاتے بولا تو سنان نے ادا کو دیکھا جو کھڑی اپنے آنسو صاف کر رہی تھی ادا کو معصومیت سے اپنے آنسو صاف کرتا دیکھ کر سنان ہلکہ سا مسکرایا تبھی ایک لیڈی ڈاکٹر ایک نرس کے ساتھ اندر آئی اور بہرام کے پاس کھڑی ہوئی

کیسے ہیں اب آپ مسٹر خانزادہ؟

الحمدللہ

گڈ ہم آپ کو ایک دو دن انڈر اوبزرویشن رکھیں گے اگر آپ ٹھیک رہے تو ہم کو گھر بھیجیں گے ورنہ آپ کو یہیں رہنا ہوگا جب تک آپ پروپر طریقے سے ٹھیک نہ ہو جائیں

ڈاکٹر کے سوال پر بہرام مسکراتا بولا تو ڈاکٹر نے بھی مسکراتے جواب دیا

آپ سب پلیز باہر ویٹ کریں مجھے ان چیک اپ کرنا ہے

نہیں میں باہر نہیں جاؤں گی

ڈاکٹر کی بات سنتے ادا کسی ضدی بچے جیسا منہ بناتی بولی تو ڈاکٹر نے پریشانی سے اس دلہن کو دیکھا جس کا رو رو کر پورا میک اپ بگڑ چکا تھا

ادا گڑیا ڈاکٹر نے چیک کرنا ہے

سنان کے پیار سے بولنے پر ادا نے نفی میں سر ہلایا

ادائے جاں ادھر آؤ

بہرام کے سوال پر ادا اپنی میکسی اٹھاتی بہرام کے پاس آ کر کھڑی ہوئی

جانم آپ گھر چلی جائیں سہیل کے ساتھ۔۔

نہیں میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤنگی

اوہو بات تو سن لو

ابھی بہرام بول ہی رہا تھا کہ ادا بیچ میں بول پڑی جس پر بہرام فوراً بولا تو ادا کچھ خاموش ہو گئی

آپ کا سارا میک اپ خراب ہو چکا ہے جس کی وجہ سے آپ میری جانم کم کسی پرانی حویلی کی چڑیل زیادہ لگ رہی ہیں تو آپ گھر جائیں کپڑے بدلیں فریش ہوں اور پھر زبیدہ آپا سے میرے لیے کھانا بنوا کر لے آئیں مجھے بھوک لگی ہے

بہرام کی بات سنتے ادا نے پہلے منہ بنایا مگر پھر ہاں میں سر ہلاتی فوراً مان گئی اور پھر سیدھی آیان کے پاس آئی

بھائی میں بہرام کے لیے کھانا لے کر آتی ہوں آپ تب تک بہرام پر نظر رکھنا اس ڈاکٹر

اور نرس کو بہرام کے زیادہ قریب مت جانے دینا

ادا کی بات سنتے آیان نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا تو ادا سہیل کے ساتھ گھر چلی گئ جبکہ سنان اور آیان کمرے سے باہر آ گئے تو ڈاکٹر نے تسلی سے بہرام کا چیک اپ کیا

ادا گھر آتے ہی فوراً کپڑے بدلتے فریش ہوئی اور پھر کیچن میں آئی جہاں سہیل کھڑا چوکلیٹ موز کھا رہا تھا

بھابھی زبیدہ آپا کھانا بنا لیتی ہیں تو ہم چکتے ہیں پھر

نہیں زبیدہ آپا نہیں بنائیں گی میں کھانا بناؤں گی اپنے ہزبینڈ کے لیے

سہیل کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو سہیل نے کندھے اچکاتے ہاں میں سر ہلایا اور پھر اپنے موز کی پلیٹ لیتا لاؤنج میں چلا گیا جبکہ ادا نے فوراً سے سبزیاں کاٹتے بہرام کے لیے چائینیز بنایا اور زبیدہ آپا نے باقی سب کے لیے بریانی بنائی کیونکہ کھانا تو کسی نے بھی ولیمے میں نہیں کھایا تھا کھانا بننے کے بعد ادا کھانا پیک کرتی سہیل کے ساتھ واپس ہوسپیٹل بہرام کے کمرے میں پہنچی جہاں بہرام بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھا سنان سے ادا اور آیاز کی سٹوری سن رہا تھا ادا کو کمرے میں آتے دیکھ کر سنان فوراً خاموش ہو گیا

بہرام میں نے آپ کے لیے چائینیز بنایا ہے وہ بھی اپنے ہاتھوں سے اور باقی سب

کے لیے زبیدہ آپا سے بریانی بنوائی ہے

ادا کے خوش ہو کر بتانے پر جہاں سب لوگ مسکرائے وہیں بہرام کو اپنے میدے کی فکر لگی کیونکہ آخری بار ادا کی بنائی ہوئی کھیر کھانے کے بعد بہرام کا ایک ہفتے تک پیٹ خراب رہا تھا ادا نے ٹیبل پر لنچ باکس رکھتے سب کو بریانی ڈال کر دی اور پھر خود بہرام کا لنچ باکس اٹھاتی بہرام کے پاس آئی اور اس کے پاس پڑی ٹیبل پر کھانا رکھتے پلیٹ میں نکالا

جانم ایک بات پوچھوں؟

جی پوچھیں

آپ کے کھانے کی شکل تو اتنی پیاری ہوتی ہے کہ دل کرتا ہے کھا لو مگر ٹیسٹ اچھا کیوں نہیں ہوتا؟

بہرام کے سوال پر ادا مسکراتے بولی تو بہرام اپنی ہنسی دباتے بولا

نو کمینٹس منہ کھولیں

بہرام کے سوال پر ادا منہ بناتی بولی تو بہرام نے منہ کھولتے چاول کا چمچ منہ میں لیا اور پہلے چمچے پر بہرام کو پتہ چل گیا کہ وہ اس دنیا کا واحد چائینز تھا جس میں نمک کی جگہ چینی تھی اور چاول بھی کچے تھے جبکہ میٹھے چاولوں کے ساتھ فل سپائیسی

منچورین تھا جس کا چکن ہلکہ سا جلا ہوا تھا

کیسا بنا ہے؟

بہت ٹیسٹی ہے

پر آپ نے کہا میرا کھانا اچھا نہیں ہوتا

ادا کے ایکسائٹڈ ہو کر پوچھنے پر بہرام نے مسکراتے جواب دیا تو ادا منہ بناتی بولی

تو جانیہ میں نے تب تک آپ کے ہاتھ کا بنا سپیشل چائنیز نہیں کھایا تھا میں نے ایسا چائینیز آج تک کبھی نہیں کھایا

بہرام کی تعریف سنتے ادا خوش ہوتی فوراً سے بہرام کو کھانا کھلانے لگی کیونکہ بہرام کے سیدھے بازو کے کندھے میں گولی لگی تھی اس لیے بہرام بھی بہت مزے سے ادا کے ہاتھ سے وہ سپیشل چائنیز کھا رہا تھا بھئی اس کی ادائے جاں نے بنایا تھا تو بھلا بہرام کیسے نہ کھاتا کھانا کھانے کے بعد ادا نے بہرام کو دوائی دی تو بہرام چند پل بعد گہری نیند میں اتر گیا

ادا تم گھر چلی جاؤ دائمہ بہرام ویلا پہنچ گئی ہیں

بھائی میں یہی بہرام کے پاس رک جاتی ہوں نہ

نہیں ادا گارڈز یہاں موجود ہیں اگر کچھ ہو گا تو وہ ہمیں بتا دیں گے ویسے بھی بہرام اب

سویا ہے تو وہ صبح تک نہیں اٹھے گا

سنان کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو سنان نے نفی میں سر ہلاتے جواب دیا جس پر ادا خاموش ہو گئی اب اگر وہاں سنان کی جگہ بہرام یا مرجان ہوتے تو ادا ضد بھی کر لیتی مگر حقیقت تو یہ تھی کہ سنان کی پرسنیلٹی دیکھتے اسے سنان سے ڈر لگتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ سنان کے منع کرنے پر ادا فوراً مانتی خاموشی واپس بہرام ویلا آگئی تھی

ادا بیٹا کیسا ہے بہرام

دائمہ اب وہ بلکل ٹھیک ہیں

شکر ہے اللہ کا

ادا جیسے ہی بہرام ویلا کے لاؤنج میں پہنچی تو دائمہ ادا کو دیکھتے فوراً بولی جس پر ادا نے انہیں جواب دیتے تسلی دی تو دائمہ نے شکر ادا کیا اور پھر ادا کو بھی آرام کرنے کا کہتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

آج صبح ادا جلدی اٹھتی فریش ہوئی اور پھر اس نے انتہائی شوق سے بہرام کے لیے اپنے ہاتھ سے شیر خورمہ بنایا مگر افسوس ہماری معصوم سی ادا کو نمک اور چینی میں فرق پتہ نہیں چلتا تھا کیونکہ اس کے مطابق دونوں ایک جیسی ہوتی ہیں اور یہی وجہ تھی کہ کل کا چائنیز میٹھا تھا جبکہ آج کا شیر خورمہ نمکین تھا مگر جب شوہر بہرام

جیسا عشق کرنے والا ہو تو پھر یہ چیزیں واقع میں معنی نہیں رکھتی ادا دائمہ اور عائشہ کے ساتھ ہوسپیٹل پہنچی تو عائشہ بہرام کو بیڈ پر لیٹتے دیکھ کر پریشان ہوئی جبکہ بہرام کے اٹھ کر بیٹھنے پر اسے کچھ تسلی ہوئی پھر ادا نے اپنا لذتدارا نمکین شیر خورمہ بہرام کو کھلایا جسے بہرام نے بڑے مزے لے کر کھایا جیسے اس نے شیر خورمہ زندگی میں پہلی دفعہ دیکھا ہو

بہرام اب جب تک آپ ہوسپیٹل میں ہیں تب تک میں ہی آپ کا کھانا بنا کر لایا کرونگی ادا کی بات سنتے بہرام مسکراتے بولا تو ادا خوش ہو گئی جبکہ ادا کو خوش ہوتے دیکھ کر بہرام اور دائمہ بھی مسکرانے لگے

مروا کی جب آنکھ کھلی تو اس وقت صبح کے دس بج رہے تھے مروا اپنے دکھتے سر کو پکڑتی بیڈ پر اٹھ بیٹھی اس کا سر اس قدر گھوم رہا تھا کہ اس سب کچھ دھندلا نظر آ رہا تھا مروا اپنے گھومتے سر کو دونوں ہاتھوں میں گرائے بیڈ پر ہی بیٹھی رہی کافی وقت گزرنے کے بعد جب اس نے آنکھیں کھولیں تو سامنے کا منظر کچھ صاف ہوا اور سر کا چکرانا بھی کچھ کم ہوا پھر مروا اپنے بیڈ سے اٹھتی فریش ہوئی اور اپنا موبائل اٹھاتی لاؤنج میں آئی جہاں ساجدہ بی بی بیٹھی لاؤنج کی میز صاف کر رہی تھی مروا اپنی ایک ویڈیو یوٹیوب پر

اپلوڈ کرتے آئی اور صوفے پر بیٹھ گئی

مروا ناشتہ لاؤں

ساجدہ بی بی کے سوال پر مروا نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر ٹی وی آن کرتے خبریں دیکھنے لگی ٹی وی پر چلتی خبر سن کر مروا کو لگا وہ اپنا اگلا سانس نہیں لے پائے گی

اور آپ کو بتاتے چلیں خانزادہ سپورٹس کے مالک بہرام خانزادہ کو ان کے اپنے ہی ولیمے میں کسی نے گولی مار دی بہرام خانزادہ اس وقت آغا خان ہوسپٹل میں ایڈمٹ ہیں۔۔۔

ابھی اینکر مزید کچھ اور بھی بول رہی تھی جبکہ مروا کی آنکھوں سے موسلا دھار برسات شروع ہو چکی تھی پھر بس وہ اٹھ کر بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی اور پھر کپڑے بدلتی نیچے آئی

مروا کہاں جا رہی ہو ناشتہ تو کر لو

ایم سوری ساجدہ بی بی مگر میرا اس وقت کہیں اور ہونا زیادہ ضروری ہے

اچھا ٹھیک ہے مگر یہ باکس کہاں لیجا رہی ہو؟

ساجدہ بی بی کے سوال پر مروا فوراً بولی تو ساجدہ بی بی نے اس کے ہاتھ میں لکڑی کا وہی باکس دیکھتے سوال کیا جسے مروا نظر انداز کرتی فوراً گھر سے نکل گئی

بھابھی مجھے بھی ٹیسٹ کروائیں نہ شیر خورمہ

کیوں کوئی نہیں یہ بس میں کھاؤں گا

بہرام اتنا سارا ہے تھوڑا سا دے دیں سہیل بھائی کو

سہیل کی بات سنتے ادا نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا تو بہرام فوراً بولا جس پر ادا پریشانی سے بولی تو بہرام نے فوراً کسی ضدی بچے کی طرح نفی میں سر ہلایا اور پھر ادا کے ہاتھ سے شیر خورمہ کا باؤل اپنے الٹے ہاتھ میں پکڑتا اسے منہ لگا کر کھا گیا جبکہ بہرام کی اس حرکت پر سب لوگ پریشانی سے اسے دیکھنے لگے

جانیہ اگر آپ نے اپنے ہاتھ کی بنی اتنی لذتدارا ڈشز کسی اور کو کھلائی تو میں آپ سے بات نہیں کرونگا

آپ فکر نہ کریں میں کسی کو بھی نہیں کھلاؤنگی

بہرام کے دھمکی دینے پر ادا فوراً بولی تو بہرام نے ہاں میں سر ہلایا جبکہ ان دونوں میاں بیوی کو دیکھ کر سہیل کا منہ کھل گیا

عاشی جان کیا ہوا؟

آپ کو کیا ہوا بھیا

عائشہ جب سے آئی تھی انتہائی شرافت ڈے دائمہ کے پاس بیٹھی تھی اور مسلسل بہرام کو گھور رہی تھی عائشہ کو خود کو گھورتا دیکھ کر بہرام نے سوال کیا تو الٹا عائشہ نے بھی سوال کیا جس پر بہرام ہلکہ سا مسکرایا اور پھر اس نے عائشہ کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا تو عائشہ فوراً سے بہرام کے پاس آگئی

میں ٹھیک ہوں عاشی جان آپ فکر نہ کریں

بہرام کی بات سنتے عائشہ فوراً سے بہرام کے گلے لگی تبھی مرجان اور تالیہ اندر آئی تو تالیہ بھاگ کر بہرام کے پاس آتی عائشہ کو بہرام سے دور کرتی خود بہرام کے سینے سے لگی جس پر بہرام نے مسکراتے تالیہ کے سر پر ہاتھ رکھا بہت کم وقت میں ہی بہرام تالیہ اور مرجان سے کافی حد تک اٹیچ ہو گیا تھا تالیہ کی اس حرکت پر عائشہ نے منہ کھول کر چیخیں مارتے رونا شروع کیا تو سب لوگ ہنسنے لگے جبکہ بہرام پریشان ہوا

عاشی روتے نہیں ہیں میرا بچہ

دائمہ کی بات سنتے عائشہ کمرے کی زمین پر چت لیٹتی ہاتھ پیر مار کر رونے لگی تو ادا نفی میں سر ہلاتی ہنستی ہوئی عائشہ کے پاس آئی اور اسے گود اٹھایا

تالیہ ہٹو مجھے عاشی کو دیکھنے دو

نہیں میں نہیں ہٹونگی میں تمہاری چھوٹی بہن ہوں

ہاں مگر عاشی تم سے بھی چھوٹی ہے وہ بس پانچ سال کی ہے

بہرام کی بات سنتے تالیہ فوراً بولی تو بہرام نے جواب دیتے عائشہ کی عمر بتانا بھی فرض سمجھا جبکہ بہرام کی بات کو اگنور کرتے تالیہ ایک ہاتھ سے اس کی گردن میں حصار باندھ گئی ادا نے روتی ہوئی عائشہ کے گال پر کس کیا تو عائشہ نے آنسو صاف کرتے دوسرا گال بھی آگے کیا جس پر ادا نے ہنستے ہوئے اس پر بھی کس کیا تو مرجان کو شرارت سوجھی مرجان فوراً سے آگے بڑھتی عائشہ کو ادا کی گود سے لیتی دائمہ کی گود میں ڈال گئی اور پھر اس نے ادا کو کمر سے پکڑتے اپنے حصار میں لیتے ادا کے گال پر کس کی تو جہاں بہرام نے منہ بسوڑا وہیں عائشہ کا ایک بار پھر رونا شروع ہوا

عاشی مانو چپ کرو یہ تالیہ بھوتنی میری چھوٹی بہن ہے کیا کروں

پر میں اس سے بھی چھوٹی ہوں مجھے نہ پتہ دو دو تھاؤ

بہرام کی بات سنتے عائشہ روتے بولی تو بہرام نے اس شخص کو اشارہ کیا جس کے آگے کسی کی نہیں چلتی تھی بہرام کے اشارہ کرنے پر سنان مسکراتا اٹھا اور پھر اس نے عائشہ کو دائمہ کی گود سے لیا اور بہرام کے پاس آیا پھر تالیہ کا بازو پکڑتے تالیہ کو بہرام سے دور کیا تو تالیہ نے سنان کو گھورا جبکہ سنان کی شکل پہ سجے سخت تاثرات دیکھ کر تالیہ منہ بناتی دائمہ کے پاس جا کر بیٹھی تو سنان نے عائشہ کو بہرام کی گود میں بیٹھایا

جس پر عائشہ خوشی سے بہرام کے گلے لگی تو بہرام نے اپنے کندھے کا درد برداشت کرتے عائشہ کو پیار کیا پھر سنان نے مرجان کو ادا سے دور کیا اور ادا کو لیجاتے بہرام کے پاس کھڑا کیا تو عائشہ مزید خوش ہو گئی عائشہ کو خوش ہوتے دیکھ کر سنان ہنستے ہوئے واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تو بہرام کے کمرے کا دروازہ کھلا۔

تقریباً آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد مروا آغا خان ہوسپیٹل پہنچی اور پھر ریسیپشن سے بہرام کے کمرے کا پتہ کرتی سیدھے بہرام کے کمرے کے باہر پہنچی اس سے پہلے کہ مروا کمرے کے اندر جاتی ایک گارڈ نے اسے روکا تو مروا نے اسے ایک گھوری سے نوازا مگر پھر اپنا غصہ فوراً پی بھی گئی

میم آپ ایسے اندر نہیں جا سکتی

تو کیسے جا سکتی ہوں؟

گارڈ کی بات پر مروا نے سوال کیا تو گارڈ نے اسے پریشانی سے دیکھا

مجھے بہرام خانزادہ کی یہ امانت اسے دینی ہے پلیز اور ویسے بھی بہرام مجھے جانتا ہے

مروا کی بات سنتے گارڈ نے کمرے کا دروازہ کھول دیا کیونکہ وہ پہلے ہی سہیل کو فون پر پوچھ چکا تھا اور سہیل کے اجازت دینے پر اس نے دروازہ کھولا تھا۔

دروازے پر کھڑی مروا کو دیکھ کر سب لوگ حیران ہوئے تبھی سہیل آگے بڑھا

یس ہاؤ کین آئی ہیلپ یو؟

میں بہرام سے ملنے آئی ہوں مجھے اسے کچھ دینا ہے

سہیل کے سوال پر مروا فوراً بولی تو سہیل پریشان ہوا

سہیل آنے دو

دروازے پر فاروقی ہاؤس میں آئی لڑکی کو کھڑا دیکھ کر بہرام پریشان ہوا مگر پھر اس نے اجازت دے دی اس سے پہلے کہ سہیل کچھ بولتا بہرام فوراً بول پڑا تو سہیل نے پیچ سے ہٹتے مروا کو جگہ دی جا پر مروا شکریہ میں سر ہلاتی بہرام کے پاس آئی

کیسے ہیں آپ؟

الحمدللہ

مروا کے سوال پر بہرام فوراً بولا تو مروا دو قدم مزید آگے بڑھی

یہ میں آپ کی امانت آپ کو دینے آئی تھی

مروا ایک لکڑی کا باکس بہرام کی طرف بڑھاتی بولی تو بہرام نے پریشانی سے اس باکس کو پکڑا اور پھر اسے کھولا تو اس میں سے ایک کالے رنگ کا چھوٹے سائز کا بھالو نکلا

مجھے میری امی نے یہ بھالو مرنے سے ایک رات پہلے دیا تھا اور کہا تھا کہ ان کی پچیسویں برسی پر یہ بھالو آپ کو دے دوں اور اس کے بدلے میں آپ مجھے میری زندگی کی ہر وہ

خوشی دو گے جس کے لیے میں بچپن سے ترستی آئی ہوں اور پھر وہ اگلے دن فوت ہو گئی مگر انہیں کیسے پتہ وہ مرنے والی ہیں اور بہرام کو وہ کیسے جانتی ہیں اور بہرام تمہیں کیسے تمہاری خوشیاں لٹائے گا؟

مروا روتے ہوئے سر جھکا کر بولی تو سہیل نے پریشانی سے سوال کیا

میری امی کو لاسٹ سٹیج کا کینسر تھا ڈاکٹرز نے انہیں چند دنوں کا وقت دیا تھا تب ہی میری امی نے مجھے یہ بھالو دیا تھا وہ بہرام کو کیسے جانتی ہیں میں یہ بات نہیں بس جب سے امی نے مجھے یہ بھالو دیا ہے اس دن سے میں نے بہرام کو سٹوک کیا تھا اور پھر امی کے جانے کے بعد بہرام کو ہی اپنا سب کچھ مان لیا تھا اور اس خیال سے کہ ایک دن بہرام اور میں ایک ساتھ ہونگے میں نے اپنی پوری زندگی گزار دی

مروا کے کنفیشن پر سب لوگ دم سادھے اسے دیکھ رہے تھے جبکہ اتنی خوبصورت اور سٹائلش لڑکی کے منہ سے بہرام کے لیے اظہارِ محبت سن کر ادا کو پریشانی لاحق ہوئی

یہ تم کیا کہہ رہی ہو لڑکی بہرام شادی شدہ ہے

جانتی ہوں اور میں دعا کرتی ہوں بہرام اپنی بیوی کے ساتھ بہت خوش رہے مگر اب میں اس امانت کا بوجھ مزید نہیں اٹھا سکتی جو نہ مجھے جینے دے رہا ہے اور نہ مرنے آج امی کی برسی نہیں ہے مگر میں پھر بھی یہ امانت بہرام کو دے کر خود کو اس زمہداری سے آزاد

کرنا چاہتی ہوں

سہیل کے غصے سے بولنے پر مروا سر جھکاتے بولی اور پھر واپس جانے کے لیے پلٹی

روکو ایک منٹ

مروا جیسے ہی جانے کے لیے پلٹی تو بہرام جو کب سے اس بھالو کو ہاتھ میں لیے پریشان بیٹھا تھا فوراً بولا تو مروا وہی رک گئی

مجھے تمہاری خوشیاں دینی ہیں مگر وہ خوشی میں نہیں ہوں تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے

بہرام کی بات سنتے مروا فوراً پلٹی اور پھر اس نے سب کے ساتھ پریشانی سے بہرام کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

مجھے آج بھی اچھے سے یاد ہے موم کے غائب ہونے سے کچھ دن پہلے کی بات ہے وہ ایک رات میرے کمرے میں آئیں تھیں اور انہوں نے مجھے ایک آدمی کی تصویر دیتے کہا کہ بہرام مجھ سے ایک وعدہ کرو جب میں نے پوچھا کیسا وعدہ تو انہوں نے کہا کہ جب تم بڑے ہو جاؤ گے تو تمہارے پاس ایک لڑکی آئے گی اور وہ تمہیں ایک کالے رنگ کا بھالو دے گی بس تمہیں اتنا کرنا ہے کہ اس لڑکی کی شادی اس تصویر والے آدمی کے بیٹے سے کروانی ہے وہ اس لڑکی کی خوشیاں ہے جو تم اسے دو گے جب میں نے پوچھا مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ یہ آدمی کہاں رہتا ہے تو انہوں نے کہا کہ جب وہ تمہیں بھالو دے تو تب تم اس

آدمی کو ڈھونڈنا ہو گا اور میں نے موم سے فوراً وعدہ کر لیا اور وہ تصویر سنبھال کر رکھ لی وقت گزرتا گیا اور میں بڑا ہو گیا اور پھر اس سب کو مذاق سمجھ کر بھول گیا

کیا وہ تصویر اب بھی تمہارے پاس ہے؟

بہرام کے سٹوری سنانے پر سہیل فوراً بولا تو بہرام نے ہاں میں سر ہلایا تبھی مرجان کمرے سے بھاگتے ہوئے باہر کو گئی تو سب لوگ حیران ہوئے

یہ کہاں گئی؟

سہیل کے سوال پر تالیہ نے کندھے اچکائے مرجان چند لمحوں بعد واپس آئی اور پھر اس نے سیم بھالو مگر گلابی رنگ کا سنان کو دیا جسے سنان نے پریشانی سے پکڑا

سردارنی یہ کہاں سے آیا تمہارے پاس؟

مجھے امی نے دیا تھا کہا تھا اپنی پچیسویں سالگرہ پر مجھے یہ بھالو سنان بھائی کو دینا ہے اور سنان بھائی کی شادی سنہرے بالوں والی شہزادی سے کروانی ہے جب میں نے پوچھا کہ وہ شہزادی کون ہے تو انہوں نے بولا کچھ دنوں بعد تمہیں وہ شہزادی اس کوٹھے کے باہر ملے گی اور تم اسے لے کر یہاں سے بہت دور چلی جانا اسے اس دلدل میں مت رکھنا وہ شہزادی بہت خوبصورت ہے شکنتلا اس کا فائدہ اٹھانے سے باز نہیں آئے گی پھر کچھ دن بعد مجھے کوٹھے کے باہر وہ سنہرے بالوں والی شہزادی مل گئی اور میں اسے لے کر

حیدرآباد چلی گئی اس کا بہت خیال کیا

کیا وہ شہزادی اب بھی تمہارے پاس ہے سنان بھائی کی دلہن

تالیہ کے سوال پر مرجان نے پوری سٹوری سنائی تو ادا خوش ہوتی سوال کر گئی جس پر

مرجان نے ہاں میں سر ہلایا

کہاں ہے بھائی کی دلہن؟

مرجان کے سر ہلانے پر ادا ایکسائٹڈ سی بولی اسے یہ سب کچھ بہت انٹریسٹنگ لگ رہا تھا

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ان کہانیوں میں اس کی کہانی بھی جڑی ہے

تالیہ ہی وہ سنہرے بالوں والی شہزادی ہے

ادا کے سوال پر مرجان تالیہ کو دیکھتے بولی تو سب کے ساتھ ساتھ تالیہ بھی حیران ہوئی

مرجان بی بی تالیہ کے بال براؤن ہیں

یہ ڈائی ہے میرے بالوں کا اصل رنگ سنہرا ہی ہے

پھر بھی تالیہ کی شادی سنان بھائی سے کیسے ہو سکتی ہے یہ دونوں سگے بہن بھائی ہیں

سہیل کی بات پر تالیہ فوراً بولی تو سہیل پھر بولا جس پر مرجان نے کندھے اچکائے

اگر ایسی بات ہے تو آنٹی نے آپ کو بھی بولا ہو گا کچھ بھائی

سب کو خاموش ہوتا دیکھ کر ادا فوراً بولی تو سنان نے ہاں میں سر ہلایا

موم نے بہرام کی طرح مجھ سے بھی غائب ہونے سے چند رات پہلے وعدہ لیا تھا کہا تھا کہ ایک لڑکی مجھے گلابی رنگ کا بھالو لا کر دے گی اور مجھے اس لڑکی کی شادی سہیل سے کروانی ہے اور وہ لڑکی مجھے جس سے شادی کرنے کا بولے گی مجھے اس سے ہی شادی کرنی ہے اور اپنے باپ آیاز کی ایک بات نہیں سنی خاص طور پر شادی کے معاملے میں اور میں نے ان سے وعدہ کر لیا تھا اس کے بعد سے آج تک گلابی بھالو والی لڑکی کا انتظار کیا ہے

اس کا مطلب مرجان میری دلہن بنے گی

اتنے خوش نہ ہو میں تم سے کبھی شادی نہیں کرونگی ٹھرکی انسان

سنان نے ہاں میں سر ہلاتے سٹوری سنائی تو سہیل مسکراتے بولا جس پر مرجان نے چڑ کر جواب دیا تو تالیہ اور ادا نے قہقہ لگایا

مگر مجھے یہ سمجھ نہیں آتا جب بھی ادا کہیں مصیبت میں پھنستی ہے تو تم وہاں کیسے پہنچ جاتی وہ وہ بھی مجھ سے پہلے

بہرام کے سوال پر ادا نے پریشانی سے بہرام اور مرجان کو دیکھا تو مرجان چلتی بہرام کے بیڈ کے پاس آ کر کھڑی ہوئی

جب ادا نے شان کے ساتھ گھر سے بھاگنے کا فیصلہ کیا تھا تو مجھے امی کا ایک لیٹر ملا تھا

جس میں ادا کی تصویر اور گھر کا ایڈریس تھا اور ساتھ میں لکھا تھا کہ میری لکھی پوئم اب شروع ہونے جا رہی ہے کیونکہ میری معصوم شہزادی اپنی زندگی کی سب سے بڑی بیوقوفی کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے اور تمہیں سب کچھ بس خاموشی سے دیکھنا ہے مگر تمہیں اس معصوم شہزادی کی حفاظت اپنی جان سے بڑھ کر کرنی ہے میں تمہیں اس شہزادی کا ایڈریس اور تصویر بھیج رہی ہوں تمہیں خیال رکھنا ہے جس رات میری شہزادی گھر سے نکلے تمہیں ہر پل ہر وقت اس پر نظر رکھنی ہے کسی کے غلیظ ہاتھ اس تک پہنچنے سے پہلے تمہیں اس ہاتھ کو کاٹ پھینکنا ہے اور اس شہزادی کو میرے خانزادہ تک پہنچانا ہے پھر وقت اور حالات ایسے کرنے ہیں کہ میرا خانزادہ خود اس سے نکاح کرے جانتی ہوں وہ ضدی ہے خود نہیں مانے گا اس لیے تمہیں یہ کام کرنا ہے میں اپنے دونوں خانزادوں کی شہزادیاں تمہارے پاس امانت کے طور پر رکھوا رہی ہوں وقت آنے پر تمہیں ان امانتوں کو ان کے اصلی حقدار تک پہنچانا ہے وہ بھی بنا کسی داغ کے اپنا خیال رکھنا امی کی جان میں وقتاً فوقتاً تمہیں بتاتی رہوں گی کہ اب کیا کرنا ہے بس یاد رکھنا میری جان جہاں تمہیں کوئی راستہ سمجھ نہ آئے وہاں تم دائمہ سے جا کر مل لینا وہ تمہیں اچھا مشورہ دیں گی بس پھر اس کے بعد میں نے ادا کو سٹوک کرنا شروع کر دیا جس رات ادا شان کے ساتھ بھاگی اس رات میں بھی ان کے پیچھے گئی

اور پھر شان ادا کو کراچی لے آیا اور اس نے ادا کو شکنتلا کو مہنگے داموں بیچ دیا ادا جب شکنتلا کے کام پر نہیں مانی تو ادا کی ضد کے آگے شکنتلا نے گھٹنے ٹیکے میں بھی وہ سب خاموشی سے دیکھتی رہی پھر بھوک اور پیاس نے ادا کو آیاز خانزادہ کی پارٹی میں پہنچا دیا اور پھر اس لڑکے نے ادا کی چادر کھینچی اس سے پہلے کے میں آگے بڑھتی میری نظر اس ٹیبل پر گئی جہاں میری امی کا خانزادہ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا میں نے سہیل کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ کر رونے کا ڈرامہ کیا اور سہیل کی نظر ادا پر پڑی پھر بہرام نے ادا کو بچا لیا اور جب وہ واپس اسے حیدرآباد لے کر گیا تو ادا کی فیملی نے اسے ٹھکرا دیا جس پر میں نے بہرام کے پیچھے کھڑے ہو کر تالیہ سے جان بوجھ کر بہرام اور ادا کے نکاح کی بات کی بہرام یہی سمجھا محلے کی کوئی لڑکی اسے ادا کا شوہر سمجھ کر نکاح کا بول رہی ہے مگر نکاح کا لفظ تو بہرام کے دماغ میں اٹک گیا اور بہرام نے ادا سے نکاح کر لیا اور یوں امی کی ایک امانت کو میں نے اس کے اصلی حقدار تک بنا کسی داغ کے پہنچا دیا

اس کا مطلب تم جانتی ہو امی کہاں ہے؟

مرجان کی پوری سٹوری سنتے تالیہ فوراً بولی تو مرجان نے نفی میں سر ہلایا

امی نے کہا تھا ہم سب کو مل کر اس پوئم کو پورا کرنا ہے اور پوئم پوری ہونے کے بعد میں خود با خود تم سب کو مل جاؤنگی

ان سے ملنا بھی کون چاہتا ہے

خبردار جو تم نے میری امی کے خلاف ایک لفظ بھی کہا تو تمہارے باپ آیاز سے میری امی بہت اچھی ہیں اور تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے میری امی کسی کے ساتھ بھاگی نہیں تھیں بلکہ تمہارے باپ نے انہیں جان سے مارنے کی کوشش کی تھی

مرجان کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو تالیہ اور مرجان نے بہرام کو دیکھا پھر تالیہ غصے سے بہرام کے پاس آئی اور غصے سے اس کا کالر کھینچتے اس کے اوپر جھکتی غصے سے چلائی تو سب نے تالیہ کو حیرانگی سے دیکھا

امی نے جب مجھے آیاز مینشن میں رکھنے کی بات کی تھی تب آیاز نے انہیں مارا تھا اتنا کہ امی بیہوش ہو گئیں اور وہ سمجھا امی مر گئیں ہیں تو اس نے امی کو رات کے اندھیرے میں اپنے گارڈز کی مدد سے دفنا دیا مگر ایک عورت نے امی کا ہلتا ہاتھ دیکھ لیا تھا اور اس عورت نے فوراً امی کو وہاں سے نکالا اور ان کا علاج کیا تھا پھر جب امی صحیح ہو گئی تو اپنے بچوں کو اکٹھا کرنے کے لیے ایک پوئم لکھی انہوں نے جسے اب ہمیں پورا کرنا ہے جبکہ آیاز نے تمہیں اور سنان بھائی کو یہی بولا کہ امی کسی کے ساتھ بھاگ گئیں ہیں اور تم جانتے ہو وہ عورت کون تھی جس نے امی کو وہاں سے نکالا تھا وہ عورت اس کی ماں تھی مروا کی ماں حمیرا شعیب ملک آیاز کے رائیول کمپنی کے آنر کی بیوی جو خود

اپنے شوہر کے مظالم برداشت کرتی تھی

تالیہ کی بات ختم ہوتے ہی مرجان بولی تو بہرام نے مرجان کے ساتھ ساتھ تالیہ اور مروا کر دیکھا

ہاں بیٹا یہ سچ ہے تمہاری ماں کسی کے ساتھ نہیں بھاگی تھی مگر وہ کہاں گئی تھیں میں یہ بھی نہیں جانتی تھی

دائمہ کے گواہی دینے پر بہرام کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے وہ بچپن سے لے کر آج تک جس عورت کو غلط سمجھتا آیا وہ غلط نہیں تھی بلکہ پاک عورتوں میں سے ایک تھی

بہرام کو روتے دیکھ کر ادا نے بہرام کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اسے ساتھ لگایا تو عائشہ نے آگے بڑھتے بہرام کے آنسو صاف کیے

باقی سب تو ٹھیک ہے مگر اس پوئم کے ابھی بھی ٹکڑے ہیں پروپر پوئم نہیں ہے جس سے ہم سب جان سکیں کہ اب آگے کیا کرنا ہے یا کیا ہو گا

سب سے پہلے ہمیں اس آدمی کی تصویر دیکھنی ہے جو امی نے بہرام کو دی تھی ہو سکتا ہے اس کا بیٹا ہمیں آگے کا بتا سکے

تالیہ کی بات سنتے سنان فوراً بولا تو سب نے ہاں میں سر ہلایا

وہ تصویر میرے لاکر میں ہے اور وہ لاکر میرے فنگر پرنٹ سے کھلتا ہے

چاقو پکڑو اس کا انگوٹھا کاٹ کر لیجاتے ہیں

بہرام کی بات سنتے سہیل فوراً بولا تو مرجان نے سہیل کو گھورا

بیوی بنی نہیں گھورنا پہلے شروع ہو گئی ہو یہ چیٹنگ ہے میں تمہارے خلاف پروٹیسٹ کرونگا

مرجان کے گھورنے پر سہیل فوراً بولا تو سب نے قہقہ لگایا جبکہ مرجان خاموشی سے جا کر دائمہ کے پاس بیٹھی اب ان سب کو کل تک کا انتظار کرنا تھا جب بہرام کو ہوسپٹل سے چھٹی ملتی اور وہ اس لاکر سے تصویر نکالتا مگر سنان تو آیاز کی باتیں اور پھر اپنے اور تالیہ کی شادی کے بارے میں سوچنے لگا کیونکہ آیاز نے کہا تھا کہ وہ ایک گرگیٹ کی اولاد ہے جو کبھی نہ کبھی رنگ ضرور بدلے گا اور وہ وقت آ گیا ہے اس وقت تو اس نے اس بات پر دھیان نہیں دیا تھا مگر آج تالیہ اور شادی کا سن کر وہ پریشان ہوا تھا اور اس بات کو سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا کیونکہ تالیہ آیاز کی ناجائز اولاد تھی اور ان کی سگی بہن لگتی تھی جبکہ اس کی ماں نے اس کی اور تالیہ کی شادی کہی تھی جس کا مطلب صاف تھا کہ ان دونوں میں سے ایک اصلی خانزادہ نہیں ہے کیونکہ سگے بہن بھائیوں کی شادی کبھی ہو ہی نہیں سکتی یہ سب کچھ سوچتے سنان پریشان ہو گیا تھا اب آگے اس کہانی نے کونسا نئہ موڑ لینا تھا کتنے راز اور کھولنے تھے کتنے لوگوں کو ان سے اور ملوانا تھا یہ تو بس سیم

آصف ہی جانتی تھی

کیا بات ہے بھائی کیا سوچ رہے ہیں آپ؟

بہرام جو کب سے سنان کو کسی گہری سوچ میں ڈوبے دیکھ رہا تھا سوال کر گیا جس پر سنان نے صرف نفی میں سر ہلایا تو مروا دائمہ کے پاس سے اٹھ کر بہرام کے پاس آئی

میں چلتی ہوں اب

کہاں؟

مروا کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو مروا حیران ہوئی

گھر جانا ہے مجھے میری کچھ طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی

اسلام و علیکم

مروا کی بات سن کر بہرام نے ہاں میں سر ہلایا اس سے پہلے کہ بہرام کچھ بولتا عادل کمرے میں آتا بولا تو سب نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں تبسم رانیہ عادل اور عنایہ کھڑے تھے

وعلیکم السلام

عادل کے سلام پر دائمہ مسکراتے بولی اور پھر اٹھ کر تبسم سے ملنے لگی جبکہ عادل تو

بس مروا کو دیکھتا کہیں کھو ہی گیا تھا

پیاری ہے نہ بھائی

عادل مروا کو دیکھتے بہرام کے بیڈ کے پاس آیا وہ مروا سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا

عادل کو خود کی طرف دیکھتے مروا خاموشی سے کھڑی رہی جبکہ ادا عادل کے پاس

آتی بولی تو بہرام اور مرجان نے اپنی ہنسی دبائی جبکہ عادل فوراً گڑبڑاتا بہرام سے ملنے

لگا تو مروا خدا حافظ بولتی کمرے سے چلی گئی

بھائی فائدہ نہیں ہے شی از الریڈی بوکڈ

کون؟

وہی جسے تم گھور رہے ہو

بہرام کے ہنسی دبا کر بولنے پر عادل نے ایسے ظاہر کیا جیسے اسے سمجھ ہی نہ آیا ہو پھر

عادل کے سوال پر بہرام فوراً بولا تو عادل منہ نفی میں سے ہلاتا مڑا اور سنان سے ملنے

لگا جبکہ عادل کو ایسے دیکھ کر ادا نے قہقہ لگایا تبھی ڈاکٹر اندر آئی

آپ سب باہر ویٹ کریں مجھے پیشنٹ کا چیک اپ کرنا ہے

ڈاکٹر کی بات سنتے سب لوگ باہر نکل گئے جبکہ ادا اپنی جگہ سے ایک انچ نہ ہلی تو ڈاکٹر

نے ادا کو پریشانی سے دیکھتے بہرام کو دیکھا

وہ کیا ہے نہ میری بیوی بہری ہے اسے میری آواز کے سوا کسی کی آواز نہیں آتی

جانِ بہرام باہر جائیں ڈاکٹر کو چیک اپ کرنا ہے

میں بہری نہیں ہوں مجھے سنائی دیتا ہے مگر میں باہر نہیں جاؤنگی یہی کھڑی رہوں گی

بہرام کی بات سنتے ادا تقریباً چلاتے بولی تو بہرام نے اپنے کان پر ہاتھ رکھا

پتہ ہے مجھے تم بہری نہیں ہو مگر مجھے بہرا کر دینا ابھی باہر جاؤ

نہیں میں نہیں جاؤنگی

بہرام کے اونچی آواز میں بولنے پر ادا ایک بار پھر چلائی تو بہرام نے اسے گھورا

جانم اگر تم باہر نہیں گئی تو مجھے مجبوری میں گارڈز کو بلانا پڑے گا

اگر اپنے ایسا کیا تو دیکھنا پھر میں بہرام خانزادہ کے نام کا کیسے کچرا کرتی

گارڈز۔۔ گارڈز

بہرام کی بات سنتے ادا نے دھمکی دی تو بہرام ادا کی دھمکی کو کسی بھی خاطے نہ لاتے

گارڈز کو آواز دینے لگا جس پر دو گارڈز فوراً سے اندر آئے

کوئی بات نہیں مسٹر خانزادہ میں چیک اپ کر لیتی ہوں

نہیں ایسے کیسے یہ باہر جائے گی پھر آپ چیک کرنا

ڈاکٹر کی بات سنتے ادا نے ہاں میں سر ہلایا تو بہرام فوراً بولا جبکہ بہرام کی بات سنتے

ڈاکٹر خاموش ہوئی تو بہرام نے گارڈز کو دیکھا

کامران اپنی میم کو باہر لے جاؤ

آئے میم

بہرام کی بات سنتے کامران ہاتھ سے اشارہ کرتا بولا تو ادا نے زور زور سے نفی میں سر ہلاتے کامران کو منہ چڑھا گئی جس پر بہرام اور کامران دونوں نے ہنسی دبائی

کامران اپنی میم کا بازو پکڑو اور اسے کھینچ کر باہر لے جاؤ

بہرام کی بات سنتے کامران نے ہاں میں سر ہلاتے ادا کا بازو پکڑ کر کھینچا تو ادا فوراً سے بہرام کے بیڈ کو دونوں ہاتھوں سے تھام گئی

نہیں میں نہیں جاؤنگی مجھے پتہ ہے یہ گندی ڈاکٹر آپ کی شرٹ اتارتی ہے اور آپ کو ٹچ کرتی ہے آج میں یہاں رہوں گی تاکہ یہ ایسا کچھ نہ کر سکے میں نے یہی رہنا یہ ڈاکٹر آپ کو چیک کرنے کے بہانے ٹچ کرتی ہے گندی ڈاکٹر

ادا کے چلانے اور بیڈ نہ چھوڑنے پر کامران اور بہرام کو ہنسی آئی جسے ان دونوں نے بامشکل ضبط کیا جبکہ خود پر لگے الزام سن کر ڈاکٹر کسی صدمے میں چلی گئی

کامران ابھی لے کر جاؤ باہر اور جب تک باقی سب اندر نہ آ جائے میم کو بھی اندر نہیں آنے دینا لے جاؤ

بہرام کی بات سنتے کامران نے ادا کو زور سے بازو سے کھینچا تو ادا کے دونوں ہاتھ بیڈ سے چھوٹ گئے اب ننھی سی ادا اتنے بڑے بوڈی بلڈر کے سامنے کہاں ٹک سکتی تھی ادا کے ہاتھ جیسے ہی چھٹے تو کامران اسے بازو سے کھینچتا زبردستی کمرے سے باہر لے آیا اور چلاتی ہوئی ادا کو باہر کھڑا کرتے خود کمرے کے دروازے کے آگے کھڑا ہو گیا جبکہ چلاتی ہوئی ادا اپنا ہاتھ چھٹتے دیکھ کر فوراً اندر کی طرف بڑھی مگر کامران کے بھاری وجود کے آگے کچھ نہ کر سکی تو اس نے زور زور سے کامران کے سینے پر اپنے نازک ہاتھ کے مکے برساتے اسے کمرے کے دروازے سے دور کرنا چاہا جبکہ ادا کو یہ سب کرتا دیکھ کر باہر کھڑے سب ہی لوگ پریشان ہوئے

رئیلی سوری ڈاکٹر میری وائف کو پسند نہیں مجھے کوئی اور ٹچ کرے

اٹس اوکے مسٹر خانزادہ آپ لیٹ جائیں پٹی چینج کرنی ہے

بہرام کی بات سنتے ڈاکٹر پریشانی سے بولی تو بہرام اپنی شرٹ اتار کر بیڈ پر لیٹ گیا پھر ڈاکٹر نے بہرام کی پٹی اتارتے اس کے زخم کا جائزہ لینا شروع کیا جبکہ باہر ادا اپنی ہر کرتے کامران کو ہٹانے میں ناکام ہوگئ

سنان بھائی اس گوریلا کو ہٹائیں راستے سے مجھے اندر جانا وہ ڈاکٹر میرے بہرام کے ساتھ پتہ نہیں کیا کر رہی ہو گی

ادا کو منہ بناتے کامران کو گوریلا بولنے پر کامران کو بھی ہنسی آئی جبکہ باقی سب نے قہقہ لگایا

ادا بس کر دو بچی نہیں ہو تم

امی آپ کو نہیں پتہ نہ وہ ڈاکٹر اندر میرے شوہر کے کپڑے اتار کے اسے ٹچ کر رہی ہے اور۔۔۔

خاموش ہو جاؤ ادا وہ بس چیک کر رہی ہے

تبسم کے پریشانی سے بولنے پر ادا نان سٹاپ ریڈیو کی طرح اونچی آواز میں سٹارٹ ہوئی تو تبسم اس کی بات بیچ میں کاٹتی بولی جس پر ادا منہ بناتی غصے سے جا کر کاریڈور کے بلکل بیچ میں زمین پر بیٹھ گئی ادا کو ایسے بیٹھتا دیکھ کر سب پریشان ہوئے مگر پھر ادا کی حرکت نے سب کو حیران کیا

اللہ کے واسطے مجھے کچھ کھانے کو دے دیں بہت بھوک لگی میرا شوہر بہرام خانزادہ بہت سخت انسان ہے مجھے مارتا پیٹتا ہے اور کھانے کو بھی نہیں دیتا

کاریڈور سے جو بھی گزرتا ادا ہاتھ اٹھاتے اسے دیکھتے بولتی تو سب لوگ پریشان ہوتے مسکراتے گزر جاتے جبکہ ادا اپنی بات نان سٹاپ مسلسل بولے جا رہی تھی پھر ایک چھ سات ڈال کی بچی جو ادا سے کچھ دور پڑے بینچ پر اپنی ماں کے ساتھ بیٹھی

تھی اٹھ کر آئی اور اس نے ہاتھ میں پکڑا اپنا بن ادا کو دیا تو ادا نے ایسے اس بچی اور اس کی ماں کا ایسے شکریہ ادا کیا جیسے ادا واقع میں بھوکی ہو اور مانگ کر گزارا کرتی ہو ادا کی اس حرکت پر تبسم کو غصہ آیا وہ جیسے ہی آگے بڑھنے لگی تو مرجان نے اسے روک دیا

آنٹی آپ کو نہیں لگتا ان پاگل میاں بیوی کے بیچ ہمیں نہیں آنا چاہئیے

مرجان کی بات سنتے تبسم نے پریشانی سے عادل اور دائمہ کو دیکھا پھر سنان سہیل اور آیان کو سب ہی کھڑے ادا کو دیکھتے مسکرا رہے تھے تو تبسم بھی ہاں کیں سر ہلاتی واپسی جا کر عادل کے ساتھ کھڑی ہوتی ادا کو دیکھنے لگی ڈاکٹر بہرام کی پٹی کرتے باہر نکلی تو سنان سہیل اور آیان اس کی طرف متوجہ ہوئے

مسٹر سنان آپ کا بھائی اب بلکل ٹھیک ہے ہاں زخم ہے ابھی اگر اسے پروپر ٹریٹمینٹ دیا جائے تو وہ بلکل ٹھیک ہو جائے گا میں آج کا دن انہیں یہی رکھ رہی ہوں مگر کل صبح آپ انہیں ڈیسچارج کروا لینا ابھی بھی کروا سکتے تھے مگر اب ٹائم نکل گیا ہے

ڈاکٹر کی بات سنتے سنان نے ہاں میں سر ہلایا تو ڈاکٹر مسکراتے وہاں سے چلی گئ

ادا باجی ڈاکٹر چلا گیا ہے

تو میں کیا کروں؟

اپنے شوہر کو دیکھنا نہیں؟

تالیہ کی بات سنتے ادا غصے سے بولی تو تالیہ نے جواب دیا جسے ادا سرے سے اگنور کر گئی اور ایک بار پھر سے بھیک مانگنے لگی جس پر تالیہ کندھے اچکاتی سب کے ساتھ اندر چلی گئی اور بہرام کا حال چال پوچھنے لگی

ادا کہاں ہے؟

باہر تمہاری عزت کا کچرا کر رہی ہے

مطلب؟

بہرام کے سوال پر آیان ہنستے بولا تو بہرام نے پریشانی سے سوال کیا تبھی سہیل ہنستا ہوا اندر آیا

بھائی یہ دیکھو تمہاری عزت کا جنازہ نکل رہا ہے

سہیل نے ہنستے ہوئے اپنا موبائل بہرام کے آگے کیا جس میں ادا کے بھیک مانگنے اور لوگوں کی اسے چیزیں دینے کی ویڈیو چل رہی تھی ویڈیو دیکھتے بہرام نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر مارا تو سہیل اور آیان نے ایک دمدار قہقہ لگایا جبکہ تبسم پریشانی سے سب کو دیکھ رہی تھی وہ اچھے سے جانتی تھی ان بڑے لوگوں کے لیے اپنی عزت اور ریپوٹیشن کتنی اہم ہوتی ہے البتہ وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ بہرام ادا کے لیے اپنی یہ ریپوٹیشن اور عزت

سو دفعہ بھی تباہ کر سکتا ہے

کامران۔۔کامران

جی سر

بہرام کے چلانے پر کامران بھاگتا اندر آتا بولا

اپنی اس عقل سے پیدل میم کو اندر لاؤ

ویسے تمہاری وہ عقل سے پیدل بیگم کامران کو اچھا خاصا مار چکی ہے

بہرام کے بولنے پر سنان مسکراتے بولا تو بہرام نے پریشانی سے سنان کو دیکھا جس پر تالیہ آگے بڑھتی ادا کی ساری حرکتیں بتانے لگی سب کچھ سننے کے بعد بہرام کو بھی اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا

جاؤ یار اسے بولو میں بولا رہا ہوں

سب کچھ سننے کے بعد بہرام کامران سے بولا تو کامران ہاں میں سر ہلاتا باہر نکلا

میم آپ کو سر بلا رہے ہیں

میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی گوریلا

کامران پنجوں کے بل ادا کے پاس بیٹھتا بولا تو ادا غصے سے بولتی گھٹنوں کے بل اٹھی تاکہ وہ کامران کا منہ نوچ سکے جبکہ ادا کو ایسے اٹھتے دیکھ کر کامران فوراً سے کھڑا ہوتا بھاگا

اب وہ بیچارہ گارڈ کر بھی کیا سکتا تھا نہ تو وہ ادا سے اپنا منہ خراب کروا سکتا تھا اور نہ ہی ادا کو کچھ کہتے بہرام سے زلیل ہونا چاہتا تھا اس لیے اس نے بھاگنا ہی بہتر سمجھا جبکہ کامران کو بھاگتے دیکھ کر ادا اٹھتی فوراً اس کے پیچھے بھاگی تو کامران بھاگ کر جاتا بہرام کے کمرے میں داخل ہوا جبکہ ادا جو اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی اسے زمین صاف کرنے والا پوچا ملا جو اکثر ہوسپیٹلز میں موجود ہوتا ہے تو ادا وہی پوچا ڈنڈے سے اٹھاتی کامران کے پیچھے اندر بھاگی اپنے گارڈ کو ایسے بچوں کی طرح بھاگتے اندر آتا دیکھ کر بہرام کے ساتھ ساتھ سب حیران ہوئے جبکہ ادا کو پیچھے پوچا پکڑے اندر آتا دیکھ کر تالیہ مرجان سہیل رانیہ عادل سنان اور آیان کا ایک ساتھ قہقہ گونجا اور ان سب نے قہقہ لگاتے ایک دوسرے کو تالی ماری جبکہ دائمہ کا بھی ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا اور تبسم تو اپنی جھلی کو بس پریشانی سے دیکھتی رہ گئی

گوریلا تم ادھر آؤ آج میں تمہیں صاف کر دونگی

ادائے جاں روکو

آپ کو تو میں بعد میں صاف کرونگی پہلے اس گوریلا کی صفائی کر لوں

ادا کے چلانے پر بہرام فوراً بولا تو ادا ایک بار پھر چلاتی اسے خاموش کروا گئی

بھابھی اچھے سے صاف کرنا بہت گندا ہو گیا ہے یہ

سہیل آیان کو تالی مارتا بولا تو بہرام نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا

ابے او منہوس پکڑ اسے اس سے پہلے وہ واقعی کامران کی صفائی کر دے

بہرام غصے سے سہیل کو بولا تو سہیل نے ہنستے ہوئے ہاں میں سر ہلایا پھر جیسے ہی ادا پوچا پکڑے سہیل کے پاس سے گزری تو سہیل نے فوراً سے ادا کو پکڑتے قابو کیا جبکہ آیان فوراً سے آگے بڑھتا ادا کے ہاتھ سے پوچا پکڑتا کامران کو پکڑا گیا تو کامران پوچا لیتے شکر کا کلمہ پڑھتے کمرے سے باہر نکلا جبکہ ادا مسلسل خود کو سہیل کی قید سے چھڑانے کی ناکام کوشش کرنے لگی

اب اس شیرنی کا کیا کرنا ہے بھائی

سہیل نے بہرام کو دیکھتے سوال کیا اس سے پہلے کہ بہرام کوئی جواب دیتا ادا نے سہیل کے ہاتھ پر بائٹ کرتے خود کو اس سے چھڑا لیا جبکہ سہیل اپنا ہاتھ پکڑتا چلانے لگا تو آیان نے قہقہ لگایا جس پر ادا نے غصے سے آگے بڑھتے اس کے پاؤں پر اپنا پاؤں مارا تو آیان بھی چیخنے لگا آیان نے بھی تو اس سے پوچا لیا تھا ادا نے بدلہ تو لینا تھا پھر ادا ان دونوں کو چھوڑتی غصے سے باہر نکلی اور چند سیکنڈ بعد اپنے کھانے پینے کا سامان لاتی جو اس نے لوگوں سے مانگ کر اکٹھا کیا تھا اور اندر آتے وہ اپنے دوسرے گارڈ کو پکڑا کر آئی تھی لا کر اس نے غصے سے بہرام کے آگے پھینکا

کر لیا میری عزت کا کچرا آ گیا سکون

آپ نے کر لی اس ڈاکٹر کے ساتھ گندی حرکتیں آ گیا سکون

بہرام کے سوال پر ادا نے بھی اس کے انداز میں سوال کیا تو بہرام نے اپنی ہنسی دبائی

ہائے کیا بتاؤں کتنی خوبصورت ہے وہ ڈاکٹر اور جب ٹچ کرتی ہے اوف کرنٹ سا لگتا ہے بھائی

بہرام کے سنان کو دیکھتے بولنے پر ادا اپنا نیچلا ہونٹ پورا کا پورا باہر نکال گئی اور پھر اس نے کمرے کے فرش پر بیٹھتے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کیا تو دائمہ کو ادا پر ترس آیا

شرم کرو کچھ کتنی بری بات ہے بچی کو رلا دیا

اچھا اور جو آپ کی بچی نے کیا وہ

کچھ بھی تو نہیں کیا اس نے

دائمہ کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو دائمہ نے اسے دیکھتے جواب دیا اور ادا کی طرف بڑھیں

کچھ نہیں کیا آپ کی بچی نے

ہاں نہیں کیا

بہرام کے حیرانگی سے سوال کرنے پر دائمہ فوراً بولی تو بہرام کو جھٹکا لگا

آپ کی بچی نے صرف دس منٹ میں میری ڈاکٹر پر جھوٹا الزام لگایا میرے گارڈ کو

مارا پیٹا اسے القابات سے نوازا الموسٹ میری عزت کا کچرا کیا میرے گارڈ کو پورے ہوسپیٹل میں بھگایا اپنی فقیری کی میرے گارڈ سے رکھوالی کروائی میرے ایک دوست کو بائٹ کی اور دوسرے کو مارا اور ابھی آپ کہہ رہی ہیں آپ کی بچی نے کچھ نہیں کیا لائیک سیریئسلی ابھی کچھ باقی رہتا ہے

بہرام کی بات سنتے دائمہ نے اسے اگنور کرتے روتی ہوئی ادا کو بازو سے پکڑتے اٹھایا اور اسے اپنے ساتھ لگاتی چپ کروانے لگی جبکہ ادا کسی پانچ سال کی بچی کی طرح دائمہ کے سینے سے لگتی رونے لگی

اس سب میں تمہارا قصور ہے اگر وہ تمہارے پاس کھڑی ہو جاتی تو یہ سب نہ ہوتا

دائمہ نے ہر چیز کا قصوروار بہرام کو ٹھہرایا تو بہرام کو نیٔہ صدمہ لگا

دائمہ میں آپ کا ہی بیٹا ہوں نہ؟

نہیں ہو تم میرے بیٹے میری بس ایک بیٹی ہے اور وہ ہے ادا تم تینوں مجھے تنگ کرتے رہتے ہو اس لیے اب میں تم تینوں کو میں اپنا بچہ نہیں بناؤں گی

بہرام کے سوال پر دائمہ غصے سے بولی تو سہیل اور عائشہ نے ایک دوسرے کو دیکھا جبکہ بہرام تو بس دائمہ کے سینے سے لگی ادا کو دیکھ رہا تھا جو ان کے سینے سے لگی روتی ہوئی مسکرائی اور اس نے بہرام کو منہ چڑھایا تو بہرام بھی خاموش ہو گیا

اور دائمہ ہم

ہاں تم تینوں بھی میرے بچے ہو

آیان مرجان اور تالیہ کے یک زبان میں بولنے پر دائمہ مسکراتی بولیں تو وہ تینوں بھی مسکرائے تبھی کوئی دروازہ کھول کر اندر آیا اندر آنے والی لڑکی کو دیکھ کر سب لوگ جہاں حیران ہوئے وہیں دائمہ کو حیرت کا جھٹکا لگا کالے گھنے بال دودھ سی سفید رنگت امبر آنکھیں جن پر چشمہ لگا ہوا تھا جو لگایا تو فیشن کے لیے ہوا تھا مگر اسے دیکھتے وہ نظر کا چشمہ ہی محسوس ہوتا تھا پانچ فٹ پانچ چھ انچ جتنا قد دبلی پتلی سی وہ لڑکی مکمل حسن کا پیکر تھی اس پر سفید جینز کے ساتھ نیوی بلو ٹاپ اس کے حسن کو مزید چار چاند لگا رہی تھی وہ لڑکوں کی دھڑکنیں روک دینے کی حد تک حسین تھی اتنی حسین کہ سنان آیان بہرام عادل اور سہیل بھی چند ہی لمحوں میں اس کے آسیر ہو گئے تھے وہ سب ہی پکے آساب کے مرد تھے مگر زوبیا کو دیکھتے سب ہی کہیں کھو سے گئے تھے پیروں میں نیوی بلو ہائی ہیلز پہنے وہ لڑکی سیدھے چلتی دائمہ کے پاس آ کر کھڑی ہوئی

اور میں دائمہ کیا میں بھی آپ کی کچھ نہیں لگتی

زوبیا کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر دائمہ کو سمجھ ہی نہ آیا وہ کیا کریں پھر زوبیا نے خود ہی دائمہ کی حالت کا اندازہ لگاتے ایک نرم مگر پر کشش آواز میں کہا تو کمرے موجود سب

مردوں نے اپنی سانسیں روکی

زوبیا تم زندہ ہو؟

دائمہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور پھر انہوں نے نم آواز میں سوال کیا تو زوبیا نے ہاتھ اٹھاتے دائمہ کے آنسو صاف کیے جبکہ ادا بھی اپنا رونا دھونا بھول کر زوبیا کو دیکھ رہی تھی

مجھے لگا تھا شاید آپ اب بھی مجھے ٹھکرا دیں گی

میں نے تو تمہیں تب بھی نہیں ٹھکرایا تھا۔۔

دائمہ ہم پرانی باتیں نہیں کرتے

زوبیا کی بات سنتے دائمہ فوراً بولی ابھی دائمہ بول ہی رہی تھیں کہ زوبیا نے نرمی سے ان کی بات کاٹی تو دائمہ نے آگے بڑھتے زوبیا کو گلے لگایا

ماشاءاللہ تم بہت خوبصورت ہو

مگر آپ سے کم

نہیں مجھ سے بھی کہیں زیادہ حسین ہو

زوبیا جیسے ہی دائمہ سے گلے ملتی پیچھے ہوئی تو اس کی نظر ادا پر پڑی ادا کو دیکھتے زوبیا فوراً بولی تو ادا نے فوراً جواب دیا جس پر زوبیا ایک بار پھر بولی تو ادا نے شرماتے سر

جھکایا تبھی زوبیا پلٹی اور اس نے سب پر ایک نگاہ ڈالی

سنہرے بالوں والی شہزادی اور کالے بھالو والی دلہن ابھی تک غائب ہے

زوبیا کی بات سنتے مرجان نے چونک کر اس لڑکی کو دیکھا جو نہ صرف دائمہ کو جانتی تھی بلکہ اس پوئم سے بھی واقف تھی جس پوئم نے ان سب کو پریشان کر رکھا تھا

نہیں زوبیا سنہرے بالوں والی شہزادی تالیہ ہے اس نے ڈائی کروایا ہے اور کالے بھالو والی ابھی کچھ دیر پہلے ہی گئی ہے یہاں سے

دائمہ کی بات پر زوبیا نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا اور پھر ایک نظر سہیل کو سر سے پاؤں تک دیکھا تو سہیل کا منہ بنا

دیکھیں میں ایک شریف انسان ہوں آپ ایسے مت دیکھیں مجھے

سہیل کے اپنا جیکٹ بند کرتے منہ بنا کر بولنے پر زوبیا ہلکہ سا مسکرائی

یہ بلکل ویسا ہے جیسا میں نے سوچا تھا

زوبیا کی بات پر دائمی نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا اس سے پہلے کہ کوئی کچھ بولتا مروا ساجدہ بی بی کے ساتھ اندر آئی

سوری وہ میں اپنا فون بھول گئی تھی

سب کو خود کی طرف دیکھتے مروا فون کی طرف اشارہ کرتی بولی

یہ کالے بھالو والی دلہن ہے

زوبیا کے سوال پر دائمہ نے ہاں میں سر ہلایا

ہاں یہ کالے بھالو والی ہے مگر تم اسے دلہن کیوں کہہ رہی ہو؟

کیونکہ پوئم میں اس کا کردار دلہن کا ہے

دائمہ کے سوال پر زوبیا مروا کو دیکھتی بولی تو سب نے مروا کو پریشانی سے دیکھا

اوح تو تم بدبختی سے بخت کی طرف لوٹی ہوئی شہزادی ہو

ادا کی ہیزل گرین آنکھوں کو دیکھتے زوبیا فوراً بولی تو ادا نے پریشانی سے بہرام کو دیکھا

اور تم گلابی بھالو والی سب کو ٹکر دینے والی ہو

تم آخر ہو کون اور اس سب کے بارے میں کیسے جانتی ہو؟

زوبیا مرجان کو دیکھتے بولی تو مرجان نے فوراً سوال کیا جس پر زوبیا ہلکہ سا مسکرائی

تم لوگوں کی پوئم کہاں تک پہنچی ہے؟

زوبیا آٹھ حصے جڑے ہیں بیٹا (ادا بہرام سنان تالیہ مرجان سہیل مروا اور عائشہ)

مگر یہاں تو نو حصے ہیں؟

زوبیا کے سوال پر دائمہ فوراً بولی اور انہوں نے حصے گن کر بتائے تو سب کو دیکھتے

زوبیا فوراً بولی جس پر دائمہ کے ساتھ سب حیران ہوئے

ہماری پوئم کے یہی حصے جڑے ہیں جو دائمہ نے بتائے ہم بہرام کے گھر جانے کا انتظار کر رہے ہیں کیونکہ اگلہ حصہ وہ تصویر ہے جو امی نے بہرام کو دی تھی اس تصویر والے کے بیٹے سے مروا کی شادی ہونی ہے اور اگلا حصہ وہی ہمیں بتائے گا

مرجان کے پریشانی سے بولنے پر زوبیا نے ہاں میں سر ہلایا

بہرام کیا آپ وہ تصویر منگوا سکتے ہیں ابھی

ہاں منگوا سکتا ہوں میں میرے فنگر پرنٹ کے علاوہ میرے لاکر کو پاسورڈ سے بھی کھولا جا سکتا ہے

پاسورڈ کی ضرورت نہیں کل صبح تم گھر چلے جاؤ گے پھر لے آنا تصویر

ادا کے سوال پر بہرام فوراً بولا تو سنان آگے بڑھتے بولا جس پر سب نے ہی ہاں میں سر ہلایا

تم ہو کون؟

تالیہ کے سوال پر زوبیا نے دائمہ کو دیکھا تو دائمہ ہلکہ سا مسکرائی

یوں سمجھو کہ تمہارے ٹکڑے ہوئے پوئم کو میں لفظ دونگی اور پوری پوئم سناؤں گی مگر ہاں آگے کیا آئے گا وہ نہیں بتاؤں گی اسے تمہیں خود ڈھونڈنا ہے اور جوڑنا ہے

مرجان کے سوال پر زوبیا نے فوراً جواب دیا تو سب لوگ خاموش ہو گئے

ہاں ایک بات اور میرے ہوتے ہوئے تم سب کو اپنے اپنے شوہروں کو خود کنٹرول میں رکھنا ہے اگر ان فیوچر کچھ ہو گیا تو میری غلطی نہیں میں ایڈوانس میں بتا رہی ہوں

زوبیا کی بات سنتے سب لیڈیز نے اپنے اپنے شوہروں اور ہونے والے شوہروں کو دیکھا جبکہ تبسم نے بھی اپنے بیٹے کو دیکھا سب ہی مرد نان سٹاپ بنا پلک جھپکائے زوبیا کو دیکھ کم گھور زیادہ رہے تھے جبکہ زوبیا ان سب کی نظریں خود پر محسوس کرتے ہوئے بھی نارمل کھڑی تھی جیسے یہ اس کے لیے عام بات ہو

بہرام

ادا نے بہرام کو آواز دی تو بہرام نے فوراً ادا کو دیکھا جو نچلا ہونٹ نکالے اسے دیکھ رہی تھی

سنان

تالیہ نے بھی سنان کو آواز دی تو سنان نے پریشانی سے تالیہ کو دیکھا جو سنان کو غصے سے دیکھ رہی تھی

عادل

تبسم نے عادل کو آواز دی تو عادل بھی گڑبڑایا

آیان

رانیہ کے آیان کو آواز دینے پر آیان نے ایسے ظاہر کیا جیسے اس نے کچھ کیا ہی نہ ہو جبکہ سہیل خود پر مرجان کی نظریں محسوس کرتے اس کی طرف مڑا تو مرجان سہیل کو جبڑا بھینچے گھور رہی تھی جس پر سہیل نے مسکراتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا سب مردوں کو لیمٹ میں آتا دیکھ کر زوبیا نے قہقہ لگایا تو سب نے ایک بار پھر زوبیا کو دیکھا مگر پھر اپنی بیگمات سے ڈرتے منہ بھی فوراً موڑ گئے

ہمیں نہیں کھیلنی یہ پوئم والی گیم آپ جائیں اپنی پوئم لے کر

ادا منہ بناتے بولی تو زوبیا نے آگے بڑھتے ادا کے گال کو پیار سے چھوا تو ادا شرماتے ہوئے ایک بار پھر سر جھکا گئی

اگر تم ہماری پوئم کو لفظ دینے آئی ہو اور پوری پوئم جانتی بھی ہو تو یقیناً تمہارا ہم سے کوئی گہرا رشتہ ہے مگر کیا

مرجان کے سوال پر زوبیا نے ہاتھ اٹھاتے داد دینے کے انداز میں تالی بجائی

ہاں کیونکہ ہم سب ہی کسی نہ کسی رشتے کے تحت جڑے ہیں وہ بھی امی سے تمہارا امی سے کیا رشتہ ہے

میں تمہاری امی کی لیگل ایڈوائزر ہوں

تالیہ کے سوال پر زوبیا فوراً بولی تو سب نے حیرانگی سے اسے دیکھا

میرا تم سب سے کیا رشتہ ہے جلد پتہ چل جائے گا میں ابھی ادھر ہی ہوں جب تک

پوئم پوری نہ ہو جائے ایٹلسٹ تب تک تو ہوں

زوبیا کی بات سنتے سب لوگ خاموش ہوئے

کیا موم زندہ ہیں؟

بہرام کے سوال پر زوبیا نے ہاں میں سر ہلایا تبھی آیاز خانزادہ کمرے میں اپنے بیٹے کو دیکھنے داخل ہوا کمرے میں مرجان اور تالیہ کے ساتھ ساتھ مروا کو بھی دیکھتے آیاز حیران ہوا تبھی اس کی نظر سراپائے حسن (زوبیا) پر پڑی تو آیاز ایک تیکھی مسکراہٹ لیے زوبیا کو دیکھنے لگا مگر پھر سب کو اگنور کرتا بیڈ کے پاس آیا

کیسا ہے میرا بیٹا؟

کیا میری موم زندہ ہیں؟

نہیں وہ مر چکی ہے اور اسے جینے کا بھی کوئی حق نہیں ہے وہ ہمیں رات کے اندھیرے میں چھوڑ کر چلی گئی تھی

آیاز کے سوال پر بہرام نے بھی سوال کیا تو آیاز نے اپنا سالوں پرانا جملہ دہرایا جس پر مرجان اور تالیہ نے اپنی مٹھیاں بھینچیں جبکہ بہرام اور سنان نے کوئی ردِ عمل ظاہر نہیں کیا پھر آیاز کچھ پل اپنے بیٹے کے پاس بیٹھ کر اس سے ایسے باتیں کرتا رہا جیسے

سب ٹھیک ہے مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ سنان بہرام کو اس کی ادا کے ساتھ کی گئی ہر حرکت بتا چکا ہے جبکہ آیاز کو دیکھتے ادا ڈرتے دائمہ کے پیچھے چھپ چکی تھی کافی دیر بعد آیاز مسکراتے اٹھا اور پھر اس نے ایک نظر زوبیا پر ڈالتے کمینی ہنسی ہنسا تو زوبیا نے مسکراتے اسے دیکھا اور ہاتھ سے کال کا اشارہ کیا تو آیاز فوراً سے باہر چلا گیا تبھی آیاز کا ایک گارڈ اندر آیا اور اس نے زوبیا کو ایک چٹ پکڑائی جسے زوبیا نے فوراً تھاما تو وہ گارڈ وہاں سے چلا گیا جبکہ اس گارڈ کے جاتے ہی زوبیا کے تاثرات یکدم سخت پڑے اور پھر اس نے جیب سے لائیٹر نکالتے اس چٹ کو آگ لگا دی زوبیا کی یہ سارے حرکتیں سب نے خاموشی سے دیکھی

تم نے اسے اشارہ کیا اور اس نے نمبر دیا تو تم نے جلا کیوں دیا اشارہ کیا تھا تو بات بھی کر لیتی جلایا کیوں

کیونکہ میرے پاس اس کا نمبر سیو ہے تو اس چٹ کا میں کیا کرتی

مرجان کے ایک تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ بولنے پر زوبیا نے فوراً جواب دیا تو مرجان حیران ہوئی

اگر تم امی کو جانتی ہو تو تم یہ بھی جانتی ہو گی کہ آیاز نے ان کے ساتھ کیا کیا

مرجان کے غصے سے بولنے پر زوبیا نے ہاں میں سر ہلایا تبھی تالیہ آگے بڑھی

تم پھر بھی اس شخص سے رابطہ رکھنا چاہتی ہو

تم نہیں جانتی میں کون ہوں؟

تالیہ کے سوال پر زوبیا نے الٹا سوال کیا تو سب نے اسے پریشانی سے دیکھا

میں زوبیا آفندی ہوں میں اپنے حسن سے مردوں کو مار ڈالنے کی طاقت رکھتی ہوں

مطلب؟

سب کی پریشانی دیکھتے زوبیا فوراً بولی تو مروا نے آگے بڑھتے سوال کیا

اوح واہ آپ کے پاس بھی زبان ہے

زوبیا کی بات سنتے مروا ایک بار پھر خاموش ہوگئ

میں ایک پلے گرل ہوں مرد کو اپنے حسن میں اتنا گم کر دیتی ہوں کہ اس کے پاس خودکشی کرنے کے سوا کوئی راستہ نہیں رہتا

تو کیا آپ ایک ایسکرٹ ہیں؟

زوبیا کی بات سنتے وہاں کھڑے سب مردوں نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا تبھی ادا آگے بڑھتی بولی تو زوبیا نے نفی میں سر ہلایا

ایسکرٹ پیسے لے کر اپنی عزت دیتی ہے جبکہ میں کبھی کسی کے قریب نہیں جاتی میری آواز اور حسن ہی مرد کو پاگل کر دینے کے لیے کافی ہے اور جب وہ پاگل ہوتا ہے تو میں

اسے چھوڑ دیتی ہوں اور وہ خود کو ختم کر لیتا ہے تبھی تو میں نے بولا اپنے شوہروں کو خود کنٹرول کرنا ان فیوچر اگر کچھ ہوا تو میرا کوئی قصور نہیں

زوبیا کی بات سنتے ادا نے ہاں میں سر ہلایا تو زوبیا ہلکہ سا مسکرائی

آیاز خانزادہ اتنا بڑا جھوٹا ہو گا میں نے کبھی سوچا نہیں تھا

زوبیا کے بات سنتے سب نے اس کی طرف دیکھا تو زوبیا نے اپنی جیب سے سیگریٹ نکالتے سلگایا

آیاز جانتا ہے زری آنٹی زندہ ہیں مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہیں اس کی وجہ سے زری آنٹی کو بہت مشکل ہوئی مگر اب وہ ٹھیک ہیں بلکل بس تم سب دعا کرنا ان کے لیے ان کا کبھی بھی اوپریشن ہو سکتا ہے اس لیے بس دعا کرنا ان کا سایہ تم سب پر سلامت رہے

اوپریشن کس چیز کا اوپریشن؟

زوبیا سیگریٹ کے کش لگاتی بولی تو تالیہ نے پریشانی سے سوال کیا جس پر زوبیا ہلکہ سا مسکرائی

انہیں ہارمونز کا کچھ مسئلہ ہو گیا تھا جس کے بعد۔۔

بعد کیا؟

زوبیا بولتے بولتے رکی تو بہرام نے پریشانی سے پوچھا

شی گوٹ پریگننٹ وہ اس عمر میں اس بچے کو نہیں لینا چاہتی تھیں مگر زار کی ضد کے آگے انہیں ہار ماننی پڑی ان کے آٹھ مہینے پورے ہو چکے ہیں اور اب کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے

واٹ اس عمر میں کیسے؟

بیٹا یہ تو اللہ کی دین ہے وہ جب چاہے دے سکتا ہے اس میں عمر کا کیا تعلق

زوبیا کی بات سنتے سنان فوراً بولا تو دائمہ نے خوش ہوتے جواب دیا جس پر سب ہی خاموش ہوئے

ہاں ان کی بس ایک خواہش ہے کہ تم سب لوگ اس بچے کے اس دنیا میں آنے سے پہلے اس پوئم کو پورا کر کے ان کے پاس پہنچ جاؤ اللہ نہ کرے اگر انہیں کچھ ہوتا ہے تو وہ اس سے پہلے تم سب کو ایک ساتھ دیکھنا چاہتی ہیں

مگر یہ زار کون ہے جس کی ضد انہیں ماننی پڑی

زوبیا صوفے پر بیٹھتے سیگریٹ کے کش لیتی بولی تو ادا نے سوال کیا

زرخان خانزادہ تمہارا دیور ادائے جاں جو خواہش لے کر بیٹھا ہے کہ اس دنیا میں تمہارا ایک اور دیور آئے گا اسے بہن نہیں چاہیئے

کیا ہمارا ایک بھائی اور ہے؟

زوبیا کے جواب پر تالیہ فوراً بولی تو زوبیا نے ہنستے ہوئے ہاں میں سر ہلایا

کیا وہ امی اور آیاز کا بیٹا ہے؟

نہیں مرجان وہ تمہاری طرح آیاز کی ناجائز اولاد ہے فرق بس اتنا ہے تمہاری ماں پاکستانی تھی اور ایک مسلمان تھی جبکہ زرخان کی اصل ماں ایک اٹیلین تھی اور نان مسلم تھی جو زرخان کو پیدا کرتے مر گئی تھی زرخان نے یتیم خانے میں زندگی گزاری مگر پھر بعد میں زری آنٹی نے اسے لیگلی طور پر گود لے لیا اس کے بعد سے زار انہیں کے ساتھ رہتا ہے اور یقین مانو وہ تم سب میں سے سب زیادہ خوبصورت پٹھان ہے اور تو اور تم سب سے زیادہ زرمینہ بیگم کو چاہتا ہے وہ ان کی بات کبھی نہیں ٹالتا چاہے پھر کچھ ہو جائے

مرجان کسی خدشے کے تحت بولی تو زوبیا نے تفصیلی جواب دیا جس پر سب نے ایک دوسرے کو دیکھا

کیا وہ بھی اس پوئم سے جڑا ہے؟

ہاں جڑا ہے اور وقت آنے پر اپنا کردار نبھائے گا اور تم میں سے ایک شہزادی کو اپنے ساتھ لیجائے گا

مروا کے سوال پر زوبیا فوراً بولی تو سب نے پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھا

فکر مت کرو ہم اسے تم میں سے کسی کو بھی لیجانے نہیں دیں گے

ایسا صرف تمہیں لگتا ہے وہ اس شہزادی کو لازمی لے کر جائے گا کیونکہ اس شہزادی کی ڈیمانڈ زری آنٹی اس سے ہر روز کرتی ہیں اور وہ وعدہ کر چکا ہے کہ وہ اس شہزادی کو زری آنٹی تک پہنچائے گا تم میں سے کوئی بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا وہ جتنا خوبصورت ہے اتنا ہی وعدے کا پکا اور ڈھیٹ ہے اور یہ وعدہ تو اس نے کیا بھی اپنی مما سے ہے جن کے لیے وہ جان دے بھی سکتا ہے اور لے بھی سکتا ہے

سہیل کی بات سنتے زوبیا فوراً بولی تو سب کا منہ بنا جبکہ ادا فوراً بھاگتی زوبیا کے سامنے آئی تو زوبیا نے اسے ہاتھ سے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا

مجھے پٹھان بہت پسند ہیں کیا وہ سچی میں ضدی اور ڈھیٹ ہے

ہاں ادائے جاں اور تمہارا شوہر بھی پٹھان ہے

ادا اپنے دونوں ہاتھ تھوڑی کے نیچے رکھتی بولی تو زوبیا نے مسکراتے جواب دیا جس پر ادا کا منہ بنا

یہ تو کہیں سے بھی پٹھان نہیں لگتے

تو کیا لگتے ہیں

پاگل سانڈھ لگتے ہیں

ادا کے منہ بنا کر بولنے پر زوبیا اسے دیکھتی بوکی تو ادا نے فوراً سر ہلاتے جواب دیا جس پر بہرام نے ادا کو ایک گھوری سے نوازا

اس کی آئیز بھی گرے ہیں بہرام کی طرح

نہیں اس کی آنکھیں اوشن بلو ہیں بلکل اپنی ماں کی طرح

کیا وہ بھی بہرام کی طرح کا ہے

ادا کے سوال پر زوبیا فوراً بولی تو ادا نے ایک اور سوال داغا

ہاں اس کا قد بہرام جتنا ہو گا اور بوڈی ٹائپ بھی ویسی ہے مگر وہ بہت سٹائلش ہے اس کے بال گولڈن ہیں اور وہ ایک سٹوک مارکیٹر ہے

ہائے کتنا پیارا لگتا ہو گا نہ وہ

زوبیا کی بات سنتے ادا منہ بناتے بولی تو زوبیا ہلکہ سا مسکرائی

ہاں بہت پیارا ہے وہ اور اسے بھی تمہیں ملنے کا بہت شوق ہے کیونکہ زری آنٹی نے اسے تمہارے بارے میں بہت کچھ بتا رکھا ہے

سچی

زوبیا کی بات سنتے ادا ایکسائیٹڈ سی بولی تو زوبیا نے ہاں میں سر ہلایا

کاش میری اس سے شادی ہوتی

کیا کہا تم نے

میں نے کہا کاش میرا کام والا ہوتا

ادا کے منہ بنا کر بولنے پر بہرام فوراً بولا تو ادا نے پلٹی کھائی پھر مڑتی بہرام کو دیکھا جو اسے غصے سے گھور رہا تھا پھر ادا اٹھ کر بہرام کے پاس آئی اور اس کے بیڈ پر بیٹھتی بہرام کے سینے پر سر رکھ گئی

وہ جیسا بھی ہے مگر آپ جیسا نہیں ہے آپ بہت اچھے ہیں اور اس دنیا میں آپ سے اچھا کوئی نہیں ہے اور میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں

زمہ گلے زہ قربان شوم پہ تہ

ادا بہرام کی شرٹ کے بٹن سے کھیلتی بولی تو بہرام مسکراتے ادا کو سینے میں بھینچتے بولا جس پر ادا نے منہ بنایا

مطلب؟

مطلب یہ کہ میں قربان ہو جاؤں آپ پر میری جان

ادا کے منہ بنا کر بولنے پر بہرام مسکراتا بولا تو ادا نے انتہا کی معصوم شکل بنائی

یہ شورمہ قورمہ والی کونسی زبان ہے؟

پشتو ہے جانم

ادا کے سوال پر سب لوگ ہنسنے لگے تو بہرام نے فوراً جواب دیا

اچھا مجھے بھی بولنی ہے شورمہ قورمہ آپ سیکھائیں نہ

اچھا کیا بولنا ہے بتاؤ؟

ادا کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو ادا نے منہ بنایا

پتہ نہیں جب میں سوچ لونگی تب آپ کو بتاؤں گی اوکے؟

اوکے جانم

ادا کی بات سنتے بہرام مسکراتے بولا تو ادا ایک بار پھر بہرام کے سینے پر سر رکھ گئی جبکہ ادا کی معصوم حرکتیں دیکھتے سب لوگ ہنسنے لگے آخر کار ادا میں سب کی جان بستی تھی وہ تھی ہی ایسی کہ سب کا دل جیت لیتی تھی ٹھیک ویسے ہی جیسے اس نے اپنے پڑھنے والوں کا دل جیتا تھا

آج بہرام کو ہوسپیٹل سے ڈسچارج کر دیا گیا تھا اور ڈسچارج ہونے کے بعد وہ سب کے ساتھ سیدھا گھر آیا تھا آج ادا نے بہرام کے لیے سپیشل بریانی بنائی تھی وہ بھی اپنے

ہاتھوں سے بہرام جیسے ہی گھر میں داخل ہوا تو سب نے ادا کی فرمائش کو مد نظر رکھتے بہرام پر گلاب کے پھولوں کی برسات کی جس پر بہرام نے ایسے ظاہر کیا جیسے اسے کچھ پتہ ہی نہ ہو جبکہ سہیل اور آیان اسے پہلے ہی ادا کی تیاریاں بتا چکے تھے سب جانتے تھی بہرام کو پھول صرف اور صرف کسی کی قبر پر پسند تھے بہرام کے خوش ہونے پر ادا اور عائشہ نے تالی بجائی تو سب لوگ ہنسنے لگے پھر بہرام اندر آتا لاؤنج میں بیٹھا

اففف ایک تو مجھے بہت کام ہیں

اچھا کیسے کہ؟

جیسے کہ مجھے اس شخص کو ڈھونڈنا ہے جس نے تم پر گولی چلائی اور پوئم بھی تو پوری کرنی ہے

سہیل کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو سہیل نے تپ کر جواب دیا

گولی مارنے والے کو ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں وہ یہیں موجود ہے

سہیل کی بات سنتے بہرام مسکراتے بولا تو سب نے اسے حیرانگی سے دیکھا

کیا مطلب؟

مطلب یہ کہ مجھ پر گولی مرجان نے چلائی تھی

عادل کے سوال پر بہرام فوراً بولا تو سب نے مرجان کو دیکھا جو کانٹے کی مدد سے

چوکلیٹ موز کھا رہی تھی

اب مجھے اپنا آپ کلیئر بھی کرنا تھا اور خانزادہ سپورٹس کے سٹاکس بھی بچانے تھے

تو بس میں نے یہ سب کیا ایسے میں سب کا دھیان بھی بٹ گیا اور مجھ پر سے الزام بھی ہٹ گیا

کیا چیز ہو تم

بہرام کی بات سنتے سب نے اسے بیزاریت سے دیکھا جبکہ زوبیا ایک تیکھی مسکراہٹ سے بولی تو بہرام بھی ہلکہ سا مسکرایا تبھی ادا لاؤنج میں داخل ہوئی

آ جائیں سب کھانا کھا لیں

ادا کی بات سنتے سب لوگ اٹھتے ٹیبل پر آئے

بہرام میں نے اپنے ہاتھوں سے آپ کے لیے بریانی بنائی ہے

ادا ٹیبل پر بیٹھتے بہرام کو دیکھتے بولی تو بہرام نے مسکراتے سر کو خم دیتے شکریہ ادا کیا

پھر ادا اٹھ کر ٹیبل کے اوپر نیچے دیکھتے کچھ ڈھونڈنے لگی تو سب نے پریشانی سے اسے دیکھا جو پتہ نہیں کیا ڈھونڈ رہی تھی

جانم کیا ڈھونڈ رہی ہو؟

بہرام میں نے یہاں میری سپیشل بریانی کی ٹرے رکھی تھی جو اب غائب ہے

ٹرے تو میرے پاس ہے یہ لو

بہرام کے سوال ادا رونی صورت بناتی بولی تو زوبیا نے مسکراتے جواب دیا جس پر ادا نے شکر ادا کرتے فوراً ٹرے تھامی جبکہ زوبیا کی پلیٹ میں ادا کی بنائی بریانی دیکھ کر بہرام کو فکر لگی

اوہو یہ بریانی بہرام کی ہے آپ نہیں کھا سکتی

کیوں نہیں کھا سکتی بھئی کھا لو زوبی کوئی مسئلہ نہیں

سہیل کی بات سنتے دائمہ ڈانٹتے بولیں تو سہیل نے منہ بسوڑا جبکہ زوبیا ہلکہ سا مسکرائی کوئی کچھ بھی کہے میں یہ بریانی ضرور کھاؤں گی کیونکہ یہ ادائے جاں نے بنائی ہے

زوبیا کے مسکرا کر بولنے پر ادا بھی مسکرائی پھر سب نے کھانا شروع کیا زوبیا کو منہ میں بریانی کا چمچہ ڈالتے دیکھ کر بہرام نے پریشانی سے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا

بہرام منہ کھولیں

ادا کی بات سنتے بہرام نے بھی بریانی کا چمچہ منہ میں لیا تو بہرام کو اندازہ ہوا اس بریانی میں ادا نے شاید لال مرچوں کا پورا ڈبہ انڈیلا تھا کیونکہ پہلی ہی چمچ بہرام کے کانوں سے دھواں نکالنے کے لیے کافی تھی جبکہ چاولوں میں سے جلنے کی سمیل آ رہی تھی اور چاول دکھنے میں بھلے صحیح تھے مگر کھانے میں ایسے جیسے بہرام چاول نہیں دلیہ کھا رہا ہو

بلکل ہی نرم بہرام نے ایک نظر اٹھاتے زوبیا کو دیکھا جو بلکل نارمل انداز میں بیٹھی بریانی کھا رہی تھی کھانا کھانے کے بعد سب لوگ لاؤنج میں آئے تو زوبیا ادا کے پاس آئی اور پیار سے اس کے گال کو چھوا

ادائے جاں بریانی بہت مزے کی تھی یہ لو تمہارا انعام

زوبیا کے تعریف کرنے پر بہرام نے زوبیا کو دیکھا تو زوبیا نے اسے آنکھ ماری جس پر بہرام فوراً سمجھ گیا کہ زوبیا نے سب کے سامنے ادا کی عزت رکھی ہے جس پر بہرام نے فوراً سے شکریہ میں سر کو خم دیا جبکہ ادا زوبیا کے ہاتھ میں گفٹ دیکھتے بہرام کو دیکھنے لگی تو بہرام نے ہاں میں سر ہلایا جس پر ادا نے فوراً اس گفٹ کو پکڑا اور اس کی ریپنگ پھاڑی تو اس میں سے آئی فون 14 پرو میکس نکلا جسے دیکھتے ادا خوش ہو گئی

تھینکیو زوبی

یور ویلکم زوبی کی ننھی جان

ادا کے خوشی سے بولنے پر زوبیا پیار سے جواب دیتی واپس جا کر اپنی جگہ پر بیٹھی

عادل بیٹا رانیہ اور تبسم پہنچ گئی تھی نہ گھر

جی دائمہ وہ خیریت سے پہنچ گئی تھی

رانیہ اور تبسم عنایہ کے سکول ہونے کی وجہ سے کل شام کو ہی گھر چلی گئی تھی بہرام

کا ڈرائیور انہیں گھر ڈراپ کر کے واپس آ گیا تھا جبکہ عادل اپنی ایک آفس میٹینگ کی وجہ سے کراچی ہی رکا تھا دائمہ کے سوال پر عادل نے فوراً جواب دیا تو دائمہ نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا

چل بہرام اس آدمی کی تصویر لے کر آتے ہیں تیرے لاکر سے

سہیل کی بات سنتے بہرام نے ہاں میں سر ہلایا تو سہیل اور بہرام دونوں وہاں سے چلے گئے جبکہ ان کے جانے کے بعد آیان بھی بزنس میٹینگ کی وجہ سے واپس چلا گیا تقریباً ایک گھنٹے کے بعد بہرام اور سہیل واپس آئے تو رضیہ نے انہیں پانی پلایا پھر بہرام نے ہاتھ میں پکڑے اس پیکٹ میں سے تصویر نکالی تو ادا بھی ایکسائٹڈ سی آگے ہوئی تاکہ وہ بھی تصویر دیکھ سکے ادا کو آگے ہوتے دیکھ کر بہرام نے مسکراتے ادا کو دیکھا تو ادا بھی ہلکہ سا مسکرائی مگر جلد ہی ادا کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی اور اس کی جگہ آنسوؤں نے لے لی

کیا ہوا گڑیا؟

بہرام جو اپنے دھیان تصویر نکالے دیکھ رہا تھا سنان کی بات پر اس نے سر اٹھاتے ادا کو دیکھا جس کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا

ادائے جاں کیا ہوا؟

ابو

بہرام کے سوال پر ادا نے یک لفظی جواب دیا تو سب کے ساتھ ساتھ عادل بھی حیران ہوا

ابو کہاں سے آگئے ادا؟

بھائی ابو

عادل کے سوال پر ادا نے روتے تصویر کی طرف اشارہ کیا اور پھر بامشکل بولی تو

بہرام نے ہاتھ میں پکڑی تصویر کو دیکھا

ادا کیا یہ فاروقی صاحب ہیں؟

بہرام کے سوال پر ادا نے روتے ہاں میں سر ہلایا تو عادل ایک جھٹکے سے اٹھتا بہرام سے تصویر لے گیا تصویر دیکھتے عادل کو بھی جھٹکا لگا

عادل کیا یہ واقع تمہارے ابو ہیں؟

عادل کو بھی صدمے میں جاتے دیکھ کر سہیل نے سوال کیا تو عادل نے بھی ہاں میں سر ہلایا جبکہ ادا بہرام کے سینے سے لگتی ہچکیوں سے رونے لگی

کالے بھالو والی کی شادی اس تصویر والے آدمی کے بیٹے سے کروانی تھی اس کا مطلب مروا اور عادل کی شادی ہونی ہے اور عادل ہی مروا کی خوشیاں ہے

تالیہ کی بات سنتے بہرام نے ہاں میں سر ہلایا تو ادا نے ہاتھوں کی پشت سے آنسو صاف کیے اور بہرام کی طرف دیکھا

بہرام میں عادل بھائی کی شادی پر سارے نئے سوٹ بناؤں گی ہماری شادی والا کوئی نہیں پہنوں گی

بہرام کے ادا کو چپ کروانے پر ادا معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے بولی تو سب لوگ ہنسنے لگے جبکہ عادل نہ ادا کو گھورا تو ادا عادل کو منہ چڑھا گئی

ٹھیک ہے نہ

اوکے میری جان

ادا کے تصدیق کرنے ہر بہرام نے ہاں میں سر ہلاتے جواب دیا تو ادا خوش ہوتی اٹھی اور عائشہ کا ہاتھ پکڑتی مروا کے سامنے آتی کھڑی ہوئی تو مروا نے ادا کو پریشانی سے دیکھا

میں اور عاشی اب آپ کی نند ہیں تو ہمارے سارے نخرے اٹھانے ہیں ورنہ

ورنہ کیا؟

ادا منہ بناتے بڑے ایٹیٹیوڈ سے بولی تو مروا نے پریشانی سے سوال کیا

میں نے ٹی وی میں دیکھا ہے کیسے بھائی بھابھی کے بیچ میں پھوٹ ڈلوا کر بھابھی کو گھر سے نکالوا دیتے ہیں

تم اگر نند نہ بھی بنتی تو میں تمہارے سارے نخرے اٹھاتی تمہیں کوئی منع کر ہی نہیں سکتا

ادا کی بات سنتے سب نے قہقہ لگایا جبکہ مروا نے مسکراتے جواب دیا تو ادا خوش ہوتی مروا کے گلے لگی

اسے بعد میں گھور لینا پہلے یہ بتاؤ اگے کیا کرنا ہے؟

مروا کی شادی عادل سے ہو رہی ہے مجھ سے نہیں تو عادل اگلا حصہ بتائے گا پوئم کا میں نہیں

سہیل کو زوبیا کو مسلسل گھورتے دیکھ کر مرجان چڑ کر بولی تو سہیل نے منہ بناتے جواب دیا جس پر سب نے عادل کو دیکھا تو عادل نے الٹا پریشانی سے سب کو دیکھا

آگے کیا آئے گا پوئم میں سب کو کوئی نہ کوئی حصہ ملا تھا تمہیں کیا ملا تھا

کچھ بھی تو نہیں

سہیل کے سوال پر عادل کندھے اچکاتے بولا تو سہیل نے منہ بناتے اسے دیکھا

اچھا تو پھر تم اب تک کنواری مرغی کی طرح کیوں گھوم رہے تھے

کیونکہ میں مڈل کلاس فیملی سے ہوں اور مڈل کلاس فیملیز میں پہلے ان بیٹیوں کی شادی ہوتی ہے جن کی شادی کی عمر ہو اور بعد میں بیٹوں کی رانیہ کا الیاس سے رشتہ ہوا تھا

مگر شادی نہیں جبکہ ادا ابھی کنواری تھی ان کی شادی کے بعد ہی میری ہوتی

بہت افسوس ہوا سن کر

سہیل کے سوال پر عادل نے پریشانی سے جواب دیا تو سہیل نے اس کے کندھے پر

ہاتھ رکھتے افسوس کیا تو عادل نے منہ بنایا

بھائی ابو نے کچھ تو آپ کو بتایا ہو گا کوئی ایسی بات جو آپ کو کبھی سمجھ نہ آئی ہو مگر ابو

ہمیشہ آپ سے بولتے ہوں

ہاں ابو ہمیشہ مجھے بولتے تھے کہ مجھے میری چاروں بہنوں کا خیال رکھنا ہے اور میں ہمیشہ

پریشان ہو جاتا تھا کیونکہ میری تو صرف تین بہنیں تھی پھر ایک دن میں نے ابو سے

پوچھ لیا اس چوتھی بہن کا تو ابو نے کہا وہ عنایہ سے بھی چھوٹی بھورے بالوں والی

شہزادی ہے اور تمہیں عنایہ ادا اور رانیہ کی طرح اس چھوٹی شہزادی کا بھی خیال

رکھنا ہے مجھے تب بھی ابو کی بات سمجھ نہیں آئی تھی مگر پھر بس میں نے ہاں میں سر

ہلایا تھا میں سمجھا تھا وہ الیاس کی بہن روبینہ کا بول رہے ہیں وہ بھی تو عنایہ سے چھوٹی

ہے اور بھورے بالوں والی ہے

ادا کی بات سنتے عادل نے فوراً جواب دیا تو سب لوگ خاموش ہوئے

کہیں وہ بھورے بالوں والی چھوٹی شہزادی عائشہ تو نہیں اس کے بال اور یجنل

بھورے ہیں اور وہ عنایہ سے چھوٹی بھی ہے اور ہم سب کے ساتھ بھی ہے

واہ تم تو واقع میں سمجھدار ہو

عادل کی سٹوری سنتے مرجان پریشانی سے بولی تو زوبیا نے مسکراتے مرجان کی تعریف کی جس پر مرجان ہلکہ سا مسکرائی

ادا بیٹا چائے بنا لاؤ

جی دائمہ

دائمہ کی بات سنتے ادا اٹھتی کیچن میں گئی جبکہ باقی سب پریشانی سے پوئم کا اگلا حصہ سوچنے لگے

مما پلیز سونے دیں نہ

زرمینہ بیگم نے زرخان کے کمرے میں آتے اس کے کمرے میں بنی دیوارگیر کھڑی سے پردہ ہٹایا تو کمرے میں سورج کی کرنوں نے اندھیرے کو چیرتے روشنی کی جبکہ سورج کی کرنیں جیسے ہی زرخان کے منہ پر پڑی تو ان کرنوں نے زرخان کی نیند میں خلل پیدا کیا جس پر زرخان پاس پڑا تکیہ منہ پر رکھتا بولا تو زرمینہ بیگم مسکراتے زرخان کے پاس آئیں اور بیڈ پر بیٹھتی اس کے منہ سے تکیہ کھینچ گئی

اٹھ جاؤ زرخان صبح ہو گئی ہے

زرمینہ بیگم کے پیار سے بولنے پر زرخان نے ایک آنکھ ہلکی سی کھولتے زرمینہ بیگم کو دیکھا جو لال رنگ کے جوڑے میں فریش سی اس کے پاس بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی

او لا لا آج کسی ڈیٹ پر جا رہی ہیں جو آپ نے لال رنگ پہنا ہے؟

زرخان اٹھ کر بیٹھتا بولا تو زرمینہ بیگم نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا تو زرخان نے انہیں حیرانگی سے دیکھا

کونسا اٹیلین پھسایا؟

ہے ایک ہینڈسم سا اٹیلین شہزادہ جو آج پورے پچیس سال کا ہو گیا ہے اور آج مجھے میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی دینے جا رہا ہے

او نوٹی نوٹی

زرخان کے سوال پر زرمینہ بیگم نے اتراتے جواب دیا تو زرخان نے ہنستے زرمینہ بیگم کو چھیڑا جس پر زرمینہ بیگم ہنسنے لگی

جیسے ہو حنان بھیا کی جان مما کو تنگ نہیں کرنا جب تک بھیا واپس نہ آ جائیں اوکے؟

پھر زرخان آگے بڑھتا زرمینہ بیگم کے پیٹ پر ہاتھ رکھتے بولا تو زرمینہ بیگم نے تھپڑ مارتے اس کا ہاتھ دور کیا

اٹھو فریش ہو کر نیچے آؤ جلدی ناشتہ کر لو تمہاری فلائیٹ کا ٹائم ہو رہا ہے

ٹھیک ہے زری جانو آتا ہوں

زرمینہ بیگم اٹھتے بولی تو زرخان نے ایک گہری سانس لیتے جواب دیا جس پر زرمینہ بیگم مسکراتے نیچے چلی گئی تو زرخان بھی فریش ہوتا اپنا سب سامان لیتا نیچے اترا اور سامان ڈرائیور کو پکڑاتا میز پر آ کر بیٹھا

کیا ہوا زرخان؟

مما میرا کیک؟

زرمینہ بیگم کے سوال پر زرخان نے معصوم شکل بناتے سوال کیا

جب تم میرے سب نکے نکے بےبیز کو میرے پاس لے آؤ گے نہ زرخان میں تب ہی تمہاری پچیسویں سالگرہ کا کیک کاٹوں گی ورنہ تم خود اکیلے کاٹ لو

ٹھیک ہے ڈن ہو گیا

زرمینہ بیگم کا جواب سنتے زرخان فوراً مانتا ناشتہ کرنے لگا تو زرمینہ بیگم مسکرائی پھر چند لمحوں بعد زرخان ناشتہ کرتا اٹھا تو زرمینہ بیگم نے اپنے بیٹے کی نظر اتارتے اسے دعائیں دی جس پر زرخان آگے بڑھتا زرمینہ بیگم کو اپنے سینے سے لگا گیا

کیا بات ہے زرخان؟

مما مجھے فکر ہو رہی ہے میں آپ کو اس حال میں۔۔۔

زرخان فکر مت کرو سفا ہے میرے پاس اور پھر مینا اور باقی کام والے بھی ہیں تم بے فکری سے جاؤ اور جلدی واپس آؤ ویسے بھی ابھی میں بلکل ٹھیک ہوں

زرمینہ بیگم کے سوال پر زرخان نے فوراً جواب دیا تو زرمینہ بیگم نے اسے تسلی دی

پھر بھی مما اگر کچھ بھی ہو گا تو مجھے ضرور فون کریے گا

زرخان کی فکرمندی دیکھتے سمینہ بیگم نے ہاں میں سر ہلایا تو زرخان ان سے ملتا فوراً جا کر گاڑی میں بیٹھا اور پھر سیدھا ائیرپورٹ پہنچا

سنو مما کی طبیعت خراب ہو تو مجھے فوراً فون کرنا اور دھیان رکھنا ان کا مینا سے بھی کہہ دینا اگر ان جو کچھ ہوا تو پھر تم لوگوں کے ساتھ کیا ہو گا یہ میں بھی نہیں جانتا

زرخان اپنا لیفٹر پکڑے غصے سے ڈرائیور کو بولا تو ڈرائیور نے فوراً ہاں میں سر ہلایا پھر زرخان اپنا بیگ لیتا سیدھا اندر گیا اور پھر چند ہی لمحوں میں اس کی پاکستان کی فلائٹ ٹیک آف کر گئی

ادا سب کے لیے چائے لاتی سب جو چائے پکڑا گئی اور پھر خود بھی اپنا کپ لیتی بہرام کے پاس بیٹھی اور پھر اس نے سب کی شکل کو باری باری دیکھا

پوئم کے ابھی بھی ٹکڑے ہی ہیں پوری کیسے ہوگی مجھے سمجھ نہیں آ رہا بہت کنفیوژن ہے اور عائشہ ہمیں آگے کا کیسے بتا سکتی ہے؟

تالیہ کے پریشانی سے بولنے پر سب نے پانچ سالہ عائشہ کو دیکھا جو بڑے مزے سے بیٹھی اپنے بلاکس سے گھر بنا رہی تھی

عاشی جان ادھر آئیں

بہرام کے بلانے پر عائشہ اپنے بلاکس چھوڑتی بھاگتے ہوئے بہرام کے پاس آئی تو ادا اس کا بازو پکڑ گئی

عاشی جان آپ کو پوئم آتی ہے؟

ادا کے سوال پر عائشہ نے ہاں میں سر ہلایا تو سب عائشہ کی طرف متوجہ ہوئے

آپ ہمیں سنائیں گی؟

اوکے بھابھی

ادا کی بات سنتے عائشہ فوراً بولی اور پھر سب کے بیچ میں جا کر کھڑی ہوئی مگر اس کا منہ ادا اور بہرام کی طرف ہی تھا

ٹوینکل ٹوینکل لٹل سٹار

ہاؤ آئی ونڈر واٹ یو آر

اب چپ یہ پوئم نہیں بولی تمہیں

عائشہ اپنے دونوں ہاتھ ہلاتے پوئم گانے لگی تو مرجان غصے سے بولی جس پر عائشہ کا رونا شروع ہوا تو ادا نے ہنستے عائشہ کو گود اٹھاتے پیار کیا جس پر عائشہ خاموش ہو گئی اور جا کر ایک دفعہ پھر بلاکس سے کھیلنے لگی

تم نے کہا تھا تم یہاں ہماری پوئم کو لفظ دینے آئی ہو تو میڈم وہ لفظ آپ کب دیں گی؟

میں تب تک پوئم کو لفظ نہیں دونگی جب تک تم میں سے کوئی مجھ سے نہیں بولتا لفظ دینے کو

تو پھر اب سنا دو لفظ

مرجان کی بات سنتے زوبیا مسکراتے بولی تو تالیہ نے چڑتے جواب دیا جس پر زوبیا ہلکہ سا مسکرائی

میں صرف عائشہ تک کی لائنز بولوں گی آگے تمہیں جو کرنا ہے خود کرنا ہے

زوبیا کی بات سنتے سب نے ہاں میں سر ہلایا

ادائے جاں

ہیزل گرین آنکھوں والی معصوم شہزادی

اپنی بیوقوفی کی سزا کاٹے

بدبختی سے بخت کی طرف لوٹے گی

میرے خانزادہ کی دلہن بنے گی

دو خانزادہ بھائی ہوں گے

ایک پاس بدبختی سے بخت کی طرف لوٹی ہوئی شہزادی ہو گی

دوسرے کے پاس سنہرے بالوں والی شہزادی ہو گی

گلابی بھالو والی تمہیں ٹکر دے گی

کالے بالوں والا تمہارا محافظ ہو گا

بدبختی سے بخت کی طرف لوٹی ہوئی شہزادی تمہیں تمہاری خوشیاں دے گی

کالے بھالو والی دلہن بنے گی

پھر ایک بھورے بالوں والی شہزادی آئے گی

جو سب کے اوپر چھا جائے گی

زوبیا کے پوئم سنانے پر سب کچھ بکھرا ہوا کلئیر ہوا مگر اس سے آگے کیا ہو گا سب

ایک بار پھر وہیں اٹک گئے تھے

ایک اٹیلین شہزادہ آئے گا

وہ بدبختی سے بخت کی طرف لوٹی ہوئی شہزادی کو لے جائے گا

ابھی سب سوچ ہی رہے تھے کہ عائشہ نے کھیلتے کھیلتے پوئم پڑھی تو سب عائشہ کی طرف متوجہ ہوئے

عاشی جان کیا کہا آپ نے؟

کچھ نہیں

سنان کے سوال پر عائشہ فوراً بولی تو سہیل عائشہ کے پاس آ کر بیٹھا

کیا تم وہ لائینز دوبارہ بولو گی جو ابھی بولیں

سہیل کی بات سنتے عائشہ نے ہاں میں سر ہلایا

ایک اٹیلین شہزادہ آئے گا

وہ بد بختی سے بخت کی طرف لوٹی ہوئی شہزادی کو اپنے ساتھ لے جائے گا

اب یہ اٹیلین شہزادہ کون ہے؟

عائشہ کی بات سنتے تالیہ پریشانی سے بولی دوسری طرف زرخان گاڑی سے اترتا اپنی اوشن بلو آنکھوں سے بہرام ویلا کو دیکھنے لگا اور پھر فوراً آگے بڑھا

وہ جو کوئی بھی ہے وہ بد بختی سے بخت کی طرف لوٹی ہوئی شہزادی کو لے جائے گا یعنی کے ہماری ادا کو

مرجان تالیہ کی بات سنتے فوراً بولی تو سب پریشان ہوئے تبھی زرخان بہرام کے اندر

داخل ہوا وہ بہرام ویلا کے اندر بہت آسانی سے گھس گیا کیونکہ اس وقت گیٹ کھلا تھا اور گارڈز کا نام و نشان نہیں تھا زرخان جیسے ہی اندر گھسا اسے پورچ سے اندر جانے کا راستہ دیکھائی دیا جس پر چلتے وہ فوراً بہرام ویلا کی بلڈنگ میں داخل ہوا

فکر مت کرو وہ اٹیلین شہزادہ کونسا اتنی جلدی آنے لگا ہے اس کے آنے سے پہلے ہم ادا کو بچانے کا راستہ سوچ لیں گے

سب کی پریشان شکل دیکھتے مروا فوراً بولی تو سب نے ہاں میں سر ہلایا

مگر وہ اٹیلین شہزادہ ہے کون اور اس پوئم سے کیسے جڑا ہے اور اگر جڑا ہے تو یقیناً اس کا ہم سے کوئی گہرا رشتہ ہے

مرجان کی بات سنتے سب ایک بار پھر پریشان ہوئے زرخان جو بہرام ویلا کی بلڈنگ میں گھس چکا تھا مرجان کی آواز سنتے اسی طرف آ گیا تو اسے لاؤنج میں سب پریشان سے بیٹھے نظر آئے

آخری لائینز کیا تھیں؟

عائشہ والی؟

تالیہ کے سوال پر مرجان فوراً بولی تو تالیہ نے ہاں میں سر ہلایا

ایک اٹیلین شہزادہ آئے گا

وہ بدبختی سے بخت کی طرف لوٹی ہوئی شہزادی کو اپنے ساتھ لے جائے گا

سب کے دل مل جائیں گے

سب ہی خوشی پائیں گے

مرجان کے آخری لائینز بولنے پر دروازے پہ کھڑا زرخان فوراً بولا تو سب نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں گولڈن بالوں اور جھیل سی گہری نیلی آنکھوں والا لڑکا کالی جینز پر سفید شرٹ پہنے اوپر کالا لانگ کوٹ پہنے ایک ہاتھ جیب میں ڈالے چہرے پر سخت تاثرات سجائے کھڑا تھا

تم کون ہو اور اندر کیسے آئے؟

گیٹ پر گارڈ کوئی نہیں تھا دروازہ کھلا تھا تو میں اندر آ گیا

سہیل کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو سب نے اسے حیرانگی سے دیکھا پھر زرخان نے صوفے پر بیٹھے سب لوگوں کی طرف نظریں گھمائیں اور ایک جگہ جا کر اس کی نظریں رکیں اور پھر وہ ہلکہ سا مسکرایا اور کیوں نہ مسکراتا آخر آج بیس سال بعد اسے وہ شہزادی مل ہی گئی تھی جس کی ڈیمانڈ اس کی مما اسے کرتی آئی تھیں اور آنے سے پہلے انہوں نے اسے اس شہزادی کی تصویر دیکھائی تھی زرخان یاداشت کا بہت تیز تھا اور ایک دفعہ ہی تصویر دیکھنے کے بعد اس نے اس شہزادی کو لاؤنج میں بیٹھے اتنے

لوگوں کے بیچ ڈھونڈ نکالا تھا

وہ میری بھابھی ہے

وہ میری مما کی شہزادی ہے

زرخان کے مسلسل ادا کو دیکھنے پر سہیل غصے سے غرایا تو زرخان نے تسلی سے جواب دیا جس پر لاؤنج میں بیٹھے سب لوگوں نے سانس روکتے زرخان کو دیکھا وہ اٹیلین شہزادہ تھا جو وعدے اور پوئم کے مطابق بد بختی سے بخت کی طرف لوٹی ہوئی شہزادی کو لینے آیا تھا پھر زرخان نے نظریں لاؤنج میں دوبارہ گھمانا شروع کی جیسے وہ کسی کو ڈھونڈ رہا اور پھر اس کی نظر بہرام کے پیچھے گئی جہاں اس کی چھوٹی شہزادی اپنا گھر بنا رہی تھی پھر زرخان مسکراتے ہوئے آگے بڑھا اور سیدھے جاتے عائشہ کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھا تو عائشہ نے حیرانگی سے زرخان کو دیکھا عائشہ کے دیکھنے پر زرخان نے اپنے لانگ کوٹ سے چوکلیٹ نکالتے عائشہ کے آگے کی جس پر عائشہ حیرانگی سے کبھی زرخان اور کبھی چوکلیٹ کو دیکھنے لگی تبھی ادا اٹھتی زرخان کے پیچھے آئی اور اس نے ایک جھٹکے سے زرخان کے ہاتھ سے چوکلیٹ چھینی اور بھاگ کر بہرام کے پیچھے چھپی جبکہ زرخان نے حیرانگی سے ادا کی یہ حرکت دیکھی ابھی زرخان مڑتے ادا کو دیکھ ہی رہا تھا جو بہرام کے پیچھے بیٹھی چوکلیٹ سے مکمل انصاف کر رہی تھی تو عائشہ کا رونا شروع ہوا

وہ میلی تھی چوکلیٹ گندی بھابھی

عائشہ کے روتے بولنے پر زرخان نے ہنستے جیب سے دوسری چوکلیٹ نکالی تو عائشہ نے فوراً پکڑی کہیں یہ چوکلیٹ بھی ادا نہ لے جائے اور پھر بھاگتی مروا کے پاس گئی تو مروا نے چوکلیٹ کھول کر اسے دی جسے عائشہ مروا کی گود میں بیٹھتے کھانے لگی تبھی ادا گھٹنوں کے بل بہرام کے پیچھے سے اٹھی

گولڈن بالوں والے انکل آپ کے یہ لیڈیز کوٹ میں اور چوکلیٹ ہے

واٹ انکل میں تمہیں انکل لگتا ہوں اور یہ لیڈیز کوٹ نہیں ہے بوائز لانگ کوٹ ہے

ادا کے منہ سے زرخان کو اپنے لیے انکل لفظ سنتے صدمہ لگا اور پھر وہ تقریباً چکایا تو زوبیا نے اپنا سر صوفے کی پشت پر پھینکتے قہقہ لگایا جس پر زرخان نے منہ بسوڑا

چوکلیٹ

پہلے پیار سے بولو پھر دونگا

ادا کے معصوم منہ بنا کر بولنے پر زرخان مسکراتے بولا تو ادا کو غصہ آیا

نہیں دینی تو صاف بولو نہ لیچڑ پن کس کو دیکھا رہے ہو میرا شوہر بہت بڑا بزنس مین ہے اور میرے جیٹھ پاکستان کے وزیراعظم ہیں اور میرا ایک دیور حماد گروپ آف انڈسٹریز کا مالک ہے اور دوسرا دیور آفندی کلوتھینگ برینڈ کا مالک ہے اور میرا ایک دیور اٹلی میں

بہت بڑا سٹاک مارکیٹر ہے اور میرا بھائی سوفٹویئر انجینئر ہے اور میری بھابھی بہت بڑی یوٹیوبر ہے۔۔۔

اور تمہاری دو نندیں چور ہیں

ہاں تو وہ کوئی ایسی ویسی چور نہیں ہیں امیر والی چور ہیں اتنا بڑا گھر ہے ان کا

ادا غصے سے بہرام کے کندھے پر ہاتھ رکھتے آگے کو جھکتی چلاتے بولی تو زرخان نے اس کی بات کاٹی جس پر ادا ایک بار پھر بولی تو زوبیا نے ایک بار پھر قہقہ لگایا جس پر زرخان نے ہنستے پانچ چھ چوکلیٹس اکٹھی ادا کو دی تو ادا خوش ہوتی پکڑتی زرخان کو منہ چڑھا گئی

پھر زرخان آگے بڑھا اور سیدھا آتے دائمہ کے سامنے کھڑا ہوا

اگر میں غلط نہیں ہوں تو آپ دائمہ ہیں

زرخان کی بات سنتے دائمہ نے پریشانی سے ہاں میں سر ہلایا

میں نہیں جانتا آپ سے میرا کیا رشتہ ہے مگر مما نے کہا تھا کہ میں جب پاکستان آؤ تو آپ کو لازمی ملوں کیونکہ آپ ہماری دوسری مما ہیں جنہوں نے میری مما کے نکے نکے بے بیز کا خیال رکھا ہے

زرخان کی بات سنتے دائمہ ہلکہ سا مسکرائی

تم ملنے کے لیے انتظار کس کا کر رہے ہو؟

اٹلی میں سب کو گلے لگ کر ملا جاتا ہے مما نے کہا تھا پاکستان میں لیڈیز کو گلے لگانا غلط سمجھا جاتا ہے آپ بتا دیں کیسے ملتے ہیں میں مل لونگا

میں بتاؤں

مرجان کی بات سنتے زرخان پریشانی سے دائمہ کو دیکھتے بولا تو ادا فوراً اپنا ہاتھ اٹھاتی بولی جس پر زرخان نے ہاں میں سر ہلایا

جیسے جیسے میں بولوں آپ نے ویسے ویسے کرنا ہے

ادا کی بات سنتے زرخان نے پریشانی سے ہاں میں سر ہلایا تو ادا مسکرائی

اب آپ اپنے دونوں ہاتھ اوپر کریں اور ایک پاؤں اوپر کریں ہاتھوں کو ایسے پوزیشن دیں اب اپنے اپنا پیٹ ہلانا ہے

کیسے؟

ادا کی بات سنتے زرخان عمل کرتا گیا جبکہ باقی سب کو اپنا قہقہ روکنا مشکل ہو گیا پھر ادا نے زرخان کو ناگن کی طرح کے ہاتھ کروائے اور پیٹ ہلانے کا کہا تو زرخان فوراً بولا جس پر ادا نے پہلے بہرام جو دیکھا پھر زرخان کی طرف واپس مڑی

آپ پیٹ اندر کو کریں اور باہر کو کریں

ادا کی بات پر زرخان نے فوراً کیا تو ادا مسکرائی

ویسے تو میں جانتا ہوں ایسے نہیں ملتے مگر اور کچھ رہ گیا تو کروا لو

زرخان کی بات سنتے ادا کا منہ بنا اور پھر وہ فوراً بہرام کے ساتھ لگ کر بیٹھتی منہ موڑ گئی جبکہ ادا کی شکل دیکھتے زرخان فوراً سیدھا ہوا تو سب نے قہقہ لگایا

تم گلے ہی مل لو بیٹے ہو میرے

دائمہ کھڑی ہوتی بولیں تو زرخان نے آگے بڑھتے دائمہ کو گلے لگایا تبھی زرخان کا فون بجا جو رومینگ پر تھا

یس جانو

ہاں جی پہنچ گیا ہوں

جی مل لیا ہے

اوکے حنان اور اپنا خیال رکھنا بائے

زرخان فون کان سے لگاتے بولا اور پھر اس نے جواب سنتے فوراً جواب دیا تو سامنے سے کچھ کہا گیا جس پر زرخان نے فوراً جواب دیا پھر خدا حافظ کرتے فون کان سے ہٹایا اور جیب میں ڈالا

کیا وہ امی تھیں

ہاں گلابی بھالو مما کا فون تھا

میں بھالو نہیں ہوں

مرجان کے سوال پر زرخان فوراً بولا تو مرجان نے تپ کر جواب دیا

ویسے میرا کمرہ کہاں ہے مجھے چینج کرنا ہے میں زیادہ دیر گندا نہیں رہ سکتا

کیا تم یہاں روکو گے؟

زرخان کی بات سنتے دائمہ نے فوراً سوال کیا

نہیں میں صرف ایک رات رکونگا اور پھر کل دوپہر کی میری واپسی ہے

تو تم یہاں کرنے کیا آئے تھے؟

زرخان کی بات سنتے تالیہ فوراً بولی تو زرخان نے آگے بڑھتے تالیہ کے دونوں کندھوں پر اپنے بازو رکھے

میں یہاں مما کی شہزادی کو لینے آیا تھا اور میری آج رات کی فلائٹ تھی مگر ابھی مما کا آرڈر آیا کہ دائمہ اور عائشہ کو ساتھ لے کر آنا ان کی ٹکٹس بکڈ نہیں ہیں اس لیے کل دوپہر میں جاؤنگا

تمہیں ایک دن ٹکٹ کیسے ملے گی؟

زرخان کی بات سنتے تالیہ نے فوراً سوال کیا جس پر زرخان ہلکہ سا مسکرایا

ہلکہ لے رہی ہو تم مجھے بہنا

مطلب

مجھے ٹکٹ کی ضرورت نہیں بس بورڈنگ پاس بنوانا ہے اور ویزا منگوانا ہے

زرخان کی بات پر تالیہ پریشانی سے بولی تو زرخان نے جواب دیا

اور ٹکٹس؟

ضرورت نہیں میرا اپنا پرائیویٹ جیٹ ہے

مروا کی بات پر زرخان فوراً بولا تو سب لوگ خاموش ہوئے

میرا روم؟

آؤ میں دکھاتی ہوں

زرخان کی بات سنتے دائمہ فوراً بولی اور اٹھ جر اندر گئی تو زرخان بھی اپنا بیگ لیتا ان کے پیچھے گیا تبھی عائشہ بھی بھاگ کر زرخان کے پیچھے گئی

اب کیا کرنا ہے وہ کل ادا کو لے جائے گا

ہم بھی سب اس کے ساتھ چلتے ہیں امی سے مل لیں گے اور ادا کو لے آئیں گے واپس

تالیہ کی بات پر سنان فوراً بولا تو سب نے ہاں میں سر ہلایا اور اٹھ کر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے عائشہ جو زرخان کے پیچھے اس کے کمرے میں آئی تھی زرخان نے اسے

مسکراتے دیکھا تو عائشہ بھی مسکرائی پھر زرخان نے جیب سے چوکلیٹ نکالتے عائشہ کو دی جسے عائشہ خوشی خوشی تھام گئی

اب میرے پاس فنیش ہو گئی ہیں

زرخان کی بات سنتے عائشہ نے منہ بنایا تبھی زوبیا کمرے میں آئی

زار وہ سب تمہارے ساتھ جانا چاہتے ہیں

مجھے نہیں پتہ تھا یہ اتنا آسان ہو گا ٹھیک ہے میں سب کی کروا لونگا

زوبیا کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو زوبیا نے ہاں میں سر ہلایا اور وہاں سے چلی گئی

بیٹا کچھ چاہئیے ہو تو بتا دینا

دائمہ کی بات سنتے زرخان نے ہاں میں سر ہلایا تو دائمہ بھی عائشہ کو لیتے اپنے کمرے میں چلی گئیں

زوبی بیٹا اس اٹیلین شہزادے کو بھی بلا لینا تھا کھانے پر

رہنے دیں اسے بھوکا وہ ہماری ادائے جاں کو لینے آیا ہے ہم اس سے کچھ شئیر نہیں کریں گے

رات کے کھانے کی ٹیبل پر زرخان کے سوا سب کو بیٹھے دیکھ کر دائمہ بولیں تو

تالیہ نے منہ بناتے جواب دیا جس پر سب لوگ ہنسنے لگے

دائمہ اس کا نام زاز ہے

زار نہیں زرخان۔۔زرخان خانزادہ فیملی کا ابھی تک کا سب سے چھوٹا

بیٹا اور اپنی مما کی جان

زوبیا کی بات سنتے زرخان جو لاؤنج میں ابھی داخل ہی ہوا تھا فوراً بولا تو زوبیا

کے ساتھ دائمہ بھی مسکرائیں

آؤ بیٹا بیٹھو کھانا کھاؤ

دائمہ کی بات سنتے زرخان نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر آکر کرسی کھینچتے بیٹھا تو

دائمہ نے چکن قورمہ اس کی پلیٹ میں ڈالا

یہ کیا ہے؟

قورمہ ہے بیٹا تم نہیں کھاتے کیا؟

میں نے اسے دیکھا ہی پہلی دفعہ ہے

زرخان کے سوال پر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے تو دائمہ نے پریشانی سے

جواب دیا جس پر زرخان بولا

زرخان یہ پاکستانی ڈش ہے جسٹ ٹسیٹ اٹ ایم شیور یو ویل لایک اٹ

زرخان کی بات سنتے زوبیا فوراً بولی تو زرخان نے چمچ پکڑا

زرخان اسے روٹی کے ساتھ کھاتے ہیں

سٹرینج گریوی کے ساتھ بھی کچھ کھایا جاتا ہے

زرخان کو چمچ پکڑتے دیکھ کر زوبیا ایک بار پھر بولی تو زرخان پریشانی سے بولا

جبکہ دائمہ نے اس کی پلیٹ میں روٹی رکھی تو اس نے پریشانی سے زوبیا کو دیکھا

جس پر زوبیا نے مسکراتے اسے کھانے کا اشارہ کیا تو زرخان نے نوالہ توڑتے

منہ میں ڈالا

افف یہ اتنا اوئلی کیسے کھا رہے ہیں آپ سب

زرخان بائٹ منہ میں ڈالتے بولا تو سب لوگ ہنسنے لگے تبھی زرخان ایک دم سے

اپنا گلہ پکڑتا لمبے لمبے سانس لینے لگا جس پر سب لوگ پریشان ہوئے

دائمہ پانی دیں

زوبیا کی بات سنتے دائمہ نے پانی دیا تو زرخان فوراً پانی پینے لگا

کیا مرچ کا ڈبہ ہاتھ سے چوٹ کر اس میں گر گیا تھا؟

وہاں پر سب کھانے ایک دم بوائلڈ ہوتے ہیں یا موسٹلی نمک مرچ نہ ہونے کے

برابر ہوتی ہے

زرخان کے سوال پر سب نے اسے حیرانگی سے دیکھا کیونکہ سالن میں مرچ بلکل پرفیکٹ تھی سب کی پریشان شکل دیکھتے زوبیا مسکراتے بولی

تو اب کیا اس کے لیے دوبارہ کھانا بنوائیں؟

تالیہ کے سوال پر زوبیا نے نہ میں سر ہلایا

زار روٹی کی بائٹ لے لو خالی ٹھیک ہو جاؤ گے

زوبیا کی بات سنتے زرخان نے خالی روٹی کا ٹکرا میں رکھا اور پھر چند لمحوں میں وہ ٹھیک ہو گیا

بیٹا پاستا بنوا دوں

دائمہ کے سوال پر زرخان نے ہاں میں سر ہلایا تو دائمہ نے زبیدہ آپا سے پاستا بنوا کر دیا جسے زرخان نے بہت مزے سے کھایا کھانا کھانے کے بعد سب لوگ لاؤنج میں آ بیٹھے تو ادا نے سب کے لیے چائے بنائی

یہ کیا ہے؟

چائے ہے

زرخان چائے کا سیپ لیتے بولا تو ادا نے فوراً جواب دیا تو زرخان نے ہاں میں سر ہلایا اور فوراً اپنا کپ خالی کر گیا

ویسے بازو کو کیا ہوا؟

گولی لگی ہے

زرخان کے سوال پر بہرام فوراً بولا تو زرخان نے قہقہ لگایا جبکہ باقی سب پریشانی سے اسے دیکھنے لگے

مجھے نہیں پتہ تھا پاکستان میں لڑکیاں چھیڑنے پر گولی مارتے ہیں

یہ گولی مجھے مرجان نے ماری ہے میرے کہنے پر

تمہیں یہ بھی نہیں پتہ بھالو گولی کندھے پر نہیں سر میں مارتے ہیں

زرخان کی بات پر بہرام خود پر ضبط کے کڑے پہرے بیٹھاتے بولا تو زرخان نے فوراً مرجان کی طرف دیکھتے کہا جس پر مرجان نے اسے سخت گھوری سے نوازا تبھی لاؤنج میں ایک عجیب قسم کی آواز گونجی تو سب پریشان ہوئے جبکہ زرخان یکدم اٹھتا اپنے کمرے کی طرف بھاگا

اس سائیکو کو کیا ہوا

زرخان کے جاتے ہی آواز بند ہو گئی تو تالیہ منہ بناتی بولی جس پر سب نے کندھے اچکائے تبھی زرخان ہاتھ میں آئی پیڈ پکڑے لاؤنج میں آیا

اکبر۔۔۔اکبر

جی سر

تمہاری ٹیم کیا سو رہی ہے جو انہیں یہ بھی نہیں پتہ کے زری پیلس میں کیا ہو رہا ہے

زرخان کے چلانے پر زرخان کا گارڈ بھاگتے آیا تو زرخان ایک بار پھر چلایا جس پر اس کا گارڈ پریشان ہوا تو اس نے سکرین کا رخ اکبر کی طرف کیا سکرین دیکھتے ہی اکبر باہر کو بھاگا جبکہ لاؤنج میں بیٹھے سب لوگ ہی زرخان کو دیکھ کر پریشان ہوئے جو اس وقت کہیں سے بھی وہ معصوم سا لڑکا نہیں لگ رہا تھا جو کچھ دیر پہلے ان کے پاس بیٹھا تھا

نہیں نہیں آئی سوئیر میں تمہیں ہاتھوں سے مارونگا

کیا ہوا بیٹا سب ٹھیک ہے؟

زرخان مسلسل لاؤنج میں بے چینی سے چکر کاٹتے بولا تو دائمہ نے پریشانی سے سوال کیا جس پر زرخان نے ہاں میں سر ہلایا تبھی اکبر اندر آیا

سر وہ کسی لڑکی کو ڈھونڈ رہے ہیں

لڑکی مگر وہاں مما کے علاوہ کوئی نہیں ہے تو لڑکی۔۔

اکبر کی بات پر زرخان پریشانی سے بولتے بولتے رکا

سفا سفا کو فون لگاؤ پوچھو کہاں ہے وہ اس وقت

پہلے زرخان نے انتہائی ہلکی آواز میں سفا کا نام لیا مگر پھر کسی شک کے تحت

فوراً حکم دے گیا جس پر اکبر فون ملاتا باہر نکلا اور چند ہی لمحوں میں واپس آیا

سر سفا میم کہہ رہی ہیں وہ اپنے گھر پر ہیں

تو پھر کونسی لڑکی زری پیلس میں ہے جسے ڈھونڈنے یہ کتے اندر گھسے ہیں وہ بھی

تمہاری ٹیم کے ہوتے ہوئے قسم ہے اکبر مجھے اگر مما کو ایک کھروچ بھی آئی نہ

تو تم دیکھنا میں تمہارا وہ حال کرونگا کہ تمہاری سات نسلیں مجھ سے ڈریں گی

اکبر کی بات پر زرخان ایک بار پھر چلایا تو اکبر نے سر جھکایا

اب یہاں کھڑے کیا ہو جاؤ اور اپنی ٹیم کو بولو مما کو پروٹیکشن دے

زرخان کے حکم پر اکبر باہر چلا گیا جبکہ زرخان ایک بار پھر اپنے آئی پیڈ پر دیکھنے

لگا اور سوچنے لگا

سفا اپنے گھر ہے تو اس وقت وہاں اور کونسی لڑکی ہو سکتی تھی

شہزادی

زرخان خود سے ہی سوال کرتے مڑا تو اس کی نظر سمانے بیٹھی ادا پر پڑی تو

اسے خیال آیا اگر ان کی آج کی فلائٹ ہوتی تو ادا اس وقت زری پیلس میں ہوتی

شہزادی کیا تمہاری کسی سے دشمنی ہے؟

زرخان فوراً سے ادا کے سامنے آتا پنجوں کے بل بیٹھتے بولا تو ادا نے نفی میں سر ہلایا جس پر زرخان کسی سوچ میں پڑ گیا

کیا کوئی ایسا ہے جو تمہارے پیچھے پڑا ہے؟

زرخان کے سوال پر ادا نے ہاں میں سر ہلایا

کون ہے وہ؟

شش۔۔شکنتلا بائی وہ مجھے اپنے کوٹھے کی زینت بنانا چاہتی ہے

زرخان کے سوال پر ادا نے اٹکتے جواب دیا تو زرخان ایک تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ اٹھا اور پھر اس نے ایک فون ملایا

اکبر کوٹھے کی شکنتلا بائی کو اٹھا لاؤ

اکبر کے فون اٹھاتے ہی زرخان بولتا فوراً فون کاٹ گیا اور پھر اس نے آئی پیڈ میں زرمینہ بیگم کو دیکھا جو نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھیں اور اب اپنی دوائی لے رہیں تھیں زرمینہ بیگم کو دیکھتے زرخان ہلکہ سا مسکرایا تبھی اس فون بجا

بولو؟

ٹھیک ہے سب کو بیسمینٹ میں زندہ رکھنا جب تک میں واپس نہیں آ جاتا اور یاد

رکھنا مما کو پتہ نہ چلے

زرخان کے سوال پر آگے سے تفصیلی جواب دیا گیا تو زرخان نے فوراً جواب

دیتے فون اپنی جیب میں ڈالا تبھی اکبر اندر آتا سر جھکا کر کھڑا ہو گیا

سر شکنتلا بائی کے کوٹھے کے نزدیک جو میرے لوگ تھے میں انہیں وہاں بھیجا مگر

اس سے پہلے ہی شکنتلا بائی وہاں سے غائب ہو چکی تھی وہ کوٹھا بلکل خالی ہے

اکبر کی بات سنتے زرخان نے ہاں میں سر ہلایا تو اکبر وہاں سے چلا گیا پھر زرخان

نے آئی پیڈ پر انگلیاں چلاتے کچھ کیا اور سکرین سنان کی جانب بڑھائی جسے سنان

نے پریشانی سے تھامتے دیکھا سکرین پر چار بورڈنگ پاس تھے جن میں سے ایک

زرخان کا تھا جبکہ باقی کے تین دائمہ ادا اور عائشہ کے تھے

شہزادی کل صبح کی فلائٹ ہے اپنی پیکنگ کر لینا

میری بیوی کہیں نہیں جائے گی

زرخان سنان کے ہاتھ سے پیڈ لیتے بولا تو ادا نے پریشانی سے بہرام کو دیکھا جبکہ

زرخان کی بات سنتے بہرام غصے سے بولا تو زرخان ہلکہ سا مسکرایا

اوہنو تم مجھے نہیں روک سکتے میں ادا کو ہر حال میں لے کر جاؤنگا

تم نہیں لیجا سکتے

زرخان کی بات سنتے بہرام نے اسے سخت نظروں سے گھورتے جواب دیا

کل میں ادا کو لازمی اپنے ساتھ لیے جاؤں گا بائے ہک اور بائے کروک

بہرام کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو سب لوگ خاموش ہوئے

مجھے گول گپے کھانے ہیں

سب کو خاموش ہوتے دیکھ کر ادا معصوم شکل بناتے بولی تو سب نے ادا کو

ایسے دیکھا جیسے وہ کوئی میوزیم میں رکھا نمونہ ہو

میں کل اٹلی چلی جاؤنگی اور مجھے پتہ ہے وہاں گول گپے نہیں ملتے پلیز سنان بھائی

تم کہیں نہیں جا رہی ہو یہیں ہو آئی سمجھ

ادا منہ بناتی سنان سے بولی تو بہرام نے اسے سخت نظروں سے گھورتے جواب دیا

جس پر ادا خاموشی سے سر جھکا گئی ادا کو سر جھکاتے دیکھ کر زرخان ادا کے سامنے

آتا کھڑا ہوا اور بہرام کا ویو مکمل بلاک کر گیا

میں لے چلو آپ کو

آپ کو راستہ آتا ہے؟ مجھے نہیں آتا

زرخان کی بات سنتے ادا معصومیت سے بولی تو تالیہ کو شرارت سوجی وہ فوراً کھڑی

ہوتی بہرام کو آنکھ مار گئی اور پھر زرخان کے پاس آئی

میں بھی چلتی ہوں ساتھ

تالیہ کی بات سنتے زرخان ہلکہ سا مسکرایا اور پھر جان بوجھ کر ادا کا ہاتھ پکڑتا بہرام کو مسکراتے دیکھتا باہر نکلا جبکہ اس کے پیچھے پیچھے تالیہ باہر گئی

وہ تیری بیوی لے گیا ہے اور تو آرام سے بیٹھا ہے

تالیہ گئی ہے ساتھ مجھے تو بس ان کے واپس آنے کا انتظار ہے

سہیل کی بات پر بہرام فوراً بولا تو سہیل خاموش ہوگیا تالیہ زرخان اور ادا جیسے ہی دھراجی پہنچے تو تالیہ دو پلیٹ گول گپوں کی آرڈر کی جیسے ہی ویٹر گول گپے لایا تو ادا نے فوراً کھانا شروع کیے

یہ دوسری پلیٹ ہم دونوں بہن بھائیوں کی ہے

مگر مجھے یہ گول گول کھانے نہیں آتے

کوئی بات نہیں تم چھوٹے ہو مجھ سے میں تمہیں کھلاتی ہوں

تالیہ کی بات سنتے زرخان نے جان چھڑانے کے انداز میں کہا تو تالیہ فوراً بولتی آگے بڑھی اور پھر اس نے زرخان کی گاڑی سے ٹیک لگوائی اور خود اس کے سامنے کھڑی ہوئی جبکہ زرخان اس بات سے انجان کہ اس کے ساتھ اگلے دو منٹ میں کیا ہونے والا ہے پریشانی سے تالیہ کو دیکھنے لگا پھر تالیہ نے ایک گول گپا اٹھایا

اور اس میں کھٹا پانی فل کرتے اسے فوراً زرخان کے منہ میں ڈالا کم ٹھونسا زیادہ

جبکہ زرخان ان کے ٹیسٹ سے انجان فوراً منہ میں ڈلوا گیا مگر اصل زرخان

بیچارے کی شامت تب آئی جب اس نے گول گپے کی بائٹ لی ایک تو گول گپے

کا پانی کھٹا اوپر سے اس میں ہری مرچوں کی چٹنی زرخان کے چاروں طبق روشن

کر گئی پھر زرخان نے جیسے ہی گول گپا تھوکنا چاہا تو تالیہ اس کے منہ کے آگے

ہاتھ رکھتی اس کا منہ لاک کر گئی تو بیچارے زرخان کو وہ گول گپا زبردستی نگلنا پڑا

زرخان کا منہ جیسے ہی خالی ہوا تو تالیہ نے ایک بار پھر اس کے منہ میں زبردستی

گول گپا ڈالا جبکہ زرخان جو کبھی عورت پر زور آزمائی نہیں کرتا تھا اس بھوتنی کے

ساتھ آتے پچھتا رہا تھا وہ تو تالیہ کو خود سے دور نہیں کر سکتا تھا کیونکہ تالیہ میڈم

نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ایک ہاتھ سے لاک کیے تھے جبکہ اس کی ٹانگیں

اپنی ٹانگوں میں پھسائے کھڑی تھی

بھوتنی ہٹو

تم ہماری ادا کو ہم سے دور لے جاؤ گے نہ تو یہ سب تو برداشت کرنا پڑے گا

زرخان کے لمبی سانسیں لے کر چلانے پر تالیہ فوراً بولی تو ادا نے قہقہ لگایا وہ

اچھے سے جانتی تھی تالیہ کہ ہاتھ جو چڑھ جائے اس کا بچنا ناممکن ہے تالیہ نے

جیسے ہی زرخان سے گول گپوں کی پلیٹ خالی کروائی تو زرخان فوراً پانی پینے بڑھا جبکہ تالیہ زرخان کو گارڈز کی مدد سے پکڑتی گاڑی میں بیٹھا گئی اور پھر اس بیچارے کو مرچیں برداشت کرتے بہرام ویلا پہنچنا پڑا تالیہ ادا اور زرخان جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوئے تو زرخان نے بھاگتے میز سے پانی کا جگ اٹھاتے اسے منہ لگایا گلاس میں ڈالنے کی زحمت بھی نہیں کی جبکہ زرخان کی اس حرکت پر تالیہ اور ادا ایک دوسرے کو تالی مارتے قہقہ لگا کر ہنسی لاؤنج میں سب لوگ بیٹھے زرخان کو پریشانی سے دیکھ رہے تھے تبھی ادا نے آگے بڑھتے مزے مزے لے لے کر سب کو سٹوری سنائی تو سب لوگ ہنسنے لگے جبکہ دائمہ کو اس بیچارے پر ترس آیا اور وہ اٹھتی اس کے پاس آئی

زرخان بیٹا یہ لو چینی کھا لو ٹھیک ہو جاؤ گے

دائمہ کی بات سنتے زرخان فوراً مڑا تو دائمہ نے اسے دیکھتے افسوس کیا مرچیں برداشت کرنے کی وجہ سے زرخان کی آنکھیں لال ہو گئی تھی جبکہ اس کی دودھیا سفید رنگت سرخ پڑ چکی تھی دائمہ کی بات سنتے زرخان نے فوراً چینی کھائی مگر اسے رتی برابر فرق نہ پڑا تو دائمہ نے سب کو ڈانٹ لگائی جس پر سنان سمیت سب نے دائمہ کی ڈانٹ سنتے منہ بنایا تو زرخان صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھا

زبیدہ کاؤ زرخان کو چوکلیٹ شیک بنا دو اور میٹھا زیادہ رکھنا اس میں

دائمہ کی بات سنتے زبیدہ ہاں میں سر ہلاتی کیچن میں گئی تو دائمہ زرخان کے پاس آ کر بیٹھیں جس پر زرخان نے ان کی گود میں سر رکھا تو دائمہ نے زرخان کے سر میں پیار سے ہاتھ پھیرا جبکہ زرخان کا اب پیمانہ لبریز ہو گیا وہ پچیس سال کا نوجوان مرد پھوٹ پھوٹ کر رو دیا زرخان کی اس حرکت پر دائمہ کے ساتھ ساتھ سب پریشان ہوئے تو دائمہ کو ایک بار پھر غصہ آیا

آگیا تم لوگوں کو سکون بچے کو رلا دیا کتنی غلط بات ہے وہ مہمان ہے تم لوگوں کا اور اگر اتنی ادا کی فکر ہے تو ساتھ چلے جاؤ نہ اس کے مگر یہ کیا بچوں والی حرکت ہے اور تالیہ تم تم تو اپنی سمجھدار ہو مگر کیا کیا تم نے ہاں

دائمہ کی ڈانٹ سنتے سب لوگ خاموشی سے سر جھکا گئے تو دائمہ نے زرخان کو پیار کیا اور اٹھ کر کیچن میں اس کے لیے پانی لانے گئیں

بہت تیز ہو تم زار

دائمہ کے جاتے ہی زرخان نے اٹھتے آنسو صاف کیے تو زوبیا فوراً بولی جس پر زرخان نے اپنے پورے بتیس دانتوں کی نمائش کی تو سب نے اسے حیرانگی سے دیکھا جو بیٹھا ہنس رہا تھا

یہ سب؟

کیوں مجھے مرچیں زبردستی کھلا سکتے میں دو جھوٹے آنسو بہا کر آپ سب کو ڈانٹ بھی نہیں پڑوا سکتا نہ اتنا بھی شریف نہیں ہوں میں

مروا کے آدھے ادھورے سوال پر زرخان فوراً بولا تو سب نے اس پچیس سالہ آفت کو دیکھا جس نے اپنے سارے بڑے بہن بھائیوں کو ایک ساتھ زلیل کروایا تھا اور اب دائمہ کے شیک لانے پر مزے سے بیٹھا سٹرو سے شیک پی رہا تھا اور سب کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

زرخان بیٹا اب ٹھیک ہوئی مرچیں

دائمہ کے سوال پر زرخان نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہاں میں سر ہلایا تو دائمہ نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تبھی زرخان کا فون بجا

ہیلو مما میں شیک پی رہا تھا وہ کیا ہے نہ آپ کے نکے بے بیز نے مجھے زبردستی مرچین کھلائیں اور اب دائمہ سے سب دانٹ کھا رہے ہیں جبکہ میں شیک پی کر ان کی شکلیں دیکھتے مسکرا رہا ہوں

اوکے مما جی

فون اٹھاتے ہی زرخان فوراً بولا جبکہ دائمہ تو پہلے ہی اٹھ کر جا چکی تھیں پھر چند

لمحوں کی بات سنتے زرخان فوراً بولا اور پھر اس نے آگے بڑھتے اپنا موبائل آئی پیڈ سے کنیٹک کرتے کال کو سپیکر پر ڈالا

مما اب میرے ساتھ ساتھ آپ کے نکے بے بیز بھی آپ کو سن سکتے ہیں

اسلام و علیکم کیسے ہیں میرے سب بچے؟

زرخان کی بات سنتے زرمینہ بیگم فوراً بولی تو سب نے ٹیبل پر پڑے آئی پیڈ کو دیکھا مگر جواب کسی سے نہ دیا گیا

وعلیکم السلام آنٹی میں مروا بات کر رہی ہوں ہم سب ٹھیک ہیں آپ کیسی ہیں؟

جانتی ہوں تم مروا ہو میں بلکل ٹھیک ہوں

کسی کو جواب نہ دیتے دیکھ کر مروا فوراً بولی تو زرمینہ بیگم نے مسکراتے جواب دیا تو مروا بھی خاموش ہوئی

بچوں میں جانتی ہوں میں تم لوگوں سے بہت سال دور رہی ہوں اور ایسے میں تم سب نے نیرے بارے میں بہت کچھ سنا ہے اور بہرام سنان اور سہیل تو مجھے مرا ہوا ہی سمجھتے رہے وہ بھی اتنے سالوں سے مگر میں ٹھیک تھی اور زندہ تھی بس تم سب سے کوسوں دور تھی اس سب کے لیے مجھے معاف کر دو بچوں جانتی ہوں اس معافی کی حقدار نہیں ہوں مگر پھر بھی میں تم سب سے معافی

مانگتی ہوں

امی آپ کو معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہمیں یقین ہے اگر آپ ہم سے دور ہیں تو کسی وجہ سے ہیں اور ہم سے کہی زیادہ تکلیف میں ہیں

زرمینہ بیگم کے نم آواز میں معافی مانگنے پر مرجان تڑپ کر بولی

میں چاہتی ہوں تم سب زرخان کے ساتھ کل میرے پاس آ جاؤ مجھے شام سے میری طبعیت ٹھیک نہیں لگ رہی میں تم سب سے ملنا چاہتی ہوں

ٹھیک ہے موم ہم سب لوگ آ رہے ہیں اور اب آپ کو ہم سے کوئی جدا نہیں کر سکتا

نہ آپ کو نہ آپ کے بچوں کو

زرمینہ بیگم کے درخواست کرنے پر سنان فوراً بولا جیسے ہی سنان خاموش ہوا تو بہرام بول پڑا جبکہ سنان اور بہرام کی آواز سنتے اور ہامی بھرتے دیکھ کر زرمینہ بیگم کو اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہوا وہ ماں تھیں اپنے بچوں سے بیس سال سے دور تھیں

بہرام میری ادائے جاں کو بھی لے کر آنا

جی موم انشاءاللہ

زرمینہ بیگم کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو زرمینہ بیگم ہلکہ سا مسکرائیں پھر کچھ دیر ان سب سے باتیں کرتے فون کاٹ گئیں

سب اپنی اپنی پیکنگ کر لو ہم لوگ دو گھنٹے میں اٹلی جا رہے ہیں

سنان کی بات سنتے سب لیڈیز اٹھتی اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئیں جبکہ ادا بھی اپنے کمرے میں جاتی اپنا اور بہرام کا سامان پیک کرنے لگی

دو گھنٹے میں کیسے جا سکتے ہیں میرا پائلٹ صبح آئے گا

تمہارے بورڈنگ پر چھ بجے کا ٹائم تھا جبکہ اس وقت چار بج رہے ہیں ہم سب کے بھی بورڈنگ بنوا لو

زرخان کی بات سنتے سنان فوراً بولا تو زرخان ہلکہ سا مسکرایا اور اس نے صوفے سے سر اٹھاتے کیچن کی طرف دیکھا

یہ آپ کی میڈ کہاں گئی ہے؟

تم نے کیا کہنا اسے

مجھے ایک اور شیک پینا ہے

زرخان کے سوال پر بہرام فوراً بولا تو زرخان نے فوراً اپنی بتیسی کی نمائش کرتے جواب دیا جس پر بہرام نے منہ بنایا تبھی زبیدہ کیچن سے باہر آئی

زبیدہ آپا اس نالائق کو ایک اور شیک بنا دیں

بہرام کی بات سنتے زبیدہ زرخان سے گلاس پکڑتی ہاں میں سر ہلاتی اندر چلی گئی

میں آپ سب کے بورڈنگ بنواؤں گا تو مجھے کیا ملے گا؟

اگر تم بورڈنگ نہیں بنواؤ گے تو ضرور ملے گا

زرخان کے سوال پر سہیل فوراً بولا تو زرخان نے ایک آئیبرو اچکائی

تمہارے اس حسین چہرے پر نیلے نشان

بہرام کی بات سنتے زرخان نے فوراً سے اپنا پیڈ اٹھاتے شرافت سے ان سب کے بورڈنگ بنوائے اور پھر آرام کرنے کے غرض سے کمرے میں چلا گیا زرخان کے جاتے ہی باقی سب مرد بھی اٹھتے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے

سب لوگ جناح انٹرنیشنل ائیرپورٹ پہنچ چکے تھے جہاں سے ان کی فلائٹ اٹلی جانی تھی ادا اور عائشہ بہت ایکسائیٹڈ تھیں وہ زندگی میں پہلی دفعہ جہاز کا سفر کرنے والی تھیں عادل بھی اپنی ماں کو پوری بات بتاتے ان کے ساتھ جا رہا تھا انہیں اب صرف مروا کا انتظار تھا جو ابھی تک نہیں آئی تھی

مجھے ویٹ کرنا پسند نہیں

تو یہ تمہارا فالٹ ہے ہمارا نہیں

زرخان کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو زرخان نے منہ بنایا

فون کرو اسے بھئی کہاں رہ گئی ہے

دائمہ کی بات سنتے مرجان نے ابھی اپنا فون نکالا ہی تھا کہ سہیل کو مروا سامنے سے آتی دیکھائی دی

بیگم رہنے دو آگئی ہے

سہیل کی بات سنتے مرجان نے اپنے پاؤں سے جوتا اتارا تو سہیل اپنا بیگ پکڑتا اندر کو بھاگا جبکہ باقی سب اسے دیکھ کر ہنسنے لگے

مروا اتنا ٹائم بیٹا

وہ آنٹی ساجدہ بی بی کو منا رہی تھی وہ میری ماں جیسی ہیں اور میں پہلی دفعہ ملک سے باہر جا رہی ہوں تو وہ تھوڑا پریشان ہو رہی تھیں

آنٹی نہیں دائمہ اور کوئی بات نہیں چلو اب

دائمہ کی بات سنتے مروا فوراً بولی تو دائمہ نے مسکراتے جواب دیا جس پر مروا بھی مسکرائی اور پھر سب کے ساتھ اندر بڑھی

بہرام میری اس کے سامنے پیکچر لیں

ادا اپنے دونوں ہاتھ کھولتی جہاز کے سامنے کھڑی ہوتی بولی تو بہرام نے مسکراتے اس کی تصویر لی جبکہ باقی سب تو اس جہاز کو دیکھ کر حیران تھے جس کے اوپر بڑا بڑا زرمینہ خانزادہ لکھا تھا پھر سب لوگ اس کے اندر جا کر بیٹھے جہاز کے ٹیک آف کرنے کے کچھ منٹوں بعد ایک ائیر ہوسٹس نے سب کو جوس سرو کیا اور پھر کچھ گھنٹوں بعد ناشتہ سرو کیا سب لوگ ہی رات کے جاگے ہوئے تھے تو ناشتہ کرنے کے چند منٹوں بعد باری باری سب لوگ ہی سو گئے پھر جب ان کی سب کی آنکھ کھلی تو جہاز الموسٹ اٹلی پہنچ چکا تھا اور چند منٹوں میں لینڈ کرنے والا تھا زرخان کے سوا سب کی ہی دھڑکنیں تیز تھیں کیونکہ وہ سب ہی اب سے کچھ ہی دیر میں اس عورت سے ملنے والے تھے جس کے ہجر میں انہوں نے بیس سال کاٹے تھے

جہاز جیسے ہی لینڈ ہوا تو زرخان فوراً کھڑا ہوا

ویلکم ٹو اٹلی گائیز

زرخان اپنے دونوں ہاتھ پورے کھولتے بولا تو عائشہ اور ادا نے تالی بجائی جبکہ دائمہ ہلکہ سا مسکرائیں

تھینکیو بتانے کے لیے ہمیں تو پتہ ہی نہیں چلنا تھا

بہرام کی بات سنتے سب لوگ ہنسنے لگے تو زرخان نے منہ بنایا

کیپٹن سے بولو اسے واپس پاکستان پھینک آؤ

زرخان ائیر ہوسٹس کو دیکھتے بولا تو جہاں بہرام نے ایک تیکھی مسکراہٹ سے زرخان کو جلانا اپنا فرض سمجھا وہیں سب نے قہقہ لگایا پھر سب لوگ جہاز سے باری باری نیچے اترے اور گاڑیوں میں بیٹھتے زری پیلس کی طرف روانہ ہوئے ایک گاڑی زرخان چلا رہا تھا جس میں اس کے ساتھ والی سیٹ پر دائمہ اور پچھلی سیٹ پر مرجان اور تالیہ بیٹھیں تھیں جبکہ اس سے پچھلی گاڑی میں ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر سنان جبکہ پچھلی سیٹ پر سہیل اور عادل بیٹھے تھے اور اس سے پچھلی گاڑی میں ڈرائیور کے ساتھ بہرام جبکہ پچھلی سیٹ پر ادا اور مروا بیٹھے تھے تینوں گاڑیاں آگے پیچھے اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی تھیں جب زرخان نے اچانک گاڑی روکی اور اترتا ایک فلاور شوپ پر گیا اور پھر اس نے وہاں سے سب کے لیے ایک ایک گلاب لیا اور آتا سب کو پکڑا گیا

یہ گھر جا کر مما کو دینا اور ان سے کہنا آپ لائے ہو

زرخان سب کو پھول پکڑاتے بولا تو سب نے ہاں میں سر ہلاتے پھول پکڑا پھر زرخان واپسی گاڑی میں بیٹھا اور پھر ان سب کو لیتے زری پیلس پہنچا

نائیس ہاؤس

زری پیلس کو دیکھتے مرجان فوراً بولی تو زرخان ہلکہ سا مسکرایا اور پھر اپنا بیگ گارڈ کی طرف اچھالتا بھاگ کر اندر بڑھا

مما مما وئیر آر یو ایم ہوم مما

زرخان کے چلانے پر زرمینہ بیگم مسکراتے ہوئے اپنے کمرے سے باہر آئیں تو زرخان بھاگتے ہوئے ان کے گلے لگا

مما آئی مسڈ یو

آئی مسڈ یو ٹو مما کی جان

آئی مسڈ یو ٹو حنان بھائی کی چھوٹی جان

زرخان کی بات سنتے زرمینہ بیگم مسکراتے بولیں تو زرخان ایک بار پھر بولا جس پر زرمینہ بیگم ہلکہ سا مسکرائیں تبھی باقی سب لوگ اندر بڑھے جیسے ہی سب لوگ لاؤنج میں پہنچے تو زرخان کے ساتھ کھڑی عورت کو دیکھتے حیران ہوئے جو اپنا بھرا بھرا وجود لیے آنکھوں میں آنسو لیے کھڑی ان سب کو دیکھ رہی تھی

میرے بچے دائمہ

زرمینہ بیگم کے بولنے پر دائمہ بھی روتی ہوئی آگے بڑھیں اور زرمینہ بیگم کے گلے لگیں

زری بیگم میں نے آپ کے بچوں کا بہت خیال رکھا ہے اپنی جان سے بھی زیادہ

دائمہ کے بولنے پر زرمینہ بیگم بھی رونے لگیں تبھی مرجان آگے بڑھی

امی میں نے اپ کو کیا ہر وعدہ نبھایا ہے

مرجان زرمینہ بیگم کے گلے لگتی روتی بولی تو زرمینہ بیگم نے اسے پیار کیا تبھی تالیہ آگے بڑھی

امی میں نے آپ کو پتہ نہیں کہاں کہاں ڈھونڈا ہے

تالیہ کی بات سنتے زرمینہ بیگم نے اسے بھی گلے لگایا تو مروا آگے بڑھی

میں نہیں جانتی آپ سے میرا کیا رشتہ ہے مگر آپ کو دیکھتے مجھے امی کی یاد آ رہی ہے

مروا آگے بڑھتی بولی تو زرمینہ بیگم نے مروا کو گلے سے لگاتے پیار کیا

پھر عائشہ آگے بڑھی اور اس نے زرمینہ بیگم کو باقی سب کی طرح پھول پکڑایا تو زرمینہ بیگم نے اس سے پھول پکڑا تو زرخان نے آگے بڑھتے عائشہ کو گود اٹھاتے ان کے سامنے کیا جس پر زرمینہ بیگم نے اسے پیار کرتے چوما تو عائشہ فوراً شرما گئی

پھر ادا آگے بڑھی اور اس نے بھی پھول پکڑایا تو زرمینہ بیگم نے ادا کو گلے لگایا

میری ادائے جاں کیسی ہے

ٹھیک ہوں

تم تو واقع میں بہت معصوم ہو

زرمینہ بیگم کے سوال پر ادا نے فوراً جواب دیا تو زرمینہ بیگم مسکراتے بولیں تبھی

عادل آگے بڑھا

میں نہیں جانتا آپ کا اور ابو کا کیا رشتہ ہے ابو نے مرتے ہوئے بس اتنا کہا تھا کہ

میری منہ بولی بہن کا خیال رکھنا

عادل کی بات سنتے زرمینہ بیگم نے اسے بھی گلے لگایا پھر سہیل آگے بڑھا جو پہلے

سے ہی رو رہا تھا

سہیل روتے نہیں ہیں بیٹا

آپ کا یہ جملہ سننے کے لیے میرے کان ترس گئے تھے موم

زرمینہ بیگم نے مسکراتے اپنا سالوں پرانا ڈائیلاگ دھرایا تو سہیل نے فوراً جواب

دیا اور پھر زرمینہ کے گلے سے لگا تبھی سنان آگے بڑھا

میں نہیں جانتا آپ میری اصلی ماں ہیں یا نہیں مگر میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں

سنان زرمینہ بیگم کا ہاتھ چومتے بولا تو زرمینہ بیگم نے سنان کو گلے لگایا پھر ان کی نظر

اپنے ضدی پر گئی جو ایک ہاتھ میں پھول پکڑے سر جھکائے اپنی جگہ پر کھڑا تھا پھر

زرمینہ بیگم چلتی بہرام کے پاس آئیں

میرا ضدی موم سے ناراض ہے کیا

میری اتنی اوقات نہیں کہ میں آپ سے ناراض ہو سکوں

تو میری طرف دیکھو

زرمینہ بیگم کی بات پر بہرام سر جھکائے بولا تو زرمینہ بیگم نے مسکراتے جواب دیا

میں اس قابل نہیں کہ آپ کے سامنے نظریں اٹھا سکوں میں نے آپ کے بارے

میں بہت سوچا اور میں اس سب پر شرمندہ ہوں

جس غلطی کا احساس ہو جائے اس سے سبق سیکھتے اسے بھول کر آگے بڑھتے ہیں

زرمینہ بیگم کی بات پر بہرام اپنی ماں کے گلے لگتا رونے لگا تو زرمینہ بیگم بھی رونے

لگیں پھر بہرام نے ان کے آنسو صاف کیے اور ان کے گال پر کس کی ٹھیک اس

طرح جس طرح وہ بچپن میں کیا کرتا تھا

آجاؤ سب بیٹھ جاؤ میں مزید کھڑی نہیں ہو سکوں گی

زرمینہ بیگم کی بات سنتے بہرام نے انہیں کندھے سے پکڑتے سہارا دیا اور پھر لے جاتے

صوفے پر بیٹھایا تبھی زرخان جو اپنے کمرے میں گیا تھا باہر آیا اور پھر اس نے کشن

اٹھاتے احتیاط سے زرمینہ بیگم کی کمر کے پیچھے اور ٹانگوں کے نیچے رکھا جبکہ زرخان کی

زرمینہ بیگم کے لیے فکر دیکھتے سب لوگ مسکرانے لگے

زوبیا کہاں ہے زرخان؟

مما وہ کہہ رہی تھی اسے کچھ کام ہے وہ چند دنوں میں آ جائے گی

زرمینہ بیگم کے سوال پر زرخان فوراً بولا تو زرمینہ بیگم نے ہاں میں سر ہلایا

کیا تم لوگوں کی پوئم کمپلیٹ ہو گئی

نہیں مما میری حسینہ نہیں آئی

زرمینہ بیگم کے سوال پر زرخان منہ بناتے بولا تو زرمینہ بیگم مسکرائی

زرخان اس حسینہ کا باپ بہت سخت تھا اگر وہ حسینہ ایک ہفتے تک نہ آئی تو سمجھ جانا

اس کے باپ نے اس کے ساتھ کچھ کر دیا ہے

زرمینہ بیگم کی بات پر زرخان نے ہاں میں سر ہلایا

امی آپ کی پوئم کے کچھ حصے ہمیں بلکل سمجھ نہیں آئے

اور وہ حصے کونسے ہیں مرجان؟

مرجان کی بات پر زرمینہ بیگم مسکراتے بولیں تو مرجان بھی ہلکہ سا مسکرائی

پہلا حصہ تو میرا اپنا ہے آپ نے اس ڈفر سے میری شادی کیوں بولی یہ ایک نمبر کا

ٹھرکی انسان ہے ہمیشہ مجھے گھورتا رہتا ہے

مرجان کو ایسے بولتے دیکھ کر سہیل کا منہ کھلا

ہاں اتنی تم حور پری ہو نہ جسے میں گھورتا رہتا ہوں تمہیں گھورنے سے بہتر ہے میں

اس چمکادڑ کو گھور لوں

مرجان کی بات سنتے سہیل تپ کر بولا تو سب نے اپنی ہنسی دبائی

اللہ کرے تیرا پھسل جائے اور تو گر جائے

ہاں اور جب میں گروں اس وقت تم میرے نیچے آجاؤ

دیکھا ٹھرکی انسان

مرجان کی بات سنتے سہیل فوراً بولا تو مرجان نے ایک بار پھر چڑتے جواب دیا جس پر سب لوگ ہنسنے لگے

بس کرو تم دونوں پھر سٹارٹ ہو گئے ہیں جاؤ سب لوگ آرام کر لو کھانے پر ملتے ہیں

مگر ہمارا کمرہ کہاں ہے؟

تمہارا تو چھت پر ہے بھالو

میں بھالو نہیں ہوں

دائمہ کی بات سنتے مرجان فوراً بولی تو زرخان نے اسے چڑھانا اپنا فرض سمجھا جس پر مرجان تقریباً چلائی تو سب نے ایک ساتھ قہقہ لگایا پھر مینا نے سب کو ان کے کمرے دیکھائے تو سب لوگ ہی اپنے اپنے کمروں میں جاتے سو گئے۔

سب لوگ آرام کرنے کے فریش سے زری پیلس کے لاؤنج میں پہنچے تو مینا نے سب کو کافی سرو کی تبھی زرمینہ بیگم لاؤنج میں داخل ہوئی اور آکر اپنے بچوں کے پاس بیٹھی

موم اب آپ کی طبیعت کیسی ہے

میں ٹھیک ہوں بہرام اب الحمدللہ

بہرام کے سوال پر زرمینہ بیگم مسکراتے بولیں تبھی زرخان لاؤنج میں داخل ہوا اور اس نے آتے سب سے پہلے زرمینہ بیگم کے پاؤں کو ٹیبل پر رکھتے ان کے نیچے تکیہ رکھا پھر ان کی کمر کے پیچھے رکھتا ان کے ماتھے پر شدت سے بوسہ دے گیا تو زرمینہ بیگم نے بھی اسے پیار کیا

تم میری موم کو کس کیوں کر رہے ہو

او کوئی جیلس ہو رہا ہے

لو پھر شروع ہو گئے یہ دونوں

بہرام کی بات پر زرخان تیکھی مسکراہٹ سے بولا تو دائمہ فوراً بولی جس پر سب نے قہقہ لگایا تبھی سفا لاؤنج میں داخل ہوئی

زرخان کے بچے میں آج تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی

سفا لاؤنج میں جیسے ہی داخل ہوئی تو اس کی نظر سامنے زرخان پر پڑی اور پھر سفا چلاتے

بولی تو زرخان نے اٹھ کر دوڑ لگائی جبکہ سفا اپنا جوتا اتارتی زرخان کے پیچھے بھاگی تو عائشہ اور ادا نے زرخان کو ہمت دینے کے لیے شور مچایا

یا اللہ میرا لڑکا سفا روکو

آنٹی آج میں آپ کے لڑکے کو چھوڑوں گی نہیں

زرخان کیا کیا ہے تم نے؟

زرمینہ بیگم کے سفا کو روکنے پر سفا فوراً بولی تو زرمینہ نے زرخان سے سوال کیا جس پر زرخان پریشانی سے کندھے اچکا گیا تو سب نے قہقہ لگایا

تو پھر تم بھاگ کیوں رہے ہو؟

اس ڈائن کا آپ کو پتہ نہیں ہے مما اس کا کھسا اتنی زور سے پڑتا ہے

زرمینہ بیگم کے سوال پر زرخان فوراً بولا تو بہرام نے قہقہ لگایا جبکہ عادل اور سہیل نے باقاعدہ طور پر تالی بجائی

بھائی کتنیوں سے مار کھا چکا

یہ ایک ہی ڈائن ہے جس نے زرخان خانزادہ پر ہاتھ اٹھایا ہے

سہیل کے سوال پر زرخان فوراً بولا تو زرمینہ بیگم اور دائمہ نے بھی ہنسی دبائی جبکہ لاؤنج میں اتنے سارے لوگوں کو دیکھ کر سفا اپنا جوتا واپس پھینک گئی تو ادا بھاگ کر سفا کے

پاس آئی اور پھر °360 سفا کے گرد گھومی

مجھے میری دیورانی پسند ہے

کیا شہزادی میں اس ڈائن سے شادی نہیں کرونگا

میں اتنی بھی بری نہیں

ادا کی بات پر زرخان چلاتے بولا تو سفا نے منہ بناتے جواب دیا اور پھر زرمینہ بیگم کو ملی تو زرمینہ بیگم نے سب سے تعارف کروایا

ویسے ادا مجھے بھی میری چھوٹی بہو بہت پسند ہے

زرمینہ بیگم کی بات پر سفا شرم سے سر جھکا گئی تو سب نے اس حسینہ کو دیکھا جو دکھنے میں دوسری ادا تھی ایک دم معصوم اور پیاری

مما ڈیہائیڈریشن ہو رہی ہے

مینا زرخان کو پانی دینا

زرخان گلا پکڑتے تقریباً صوفے پر گرتے بولا تو مینا نے زرخان کو پانی لا کر دیا جسے زرخان ایک ہی سانس میں پی گیا جبکہ سفا کے سوا سب نے اسے پریشانی سے دیکھا

پانی تین سانس میں پیتے ہیں زرخان

اوہو میں بھول گیا مینا باجی ایک لا دو میں تین سانس میں پی لیتا ہوں

زرمینہ بیگم کی بات پر زرخان گلاس فوراً مینا کی طرف بڑھاتا بولا تو مینا گلاس لے کر اندر گئی

ہو گیا تمہارا ڈرامہ؟

یس

زرمینہ بیگم کے سوال پر زرخان ہاں میں سر ہلاتا بولا تبھی مینا نے پانی گلاس کا زرخان کو پکڑایا جسے زرخان تین سانس میں پینے لگا

سفا بیٹا اپنی امی سے بات کرواؤ میری

امی سے کیوں آنٹی؟

بھئی مجھے ان کی بیٹی کو اپنی بیٹی بنانا ہے

زرمینہ کی بات سنتے سفا نے پریشانی سے سولا کیا تو زرمینہ بیگم نے فوراً جواب دیا جس پر سفا ہلکہ سا مسکراتی سر جھکا گئی جبکہ زرمینہ بیگم کی بات سنتے زرخان کو پانی پیتے اچھو لگی

آنٹی میں فون ملا کر لاتی ہوں

سفا زرخان کو اگنور کرتی اٹھ کر سیدھا زری پیلس کے لان میں آئی جبکہ سفا کے جاتے زرمینہ بیگم نے زرخان کو گھورا

مما میری حسینہ۔۔

بس زرخان کچھ تو لحاظ کرو تم کیا تمہیں دیکھائی نہیں دیتا ہے؟

کیا دیکھائی نہیں دیتا؟

زرخان ابھی بوک ہی رہا تھا کہ زرمینہ بیگم اس کی بات کاٹتے بولی جس پر زرخان نے پریشانی سے سوال کیا

گدھے انسان وہ تمہیں پسند کرتی ہے

ہاں تو میں تو اسے پسند نہیں کرتا نہ بھالو میں صرف اس حسینہ سے پیار کرتا ہوں جسے مما نے میرے لیے چنا ہے

مرجان کی بات سنتے زرخان فوراً بولا اور غصے سے اٹھ کر چلا گیا

میں کیا کروں اس ضدی کا

امی آپ کا فکر نہ کریں ہم ہیں نہ ہم دیکھ لیں گے

زرمینہ بیگم کے پریشانی سے بولنے پر تالیہ ان کے پاس بیٹھتی بولی تو زرمینہ بیگم نے ہاں میں سر ہلایا دوسری طرف زرخان جیسے ہی زری پیلس کے لان میں آیا تو وہ یک دم ٹھٹھکا اور پھر اس نے سامنے کھڑی سفا کو روتے پایا جس کی پیٹھ زرخان کی طرف تھی اور وہ اس بات سے انجان تھی کہ زرخان اس کے پیچھے کھڑا سب سن رہا ہے

جانتی ہوں امی میں اس اٹیلین شہزادے کی ہوں مگر وہ کب آئے گا مجھے سمجھ نہیں آتا پھر آئے گی وہ شہزادی جو سب کے گھر بسائے گی

سب کو ان کی خوشیاں لوٹائے گی

سفا روتے ہوئے بولی تو اس کی بات سنتے زرخان کو حیرت کا جھٹکا لگا تبھی سفا نے اپنی امی کے کہنے پر روتے ہوئے پوئم کی آخری لائینز پڑھی اور اسے پورا کیا

امی زرخان بہت اچھا آپ ایک دفعہ آنٹی سے بات تو کر لیں

امی۔۔امی

سفا کے ریکوئسٹ کرنے پر سفا کی ماں نے فون کاٹ دیا جبکہ سفا بس روتی ہوئی اپنی ماں جو بلاتی رہ گئی پھر سفا نے آنسو صاف کیے اور وہ گھر جانے کے لیے پلٹی تو اس کی نظر زرخان پر پڑی جو پریشانی سے کھڑا اس کو دیکھ رہا تھا

زرخان اب ہم کبھی نہیں ملیں گے کیونکہ میرے بابا نے میرا رشتہ اپنے دوست کے بیٹے سے کر دیا ہے

اور تم مان گئی منع کر دیتی

سفا جو یہی سمجھی تھی کہ زرخان نے کچھ نہیں سنا روتے بولی تو زرخان نے پریشانی سے جواب دیا جس پر سفا نے چونک کر زرخان کو دیکھا مگر پھر اپنا سر جھکا گئی

کیا میں تم سے اپنا ایک سیکریٹ شئیر کر سکتی ہوں؟

سفا کے روتے ہوئے سوال کرنے ہر زرخان نے پریشانی سے ہاں میں سر ہلایا

زرخان میں جب دس سال کی تھی تو امی نے بتایا تھا کہ جب ابھی میں پیدا بھی نہیں ہوئی تھی تو ان کی ایک ہمسائی تھیں جنہوں نے مجھے اپنے بیٹے کے لیے مانگا تھا وہ اپنے بچوں کو جوڑنے کے لیے کوئی پوئم لکھ رہی تھیں اور انہوں نے اپنے سب بچوں کے کپل بنائے تھے مگر ان کا جو سب سے چھوٹا بیٹا تھا اس کے ساتھ کوئی لڑکی نہیں تھی تو انہوں نے میرا امی کو بولا تھا اور امی مان گئی تھیں پھر انہوں نے اپنی پوئم کی آخری دو لائینز امی کو دی تھیں جو امی نے مجھے یاد کروائی تھیں اور کہا تھا ان کی پوئم کا اٹیلین شہزادہ مجھے لینے آئے گا مگر اس سب کے ساتھ ساتھ امی نے ان آنٹی سے یہ بھی کہا تھا کہ میرے بابا سخت ہیں اگر میرے بابا نے ان کے بیٹے کے آنے تک میری کہیں شادی نہ کی تو وہ ان کے بیٹے کے ساتھ میری شادی خوشی کریں گی مگر وہ اٹیلین شہزادہ ابھی تک نہیں آیا اور بابا نے اپنی ایک بزنس ڈیل کی وجہ سے میری شادی اپنے ایک دوست کے بیٹے سے پکی کر دی ہے اگر ہماری شادی ہو جاتی ہے تو بابا کے بزنس کو بہت پروفیٹ ہو گا اور میں بابا کو اس رشتے سے منع کر بھی دوں تو وہ میری ایک بھی نہیں سنیں گے اور میری زبردستی شادی کر دیں گے

مجھے امی نے کہا ہے میں واپس گھر

آ جاؤں اور اس کے بعد کبھی زری پیلس نہ آؤں میں تو امی کے کہنے پر اپنے اٹیلین

شہزادے کا انتظار کر رہی تھی مگر اس سے پہلے تم میری زندگی میں آئے اور مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ مجھے کب تم سے پیار ہو گیا میں جانتی ہوں تم مجھ سے پیار نہیں کرتے تم اپنی اس حسینہ سے پیار کرتے ہو وہ بہت خوش نصیب ہے جو اسے تم ملو گے مگر مجھ بدنصیب کو دیکھو میں خالی ہاتھ ہوں نہ تو مجھے میرا اٹیلین شہزادہ ملا اور نہ ہی مجھے میرا پیار ملا

سفا روتے ہوئے سب کچھ بولتی گئی جبکہ زرخان سب کچھ سانس روکے سنتا گیا وہ سمجھ گیا تھا کہ آج تک جس حسینہ کا اس نے انتظار کیا ہے وہ سفا ہی ہے جبکہ سفا یہ بات نہیں جانتی اسے پیار ہوا بھی ہے تو اپنے اٹیلین شہزادے سے ہی ہوا ہے بات ختم کرتے سفا نے سر اٹھا کر زرخان کو دیکھا جو کھڑا سفا کو ہی دیکھ رہا تھا پھر سفا آگے بڑھتی زرخان کے سینے سے جا لگی تو زرخان کو خود میں سکون اترتا محسوس ہوا آخر اس کا انتظار جو ختم ہو گیا تھا اسے اس کی حسینہ مل گئی تھی

زرخان خانزادہ سفا راجپوت تم سے بہت پیار کرتی ہے

سفا زرخان کے سینے سے لگی روتی بولی تو زرخان نے ہاتھ اٹھا کر سفا کو اپنے حصار میں لینا چاہا اس سے پہلے کہ زرخان سفا کے گرد حصار باندھتا سفا زرخان سے دور ہو گئی میں دعا کرتی ہوں تمہیں تمہاری حسینہ جلد مل جائے اور تم دونوں بہت خوش رہو اب

میں چلتی ہوں آج کے بعد ہم کبھی نہیں ملیں گے اللہ حافظ

سفا زرخان کو بولتی بھاگ کر لان سے سیدھے پورچ میں آئی اور اپنی گاڑی میں بیٹھتی وہاں سے چلی گئی جبکہ زرخان کو لگا جیسے اسے کسی نے دھکتے انگاروں پر لا کھڑا کیا ہو اس نے اپنی حسینہ کھو دی تھی کیونکہ اس کی حسینہ آج ایک بار پھر اسے چھوڑ کر جا چکی تھی زرخان کو اچانک اپنا سر گھومتا محسوس ہوا اور پھر اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا اور وہ یکدم زمین بوس ہو گیا

سفا روتی ہوئی فل سپیڈ میں گاڑی چلاتی اپنے گھر پہنچی اور پھر گاڑی سے اترتی سب کو نظر انداز کرتی سیدھا بھاگتی اپنے کمرے میں گئی

تم نے اپنی بیٹی کو زرا تمیز نہیں سیکھائی سلام ہی کر لیتا ہے بندہ مگر نہیں

حشام کی بات پر سفا کی ماں نازیہ خاموشی سے اٹھ کر سفا کے کمرے میں آئیں جہاں سفا اپنے بستر پر اوندھے منہ لیٹے اپنا منہ بیڈ میں دیے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی جبکہ اس کا منہ بیڈ میں گھسے ہونے کی وجہ سے سفا کے رونے کی آواز کمرے سے باہر نہیں آ رہی تھی سفا کی ماں چلتی سیدھا سفا کے کمرے میں آئی

سفا میں نے منع کیا تھا نہ تمہیں

تو مان تو گئی ہوں میں آپ کو منع تو نہیں کیا نہ میں نے خود بھلے ٹوٹ گئی ہوں مگر آپ کی عزت بچا لی ہے میں نے امی کر رہی ہوں میں شادی

نازیہ کمرے میں آتی پریشانی سے بولی تو سفا نے فوراً جواب دیا جس ہر نازیہ خاموش ہوئیں سفا۔۔

امی آپ کا اٹیلین شہزادہ کہاں ہے اسے بولیں مجھے یہاں سے لے جائے آپ کو زرخان نہیں پسند وہ اٹیلین شہزادہ تو پسند ہے نہ اسے بولیں مجھے لے جائے یہاں آپ کا شوہر مجھے ایک قید سے نکال کر دوسری قید میں ڈال رہا ہے امی آپ کی سفا مر جائے گی امی

اس سے پہلے کہ نازیہ کچھ بولتی سفا نازیہ کی بات کاٹتی بولی تو نازیہ نے بیڈ پر بیٹھتے سفا کو اپنے ساتھ لگایا

سفا کیا زرخان جانتا ہے تم اس سے محبت کرتی ہو

پہلے نہیں جانتا تھا امی مگر آج جب آپ نے کہا واپس آ جاؤ اور پھر کبھی اس سے نہ ملنا تو میں اسے بتا آئی امی " زرخان خانزادہ سفا راجپوت تم سے بہت پیار کرتی ہے"

نازیہ کے سوال پر سفا روتی بولی تبھی حشام کمرے میں داخل ہوا

مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ یہ لڑکی کوئی نہ کوئی گل ضرور کھلائے گی

حشام ہم ایک بار اس لڑکے سے۔۔۔

ہرگز نہیں اس کی شادی صرف اور صرف اعجاز سے ہوگی اور جب تک اس کی رخصتی نہیں ہو جاتی تب تک یہ اس کمرے میں رہے گی تمہارا موبائل اور باہر جانا بند ہے کل عاکف کی فیملی گھر آ رہی ہے اسے تیار رکھنا میں کل ہی شادی کی ڈیٹ پکی کر دونگا اب تم چلو یہاں سے

حشام جو سفا اور نازیہ کی ساری باتیں سن چکا تھا غصے سے بولا تو نازیہ نے کچھ کہنا چاہا جس پر حشام نازیہ کی بات درشتگی سے کاٹتا بولا اور سفا کی گاڑی کی چابی اور موبائل لیتا نازیہ کے ساتھ کمرے سے باہر آیا اور کمرے کو تالا لگا گیا جبکہ سفا اندر روتی ہوئی بیڈ کے پاس گرنے کے انداز میں بیٹھی اس بات سے انجان کہ اس کا کنفیشن اور باتیں زرخان کو کس حال میں پہنچا چکا ہے

میم زرخان سر باہر لان میں بیہوش پڑے ہیں

کیا؟

مینا کی بات سنتے زرمینہ بیگم پریشانی سے بولیں تو سب کوگ باہر کو بھاگے آخر زرخان بھی اب ان کی فیملی کا حصہ تھا جبکہ دائمہ زرمینہ بیگم کو سہارا دیتے باہر لائیں سہیل عادل اور سنان نے فوراً سے زرخان کو اٹھاتے گاڑی میں ڈالا اور اسے ڈرائیور کے ساتھ لے کر

سیدھا ہوسپٹل پہنچے جبکہ بہرام اور ساری لیڈیز گھر پر ہی موجود تھیں زرمینہ بیگم کا تو اپنے لاڈلے کے بارے میں سوچتے برا حال تھا جبکہ باقی سب بھی بہت پریشان تھے کیونکہ وہ تو ابھی دس منٹ پہلے ہی ہنستا ہوا لان میں گیا تھا

مینا سفا کہاں ہے؟

میم سفا میم تو کافی ٹائم پہلے ہی اپنے گھر چلی گئیں تھیں

زرمینہ بیگم کے سوال پر مینا فوراً بولی تو زرمینہ بیگم نے ہاں میں سر ہلایا تقریباً آدھے گھنٹے بعد بہرام کا فون بجا ان سب نے اٹلی آتے ہی اٹلی کے نمبرز لے لیے تھی تاکہ انہیں ایک دوسرے سے رابطے میں رہنے میں آسانی ہو

جی سنان بھائی

شکر ہے ٹھیک ہے میں موم کو بتا دیتا ہوں

بہرام نے فون اٹھاتے کان سے لگایا اور پریشانی سے بولا مگر پھر سنان کی بات سنتے تسلی سے بولتا فون کاٹ گیا

موم آپ فکر نہ کریں زرخان ٹھیک ہے بلکل سٹریس کی وجہ سے اس کا بی پی شوٹ کر گیا تھا اسے ہوش آگیا ہے بھائی اسے لے کر گھر آ رہے ہیں

سٹریس کس بات کا؟

یہ تو اب آپ کا لاڈلا ہی بتائے گا

بہرام کی بات سنتے سب نے شکر ادا کیا جبکہ زرمینہ بیگم پریشانی سے بولی تو بہرام نے فوراً جواب دیا پھر کچھ دیر میں سنان سہیل اور عادل زرخان کو لیتے لاؤنج میں داخل ہوئے اور اسے لیجاتے سیدھے اس کے کمرے میں بیڈ پر لیٹایا

زرخان مما کی جان کیا ہوا ہے؟

کچھ نہیں مما میں ٹھیک ہوں آپ پریشان نہ ہوں

زرخان جیسے ہی بیڈ پر لیٹا تو زرمینہ بیگم اس کے پاس آتی بولیں جس پر زرخان بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتا بولا تو زرمینہ بیگم نے اس کا ماتھا چوما

ہر وقت سٹوکس میں لگے رہتے ہو کبھی تو آرام بھی کر لیا کرو اب میں تمہیں کہیں نہیں جانے دونگی آرام کرو کچھ دن کام ہوتے رہیں گے

مما مجھے شیک پینا ہے

میں ابھی اپنے بیٹے کے لیے لاتی ہوں

زرمینہ بیگم کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو زرمینہ بیگم جواب دیتی دائمہ کے ساتھ نیچے چلی گئیں

کیا بات ہے زرخان ایسی کونسی بات کا سٹریس لے لیا تم نے کا تمہارا بی پی شوٹ

کر گیا؟

کچھ نہیں بھائی بس میرے کچھ سٹوکس ڈاؤن ہو گئے

سنان کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو تالیہ آگے بڑھی

یہاں کھڑے سب لوگ ہی جانتے ہیں کہ تم جھوٹ بول رہے ہو

ہاں زرخان بھائی مجھے ایسی باتیں سمجھ کم آتی ہیں مگر مجھے بھی پتہ ہے آپ جھوٹ بول رہے ہیں اور آج آپ نے آنٹی کو کشنز بھی نہیں رکھ کر دیے جو بھی بات ہے آپ ہم سے شئیر کرو

مجھے کسی سے کچھ شئیر نہیں کرنا میں ٹھیک ہوں

تالیہ کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو زرخان نے منہ موڑتے جواب دیا تو سہیل نے بہرام کو اشارہ کیا جس پر بہرام آگے بڑھتا زرخان کے پاس بیڈ پر بیٹھا

ہم دونوں ہمیشہ ایک دوسرے کو جواب دیتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی بات کا برا بھی نہیں مانتے پتہ ہے کیوں؟

کیوں؟

بہرام کی بات پر زرخان نے فوراً سوال کیا اس بات کا جواب تو وہ پہلے سے ہی ڈھونڈ رہا تھا مگر اسے جواب نہیں ملا تھا

کیونکہ ہم دونوں سگے بھائی ہیں اور بھائی بھلے ایک دوسرے سے لڑیں جھگڑیں جو مرضی کریں مگر ایک دوسرے کے بیسٹ فرینڈز ہوتے ہیں جو ایک دوسرے ہر بات شئیر کرتے ہیں کیا بات ہے چیمپ بھائی کو بھی نہیں بتاؤ گے؟

بہرام کی بات سنتے زرخان ایک دم بہرام کے گلے لگتا رونے لگا

بھائی مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی مجھے دھکتے انگاروں پر کھینچ کر رہا ہو میں کیا کروں مجھے سمجھ نہیں آرہا میں اتنا بڑا گدھا ہونگا مجھے نہیں پتہ تھا

کیا بات ہے چیمپ بتاؤ ہم مل کر سولو کریں گے دیکھنا تم

زرخان کے روتے ہوئے بولنے پر مرجان بھی آگے بڑھتی ان کے پاس بیٹھتی بولی تو زرخان نے مرجان کو دیکھا

تمہیں پتہ ہے ہم سب ایک دوسرے سے اپنی پروبلمز شئیر کرتے ہیں اور مل کر اسے سولو بھی کرتے ہیں

مرجان کی بات سنتے تالیہ بھی فوراً بولی تو زرخان نے سر جھکایا

چیمپ بولو بھی کیا بات ہے

بھائی سفا نے کہا وہ مجھ سے بہت پیار کرتی ہے اور سچ تو یہ ہے کہ میں بھی اس سے بہت پیار کرتا ہوں اس سے پہلے کہ میں اسے یہ بات بتاتا وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی بھائی

اس کے بابا نے اس کا رشتہ کسی اور سے کر دیا ہے اور وہ ہمیشہ کے لیے مجھ سے دور ہو گئی ہے بس یہ خیال ہی آیا تھا میرے زہن میں اور اس کے بعد سب طرف اندھیرا چھا گیا تھا مگر آپ مما کو مت بتانا میں انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا

سنان کی بات سنتے زرخان سر جھکاتے بولا تو سب نے ایک دوسرے کو پریشانی سے دیکھا اس سے پہلے کہ کوئی کچھ بولتا مینا بھاگتی ہوئی کمرے میں آئی

زرخان سر میم کی طبعیت خراب ہو گئی ہے دائمہ کہہ رہی ہیں انہیں ایمرجنسی ہوسپیٹل لیجانا ہو گا

مینا کی بات سنتے زرخان اٹھ کر بھاگتا کمرے سے باہر نکلا تو سب لوگ باری باری اس کے پیچھے آئے زرخان جیسے ہی کیچن میں پہنچا تو زرمینہ بیگم فرش پر لیٹی گہرے سانس لے رہی تھیں

زرخان ہمیں انہیں ہوسپیٹل لیجانا ہو گا

مینا مما کی ڈاکٹر کو فون کرو بولو ایمرجنسی ہے ہوسپیٹل پہنچے

دائمہ کی بات سنتے زرخان بھاگ کر زرمینہ بیگم کے پاس آتا انہیں گود میں اٹھاتا چلایا اور باہر کو بھاگا جبکہ زرخان کے پیچھے پیچھے باقی سب بھی باہر بھاگے اور زرمینہ بیگم کو لیتے ہوسپیٹل پہنچے اور پھر زرخان نے گاڑی سے نکالتے انہیں سٹریچر پر لیٹایا جبکہ سہیل

گاڑی کو پارکنگ میں کھڑا کرنے چلا گیا زرمینہ بیگم کی سٹریچر جیسے ہی ہوسپٹل میں داخل ہوئی تو ان کی ڈاکٹر جو ان کا ہی ویٹ کر رہی تھی بھاگتی ہوئی زرمینہ بیگم کے پاس آئی

ہمیں ان کا ایمرجنسی اوپریشن کرنا ہوگا اوپریشن تھیٹر لے کر چلو مسٹر زرخان آپ فارمیلیٹیز پوری کر دیں

ڈاکٹر زرمینہ بیگم کو چیک کرتی بولی اور پھر زرخان سے کہتی زرمینہ بیگم کو اوپریشن تھیٹر لے گئی تو سب لوگ ان کے پیچھے آئے جبکہ زرخان اور عادل فارمیلیٹیز پوری کرنے چلے گئے تبھی سہیل ہوسپٹل میں داخل ہوا اور اسے سامنے ہی ریسیپشن پر زرخان اور عادل نظر آئے تو وہ ان کی طرف بڑھا

زرخان موم کہاں ہے

اوپریشن تھیٹر لے کر گئے ہیں

سہیل کے سوال پر زرخان فوراً بولا اور پھر پیمینٹ کرتا اوپریشن تھیٹر کی طرف آیا جہاں باقی سب بیٹھے زرمینہ بیگم کی خیریت کی دعائیں کر رہے تھے تقریباً آدھے گھنٹے بعد زرمینہ بیگم کی ڈاکٹر باہر آئی تو زرخان فوراً آگے بڑھا

مبارک ہو زرخان حنان آیا ہے

اور مما کیسی ہیں

ڈاکٹر کی بات سنتے زرخان فوراً بولا

اوپریشن بہت کریٹیکل تھا زرخان اور ہم نے ماں اور بچے کو بہت مشکل سے بچایا ہے ابھی دونوں خطرے سے باہر ہیں فلحال زرمینہ بیہوش ہیں جیسے ہی انہیں ہوش آئے گا تو ہم انہیں روم میں شفٹ کر دیں گے پھر تم ان دونوں سے مل سکو گے

ڈاکٹر کی بات سنتے سب نے شکر ادا کیا تو زرخان نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر ڈاکٹر وہاں سے چلی گئی پھر بیس پچیس منٹ بعد ایک نرس زرخان کے پاس آئی

مسٹر زرخان آپ کی مما کو ہوش آ گیا ہے وہ آپ کو بلا رہی ہیں روم نمبر 83 میں چلے جائیں

نرس کی بات سنتے زرخان ہاں میں سر ہلاتا آگے بڑھا تو باقی سب بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں آئے جہاں زرمینہ بیگم بیٹھی سوپ پی رہی تھیں سب کو اندر آتا دیکھ کر زرمینہ بیگم ہلکہ سا مسکرائی تو زرخان آگے بڑھتا ان کو اپنے سینے سے لگا گیا

مما آپ ٹھیک ہیں نہ؟

ہاں مما کی جان مما بلکل ٹھیک ہیں

زرخان کے سوال پر زرمینہ بیگم مسکراتے بولیں تو زرخان بھی مسکرایا

دیکھو حنان آیا ہے

زرمینہ بیگم کی بات سنتے زرخان ایکسائیٹڈ سا بے بی کورٹ کی طرف بڑھا اس سے پہلے کہ حنان کو زرخان اٹھاتا مرجان بیچ میں آتی حنان کو گود اٹھا گئی تو زرخان کا منہ بنا

ماشاءاللہ یہ کتنا پیارا ہے

بھالو مجھے دو میرا بھائی

مرجان حنان کے گال پر کس کرتی بولی تو زرخان منہ بناتے بولا اور آگے بڑھا اس سے پہلے زرخان حنان کو مرجان سے لیتا تالیہ بیچ میں آتی حنان کو گود میں لے گئی

بھوتنی مجھے دو حنان

دیکھو مروا یہ کتنا پیارا ہے

زرخان کی بات کو نظر انداز کرتے تالیہ مروا سے بولی تو مروا نے مسکراتے حنان کو گود لیا تو زرمینہ بیگم نے اپنی ہنسی دبائی

بھابھی حنان کو مجھے دیں

سنان بھائی آپ نہیں دیکھیں گے اپنے بھائی کو

زرخان کو اگنور کرتے مروا سنان سے بولی تو سنان نے مسکراتے حنان کو گود لیا

بھائی میں تو آپ کا چیمپ ہوں نہ مجھے دیں

زرخان کی بات پر سنان نے ہاں میں سر ہلایا اور حنان کو آگے کیا تو زرخان خوش ہوتا

آگے بڑھا تبھی تالیہ کے سہیل کو اشارہ کرنے پر سہیل فوراً سے حنان کو گود میں لے گیا تو زرخان نے رونی صورت بنائی آخر اس نے پورے نو مہینے حنان کا انتظار کیا تھا اور اب یہ اس کے جن بھوت بہن بھائی حنان اسے دے ہی نہیں رہے تھے

سہیل بھائی دیں مجھے

عادل تم نہیں ملو گے حنان سے

زرخان کی بات پر سہیل نے فوراً بولتے حنان کو عادل کی گود میں ڈالا تو عادل نے بھی حنان کو پیار کیا

عادی بھائی دیں نہ مجھے

زرخان کی بات سنتے ابھی عادل کچھ بولتا اس سے پہلے ہی ادا آگے بڑھی اور اس نے حنان کو عادل کی گود سے پکڑا اور جا کر بہرام کے پاس کھڑی ہوئی تو زرخان نے زرمینہ کو دیکھا جو کندھے اچکا گئیں

شہزادی مجھے دو نہ

دائمہ آپ نہیں دیکھیں گی حنان کو

زرخان کی بات پر بہرام فوراً بولا تو ادا نے ہنستے حنان کو دائمہ کی گود میں دیا جس پر دائمہ ہلکہ سا مسکرائی مگر پھر انہوں نے حنان کو دیکھتے زرخان کو پکڑایا جو منہ لٹکائے کھڑا تھا

تو زرخان ایسے خوش ہوا جیسے کوئی دو سال کا بچے لولی پوپ لینے ہر خوش ہوتا ہے جبکہ زرخان کی مسکراہٹ دیکھتے سب لوگوں نے قہقہ لگایا تو زرخان حنان کو لیتے زرمینہ بیگم کے پاس آیا

پیارا ہے نہ

بہت زیادہ

زرمینہ بیگم کے سوال پر زرخان فوراً بولا تو زرمینہ بیگم ہلکہ سا مسکرائی

شکر ہے حنان نے اس کا دیھان بٹایا

بہرام کے ہلکی آواز میں بولنے پر سب نے ہاں میں سر ہلایا

بھئی میں تو اب دادی بننا چاہتی ہوں

دائمہ کی بات سنتے سب نے ادا ار بہرام کو دیکھا تو ادا شرم سے سر جھکا گئی

میں تو چاہتی ہوں بس اب جلد از جلد میرے سب بچوں کی شادی ہو جائے

مگر موم تالیہ اور سنان بھائی کی شادی کیسے ہو سکتی ہیں وہ دونوں سگے بہن بھائی ہیں

ایسا تم سے کس نے کہا بہرام کے سنان اور تالیہ سگے بہن بھائی ہیں

زرمینہ بیگم کے مسکرا کر بولنے ہر بہرام پریشانی سے بولا تو زرمینہ بیگم نے سوال داغا

مما تالیہ ڈیڈ کی ناجائز اولاد ہے جبکہ سنان بھائی ڈیڈ اور آپ کی جائز اولاد اور نسل تو

باپ سے ہوتی ہے اس لحاظ سے دونوں سگے بہن بھائی ہوئے

ہاں میں مانتی ہوں تالیہ آیاز کی ناجائز اولاد ہے اور نسل باپ سے ہوتی ہے مگر۔۔

مگر کیا مما؟

بہرام کی بات پر زرمینہ بیگم فوراً بولی اور پھر بولتے بولتے رکی تو زرخان نے سوال کیا

سنان میری اور آیاز کی سگی اولاد نہیں ہے وہ مروا کے باپ شعیب ملک کی اولاد ہے

میری اور آیاز کی شادی کے بعد تین سال تک ہمارے گھر کوئی اولاد نہ ہوئی شعیب اور

آیاز بہت اچھے دوست تھے شعیب نے دو شادیاں کی تھیں ایک اپنی ماں کے کہنے پر

اور دوسری اپنی پسند سے سنان کی ماں شعیب کی پہلی بیوی تھی جو اس نے اپنے گھر

والوں کے کہنے پر کی تھی سنان کی پیدائش کے چند مہینوں بعد سنان کی ماں فوت ہوگئی

اور شعیب نے تو کبھی بھی سنان کو پیار کیا ہی نہیں تھا تو آیاز شعیب کی ماں سے سنان

کو گھر لے آئے تھے اور پھر اسے نام تو اس کی ماں کی پسند کا دیا تھا سنان مگر شناخت

آیاز نے اپنی دی تھی شعیب ملک یہ بات کبھی جان ہی نہ سکا کہ سنان اس کا بیٹا ہے

ہم نے سب پر یہی ظاہر کیا کہ تین سال بعد میرے گھر اولاد پیدا ہوئی ہے اور سب نے

سنان کو میرا اور آیاز کا بیٹا ہی سمجھا سنان کے گھر آنے سے ہماری خوشیاں گھر آگئیں اور پھر پورے

دو سال بعد بہرام اس دنیا میں آیا اللہ نے ہم سے خوش ہوتے ہمیں

بھی اولاد سے نواز دیا مگر پھر بہت عرصے بعد جا کر مجھے پتہ چلا کہ آیاز ایک عیاش آدمی ہے اور اس نے ایک ساتھ کتنی ہی عورتوں کے ساتھ غلط کیا ہے جب میں نے آیاز کو سمجھانا چاہا تو اس نے مجھے مار پیٹ کر خاموش کروا دیا اور پھر میں بھی خاموش ہو گئی اور اپنے دونوں بیٹوں میں گم ہو گئی پھر ایک دن تالیہ کی ماں میرے پاس آئی اور اس نے بتایا کہ تالیہ بھی آیاز کی اولاد ہے مگر ناجائز تالیہ کی ماں آیاز سے اپنی بیٹی کے حصے کی جائیداد مانگنے آئی تھی آیاز اس وقت گھر نہیں تھا پھر مجھے اس عورت نے ایک ایڈریس دیا اور کہا تالیہ وہاں ہے آیاز کو کہے اپنی بیٹی کو خود سنبھالے اور پھر وہ چلی گئی کہاں گئی زندہ ہے یا نہیں میں نہیں جانتی بہرام کے بعد مجھے بیٹی کا شوق پیدا ہوا ٹھیک ویسی بیٹی جیسی شعیب ملک کی دوسری بیوی رقیہ کے پاس تھی مروا شعیب ملک۔۔

تو کیا مروا بھی ہماری طرح ناجائز اولاد ہے

میں ناجائز نہیں ہوں میں شعیب ملک کی جائز اولاد ہوں میری ماں رقیہ اور شعیب ملک کا گواہوں کے ساتھ نکاح ہوا تھا مگر اسے بیٹی نہیں بیٹا چاہیئے تھا جب تک میری ماں زندہ رہی اس نے مجھے سنبھالا جیسے ہی میری ماں فوت ہوئی اس نے مجھے میری ہی ماں کی موت کی وجہ بنا کر گھر سے نکال دیا اور پھر مجھے ساجدہ بی بی نے

پالا اور پھر میں ان کی ہی بیٹی بن گئی

زرمینہ بیگم ابھی سٹوری سنا ہی رہی تھیں کہ مرجان بیچ میں بولی جس پر مروا نے چلاتے اور روتے جواب دیا تو دائمہ نے آگے بڑھتے مروا کو سنبھالا

پھر مجھے بیٹی کی خواہش تہمینہ علی کے گھر پر لے گئی جہاں تالیہ پرورش پا رہی تھی تالیہ کو دیکھتے ہی مجھے اس سے رغبت ہوئی اس کی رگوں میں بھی تو وہی خون تھا جو میرے بہرام کی رگوں میں تھا تالیہ حسن کا دوسرا نام تھی اس کی گرے آنکھیں اسے اس کے بھائی اور باپ سے ملاتی تھیں جبکہ اس کے سنہرے بال اسے اس کی ماں سے ملاتے تھے تالیہ واقع بہت حسین تھی تالیہ کو دیکھتے ہی میں نے سوچ لیا تھا میں اسے میرے سنان کی دلہن بناؤں گی اس دن تالیہ سے مل کر میں گھر واپس آگئی میں نے تالیہ کے بارے میں کسی کو بھی نہیں بتایا پھر میں ایک دن اپنی ایک دوست کے گھر حیدرآباد گئی جہاں مجھے فاروقی صاحب اور تبسم فاروقی ملے وہ دونوں انتہائی اچھے انسان تھے مجھے ان کے ساتھ وقت گزار کر اچھا لگا فاروقی صاحب اپنی بیوی کے ہمراہ میری دوست کے گھر آئے تھے وہ میری دوست کے دور کے رشتےدار تھے باتوں ہی باتوں میں انہوں نے مجھے بہن بول دیا اور اپنے گھر کھانے پر بلایا تو میں اور میری دوست ان کے گھر کھانے پر گئے انہوں نے مجھے چند ہی گھنٹوں میں منہ بولی

بہن بنا لیا تھا جب میں فاروقی صاحب کے گھر گئی تو مجھے پتہ چلا ان کے تین بچے ہیں عادل رانیہ اور ادا ادا اس وقت صرف پانچ سال کی تھی اور بہت شرارتی تھی اس نے اپنی ماں اور بہن بھائیوں کے ناک میں دم کر رکھا تھا ادا کو دیکھتے مجھے ادا پسند آگئی اور میں نے اسے ادائے جاں کا نام دیا اور سوچ لیا کہ اسے اپنے بہرام کی دلہن بناؤں گی بہرام جتنا خاموش طبعیت تھا ادا اتنی ہی شرارتی تھی ان دونوں کی جوڑی بہت اچھی بنتی تھی اس کے بعد مجھے رقیہ نے مروا کا خیال رکھنے کا کہا کیونکہ اس کی طبعیت ٹھیک نہیں رہتی تھی تو مجھے مروا کے ساتھ عادل کی جوڑی اچھی لگی اور پھر میں نے فاروقی صاحب سے عادل اور ادا کا رشتہ مانگ لیا جس پر انہوں نے فوراً ہاں کی مگر کہا کہ ابھی کسی کو نت بتانا وقت انے پر بتائیں گے میں نے بھی ان کی بات مان لی اور خاموش ہو گئی

آپ کو میرا اور زرخان کا کیسے پتہ چلا

زرمینہ بیگم کی بات سنتے مرجان فوراً بولی

مجھے تمہاری آنکھوں نے اپنی طرف کھینچا وہ کوئی عام آنکھیں نہیں تھیں وہ میرے بہرام کی آنکھیں تھیں میں نے تمہیں ایک عورت کے ساتھ ایک کوٹھے پر جاتے دیکھا تم بہت سٹائلش تھی اور تمہاری آنکھیں بلکل بہرام جیسی تھیں میں اس کوٹھے کی

مالکن کے پاس گئی اور میں نے تمہارا پوچھا تو مجھے پتہ چلا تم بھی آیاز کی ناجائز اولاد ہو اور تمہاری ماں تمہیں پیدا کرتے وقت مر گئی تھی اس وقت تو میں خاموشی سے واپس آ گئی مگر مجھے تمہیں اپنے پاس لانے کی فکر لگی کیونکہ تالیہ تو ایک گھر میں عزت سے پرورش پا رہی تھی اور بہت اچھی پرورش پا رہی تھی مگر تم ایک کوٹھے پر تھی اور تمہیں پال پوس کر بڑا بھی کس لیے کیا جا رہا تھا میں اچھے سے جانتی تھی ابھی مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ایک دن میری بھائی بھابھی کی اچانک کار ایکسیڈنٹ میں ڈیتھ ہو گئی سہیل میرے بھائی کا بیٹا ہے میں سہیل کو اپنے پاس لے آئی سہیل اور بہرام ہم عمر تھے سہیل شروع سے ہی بہرام کو دیکھتے مجھے موم کہتا تھا مجھے کسی نے بتایا کہ تم بہت لڑاکا ہو اور اپنی حفاظت بہت اچھے سے کرتی ہو اور پھر سہیل بھی میرے گھر آ گیا تو میں نے شرارتیں سہیل کے لیے لڑاکا مرجان چن لی جو اسے ہمیشہ سیدھا رکھے مگر مجھے تمہیں اس کوٹھے سے اپنے گھر لانا تھا میں نے آیاز سے بات کی اور جب اسے پتہ چلا تم اس کی ہی بیٹی ہو تو اس نے منع کر دیا جب میں نے اس سے اس بات پر لڑنا شروع کیا تو اس نے مجھے مارا پیٹا اتنا مارا کہ میں بیہوش ہو گئی اور وہ سمجھا میں مر گئی ہوں تو اس نے مجھے رات کے اندھیرے میں دفنا دیا پھر کچھ ہی دیر بعد رقیہ نے اپنے گارڈز کی مدد سے مجھے باہر نکالا اس نے مجھے ٹریٹمنٹ دی میں تین سال تک

اس کی بہن کے گھر رہی اور رقیہ نے ہی مجھے بتایا کہ آیاز نے شعیب ملک کو بتایا تھا کہ ایک اٹیلین عورت سے بھی اس کا ایک ناجائز بیٹا ہے جو اس کی ماں کے مرنے کے بعد سے اٹلی کے دارالحکومت روم میں ایک یتیم خانے میں ہے اور تبھی مجھے خبر آئی کہ تہمینہ علی فوت ہو گئیں ہیں اور میں پھر تالیہ کو اپنے پاس لے آئی میں نے تالیہ سے اپنے بیٹوں اور مرجان سے اپنی بیٹی کی خواہش پوری کی اور پھر مجھے پتہ چلا ادا اب بڑی ہو گئی ہے تو میں ادا کو دیکھنے اس کے گھر گئی وہ میرے بہرام کی امانت تھی اور پھر میں نے ادا کو اپنی گلی کے کونے پر کسی لڑکے کی بائیک سے اترتے دیکھا وہ کون تھا میں نہیں جانتی تھی ہاں مگر وہ عادل نہیں تھا یہ میں اچھے سے جانتی تھی میں اس دن خاموشی سے واپس آگئی اور پھر فاروقی صاحب کو اپنے پاس ملنے کے لیے بلا لیا اور انہیں سب بتایا وہ باپ تھے پریشان کیوں نہ ہوتے مگر میں نے انہیں تسلی دی اور انہیں واپس بھیج دیا اور میں نے پھر اس پوئم کو لکھنا شروع کیا جس کے اختتام پر میرے سارے بچے میرے پاس ہوں میں رقیہ کی بہن کے گھر تھی جب میں نے مرجان کو اس کوٹھے والی سے خریدا اور مرجان کے زمہ ادا اور تالیہ کو لگایا میں جانتی تھی مرجان سب کر لے گی اور اس نے کیا بھی جب میں پوئم کے اختتام پر پہنچی تو مجھے اندازہ ہوا سب کے کپل ہیں مگر اس اٹیلین شہزادے کا کوئی کپل نہیں اس وقت رقیہ کی بہن نازیہ ماں بننے والی

تھی اور اس کے گھر بیٹی کی آمد تھی تو میں نے اٹیلین شہزادے کے لیے نازیہ کی حسینہ کو چن لیا نازیہ خوشی خوشی مان تو گئی مگر پھر اپنے شوہر سے ڈرتے اس نے بس اتنا کہا کہ اگر میرے شہزادے کے آنے تک اس کی حسینہ سنگل ہوئی اور زندہ ہوئی تو وہ اپنی حسینہ اس اٹیلین شہزادے کے ساتھ بھگا دے گی اور میں نے ہنس کے اوکے کر دیا پھر مجھے پتہ چلا ادا گھر سے بھاگنے کا فیصلہ کر چکی ہے تو میں نے فوراً سے تالیہ کو مرجان کے حوالے کرتے انہیں حیدرآباد بھیجا اور مرجان کو ادا کی حفاظت کرتے میرے بہرام کی دلہن بنانے کا کہا اور میں خود اٹلی آ گئی اٹلی آنے کے بعد میں نے پورے روم کے یتیم جانوں میں زرخان کو ڈھونڈا اور پھر آخر کار مجھے میرا اٹیلین شہزادہ مل گیا جو بلا کا حسین تھا زرخان کو دیکھتے میری ممتا ایک بار پھر جاگی اور میں نے زرخان کو لیگلی گود لے لیا اس وقت زرخان کا نام مارک سیگل تھا پھر میں نے اس کا نام پرمانینٹ زرخان

خانزادہ کر دیا وقت گزرتا گیا زرخان بڑا ہوتا گیا اور وہ اٹلی کا سٹاک مارکیٹر بن گیا وہ اتنا حسین تھا کہ اکثر عورتیں گھر آتی اور اس کی شادی اپنی بیٹی سے کروانے کا کہتی مگر میں انہیں یہ بول دیتی کہ اس کی منگنی ہوئی ہے اور وہ واپس چلی جاتیں اور پھر آہستہ آہستہ تم سب بچے پوئم کو پورا کرتے مجھ تک پہنچ گئے

مگر موم عائشہ کہاں ملی آپ کو اور اس کا ہورا نام عائشہ عالم ہے عالم کون ہے؟

زرمینہ بیگم کے سٹوری ختم کرنے پر بہرام فوراً بولا

عائشہ میرے بیٹے عالم رضا کی بیٹی ہے جب عائشہ چھ ماہ کی تھی تو میرے بیٹے اور بہو کو کسی نے قتل کر دیا کس نے کیا آج تک پتہ نہیں چلا تب سے عائشہ میرے پاس رہتی ہے اور مجھے ہی اپنی ماں سمجھتی ہے

بہرام کے سوال پر دائمہ فوراً بولی تو سب لوگ خاموش ہوئے

اب تم سب کو پوئم کے سب حصے سمجھ آگئے نہ؟

زرمینہ بیگم کے سوال پر سب نے ہاں میں سر ہلایا تو زرمینہ بیگم نے سنان کو دیکھا

سنان مجھے معاف کر دو میں نے تم سے اتنا بڑا راز چھپایا

اچھا کیا آپ نے چھپایا اگر آپ نہ چھپاتی تو شاید آج میں زندہ نہ ہوتا

زرمینہ بیگم کی بات پر سنا فوراً بولا تو زرمینہ بیگم نے اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا جس پر سنان خاموشی سے آکر ان کے پاس بیڈ پر بیٹھا

زرخان

زرمینہ بیگم کے آواز دینے پر زرخان ہلکہ سا مسکرایا اور پھر حنان کو بے بی کورٹ میں ڈالتا فوراً تالیہ کا ہاتھ پکڑتا اسے لے کر زرمینہ بیگم کے پاس آیا تو زرمینہ بیگم نے تالیہ کا ہاتھ پکڑا

سنان کیا تم میری بیٹی کا خیال رکھو گے

اپنی جان سے بھی بڑھ کر رکھوں گا

زرمینہ بیگم کے سوال پر سنان فوراً بولا تو زرمینہ بیگم نے تالیہ کو دیکھا

تالیہ کیا تم میرے بیٹے کو سنبھالو گی

جی مگر میں تنگ بھی بہت کرونگی

زرمینہ بیگم کے سوال پر تالیہ نے فوراً جواب دیا تو زرمینہ بیگم نے تالیہ کا ہاتھ سنان کے ہاتھ میں دیا اور پھر ان دونوں کو پیار کیا تو وہ دونوں اٹھ کر دائمہ کے پاس آئے جس پر دائمہ نے بھی انہیں ڈھیروں دعائیں اور پیار سے نوازا پھر زرخان مرجان اور سہیل کا ہاتھ پکڑتے ان دونوں کو زرمینہ بیگم کے پاس لایا

مجھے قبول ہے موم مجھے کوئی مسئلہ نہیں میں آپ کی بیٹی کو بہت پیار کرونگا

اس سے پہلے کے زرمینہ بیگم کچھ بولتی سہیل خود ہی بول پڑا تو زرمینہ بیگم نے مرجان کو دیکھا اور مسکرائی

مرجان کیا تمہیں میرا اٹھر کی بیٹا قبول ہے

زرمینہ بیگم نے مرجان کے انداز میں سوال کیا تو مرجان نے شرماتے ہاں میں سر ہلایا

جبکہ اس کی بدلتی لال رنگت دیکھتے سب لوگ حیران ہوئے تو زرمینہ بیگم نے سہیل کے ہاتھ

مرجان کا ہاتھ پکڑایا تو سہیل مرجان ہاتھ کندھے پر رکھتا سیدھے دائمہ کے

پاس پہنچا تو دائمہ نے ان دونوں کو پیار کیا پھر زرخان مروا اور عادل کا ہاتھ پکڑتے

زرمینہ بیگم کے پاس لایا

عادل مروا تم دونوں کو کوئی اعتراض تو نہیں

زرمینہ بیگم کے سوال پر مروا نے نفی میں سر ہلایا جبکہ عادل کو خاموش دیکھتے سب

لوگ حیران ہوئے

عادل بیٹا جواب دو

میں یہ شادی نہیں کر سکتا

دائمہ کی بات پر عادل سر جھکاتے بولا تو مروا کے اندر کچھ ٹوٹ سا گیا

کیا میں وجہ جان سکتی ہوں عادل؟

آنٹی آپ جانتی ہیں ہم مڈل کلاس فیملی سے ہیں اور ہمارے ہاں مروا جیسی لڑکیاں

گزارا نہیں کر سکتیں میں یہ نہیں کہہ رہا کہ مروا غلط ہے مگر مروا کا کام سنتے امی کبھی

نہیں مانیں گی باقی سب کی تو فکر بھی نہیں مجھے

مروا کیا تم اپنا کام چھوڑ دو گی شادی کے بعد

زرمینہ بیگم کے سوال پر عادل فوراً بولا تو زرمینہ بیگم نے مروا سے سوال کیا جس پر مروا نے نم آنکھیں اٹھاتے زرمینہ بیگم کو دیکھا اور پھر ہاں میں سر ہلایا

عادل لوگوں کا گھر بہت چھوٹا سا ہے تم گزارا کر لوگی

بھلے چھوٹا سا ہے مگر اس میں اپنوں کا پیار تو ہے اگر مجھے اپنوں کے پیار کے لیے خود کو بھی کچھ کرنا پڑا تو میں کر دونگی میں عادل کی امی سے ملنے سے پہلے ہی اپنے سب اکاؤنٹس ڈیلیٹ کر دونگی اور اس زندگی کو خیر آباد کہہ دونگی

میں بہرام لوگوں کی طرح کروڑوں روپے نہیں کماتا میں صرف چند لاکھ کماتا ہوں اس میں گھر کا سرکل چلتا ہے میں تمہارے لیے برینڈڈ کپڑے افورڈ نہیں کر سکوں گا اور نہ ہی بڑے برینڈز کا کھانا

زرمینہ بیگم کی بات پر مروا روتے بولی تو عادل نے فوراً جواب دیا جس پر مروا نے ایک نظر زرمینہ بیگم کو دیکھا

اگر آپ میری عام ڈریسز میں بھی تعریف کرو گے تو میں وہ بھی پہن لونگی اور اگر پیار سے کسی ٹھیلے سے چاٹ بھی کھلاؤ گے تو ہنس کر کھا لونگی شکایت نہیں کرونگی

میں ہر کام کے لیے الگ ماسی آفورڈ نہیں کر سکتا

مجھے گھر کے سارے کام آتے ہیں ساجدہ بی بی نے مجھے سب سیکھایا ہے ہاں کافی

ٹائم سے کیا نہیں مگر ڈیلی کرونگی تو آہستہ آہستہ آ جائے گا

مروا کی بات سنتے عادل فوراً بولا تو مروا نے پھر جواب دیا تبھی زرخان اگے بڑھا

بھائی آپ جتنی مرضی کوشش کر لو انہوں نے آپ کا پیچھا نہیں چھوڑنا اس لیے

میری مانو ہاں کر دو مجھے کوئی اعتراض نہیں آنٹی

زرخان کی بات سنتے عادل نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا تو زرمینہ بیگم نے ان دونوں کو پیار کرتے مروا کا ہاتھ عادل کے ہاتھ میں دیا پھر عادل اور مروا بھی دائمہ کے پاس آئے اور ان سے دعائیں لیں

امی یہاں نہیں ہے تو کیا ہوا میں تو ہوں نہ مجھ سے دعا لے لو بھائی

ادا کے منہ بنا کر بولنے پر عادل مسکراتا ہوا مروا کے ساتھ ادا کے آگے کھڑا ہوا تو ادا نے دائمہ کی ظرح دعا دی جس پر سب لوگ ہنسنے لگے تو زرخان فوراً سے آگے بڑھا اور بہرام اور ادا کا ہاتھ پکڑتے زرمینہ بیگم کے پاس لایا

بہرام تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں

مجھے تو کوئی اعتراض نہیں بس آپ کی بہو کی حالت غیر ہوتے دیکھ کر مجھے ترس آ جاتا ہے اور میں دور ہو جاتا ہوں

کتنے بے شرم ہیں آپ

زرمینہ کی بات پر بہرام ہنستے بولا تو ادا نے غصے سے جواب دیا

ادا تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں

ہے آنٹی مجھے اعتراض ہے

کیا اعتراض ہے

زرمینہ کی بات پر ادا رونی صورت بناتی بولی تو زرمینہ بیگم نے مسکراتے سوال کیا

سب کو آپ نے اچھے والے ہزبینڈ دیے ہیں اور مجھے پاگل سانڈھ دیا ہے

ادا کے منہ بنا کر بولنے پر بہرام نے اسے گھورا تو ادا نے ایسے ظاہر کیا کہ وہ اسے دیکھ ہی نہیں رہی

تم گھر چلو تمہیں میں بتاتا ہوں

میں گھر ہی نہیں جاؤنگی میں آنٹی کے پاس یہی رہوں گی

بہرام کی بات پر ادا منہ بناتی بولی تو زرمینہ بیگم نے ہنستے ادا کا ہاتھ بہرام کے ہاتھ میں دیا جس پر ادا ہلکی سی چیخ مار گئی

کیا ہوا ڈارلنگ ریلکس میرا بچہ کچھ نہیں ہوا

اللہ کرے آپ سیڑھیوں سے گر جائیں اور آپ کا منہ سر پھٹ جائے

بس میری جان اتنی دعائیں نہ دیا کرو مجھے

بہرام کی بات سنتے ادا چڑھتے بولی کیونکہ بہرام نے ادا کا ہاتھ دبایا تھا اور ادا کے ہاتھ میں پہنی انگوٹھی ادا کو چبھی تھی ادا کی بات سنتے بہرام مسکراتے بولا اور پھر دائمہ کے سامنے آ کر کھڑا ہوا تو دائمہ نے ان دونوں کو پیار کیا پھر بہرام جیسے ہی مڑا ان کی نظر زرمینہ پر پڑی جو آفسردہ تھیں

کیا ہوا موم؟

میرے سب بچے مکمل ہیں کاش میرا زرخان بھی مکمل ہو جاتا

ارے آپ فکر نہ کریں دیکھنا میں میرے چیمپ کو جلد پورا کر دونگا انشاء اللہ

بہرام کے سوال پر زرمینہ فوراً بولی تو بہرام نے فوراً جواب دیا جس پر زرخان بات کو سمجھتے بہرام کے گلے لگا گیا تو زرمینہ بیگم بھی اپنے بچوں کو دیکھتے مسکرانے لگیں

زرمینہ بیگم کو پورے چار دن بعد ہوسپیٹل سے آج ڈسچارج کیا جا رہا تھا سب لوگ ہی اپنے نئے بھائی ہو گھر میں ویلکم کرنے کے لیے پرجوش تھے زرخان نے حنان کا کمرہ خاص طور پر تیار کروایا تھا اور اس میں دنیا جہان کے سٹف ٹوائز لا کر رکھے تھے جن سے حنان تو ابھی کھیل نہیں سکتا تھا اس لیے عائشہ میڈم کھیل رہی تھی زرخان نے پچھلے چار دنوں سے کچھ کھایا پیا نہیں تھا وہ بس ہر وقت ہر پل سفا کے

بارے میں سوچتا رہتا اور سب پر یہی ظاہر کرتا کہ میں بلکل ٹھیک ہوں جبکہ زرینہ بیگم اور دائمہ کے سوا سب جانتے تھے کہ وہ اس وقت کتنی تکلیف میں ہے اس نے واقع اس حسینہ سے عشق کیا تھا اور عشق تو ایک جان لیوا مرض ہے جو اچھے اچھوں کو برباد کرنے کا ہنر جانتی ہے زرخان اس وقت بھی اپنے کمرے میں بیٹھا سفا ہے بارے میں سوچ رہا تھا جب ادا کمرے کا دروازہ نوک کرتے کمرے میں داخل ہوئی

ارے واہ آج تو شہزادی ہمارے کمرے میں خود آئیں ہیں

زرخان بھائی آپ مجھے شہزادی کیوں کہتے ہیں

میونکہ آپ مما کی پوئم کی شہزادی ہیں اور دیکھنے میں بھی شہزادی جیسی ہیں

زرخان کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو زرخان نے مسکراتے جواب دیا

اچھا کونسی والی شہزادی بیل یا سینڈریلا؟

سینڈریلا

نہیں میں بیل ہوں جو ایک مونسٹر کے پاس رہتی ہے

ادا اپنے دونوں ہاتھ تھوڑی کے نیچے پھیلاتے بولی تو زرخان نے مسکراتے جواب دیا جس پر ادا منہ بناتی بولی تو زرخان کا کمرے میں ایک دمدار قہقہ گونجا اور پھر اس

نے ہاں میں سر ہلایا تو ادا بھی مسکرائی

اچھا بھائی آ جائیں ناشتہ کر لیں پھر مما کو بھی تو لینے جانا ہے

نہیں شہزادی مجھے بھوک نہیں ہے آپ لوگ کر لو

یہ کیا بات ہوئی میں آپ کے بغیر ناشتہ نہیں کرونگی اور مجھے بہت بھوک لگی ہے

چلیں نہ نیچے پلیز

ادا کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو ادا ضد پر اٹکی کیونکہ اسے سب نے زرخان کو ہر حال میں نیچے لانے کا بولا تھا وہ اچھے ڈے جانتے تھے کہ زرخان ادا کی بات نہیں ٹالے گا

مگر شہزادی۔۔

زرخان بھائی چلیں نہ پلیز

زرخان ابھی بولا ہی تھا کہ ادا کسی ضدی بچے کی طرح پیر پٹکتے بولی تو زرخان کو نہ چاہتے ہوئے بھی ماننا پڑا اور پھر وہ ادا کے ساتھ نیچے ٹیبل پر آ گیا جہاں دائمہ کے سوا سب لوگ بیٹھے تھے زرمینہ بیگم کے کہنے پر دائمہ زرمینہ بیگم کے پاس ہوسپیٹل میں تھیں زرخان کو آتا دیکھ کر سب لوگ خاموش ہوئے تو زرخان سلام کرتا ٹیبل پر بیٹھا اور پھر ادا نے اس پیلٹ میں ناشتہ ڈالا

شہزادی آپ بیٹھ کر ناشتہ کرو میں لے لونگا

نہیں مجھے دائمہ نے کہا تھا میں اس گھر کی بہو ہوں اور مجھے سب کا خیال اچھے سے رکھنا ہے اس لیے اب سب اچھے بچوں کی طرح ناشتہ کرو چلو شاباش نہیں تو کسی کو بھی میرے ہاتھ کی کڑک چائے نہیں ملے گی

ادا کی بات اور پھر دھمکی سنتے سب لوگوں نے ہنستے ناشتہ شروع کیا جبکہ زرخان جو بظاہر تو سب کو یہ دکھا رہا تھا کہ وہ ناشتہ کر رہا ہے اصل میں اپنی پلیٹ میں بس چمچہ چلا رہا تھا زرخان کو چمچہ چلاتے دیکھ کر سہیل نے ٹیبل کے نیچے سے بہرام کو پاؤں مارتے اپنی طرف متوجہ کیا اور پھر اشارے سے زرخان کی طرف اس کی توجہ دلائی تو بہرام نے زرخان کو دیکھتے سنان کو اشارہ کیا اور یوں سب ٹیبل پر بیٹھے ہی بنا کچھ بولے زرخان کی طرف متوجہ ہوئے

ہم ایک گیم کھیلتے ہیں

مرجان کی اچانک بات پر سب لوگ حیران ہوئے

ہم سب نے اپنے اپنے فیورٹ ممبر کے منہ میں ناشتے کا ایک چمچ ڈالنا ہے اور جس کے زیادہ ووٹ ہوئے اسے چائے کی بجائے چوکلیٹ شیک ملے گا وہ بھی ادا کے ہاتھ کا

ہاں اوکے ڈن

مرجان کی بات سمجھتے سب لوگ مسکرائے تو ادا نے فوراً تالی بجاتے ہامی بھری

تو ہم یہ گیم لائین وائز سٹارٹ کرتے ہیں سب سے چھوٹے سے یعنی کے عائشہ

سے اور پھر اس سے بڑا اس سے بڑا کرتے کرتے سنان تک آخر میں اوکے؟

اوکے

تالیہ کی بات سنتے سب نے ایک ساتھ جواب دیا تو عائشہ فوراً اٹھی اور پھر اس

نے انڈے پراٹھے کی بائٹ توڑی اور گھوم کر سیدھی زرخان کے پاس آتی ہاتھ

بڑھا گئی تو زرخان نے ہنستے ہوئے بائٹ منہ میں لی

ٹھیک ہے عاشی جان آپ نے پارٹی بدل لی بس ٹھیک ہے

تو زار بھائی آپ سے بھی زیادہ اچھے ہیں

بہرام کی بات پر عائشہ فوراً بولی تو زرخان نے فوراً کالر جھٹکا جس پر سب لوگ

ہنسنے لگے

اب میری باری

ادا تالی مارتی بولی تو مرجان نے ہاں میں سر ہلایا ادا بھی اپنے انڈا بریڈ کی بائٹ بناتے

سیدھے زرخان کے پاس آئی تو زرخان نے ایک تیکھی مسکراہٹ بہرام کی طرف

اچھالی جس پر بہرام نے گلا کھنگھارتے اپنے قہقے کو ضبط کیا تو زرخان فوراً سے بائٹ منہ میں لے گیا

اب مروا کی باری

تالیہ کی بات پر مروا بھی اپنے باؤل سے سیریل کی ایک چمچ بھرتے اٹھی اور سیدھے زرخان کے پاس آئی

آپ کو بھی میں پسند ہوں

زرخان کے سوال پر مروا نے ہاں میں سر ہلایا

ویسے میں یہ کھاتا نہیں لیکن اپنی جانو کے لیے کھا لونگا

زرخان نے بولتے فوراً منہ کھولا تو مروا نے اس کے منہ میں چمچ ڈالا جبکہ مروا کے لیے جانو لفظ سن کر عادل نے زرخان کو گھورا جسے زرخان نے سرے سے اگنور کیا تبھی تالیہ اٹھی

اب میری باری

تالیہ اپنے جیم سلائس کا ٹکڑا توڑتے بولی اور اٹھ کر زرخان کی طرف آئی تو زرخان نے فوراً منہ موڑا

میں تم سے نہیں لونگا بائٹ تم بھوتنی ہو مجھے مرچیں کھلاتی ہو

تھینکیو

زرخان کی بات سنتے تالیہ فوراً بولی اور پھر اس نے زرخان کا منہ پکڑتے زبردستی بائٹ ٹھونسی تو زرخان نے رونی صورت بنائی تبھی مرجان ہنستے اٹھی اور اس نے اپنے چیز رول کی بائٹ زرخان کے آگے کی جسے زرخان نے فوراً منہ میں لیا

ویسے میں ایک بات سوچ رہا تھا

کیا؟

زرخان کی بات پر مرجان فوراً بولی تو زرخان ہلکہ سا مسکرایا

اگر آپ سب لیڈیز کو میں اتنا ہی پسند ہوں تو آپ ان سب کو چھوڑ کر مجھ سے ہی شادی کیوں نہیں کر لیتی

میں اور سردارنی تمہاری۔۔بہنیں ہیں

زرخان کی بات پر جہاں سب مرد حضرات نے اسے گھورا وہیں تالیہ آگے بڑھی اور آدھی بات کرتے رکی اور زرخان کے کان کے پاس آتی چلا کر باقی آدھی بات پوری کی تو زرخان نے اپنا کان مسلہ

سنان بھائی کا اللہ ہی حافظ ہے بہرا کر دیا مجھے ایک کان سے

تالیہ کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو سب لوگ ہنسنے لگے تبھی سنان اٹھا اور اس

نے اپنے آملیٹ کی بائٹ زرخان کے منہ کے آگے کی

تھینکیو

زرخان نے شکریہ کرتے فوراً منہ میں بائٹ لی تو عادل ہنستا آگے بڑھا

ویسے تو تم نے میری بیوی کو جانو کہا ہے مگر پھر بھی تم اچھے لگتے ہو

عادل اپنے چوکلیٹ رول کی بائٹ زرخان کے منہ کے آگے کرتا بولا تو زرخان نے

اپنے بتیس دانتوں کی نمائش کرتے بائٹ منہ میں ڈالی تبھی بہرام اور سہیل اٹھے

مجھے تو تم اتنے پسںد ہو کہ میں تم سے شادی کر سکتا ہوں

سہیل زرخان کے کندھے پر انگلی چلاتے کچھ شرماتے بولا تو زرخان کو خطرے کی

بو آئی مگر وہ زرخان ہی کیا جو ڈھٹائی کا مظاہرہ نہ کرے

اچھا میں تو پروپر مرد ہوں آپ کو کوئی مسئلہ ہے کیا

زرخان سہیل کو سر سے پاؤں تک دیکھتے بولا تو سنان اور عادل کے ساتھ ساتھ

تمام لیڈیز نے بھی قہقہ لگایا جبکہ سہیل فوراً زرخان کو گود میں گرنے کے انداز میں

بیٹھا تو زرخان کو اپنی شامت پکی ہوتی محسوس ہوئی

لو جانو ناشتہ کرو

سہیل نے بولتے ہی زرخان کے فرینچ ٹوسٹ کی بائٹ اس کے منہ میں ٹھونسی

تمہیں میری بیگم بہت پسند ہے نہ یہ لو میری طرف سے بھی ناشتہ کرو

ابھی زرخان کے منہ سے بائٹ ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ بہرام نے بولتے ساتھ ہی اس کے منہ میں دوسری بائٹ ڈالی ان دونوں کو خود پر زیادتی کرتے دیکھ کر زرخان نے معصوم سی شکل بناتے سب لیڈیز کو دیکھا

بہرام ہٹیں یہاں سے خبردار جو آپ میرے اتنے پیارے بھائی کے پاس آئے تو

ادا بہرام کو بازو سے پکڑتی زرخان سے دور کرتی زرخان کے آگے کھڑی ہوئی اور پھر فوراً بولی تو مروا آگے بڑھی

ہاں خبردار جو میرے بھائی کو کچھ کہا تو

مروا کے بولتے ہی تالیہ بھی میدان میں اتری

اس کے منہ میں بائٹ ٹھونسنے کا حق صرف میرا ہے

تالیہ کی بات سنتے زرخان فوراً مسکرایا

تمہیں انویٹیشن دینا ہوگا؟

مرجان سہیل کو گھورتے بولی تو سہیل بھی زرخان کی گود سے اٹھ کھڑا ہوا اور بہرام کے پاس چلا گیا

واہ میری شیرنیوں شاباش ایسے ہی میرا ساتھ دینا ہے

کس چیز میں؟

زرخان ہاتھ ہوا میں لہراتے بولا تبھی زرمینہ بیگم جو دائمہ کی مدد سے گھر میں داخل ہوئی تھیں فوراً بولی

مما آپ کیوں آئی میں آ رہا تھا لینے

زرخان میں ڈرائیور کے ساتھ آگئی مجھے اب وہاں اچھا نہیں لگ رہا تھا اور ڈاکٹر تو پیسے بنانے کے لیے ابھی بھی وہیں روک رہی تھی مگر میں آگئی

زرخان کے سوال پر زرمینہ بیگم فوراً بوکی تو زرخان نے ان کا بازو پکڑتے احتیاط سے انہیں ان کے بیڈ پر لیٹایا

ویسے تم سب کیا کر رہے تھے

کچھ نہیں بس میرے بہن بھائی مجھے ناشتہ کروا رہے تھے وہ بھی گیم کھیل کر

زرمینہ بیگم کے سوال پر زرخان فوراً بولا تو زرمینہ بیگم کے ساتھ ساتھ باقی سب نے بھی پریشانی سے اسے دیکھا جو سمجھ رہے تھے ہم نے اسے ناشتہ گیم کے زریعے کروا دیا ہے سب کی پریشان شکل دیکھتے زرخان نے ایک دمدار قہقہ لگایا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا اور زرمینہ بیگم کے ماتھے پر بوسہ دیا

مما مجھے ایک کام ہے میں وہ فنیش کر کے آتا ہوں

زرخان کی بات سنتے زرینہ بیگم نے ہاں میں سر ہلایا تو زرخان فوراً کمرے سے نکلتا سیدھا نیچے بیسمینٹ میں آیا جہاں اس نے ایک ساؤنڈ پروف کمرے میں ان لوگوں کو قید رکھا تھا جو زری پیلس میں کسی لڑکی کو لینے آئے تھے اب وہ ادا تھی یا کوئی اور یہ تو آگے جا کر پتہ چلنا تھا

آج عاکف کے گھر والے سفا اور اعجاز کی شادی کی ڈیٹ فکس کرنے آ رہے تھے سفا اپنے بیڈ پر لیٹی زرخان اور زرینہ بیگم کو سوچ رہی تھی جب حشام اور نازیہ کمرے میں داخل ہوئے

آج عاکف اور اس کی فیملی گھر آ رہے ہیں شادی کی ڈیٹ فکس کرنے شرافت سے تیار ہو جانا مجھے سختی نہ کرنی پڑے

آپ فکر نہ کریں بابا میں وقت پر تیار ہو جاؤنگی

حشام کی بات پر سفا فوراً بولی تو حشام حیران ہوا کل تک تو اس نے رو رو کر اپنا برا حال کیا ہوا تھا اور آج وہ آرام سے ہی مان گئی تھی جبکہ نازیہ تو بس اپنی بیٹی کو دیکھ کر رہ گئی جس کی شکل صاف بتا رہی تھی کہ ان کے آنے سے پہلے بھی وہ رو رہی تھی اور ساری رات سوئی بھی نہیں اور وہ کتنے آرام سے ہلکی سی مسکراہٹ

کے ساتھ حشام کو جواب دے رہی تھی

اگر تم نے کوئی بھی الٹی سیدھی حرکت کی یا تمہاری وجہ سے مجھے شرمندگی۔۔

آپ فکر نہ کریں بابا میں ہنسی خوشی اعجاز کے ساتھ رخصت ہو جاؤنگی اور آپ کو کبھی شرمندہ نہیں کرونگی

ویل ڈیٹس گڈ

حشام ابھی بول ہی رہا تھا کہ سفا اس کی بات کاٹتی مسکراتی بولی تو حشام اسے جواب دیتا کمرے سے نکل گیا جبکہ نازیہ اب بھی کھڑی تھیں

امی یہ سوٹ پہن لوں یا یہ لال والا؟

حشام کے جاتے ہی سفا اٹھتی الماری کے پاس آئی اور اس میں سے پیلا اور لال رنگ کے دو سوٹ نکالتی بولی

سفا تم ٹھیک ہو نہ یہ تم کیا کر رہی ہو

کیا کر رہی ہوں امی؟ او اچھا اچھا آپ اس سب کی بات کر رہی ہیں وہ نہ امی میں حشام راجپوت اور نازیہ حشام راجپوت کی اچھی اور پیاری والی بیٹی سفا راجپوت بن رہی ہوں جو اپنے آٹھ سال کے انتظار اور اپنی زندگی کی اکلوتی محبت کو چھوڑ کر اعجاز عاکف سے شادی کر رہی ہے

نازیہ کے سوال پر سفا مسکراتے بولی جبکہ سفا کی مسکراہٹ اور الفاظ نے نازیہ کا کلیجہ چھلنی کر دیا پھر وہ بس سفا کے کمرے سے خاموشی سے باہر آ گئیں جبکہ ان کے کمرے سے نکلتے ہی سفا کے آنسو اس کے سارے ضبط کے پہرے توڑتے بہنے لگے جسے سفا نے بے دردی سے صاف کیا اور پھر لال رنگ کا ایک جوڑا لیتی تیار ہونے چلی گئ

سفا میڈم تمہیں نیچے بابا بلا رہے ہیں

مہمان آ گئے کیا؟

نہیں مگر جو تم نے گل کھلایا ہے وہ آیا ہے اور بابا اس وقت شدید غصے میں ہیں

ابھی سفا تیار ہوئی ہی تھی کہ سفا کی سوتیلی بہن نشہ کمرے میں آتی بولی جس پر سفا نے پریشانی سے سوال کیا تو نشہ نے فوراً جواب دیا تو سفا کو حیرانگی کا جھٹکا لگا اسے امید نہیں تھی زرخان اس کے گھر تک آ جائے گا وہ تو یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ زرخان کو اس کے گھر کا ایڈریس آتا ہے نشہ سفا کو سوچ میں جاتا دیکھ کر خود نیچے چلی گئ بھی آہستہ آہستہ چلتی نیچے آئی جہاں حشام غصے سے بیٹھا زرخان

کو گھور رہا تھا جبکہ زرخان مکمل طور پر حشام کی گھوریوں کو نظر انداز کرتے

نازیہ سے کچھ کہہ رہا تھا سفا کو دروازے پر آتا دیکھ کر زرخان بولتے بولتے رکا

تو سب نے دروازے پر دیکھا جہاں سفا کھڑی تھی

دیکھیں آنٹی میں آپ کو یہ نہیں کہوں گا کہ میں بہت امیر ہوں یا میرا بہت بڑا بزنس ہے یا میرا باپ ایک بہت بڑا بزنس مین ہے میں بس ایک چھوٹا سا سٹوک مارکیٹر ہوں اور۔۔۔

اور؟

زرخان کو چپ ہوتا دیکھ کر نازیہ نے فوراً سوال کیا

میں کسی کی ناجائز اولاد ہوں میرا باپ مسلم ہے مگر میں اس سے انتہاء کی نفرت کرتا ہوں اور میری ماں ایک اٹیلین تھی وہ نون مسلم تھیں اور مجھے اس دنیا میں لاتے وقت فوت ہو گئی تھیں مگر میں اس وقت اپنے بابا کی بیوی کے ساتھ رہتا ہوں وہ میرے لیے ماں سے بھی بڑھ کر ہیں اور وہ میرے بابا سے نفرت کرتی ہیں ہم دونوں یہاں اٹلی میں ہی رہتے ہیں جو میری مما ہیں ان میں سے میرے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں اور ہم سب کو سفا بہت پسند ہے

وہ تو ٹھیک ہے بیٹا مگر تمہیں اپنی مما کو لے کر آنا چاہئیے تھا

دراصل میرا ابھی ایک بھائی پیدا ہوا تو ڈاکٹرز نے مما کو مکمل بیڈ

ریسٹ کہا ہے

زرخان کی بات سنتے نازیہ فوراً بولی تو زرخان نے فوراً جواب دیا

تو تم اپنی کسی بہن کو ساتھ لے آتے

میں کسی کو بھی بتا کر نہیں آیا کہ میں یہاں آیا ہوں اگر آپ لوگ پرمیشن دیں گے تو میں پھر بہن کیا مما کو بھی لے آؤنگا

اور اگر ہم پرمیشن نہ دیں تو؟

نازیہ کی بات پر زرخان فوراً بولا تو نشہ نے بیچ میں ٹانگ اڑائی جسے زرخان نے مکمل نظر انداز کیا

آنٹی میں وعدہ کرتا ہوں میں سفا کو بہت خوش رکھوں گا

بہت ہو گیا تمہارا اب نکلو یہاں سے کیونکہ میں سفا کی شادی کی ڈیٹ اسی ہفتے کی فکس کر چکا ہوں آج تو وہ بس فارمیلیٹی کے لیے آ رہے ہیں

زرخان کی بات پر حشام غصے سے بولا تو اس سارے وقت میں زرخان نے پہلی دفعہ سر اٹھا کر حشام اور نازیہ کو دیکھا مگر بولا کچھ نہ

زرخان تم چلے جاؤ یہاں سے پلیز میں بابا کی پسند سے شادی کرونگی

کیا تمہارے لیے تمہارے بابا کی پسند ضروری ہے یا شادی میں ان کا ہونا

ضروری ہے؟

سفا کی بات پر زرخان نے سوال کیا تو سفا خاموش ہو گئی

ٹھیک ہے اس ہفتے تمہاری شادی ہے میں دعا کرتا ہوں تم ہمیشہ خوش رہو

سفا کی خاموشی دیکھتے زرخان فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور بولتا باہر نکلا تو سفا نے روتے ہوئے زرخان کے پیچھے دوڑ لگائی تو نازیہ کے ساتھ ساتھ حشام بھی حیران ہوئے

زرخان

سفا کے آواز دینے پر زرخان کے چلتے پیروں کو بریک لگی تبھی نازیہ حشام اور نشہ بھی باہر آئے

مجھے معاف کر دو میں بابا کی مرضی کے خلاف نہیں جا سکتی

تو مت جاؤ گڑیا

سفا کی بات سنتے زرخان نے سفا کے آنسو صاف کرتے جواب دیا جبکہ سفا کی بات سنتے حشام جہاں خوش ہوا وہیں نازیہ پریشان ہوئی

مگر تم۔۔

بلکل چپ تم صرف اپنے بابا کی بات مانو اور کچھ مت سوچو

اس سے پہلے کہ سفا کچھ بولتی زرخان فوراً بولا اور گھر سے باہر نکل گیا جبکہ سفا زرخان کو خود سے دور جاتا دیکھ کر اندر کو بھاگی اور سیدھے اپنے کمرے میں چلی گئی تبھی عاکف اور اس کی فیملی گیٹ سے اندر داخل ہوئے

اسلام و علیکم

وعلیکم السلام کیسے ہو عاکف آؤ آؤ اندر آؤ

عاکف کے سلام پر حشام نے مسکراتے جواب دیا اور اسے اندر لاتا لاؤنج میں بیٹھا گیا

لگتا ہے کوئی بہت بڑی ڈیل کرنے جا رہے ہو تم

مطلب؟

عاکف کی بات پر حشام نے پریشانی سے سوال کیا تبھی سفا نازیہ کے ساتھ لاؤنج مین داخل ہوئی تو عاکف کی بیوی نے سفا کو اپنے پاس بیٹھایا اور سفا نے ایک نظر اٹھا کر اعجاز کو دیکھا جو اسے دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا وہاں لاؤنج میں بیٹھے نازیہ نے زرخان اور اعجاز کا موازنہ کیا تو اسے زرخان ہر حال میں اعجاز سے زیادہ اچھا لگا اعجاز کا قد چھوٹا تھا اور وہ بہت موٹا تھا جبکہ زرخان کا قد چھ فٹ سے زیادہ تھا اور وہ ایک باڈی بلڈر تھا اعجاز کا رنگ اور

آنکھیں کالی تھیں جبکہ زرخان کا رنگ دودھیا سفید تھا اور اس کی آنکھیں بھی اوشن بلو تھیں اعجاز کب بھی ان کے گھر آتا تھا وہ سفا اور نشہ کو بس گھورتا رہتا تھا جبکہ زرخان ایک گھنٹہ ان کے پاس بیٹھا رہا تھا اور اس پورے وقت میں اس نے صرف ایک دفعہ نازیہ بیگم کی طرف دیکھا تھا ورنہ وہ سر جھکائے بیٹھا رہا تھا اور نشہ کے اسے بلانے پر بھی اس نے نشہ کو مکمل طور پر نظر انداز کیا تھا اعجاز ایک بزنس مین تھا جبکہ بقول زرخان کے وہ ایک چھوٹا سا سٹوک مارکیٹر تھا جبکہ سٹوکس کی دنیا میں زرخان خانزادہ کا ڈنکا بجتا تھا

مطلب یہ کہ تم نے مجھے بتایا ہی نہیں تم سٹوک مارکیٹر بھی ہو

تم سے کس نے کہا

مجھ سے پہلے تمہارے گھر سے نکلنے والا شخص کون تھا؟

ابھی نازیہ اپنی سوچوں میں گم تھی کہ عاکف کی بات نے ان کی سوچیں توڑی اور وہ بھی حشام کی طرح پریشان ہوئیں عاکف کی بات سنتے حشام نے سوال کیا تو عاکف نے بھی الٹا سوال کیا

تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

کیا تم نے نشہ کا بھی رشتہ پکا کر دیا ہے؟ ویسے تم بہت بڑے کمینے ہو حشام ایک بیٹی تو تم نے بزنس مین کو دے دی مگر دوسری تم نے اتنے بڑے سٹوک مارکیٹر کو دی ہے مجھے نہیں پتہ تھا وہ شخص زرخان خانزادہ ہے سٹوکس کی دنیا کا بے تاج بادشاہ

عاکف کے سوال پر حشام نے ایک بار پھر سوال کیا تو عاکف نے فوراً سوال کرتے جواب دیا جس پر حشام کو انتہاء کا افسوس ہوا اس نے خود ہی سونے کی مرغی کو لات مار دی تھی

ہاں وہ نشہ کا ہونے والا شوہر ہے

حشام کی بات سنتے جہاں نازیہ اور سفا حیران ہوئیں وہیں نشہ کو خوشی ہوئی کیونکہ اسے تو زرخان پہلی دفعہ میں ہی پسند آ گیا تھا پھر عاکف اور اس کی فیملی کچھ دیر بیٹھتے کھانا کھاتے ہفتے والے دن کی شادی کی ڈیٹ فکس کرتے اپنے گھر چلے گئے

آپ نے یہ کیوں بولا کہ زرخان نشہ کا ہونے والا شوہر ہے

کیونکہ میں اس کے گھر جا رہا ہوں اور نشہ کا رشتہ پکا کرنے والا ہوں

عاکف کی فیملی کے جاتے ہی نازیہ پریشانی سے بولیں تو حشام نے فوراً

جواب دیا

مگر وہ تو سفا کو۔۔۔

سفا کی شادی پکی ہو چکی ہے میں اس لڑکے سے نشہ کی شادی کرونگا تم مجھے اس لڑکے کا ایڈریس دو میں خود اس کے گھر جاؤنگا اور سفا کی شادی کا انویٹیشن دیتے نشہ کا رشتہ بھی پکا کر آؤنگا

نازیہ ابھی بول ہی رہی تھیں کہ حشام ان کی بتا کاٹتا بولا جس پر سفا نے خاموشی سے زری پیلس کا ایڈریس دے دیا اور اپنے کمرے میں چلی گئ

زرخان جو بیسمینٹ میں ابھی ابھی آیا ہی تھا اس نے غصے سے ایک آدمی کے منہ پر اپنے ہاتھ کا بھاری بھرکم مکہ جڑا تو وہ درد سے کراہ اٹھا

کسے لینے آئے تھے یہاں اور کس نے بھیجا ہے تمہیں؟

زرخان اس آدمی کے بال کھینچتے سر اٹھاتا سوال کر گیا مگر ان کی طرف سے کوئی جواب نہ آتے دیکھ کر زرخان نے اپنے گارڈ سے گن لی اور اس آدمی کی ٹانگ پے گولی چلائی تو وہ درد سے کراہ اٹھا پھر زرخان کرسی کھینچتے اس آدمی کے سامنے کرسی پر بیٹھا اور اس کی ٹانگ پر اپنا ہاتھ رکھتے گولی کے

زخم میں اپنا انگوٹھا گھسایا تو وہ ادمی درد سے چیخیں مارنے لگا

مجھے میرے سوالوں کا جواب چاہئیے نہیں تو تم لوگوں کی لاشیں بھی کسی کو نہیں ملیں گی

ہمیں اے ایس نے بھیجا تھا ہیزل گرین آنکھوں والی لڑکی کو اٹھا کر لانے کے لیے

زرخان کے سوال پر دوسرا آدمی فوراً ڈرتے بولا تو زرخان فوراً اٹھتا اپنے گارڈز کو اشارہ کر گیا اور خود جا کر کمرے میں لگے ایک کونے کے سینک میں اپنا خون سے بھرا ہاتھ دھونے لگا تو اس کے گارڈز نے فوراً سے گولیاں چلاتے ان آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتارا

پتہ کرو یہ اے ایس کون ہے اور اسے ہیزل گرین آنکھوں والی شہزادی کیوں چاہئیے

جی سر

زرخان کے حکم پر اس کے گارڈ نے فوراً جواب دیا تو زرخان بیسمینٹ سے نکلتا سیدھا سفا کے گھر پہنچا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے بعد وہاں سے نکلا اور مرجھائے دل کے ساتھ زری پیلس پہنچا

زار کہاں تھے تم صبح سے غائب ہو؟

وہ دی دی میں ایک کام سے گیا تھا

دی دی خیریت تم تو مجھے بھالو کہتے ہو آج دی دی کیسے؟

مرجان زرخان کو دیکھتے فوراً بولی تو زرخان نے تھکے ہوئے لہجے میں جواب دیا

جبکہ زرخان کا جواب سنتے مرجان نے حیرانگی سے ایک بار پھر سوال کیا تو

زرخان بنا جواب دیے آگے بڑھا

اسے کیا ہوا جب گیا تھا تب تو ٹھیک تھا؟

تالیہ کے سوال پر مرجان نے کندھے اچکائے ابھی زرخان لاؤنج کے بیچ

میں پہنچا ہی تھا کہ اسے سامنے سے بہرام آتا دیکھائی دیا بہرام کو دیکھتے مرجان

نے اسے اشارہ کیا تو بہرام فوراً سمجھ گیا کہ زرخان کو کچھ ہوا ہے اس سے

پہلے کہ بہرام زرخان کو کچھ پوچھتا زرخان بہرام کے گلے لگا کسی چھوٹے بچے

کی طرح رو دیا

بھائی اس کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی ہے وہ اس ہفتے مجھ سے ہمیشہ کے

لیے دور ہو جائے گی بھائی میں اس کے بغیر مر جاؤنگا پلیز کچھ کریں مجھے کہیں

سے بھی میری سفا لا دیں پلیز بھائی

بس زرخان کچھ نہیں ہوا تمہیں کس نے بتایا اس کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی ہے؟

زرخان کے روتے ہوئے بولنے پر زرمینہ بیگم اور دائمہ کے سوا سب ہی لاؤنج میں اکٹھے ہوئے تو بہرام نے پریشانی سے سوال کیا

میں اس کے گھر گیا تھا اس کے سوتیلے باپ نے بتایا مجھے

تم فکر مت کرو میں تمہاری سفا کو تم سے دور نہیں جانے دونگا یہ میرا وعدہ ہے تم سے زرخان

زرخان نے روتے ہوئے سر اٹھا کر جواب دیا تو بہرام نے فوراً اسے گلے لگایا اور پھر غصے سے بولا

تم فکر مت کرو زار ہم سب ہیں نہ تمہارے ساتھ ہم سب تمہاری سفا کو لے کر آئیں گے روتے کیوں ہو

اگر تم اسے نہ لے کر آئی نہ بھالو تو میں تم سے بات نہیں کرونگا

مرجان کی بات سنتے زرخان اپنی پہلے والی ٹون میں آتا بولا تو سب لوگ مسکرائے تبھی مینا ان کے پاس آئی

سر باہر ایک آدمی اپنی فیملی کے ساتھ آیا ہے وہ آپ سب سے ملنا چاہتا ہے

اور کہہ رہا ہے کہ زرخان سر اسے جانتے ہیں

کیا نام ہے اس کا؟

حشام راجپوت

مینا کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو مینا نے جواب دیا جس پر زرخان حیران ہوا

یہ تو سفا کے بابا کا نام ہے

ٹھیک ہے تم انہیں بیٹھاؤ ہم لوگ آتے ہیں

زرخان کے پریشانی سے بولنے پر بہرام فوراً بولا تو مینا سر ہلاتی چلی گئ اور پھر

اس نے حشام نازیہ اور نشہ کو اندر لاتے بیٹھایا

آپ لوگ بیٹھیں سر ابھی آتے ہیں

مینا کی بات پر حشام نے سر ہلایا تو مینا وہاں سے چلی گئ

سوچو نازیہ ہماری بیٹی جلد اس سب کی مالکن ہو گی

حشام کی بات پر نازیہ نے صرف ہاں میں سر ہلایا وہ یہ نہ کہہ سکی کہ اس سب

پر سفا کا حق ہے

تم جاؤ فریش ہو کر اندر آؤ ہم تب تک انہیں دیکھتے ہیں اور ہاں دائمہ اور موم

کو کچھ مت بتانا ابھی

بہرام کی بات پر زرخان ہاں میں سر ہلاتا اندر چلا گیا

تم سب لوگ ابھی یہی ویٹ کرو ضرورت پڑی تو بلا لونگا

بہرام کی بات پر سب نے ہاں میں سر ہلایا تو بہرام اندر چلا گیا تو ادا بھی بھاگ کر بہرام کے پیچھے گئی وہ جانتی تھی بہرام اسے منع نہیں کرے گا اور وہی ہوا اپنے پیچھے کسی کے بھاگنے کی آواز سنتے بہرام ہلکہ سا مسکراتا مڑا اور ادا کو دیکھتے اس نے ہاتھ بڑھایا تو ادا نے خوش ہوتے فوراً اس کا ہاتھ تھاما جس پر بہرام نے اس کا ہاتھ پکڑتے اس پر پیار سے بوسہ دیا اور ہاتھ سے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر گیا ادا بھی مسکراتی ہوئی بہرام کے پیچھے اندر آئی

اسلام و علیکم

وعلیکم السلام

بہرام نے اندر آتے ہی سلام کیا تو حشام نے فوراً جواب دیا پھر بہرام حشام اور نازیہ کے سامنے والے صوفے پر بیٹھا تو ادا بھی مسکراتے بہرام کے ساتھ بیٹھی

جی کہیے کیسے آنا ہوا؟

وہ دراصل ہم لوگ زرخان اور اس کی مما سے ملنے آئے تھے

میں زرخان کا بڑا بھائی ہوں اور یہ میری وائف ہے موم کی طبعیت کچھ ٹھیک

نہیں اس لیے وہ آرام کر رہی ہیں آپ کو جو بات کرنی ہے آپ مجھ سے کر سکتے

ہیں زرخان کے سب میٹرز آج کل میں ہی دیکھ رہا ہوں

بہرام کے سوال پر نازیہ فوراً بولی تو بہرام نے مسکراتے جواب دیا

آپ اٹلی کے نہیں لگتے

جی نہیں میں پاکستان سے ہوں پاکستان میں میرا بہت بڑا بزنس ہے میرا نام

بہرام خانزادہ ہے

کیا آپ خانزادہ سپورٹس کے مالک ہیں؟

بہرام کی پوری بات سنتے حشام فوراً بولا تو بہرام نے ایک بار پھر جواب دیا جس

پر حشام نے پریشانی سے سوال کیا تو بہرام نے ہاں میں سر ہلایا

یہ میری بیٹی ہے نشہ دراصل ہمیں آپ کا بھائی پسند ہے اور ہم اپنی بیٹی کی

شادی آپ کے بھائی سے کرنا چاہتے ہیں اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو ہفتے کو میری بڑی بیٹی کی

شادی ہے اگر آپ لوگوں کو اعتراض نہیں ہے تو ہم

اسی دن زرخان اور نشہ کی منگنی کی رسم بھی کر لیں گے

دیکھیں اتنی جلدی تو منگنی کی رسم نہیں ہو سکتی ہاں مگر ہم ویسے آپ کی بیٹی کی شادی میں لیں گے اور رہی بات رشتے کی تو ابھی تو موم کی طبعیت

بھی ٹھیک نہیں وہ ٹھیک ہو نگی تو ہم اس بارے میں بات کریں گے

حشام کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تبھی زرخان اندر آیا اور مسکراتے بہرام کو دیکھتے ادا کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھا

زرخان یہ لوگ اپنی بیٹی کی شادی تم سے کرنا چاہتے ہیں اور ہفتے کو ان کی بڑی بیٹی کی شادی ہے اس پر بھی ہمیں انوائیٹ کر رہے ہیں

بہرام کی پہلی بات سنتے زرخان ہلکہ سا مسکرایا مگر پھر دوسری بات سنتے حیران ہوا تبھی مینا چائے کا سامان اندر لاتی ٹیبل پر رکھ گئ

مینا باہر سے سب کو اندر بھیجو

بہرام کی بات سنتے مینا ہاں میں سر ہلاتی باہر نکلی تو پھر باقی سب بھی اندر آئے

یہ میرے بڑے بھائی ہیں سنان خانزادہ اور یہ میرا دوست اور کزن ہے سہیل آفندی یہ میری وائف کے بھائی ہیں عادل فاروقی یہ دونوں میری بہنیں ہیں تالیہ اور مرجان اور یہ عادل کی وائف ہیں مروا

آپ تو پاکستان کے اپکمینگ وزیراعظم ہیں

بہرام کے سب سے تعارف کروانے پر حشام نے سوال کیا تو سنان نے ہاں میں سر ہلایا

آپ تو مروا شعیب ملک ہیں نہ بابا یہ بہت بڑی یوٹیوبر ہیں سفا اور میں ان کی بہت بڑی فین ہیں ہم آپ کے سارے ویلوگز دیکھتے ہیں

مروا کو دیکھتے نشہ ایکسائٹڈ سی بولی تو مروا نے سر جھکاتے عادل کو دیکھا جو بلکل نارمل بیٹھا تھا پھر سفا کا سنتے جہاں مروا نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا وہیں حشام نے نشہ کی ٹانگ پر ہاتھ رکھتے اسے خاموش کروایا

یہ میری بیٹی کی شادی کا کارڈ ہے

نازیہ کے کارڈ آگے بڑھانے پر بہرام نے مینا کو اشارہ کیا تو مینا نے نازیہ سے کارڈ پکڑتے بہرام کے دیا جسے بہرام نے پکڑا تو ادا نے بہرام کے ہاتھ سے لے لیا

بارات دو بجے تک آ جائے گی اور ڈھائی بجے نکاح شروع ہو گا آپ لوگ نکاح سے پہلے آ جائے گا

آنٹی آپ فکر نہ کریں ہم لوگ وقت پر آ جائے گے

نازیہ کی بات سنتے مرجان فوراً بولی تو نازیہ کچھ خاموش ہوئی پھر انہوں نے زرخان کو دیکھا جو سر جھکائے خاموشی سے بیٹھا تھا

آپ دونوں انمیریڈ ہیں؟

نہیں میری سہیل سے بات پکی ہوئی ہے اور تالیہ کی سنان بھائی سے

نازیہ کے سوال پر مرجان فوراً بولی

پر یہ تو بہن بھائی۔۔۔

نہیں آنٹی سنان بھائی دراصل مروا کے بڑے بھائی ہیں اور ہمارا ان سے پیار زیادہ ہے تو اس لیے ہم سب انہیں اپنا ہی بھائی بولتے ہیں

نازیہ کے پریشانی سے آدھی بات بولنے پر مرجان فوراً بولی تو نازیہ ہلکہ سا مسکرائی

ویسے زرخان کی عمر کتنی ہو گی؟

میں پچیس سال کا ہوں

نازیہ کے مرجان ست سوال کرنے پر زرخان فوراً بولا جبکہ نازیہ کی شکل نے سب کو بتا دیا کہ وہ زرخان اور نشہ کا نہیں بلکہ زرخان اور سفا کا موازنہ کر رہی ہیں

ویسے آپ کی بیٹی کی کیا عمر ہو گی؟

میری بڑی بیٹی کی عمر اٹھارہ سال ہے اور چھوٹی کی سولہ سال

مروا کے سوال پر نازیہ نے گھما کر سفا کی عمر بتائی جبکہ نازیہ کی چلاکی پر سب نے

ہنسی دبائی

ماشاءاللہ سے گھر کے سارے کام کر لیتی ہے اور بہت اچھی ہے میری بیٹی

کسی سے بھی نہیں جھگڑتی

یہ تو اچھی بات آنٹی مگر ہمارے گھر میں کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے ادا بھی

بس اپنے شوق سے کام کرتی ہے ادا بھی آپ کی بیٹی کی ہم عمر ہے

نازیہ کی بات سنتے تالیہ فوراً بولی تو نازیہ نے پریشانی سے بہرام اور ادا کو دیکھا بہرام

جو حشام سے باتوں میں مصروف تھا اپنے اوپر نازیہ کی نظریں دیکھتے مسکرایا تو

نازیہ بھی مسکرائیں تبھی ادا اٹھ کر مرجان کے پاس آتی منہ کر کھڑی ہوئی تو

مرجان نے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پر ادا فوراً سے تالیہ اور مرجان کے

بیچ میں بیٹھتی مسکرائی

بہرام اور زرخان ہم عمر تو نہیں لگتے

نہیں نہیں آنٹی زرخان پچیس سال کا ہے جبکہ بہرام بڑا ہے

اکتیس سال کے ہیں

نازیہ کی بات پر مرجان فوراً بولی جبکہ بہرام کی عمر اسے پتہ ہی نہ تھی تو ادا بیچ میں

بولی جس پر مرجان اور نازیہ مسکرائیں

میں تو بس دعا کرتی ہوں خدا سب بیٹیوں کے نصیب اچھے کرے آمین

آمین اور آپ فکر نہ کریں آپ کی بیٹی بھی بہت خوش رہے گی

ہمارا زرخان اسے بہت پیار کرتا ہے

نازیہ کی بات پر تالیہ فوراً بولی تو مروا نے بھی جواب دیا جس پر نازیہ ہلکہ سا مسکرائیں پھر چند لمحوں بعد حشام جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا تو اس کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی اٹھ کھڑے ہوئے حشام سب مردوں سے ملتا نشہ کو لیتا باہر نکلا جبکہ نازیہ ابھی لیڈیز کو مل رہی تھی

ٹائم پر آجانا میری سفا نے بہت دکھ دیکھے ہیں میں اسے مزید دکھ میں نہیں دیکھ سکتی

آنٹی آہ فکر نہ کریں ہم وقت پر آ جائیں گے

حشام اور نشہ کو باہر جاتے دیکھ کر نازیہ نم آنکھوں سے بولیں تو مرجان نے انہیں تسلی دی جس پر نازیہ ہلکہ سا مسکرائی

برجوردار آپ کی ساسو ماں ہیں

بہرام ہاتھ سے نازیہ کی طرف اشارہ کرتا بولا تو زرخان فوراً آگے بڑھا جس پر نازیہ بیگم نے زرخان کے سر پر ہاتھ پھیرتے پیار کیا

میری بیٹی کو ہمیشہ خوش رکھنا

آپ فکر نہ کریں میں اس سے اپنی جان سے بھی زیادہ پیار کرتا ہوں

نازیہ کی بات پر زرخان فوراً بولا تو نازیہ مسکرائیں تبھی نشہ اندر آئی

امی بابا کہہ رہے ہیں دیر ہو رہی ہے گھر بھی جانا ہے

کیا کرے نشہ تم جانتی لیڈیز کی باتیں ختم نہیں ہوتیں

نشہ کی بات سنتے سہیل فوراً بولا تو نشہ ہلکہ سا مسکرائی پھر نازیہ فوراً سے سب کو ملتی نشہ کے ساتھ گھر چلی گئیں مہمانوں کے جاتے ہی زرخان فوراً سے بہرام کے گلے لگا تو بہرام ہلکہ سا مسکرایا

اپنی اپنی تیاریاں کر لو ہفتے کو زرخان کی شادی ہے

بہرام میں نے غرارہ پہننا ہے

ٹھیک ہے بیگم

سنان کی بات سنتے ادا منہ بناتے بولی تو سب لوگ ہنسنے لگے جبکہ بہرام نے فوراً جواب دیا

ریڈ کلر کا اور ساتھ میں میچنگ جیولری اور جوتی بھی

جانم شادی زرخان اور سفا کی ہے آپ کی نہیں

ہاں تو میری شادی کے بعد سسرال میں پہلی شادی ہے میں تو اچھے سے تیار

ہونگی آپ اچھے سے پالر کی بکنگ کروا لیں

ادا کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو ادا نے منہ بناتے جواب دیا جس پر بہرام نے ہنستے ہاں میں سر ہلایا اور پھر ادا کو لیتا سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا

ادا اسے چھوڑو پہلے کھانا کھاؤ

نہیں نہ بہرام مجھے دیکھنے دیں میں ٹرینڈ والے غرارے دیکھ رہی ہوں مجھے زرخان بھائی کی شادی پر اچھا دکھنا ہے آپ کی طرح بھوندو تھوڑی دکھنا ہے

کیا زرخان کی شادی؟

سب لوگ زرمینہ بیگم کے کمرے میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب بہرام ادا کو کھانا چھوڑ کر موبائل میں گھسے دیکھتے بولا تو ادا نے منہ بناتے جواب کے ساتھ لوجک دی جبکہ ادا کی لاجک پر بہرام نے اسے غصے سے دیکھا تبھی زرمینہ بیگم نے ادا کی بات پر سوال کیا

جی موم ہفتے کو زرخان کی شادی ہے

مگر کس سے؟

سفا سے اور کس سے

سہیل کے جواب دینے پر دائمہ نے پریشانی سے سوال کیا تو تالیہ نے فوراً جواب دیا

سفا نے تو میری اپنی امی سے بات نہیں کروائی تھی تو یہ رشتہ کب اور شادی؟

زرمینہ بیگم کے سوال پر زرخان نے انہیں پوری کہانی بتائی جس پر زرمینہ بیگم پریشان ہوئی مگر پھر سفا اور زرخان کی شادی سنتے مسکرائیں

مگر وہ تو سفا کی شادی کہیں اور کر رہے ہیں ہفتے کو تم سے کیسے ہو گی؟

وہ آپ وقت آنے پر دیکھ لینا ابھی بس آپ تیاری پکڑو

میں تو ابھی صحیح سے چل پھر بھی نہیں سکتی شادی میں کیسے جاؤنگی تم لوگ میری جگہ دائمہ کو لے جانا وہ بھی ماں تم لوگوں کی اور میری بہو کو لے آنا پھر ولیمے پر میں شامل ہو جاؤنگی

زرمینہ کی بات پر بہرام فوراً بولا تو زرمینہ نے جواب دیا جس پر سب نے ہاں میں سر ہلایا تو زرمینہ بیگم نے ادا کو دیکھا جو فون میں گم سم سی بیٹھی بہرام کے ہاتھ سے کھانا کھا رہی تھی

ادائے جاں کیا ہوا؟

موم مجھے ایک بھی غرارہ اچھا نہیں لگ رہا

تو تم کچھ اور دیکھ لو جو تمہیں اچھا لگے

زرمینہ بیگم کے سوال پر ادا منہ بناتی بولی تو زرمینہ بیگم نے فوراً جواب دیا جس پر ادا ہاں

میں سر ہلاتی ایک بار پھر موبائل میں گھسی تبھی سنان اندر آیا

میں نے ساڑھی پہننی ہے

سنان کو اندر آتا دیکھ کر تالیہ تقریباً چلاتے بولی تو عادل نے اپنے کان پر ہاتھ رکھا جبکہ سنان نے تالیہ کی بات کو سرے سے اگنور کیا تو تالیہ کو غصہ آیا

میں نے زرخان کی شادی پر ساڑھی پہننی ہے

خود کو اگنور ہوتا دیکھ کر تالیہ صوفے پر کھڑی ہوتی ایک بار پھر چلائی جبکہ سنان نے تالیہ کی بات سنتے ایسے ظاہر کیا کہ وہ موبائل میں مصروف ہے اور کچھ نہیں سن رہا جبکہ تالیہ کو ایک بار پھر اگنور ہوتا دیکھ کر سب نے اپنی ہنسی دبائی

بہرام میں نے تمہیں کہا ہے میں نے ہفتے کو ساڑھی پہننی ہے

بہرام جو پہلے سے ہی ہنس رہا تھا تالیہ کی بات سنتے مزید ہنسنے لگا جبکہ زرمینہ بیگم نے تالیہ کو دیکھتے مسکرایا ہوئے نفی میں سر ہلایا

سنان تالیہ کچھ بول رہی ہے بیٹا

موم وہ بہرام کو بول رہی ہے جب مجھے بولے گی تو سن لونگا

زرمینہ بیگم کی بات سنتے سنان نے اطمینان سے جواب دیتے ایک بار پھر نظریں موبائل پر جمائی تو تالیہ آتے سنان کے پاس کھڑی ہوئی

میں ہفتے کو ساڑھی پہنوں گی آپ کو کوئی اعتراض۔۔۔

ملک ہمارا آزاد ہے تو جو مرضی کرو

ابھی تالیہ بول ہی رہی تھی کہ سنان اس کی بات کاٹتا بولا تو تالیہ نے سنان کے ہاتھ سے اس کا موبائل چھینتے غصے سے دیوار میں دے مارا جبکہ اپنا چار لاکھ کا فون کرچی کرچی ہوتے دیکھ کر سنان کسی صدمے میں چلا گیا سنان کو اپنی جگہ سے ہلتے نہ دیکھ کر سہیل نے سنان کا بازو ہلایا تو سنان نے سہیل کو ایک گھوری سے نوازا جس پر سہیل شرافت سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

اس حرکت کی وجہ جان سکتا ہوں

جب میرے سوال کا جواب ٹھیک طرح سے نہیں دو گے تو یہی ہو گا

میں نے تمہیں جواب دیا تھا

سنان کی بات پر تالیہ فوراً بولی تو سنان نے غصے سے جواب دیا

اچھا ملک ہمارا آزاد ہے تمہیں جو کرنا ہے کرو یہ کونسا جواب ہوتا ہے

تو اور کیا جواب ہونا چاہیئے تھا اس سوال کا؟

تالیہ کی بات پر سنان نے غصے سے سوال کیا

بندہ پیار سے بولتا ہے ٹھیک ہے جان آپ کو پسند ہے تو آپ پہن لیں مگر نہیں۔۔

شٹ اپ! مجھے یہ واہیات باتیں نہیں پسند میری اس بات کا مطلب یہی تھا کہ مجھے مسئلہ نہیں ہیو یو ان یور سینسز تم نے میرا چار لاکھ کا نقصان کیا ہے

ابھی تالیہ بول ہی رہی تھی کہ سنان غصے سے بولا جس پر تالیہ نے اسے گھورا

یہ کیا بات ہوئی آپ کیا مجھ سے پیار سے بات بھی نہیں کریں گے

تمہیں کیا لگتا ہے میرے چار لاکھ کے نقصان کے بعد میں خوش ہونگا؟

تالیہ کی بات سنتے سنان غصے سے بولا جبکہ سب لوگ تو بس انہیں لڑتے دیکھ رہے تھے

سنان خانزادہ میں ادا فاروقی نہیں ہوں جو چپ چاپ سے بہرام کی ڈانٹ بھی سن لیتی ہے میں تالیہ خانزادہ ہوں ہر بات کا مکمل جواب دونگی

تو برائے مہربانی آئندہ صرف زبان چلانا ہاتھ نہیں

تالیہ کی بات پر سنان غصے سے بولتا اپنا فون اٹھاتا کمرے سے نکل گیا جبکہ تالیہ بس اس کی پشت کو گھورتی رہ گئی

یہ چیٹنگ ہے میرے ساتھ امی آپ میرا اور سردارنی کا ہزبینڈ سوئچ کر دیں

کیوں؟

تالیہ کے منہ بنا کر بولنے پر ادا نے فوراً سوال کیا

تو چیٹنگ نہیں ہے کیا میرے ساتھ سردارنی کو وہ شوہر دیا جو اس سے ابھی سے اتنا پیار

کرتا اور مجھے یہ سڑا ہوا آلو دیا جو خود منہ بنا کر چلا گیا سردارنی اچھی ہے نہ غصے میں سر بھی پھاڑ سکتی میں کس کا پھاڑوں

ادا کے سوال پر تالیہ فوراً بولی تو زرمینہ بیگم نے اپنی تئیس سالہ بیٹی کو دیکھا جو اپنی ہی بہن کا شوہر مانگ رہی تھی جبکہ تالیہ کی بات پر سہیل نے فوراً مرجان کو دیکھا

تم ایک کام کرو رکھ لو سہیل مجھے کوئی مسئلہ نہیں

سچی سردارنی؟

خود پر سہیل کی نظریں محسوس کرتے مرجان فوراً بولی تو تالیہ نے مرجان کو دیکھتے سوال کیا جس پر مرجان نے ہاں میں سر ہلایا تو تالیہ سہیل کے پاس بیٹھی اور اس کے کندھے پر سر رکھا تو سہیل کو رونا آنے لگا اس سے پہلے وہ واقع رونا شروع کرتا مینا اندر آئی

تالیہ میم سنان سر آپ کو بلا رہے ہیں

وہ مجھے اپنی بیوی کو بلا رہے ہوں گے جاؤ مرجان

مینا کی بات پر تالیہ فوراً بولی تو مرجان نے نفی میں سر ہلایا جس پر تالیہ منہ بناتی اٹھ کر کمرے سے باہر نکلی جبکہ سہیل فوراً سے اٹھتا مرجان کے پاس آیا اور مرجان کا بازو پکڑتا خود کو اس کے بازو سے لاک کیا

مجھے تمہاری بہن پر بلکل بھروسہ نہیں

سہیل کی بات پر سب لوگوں نے قہقہہ لگایا تالیہ سیدھی جاتی سنان کے پاس کھڑی ہوئی اور گلہ صاف کرتے اسے اپنی طرف متوجہ کیا جس پر سنان فوراً مڑا

مجھے فلموں کی طرح جان جانو کر کے چکنی چپڑی باتیں کرنا نہیں آتی

سنان کی بات پر تالیہ کچھ نہ بولی بس پاس پڑے پودے کو گھورتی رہی تو سنان نے تالیہ کا بازو پکڑتے اپنے قریب کیا

میں جانتا ہوں تم مجھ سے ناراض ہو مگر حقیقت یہ ہے کہ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں اور مجھے کوئی مسئلہ نہیں تم جو بھی پہنو گی اچھی لگو گی

سنان کی بات سنتے تالیہ نے سنان کو دیکھا

سوری مجھے آپ کا فون نہیں توڑنا چاہئیے تھا

تالیہ کی بات سنتے سنان ہلکہ سا مسکرایا تو تالیہ بھی مسکرائی

ٹھیک ہے آپ جان جانو مت بولنا وہ سب میں بول لونگی بس آپ مجھے سیدھا جواب دینا گھما کر نہیں مجھے غصہ آتا ہے

تالیہ کی بات سنتے سنان نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا تو تالیہ وہاں سے چلی گئی جبکہ سنان خاموشی سے کھڑا آسمان کو دیکھنے لگا

سردارنی تم اپنا گھٹیا اپنے پاس رکھو مجھے نہیں چاہئیے

ٹھیک ہے

تالیہ کمرے میں واپس آتی بولی تو مرجان نے مسکراتے ہامی بھری جبکہ تالیہ کی بات سنتے سہیل نے بھی سکون کا سانس لیا

آج ہفتے کا دن تھا سب لوگ ہی زرخان کی شادی کے لیے تیار ہو رہے تھے سب لیڈیز نے ادا کی فرمائش پر ایک جیسے پیپلم اور شرارے پہنے تھے جبکہ رنگ سب کے مختلف تھے اور جینٹس نے زرخان کی فرمائش پر پینٹ کوٹ پہنے تھے زرخان نے خود نے بھی پینٹ کوٹ پہنا تھا سب جینٹس کی ٹائی اپنی اپنی بیگم سے میچنگ کلر کی تھی جبکہ عائشہ کے رونے پر زرخان نے عائشہ سے میچنگ ٹائی پہنی تھی عائشہ کا کہنا تھا کہ اسے بھی شوہر چاہیئے جو اس سے میچنگ کرے جس پر سب نے اسے سمجھایا کہ وہ ابھی اپنے بھائی سے میچنگ کر سکتی ہے تو زرخان نے اس سے میچنگ کر لی جس پر عائشہ خوش ہوتی بار بار بہرام کو بتا رہی تھی

دیکھو آپ نے میچنگ نی کی میرے سے زار بھائی نے کی ہے

عائشہ کی ہر پانچ منٹ بعد یہ بات سنتے بہرام کا دل کیا وہ ٹائی ہی اتار دے مگر پھر ادا کا رونا سوچتے خاموشی سے ہنس دیتا اب وہ بیچارہ بھی کیا کرتا سب لوگ گھر سے وقت

پر نکل گئے تھے زرمینہ بیگم اور حنان گھر پر تھے جبکہ دائمہ ان کے ساتھ گئی تھی زرمینہ بیگم نے سب کو دعائیں دیتے رخصت کیا تھا اور وہ بہت خوش بھی تھیں آخر ان کا لاڈلہ آج پورا ہونے جا رہا تھا سب لوگ حشام اور نازیہ کی بتائی گئی جگہ پر پہنچ چکے تھے مگر اصل دھچکہ تو تب انہیں لگا جب انہوں نے سامنے سٹیج پر بیٹھے دلہے اور دلہن کو دیکھا سفا لال جوڑے میں سر جھکائے بیٹھی انتہاء کی خوبصورت لگ رہی تھی جبکہ اس کے ساتھ بیٹھا اعجاز جس نے گولڈن رنگ کی شیروانی پہنی تھی عجیب دیہاتی لگ رہا تھا ایک تو اس کا کال رنگ اوپر سے گولڈن شیروانی وہ کہیں سے بھی بزنس مین نہیں لگ رہا تھا ان سب کو اندر آتا دیکھ کر حشام اور نازیہ فوراً آگے بڑھے اور انہیں ویلکم کیا تو بہرام نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا

مرجان اس دلہے میں ان کو کیا نظر آیا؟

فائدہ ادائے جاں

ادا کے سوال پر مرجان فوراً بولی تو ادا خاموش ہو گئی پھر مرجان آگے بڑھتی نازیہ کے گلے ملیں تو نازیہ نے فوراً شکر ادا کیا وہ کب سے ان لوگوں کا انتظار کر رہی تھی

یہ اندر ساتھ جائیں گے آپ کے؟

جی سیکیورٹی ریزنز کی وجہ سے آپ جانتے تو ہیں

حشام نے جیسے ہی انہیں اندر آنے کا اشارہ کیا تو ان کے گارڈز بھی ان کے ساتھ اندر کی طرف بڑھے جس پر حشام نے سوال کیا تو بہرام نے فوراً جواب دیا پھر حشام مسکراتے ہوئے انہیں اندر لیجاتا صوفے پر بیٹھا گیا جبکہ سٹیج پر بیٹھی سفا اس بات سے انجان تھی کہ اگلے دس منٹ میں اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے بہرام لوگ جیسے ہی صوفوں پر بیٹھے تو عاکف اور اس کی بیوی حشام کے پاس آئے

بہرام صاحب ان سے ملیے یہ سفا کے ساس سسر ہیں اور عاکف یہ نشہ کے سسرال والے ہیں

اسلام و علیکم

وعلیکم السلام

حشام کے تعارف کروانے پر عاکف نے فوراً ہاتھ بڑھاتے سلام کیا جس پر بہرام نے فوراً جواب دیا مگر وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہ ہلا تو عاکف نے پریشانی سے اپنا ہاتھ واپس پیچھے کیا تبھی نشہ اپنی میکسی سنبھالتی دو تین لڑکیوں کے ساتھ ان کے پاس آئی

اسلام و علیکم

وعلیکم السلام

نشہ کے سلام کرنے پر سب نشہ کو جواب دیا

بھائی میں تھوڑی دیر کے لیے زرخان کو لے جاؤں پلیز

نشہ کے بہرام اور سنان سے سوال کرنے پر بہرام اور سنان نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

تو نشہ نے زرخان کی طرف دیکھا جو بہرام کو دیکھ رہا تھا

تم جاؤ نشہ زرخان آتا ہے ابھی

بہرام کی بات سنتے نشہ پریشانی سے ہاں میں سر ہلاتی چلی گئی اسے بھی زرخان کو اپنی دوستوں اور کزنوں سے ملواتے سب کو چڑھانا تھا آخر اس کا ہونے والا شوہر اتنا حسین جو تھا

میں کیوں اس کے ساتھ جاؤں بھائی؟

عائشہ نے صبح سے میرا سر کھایا ہوا آپ اچھے نہیں زار بھائی اچھے ہیں انہوں نے مجھ سے میچنگ کی ہے تو زار بھائی کو اس بات پر انعام بھی تو ملنا چاہئیے

اللہ آپ جیسا بھائی کسی کو نہ دے

زرخان کے سوال پر بہرام مسکراتے بولا تو زرخان نے چڑھ کر غصے سے جواب دیا

میں کوئی نہیں جا رہا جو کرنا ہے کر لو

زرخان اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے کسی چھوٹے بچے کی طرح غصے سے بولا تو سب نے ہنسی دبائی تبھی نشہ واپس آئی

زرخان پلیز چلیں نہ مجھے آپ کو سب سے ملوانا ہے

نشہ کے زرخان کو بولنے پر زرخان نے فوراً سب کو دیکھا مگر جب کسی نے بھی نشہ کو منع نہ کیا تو نہ چاہتے ہوئے بھی زرخان کو اٹھ کر نشہ کے ساتھ جانا پڑا

آمنہ عالیزا ان سے ملو یہ میرے ہزبینڈ ہیں زرخان خانزادہ اور زرخان یہ میری دوست ہیں ہم کالج میں ایک ساتھ پڑھتے ہیں

نشہ اسے سیدھا لیجاتی دو لڑکیوں کے پاس کھڑا کر گئی اور پھر زرخان کا بازو پکڑتی بولی تو زرخان بھی زبردستی کا مسکرایا چند لمحوں بعد زرخان تپہ ہوا سا واپس آیا اور دائمہ کے ساتھ بیٹھا

آپ نے میرا نکاح کروانا ہے یا میں لڑکی اٹھا کر بھاگ جاؤں

میں تو بس کھانے کا انتظار کر رہا ہوں مجھے بھوک لگی ہے

زرخان کی دھمکی پر بہرام نے مسکراتے جواب دیا تو زرخان فوراً کھڑا ہوا پھر اس نے ایک نظر بہرام اور سنان کو دیکھا وہ دنوں ہی اسے دیکھتے مسکرا رہے تھے

دائمہ مجھے اشیوات دو کہ میں لڑکی اٹھانے میں کامیاب ہو جاؤں

زرخان فوراً سے دائمہ کے پیروں کو چھوتا بولا تو دائمہ کے ساتھ ساتھ سب لوگ ہنسنے لگے

دائمہ میرے سر پر جلدی ہاتھ پھیرو میری کمر اپنی ہے جھک کر اکڑ جائے گی

دائمہ کو کچھ نہ کرتے دیکھ کر زرخان فوراً بولا تو دائمہ نے اس کے سر پر ہنستے ہوئے ہاتھ

رکھا وہ اس دنیا کا پہلا شخص تھا جو لڑکی اٹھانے سے پہلے اپنی ماں سے دعا لے رہا تھا

پھر زرخان فوراً سیدھا ہوا اور ایک جھٹکے سے پلٹتا سیدھا سٹیج کی طرف گیا

بہرام وہ واقع سٹیج کی طرف جا رہا ہے

تو میں نے تھوڑی شادی کرنی اس نے کرنی ہے میں بس اس کا ساتھ دونگا

سہیل کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو سب لوگ خاموشی سے سٹیج کو دیکھنے لگے زرخان سیدھا سٹیج پر آیا

اور اعجاز کی طرف بڑھا جبکہ زرخان کو سٹیج پر جاتے دیکھ کر نازیہ

نے پریشانی سے بہرام لوگوں کو دیکھا جو مسکراتے زرخان کو دیکھ رہے تھے سٹیج پر ایک

طرف اعجاز جبکہ دوسری طرف سفا بیٹھی تھی بیچ میں گلاب کے پھولوں کی جھالڑ تھی

زرخان کو دیکھتے سٹیج پر کھڑے عاکف اور اس کی بیوی بھی اعجاز کے پاس آئے

اسلام و علیکم

وعلیکم السلام کیا تم جانتے ہو میں کون ہوں؟

زرخان جیسے ہی اعجاز کے پاس کھڑا ہوا تو اعجاز نے فوراً سلام کیا مگر اپنے باپ سے

بہرام کے ہاتھ نہ ملانے کا سنتے اس نے ہاتھ نہیں بڑھایا اعجاز کا سلام سنتے زرخان نے

فوراً سلام کا جواب دیا اور پھر اعجاز سے سوال کیا جبکہ سٹیج کے دوسری طرف بیٹھی سفا

نے زرخان کی آواز سنتے چونک کر سر اٹھاتے پھولوں کی جھالڑ سے دوسری طرف دیکھا جہاں اسے زرخان بلیک پینٹ کوٹ میں کھڑا نظر آیا پھر اس نے فوراً سے سر اٹھا کر حال میں نظریں گھمائی تو اس کی نظر خانزادہ فیملی پر پڑی جو مسکراتے زرخان کو دیکھ رہے تھے سفا کو اپنی طرف دیکھتے ادا نے ہاتھ ہلایا تو سفا نے اپنی ماں کو دیکھا وہ بھی سٹیج کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھیں

جی آپ بہت بڑے سٹوک مارکیٹر ہیں اور نشہ کے ہونے والے ہزبینڈ بھی ہیں

پہلا جواب تو ٹھیک ہے تمہارا میں بہت بڑا سٹوک مارکیٹر ہوں جبکہ دوسرا جواب غلط ہے میں نشہ کا ہزبینڈ نہیں سفا کا ہزبینڈ ہوں

زرخان کے سوال پر اعجاز نے فوراً جواب دیا تو زرخان نے ایک تیکھی مسکراہٹ سے اس کی بات کی تصیح کی تو اعجاز پریشان ہوا پھر زرخان گھوم کر سفا کی سائیڈ آیا جو پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی

چلیں ڈارلنگ

زرخان سفا کی شکل دیکھتے بولا اس سے پہلے کہ سفا کوئی جواب دیتی زرخان فوراً سے سفا کا ہاتھ پکڑتا اسے اپنے ساتھ لیتا سٹیج سے نیچے اترا اور سیدھا بہرام کے پاس آیا

میں اور میری جانو باہر گاڑی میں ویٹ کر رہے ہیں جلدی آؤ ہمیں انتظار کرنا پسند نہیں

یہ کیا حرکت ہے چھوڑو سفا کا ہاتھ

زرخان بہرام کو بولتا ابھی مڑا ہی تھا کہ حشام فوراً اس کے پاس آتا بولا جس پر زرخان نے اپنے کان کی طرف افسردگی سے اشارہ کیا جیسے کہہ رہا ہو کہ میں بہرا ہوں مجھے آواز نہیں آ رہی

سفا شرافت سے سٹیج پر چلو میری عزت کا تماشا مت بناؤ

ہاں سفا انکل کا تماشا نہیں بناتے چلو ہم دونوں نکاح کرتے ہیں

مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ تم ایسا کچھ ضرور کرو گے اس لیے میں نے انتظام کر کے رکھا تھا

حشام کے غصے سے سفا کو بولنے پر سفا نے ڈرتے سر جھکایا تو زرخان فوراً بولا جس پر

حشام نے فوراً غصے سے جواب دیا تو کچھ لوگ زرخان کو مارنے کے لیے آگے بڑھے

جس پر بہرام نے فوراً اپنے گارڈز کو اشارہ کیا تو دو گارڈز فوراً آگے بڑھے اور پھر اپنی اپنی گن لوڈ کرتے زرخان اور سفا کے آگے آتے حشام اور ان لوگوں پر تان گئے جان کس کو پیاری نہیں ہوتی گارڈز کو گن سے خود کی طرف اشارہ کرتے دیکھتے وہ لوگ فوراً پیچھے ہٹے تبھی بہرام اور سنان کے ساتھ باقی سب لوگ کھڑے ہوئے

میرے ایک اشارے پر یہ تمہیں اس دنیا سے رخصت کر دیں گے اس لیے کچھ بھی کرنے سے پہلے سوچ لینا

ویسے بھی عزت کا تماشا تب بنے گا جب اس حال کے دروازے سے لڑکی باہر نکلے گی

اگر عزت اتنی پیاری ہے تو ابھی کے ابھی ہمارے لڑکے سے اپنی بیٹی کا نکاح کرو

اور باپ کا فرض نبھاتے اسے دعا دیتے رخصت کرو

بہرام کی بات سنتے حشام نے پریشانی سے ان گارڈز کو دیکھا تبھی سنان بولا تو نازیہ ان

کے پاس آئی

حشام ہمارے پاس تمہارے سوا کوئی نہیں ہے خدا کے لیے جو یہ کہہ رہے ہیں کر دو

نازیہ بی بی میں تمہیں شکل سے پاگل لگتا ہونگا مگر ہوں نہیں یہ سب تمہاری کارستانی ہے

نہ اپنی بیٹی کی شادی اس کی محبت سے کروانے کی مگر میں ایسا نہیں کرونگا چاہے کچھ

بھی ہو جائے

نازیہ کی بات سنتے حشام فوراً بولا تو نازیہ نے نظریں جھکائی جس پر زرخان سفا کا ہاتھ

چھوڑتا آگے بڑھا

آنٹی آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اس آدمی سے آپ کو سفا کو اور نشہ کو پوری

پروٹیکشن دیں گے ہم ویسے بھی سفا میری امانت ہے

زرخان کی بات سنتے نازیہ بیگم نے چونک کر زرخان کو دیکھا

میری مما کا نام زرمینہ بیگم ہے انہوں نے ہی سفا کے پیدا ہونے سے پہلے اسے میری

امانت کے طور پر آپ کے پاس رکھوایا تھا میں سفا کا اٹیلین شہزادہ جس کا انتظار وہ آج تک کرتی آئی ہے آپ مانیں یا نہ مگر میں آج اپنی سفا کو اپنے ساتھ لے جاؤنگا یہ ایک پٹھان کا وعدہ ہے آپ سے

نازیہ کے چونک کر دیکھنے پر زرخان نے فوراً جواب دیا تو سفا بھی حیران ہوئی اسے آج پتہ چلا تھا کہ اسے زرخان کے سوا کوئی مرد کبھی کیوں اچھا نہیں لگا تھا کیونکہ وہ اس کا اٹیلین شہزادہ تھا جس کے ہجر میں سفا نے اپنی زندگی کے اٹھارہ سال کاٹے تھے

ایسا کبھی نہیں ہو گا سفا کی شادی صرف اعجاز سے ہو گی

حشام کی بات سنتے سفا فوراً آگے بڑھی اور پھر اس نے زرخان کا ہاتھ پکڑا

بابا مان جائیں پلیز مجھے میری شادی میں باپ کا سایہ چاہئیے آپ کے نہ ماننے سے کچھ بھی نہیں ہو گا میرا اٹیلین شہزادہ مجھے اپنے ساتھ ہر حال میں لے جائے گا

تم جو مرضی کر لو میں ہرگز نہیں مانوں گا

سفا کی بات سنتے حشام چلایا تو زرخان نے بہرام کو دیکھا جو اسے دیکھتا فوراً مسکرایا

ڈھیٹ سسر ملا ہے مجھے

زرخان کی بات پر سب نے قہقہ لگایا تو حشام حیران ہوا

داماد بھی تو ڈھیٹ ہے

سو تو ہے چلو جانا شادی کرتے ہیں

دائمہ کی بات سنتے زرخان پہلی بات دائمہ سے جبکہ دوسری بات سفا سے بولا اور پھر اس کا ہاتھ پکڑا

گارڈ بھائی میرے سسر سے ایک دفعہ پوچھ لو وہ اپنے پاؤں پر چل کر آتے ہیں تو ٹھیک ورنہ انہیں اٹھا کر سٹیج پر لے آؤ

زرخان گارڈز کو بولتا سفا کو لیتا سٹیج پر پہنچا تو گارڈز بھی حشام کو گن پوائنٹ پر سٹیج پر لے آئے ان کے سٹیج پر پہنچتے ہی خانزادہ فیملی کے باقی سب لوگ بھی سٹیج پر پہنچے تو زرخان نے سفا کو اس کی کرسی پر بیٹھایا اور خود گھوم کر آتا اعجاز کو ہاتھ سے ہٹاتا خود کرسی پر بڑے مزے سے بیٹھا

چلیں مولوں صاحب نکاح پڑھوائیں

آپ کا نام

زرخان خانزادہ

زرخان کی بات پر مولوی صاحب نے نام پوچھا تو زرخان نے فوراً جواب دیا جبکہ خانزادہ فیملی کے سب جینٹس حشام سمیت زرخان کی طرف جبکہ لیڈیز نازیہ سمیت سفا کی طرف کھڑی ہوئی تو نازیہ نے سفا کے چہرے پر گھونگٹ کیا

باپ کا نام

اس کا کیا کام یہاں میرا نکاح ہے باپ کا تھوڑی ہے

مگر نکاح نامے پر لکھا جاتا ہے باپ کا نام

مولوی صاحب کے سوال پر زرخان منہ بناتے بولا تو مولوی صاحب نے پریشانی سے

جواب دیا جس پر زرخان نے پھر منہ بنایا

میرا کوئی باپ نہیں ہے

تو تم اس دنیا میں کیسے آئے

میری اماں نے مجھے گوگل سے ڈاؤنلوڈ کیا تھا کہو تو آپ کو بھی ڈاؤنلوڈ کا پروسیس بتا دوں

زرخان جان چھڑانے کے انداز میں بولا تو مولوی صاحب نے پریشانی سے سوال کیا جس

پر زرخان چڑ کر بولا تو مولوی صاحب کو اچھو لگی

بیٹا نکاح نامے میں باپ کا نام ضروری ہے

ٹھیک ہے لکھو

مولوی صاحب خود کو کنٹرول کرتے بولے تو زرخان نے احسان کرنے کے انداز میں

جواب دیا جس پر مولوی صاحب نے ہاں میں سر ہلایا

بہرام خانزادہ

میں تمہارا باپ نہیں ہوں

زرخان کے باپ کا نام بتانے پر سب لیڈیز کا قہقہ لگا جبکہ بہرام چڑ کر بولا تو مولوی صاحب نے اس آفت کو دیکھا

بڑا بھائی باپ کی جگہ ہوتا ہے

مگر باپ نہیں ہوتا آیاز خانزادہ نام ہے اس نالائق کے باپ کا

زرخان کی لاجک پر بہرام نے فوراً جواب دیتے زرخان کے سگے باپ کا نام بتایا تو زرخان نے منہ بنایا

اس منہوس کا نام ضروری ہے کیا لکھنا تم ایک کام کرو لکھ دو باپ بےنام ہے

زرخان کی بات کو مولوی صاحب نے مکمل طور پر نظر انداز کیا تو سب نے اپنی ہنسی دبائی

حق مہر--

سفا راجپوت

مولوی صاحب کے سوال پورا کرنے سے پہلے ہی زرخان بولا تو سب نے قہقہ لگایا

بھائی حق مہر بیوی کو دینا ہوتا ہے ایک مخصوص رقم یا پھر کوئی چیز یہاں لکھی جائے گی جو شادی کے بعد ہر حال کیں تمہیں سفا کو دینا ہے اس میں دلہن کا نام نہیں آ سکتا

عادل کے سمجھانے پر زرخان نے ہاں میں سر ہلایا

سوری مولوی صاحب میرا نکاح پہلی دفع ہو رہا ہے اس لیے مجھے پتہ نہیں تھا

جیسی تمہاری حرکتیں ہیں دوسرا ہونے کا چانس بھی نہیں ہے بیٹا حق مہر بتاؤ

زرخان کی بات پر مولوی صاحب فوراً بولے تو سب کے ساتھ سفا نے بھی ہنسی دبائی پھر مولوی صاحب نے سوال کیا

آپ زری پیلس لکھ دیں

وہ کیا ہے؟

آپ پاکستانی بیس کروڑ روپے لکھیں

زرخان کی بات پر مولوی صاحب نے پریشانی سے سوال کیا تبھی بہرام فوراً بولا تو زرخان نے بہرام کو گھورا جس پر بہرام نے اسے سیدھا بیٹھنے کا اشارہ کیا

گواہ آ کر سائین کر دیں

عادل سہیل

مولوی صاحب کی بات پر بہرام نے عادل اور سہیل کو ہاتھ سے سائین کرنے کا اشارہ کیا تو ان دونوں نے آگے بڑھتے سائن کیے جبکہ سفا کے گواہ پہلے ہی سائین کر چکے تھے

یہ کیا بات ہوئی نکاح تو میرا ہے تو یہ دونوں کیوں سائین کر رہے ہے

کیونکہ ہم گواہ ہیں تمہارے نکاح کے جس کا مطلب ہے تمہاری بیوی پر ہمارا بھی حق ہے

زرخان کی بات پر سہیل فوراً بولا تو زرخان نے سنان کو دیکھا ایسی باتوں میں وہ بس سنان کی باتوں پر ہی یقین کرتا تھا سنان کے نفی میں سر ہلانے ہر زرخان کو تسلی ہوئی تو عادل اور سہیل نے قہقہ لگایا پھر مولوی صاحب نے نکاح شروع کیا

زرخان خانزادہ ولد آیاز خانزادہ آپ کا نکاح سفا دیلاور ولد دیلاور امتیاز سے بعیوض بیس کروڑ روپے سیقہ رائج الوقت کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

قبول ہے! قبول ہے! قبول ہے!

مولوی صاحب کے سوال پر زرخان نے فوراً تین بار قبول ہے بولا تو مولوی صاحب نے زرخان سے سائین کروائے پھر سفا سے بولا تو سفا نے بھی نکاح قبول کرتے سائین کیے تو مولوی صاحب نے دعا پڑھتے سب کو مبارک باد دی اور وہاں سے چلے گئے مولوی صاحب کے جانے کے بعد زرخان فوراً کھڑا ہوا تو نازیہ نے اپنی بیٹی کو ڈھیروں دعائیں دیتے رخصت کیا اور پھر سب لوگ روتی ہوئی سفا کو لے کر زری پیلس آ گئے

مجھے بہت نیند آ رہی ہے چلو بیگم گڈ نائٹ گائیز

زری پیلس پہنچتے ہی زرخان فوراً بولتا سفا کا ہاتھ پکڑتا اندر کی جانب جانے لگا تو بہرام نے زرخان کا کندھا پکڑتے اسے روکا

موم کو نہیں ملواؤ گے سفا سے

ضرور بھائی کیوں نہیں وہ کب سے ویٹ کر رہی ہیں

بہرام کی بات پر زرخان مسکراتے بولا اور اندر چلا گیا

زری پیلس کے اندر داخل ہوتے ہی زرخان سفا کو لیتا سیدھا زرمینہ بیگم کے پاس پہنچا جو حنان کو سلانے کی ناکام کوشش میں لگی ہوئی تھیں مگر حنان تھا کہ سونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا دروازہ بجنے کی آواز پر دروازے کی طرف متوجہ ہوئی تو اپنے سب بچوں کو اندر آتا دیکھ کر خوش ہوئیں دائمہ نے آگے بڑھتے فوراً حنان کو اپنی گود میں لیا تبھی زرخان سفا کا ہاتھ پکڑے کمرے میں داخل ہوا لال رنگ کے کامدار لہنگے چولی میں سفا انتہاء کی حسین لگ رہی تھی وہ زرخان کے ساتھ چلتی کمرے میں آئی اور پھر سر جھکا کر کھڑی ہوئی تو زرمینہ بیگم نے آگے بڑھتے زرخان اور سفا کو پیار اور ڈھیروں دعائیں دی سفا کو دعائیں دیتے دیکھ کر ادا منہ بناتی آگے بڑھی تو زرمینہ بیگم نے اسے بھی پیار کیا

مما آپ کی پوئم پوری ہو گئی ہے آپ کا اٹیلین شہزادہ اپنی حسینہ کو لے آیا ہے زرخان کی بات پر زرمینہ بیگم نے اسے حیرانگی سے دیکھا تو سفا دو قدم آگے بڑھی

پھر آئے گی وہ شہزادی جو سب کے گھر بسائے گی

سب کو ان کی خوشیاں لوٹائے گی

سفا نے آگے بڑھتے پوئم کی آخری دو لائینز پڑھی تو زرینہ بیگم نے مسکراتے اسے اپنے گلے لگایا تبھی مینا سب کے لیے کافی لے کر آئی تو زرخان حیران ہوا

مینا باجی میں نے آپ سے کافی لانے کو نہیں کہا

سر عائشہ نے کہا کہ دائمہ نے سب کے لیے کافی بنانے کا کہا ہے

زرخان کے پریشانی سے بولنے پر مینا نے بھی پریشانی سے جواب دیا تو سب نے عائشہ کو دیکھا جو کھڑی مسکرا رہی تھی

عائشہ تم نے ایسا کیوں کہا مینا کو؟

کیونکہ مجھے فیری بھابھی کے ساتھ کھلنا ہے اور زار بھائی بول رہے تھے ہمیں سونا ہے اس لیے بولا اب آپ کافی پیو میں فیری بھابھی کے ساتھ کھیلوں گی

بہرام کے سوال پر عائشہ آگے بڑھتی سفا کا ہاتھ پکڑتی بولی تو سب لوگ ہنسنے لگے

میں اسے تمہارے ساتھ کھیلنے کے لیے تو نہیں لایا

تو پھر کیوں لائے ہو؟

وہ کیا ہے نہ اس ڈائن کو اور کوئی برداشت نہیں کر سکتا تھا دوسرا میں کسی اور کی بربادی ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا بس اس لیے میں اسے یہاں لے آیا

زرخان کی بات سنتے عائشہ نے فوراً سوال کیا تو زرخان نے منہ بناتے جواب دیا

جبکہ اس کا جواب سن کر سفا نے اپنی ہیل رکھ کر زرخان کے پاؤں پر ماری تو

زرخان نے چیخیں مارتے پورا کمرہ سر پر اٹھا لیا

ڈائن عورت تم کیا لوہے کے جوتے پہنتی ہو میں شوہر ہوں تمہارا مزاجی خدا ہوں

تمہارا اور تم مجھے مار رہی ہو پاپی عورت

ابے او مزاجی نہیں مجازی خدا ہوتا ہے

ہاں وہی وہی

زرخان کی بات سنتے سہیل فوراً بولا تو زرخان نے فوراً جواب دیتے سفا کو گھورا

مسٹر مجازی خدا اگر آج رات کمرے میں سونا ہے نہ تو خاموش ہو جاؤ ورنہ لاؤنج

کا صوفہ بھی بہت اچھا ہے

سفا کی دھمکی سنتے زرخان کا منہ کھل گیا

میں تمہارا شوہر ہوں بجائے اس کے کہ تم مجھے عزت دو تم مجھے کمرے سے نکال

رہی ہو

زرخان کی بات سنتے سفا نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا جبکہ باقی سب تو اپنا اپنا

کافی کا مگ پکڑے اس سے سیپ سیپ کرتے کافی پیتے ان کی میٹھی نوک جھونک

انجوائے کر رہے تھے

آج ہماری گولڈن نائٹ ہے تم جانتی ہو نہ

گولڈن نائٹ کیا ہوتا ہے؟

زرخان کی بات سنتے سفا نے جان بوجھ کر معصوم بننے کی ایکٹنگ کی اس بات کو بھولتے ہوئے کہ سامنے کھڑے شخص نے ڈھٹائی میں پی-ایچ-ڈی کر رکھی ہے

وہی نائٹ میری جان جس کے بعد ایک چھوٹی سفا اور ایک چھوٹا زرخان اس دنیا میں آئیں گے

زرخان ایک آنکھ دباتا ڈھٹائی کے ریکارڈ توڑتا بولا تو سفا کے گال شرم دھکنے لگے جبکہ سفا کی شکل دیکھتے سب نے ایک ساتھ قہقہ لگایا

زرخان شرم کریں کچھ

وہ تم کر لینا کیونکہ میں تو پیدائشی بےشرم ہوں اور ویسے بھی اس نائٹ پر لیڈیز ہی شرماتی ہیں کیونکہ ہم جینٹس تو۔۔۔

سفا کے پریشانی سے بولنے پر زرخان فوراً بولا تو سفا نے آگے بڑھتے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اب اس ڈھیٹ انسان کا کیا بھروسہ کچھ بھی بول دے سفا کی اس حرکت پر سب لوگوں نے اپنی ہنسی دبائی تبھی ادا کھڑی ہوئی

موم کیا ہم میری دیورانی کو اس کے روم میں چھوڑ آئیں؟

ہاں ہاں شہزادی کیوں نہیں پوچھنے کی ضرورت نہیں

ادا کے ایکسائٹڈ ہو کر پوچھنے پر جہاں زرمینہ بیگم نے ہاں میں سر ہلایا وہیں زرخان فوراً بولا اس بات سے انجان کہ اس کے ساتھ بعد میں کیا ہونے والا ہے زرمینہ بیگم کے اجازت دینے پر ادا اور مروا سفا کو زرخان کے کمرے میں چھوڑ آئیں اور پھر چند لمحوں بعد زرخان اپنے کمرے کی طرف بڑھا ابھی زرخان اپنے کمرے کے دروازے پر پہنچا ہی تھا کہ ادا مروا مرجان اور تالیہ اس کا راستہ روک گئیں ان سب کو دروازے کے سامنے کھڑا ہوتا دیکھ کر زرخان نے پریشانی سے انہیں دیکھا تبھی مروا آگے بڑھی

زرخان بھائی اگر آپ کو اندر اپنی بیگم کے پاس جانا ہے تو پہلے جیب ڈھیلی کرنی ہو گی

ورنہ ہم آپ کو اندر نہیں جانے دیں گے چچچچ پھر بیچاری سفا اکیلی سوئے گی

مروا کی بات سنتے ادا بھی افسردگی سے بولی تو زرخان نے پریشانی سے دائمہ کو دیکھا جو جینٹس کے ساتھ کھڑی زرخان اور لیڈیز کو دیکھ رہی تھیں

یہ نیگ ہوتا ہے بیٹا بہنوں اور بھابیوں کا دے دو

ایسے کیسے دے دو میں کوئی چرس بیچتا ہوں جو میں ان پر اپنے پیسے ویسٹ کروں

چلو ہٹو سب بیچ میں سے میری بیوی میرا انتظار کر رہی ہے

دائمہ کی بات پر زرخان فوراً بولتا آگے بڑھا تو مرجان تالیہ کے کان کی طرف جھکی

ویسے تالیہ یہ تمہارا چھوٹا بھائی ہے اور بھائی بڑا ہو یا چھوٹا سارے نخرے اٹھاتا ہے تو کیا تم بہرام کی طرح اس پر اپنا حق نہیں جتاؤ گی

مرجان کی بات پر تالیہ نے نا سمجھی مرجان کو دیکھا جس ہر مرجان ہلکہ سا مسکرائی تو تالیہ کو سمجھ آیا اور پھر تالیہ فوراً سے آگے بڑھتی زرخان کے گردن کے گرد حصار باندھ گئی تالیہ میں پاکستانی چمبک آتا دیکھ کر بہرام نے قہقہ لگایا جبکہ زرخان پریشانی سے کبھی تالیہ اور کبھی بہرام کو دیکھنے لگا

تم تو میرے پیارے سونے چھوٹے بھائی ہو

ہٹو تم مجھ سے مجھے کس کرنے کا حق صرف میری بیوی کا ہے

تالیہ نے بولتے ساتھ ہی زرخان کے گال پر کس کیا تو زرخان تقریباً چلایا اور خود کو تالیہ کے چنگل سے چھڑانے لگا مگر اللہ تعالیٰ نے واقعی میں تالیہ کے ہاتھوں میں چمبک فٹ کیا تھا اور شاید یہی وجہ تھی جو زرخان تالیہ کو خود سے بلکل بھی دور نہ کر سکا

بھوتنی ہٹو دور ہو مجھ سے

پہلے پیسے دو پھر دور ہونگی نہیں تو۔۔۔

زرخان کے چلا کر تالیہ کا پکا حصار توڑنے کی ناکام کوشش کرنے پر تالیہ نے اسے دھمکی دی جس پر زرخان نے پریشانی سے اسے دیکھا

نہیں تو کیا کیا کرو گی تم بھوتنی؟

میں تمہارے پورے منہ پر ٹھیک ویسا نشان چھوڑوں گی جیسا میں نے دو منٹ پہلے تمہارے سیدھے گال پر چھوڑا ہے ویسے بھی تم میرے چھوٹے بھائی ہو تو مجھے تم پر بہت پیار آتا ہے

زرخان کی بات سنتے تالیہ مسکراتے بولی تو زرخان پریشان ہوا جس پر مروا نے اپنے فون کا فرنٹ کیمرہ اون کرتے اسے اس کا گال دیکھایا تو زرخان نے فوراً چیخ ماری اور خود سے اس چمبکیا بھوتنی کو دور کرنے لگا مگر ناکام رہا

ویسے تمہیں پتہ ہے تم مرجان کے بھی چھوٹے بھائی ہو

تالیہ کی بات سنتے زرخان نے ایک جھٹکے سے مرجان کو دیکھا جو کھڑی اسے دیکھ رہی تھی پھر مرجان فوراً آگے بڑھی اور اس نے زرخان کے دوسرے گال پر کس کرتے لپسٹک کا نشان چھوڑا تو زرخان نے چیخیں مارنا شروع کی

مما بچا لو سفا میری جان اپنے شوہر کو بچا لو

زرخان کی چیخیں سنتے زرمینہ بیگم پریشانی سے بہرام کے پاس آئیں تو بہرام نے انہیں پوری سٹوری سنائی جس پر زرمینہ بیگم مسکراتی زرخان اور تالیہ کو دیکھنے لگیں تبھی سفا اپنے کمرے سے باہر آئی کمرے کے باہر سب کو ایسے دیکھ کر سفا پریشان ہوئی تو مروا نے اسے سٹوری سنائی جس پر سفا بھی ہنسنے لگی تالیہ اور مرجان کو خود کو نہ چھوڑتا دیکھ کر زرخان نے پہلے تو ان دونوں کو گھورا مگر پھر جیب میں ہاتھ ڈال گیا

یہ لو اور اب مجھ سے دور ہو جاؤ تم دونوں چڑیلیں

زرخان جیب سے دو نیکلس نکالتا تالیہ اور مرجان کو پکڑاتا بولا تو تالیہ اور مرجان نے فوراً اس سے نیکلس پکڑا تبھی مروا نے ہاتھ بڑھایا تو زرخان نے اسے بھی ایک نیکلس دیا تو ادا بھی ایکسائٹڈ سی ہوتی آگے بڑھی جس پر زرخان نے اسے بھی نیکلس دیا تو ادا کا منہ بنا

بھائی آپ نے ان تینوں کو گولڈ کے دیے ہیں اور مجھے آرٹیفیشل کیوں؟

ادائے جاں یہ آرٹیفیشل نہیں ہے یہ رئیل ڈائمنڈ نیکلس ہے جو میں نے خاص طور پر آپ کے لیے بنوایا ہے

ادا کے منہ بنا کر بولنے پر زرخان فوراً بولا تو ادا حیران ہوئی

سچی یہ ڈائمنڈ کا ہے

ادا کے پریشانی سے بولنے پر زرخان نے فوراً ہاں میں سر ہلایا تو ادا خوش ہو گئی

آپ سے تو میرا بھائی اچھا ہے دیکھیں مجھے ڈائمنڈ نیکلس دیا ہے آپ نے تو آج تک مجھے ایک انگوٹھی بھی نہیں دی

ادا کے منہ بنا کر بہرام کو بولنے پر سب لوگ ہنسنے لگے تو ادا دروازے سے ہٹی

بھائی آپ کی بیگم ویٹ کر رہی ہے بچاری کھڑی ہو کر تھک گئی ہے

ادا کی بات پر زرخان نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا اور پھر سفا کو لیتے اندر کمرے میں چلا گیا تو باقی سب بھی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے زرخان اپنے کمرے میں آتا ہی ٹائی اور کوٹ اتار کر صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھا تو سفا بھی اپنا لہنگا سنبھالتی زرخان کے پاس بیٹھی

کیا ہوا زرخان تم ٹھیک ہو

میں نے اپنی زندگی کے پچیس سال سب رشتوں سے دور رہ کر گزارے ہیں سفا مجھے نہیں پرہ تھا رشتے اتنے حسین ہوتے ہیں بھائی نے مجھ سے وعدہ کیا وہ تمہاری شادی مجھ سے ہی کروائیں گے اور انہوں نے کروائی بھی میری ساری بہنیں کتنے حق اور مان سے مجھ سے فرمائشیں کرتی ہیں اور تو اور سب جانتے ہیں یہ ان کا گھر

نہیں ہے مگر پھر بھی وہ کتنے حق سے اس زری پیلس میں رہ رہے ہیں اور ہر چیز استعمال کر رہے ہیں یقین کرو اگر مجھے پتہ ہوتا یہ سب اتنا اچھا ہوتا ہے تو میں پہلے ہی ان سب کو یہاں لے آتا تمہیں پتہ ہے مجھے مما کے سوا کسی کی عادت نہیں تھی مگر اب میرا مما کے ساتھ ساتھ اپنے بہن بھائی اور اپنی بیوی کے بغیر بھی گزارا نہیں میں تم سے محبت نہیں عشق کرتا ہوں سفا

سفا کے سوال پر زرخان فوراً بولا تو سفا کے آنکھوں میں آنسو آئے اور پھر سفا زرخان کے سینے پر سر رکھ گئی آج سفا کو بھی اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہو رہا تھا اور اب تو یہ سکون اسے ساری زندگی کے لیے میسر تھا

سب لوگ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب زرخان اور سفا لاؤنج میں داخل ہوئے اور سیدھے آ کر ٹیبل کے پاس کھڑے ہوئے تو دائمہ نے ان دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پر وہ دونوں مسکراتے ہوئے ٹیبل پر بیٹھے اور ناشتہ کرنے لگے تبھی زرخان کا فون بجا جسے وہ اگلے دو سیکنڈز میں ہی اٹھا گیا

گائیز زوبی کا فون ہے کہہ رہی ہے وہ ہم سب سے ویڈیو کال پر بات کرنا چاہتی ہے اس لیے سب لوگ شرافت سے اپنا اپنا چائے کا مگ لے کر لاؤنج میں آ

جاؤ کم سفا ڈارلنگ

زرخان سب سے کہتا اٹھا اور پھر سفا کو لیتا لاؤنج میں پہنچا تو سب لوگ ہی پریشان سے اٹھ کر لاؤنج میں آئے جہاں لگی دیوار گیر ایل-ای-ڈی پر زرخان اپنا فون کنیکٹ کر چکا تھا اور اس پر زوبیا کا چہرہ نظر آ رہا تھا

اسلام و علیکم کیسے ہو سب لوگ تم سب کو ایک نئے فیملی ممبر کی بہت بہت مبارک ہو

وعلیکم السلام خیر مبارک

زوبیا کی بات پر سب نے ہنس کر جواب دیا تو زوبیا زرمینہ بیگم کی طرف متوجہ ہوئی

سوری مامی میں وقت پر آ نہیں سکی

اٹس اوکے بیٹا مگر تم ہو کہاں؟

زوبیا کی بات سنتے زرمینہ بیگم نے مسکراتے جواب دیا جبکہ باقی سب تو زوبیا کے منہ سے زرمینہ بیگم کے لیے مامی لفظ سن کر ہی پریشان ہو گئے تھے کوئی پریشان نہیں تھا تو وہ دائمہ زرخان اور سفا تھے سفا تو زوبیا کو جانتی ہی نہیں تھی جبکہ دائمہ اور زرخان اس کی اصلیت سے واقف تھے جو ابھی تک زوبیا کے کہنے پر خانزادہ

فیملی سے چھپائی گئی تھی

گیس کریں کہاں ہوں میں؟

زوبی کیا تم آیاز منزل میں ہو؟

زوبیا کے سوال پر زرخان نے پریشانی سے سوال کیا تو سب نے چونک کر زرخان کو دیکھا کیونکہ بقول زرخان کے وہ آج تک پاکستان نہیں گیا تھا صرف اپنی شہزادی کو لینے پاکستان گیا تھا پھر اسے آیاز منزل کا پتہ ہونا تعجب کی بات تھی

بلکل زرخان میں آیاز منزل میں ہوں اور اس وقت آیاز خانزادہ میرے قبضے میں ہے یوں سمجھو کہ آج میں اپنا انتقام شروع کرنے جا رہی ہوں مگر انتقام لینے سے پہلے میں نے سوچا کہ آیاز خانزادہ تمہارے اور میرے ساتھ ساتھ تالیہ اور مرجان کا بھی گنہگار ہے مامی کا بھی گنہگار ہے دائمہ اور بہرام کا بھی گنہگار ہے سنان سہیل اور ادا کا بھی گنہگار ہے تو کیوں نہ تم سب کو بھی آیاز خانزادہ کا تماشا دیکھاؤں ٹھیک ویسا جیسا اس نے ہم سب کی زندگیوں کا تماشا بنایا ہے

کیا بہرام بھائی سنان بھائی سہیل بھائی اور دائمہ کا گنہگار کیسے ہے وہ؟

مروا کے سوال پر زوبیا نے کیمرے سے نظریں چرائی جیسے وہ کوئی حقیقت چھپا رہی ہو زوبیا کی خاموشی دیکھ کر سب پریشان ہوئے

بتاؤ نہ زوبی کیسے ہے وہ ان چاروں کا گنہگار؟

مرجان کی بات پر زوبیا نے ایک گہرا سانس لیا اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی آیاز پیچھے سے کمرے میں داخل ہوا تو زوبیا فوراً سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی جبکہ آیاز اس بات سے انجان کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے اور اسے کون کون دیکھ رہا ہے ایک کمینی مسکراہٹ کے ساتھ زوبیا کی طرف بڑھا آیاز کی مسکراہٹ دیکھتے ادا فوراً بہرام کے ساتھ لگی تو بہرام نے اس کے گرد حصار باندھتے اسے تسلی دی آیاز جیسے ہی زوبیا کے پاس پہنچا تو زوبیا ہلکہ سا مسکرائی اور پھر اس نے آیاز کر دھکہ دیتے خود سے دور کیا جس پر آیاز گڑبڑایا

یہ کیا طریقہ ہے میری جان ایسے خود سے دور نہیں کرتے

زوبیا کے دھکہ دینے پر آیاز فوراً بولا تو سب کو اس پر غصہ آیا

جینیلیا میری جان میرے پاس آؤ

آیاز کے زوبیا کو جینیلیا بلانے پر سب لوگ حیران ہوئے

جینیلیا نہیں ہے میرا نام فیک نام دیا تھا تمہیں میں نے

مطلب؟ اگر تم جینیلیا نہیں ہو تو کون ہو؟

زوبیا کے غصے سے بولنے پر آیاز کو حیرت کا جھٹکا لگا اور پھر اس نے فوراً سوال

کیا جس پر زوبیا ہلکہ سا مسکرائی

گیس کرو میں کون ہوں؟

کون؟

زوبیا کے سوال پر آیاز ایک بار پھر پریشانی سے بولا تو زوبیا نے اپنے بال جھٹکے یاد کرو آیاز خانزادہ اپریل کی وہ رات یاد کرو جب ایک دس سال کی معصوم بچی نے تم سے گڑگڑا کر اپنی عزت کی بھیک مانگی تھی اور تم نے اسے وہ بھیک نہیں دی تھی یاد کرو اپریل کے اس دن کو آیاز خانزادہ جب تمہارے گناہ کو کسی نے دیکھ لیا تھا اور تم نے ان کا قتل کروایا تھا یاد کرو نومبر کی اس رات کو جب تم نے اپنی بیوی کو یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ زندہ ہے مردہ بول کر دفن کیا تھا یاد کرو نومبر کی اس رات کو جب تم نے ایک سنہرے بالوں والی کو زرمینہ بیگم کی موت کی وجہ بناتے ایک بار پھر بے گھر کیا تھا اور اسے بھی مارنا چاہا تھا مگر وہ وقت رہتے بچ گئی تھی یاد کرو دسمبر کے اس دن کو جب شکنتلا کے کوٹھے پر اس ہیزل گرے آنکھوں والی کو دیکھتے تمہیں تمہارا بیٹا یاد آیا تھا اور پھر تم نے اس ہیزل گرے آنکھوں والی کو ایک دوزخ میں جھونکنا چاہا تھا یاد کرو فروری کی وہ شام جب تم نے ساجدہ بی بی کو اپنے بیٹے کو وہ سچ بتانے نہیں دیا تھا جس کے بعد وہ تمہارا تختہ

پلٹ سکتا تھا سگے باپ کی ٹھکرائی ہوئی اس بچی کی دھمکی دی تھی تم نے جو تم جیسے درندے سے انجان تھی یاد کرو مارچ کی رات اپنی اس پارٹی کو جس میں تم نے ایک شہزادی کو لوٹنا چاہا تھا اور تمہارے سگے بیٹے نے بھرے مجمعے میں تمہارے منہ پر غیرت کا تمانچہ مارا تھا یاد کرو اکیس مئی کی اس رات کو جب تم نے اس اٹیلین شہزادے کو گہری نیند میں سلا کر اپنی بیوی کو ایک بار پھر موت کے دھانے پر لائے تھے یاد کرو اپنے اس ہر گناہ کو آیاز خانزادہ جو اس دنیا سے چھپائے ہیں تم نے کیونکہ تم جانتے ہو اگر تمہارے کالے کارنامے کھلے تو تمہارے چاروں بیٹے تمہیں عرش سے فرش پر لا پٹکیں گے

تم یہ سب کیسے جانتی ہو کون ہو تم؟

زوبیا کے منہ سے اپنے ہر اس گناہ کو سنتے جس کی آج تک اس نے اپنے فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہونے دی تھی آیاز کے پیروں تلے زمین کھسکنے لگی پھر وہ خوف کے عالم میں بولا جبکہ دوسری طرف زری پیلس میں زرخان بھی کسی سوچ میں پڑ گیا اکیس مئی کوئی عام تاریخ نہیں تھی جو زرخان بھول جاتا

کیا ہوا زار تم کیا سوچ رہے ہو؟

اکیس مئی

تالیہ کی بات پر زرخان نم آواز میں بولا تو زرمینہ بیگم نے اپنا سر جھکایا

مما کیا آپ مجھ سے کچھ کہنا چاہتی ہیں؟

زرخان کے سوال اور لہو دیتی آنکھوں پر زرمینہ بیگم کی آنکھیں نم پڑی

مما میں کچھ پوچھ رہا ہوں آپ سے زرخان خانزادہ کی سکیورٹی توڑنا آسان کام نہیں

21-مئی-2023 کو زری پیلس کا سارا ڈیٹا غائب تھا اور سب کا یہی کہنا تھا کہ

ہم نہیں جانتے اس رات میں اتنی گہری نیند سویا تھا کہ میں صبح جا کر اٹھا تھا جبکہ

میری شروع سے عادت ہے میں رات میں ایک دفعہ پانی کے لیے ضرور اٹھتا ہوں

مما میں صرف آپ سے ایک سوال کرونگا کیا آپ نے آیاز خانزادہ کو یہاں آنے کی اجازت دی تھی؟

زرخان تقریباً چلاتے بولا تو سب لوگ پریشان ہوئے جبکہ زرمینہ بیگم نم آنکھوں سے زرخان کو دیکھ رہی تھیں زرمینہ بیگم کے کوئی جواب نے دینے پر زرخان کی غصے سے رگیں تن گئیں

مینا۔۔۔مینا

زرخان کے چلانے پر مینا بھاگتی ہوئی لاؤنج میں آئی

آیاز خانزادہ یہاں کیوں آیا تھا اور تم نے اس کے کہے پر مجھے نیند کی گولیاں کیوں

دی تھیں؟

وہ میم سے ملنے آئے تھے اور انہوں نے مجھے پیسے دیے تھے تاکہ میں آپ کی کافی میں نیند کی گولیاں ملا دوں

زرخان کے سوال پر مینا نے سر جھکاتے ڈرتے اٹکتے اٹکتے جواب دیا تو زرخان زور زور سے تالیاں مار کر ہنسنے لگا

ویلڈن زرمینہ خانزادہ میں نے اس گھٹیا آدمی سے آپ کو بچانے کے لیے کیا کچھ نہیں کیا اور آپ نے کیا کیا آپ نے مجھے ہی سلا دیا وہ بھی گہری نیند میں کتنا بڑا گدھا ہوں میں مجھے آج پتہ چلا ہیٹس آف ٹو یو زرمینہ خانزادہ

وہ صرف مجھ سے ملنے آئے تھے زرخان تم مجھے کبھی نہیں ملنے دیتے اس لیے انہوں نے یہ سب کیا وہ صرف دو گھنٹے میرے پاس بیٹھے اور بہرام اور سنان کی باتیں کرتے چلے گئے اور کوئی بات نہیں ہے

زرخان پوری بات بولتے آخر میں ادب سے جھکا تو زرمینہ بیگم نے فوراً جواب دیا جبکہ باقی سب پریشانی سے انہیں دیکھ رہے تھے

مما کی جان مما کا یقین کرو

نہیں ہوں میں آپ کا بیٹا خبردار جو مجھے آپ نے جان بولا تو یقین جانیں میں خود کو

کچھ کر لونگا

زرمینہ بیگم کے روتے ہوئے بولنے پر زرخان چلاتے بولا تو زرمینہ بیگم نے سر جھکایا

تبھی ایل-ای-ڈی سے چلانے کی آواز آئی تو سب اس کی طرف متوجہ ہوئے جہاں

آیاز نے زوبیا کو بالوں سے پکڑا ہوا تھا اور زوبیا خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی

نہیں۔۔نہیں آیاز اگر زوبی کو کچھ ہوا تو آئی سوئیر میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں

زوبیا کو آیاز کی قید میں دیکھتے زرخان چلاتے بولا تبھی آیاز نے زوبیا کو دھکہ دے کر بیڈ

پر پھینکا

میرے یہ سب راز صرف کوئی قریبی ہی جان سکتا ہے اور اپریل کی اس رات کے تو

میں نے سب ثبوت مٹا دیے تھے سوائے اس دس سال کی بچی کے اس سے پہلے میں

اسے ختم کرتا وہ کمبخت عالم بیچ میں آگیا مگر اچھا ہوا اس نے مجھے دیکھا تھا مرنا تو تھا ہی

اسے پھر اس کی بیوی کو بھی مار دیا میں نے تم یقیناً زوبیا آفندی ہو میرے اس

منہوس سالے روحیل آفندی کی بیٹی میں نے بہت سال تمہارے اس نالائق بھائی

سہیل آفندی کو بھی پالا ہے مگر چلو اب تم سے سارے حساب پورے کر لونگا

الفاظ تھے یا سیسہ جو دائمہ اور سہیل کے کانوں میں پڑے تھے دائمہ کو اتنے سالوں بعد

جا کر پتہ چلا تھا کہ اپنے بیٹے اور بہو کے قاتل کو ڈھونڈنے کے لیے وہ جس شخص کی مدد

لیتی رہی ہیں وہ خود ہی ان کے بچوں کا قاتل تھا جبکہ سہیل یہ سن کر کے زوبیا اس کی

بڑی بہن ہے کسی صدمے میں چلا گیا اس کا دل کیا ایل-ای-ڈی پھٹے اور وہ اس میں

گھس کر اپنی بہن کے پاس پہنچ جائے ابھی سہیل سوچ ہی رہا تھا کہ اسے اچانک ادا

کے چلانے کی آواز آئی تو ڈب ادا کی طرف متوجہ ہوئے سب کو اپنی طرف دیکھتے ادا نے ای

ڈی کی طرف اشارہ کیا تو سب ایک بار پھر اپنی سوچیں جھٹکتے

ایل-ای-ڈی کی طرف متوجہ ہوئے جہاں آیاز کے ہاتھ میں چاقو تھا اور وہ

زوبیا کی طرف بڑھ رہا تھا

تب تو تمہیں مار نہیں پایا تھا مگر آج مار دونگا ٹھیک اس طرح سے جیسے میں نے

عالم اور اس کی بیوی کو مارا تھا تمہارے اس منحوس باپ روحیل اور تمہاری

ماں کو مارا تھا اور بس یہ زوبیا کی آخری حد تھی وہ جو آج تک یہی سمجھتی آئی

تھی کہ اس کے ماں باپ کی حادثاتی موت ہوئی تھی آج آیاز کے منہ سے سچ

سن کر آپے سے باہر ہو گئی وہ فوراً بیڈ سے اٹھی اور پھر اس نے آیاز کے

بوڑھے وجود کو گردن سے پکڑتے دیوار سے پن کیا

تجھے کیا لگتا ہے میں کمزور ہوں نہیں آیاز خانزادہ میں چاہوں تو ابھی کے ابھی

تجھے موت کے گھاٹ اتار دوں مگر میں ایسا نہیں کرونگی کیونکہ تو صرف میرا

گنہگار نہیں ہے تو جانتا نہیں ہے تو نے اپنے جرائم کا اعتراف کر کے کونسی آگ لگائی ہے تو صرف یہی کہتا ہے نہ کہ زرینہ بیگم نے اپنے بچے ایک پوئم کے تحت اکٹھے کر لیے ہیں بس مگر ان بچوں میں ایک وہ بھی ہے جو تیری کایا پلٹنے کا ہنر رکھتا ہے اپنی بہنوں کا اپنی ماں کا اپنی شہزادی کا اور اپنی حسینہ کا بدلہ لے گا وہ تجھ سے

میرا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا

زوبیا کے چلانے پر آیاز اس کے دونوں ہاتھ جھٹکتا بولا تو زوبیا نے روح کو جلا دینے والی مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجائی

ہاں اسی لیے تو جب تم مامی سے ملنے اٹلی گئے تھے تو تم نے مینا کے زریعے اسے گہری نیند سلا دیا تھا وہ آگ ہے جو غصے سے میں سب راکھ کر سکتا ہے اور تو اس بات سے اچھے سے واقف ہے آیاز خانزادہ

زوبیا کی بات پر آیاز کو غصہ آیا وہ جیسے ہی آگے بڑھا تو زوبیا نے اسے دھکہ دیتے خود سے دور کیا

زوبی ختم کرو اس کتے کو مجھ سے اس کی چلتی سانسیں اب برداشت نہیں ہوتیں

زرخان کی بات پر آیاز نے ایک جھٹکے سے اس لیپ ٹاپ کی طرف دیکھا جس پر آیاز کے آنے سے پہلے زوبیا بیٹھی تھی سکرین پر سب کو ایک ساتھ دیکھتے آیاز کو جھٹکا لگا اس سے پہلے وہ کچھ بولتا زوبیا نے ایک لوہے کا راڈ اس کے سر پر مارا جس سے اس کے سر سے خون لکیروں کی صورت بہنے لگا تو زوبیا فوراً آگے بڑھی اس سے پہلے کہ آیاز بیہوش ہوتا زوبیا نے ایک ایک کر کے اس کی ساری انگلیاں کاٹ دیں جبکہ آیاز درد سے کراہتا خون میں لت پت زمین پہ ڈھے گیا اور پھر چند ہی لمحوں میں خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے اس فانی دنیا سے رخصت ہو گیا

زوبیا آیاز سے اپنا بدلہ لیتی سیدھا اپنے گھر آئی آج اس کا اتنے سالوں کا بدلہ پورا ہو گیا تھا وہ پر سکون سی بیٹھی سیگریٹ کے کش لگا رہی تھی جب اچانک اسے اپنی ناک کے پاس کچھ گیلا گیلا محسوس ہوا تو اس نے ہاتھ لگا کے اپنی آں کھوں کے سامنے کیا اپنی انگلیوں پر لال رنگ دیکھ کر زوبیا پریشان ہوئی اور پھر وہ اٹھتی سیدھی واشروم گئی اور خود کو شیشے میں دیکھا تو حیران ہوئی زوبیا کی ناک سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا اس نے فوراً اپنا منہ دھویا تو ناک سے خون بہنا بند ہو گیا پھر

وہ فوراً ہوسپیٹل گئی اور ڈاکٹر کو چیک کروایا ڈاکٹرز اس کے کچھ ٹیسٹ کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ زیادہ سیگریٹ نوشی کرنے کی وجہ سے اس کے پھیپھڑے خراب ہو گئے ہیں اور سیگریٹ کی وجہ سے ہی اسے کینسر بھی ہے وہ بھی لاسٹ سٹیج زوبیا ہوسپیٹل کے بیڈ پر لیٹی تھی اس کے الٹے ہاتھ میں ڈریپ لگی ہوئی تھی جب ایک ڈاکٹر اندر آیا اور اس کے پاس کھڑا ہوا

مس زوبیا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور ہوسپیٹل آیا ہے کوئی دوست یا فیملی ممبر؟

نہیں میری فیملی سب آوٹ آف کنٹری گئی ہے میں یہاں اکیلی ہوں آج کل کیوں کیا بات ہے؟

ڈاکٹر کے سوال پر زوبیا نے پریشانی سے جواب دیتے سوال کیا تو ڈاکٹر کچھ خاموش ہوا پھر چند لمحوں بعد اس نے ایک گہری سانس لی

مس زوبیا آپ کو کینسر ہے وہ بھی لاسٹ سٹیج اور مجھے افسوس ہے کہ اب آپ کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے

ڈاکٹر کی بات سنتے زوبیا ہلکہ سا مسکرائی تو ڈاکٹر پریشان ہوا

مس زوبیا آر یو اوکے عموماً یہ خبر سن جر لوگ پریشان ہوتے ہیں اور آپ خوش ہو رہی ہیں

لوگ کیوں پریشان ہوتے ہیں میں نہیں جانتی مگر میں اس لیے خوش ہوں کہ میں نے آج ہی اپنی لائف کا مقصد پورا کیا ہے اب یہ زندگی میرے لیے ایک ٹریش سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہے جلد ختم ہو جائے تو ہی بہتر ہے

زوبیا کی بات ڈاکٹر کو سمجھ تو نہ آئی مگر وہ خاموش ہو گیا اور وہاں سے چلا گیا جبکہ زوبیا نے بس ایک دعا کی اس وقت کے اس کی موت سے پہلے اسے اپنا بھائی سہیل مل جائے وہ اسے بڑی بہن کی طرح ایک بار گلے لگا لے بس ڈرپ ختم ہونے کے بعد زوبیا اپنے گھر آگئی اور اپنی موت کا بے صبری سے انتظار کرنے لگی

آیاز کی موت کے بعد سے زرخان نے زرمینہ بیگم کو نہیں بلایا تھا وہ سب کو بلا رہا تھا سب سے اچھے سے بات کر رہا تھا مگر زرمینہ بیگم سے بات نہیں کر رہا تھا جب زرمینہ بیگم خود کوئی سوال کرتی تو وہ بس ٹو دا پوائنٹ جواب دے دیتا اس وقت بھی سب لوگ بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے زرمینہ بیگم بار بار زرخان کو دیکھ رہی تھی جو ان کی نظریں خود پر محسوس کرتے ہوئے بھی انہیں اگنور کرتے ناشتہ کر رہا تھا اپنے لاڈلے کا خود سے موڈ خراب ہوتے دیکھ کر زرمینہ بیگم کا کلیجہ کٹ رہا تھا بہرام بھلے ان کا سگا بیٹا تھا مگر زرخان ان کی دنیا تھا

زرخان بیٹا جو ہوا بھول جاؤ۔۔۔

میں اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا پلیز ناشتے کا ماحول مت خراب کریں

سب لوگ خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے جب دائمہ بولیں تو زرخان ان کی بات کاٹتا بولا تو دائمہ خاموش ہو گئیں

آپ ناشتہ کیوں نہیں کر رہیں

مجھے بھوک نہیں ہے

مما مجھے مجبور مت کریں کہ میں خود کو کچھ کر لوں پلیز ناشتہ کریں

زرمینہ بیگم کو ناشتہ نہ کرتے دیکھ کر زرخان غصے سے بولا تو زرمینہ بیگم نے فوراً جواب دیا جس پر زرخان غصے سے بولا تو زرمینہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو آئے

زرخان بھائی پلیز موم کو معاف کر دیں نہ

سوری شہزادی یہ میرے بس میں نہیں

زرمینہ بیگم کو افسردہ دیکھتے ادا اپنا ناشتہ چھوڑ کر اٹھی اور سیدھا آکر زرخان کے پاس کھڑی ہوئی تو زرخان نے اس کی طرف دیکھا جس پر ادا معصوم شکل بناتی منت بھرے انداز میں بولی تو زرخان نے فوراً جواب دیا جس پر ادا نے ایک مان سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے دیکھا مگر بولی کچھ نہ پھر مروا بھی اپنا ناشتہ چھوڑتی اٹھی

اور آکر زرخان کے پاس کھڑی ہوئی اور افسردہ سی شکل بنائی

مان جاؤ نہ زرخان

تالیہ بھی اٹھتی زرخان کے پاس آتی بولی

ہاں زرخان مان جائیں نہ پلیز

سفا بھی فوراً بولی تو زرخان نے مرجان کو دیکھا جو مزے سے ناشتہ کر رہی تھی

کیا تم مجھے کچھ نہیں بولو گی؟

مجھے بولنے کی ضرورت نہیں مجھے یقین ہے میرا بھائی میرے کہے بغیر سب سن لے

گا اور مان جائے گا

زرخان کے سوال پر مرجان ایک مان سے بولی تو زرخان نے ایک گہری سانس لی

میرے ہی گھر میں مجھے نیند کی گولیاں دے کر سلایا گیا اور میرے دشمن کو بلایا گیا

مجھے اس بات سے مسئلہ نہیں میں نظر انداز کر دیتا ہوں اگر وہ مما کو کچھ کر دیتا تو کیا

اس کے بعد بھی مجھ سے تم سب یہی کہتیں؟

تو ہم آپ کر کہتے ہماری طرف سے بھی ایک گولی آیاز کو مار دو مگر موم کو معاف کر دو

ان کی غلطی نہیں وہ ان کا شوہر ہے کیسے دور رہ سکتی ہیں آپ بھی تو سمجھو

زرخان کے سوال پر ادا فوراً بولی تو زرخان ہلکہ سا مسکرایا

کیا آپ کا بھی یہی خیال ہے بھائی؟

میں میری بیوی سے ایک منٹ دور نہیں رہ سکتا نہ میری بیوی مجھ سے دور رہ سکتی ہے تو پھر میں یہ کیسے کہہ دوں کہ موم میرے ڈیڈ سے دور رہ سکتی ہیں ان کے بیچ بھی تو وہی رشتہ ہے جو میرے اور ادا کے

زرخان کے سوال پر بہرام فوراً بولا تو سنان عادل اور سہیل نے بھی ہامی بھری

مینا۔۔مینا

جی سر

بہرام کی بات سنتے زرخان چلاتا بولا تو مینا بھاگ کر زرخان کے پاس آئی

اپنا سامان باندھ لو میں تمہیں اس نوکری سے نکال چکا ہوں

پر سر۔۔

خاموش اگر تم ایک دفعہ پیسے لے کر مجھے نیند کی گولیاں دے سکتی ہو تو کچھ بھی کر سکتی ہو گیٹ آؤٹ فروم مائے ہاؤس اپنا اس مہینے کا جو بھی حساب ہو گا مما سے لے کر جانا اور دوبارہ اپنی شکل بھی مجھے مت دکھانا

زرخان کی بات پر مینا نے کچھ کہنا چاہا جب زرخان نے درشتگی سے اس کی بات کاٹی اور پھر اسے ہاتھ سے جانے کا اشارہ کیا تو مینا سر جھکاتے چلی گئی پھر زرخان

نے اپنی کرسی زرمینہ بیگم کی طرف کھسکائی اور ان کی پلیٹ سے اوملیٹ لیتا انہیں کھلانے لگا جس پر زرمینہ بیگم خاموشی سے کھانے لگیں

میں آپ سے ناراض نہیں تھا مجھے بس غصہ تھا اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو میں مر جاتا مما

زرخان کی بات پر زرمینہ بیگم نے روتے ہوئے زرخان کو گلے سے لگایا

مما آپ کے سوا میرا دنیا میں کوئی نہیں

تو ہم کون ہیں تمہارے؟ اور یہ لومڑی کون ہے؟

زرخان کی بات سنتے تالیہ تپ کر بولی تو سفا نے خود کے لیے لومڑی سنتے منہ بنایا جبکہ باقی سب لوگ ہنسنے لگے

تم بھوتنی ہو میری اور یہ لومڑی نہیں میرا گردہ کلیجہ پھیپھڑا دل سب ہے

تالیہ کی بات پر زرخان فوراً بولا تو تالیہ نے اسے گھورا جس پر زرخان ہلکہ سا مسکرایا

زرخان ہم سب واپس پاکستان جانا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم سفا اور موم بھی ہمارے ساتھ چلو

بھائی میں کیسے جا سکتا ہوں میری جاب یہاں پر ہے

سنان کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو سب لوگ خاموش ہوئے

تم سٹاک مارکیٹینگ کرتے ہو اور ٹریڈنگ تو فون یا لیپ ٹاپ پر ہوتی ہے تم ہمارے

ساتھ ایزیلی جا سکتے ہو اور چاہو تو خانزادہ سپورٹس بھی جوائن کر سکتے ہو مسئلہ نہیں

سب کو خاموش دیکھتے بہرام فوراً بولا تو زرخان نے منہ بنایا

سوری ایم نوٹ آ بزنس پرسن مجھ سے بزنس نہیں ہوتے ہاں میں پاکستان سٹاکس بھی جوائن کر سکتا ہوں اور اٹلی سٹاکس تو ہیں میرے پاس

تو ٹھیک ہے پھر تم کل کی فلائٹ کروا لو واپسی کی

زرخان کی بات پر سب لوگ مسکرائے تبھی سہیل بولا جس پر زرخان نے ہاں میں سر ہلایا

فلائٹ کی مینٹیننس چل رہی ہے وہ جیسے ہی کمپلیٹ ہو گی تو ہم واپس چل لیں گے

تب تک میں یہاں سے اپنا سب کچھ وائنڈ اپ کر لونگا مگر پاکستان میں رہوں گا کہاں

بہرام ویلا میں اور کہاں رہنا ہے

ہاں اور پھر میں میرے بچوں کی شادی بھی دھوم دھام سے کر دونگی

زرخان کے سوال پر بہرام فوراً بولا تو زرمینہ بیگم نے بھی مسکراتے جواب دیا جس پر سب لوگ مسکراتے ناشتہ کرنے لگے

آج سب لوگ پاکستان واپس آ رہے تھے زرخان بھی اپنا سب کچھ وائینڈ اپ کرتا

پاکستان شفٹ ہو رہا تھا پاکستان کے کچھ سٹوکس وہ پہلے ہی خرید چکا تھا اور اپنا ایک چھوٹا سیٹ اپ بیٹھا کر اب پاکستان جا رہا تھا سب لوگ تیار کھڑے تھے جبکہ آج بھی مروا لیٹ تھی

مروا آتے ہوئے تو ساجدہ بی بی کو منانے میں ٹائم لگا تھا اب کیوں ٹائم لگا؟

وہ مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ میں کونسے لیپسٹک لگاؤں

زرخان کی بات پر مروا مسکراتے بولی تو زرخان نے سفا کو دیکھا جو ہلکہ سا مسکرائی پھر سب لوگ گاڑی میں بیٹھتے ائیرپورٹ پہنچے سب لوگ اس بات پر بہت خوش تھے کہ وہ لوگ اب پاکستان رہیں گے زرخان سفا اور زرمینہ بیگم کے ساتھ مگر اس بات سے سب ہی انجان تھے کہ پاکستان پہنچنے کے بعد ان کا ایک فیملی ممبر بہت جلد ان سے جدا ہو جائے گا چند ہی گھنٹوں میں سب لوگ جناح انٹرنیشنل ایئرپورٹ لینڈ کر گئے جہاں بہرام کی گاڑیاں ان سب کو لینے آئیں تھیں سب لوگ گاڑیوں میں بیٹھتے بہرام ویلا پہنچے تو زرمینہ بیگم کو بہرام کا گھر بہت پسند آیا

موم آپ کو پتہ ہے یہاں کی لائٹس بہرام کی آواز سے چلتی ہیں دیکھائیں نہ بہرام موم کو ادا مسکراتے ہوئے بولی تو زرمینہ بیگم بھی مسکرائی پھر ادا مڑتی بہرام سے بولی تو بہرام بھی ہنسنے لگا

لائٹس آن

بہرام کے بولنے پر سب لائٹس آن ہوئی تو ادا نے خوشی سے زرمینہ بیگم کو دیکھا جس پر زرمینہ بیگم بھی مسکرانے لگیں تبھی زوبیا اندر آئی

ویلکم بیک ایوری ون

زوبیا کی بات پر سب لوگ اسے دیکھتے مسکرائے تبھی زوبیا آگے بڑھتی زرمینہ بیگم کے گلے لگیں اور پھر اس نے حنان کو پیار کیا

کیا تم سچ میں میری بڑی بہن ہو؟

سہیل کے سوال پر زوبیا نے پریشانی سے زرمینہ بیگم کو دیکھا تو زرمینہ بیگم بھی مسکرائی

ہاں میں تمہاری سگی بڑی بہن ہوں سہیل

زوبیا کے ہامی بھرنے پر سہیل فوراً سے آگے بڑھتا اس کے گلے لگا تو زوبیا نے اسے پیار کیا تبھی زرمینہ بیگم نے مرجان کو اشارہ کیا تو مرجان آگے بڑھی

مجھے میری بھابھی بہت پسند ہے

زوبیا کی بات پر سہیل بھی ہلکہ سا مسکرایا تو زوبیا نے مرجان کو گلے لگایا مرجان جیسے ہی زوبیا سے دور ہوئی تو ادا بھاگ کر آتی زوبیا کے گلے لگی جس پر زوبیا ہلکہ سا مسکرائی اور پھر اس نے ادا کو پیار کیا تو زوبیا کی نظر سفا پر پڑی

تم یہاں کیسے باربی ڈول؟

زرخان آئے تھے تو میں نے بھی آنا ہی تھا آپی وہاں اکیلی کیسے رہتی

زوبیا کے سوال پر سفا فوراً بولی تو زوبیا حیران ہوئی

زوبی سفا اور زرخان نے شادی کر لی ہے

او مائے گوڈ زار یو چیٹیڈ می؟

دائمہ کی بات پر زوبیا زرخان کو دیکھتے بولی تو زرخان نے اپنے گولڈن بالوں میں ہاتھ پھیرا اور پھر مسکرایا

ہائے ظالم تمہاری چار دن کی زندگی ہی تو مانگی تھی دے دیتے تو کیا جاتا تھا؟

مجھے بوڑھی عورتوں سے شادی کرنے کا کوئی شوق نہیں

ہاؤ مین میں بوڑھی تو نہیں ہوں

زوبیا کی بات پر زرخان فوراً بولا تو زوبیا نے منہ بناتے جواب دیا جس پر زرخان ہلکہ سا مسکرایا

اچھا چلو پھر ایک کام کرو اپنی چار دن کی زندگی میں سے مجھے ایک رات ہی دے دو

سوری ایم نوٹ اویلیبل

زوبیا کے ڈرامہ کر کے بولنے پر زرخان تیوری چڑھا کر بولا تو زرینہ بیگم مسکرانے

لگی تبھی ادا زوبیا کے پاس آئی

عادی بھائی سنان بھائی اور سہیل بھائی ابھی فری ہیں آپ ان سے پوچھ لو

ادا کی بات پر جہاں زرخان کا قہقہہ لگا وہیں زوبیا کو حیرانگی کا جھٹکا لگا

ریلیکس میری بیگم تمہاری ڈبل مینگ باتیں نہیں سمجھتی

تو اسے سمجھاؤ پلیز

بہرام کی بات پر زوبیا فوراً بولی تو ادا کا منہ بنا

میں کیا نہیں سمجھتی مجھے سب پتہ ہے

اچھا ادائے جاں تو بتاؤ آپ کو کیا پتہ ہے؟

ادا کی بات سنتے زوبیا فوراً بولی تو ادا نے کسی رازدار کی طرح منہ کے آگے ہاتھ

رکھا

یہی کہ آپ کو لوڈو کھیلنے کے لیے پلئیر چاہئیے

ادا کی بات سنتے زوبیا کا قہقہہ ہوا میں گونجا جبکہ باقی سب نے ہنسی دبائی

جائیں میں بات نہیں کرتی میں ناراض

ادا کے منہ بنانے پر زوبیا نے آگے بڑھتے ادا کے گال پر کس کی تو ادا نے جھٹکے

سے بہرام کو دیکھا جو اسے ہی غصے سے دیکھ رہا تھا پھر ادا بھاگ کر اپنا بیگ

لیتی اپنے کمرے میں گئی تو سب لوگ ہنستے ہوئے اپنے اپنے کمروں میں آ گئے

زرخان اور سفا جیسے ہی اپنے کمرے میں آئے تو زرخان نے پیار سے سفا کا ہاتھ پکڑا اور اس پر کس کی

سفا تن میرے ساتھ خوش تو ہو نہ

میں بہت خوش ہوں زرخان

زرخان کے سوال پر سفا فوراً بولی تو زرخان ہلکہ سا مسکرایا پھر سفا اپنا ہاتھ چھڑاتی کپڑے بدلنے چلی گئی جیسے ہی سفا کپڑے بدل کر نکلی تو زرخان نے بھی کپڑے بدلے زرخان جیسے ہی واشروم سے باہر آیا تو اس کی نظر سفا پر پڑی جو ڈریسنگ کے آگے کھڑی اپنے بازوؤں پر لوشن مل رہی تھی زرخان مسکراتے ہوئے سفا کے قریب آیا تو سفا زرخان کے ارادے سمجھتے مڑی اور فوراً سے زرخان کے منہ پر لوشن لگایا

زرخان آپ کی سکن بہت رف ہو رہی ہے لوشن لگایا کریں

بیگم آپ کو کس لیے لایا ہوں لگا دیا کرو

سفا زرخان کے منہ پر لوشن لگاتے بولی تو زرخان نے فوراً جواب دیا

میں بہت تھک گئی ہوں اوکے گڈ نائٹ

سفا بولتی فوراً مڑی تو زرخان نے اس کا بازو پکڑا

آپ اگر یہ سوچ رہی ہے کہ لوشن لگا کر آپ چھوٹ گئیں ہیں تو ایسا نہیں ہے

زرخان کی بات پر سفا کا منہ بنا پھر زرخان نے سفا کا بازو کھینچتے اپنی طرف کیا تو سفا نے نفی میں سر ہلایا جس پر زرخان مسکراتا سفا کی نفی کو نظر انداز کرتا اس کے ہونٹوں پر جھکا تو سفا کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا سفا کی حالت غیر ہوتے دیکھ کر زرخان نے فوراً اسے آزادی بخشی جس پر سفا لمبے لمبے سانس لیتی زرخان کے سینے سے لگی

میری جان ابھی تو شروعات ہے۔۔۔

مجھے نیند آئی ہے گڈ نائٹ

ابھی زرخان بول ہی رہا تھا کہ سفا فوراً بولتی بھاگ کر بیڈ میں گھستی چادر منہ تک اوڑھتی سوگئی جبکہ زرخان اپنی ہنسی دباتا بیڈ پر آکر لیٹا اور پھر اس نے سفا کو اپنے حصار میں لیتے آنکھیں موند لیں دوسری طرف بہرام جو ابھی ابھی کمرے میں داخل ہوا تھا ادا کو بیڈ پر آلتی پالتی مارے بیٹھا دیکھ کر حیران ہوا پھر ادا نے بہرام کو انگلی سے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا تو بہرام فوراً سے آتا بیڈ پر بیٹھ گیا

جی جانم حکم کریں

آپ کو پتہ ہے سفا نے بتایا زرخان بھائی نے اسے شادی کے تحفے میں ایک پلاٹ دیا ہے وہ بھی سی فیسینگ

تو؟

بہرام کے مسکرا کر بولنے پر ادا منہ بناتی بولی تو بہرام نے سوال کیا

تو آپ نے تو آج تک مجھے کبھی کچھ نہیں دیا اور شادی کا گفٹ بھی نہیں دیا

ہمم تو آپ کو سی فیسینگ پلاٹ چاہئیے

بہرام کے سوال پر ادا فوراً بولی تو بہرام نے ایک اور سوال کیا جس پر ادا نے نفی میں سر ہلایا

نہیں مجھے بھی شادی کا گفٹ چاہئیے مجھے بھی سب کے بیچ میں شو آف کرنا ہے کہ میرے ہزبینڈ نے مجھے یہ گفٹ کیا ہے جیسے سفا نے سب کو بتایا ویسے ہی

ٹھیک ہے میں آپ کو جلد ہماری شادی کا گفٹ دونگا

سچی؟

ادا کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو ادا خوش ہوتی بولی جس پر بہرام نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا تو ادا فوراً بہرام کے سینے سے لگی

بہرام آپ بہت اچھے ہیں

وہ تو میں ہوں

ادا کی بات پر بہرام فوراً بولا تو ادا کھکھلائی اس بات سے انجان کہ آنے والے دن کا سورج اس کے لیے کونسی بری خبر لانے والا ہے

سب لوگ بہرام ویلا میں بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے عادل کل شام کو ہی حیدرآباد چلا گیا تھا زرمینہ بیگم نے اسے کہا تھا کہ وہ تبسم کو سب بتا دے پھر ایک دو دن میں اپنی ماں کو لے کر ساجدہ بی بی کے پاس جائے اور ان سے مروا کا رشتہ مانگیں جس پر عادل ہامی بھرتا حیدرآباد چلا گیا تھا

زرخان اور سفا بہرام اور ادا نہیں آئے ناشتے پر

نہیں ان کی ابھی گڈ مارننگ نہیں ہوئی

اتنی جلدی ہو گی بھی کیسے وہ میرڈ ہیں ہو سکتا رات میں لیٹ سوئے ہوں تو صبح آنکھ نہیں کھلی ہو گی

ٹیبل پر دائمہ مرجان تالیہ سنان سہیل اور زوبیا کو دیکھتے زرمینہ بیگم بولی تو تالیہ نے جواب دیا جس پر سہیل فوراً بولا تو زرمینہ بیگم نے ہنستے نفی میں سر ہلایا تبھی زرخان سفا بہرام اور ادا اکٹھے ناشتے کی ٹیبل پر داخل ہوئے

نہیں ادا میں بلکل نہیں ماننے والا

کتنے ڈھیٹ ہیں آپ مان جائیں نہ مزا آئے گا

بہرام کی بات پر ادا فوراً بولی تو سب نے ہنسی دبائی جبکہ ادا کو بہرام سے ضد کرتا دیکھ کر زرمینہ بیگم حیران ہوئی وہ لوگ جتنا وقت بھی اٹلی رہے تھے ادا اچھے بچوں کی طرح رہی تھی مگر پاکستان آتے ہی ادا میں ایک بار پھر وہ بے چینی والا کیڑا آ چکا تھا جو بہرام سے صبح صبح فرمائش کرتا ضد پر اڑکا تھا جبکہ زرخان اور سفا آتے فوراً زرمینہ بیگم سے ملتے ٹیبل پر بیٹھے اور ناشتہ شروع کیا

فکر مت کرو کم مرچوں والا ہے

اپنی پلیٹ میں آملیٹ دیکھتے زرخان نے پریشانی سے دائمہ کو دیکھا تو دائمہ نے مسکراتے جواب دیا جس پر زرخان مسکراتا ناشتہ کرنے لگا

اچھا تم ناشتہ کرو پھر دیکھتے ہیں

نہیں نہ ابھی بتائیں

نہیں پہلے ناشتہ کرو

بہرام کی بات پر ادا منہ بناتی بولی تو بہرام نے ایک بار پھر جواب دیا جس پر ادا فوراً زمین پر ٹانگیں پھیلاتی بیٹھی اور رونا شروع کیا

گندے مجھے کچھ نہیں لے کر دیتے چورے ہیں آپ کچرے والے ہیں آپ گٹر والے میری کوئی بات نہیں مانتے

ادا نے صرف دو منٹ میں بہرام کو بہت کچھ بنایا تو سب کا قہقہ لگا جبکہ ادا کسی چھوٹے بچے کی طرح ہاتھ پیر مارتی پوری ضد پر اتری ہوئی تھی اور زرمینہ بیگم تو بس اپنی بہو کو حیرانگی سے دیکھ رہی تھیں

جانم میں کافی ٹائم سے آفس نہیں گیا بہت کام پینڈنگ ہے میں تمہارے ساتھ سمندر کے کنارے نہیں جا سکتا تم ایک کام کرو زرخان کے ساتھ چلی جاؤ

تو وہاں پر زرخان کی بازو میں ہاتھ کر فوٹو شوٹ بھی کروا لوں آپ کو اعتراض تو نہیں

بہرام کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو بہرام نے ادا کو دیکھا

بلکل نہیں

تو پھر آپ چلو مجھے نہیں پتہ مجھے فوٹو شوٹ کروانا ہے جیسے سب اپنے ہزبینڈ کے ساتھ کرواتے ہیں اور پھر اپنے واٹس ایپ کی ڈی پی پر لگاتے ہیں

بہرام کے نفی میں سر ہلا کر بولنے پر ادا ایک بار پھر روتے بولی

تو میرے ساتھ تصویر ضروری ہے اپنی لگا لو

لو کیوں اپنی کیوں لگاؤں اللہ نے مجھے اتنا ہینڈسم ہزبینڈ دیا ہے تو کیا اب میں واٹس ایپ پر ڈی پی لگا کر لوگوں کو جیلس بھی نہ کرواؤں مجھے بھی اپنی دوستوں اور کزنوں کو جلانا ہے کہ دیکھو میرا ہزبینڈ تو خانزادہ سپورٹس کا مالک ہے

بہرام کی بات پر ادا ڈرامے کرتی بولی تو سب نے اپنی ہنسی دبائی جبکہ بہرام تو بس ایک گہرا سانس لے کر رہ گیا اب وہ اپنی ضدی کو کیسے سمجھائے یہ اسے بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا

اچھا اٹھو ناشتہ تو کرو دیکھو کپڑے گندے ہو گئے

نہیں میں بھوک ہڑتال کرونگی جب تک آپ نہیں جاتے میرے ساتھ

بہرام کی بات پر ادا ہاتھ ہوا میں اٹھاتی نعرہ لگاتے بولی تو سہیل نے قہقہ لگایا جس پر ادا نے اسے گھورا تو وہ خاموشی سے جوس پینے لگا

جانِ بہرام مت ضد کریں پلیز

نہیں ہوں میں جانِ بہرام آپ نہیں مانتے میری بات یو آر گندا چوڑا

بہرام کے پریشانی سے بولنے پر ادا منہ موڑتی غصے سے بولی تو بہرام جو ناشتہ کر چکا تھا فوراً اٹھا جانتا تھا جب تک وہ ادا کی ضد پوری نہیں کرے گا ادا نہیں مانے گی اس لیے آفس جانے کے لیے کھڑا ہوا جبکہ ہماری ننھی سی معصوم ادا یہی

سمجھی کہ وہ اسے سمندر کے کنارے پر لیجا رہا ہے بہرام کو کھڑا ہوتا دیکھ کر ادا دونوں بازو ہوا میں اٹھاتے مسکرائی تو بہرام نے بھی اسے بازو سے پکڑتے کھڑا کیا اور مسکرایا

میری جان ناشتہ کر لینا میں آفس جا رہا ہوں شام میں ملیں گے

ادا کی شکل دیکھتے بہرام فوراً بولا تو ادا ایک بار پھر غصے سے ہاتھ چھڑاتی زمین پر بیٹھی جس پر بہرام نے مسکراتے نفی میں سر ہلایا اور اپنا کوٹ اٹھاتا باہر نکل گیا بہرام کو باہر جاتا دیکھ کر ادا غصے سے اٹھی اور ٹیبل پر بیٹھتی ٹھا ٹھا برتن مارتی ناشتہ کرنے لگی

تم تو بھوک ہڑتال پر تھی

تو میں اب بھی ہوں مگر صرف بہرام کے سامنے کیا آپ بہرام ہیں؟

زوبیا کے یاد کروانے پر ادا غصے سے بولی تو زوبیا نے ہنسی دباتے نفی میں سر ہلایا تو ادا نے ناشتہ شروع کیا

دیکھنا میں کسی دن منہ اٹھا کر چلی جاؤنگی موم پھر آپ کا بیٹا مجھے یاد کر کر کے کسی مجنوں کی طرح سڑکوں کی مٹی کھائے گا

ادا بیٹا کوئی قبولیت کا ہوتا ہے کچھ بھی مت بولو

میں تو بولوں گی گندا شوہر میری بات نہیں مانتے

ادا کے زرمینہ بیگم کو دھمکی دینے پر دائمہ فوراً بولی تو ادا غصے سے بولی جس پر سب نے ہنسی دبائی مگر شاید دائمہ نے صحیح کہا تھا ایسے کچھ بھی نہیں بولنا چاہئیے کوئی وقت قبولیت کا ہوتا ہے اور شاید ادا کے منہ سے نکلی یہ بات قبول ہو گئی تھی کیونکہ جلد ادا اور بہرام کی کہانی ایک نئہ موڑ لینے والی تھی

فرانس کے شہر پیرس میں اس وقت دنیا کا سب سے بڑا گاڑیوں کا شو روم موجود تھا جس میں دنیا کی سب سے مہنگی سے لے کر سب سے سستی اور ہر کمپنی کی ہر قسم ہر ماڈل کی گاڑی پائی جاتی تھی گاڑیاں بنانے والی کمپنیز خود اس شوروم میں اپنی گاڑیاں ڈیسپلے پر لگوانا چاہتے تھے جس کے لیے وہ بار بار شوروم کے مالک کی منت کرتے رہتے تھے اس شوروم کی خاص بات یہ تھی کہ یہاں صرف نئ گاڑیاں بیچی جاتی تھیں پرانی گاڑی نہ خریدی جاتی تھی نہ بیچی جاتی تھی اور نہ ہی کوئی گاڑی رینٹ پر دی جاتی تھی اور یہی وجہ تھی شاید کہ اس شوروم کا سلوگن بھی ویسا تھا "اف یو لو اٹ جسٹ بائے اٹ" شوروم کا نام اے ایس کارز تھا جبکہ شوروم کا مالک اس وقت دنیا کے پانچ امیر ترین لوگوں میں گردانہ جاتا تھا

تبھی تو شوروم کا مالک ارین شاہ جسے لوگ اے ایس کے نام سے جانتے تھے اپنے شوروم میں جو گاڑی بھی ڈسپلے پر رکھتا تھا اسے پہلے خرید کر اپنے نام کرتا تھا اور پھر اسے شوروم کی زینت بنایا جاتا تھا کیونکہ ارین شاہ کا ماننا تھا اس دنیا کی ہر خوبصورت چیز پر پہلا حق صرف اس کا ہے پھر چاہے وہ کوئی چیز ہو یا انسان وہ ہر چیز کی ایک قیمت لگاتے اسے خرید لیتا تھا ارین نے بس اٹھائیس سال کی عمر میں ہی اپنا نام بنایا تھا اس کے بارے میں مشہور تھا کہ اس کے پاس اتنا پیسہ ہے کہ اگر کوئی اس کی بنائی گئی جائیداد کا صرف ایک حصہ ہی گننے نکلے تو اسے گننے کے لیے اس کی یہ زندگی اسے تھوڑی ہے ارین شاہ جتنا ہی امیر تھا اتنا ہی عیاش طبعیت کا مالک تھا اکثر لوگ اسے امیر باپ کی بگڑی ہوئی اولاد بھی بلاتے تھے مگر ارین کو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا دنیا کا کوئی ایسا نشہ نہیں تھا جو ارین نہ کرتا ہو اور پیرس کا کوئی ایسا کوٹھا نہیں تھا جو اس نے چھوڑا ہو اس سب کے بعد بھی ارین کا دل نہیں بھرتا تھا وہ جہاں بھی جاتا اس کی نظر صرف خوبصورت عورتوں کو ڈھونڈتی تھیں ویسے تو اسے کوئی بھی عورت کم ہی پسند آتی تھی مگر جب کوئی آ جاتی تھی تو وہ سب سے پہلے اسے اس کی فیملی سے بھاری رقم دے کر خرید لیتا تھا اور اگر بالفرض کوئی فیملی اس کی آفر ٹھکرا دیتی تو یا تو وہ

اس لڑکی کی فیملی کو مار کر لڑکی اپنے ساتھ لیجاتا تھا یا پھر لڑکی کو اغواء کر لیتا تھا مگر اس لڑکی کو ہر حال میں اپنے بستر پہ لے آتا تھا ارین کی ان سب حرکتوں سے اس کے والدین بھی پریشان تھے ارین کا باپ ایک بہت ہی بڑا بزنس مین تھا اور اس نے انتہاء کی شرافت بھری اور عزت کی زندگی گزاری تھی ارین شاہ اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا اور اکلوتا بیٹا اوپر سے امیر کا وہ بھی ایک نون مسلم ملک میں (جہاں سب کچھ کھلے عام اور بہت آرام سے کیا جاتا ہو) عیاش نہ ہو یہ ماننا وہ بھی آج کل کے دور میں ناممکن سی بات ہے ارین کی ماں تو آئے دن ارین کے کمرے سے کوئی نہ کوئی نئی لڑکی برآمد ہوتے دیکھ کر شدید پریشان رہتی تھیں ان کے لاکھ سمجھانے پر بھی ارین اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا تھا تنگ آکر انہوں نے ارین کو اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا یہ ان دنوں کی بات ہے جب ارین اپنے باپ کے ساتھ ایک بزنس ڈیل کے لیے کراچی آیا تھا اور یہاں آکر اسے پتہ چلا تھا اس وقت کراچی کا سب سے مہنگا اور سب سے بڑا کوٹھا شکنتلا بائی کا تھا اور بس پھر کیا تھا ارین صاحب پہنچ گئے اس کوٹھے پر جہاں اس کی نظر شکنتلا بائی کے پاس پڑی تصویر پہ پڑی جو ہیزل گرین آنکھوں والی شہزادی کی تھی اپنی جیسی آنکھوں والی لڑکی دیکھتے ہی ارین کا دل اس پر بے ایمان ہوا اور پھر اس نے

کوٹھے کی سب عورتوں کو منع کرتے اس تصویر والی لڑکی کی ڈیمانڈ رکھی جس پر شکنتلا بائی نے اس سے ایک موٹی رقم لیتے ہامی بھری کہ وہ وقت پر اس کی بتائی گئی جگہ پر اس لڑکی کو بھیج دے گی مگر اس وقت شکنتلا بائی اس بات سے انجان تھی کہ ارین کس بلا کا نام ہے وہ بس اسے ایک عام سا انسان سمجھ رہی تھی

جبکہ ارین اس کے پورے کوٹھے کو تہس نہس کرنے کی طاقت رکھتا تھا ادا کی سپاری لینے کے بعد شکنتلا بائی نے ایک بار پھر ادا کو ڈھونڈنا شروع کیا جس پر

اسے پتہ چلا کہ ادا آج رات کی فلائٹ سے اٹلی جا رہی ہے اور بھاری سیکیورٹی ہونے کی وجہ سے وہ ادا کو کچھ بھی نہیں کر سکتی ہے تو یہ بات اس نے ارین کو بتائی جس پر ارین نے اسے اٹلی کا وہ ایڈریس پتہ کرنے کو کہا جہاں وہ شہزادی جا رہی تھی ایڈریس پتہ کرنے کے بعد ارین نے پورے وقت پر اپنے لوگ اس جگہ پر بھیج دیے تاکہ وہ ادا کو اس تک لا سکیں مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ وہ جس شخص کے گھر میں گھس رہا ہے وہ اس کا بھی سرا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ شکنتلا بائی اور اس کے کوٹھے اور کوٹھے والوں کو بھی زندہ جلانے کی طاقت رکھتا ہے گھر میں لڑکی نہ ملنے اور اس کے آدمی قید ہونے کی وجہ سے ارین کو شدید غصہ آیا وہ جو آج رات کا موڈ بنا کر بیٹھا تھا سب بگڑ گیا اور پھر جب ارین شاہ کا

موڈ بگڑتا تھا تو پیرس کی سڑکوں کو بھی پتہ چلتا تھا کہ آج ارین شاہ کا غصہ سوا نیزے پر ہے وہ اپنی گاڑی کو پیرس کی سڑکوں پر فل سپیڈ میں دوڑاتا تھا اور اگر کوئی اچانک سے یا غلطی سے بھی اس کی گاڑی کے آگے آ جاتا تھا تو ارین شاہ اس کے اوپر سے گاڑی گزارنے میں کوئی لحاظ نہیں رکھتا تھا اس کا کہنا تھا کہ کوئی اس کی گاڑی کے آگے آ کر مر بھی جاتا ہے تو اس میں نہ کوئی اس کا قصور ہے اور نہ اسے کسی قسم کی شرمندگی محسوس ہوتی ہے آج بھی یہی ہوا تھا لڑکی نہ ملنے کی وجہ سے ارین کو شدید غصہ آیا تھا اور ارین اپنی گاڑی لیتا پیرس کی سڑکوں پر نکل گیا تھا وہ ابھی فل سپیڈ میں گاڑی چلا ہی رہا تھا کہ اچانک اس کی گاڑی کے آگے ایک بچہ آ گیا

اور ارین شاہ تو اپنی بات اور کام کا ایک تھا گاڑی کو مزید سپیڈ دیتے گاڑی بچے کے اوپر سے گزار دی اور وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ پیچھے بچہ خون میں لت پت زمین پر گرتا وہیں دم توڑ گیا ارین سیدھا اپنے گھر آتا اپنی گاڑی کو صاف کرنے کا حکم دیتا اپنے کمرے میں چلا گیا وہ ہیزل گرین آنکھوں والی لڑکی اب اس کی ضد بن گئی تھی اور اسے اپنے پاس لانے کے لیے وہ کسی بھی حد تک جا سکتا تھا یہی سب سوچتے اس نے پاکستان کی ٹکٹ کروائی تھی کیونکہ اس کے مطابق وہ لڑکی اب پاکستان پہنچ چکی تھی پاکستان پہنچ کر وہ

اس لڑکی کو اپنے قبضے میں کرنے کے بعد اسے لیتا پیرس آنے کا سوچ چکا تھا
مگر اس بار ارین یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ لڑکی اس کی موت کی وجہ بھی بن سکتی
ہے ارین اپنا پورا سامان پیک کرتا ائیرپورٹ کے لیے نکل چکا تھا اور چند ہی
گھنٹوں میں پاکستان کراچی پہنچ چکا تھا کراچی آتے ہی سب سے پہلے اس نے
شکنتلا بائی کو ڈھونڈا تھا اور اس سے بہرام ویلا کا ایڈریس لیا تھا اب اس کا اگلا
نشانہ ادا بہرام خانزادہ تھی جس کے لیے وہ اتنی دور آیا تھا وہ ادا کے لیے بہرام
ویلا بھی پہنچ گیا تھا مگر پھر وہاں کی ہیوی سیکیورٹی دیکھتے ادا کو بہرام ویلا سے
باہر اغواء کرنے کا سوچتا واپس چلا گیا تھا مگر پھر جلد ہی اس کی یہ خواہش بھی
پوری ہو گئی جب ادا شوپنگ کرنے کے غرض سے بہرام ویلا سے نکلی اور
ارین شاہ نے اسے اورر اس کے ساتھ کی لڑکی سفا کو اغواء کر لیا اور پھر
ان دونوں کو ہی اپنے ساتھ اپنے پرائیویٹ جیٹ میں بیٹھاتا پیرس پہنچ گیا
اس بات سے انجان کہ وہ دونوں لڑکیاں اسے تگنی کا ناچ نچانے کا ہنر رکھتی
ہیں ادھر پاکستان میں ادا اور سفا کے کیڈنیپ ہو جانے پر بہرام اور زرخان
دونوں ہی پاگل ہوئے جا رہے تھے وہ تو اپنی بیوی کو دس منٹ نہ دیکھیں تو
ان کی جان نکلنے لگتی تھی اور یہاں تو وہ دونوں ہی اغواء ہو چکی تھیں کون

انہیں اپنے ساتھ لے کر گیا تھا اس بات سے انجان وہ دونوں پاگلوں کی طرح سفا اور ادا کو ڈھونڈ رہے تھے ان دونوں نے ہی پورے کراچی میں سیاپا ڈالا ہوا تھا اور یہ بات شکنتلا بائی تک بھی پہنچ چکی تھی وہ ہر وقت کی ریپورٹ ارین کو دے رہی تھی اب ان لوگوں میں کونسی نئ جنگ چھڑنے جا رہی تھی اور اس جنگ کے اختتام پر کس کی جیت ہونی تھی اور کس کی ہار یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا تھا

آج عادل رانیہ تبسم اور عنایہ حیدرآباد سے کراچی خاص طور پر زرمینہ بیگم کو ملنے آئے تھے اور زرمینہ بیگم کو ملنے آنا ان کا فرض بھی بنتا تھا کیونکہ وہ ادا کی سگی ساس تھیں آج اتوار کا دن تھا اور سب لوگ ہی بہرام ولا کے لاؤنج میں بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے جب زبیدہ آپا اندر آئیں

میم آپ کی امی آئی ہیں

زبیدہ کی بات سنتے ادا ہلکہ سا مسکرائی تبھی عادل رانیہ تبسم اور عنایہ لاؤنج میں داخل ہوئے تو ادا بھاگ کر اپنی ماں کے گلے لگی

اسلام و علیکم امی

وعلیکم السلام میرا بچہ

ادا کے سلام پر تبسم مسکراتے بولیں تو ادا رانیہ کے گلے لگی اور پھر عنایہ سے ملی جبکہ ادا کو عادل سے نہ ملتے دیکھ کر سب حیران ہوئے

ادا تمہارا بھائی بھی ساتھ آیا ہے

ہاں تو؟

تو کیا تم اسے نہیں ملو گی؟

بہرام کی بات پر ادا فوراً بولی تو بہرام نے سوال کیا جس پر ادا نے نفی میں سر ہلایا اور آگے بڑھی

یہ تو اٹلی ساتھ گئے تھے ان کو کیوں ملوں

ادا کی لوجک سنتے بہرام نے منہ بنایا تو ادا مسکرائی

ملو لو ادا کیونکہ اب ہمارا بھائی بھی جلد پرایا ہو جائے گا

رانیہ کی بات سنتے ادا نے پریشانی سے رانیہ کو دیکھا

بھائی جلد شادی کرنے والے ہیں

رانیہ کی بات پر ادا مسکراتی ہوئی عادل کے سینے سے لگی تو عادل نے اسے پیار کیا پھر بہرام آگے بڑھتا سب سے ملا

آنٹی یہ میری موم ہیں اور موم یہ ادا کی امی ہیں

ہاں جانتی ہوں

ایک تو نہ میری امی کو امی کہتے آپ کا منہ ٹوٹتا ہے

بہرام کے تعارف پر زرمینہ بیگم مسکراتی بولیں اور تبسم کے گلے لگیں تو ادا منہ بناتی بولی جس پر تبسم نے ادا کو گھورا تو ادا نے ایسے ظاہر کیا جیسے اس معصوم نے کبھی کچھ کیا ہی نہ ہو ادا کو انجام بنتے دیکھ کر سب لوگ ہنسنے لگے تبھی زرمینہ بیگم نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ان کو بیٹھایا

آنٹی۔۔

امی امی

ہاں وہی امی بس

بہرام ابھی بولا ہی تھا کہ ادا اس کی بات کاٹتی چلائی تو بہرام نے ہنستے ہوئے احسان کرنے کے انداز میں اپنی تصحیح کی جس پر ادا نے ہاں میں سر ہلایا

امی یہ میرا چھوٹا بھائی ہے زرخان اور یہ اس کی وائف سفا

ماشاءاللہ تم تو بہت خوبصورت ہو

بہرام کے تعارف پر زرخان اور سفا آگے بڑھتے ملے تو تبسم نے سفا کی تعریف

کی جس پر سفا ہلکہ سا مسکرائی

آنٹی ہم لوگ سوچ رہے تھے آج مروا کے گھر بھی چلتے ہیں رشتہ لے کر

وہ تو ٹھیک ہے مگر تم نے مروا کو بتایا ہے کہ تم لوگ آج جا رہے ہو

جی بتا دیا تھا میں نے اسے

عادل کی بات سنتے زرمینہ بیگم فوراً بولی تو عادل نے مسکراتے جواب دیا

عادی بھائی کیا آپ کی مروا بھابھی سے بات ہوتی ہے؟

نہیں وہ بہرام کی بات ہوتی ہے تو میں نے بہرام کے زریعے پیغام بھجوایا تھا

رانیہ کے ہنسی دباتے بولنے پر عادل نے اپنی ماں کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ

رہی تھی تو عادل نے فوراً مدع بہرام پر ڈالا جس پر تبسم نے ہاں میں سر ہلایا

جبکہ باقی سب نے عادل کی چلاکی پر ہنسی دبائی

کیا عادل تمہاری مروا سے بات نہیں ہوتی بیٹا؟

نہیں آنٹی امی کو پسند نہیں شادی سے پہلے لڑکا لڑکی آپس میں بات کریں تو

اس لیے بس اگر مجھے کچھ بتانا ہو تو بہرام کے زریعے بتا دیتا ہوں

زرمینہ بیگم کے پریشانی سے سوال کرنے پر عادل نے فوراً جواب دیا تو زرمینہ

بیگم بھی بات کو سمجھتی مسکرائی

رضیہ چائے لے آؤ بھئی

دائمہ کی بات پر رضیہ اور زبیدہ آپا نے مل کر چائے کا سامان ٹیبل پر رکھا جبکہ زرخان کی فرمائش پر ادا سب کے لیے چائے بنا لائی تو سب نے ہلکی پھلکی باتوں میں چائے کا مزا لیا

میں سوچ رہی تھی آپ سب بھی ساتھ چلتے

ہمارا کیا کام ہاں آپ بہرام اور ادا کو لے جائیں آخر عادل ادا کا بھائی ہے

تو عادل آپ کا بھی تو بیٹا ہے مجھے خوشی ہوتی اگر سب چلتے تو

چائے کے بعد تبسم بولی تو زرمینہ بیگم نے مسکراتے جواب دیا جس پر تبسم ایک بات پھر بولیں تو زرمینہ بیگم نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا

ٹھیک ہے ہم سب چلتے ہیں آپ کے ساتھ

زرمینہ بیگم کے ہامی بھرنے پر تبسم مسکرائیں تو سب لوگ اٹھتے تیار ہونے چلے گئے تقریباً ایک گھنٹے بعد سب لوگ تیار ہو کر لاؤنج میں اکٹھے ہوئے جبکہ زوبیا کو تیار نہ دیکھ کر زرمینہ بیگم پریشان ہوئیں

زوبی بچے تیار نہیں ہوئی؟

مامی میں کیا کرونگی آپ لوگ جائیں

نہیں آپی آپ ہمارے ساتھ چلیں گی

زرمینہ بیگم کے سوال پر زوبیا فوراً بولی تو سہیل نے آگے بڑھتے جواب دیا جبکہ سہیل کے منہ سے خود کے لیے آپی سن کر زوبیا ہلکہ سا مسکراتی ہاں میں سر ہلاتی اندر چلی گئی اور پھر پانچ منٹ میں ہی تیار ہو کر لاؤنج میں آئی تو سب لوگ گاڑیوں میں بیٹھتے مروا کے گھر پہنچے مروا پہلے سے ہی سب کچھ ساجدہ بی بی کو بتا چکی تھی سب کے پہنچنے پر ساجدہ بی بی نے ان سب کو خوشدلی سے ویلکم کیا اور لیجاتی لاؤنج میں بیٹھایا سب لوگ ساجدہ بی بی سے مل کر بہت خوش تھے

مروا کہاں ہے؟

وہ تیار ہو رہی تھی میں بلاتی ہوں

زرمینہ بیگم کی بات پر ساجدہ بی بی مسکراتی بولیں اور اٹھ کر اندر چلی گئی

اسے تیار ہونے میں ہمیشہ وقت لگتا ہے اب دیکھنا دو گھنٹے ہمیں انتظار کروائے گی عادل بھائی تمہاری ہمت کو سلام ہے ویسے اتنی لیٹ لطیف لڑکی سے شادی کر رہے ہو تم

لڑکیوں کو تو تیار ہونے میں ٹائم لگتا ہی ہے بیٹا اب انہوں نے تمہاری طرح پینٹ شرٹ پہن کر تھوڑی جانا ہوتا کہیں

ساجدہ بی بی کے اندر جاتے ہی زرخان گہری سانس لیتے بولا تو سب لوگ ہنسنے لگے تبھی تبسم نے جواب دیا تو زرخان ہلکہ سا مسکرایا تبھی ساجدہ بی بی واپس اندر آئیں اور ان کے پیچھے پیچھے ہی مروا چائے کا ٹرے اٹھائے اندر آئی مروا کو سادہ سی شلوار قمیض پہنے دیکھ کر عادل خوش ہو گیا اسے یہی ڈر تھا کہ کہیں مروا کے فیشنیبل کپڑے دیکھ کر تبسم منع ہی نہ کر دیں

اسلام و علیکم

مروا اندر آتی سلام کرتی ٹیبل پر ٹرے رکھ گئی اور پھر جا کر ساجدہ بی بی کے ساتھ بیٹھی اور نظریں جھکا گئی

ماشاءاللہ بہت پیاری ہے آپ کی بیٹی

تبسم کے تعریف کرنے پر ساجدہ بی بی مسکرائیں تبھی عنایہ جو عائشہ کے ساتھ کھیل رہی تھی لاؤنج میں داخل ہوئی اور آکر رانیہ اور تبسم کے بیچ میں بیٹھی

کیا ہوا عنایہ تم ہنس کیوں رہی ہو؟

کیونکہ یہ میری فیورٹ ہیں

کیا تم اسے جانتی ہو؟

عنایہ کو مسکراتا دیکھ کر تبسم نے سوال کیا تو عنایہ نے فوراً مروا کی طرف اشارہ

کرتے فوراً جواب دیا جس پر تبسم نے حیرانگی سے ایک بار پھر سوال کیا تو عنایہ

نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

یہ میری فیورٹ یوٹیوبر ہیں مجھے یہ بہت اچھی لگتی ہیں مگر امی ہم ان کے گھر

کیوں آئے ہیں؟

عنایہ نے جواب دیتے سوال کیا تو تبسم کو حیرت کا جھٹکا لگا اور انہوں نے

پریشانی سے پہلے مروا اور پھر عادل کو دیکھا مروا جو پہلے ہی سر جھکائے بیٹھی تھی

مزید سر جھکا گئی اسے عادل نے صاف کہا تھا کہ اگر تبسم کو اس کی فیلڈ کا پتہ چلا تو

وہ کبھی اس رشتے کے لیے نہیں مانیں گی اور مروا نے کل رات ہی اپنے

سارے اکاؤنٹس ڈیلیٹ کر کے اس دنیا کو خیر آباد کر دیا تھا جبکہ عادل بھی اپنی

ماں کی نظریں خود پر محسوس کرتے سر جھکا گیا تھا

عنایہ تم جاؤ کھیلو

رانیہ جو سب کچھ جانتی تھی فوراً عنایہ سے بولی تو عنایہ منہ بناتی باہر نکل گئی جبکہ

تبسم جو چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑے بیٹھی تھیں کپ رکھتے فوراً کھڑی ہوئیں

امی پلیز بیٹھ جائیں

تبسم کو کھڑا ہوتا دیکھ کر رانیہ ان کا ہاتھ پکڑتی بولیں تو تبسم نے رانیہ سے اپنا ہاتھ

چھڑایا اور پھر بنا کچھ بولے اپنا بیگ اٹھاتی لاؤنج سے چلی گئیں جبکہ تبسم کو
جاتے دیکھ کر رانیہ اور عادل بھی اٹھ کر ان کے پیچھے گئے تو مروا کی آنکھوں سے
دو موتی ٹوٹ کر اس کی ہاتھ کی پشت پر گرے

امی سنیں امی بات تو سنیں

کیا سنوں میں عادل تم ایک ایسی لڑکی کو میرے گھر کی بہو بنانا چاہتے ہو جو
سرے عام خود کی نمائش کرتی ہے عادل فاروقی مجھے آگے جا کر تمہارے باپ کو
جواب دینا ہے کیا کہوں گی میں انہیں کے ان کی بہو ایک ماڈل ہے

امی پلیز اندر چلیں وہ یہ سب چھوڑ چکی ہے اور عادل بھائی نے ہی تو بتایا تھا کہ
ابو نے ہی ان کا یہ رشتہ پکا کیا تھا ہم کیسے توڑ دیں یہ رشتہ

عادل کی بات پر تبسم غصے سے بولیں تو عادل خاموش ہوا تبھی رانیہ بول پڑی
تو پھر تم خود جا کر کر لو رشتہ پکا کیونکہ میں تو یہ رشتہ کبھی نہیں ہونے دونگی
رانیہ کی بات سنتے تبسم غصے سے بولیں تبھی بہرام اور ادا باہر آئے

امی میں جانتا ہوں میں بیچ میں بولنے کا حق نہیں رکھتا مگر پھر بھی میں بس اتنا
کہونگا کہ مروا عادل کے لیے بیسٹ ہے اس نے اپنا سب کچھ عادل کے لیے
چھوڑا ہے اپنی سوشل لائف بھی اور اپنا کمفرٹ بھی وہ برینڈڈ سوٹس پہننے والی

عادل کے ساتھ رہنے کے لیے عام کپڑے پہننے کو بھی تیار ہے اور پہنے ہوئے

بھی ہے وہ جانتی تھی کہ آپ کو کس طرح وہ پسند آ سکتی ہے اور اس نے خود

کو خاص آپ کے لیے ویسا بنایا ہے اگر آج آپ یہاں سے چلی جائیں گی تو وہ

لڑکی جو اندر اس وقت بیٹھی خاموش آنسو بہا رہی ہے وہ یقیناً خود کو کچھ کر لے گی

باپ کے ہوتے ہوئے بھی وہ اس دنیا میں یتیم ہے آپ سے ریکوئسٹ ہے پلیز

اندر چلیں

بہرام کی بات سنتے تبسم خاموشی سے واپس اندر آگئیں تبسم کو اندر جاتا دیکھ کر

وہاں کھڑے باقی سب بھی فوراً اندر آئے تو ان کی نظر تبسم پر پڑی

اگر تم واقع میں سب کچھ چھوڑ دو گی تو مجھے اس شادی سے مسئلہ نہیں ہاں بس

میری ایک شرط ہو گی جو تمہیں ماننی پڑے گی

میری بچی کل رات ہی سب کچھ چھوڑ چکی ہے آپ فکر نہ کریں اور شرط کیسی

تبسم کی بات سنتے ساجدہ بی بی فوراً بولیں تو تبسم ہلکہ سا مسکرائی

اگر یہ مجھے سگی ماں مان کر بہو کی طرح نہیں بیٹی کی طرح پیار کرے گی تو ہی میں

اسے رخصت کر کے لیجاؤنگی

تبسم کی بات سنتے مروا اپنے آنسو صاف کرتی اٹھی اور پھر اس نے تبسم کو گلے

لگایا تو تبسم نے بھی اس کے سر پر پیار کیا

مجھے آپ کی بیٹی بہت پسند ہے میں چاہ رہی تھی اگلے مہینے ہی ان دونوں کی شادی کر دیں

مگر اتنی جلدی سب کیسے ہو گا؟

ہمیں کچھ بھی نہیں چاہئیے بس آپ کی بیٹی وہ بھی دو جوڑوں میں

تبسم کی بات پر ساجدہ بی بی پریشانی سے بولیں تو تبسم نے فوراً جواب دیا جس پر ساجدہ بی بی نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا تو تبسم زرمینہ بیگم کی طرف مڑیں

میں چاہتی ہوں کہ میری بہو کو عادل کی پھوپھو انگوٹھی پہنائیں

تبسم کی بات پر زرمینہ بیگم مسکراتے اٹھیں اور پھر انہوں نے مروا کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنائی تو سب نے تالیاں بجائیں پھر ساجدہ بی بی نے عادل کو انگوٹھی پہنائی تو سب نے عادل اور مروا کو مبارک باد دی اور پھر کھانا کھا کر سب لوگ گھر آ گئے جس وقت سب بہرام ولا پہنچے اس وقت رات ہو چکی تھی عادل اور اس کی فیملی آج رات بہرام ولا ہی رک رہے تھے سب اپنے اپنے کمروں میں سونے کے غرض سے جا چکے تھے

آپ یہاں کیا کر رہے ہو بھائی؟

یہی سوال میں اگر تم سے کروں تو؟

زرخان اور بہرام دونوں ہی رات کے دو بجے ایک دوسرے کو کاریڈور میں دیکھ کر پریشان ہوئے تو زرخان نے سوال کیا جس پر بہرام نے بھی فوراً سوال کیا تو

زرخان ہلکہ سا مسکرایا

میں اپنے کلیجے پھیپھڑے کو ڈھونڈنے آیا تھا وہ کمرے میں نہیں ہے

ہمم میں بھی اپنی جانِ بہرام کو ڈھونڈنے آیا تھا وہ بھی کمرے میں نہیں ہے

زرخان کے مسکرا کر بولنے پر بہرام بھی مسکراتا بولا تبھی ان دونوں کو کیچن سے آواز آئی تو وہ دونوں پریشانی سے کیچن کی طرف بڑھے کیچن میں سفا اور ادا کو ایک ساتھ کھڑے دیکھتے زرخان اور بہرام حیران ہوئے اور پھر فوراً ان کی طرف بڑھے

جانِ بہرام یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟

سفا جی اس وقت کیچن میں ہونے کی وجہ؟

بہرام اور زرخان سفا اور ادا کے سر پر کھڑے ہوتے بولے تو دونوں اچانک کسی کی آواز اپنے پیچھے سے سنتے جھٹکا کھاتی پلٹیں

افففف آپ دونوں نے تو ہمیں ڈرا دیا

سفا اپنے سینے پر ہاتھ رکھتی بولی تو ادا نے بھی ہاں میں سر ہلایا

یہ کیا ہو رہا ہے؟

ہمیں بھوک لگی تھی اس لیے ہم جیلی بنا رہے ہیں

بہرام کے سوال پر ادا مسکراتی بولی تو بہرام نے زرخان کو دیکھا اور پھر دونوں بھائیوں نے ایک ساتھ قہقہ لگایا جس پر سفا اور ادا کا منہ بنا

اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے؟

تم دونوں کو بھوک لگی ہے اور تم دونوں جیلی بنا رہی ہو اس سے پیٹ بھر جائے گا تمہارا

ہاں تو ہم کوئی پاگل سانڈھ تھوڑی ہیں جو ہمارا پیٹ نہ بھرے

سفا کے سوال پر زرخان فوراً بولا تو ادا نے غصے سے جواب دیا جس پر بہرام نے ادا کو گھورا تو ادا اسے اگنور کرتی جیلی بنانے لگی

مگر اسے تو سیٹ ہونے میں ہی ایک دن لگتا ہے؟

بہرام کی بات پر ادا اور سفا نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر جیلی کو بس پھر کیا تھا ان دونوں نے نیچلا ہونٹ نکالے زرخان اور بہرام کو دیکھا تو ان دونوں کو اپنی بیگمات پر پیار اور ترس آیا تبھی زرخان آگے بڑھا اور ادا بہرام

کو اگنور کرتے سفا کے ہونٹوں پر جھکا تو بہرام نے فوراً ادا کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا جبکہ سفا بہرام کے سامنے زرخان کی اس حرکت پر شرم سے پانی پانی ہو گئی سفا کی سانس روکتے دیکھ کر زرخان فوراً اس سے دور ہوا تو سفا نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے اپنی سانسوں کو نارمل کیا

بہرام کیا سفا اور زرخان بھائی کی کس ختم ہو گئی

ادا کے سوال پر جہاں سفا شرم سے لال ہوئی وہیں زرخان نے قہقہ لگایا تو بہرام نے ادا کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹایا

اب آپ مجھے کچھ منگوا کر کھلائیں نہیں تو میں ناراض ہوں

ادا کی بات پر بہرام مسکراتا ہوا موبائل پکڑتا باہر آیا اور پھر اس نے زرخان سفا ادا اور اپنے لیے برگر آڈر کیا جو چند ہی لمحوں میں آگیا جسے انہوں نے مزے سے کھایا اور پھر جا کر اپنے اپنے کمروں میں سو گئے

آج سب لوگ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب زوبیا ناشتے کی ٹیبل پر آئی اور اس نے مسکراتے ادا کو ناشتہ کرتے دیکھا

تم تو بھوک ہڑتال پر تھی ختم ہو گئی کیا بھوک ہڑتال تمہاری

زوبیا کے مسکرا کر پوچھنے پر جہاں بہرام نے زوبیا کو گھورا وہیں ادا نے ناشتے

سے ہاتھ روکتے بہرام کو دیکھا جس پر بہرام ہلکہ سا مسکرایا

جانِ بہرام کھانا بیچ میں نہیں چھوڑتے

میں سمجھ گئی ہوں میرے شوہر کے پاس ٹائم نہیں ہے اس لیے اب میں اس

دن جاؤنگی ان کے ساتھ سمندر کنارے جب ان کی آفس ڈے چھٹی ہو گی

میں بہت اچھی بچی ہوں

بہرام کی بات پر ادا نے فوراً زوبیا کو جواب دیتے ناشتہ دوبارہ شروع کیا تو جہاں

سب نے اپنی ہنسی دبائی وہیں بہرام نے شکر ادا کیا کہ اس کی بیگم نے ناشتہ

نہیں چھوڑا سب ہی جانتے تھے کہ ادا بھوک کی بہت کچی ہے وہ کچھ بھی چھوڑ

سکتی ہے مگر کھانا نہیں چھوڑ سکتی

امی میں سوچ رہی تھی عادی بھائی کی شادی کی تیاریاں شروع کر دیتے ہیں

ادا کی بات سنتے سب لوگ مسکرانے لگے تبھی سفا کی نظر زوبیا پر پڑی

زوبی آپی آپ کی ناک سے خون بہہ رہا ہے

سفا کی بات سنتے زوبیا نے فوراً سے ٹشو پکڑتے اپنی ناک پر رکھا تو سہیل

پریشانی سے اٹھ کر زوبیا کے پاس آیا

آپی یہ کیا ہوا ہے آپ کو ناک سے خون کیوں آ رہا ہے چلیں میں ڈاکٹر پر لے چلتا ہوں آپ کو اٹھیں

نہیں سہیل میں ٹھیک ہوں یہ تو اب اکثر آتا ہے

تو زوبی ڈاکٹر کو دیکھانا چاہئیے بیٹا

سہیل کے پریشانی سے بولنے پر زوبیا فوراً بولی تو دائمہ نے پریشانی سے جواب دیا

دائمہ دیکھایا ہے میں نے۔۔

تو ڈاکٹر نے کیا بتایا کیوں نکلتا ہے اور کوئی ٹریٹمنٹ تو ہو گا نہ اس کا

ابھی زوبیا بول ہی رہی تھی کہ مرجان بیچ میں بول پڑی جس پر زوبیا ہلکہ سا مسکرائی

ہاں بتایا ہے ڈاکٹر نے

کیا؟

زوبیا کی بات پر تالیہ فوراً بولی

مجھے کینسر ہے لاسٹ سٹیج اور میرے پاس زیادہ وقت بھی نہیں ہے ڈاکٹر نے میڈیسن دی ہے وہ لے رہی ہوں آگے جو اللہ کو منظور ویسے بھی میری زندگی کا مقصد پورا ہو گیا ہے اب یہ زندگی ٹریش سے زیادہ کچھ بھی نہیں جتنی جلدی

ختم ہو جائے اتنا بہتر ہے

زوبیا کی بات سنتے ناشتے کی ٹیبل پر سکتا چھا گیا جبکہ سہیل جسے اتنے سال بعد کوئی سگہ رشتہ ملا تھا صدمے میں چلا گیا وہ ایک دم سے کرسی پر گرا تو مرجان نے فوراً اسے سنبھالا اور پھر چند لمحوں بعد سہیل نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا جس پر زوبیا حیران ہوئی

سہیل تم رو کیوں رہے ہو؟

تو اور کیا کروں آپی اتنے سال بعد مجھے ایک سگہ رشتہ ملا تھا اب وہ بھی جدا ہو جائے گا اور آپ پوچھ رو کیوں رہے ہو

زوبیا کے سوال پر سہیل فوراً بولا تو زوبیا ہلکہ سا مسکرائی

سہیل میں نے بھی سب کی طرح ایک نہ ایک دن اس دنیا سے چلے جانا تھا تو اس میں۔۔

آپی کیا ہو گیا ہے آپ کو آپ جانتی بھی ہیں میں کیا کچھ سوچ کر بیٹھا تھا سوچا تھا اپنی شادی سے پہلے آپ کو دھوم دھام سے رخصت کرونگا کوئی ہو گا جو مجھے بھی ماموں بولے گا میں بھی سب کو بتاؤنگا کہ میرے پاس بہن ہے سگی بہن مگر آپی سب برباد ہو گیا

میری شادی نہیں ہو سکتی سہیل

زوبیا ابھی بول ہی رہی تھی کہ سہیل اس کی بات کاٹتا بولا جبکہ اس کی بات

سنتے زوبیا فوراً بولی تو سہیل حیران ہوا

کیا مطلب ہے آپ کا کیوں نہیں ہو سکتی

کیا تم جانتے ہو میں پلے گرل کیوں بنی تھی؟

کیوں؟

سہیل کے سوال پر زوبیا نے سوال کیا تو سہیل نے ایک بار پھر سوال داغا

جس پر زوبیا ہلکہ سا مسکرائی

میں جب دس سال کی تھی تو ایک دن مما اور بابا مجھے گھر اکیلا چھوڑ کر ہوسپیٹل

گئے تھے تب تم پیدا ہونے والے تھے اور مما مجھے گھر اکیلا چھوڑ کر گئیں تھیں مما

کے جانے کے بعد آیاز ہمارے گھر آگیا وہ میری پھوپھو کا ہزبینڈ تھا یعنی زرینہ

بیگم کا تو مجھے بھی گھر اس کا آنا عجیب نہیں لگا مگر اصل مسئلہ تو تب ہوا جب

آیاز نے میرے ساتھ غلط کرنا چاہا میں نے اس سے بہت بھیک مانگی اپنی عزت

کی مگر اس نے میری ہر دہائی کو نظر انداز کرتے اپنی ہوس پوری کر لی جب

میرے ساتھ یہ سب ہوا تو دائمہ کا بیٹا عالم اور اس کی بیوی اچانک گھر آگئے

انہیں پھوپھو نے میرے لیے کھانا دے کر بھیجا تھا اس وقت میری حالت بہت خراب تھی عالم نے فوراً آیاز کو مجھ سے دور کیا اور عالم کی بیوی نے مجھے وہاں سے بھگا دیا جبکہ آیاز نے ان دونوں کو خنجر سے مار دیا اور پھر وہ مجھے مارنے کے لیے بھاگا مگر میں ایک درخت کے پیچھے چھپ گئی اور وہ مجھے ڈھونڈنے لگا ابھی اسے میں ملی نہیں تھی جب اچانک باہر سے بابا کی گاڑی کا ہارن بجا اور وہ ہمارے گھر کے پچھلے دروازے سے بھاگ گیا بابا جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے تو عالم اور اس کی بیوی کی لاش دیکھ کر پریشان ہوئے اور مجھے آوازیں دینے لگے بابا کے مجھے بلانے پر میں درخت کے پیچھے سے نکلتی بھاگ کر بابا پاس گئی اور پھر مجھے نہیں پتہ کیا ہوا جب میری آنکھ کھلی تو میں ہوسپیٹل میں تھی اور بابا میرے پاس بیٹھے رو رہے تھے میں نے بابا سے بہت پوچھا کہ وہ کیوں رو رہے ہیں مگر بابا نے نہیں بتایا بس کہا کہ میری طبعیت خراب تھی تو اس لیے وہ پریشانی سے رونے لگے پھر میں نے بابا کو بتایا کہ آیاز انکل نے مجھے بہت پین دیا اور عالم اور اس کی بیوی کو بھی مار دیا تو بابا کو غصہ آیا اس کے بعد مجھے نہیں پتہ بابا نے کیا کیا بس مجھے پھوپھو نے اتنا بتایا کہ جب بابا اور مما تمہیں لے کر گھر آ رہے تھے تو ان کی کار ایکسیڈنٹ میں موت ہو گئی ہے اور سہیل اب پھوپھو کے پاس ہے میں

آیاز کے سامنے اس دن کے بعد سے نہیں آئی میں صرف بارہ سال کی تھی جب میں پھوپھو کی مدد سے دبئی چلی گئی وہاں ہماری خالہ رہتی تھیں وہ بلکل اکیلی تھی اور انمیریڈ تھی میں نے ان کے پاس اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ گزارا وہ بہت بیمار رہتی تھیں پھر ایک دن وہ بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئیں مگر تب تک میں اکیس سالوں کی ہو چکی تھی ایک خودمختار عورت بن چکی تھی پھر مجھے ایک دن پھوپھو ملیں وہ سنان بہرام اور تمہارے ساتھ دبئی شوپنگ کرنے آئیں تھیں میں نے اپنے چھوٹے بھائی کو زندگی میں پہلی دفعہ دیکھا تھا جو پھوپھو کے کھڑوس کو ٹکر کے جواب دیتا تھا اور سنان کی ایک گھوری سے بھی ڈرتا تھا پھوپھو کو ملنے کے بعد مجھے پتہ چلا کہ آیاز نے صرف میری ہی نہیں بہت سی عورتوں کی زندگی برباد کی ہے بس پھر اس کے بعد میں نے آیاز سے اپنا بدلہ لینا کا فیصلہ کیا اور خود کو ایک پلے گرل بنا لیا ایک ایسی حسینہ جسے دیکھتے ہی پکے عصاب والا مرد بھی پاگل ہونے لگے اور پھر میں نے اسے ہوبی اور کام بنا لیا میں عورتوں سے پیسے لے کر ان کے شوہروں کے کالے کرتوت کھولتی تھی ایسے میں یا تو وہ آدمی خود کو مار لیتا تھا یا اس کی بیوی اسے چھوڑ جاتی تھی اور وہ میرے پیچھے آتا تھا اور میں اسے پہچاننے سے ہی انکار کر دیتی تھی اور وہ خود کو موت کے گھاٹ اتار لیتا تھا وقت گزرتا

گیا اور پھر مجھے پتہ چلا تم نے آفیشلی بابا کی کمپنی جوائن کر لی ہے پھر مجھے بس

انتظار تھا تمہارے سٹیبل ہونے کا اور پھوپھو کی بتائی پوئم کے حصوں کے

جڑنے کا جب مجھے پتہ چلا کہ تم سٹیبل ہو گئے ہو اور پھوپھو کی پوئم بھی اب اپنے

حصے جوڑ رہی ہے تو میں تم سب کے بیچ میں آگئی اور جان بوجھ کر آیاز کے سامنے

آئی تاکہ وہ مجھے نوٹس کرے اور وہی ہوا اس نے مجھے نوٹس کیا اور پھر وہ مجھ سے

ملنے لگا آہستہ آہستہ میں اس کے گھر جانے لگی اور پھر ایک دن میں نے اسے

مار کر اپنی زندگی کا بدلہ پورا کر لیا جب مجھے پتہ چلا کہ مجھے کینسر ہے تو میں نے بس

ایک دعا کی کہ تم مجھے ایک دفعہ آپی کہہ کر بلاؤ اور میری دعا قبول ہو گئی اب میرا

جینا نہ جینا ایک برابر ہے ہاں بس اتنی خواہش ہے کہ مرنے سے پہلے خود تمہاری

بیوی کو دھوم دھام سے رخصت کر کے آفندی پیلس لے جاؤں

مگر تم تو امی کو مامی کہتی ہو

ہاں وہ میں اس لیے کہتی تھی کہ آیاز کے چمچوں کو کبھی مجھ پر شک نہ ہو میں اکثر

پھوپھو کو آیاز منزل میں کال کرتی تھی آیاز کی بھی ایک بہن کی بیٹی ہے جو اس

وقت سپین میں ایک ہیپلی میریڈ لائف جی رہی ہے اس کی پھوپھو سے بہت بنتی

تھی تو بس میں وہی بن کر کال کر لیتی تھی پھر جب آیاز نے پھوپھو کو دفنا دیا تو

اس کے بعد اس لڑکی نے پھوپھو کی موت کی خبر سن کر فون کرنا چھوڑ دیا آیاز تو اسے ویسے بھی پسند نہیں تھا مگر پھر میں پھوپھو سے ڈائریکٹ کونٹیکٹ کرنے لگی اور پھر جب پھوپھو اٹلی زرخان کے پاس چلی گئیں تو میں ان سے بائے فیس بھی ملنے لگی

زوبیا کی سٹوری کو سب نے نہایت غور سے سنا پھر تالیہ فوراً بولی تو زوبیا نے مسکراتے جواب دیا جبکہ سہیل زوبیا کے گلے لگتا ایک بار پھر رونے لگا تو زوبیا نے اسے پیار کیا

زوبی ہم لوگ عادل اور مروا کی شادی سے پہلے سہیل اور مرجان کی شادی کر دیتے ہیں

وہ تو ٹھیک ہے آنٹی مگر مجھے ابھی تک میرے بھائی نے نہیں بتایا کہ وہ کسی کو پسند کرتا ہے اور اس سے شادی کرنے کا خواہشمند ہے

تبسم کی بات پر زوبیا مسکراتے بولی تو سہیل نے اپنی آنکھیں صاف کرتے زوبیا کو دیکھا

آپی آپ کو بھی بتا دونگا پہلے میں یہ تو دیکھ لوں وہ لڑکی مجھ سے شادی کرنا چاہتی بھی ہے یا نہیں میں آپ کو بول دوں آپ گھر رشتہ لے جاؤ اس کے اور وہ منع

کر دے تو یہ تو اچھی بات نہیں ہے نہ

سہیل کی بات پر زوبیا نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا تو سب نے مرجان کو دیکھا

جو مزے سے کھڑی فروٹ چاٹ کھا رہی تھی

مجھے بھوک لگ رہی تھی کیا کرتی

بھوک کی کچی تو ادا تھی تم کب سے بن گئ؟

سب کی نظریں خود پر محسوس کرتے مرجان فوراً بولی تو دائمہ نے سوال کیا

جب سے میرے گھوڑے مجھ سے جدا ہوئے ہیں میں ہمیشہ ہورس رائیڈینگ کر

کے یا پھر کچھ کھا پی کہ اپنی فیلنگز کنٹرول کرتی ہوں

مرجان کی بات پر سب لوگ مسکرانے لگے تو مرجان بھی مسکرائی تبھی سہیل

اٹھ کر مرجان کے پاس آیا

ویسے مجھے بھی گھوڑے بہت پسند ہیں

گدھے کو گھوڑے پسند ہیں تعجب کی بات ہے

سہیل کی بات سنتے مرجان فوراً بولی تو سہیل کا منہ بنا

ایک دفعہ ہماری شادی ہو لے پھر بتاؤنگا میں تمہیں

اچھا کیسے بتاؤ گے میں تو نہ اب تمہاری سنتی ہوں نہ تب سنوں گی

تم ایک دفعہ میرے نکاح میں تو آؤ تمہیں پتہ چل جائے گا میری جان

سہیل کی بات پر مرجان مذاق اڑانے کے انداز میں بولی تو سہیل مسکراتا معنی خیزی سے بولتا اس کے باؤل سے چارٹ کی بائٹ لیتا آفس چلا گیا جبکہ پیچھے مرجان بس جل بھن کر رہ گئی

زوبیا اور سہیل کل شام میں آفندی ہاؤس جا چکے تھے اور آج زوبیا اور سہیل آفیشلی مرجان کا رشتہ مانگنے اور منگنی کی رسم کرنے آ رہے تھے بہرام ویلا میں سب تیاریاں زور و شور سے چل رہی تھیں آخر گھر کی بڑی بیٹی کی منگنی کی رسم تھی تالیہ سفا اور ادا تینوں ہی مرجان کو اس کے کمرے میں تیار کرنے میں مصروف تھی جبکہ زرمینہ بیگم دائمہ اور بہرام باقی کی تیاریاں دیکھ رہے تھے سنان اپنی پارٹی کی میٹنگ میں مصروف تھا اور زرخان صاحب کا کہنا تھا کہ اسے ان سب چیزوں کا نہیں پتہ اس لیے جو کروانا ہے بتا دو اس وقت بھی زرخان مرجان کے کمرے میں بیٹھا لیڈیز کو مرجان کے حوالے سے ٹیپس دے رہا تھا جب دائمہ اندر آئیں

تم یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہو؟

میں تربوز کھانے کے ساتھ ساتھ بھالو کو تیار کروا رہا ہوں ایم ویری بزی

ہمم صحیح تمہاری مما بلا رہی ہیں بات سنو جا کر

دائمہ کے سوال پر زرخان فوراً بولا تو دائمہ نے ہاں میں سر ہلاتے جواب دیا

فائن

زرخان بولتا اٹھا اور سیدھا زرمینہ بیگم کے کمرے میں گیا جہاں زرمینہ بیگم حنان کو تیار کر رہی تھیں

جی مما بلایا آپ نے

زرخان کمرے آتا بولا تو زرمینہ بیگم نے زرخان کو دیکھتے بیٹھنے کا اشارہ کیا

زرخان مجھے تم سے ایک بات پوچھنی تھی

زرمینہ بیگم کی بات زرخان جو حنان سے کھیل رہا تھا فوراً ہاں میں سر ہلا گیا

تم نے مجھے معاف کر دیا ہے نہ؟

کس بارے میں؟

زرمینہ بیگم کی بات زرخان فوراً بولا

وہی آیاز والی بات پہ

جی مما میں آپ کو معاف کر چکا ہوں پر ابھی بھروسہ نہیں کر سکتا آپ پر آہستہ

آہستہ بھروسہ بھی واپس آ جائے گا آپ فکر نہ کریں

زرمینہ بیگم کی بات پر زرخان فوراً بولا تو زرمینہ بیگم نے سر جھکایا جس زرخان فوراً آگے بڑھتا زرمینہ بیگم کو اپنے سینے سے لگا گیا

مما میں جانتا ہوں آپ کی غلطی نہیں تھی مجھے بس اس بات کی فکر تھی کہ کہیں آپ کو کچھ نہ ہو جائے آپ جانتی ہیں نہ میں آپ سے بے انتہا پیار کرتا ہوں

جانتی ہوں اور مجھے میرے لاڈلے کا پتہ ہے مما کے بغیر ایک پل نہیں رہ سکتا

اب تو آپ کا لاڈلا کوئی اور ہے مجھے تو اب آپ پیار بھی نہیں کرتیں

زرخان کی بات پر زرمینہ بیگم مسکراتے بولیں تو زرخان حنان کو دیکھتے بولا جس پر زرمینہ بیگم ہنسنے لگیں

تو وہ چھوٹا ہے نہ ابھی

ہمم ٹھیک ہے

زرمینہ بیگم کی بات پر زرخان منہ بناتے بولا تو زرمینہ بیگم نے ہنستے سر نفی میں ہلایا

ہیلو سویٹ ہارٹ کیسی ہو؟

ایک دم بڑھیا

تالیہ جس کے بالوں میں لگا ڈائی اڑ چکا تھا اور اس کے بال ایک بار پھر

سنہرے ہو چکے تھے کمرے میں داخل ہوئی تو زرخان فوراً بولا جس پر تالیہ یہ سمجھتے کہ زرخان نے اسے نہیں پہچانا مسکراتے بولی تو زرمینہ بیگم نے ہنسی دبائی

آج تو تم واقع بھوتنی لگ رہی ہو

مجھے لگا تم نے مجھے نہیں پہچانا

زرخان کی بات پر تالیہ پریشانی سے بولی تو زرخان نے اپنے بتیس دانتوں کی نمائش کی جس پر تالیہ فوراً زرمینہ بیگم کی طرف مڑی

امی میرے بال جل گئے ہیں

وہ کیسے؟

یہ اس کی بیگم کے کال ہیں سٹریٹنر نہیں چل رہا تھا کہتی استری سے کر لو اور میرے بال استری سے جلا دیے امی

تالیہ کی بات پر زرمینہ بیگم پریشانی سے بولی تو تالیہ رونی صورت بناتے بولی تبھی سفا اندر آئی

مما میں نے کچھ نہیں کیا سچی

سفا کی بات پر تالیہ ایک جھٹکے سے اٹھی

استری سے میں نے سٹریٹ کرنے کا مشورہ دیا تھا

ابھی سفا بولی بھی نہ تھی کہ سنان اندر آیا اور تالیہ کو دیکھتے رک سا گیا

طلب ہے تو تو ہے نشہ

غلام ہے دل یہ تیرا

کھل کہ زرا جی لوں تجھے

آ جا میری سانسوں میں آ

زرخان نے سنان کو مسلسل تالیہ کو دیکھتے فوراً سٹیپس کرتے گانا شروع کیا تو

سنان گڑبڑایا جبکہ تالیہ سفا اور زرمینہ بیگم نے اپنی ہنسی دبائی

زرخان بس کرو

مریضِ عشق ہوں میں کر دے دوا

ہاتھ رکھ دے او دل پہ زرا اووو

ہاتھ رکھ دے تو دل پہ زرا

زرمینہ بیگم کی بات سنتے زرخان ایک آنکھ ونگ کرتا مسکراتا مسلسل گانا گا رہا

تھا جب بہرام کمرے کے اندر داخل ہوا

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟

بھائی تم کو پتہ ہے ابھی کوئی کسی کو دیکھتے کہیں کھو گیا تھا تو پھر بس ہم

نے بیک گراؤنڈ میوزک دینا اپنا فرض سمجھا۔۔۔

بہرام کے سوال پر زرخان ہنستے ہوئے سنان اور تالیہ کی طرف اشارہ کرتا بولا تو بہرام کو غصہ آیا

شٹ اپ! شرم کرو کچھ تالیہ تمھاری بہن ہے اور کوئی تمھاری بہن کو مسلسل دیکھ رہا ہے اور تم پیچھے سے بیک گراؤنڈ میوزک دے رہے ہو

تو تالیہ کو کونسا کسی اور شخص نے دیکھا ہے اس کے اپنے شوہر نے دیکھا ہے

ابھی شوہر ہوا نہیں ہے

بہرام غصے سے زرخان کی بات کاٹتا بولا تو زرخان نے نا سمجھی سے جواب دیا

جس پر بہرام ایک بار پھر غصے سے بولا تو زرخان کو بھی غصہ آیا

بہرام خانزادہ میں ان ٹوکسک بھائیوں میں سے نہیں ہوں جو اپنی بہن کو گھر کی چار دیواری میں قید کر کے رکھتے ہیں میں زرخان خانزادہ ہوں میں اپنی بہنوں کو پوری آزادی سے جینے کا حق دونگا انہیں جو صحیح لگے وہ کریں مجھے مسئلہ نہیں جہاں کچھ گڑبڑ ہو گی نہ وہاں میں خود سنبھال لونگا اور رہی بات میری بہنوں کو دیکھنے کی تو اگر تالیہ اور مرجان کو سہیل اور سنان کے سوا کوئی غلط نگاہ سے بھی دیکھے گا نہ تو آنکھیں نکال لونگا میں اس کی تم چاہو تو پوچھ کو بھوتنی یہیں

کھڑی ہے میں ابھی مرجان کو بول رہا تھا منگنی کرنے سے پہلے تم ایک دفعہ سہیل کو اکیلے میں مل لو سمجھ آئے تو ہاں کرنا نہیں تو منع اور یہی بات میں نے بھوتنی کو بھی بولی تھی جس پر ان دونوں نے کہا کہ نہیں ہمیں ایسے ہی منظور ہے تو میں خاموش ہو گیا

بہرام کی بات پر زرخان چہرے پر ایک تیکھی مسکراہٹ سجائے غصے سے بولا تو بہرام نے تالیہ کو دیکھا جس پر تالیہ نے سر جھکاتے ہاں میں سر ہلایا تو بہرام خاموش ہوا تبھی دائمہ ادا اور مرجان اندر آئیں

یہاں کیا ہو رہا ہے؟

واہ بھالو تم تو بہت پیاری لگ رہی ہو

مرجان کے سوال پر سب نے دروازے کی طرف دیکھا پھر زرخان اس کا سوال نظر انداز کرتے اس کا ہاتھ پکڑتے بولا تو مرجان ہلکہ سا مسکرائی لائٹ گرے کام والی میکسی میں مرجان کی دودھیا رنگت اور ہیزل گرے آنکھیں چمک رہی تھیں اوپر سے ہلکہ ہلکہ میک اپ مرجان کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہے تھے زرخان مرجان کا ہاتھ پکڑتا اسے کھینچ کر اپنے قریب کر گیا اور پھر بہرام کی طرف ایک تیکھی مسکراہٹ اچھالتا مرجان کو زرمینہ بیگم کے پاس لے آیا

جس پر زرمینہ بیگم نے مسکراتے مرجان کو پیار کیا

میم سہیل سر اور زوبیا میم آ گئے ہیں

زبیدہ کی بات پر زرمینہ بیگم نے ہاں میں سر ہلایا تو زبیدہ باہر چلی گئ

چلو سب لوگ باہر مرجان تم یہی حنان کے پاس بیٹھو ابھی بلاتے ہیں تمہیں

زرمینہ بیگم کی بات پر مرجان نے ہاں میں سر ہلایا تو زرخان سب کو نظر انداز کرتا سفا کو لیتا باہر نکلا

بہرام زرخان اٹلی میں رہا ہے وہ تھوڑا بروڈ مائنڈڈ ہے تم ناراض مت ہونا

آپ فکر نہ کریں موم میں جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ زرخان سمجھدار ہے وہ سب سنبھال لے گا

زرمینہ بیگم کی بات پر بہرام مسکراتے بولا تو زرمینہ بیگم بھی مسکرائی اور پھر سب لوگ مرجان کے سوا لاؤنج میں آئے جہاں زوبیا اور سہیل بیٹھے تھے سب ایک دوسرے کو خوشدلی سے ملے عادل کی فیملی بھی مرجان کی منگنی کی وجہ سے یہی پر تھی

پھوپھو مرجان کو بلا لیں تا کہ ہم رسم شروع کریں

زوبیا کی بات پر زرمینہ بیگم نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا تو سفا اور ادا مرجان

کو لے آئی جیسے ہی مرجان کو لا کر زوبیا کے پاس بیٹھایا تو زوبیا نے مسکراتے

مرجان کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنائی اور پھر زرمینہ بیگم نے سہیل کے ہاتھ میں

انگوٹھی پہنائی تو سب لوگوں نے ایک دوسرے کو مبارک دی

پھوپھو ہمیں مرجان کے سوا کچھ بھی نہیں چاہیئے دو جوڑے بھی نہیں تو کیوں

نہ ہم اگلے ہفتے ہی شادی رکھ لیں

تمہاری بھابھی ہے جب مرضی لے جاؤ

زوبیا کی بات پر زرمینہ بیگم فوراً بولی تو سب لوگ مسکرائے ابھی سب بیٹھے

باتیں کرنے میں مصروف تھے کہ مروا بہرام ویلا میں داخل ہوئی مروا جو اس

بات سے انجان تھی کہ عادل اور اس کی فیملی اب بھی بہرام ویلا میں موجود ہیں

جینز اور شرٹ میں اندر داخل ہوئی مگر لاؤنج میں تبسم کو دیکھتے گھبرائی

لو میری بہو بھی آگئی تمہیں ہی میں مس کر رہی تھی آ جاؤ

مروا کی گھبراہٹ دیکھتے تبسم مسکراتے بولیں تو مروا فوراً آگے بڑھی

اسلام و علیکم

تم تو کہہ رہی تھی تم بزی ہو نہیں آ سکتی اب کیوں آئی ہو؟

مروا سلام کر کے تبسم کے پاس بیٹھی تو تالیہ نے منہ بناتے سوال کیا

وہ میں اپنا سب کام وائنڈ اپ کر رہی ہوں تو بس اسی لیے بزی تھی آج بھی ایک کانٹریکٹ کینسل کرنے گئی تھی مجھے سنان بھائی سے کچھ بات کرنی تھی میں انہیں فون کر رہی تھی مگر انہوں نے فون نہیں اٹھایا تو میں یہاں آ گئی مجھے پتہ تھا یہیں ملیں گے اور پھر مجھے آنٹی سے بھی کچھ بات کرنی تھی تو میں آ گئی

تالیہ کے سوال پر مروا فوراً بولی تو تالیہ نے ہاں میں سر ہلایا

سنان بھائی دو منٹ آئیں نہ پلیز

مروا کی بات پر سنان ہاں میں سر ہلاتا اٹھ کر لان میں گیا تو مروا بھی اٹھ کر سنان کے پیچھے لان میں آئی

سنان بھائی آپ میرے سگے بڑے بھائی ہیں تو کیا بہن ہونے کے ناطے میں کچھ پوچھ سکتی ہوں آپ سے؟

تم مجھ سے کچھ بھی پوچھ سکتی ہو مروا

مروا کی پہلی بات سنتے سنان نے ہاں میں سر ہلایا پھر دوسری بات سنتے سنان پیار سے مروا کا گال چھوتے بولا تو مروا ہلکہ سا مسکرائی

سنان بھائی آپ بڑے ہیں مجھ سے تو میری خواہش تھی کہ آپ کی شادی بھی مجھ سے پہلے ہو اور پھر ہم دونوں کو ہی تالیہ پسند ہے اگر آپ کو اعتراض نہ ہو

تو کیا ہم زری آنٹی سے تالیہ کا رشتہ مانگ لیں

جیسا میری بہن کو ٹھیک لگے مجھے کوئی اعتراض نہیں

مروا کی بات پر سنان مروا کا ہاتھ پکڑتے پیار سے بولا تو مروا مسکرائی

بھائی ساجدہ بی بی نے میری پرورش کی ہے وہ میرے لیے ماں جیسی ہیں تو۔۔۔

مجھے کوئی مسئلہ نہیں بلکہ الٹا خوشی ہو گی کہ میری ماں میرا رشتہ مانگ رہی ہیں

میں پہلے ہی سوچ چکا تھا مروا کہ تمہاری شادی سے پہلے ہی تمہیں اور ساجدہ بی بی

کو میں خانزادہ ہاؤس لے جاؤں گا اور پھر اپنی بہن کو اپنے گھر سے رخصت

کروں گا اور شادی کے بعد بھی ساجدہ بی بی میرے پاس ہی رہیں گی

مروا ابھی بول ہی رہی تھی کہ اس کی ہچکچاہٹ کو سمجھتے سنان اس کی بات نرمی

سے کاٹتا بولا جس پر مروا خوش ہوتی سنان کے سینے سے لگی

بھائی مجھے کبھی نہیں پتہ تھا اللہ تعالیٰ مجھے اتنی خوشیاں دیں گے آپ کو پتہ ہے

ساجدہ بی بی ہمیشہ کہتیں تھیں کہ اللہ مجھے اتنی خوشیوں سے نوازے گا کہ میں ان

خوشیوں کو سمیٹتے تھک جاؤں گی اور دیکھیں مجھے اللہ نے خوشیاں دے دی ہیں

تو پھر تو تمہیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے

مروا کی بات پر سنان نے مسکراتے جواب دیا تو مروا سنان سے دور ہٹی اور پھر

اس نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا اور پھر سنان کے ساتھ واپس لاؤنج میں آئی جہاں سب لوگ بیٹھے خوشگپیوں میں مصروف تھے مروا آتی تبسم کے پاس بیٹھی تو تبسم نے مسکراتے اسے دیکھا جس پر مروا تبسم کی طرف مڑی

آنٹی۔۔

آنٹی نہیں امی

ابھی مروا بولی ہی تھی کہ ادا بیچ میں بول پڑی جس پر مروا نے پریشانی سے ادا کو دیکھا جو اپنی تھوڑی کے نیچے دونوں ہاتھ رکھے اپنی کہنیوں کو صوفے کی پشت پر ٹکائے کھڑی مسکرا رہی تھی ادا کو ایسے کھڑا دیکھ کر تبسم اور مروا دونوں ہنسنے لگی

امی سنان بھائی بڑے ہیں مجھ سے تو میں چاہتی تھی کہ سنان بھائی کی شادی پہلے ہو میں نے سنان بھائی سے بات کر لی ہے انہیں کوئی اعتراض نہیں آپ بڑی ہیں تو کیا آپ میری طرف سے زری آنٹی کو بولیں گی کہ کل ساجدہ بی بی میں اور میری فیملی تالیہ کا رشتہ لے کر آئیں گے اور رسم بھی کریں گے

مگر آپ کی فیملی کونسی؟

مروا کی بات سنتے جہاں تبسم کو اپنی بہو پر رشک ہوا وہیں ادا نے فوراً سوال کیا مروا چاہتی تو خود بھی بول سکتی تھی مگر اس نے تبسم کو بڑا بنا کر بولنے کو کہا اور

بس ساسوماں تو ہمیشہ اتنی سی بات پر ہی خوش ہو جاتی ہیں تو تبسم بھی خوش ہو گئی اور پھر اس نے ہاں میں سر ہلایا

جھلی میں عادل رانیہ تم اور عنایہ ہی اب مروا کی فیملی ہیں

ادا کے سوال پر تبسم ادا کے سر پر چپٹ مارتی بولی تو ادا نے اپنے دانتوں کی نمائش کی اور پھر زرمینہ بیگم کی طرف مڑی جو زوبیا سے باتوں میں مصروف تھی

زرمینہ بیگم میری بہو کل آپ کے گھر اپنے بھائی کا رشتہ لانا چاہتی ہے اور ساتھ میں رسم بھی کرنا چاہتی ہے اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو کل ہماری فیملی ساجدہ بی بی سنان اور مروا آپ کے گھر آئیں گے

مجھے کیا اعتراض ہونا یہ تو خوشی کی بات ہے آپ لوگ کل رات کا کھانا ہماری طرف کھایئے گا زوبی سہیل تم لوگ بھی

تبسم کی بات پر زرمینہ بیگم مسکراتے بولیں تو تبسم نے ہاں میں سر ہلایا پھر زرمینہ بیگم زوبیا کی طرف مڑتے بولیں تو زوبیا نے بھی مسکراتے ہاں میں سر ہلایا

بھائی

زرخان کے بہرام کو بلانے پر بہرام نے آئیبرو اچکائی

مبارک ہو

خیر مبارک مگر کس چیز کی

بہرام کے آئیبرو اچکانے پر زرخان فوراً اٹھتا بہرام کے گلے لگتا بولا تو بہرام نے پریشانی سے جواب دیا جبکہ زرخان کے مبارک دینے پر وہ بھی بہرام کو سب ہی حیران ہوئے

ارے ہم دونوں کی اس بھوتنی اور بھالو سے جان چھوٹ جائے گی پھر ہم دونوں اپنی اپنی بیگم اور آپ اپنی دائمہ اور میں میری مما کو لے کر عیاشی کریں گے

گھومیں گے پھیریں گے ناچیں گے گائے گے کیا؟

زرخان کی بات سنتے بہرام بھی مسکراتے بولا تو مرجان اور تالیہ کا منہ کھلا جبکہ باقی سب نے ہنسی دبائی

ہاں ہم سب سے پہلے سوئٹزرلینڈ جائیں گے

اور پھر عمرے پر بھی

تالیہ اور مرجان کی شکل دیکھتے سفا اٹھ کر مسکراتے بولی تو ادا کیسے پیچھے رہتی وہ بھی فوراً بعل پڑی جبکہ اپنے دونوں بھائیوں اور ان کی بیگمات کو پروگرام بناتے دیکھ کر مرجان اور تالیہ کا منہ بنا

ہم کیا تم لوگوں کو اتنا تنگ کرتے ہیں جو تم لوگ ایسے بول رہے ہو؟

ادائے جاں باربی ڈول تم دونوں بھی

تالیہ کی بات پر سب نے اپنی ہنسی دبائی تو مرجان بھی کھڑے ہوتے بولی جس پر سفا اور ادا نے ایک دوسرے کو دیکھا

ہاں تم تو بہت تنگ کرتی ہو چمبکیا بھوتنی

تم میرے منع کرنے کے باوجود بھی میری بیگم کو بار بار کس کرتی ہو

زرخان کے تالیہ کو بولنے پر تالیہ کو غصہ آیا تبھی بہرام مرجان کو بولا تو مرجان اور تالیہ نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ہلکہ سا مسکرائی پھر دونوں فوراً ان کی طرف بڑھیں تو ان کے ارادے سمجھتے بہرام نے فوراً ادا کو اپنے پیچھے چھپایا جبکہ زرخان نے وہاں سے دوڑ لگا دی مگر دونوں بیچارے کب تک بچتے

ادا بھابھی آپ کے لیے چوکلیٹ لایا تھا

مرجان کے سہیل کو اشارہ کرنے پر سہیل فوراً بولا تو ادا خوش ہوتی فوراً بہرام کے پیچھے سے باہر آئی جسے مرجان نے فوراً پکڑ لیا اور اس کے گال پر زور سے کس کی جبکہ بہرام کو یہ سب دیکھتے تقریباً ہارٹ اٹیک ہوا وہ ایک دم پیچھے کو گرنے لگا جب عادل نے فوراً سے آگے بڑھتے اسے سہارا دیا تبھی زرخان کے چلانے کی

آواز نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا زرخان بیچارا ابھی تالیہ کے قبضے میں آ چکا تھا اور تالیہ اس کی گردن پر صرف ہاتھ باندھے کھڑی نہیں تھی بلکہ اس کی گردن کے ساتھ تقریباً لٹکی ہوئی تھی بہرام اور زرخان کو دیکھتے لاؤنج میں سب کا قہقہ گونجا جبکہ زرمینہ بیگم اور دائمہ تو بس انہیں دیکھ کر نفی میں سر ہلاتی رہ گئیں

سفا اگر تم نے مجھے اس چمبکیا بھوتنی سے نہیں چھڑایا نہ تو میں بھی تمہیں رات کو نہیں چھوڑونگا

زرخان کی دھمکی سنتے ہنستی ہوئی سفا کو بریک لگی اور پھر وہ بھاگتی ہوئی زرخان کے پاس آئی

تالیہ آپی نیچے اتریں نیچے اللہ کیا کھاتی ہیں آپ

سفا بولتی ہوئی تالیہ کے ہاتھ چھڑانے لگی مگر ناکام رہی تو فوراً بولی جس پر تالیہ کا قہقہ لگا

جانِ بہرام اگر آپ نے ابھی خود کو نہیں چھڑایا تو میں آپ کو اتوار کو سمندر کنارے نہیں لیجاؤں گا

بہرام کی دھمکی پر ادا نے فوراً خود کو مرجان سے دور کیا اور بھاگ کر بہرام کے پیچھے چھپی

تمہاری بیگم میں طاقت ہی نہیں دیکھو میری بیگم نے چھڑا لیا خود کو

بہرام اپنا کالڑ جھاڑتا بولا تو زرخان نے سفا کو گھورا جس پر سفا کا منہ بنا مگر پھر سفا کو آئیڈیا سوجا

یہ کیا بات ہوئی تالیہ آپی صرف زرخان تھوڑی آپ کے بھائی ہیں بہرام بھائی بھی تو ہیں انہیں بھی تو اپنے ہونے کا احساس دلائیں

سفا کے منہ بنا کر بولنے پر تالیہ فوراً زرخان کو چھوڑتی جا کر بہرام کے گلے سے لگی تو زرخان نے قہقہ لگاتے کالڑ جھاڑا تبھی مرجان آگے بڑھی اور اس نے سفا کے گال پر کس کرتے زرخان کی طرف ایک مسکراہٹ اچھالتے آنکھ ماری تو زرخان اندر تک جل بھن گیا

موم پیلز ہیلپ می

تالیہ بیٹا چھوڑ دو بھائی کو

بہرام کے پریشانی سے بولنے پر زرمینہ بیگم ہنسی دباتے بولیں تو تالیہ نے بہرام کو چھوڑا اور پھر اس کے پاس کھڑی ادا کی گال پر کس کی تو بہرام بھی اندر تک جل بھن گیا

میری آپ دونوں سے درخواست ہے ان دونوں کو ابھی کے ابھی یہاں سے

لے کر جاؤ

زرخان ہاتھ جوڑتا سہیل اور سنان کو بولا تو سب نے ایک بار پھر قہقہ لگایا جبکہ مرجان اور تالیہ ایک دوسرے کو تالی مارتی ایک ادا ڈے اپنے بال جھٹکتی جا کر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھیں

بھابھی اگر آپ نے اس بھوتنی کو ایسے ہی پریشان نہ کیا تو میں آپ کے شوہر کا گلہ دبا دونگا

زرخان چڑتا مروا کو دھمکی دیتا بولا تو مروا نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا

صرف میرا ہی کیوں سردارنی کا بھی بولو نہ

رہن دو وہ اتنی ں‌ڑی عمر کی عورت مرجان کو آتے جاتے چمیاں دیتے اچھے لگے گی

تالیہ کی بات پر زرخان فوراً بولا تو زوبیا نے کشن اٹھاتے زرخان کی طرف پھینکا جسے زرخان نے ہنستے ہوئے کیچ کیا جبکہ زرمینہ بیگم اور دائمہ تو اپنے بچوں کو ایک ساتھ خوش دیکھتے ان کی نظر اتارتے نہیں تھک رہی تھیں

ربینہ شاہ لان میں بیٹھی اپنی بلیک کافی پی رہی تھیں جب اچانک انہیں ایک لڑکی کے چلانے کی آواز آئی تو ربینہ پریشانی سے اٹھ کر اندر آئی جہاں ارین کے دو

ملازم ایک لڑکی کو گھر سے باہر لیجا رہے تھے جبکہ ارین جو صوفے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا اپنے کالے بالوں میں ہاتھ پھیرتا غصے سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو چلا رہی تھی مگر باہر جانے کو تیار نہیں تھیں

یہ سب کیا ہو رہا ہے ارین

موم جسٹ چل شی اش جسٹ اسروینٹ

ربینہ کے سوال پر ارین مسکراتے بولا تو ربینہ ارین کو گھورا

ریلیکس موم میں نے اس عورت کے ساتھ کچھ بھی نہیں کیا اب اس کا بیٹا خود میری گاڑی کے آگے آگیا تو میں کیا کرتا

تم نے اس کے بیٹے کو۔۔۔

ارین ہاتھ ہوا میں لہراتے اپنے ایک مخصوص انداز میں بولا تو ربینہ اپنا جملہ مکمل نہ کر پائیں

میں بہت غصے میں تھا اس وقت مجھے میری شہزادی نہیں ملی موم وہ اٹلی چلی گئی اور جس کے گھر گئی اس نے میرے ہی آدمی پکڑ لیے آئی ڈونٹ نو ہاؤ ارین کے لوگوں کو پکڑنا ناممکن ہے دے ال ار ویل ٹرینڈ بٹ اس نے پھر بھی انہیں پکڑ لیا

ربینہ تو ارین کی بات سنتے اپنے اٹھائیس سالہ بیٹے کو بس دیکھتے رہ گئی جسے یہ فکر نہیں تھی کی اس نے ایک بچے کا قتل کیا ہے مگر یہ فکر ضرور تھی کہ اس کے آدمی کیسے پکڑے گئے

موم ار یو دئیر

تم کب باز آؤ گے ارین میں نے تمہاری ایسی پرورش تو نہیں کی تھی۔۔۔

نوٹ اگین موم

ارین اپنی گردن سیدھی سائیڈ پر ہلکی سی ڈھلکاتا بولا تو ربینہ پریشانی سے بولی جس پر ارین ان کی بات کاٹتا بولا تو ربینہ خاموش ہو گئیں

میں سوچ رہی تھی ہم دونوں ماں بیٹے پاکستان چلتے ہیں میری بہن اپنی دو بیٹیوں کی شادی کر رہی ہے مگر۔۔۔

مگر؟؟؟

ربینہ کی بات پر ارین سوالیہ انداز میں بولا

مگر اب میں اسے منع کر دونگی کہہ دونگی تم بزی تھے اس لیے نہیں آ سکے

بٹ موم ایم ویری فری

جانتی ہوں مگر میں تمہیں وہاں لیجا کر اپنی بے عزتی نہیں کروا سکتی تم کسی بھی

لڑکی کو نہیں چھوڑتے ارین جبکہ تمہاری خالہ کے بیٹے بلکل مختلف ہیں

ربینہ کی بات پر ارین مسکراتے بولا تو ربینہ غصے سے بولی جس پر ارین کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹی

یعنی کہ آپ کو میری وجہ سے شرمندگی ہوتی ہے؟

ارین کے سوال پر ربینہ نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

فائن آئی پرومس اگر آپ مجھے پاکستان لے جائیں گی تو جب تک میں پاکستان رہو گا تب تک انتہائی شریف بن کر رہوں گا کسی کو غلط نظر سے نہیں دیکھوں گا نہ ہی کسی قسم کے نشے کو ہاتھ لگاؤں گا بس سیگریٹ پیوں گا

ارین کی بات سنتے ربینہ کسی سوچ میں پڑ گئی وہ اچھے سے جانتی تھیں ارین اپنے نام اور کام کا ایک ہے وہ جو بول دیتا ہے کر کے رہتا ہے اور وہ اپنے وعدے کا ایسا پکا ہے کہ اپنا وعدہ پورا کرنے کے لیے کسی کی جان لے بھی سکتا ہے اور اپنی جان دے بھی سکتا ہے

ٹھیک ہے تم پیکینگ کر لو میں تمہارے ڈیڈ سے بات کر چکی ہوں اب بس تمہارے وعدے کا بتا کر ٹکٹس بک کروانی ہیں تمہاری خالہ کہہ رہی تھیں کہ ان کے دونوں بیٹوں کی شادی ان حالات میں ہوئی کہ وہ بلا نہ سکی مگر اب وہ اپنی

بیٹی کی شادی پر بلانا چاہتی ہیں ان کی ایک بیٹی کی آج ہی منگنی اور ڈیٹ فکس ہوئی ہے جبکہ دوسری بیٹی کی کل ہے اور ہمیں ان دونوں کی شادی اٹینڈ کرنی ہے اور پھر کہہ رہی تھیں کہ ان کی بڑی بہو کے بھائی کی بھی شادی ہے اس میں بھی وہ ہمیں ساتھ لیجانا چاہتی ہیں

ویسے یہ خالہ کا آج سے پہلے تو کبھی ذکر نہیں سنا

ہمم ان کے ہزبینڈ کو تمہارے ڈیڈ پسند نہیں تھے اس لیے ہم دونوں بہنیں الگ ہو گئیں اب ان کے ہزبینڈ اس دنیا میں نہیں ہے اس لیے انہوں نے ہمیں بلایا ہے

ربینہ کی بات پر ارین فوراً بولا تو ربینہ نے ایک بار پھر جواب دیا اور پھر موبائل لے کر اپنے ہزبینڈ اسفند سے بات کرنے چلی گئیں ارین نے اپنی ماں سے شریف بننے کا وعدہ تو کر لیا تھا مگر اصل میں وہ پاکستان اس ہیزل گرین آنکھوں والی شہزادی کو ڈھونڈنے جانا چاہتا تھا جو اس کی ضد بن چکی تھی مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ وہ شکنتلا سے جس گھر کا ایڈریس لے چکا ہے اور وہ شادی اٹینڈ کرنے جس گھر جا رہا ہے وہ ایک ہی ہیں

ارین تمہارے ڈیڈ کو تمہارا وعدہ سننے کے بعد کوئی مسئلہ نہیں وہ کہہ رہے ہیں ہم دونوں جا سکتے ہیں پاکستان مگر تمہیں وعدے پر قائم رہنا ہے

موم آپ بے فکر رہیں یو نو نہ آئی لو یو سو مچ ڈونٹ وری آئی ویل بی یور گڈ بوائے

ربینہ کی بات پر ارین ان کے دونوں ہاتھ پکڑتے بولا تو ربینہ نے مسکراتے اپنے بیٹے کو پیار کیا اور اندر پیکنگ کرنے چلی گئیں کیونکہ ان دونوں کی آج رات کی فلائٹ تھی وہ دونوں اپنی پوری پیکنگ کرتے پاکستان کے لیے نکل گئے تھے اور پھر اپنے پرائیویٹ جیٹ سے کچھ ہی گھنٹوں میں پاکستان پہنچنے والے تھے دوسری طرف بہرام ویلا میں زرمینہ بیگم کو پریشان دیکھ کر سب لوگ ہی حیران تھے مروا کو ادا اور سفا نے آج رات کے لیے زبردستی یہیں روک لیا تھا جبکہ سہیل اور زوبیا بھی دائمہ کے کہنے ہر بہرام ویلا میں ہی موجود تھے

موم کیا بات ہے آپ پریشان لگ رہی ہیں؟

دراصل سنان میں نے اپنی بہن ربینہ کو مرجان اور تالیہ کی شادی کے لیے انوائیٹ کیا تھا اور وہ رات کی فلائٹ سے اپنے بیٹے کے ساتھ پاکستان آ رہی ہے

کیا ہماری کوئی خالہ بھی ہیں؟

سنان کے سوال پر زرمینہ بیگم فوراً بولی تو تالیہ نے سوال کیا جس پر زرمینہ نے ہاں میں سر ہلایا

آیاز کی حرکتوں کی وجہ سے میں نے اس سے ملنا چھوڑ دیا تھا وہ شادی کے بعد پیرس

شفٹ ہو گئی تھی اور میں نے اسے ہمیشہ یہی کہا کہ آیاز کو اس کا شوہر اسفند پسند نہیں تو اس نے بھی آہستہ آہستہ مجھ سے کونٹیکٹ ختم کر دیا اب میں نے جب اسے آیاز کی ڈیتھ کا بتایا اور مرجان تالیہ کی شادی کا بتایا تو وہ خوش ہو گئی اسے یہی پتہ ہے مرجان تالیہ زرخان اور بہرام میرے اور آیاز کے بچے ہیں جبکہ سنان لے پالک ہے یہ بات وہ پہلے سے ہی جانتی تھی اور سہیل زوبیا کو بھی جانتی ہے آخر کو وہ بھی ان کی پھوپھو ہے

کس وقت کی فلائٹ ہے خالہ کی؟

آٹھ بجے لینڈ کر جائے گی

زرمینہ بیگم کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو زرمینہ بیگم نے مسکراتے جواب دیا

ٹھیک ہے آپ خالہ کا نمبر دیں میں انہیں لے آتا ہوں سات بج گئے ہیں ابھی نکلوں گا تو وقت پر پہنچوں گا

بھائی میں بھی ساتھ چلوں گا آپ کے گھر بیٹھ بیٹھ کر تنگ آگیا ہوں میں

بہرام کی بات پر زرمینہ بیگم نے فوراً سے ربینہ کا نمبر دیا تو زرخان فوراً بولا جس پر بہرام نے ہاں میں سر ہلایا

یہ تو پیرس کا نمبر ہے موم پاکستان کا دیں

وہ تو نہیں ہے بیٹا وہ تمہیں جانتی ہے میں نے اسے تم سب بچوں کی تصویر دیکھائی تھی فکر نہ کرو وہ تمہیں پہچان لے گی

ٹھیک ہے چلو زرخان

بہرام کی بات پر زرمینہ بیگم فوراً بولی تو بہرام نے ہاں میں سر ہلاتے جواب دیا اور پھر زرخان کو لیتا گارڈز کے ساتھ بہرام ویلا سے ائیرپورٹ کے لیے نکل گیا

چند ہی لمحوں میں زرخان اور بہرام ائیرپورٹ پہنچ گئے ابھی وہ لوگ وہاں کھڑے گارڈز کے ساتھ روبینہ کا انتظار کر ہی رہے تھے کہ انہیں ایک ادھیڑ عمر عورت اور ان کے ساتھ ایک سٹائلش سا لڑکا گارڈز کے ہمراہ اپنی طرف آتے دیکھائی دیے

اسلام و علیکم بہرام میں روبینہ ہوں تم دونوں کی خالہ اور یہ میرا بیٹا ہے ارین تم لوگوں کا کزن

وعلیکم السلام فلائٹ کیسی رہی خالہ

الحمدللہ

روبینہ ان کے پاس پہنچتی سلام کرتے بولی تو بہرام نے مسکراتے جواب

دیا اور پھر ارین سے ہاتھ ملاتا انہیں لیتا سیدھا بہرام ویلا پہنچا ارین اور روبینہ جیسے ہی بہرام ویلا پہنچے تو سب نے انہیں خوشدلی سے ویلکم کیا جبکہ زرمینہ بیگم اپنی بہن کو اتنے سالوں بعد دیکھ کر آنسو بہانے لگی تو زرخان نے آگے بڑھتے زرمینہ بیگم کے آنسو صاف کیے

اوہو لیڈیز رونے دھونے کی ضرورت نہیں

زرخان کے مسکرا کر بولنے پر زرمینہ بیگم اور روبینہ بھی مسکرائے

باجی یہ میرا بیٹا ہے ارین اور ارین یہ تمہاری خالہ ہیں

روبینہ کے تعارف کروانے پر ارین مسکراتا آگے بڑھا تو زرمینہ بیگم نے اسے مسکراتے گلے لگایا

بہرام اور زرخان سے تو تم دونوں مل ہی چکے ہو یہ دونوں میری بیٹیاں ہیں مرجان اور تالیہ یہ میرا بڑا بیٹا ہے سنان یہ بہرام کی ساس ہیں تبسم یہ ان کا بیٹا ہے عادل اور دونوں بیٹیاں رانیہ اور عنایہ اور دائمہ کو تو تم جانتی ہی ہو

زرمینہ بیگم کے تعارف پر روبینہ سب سے ملی اور آخر میں دائمہ کو دیکھتی مسکراتی ان کے گلے لگیں تبھی عائشہ اندر آئی

یہ بہرام کی بیٹی ہے؟

نہیں نہیں یہ دائمہ کی پوتی ہے عائشہ اور یہ سہیل اور زوبیا

زوبیا تم زندہ ہو

روبینہ کے سوال پر زرمینہ بیگم فوراً بولی تو روبینہ نے پریشانی سے سوال کیا

جی پھوپھو میں زندہ ہوں

زوبیا جواب دیتی روبینہ کے گلے ملی تبھی ادا سفا اور مروا حنان کو لیتی اندر آئیں

روبینہ ان سے ملو یہ تبسم کی بہو ہے مروا یہ زرخان کی وائف ہے سفا اور یہ بہرام کی وائف ہے ادا اور یہ میرا چھوٹو ہے حنان

زرمینہ بیگم کے مسکرا کر بولنے پر روبینہ مسکراتے ہوئے ان سب سے ملی تو ارین جو زرخان سے بات کر رہا تھا پلٹا تاکہ وہ بھی اپنی بھابھیوں کو دیکھ سکے مگر اصل جھٹکا اسے تب لگا جب اس نے ادا کو دیکھا جو کھڑی مسکرا رہی تھی اور روبینہ سے بات کر رہی تھی

زرخان یہ کون ہے؟

وہ بلیک سوٹ والی میری وائف ہے اور یلو سوٹ والی عادی بھائی کی

وائف ہے اور گرین سوٹ والی بہرام بھائی کی وائف ہیں

ارین کے سوال پر زرخان فوراً بولا تو ارین نے ہاں میں سر ہلایا جبکہ زرخان

اپنے دھیان ایک بار پھر مستیوں میں لگ گیا اور ارین تو بس اس ہیزل

گرین آنکھوں والی کو دیکھتے رہ گیا جسے ڈھونڈنے کے لیے وہ سپیشل

پاکستان آیا تھا اور وہ بھی اپنے ماں باپ سے وعدہ کر کے ارین اپنی

اٹھائیس سالہ زندگی میں بہت سی لڑکیوں کو ملا تھا مگر آج سے پہلے اس نے

کبھی ایسا محسوس نہیں کیا تھا جیسا وہ ادا کو دیکھ کر محسوس کر رہا تھا ادا کی

تصویر دیکھتے وہ اسے ہر لڑکی کی طرح بس ایک بار اپنے بستر پر لانا چاہتا تھا

مگر اصل میں ادا کو دیکھتے وہاں کھڑے اسی وقت ارین نے سوچ لیا تھا کہ

وہ ادا کو بہرام سے الگ کر کے اس سے شادی کر لے گا پھر اس کے لیے

بھلے اسے بہرام کی جان ہی نہ کیوں لینی پڑے مگر وہ اس بات سے انجان

تھا کہ اکتیس سالہ وہ نوجوان مرد جو اس وقت سب کے بیچ میں کھڑا بہت

پُرسکون مزاج کا لگ رہا تھا اصل میں وہ ایک طوفان تھا جو اپنی بیوی کو

غلط لوگوں سے بچانے کے لیے کچھ بھی کر سکتا تھا جس شخص نے اپنی

بیوی کے خلاف نکالے گئے غلط الفاظ برداشت نہیں کیے تھے اور ان

لوگوں کو ایک دردناک موت دی تھی اس سے کسی بھی قسم کی نرماہٹ وہ بھی ادا کے معاملے میں سوچنا بیوقوفی تھی اور وہاں بہرام ویلا میں کھڑے اس زہین مرد نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ یہ بیوقوفی کی تھی اب آنے والے وقت میں خانزادوں اور شاہوں کی کونسی جنگ چھڑنی تھی اور کسی کی جیت کس کی ہار ہونی تھی یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا۔

سب لوگ رات کے کھانے کے لیے ٹیبل پر بیٹھ چکے تھے جب ادا نے اندر سے سالن کا باؤل لاتے ٹھا کر کے ٹیبل پر رکھا تو سب نے حیرانگی سے اسے دیکھا

جانِ بہرام کیا ہوا؟

زبیدہ آپا نے بھینڈی بنائی ہے اور مجھے بھینڈی بلکل پسند نہیں

بہرام کے سوال پر ادا رونی صورت بناتی بولی تو سب لوگ مسکرائے

اگر تم بھنڈی کھا لو گی تو میں تمہیں آئسکریم کھلا سکتا ہوں

بھنڈی تو میرے فیورٹ ہے بہرام

بہرام کی بات سنتے ادا فوراً سے ٹیبل پر بیٹھتی سالن ڈال کر کھانے لگی تو سب لوگوں نے ہنستے کھانا شروع کیا

بھائی مجھے بھی آئسکریم

شیور

سفا کے منہ بنا کر بولنے پر بہرام فوراً بولا تو سفا خوش ہو گئی جبکہ زرخان نے سفا کو گھورا تو سفا ہلکہ سا مسکراتی سب کو کھانا کھاتے دیکھتی زرخان کو فلائینگ کس دے گئی جس پر زرخان نے اپنی ہنسی دباتے نفی میں سر ہلایا

کھانا کھانے کے بعد بہرام نے سب کے لیے آئسکریم منگوائی اور زبیدہ آپا کو سب کے لیے ڈال کر لانے کو کہی تو ادا اور سفا فوراً کیچن میں پہنچیں

زبیدہ آپا یہ مجھے دیں آپ باہر سے ٹیبل صاف کر لیں

ادا کی بات پر زبیدہ ہاں میں سر ہلاتی باہر نکلی

سفا جلدی کرو وہاں سے باؤل پکڑو ہمارے لیے آئی ہے اور ہمیں ملے گی ایسے کیسے ہم پہلے لے لیتے ہیں

ادا کی بات پر سفا باؤل نکال کر لائی تو ادا نے بڑے بڑے سائز کر دو پیس اس میں ڈالے اور سفا نے فوراً وہ باؤل فریزر میں چھپا دیا اور پھر ادا سب کے لیے برابر کی آئسکریم ڈالتے باہر لے گئی جس میں سفا اور ادا کا باؤل بھی شامل تھا مگر افسوس ادا اور سفا کو آئسکریم چھپاتے کوئی دیکھ چکا تھا جو

جلد ان کا بھانڈہ پھوڑنے والا تھا ادا اور سفا نے آئسکریم لاتے باہر لاؤنج

میں سب کو دی تبھی زرخان لاؤنج میں داخل ہوا

زرخان آپ کی آئسکریم پڑی ہے لے لیں

سفا کی بات پر زرخان نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر آگے بڑھا تو اس کے ہاتھ

میں باؤل دیکھ کر ادا اور سفا کو سانپ سونگھ گیا

گائیز دیکھو میری بیگم اور میری شہزادی کی چلاکیاں ان دونوں نے یہاں

سب کے ساتھ بھی آئسکریم کھا لی ہے اور یہ باؤل میں ڈال کر بھی اپنے

لیے اندر فریزر میں رکھ آئی ہیں مگر زرخان خانزادہ نے ان دونوں کو دیکھ لیا

اور آئسکریم نکال لایا اب ان دونوں کو نہیں ملے گی باقی سب کو ملے گی

زرخان ہنستا ہوا بولا اور اس نے باؤل سب کو دیکھایا اور پھر چمچ کی مدد

سے اس میں سے آئسکریم نکالتا سب کے باؤل میں ڈال گیا سوائے ادا اور

سفا کے جبکہ زرخان کی بات سنتے سب قہقہ لگایا اور ادا سفا تو اپنی چوری

پکڑے جانے پر شرمندہ کم غصہ ذیادہ تھی کیا تھا جو اگر زرخان نہ لے کر آتا

باہر تو مگر نہیں وہ زرخان خانزادہ ہی کیا جو پنگے لینے سے باز آ جائے

بہت دیر ہو گئی ہے سو جاؤ اب سب لوگ کل تالیہ کے سسرال والوں

نے بھی آنا ہے

زرمینہ بیگم کی بات پر سب لوگ جو باتوں میں مصروف تھے اٹھتے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے

سفا بے بی کیا ہوا؟

مجھ سے بات نہ کریں آپ جائیں یہاں سے

کیوں ایسا کیا ہوا؟

سفا کو غصے میں بیڈ پر بیٹھا دیکھ کر زرخان پریشانی سے بولا تو سفا نے چڑ کر جواب دیا جس پر زرخان نے فوراً سوال داغا

میری اور ادا بھابھی کی آئسکریم آپ نے سب کو کھلا دی اگر آپ نے دیکھ بھی لیا تھا تو چپ کر جاتے کیا جاتا تھا آپ کا

مگر کتنا مزا آیا سب نے بہت انجوائے کیا آئسکریم کو

سفا رونی صورت بناتی بولی تو زرخان نے مسکراتے جواب دیا اور بس یہ آخری حد تھی سفا کی سفا غصے سے کھڑی ہوتی بنا کچھ کہے دروازے کے پاس گئی تو زرخان بھی پریشانی سے اس کے پاس آ کر کھڑا ہوا اور اسے اشارہ کیا جیسے کہنا چاہتا ہو "کیا ہوا؟" زرخان کے اشارے پر سفا نے

انتہائی شرافت سے دروازہ کھولا اور پھر زرخان کو دھکا دیتے کمرے سے باہر کرتے دروازہ اس کے منہ پر بند کر دیا جبکہ زرخان پریشانی سے کھڑا دروازے کو دیکھتا رہ گیا اور یہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگا کہ اس کے ساتھ ابھی ہوا کیا ہے

سفا دروازہ کھولو یار

نہیں میں نہیں کھولوں گی دروازہ آج رات باہر سو لاؤنج میں تاکہ آپ کو پتہ چلے بیگم کی سائڈ کیسے لیتے ہیں

زرخان کے دروازہ بجا کر بولنے پر سفا فوراً بولی تو زرخان کا حیرت سے منہ کھلا

دیکھو سفا یہ غلط ہے دروازہ کھولو

بلکل بھی نہیں

زرخان کے ہلکہ سا غصے میں بولنے پر سفا فوراً بولی

سفا اب مجھے غصہ آ رہا ہے میں دروازہ توڑ دونگا

تو ٹھیک ہے توڑ دیں اپنے بھائی کا نقصان کریں گے میرا کچھ نہیں جائے گا

زرخان کے غصے سے بولنے سفا فوراً بولی تو زرخان نے زور زور سے دروازہ بجانا شروع کیا جس پر بہرام ویلا میں موجود باقی لوگ شور سنتے زرخان کے

پاس آئے

زرخان یہ کیا کر رہے ہو تم؟

مما آج میں اپنے کمرے کا دروازہ توڑ دونگا ایک دفعہ دروازہ توڑ لوں میں پھر دیکھنا سفا زرخان خانزادہ میں تمہارے ساتھ کیا کرتا اپنی جان خود مشکل میں ڈالی ہے تم نے

زرمینہ بیگم کے سوال پر زرخان پہلی بات زرمینہ بیگم جبکہ دوسری زور زور سے بولتے سفا کو بولا تو سب لوگ حیران ہوئے

مگر تم یہاں کر کیا رہے ہو؟

آپ کی بہو نے مجھے کمرے سے نکال دیا ہے کہتی ہے باہر لاؤنج میں سو

بہت غلط کیا بھابھی نے ایسے ہی نکال دیا

سفا پلو تو دے دیتی اس کا

دائمہ کے سوال پر زرخان منہ بناتے بولا تو سہیل نے فوراً جواب دیا بہرام بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا فوراً بولا تو زرخان نے ان دونوں کو گھورا تبھی سفا نے دروازہ کھولا اس سے پہلے کہ زرخان کمرے میں گھستا سفا نے فوراً اس کا پلو اور چادر اس کے منہ پر مارتے دروازہ بند کیا تو زرخان نے زرمینہ

بیگم کو دیکھا جو اپنی ہنسی چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھیں

اچھا تم غصہ نہ ہو آج رات میرے کمرے میں سو جاؤ

نہیں امی میں آپ کے کمرے میں سوؤں گی آج تم جا کر باہر سرویںٹ کواٹر میں سو جاؤ

زرمینہ بیگم کی بات سنتے تالیہ فوراً زرمینہ بیگم کو ہگ کرتی زرخان کو دیکھتے بولی تو زرخان کو غصہ آیا

بہت افسوس ہوا بھائی

تو میں نے جاؤ باؤل والی آئسکریم لا کر دی تھی وہ مجھے آپ نے ہی تو کہا تھا لا کر سب کے بیچ بانٹنے کو

بہرام افسوس کرتے بولا تو زرخان نے چہرے پر ایک شرارت بھری مسکراہٹ سجائی اور فوراً بولا جس پر ادا نے ایک جھٹکے سے بہرام کو دیکھا اس سے پہلے کہ بہرام کچھ بولتا ادا بھی سپیڈ میں کمرے کے اندر گئی اور اس نے بھی کمرے کو لاک کیا تو بہرام کا منہ کھلا پھر بہرام نے ایک غصیلی نظر زرخان پر ڈالی تبھی ادا نے دروازہ کھولتے بہرام کا پلو اور چادر اس کے منہ پر دے ماری اور ایک بار پھر غصے سے دروازہ لاک کیا تو بہرام نے فوراً زرخان کی طرف دوڑ لگائی جبکہ

زرخان بہرام کو خود کی طرف آتا دیکھ کر فوراً زرمینہ بیگم کے پیچھے جا چھپا

مما بچائیں اپنے لاڈلے کو اس پاگل سانڈھ سے

میں پاگل سانڈھ ہوں تو دیکھ آج میں تیرے ساتھ کیا کرتا

زرخان کی بات سنتے جہاں سب نے قہقہ لگایا وہیں بہرام غصے سے بولا اور پھر

اس نے زرخان کو پکڑنا چاہا تو زرخان خود کو بچاتا لاؤنج کی طرف بھاگا

بھائی یہ سب غلطی سہیل بھائی کی ہے انہوں نے پلو کا مشورہ دیا تھا

میں نے تو تمہاری ہیلپ کی تھی مگر تمہیں عزت راس نہیں تم روکو اب

زرخان کی بات سنتے سہیل غصے سے بولتا اس کی دوسری طرف آیا تو زرخان کو

اپنی شامت آتی محسوس ہوئی اس سے پہلے کہ زرخان صوفے سے چھلانگ مارتا

بھاگ جاتا بہرام اور سہیل نے اسے قابو کر لیا اور پھر صوفے پر لیٹایا

مما بچا لو اپنے بیٹے کو یہ میری عزت لوٹ رہے ہیں

زرخان بہرام کی انگلیاں اپنے پیٹ پر محسوس کرتے بولا تو سب لوگوں نے

قہقہ لگایا

بھوتنی بھالو بچا لو اپنے بھائی کو اللہ پوچھے گا تم دونوں بھائیوں کو

سہیل اور بہرام کے زرخان کو پیٹ پر چٹکیاں کاٹنے پر زرخان چلاتے بولا تو

مرجان اور تالیہ ہنستے ہوئے آگے بڑھیں اور پھر مرجان نے سہیل کو جبکہ تالیہ نے بہرام کو زرخان سے دور کیا تو زرخان اٹھ کر بھاگتا روبینہ کے پیچھے چھپا

خالہ آپ کو ارین کا واسطہ مجھے بچا لیں ان دونوں سے

زرخان کی بات پر روبینہ نے ہنستے ہوئے اسے پیار کیا تو زرخان فوراً روبینہ کے پیچھے سے نکلا

یہ دیکھو چوٹکی کاٹ کاٹ کر لال کر دیا میرا پیٹ

زرخان اپنی شرٹ اٹھاتا اپنا پیٹ دیکھاتا بولا تو سہیل نے بہرام کو دیکھتے اشارہ کیا جس پر بہرام نے ہلکہ سا ہاں میں سر ہلایا

اللہ میرے بیٹے کو کتنا مارا انہوں نے کتنے گندے ہو تم دونوں

زرمینہ بیگم زرخان کے ماتھے کو چومتی پیار سے بولی تو زرخان ہلکہ سا مسکرایا تبھی بہرام اور سہیل آگے آئے تو سہیل نے زرخان کو بازو سے پکڑا جبکہ بہرام زرمینہ بیگم کو بیچ میں سے ہٹاتا آگے آیا ان دونوں کو ایک دفعہ پھر آگے اتے دیکھ کر زرخان کو خطرے کی گھنٹی سنائی دی

ہم نے تو نہیں دیکھا کہاں سے لال ہوا ہے دیکھانا زرا

سہیل زرخان کی شرٹ اٹھاتا بولا تو زرخان نے ہاتھ سے شرٹ نیچے کی

ممابچاؤ پلیج

زرخان کے منہ بنا کر بولنے پر زرمینہ بیگم کو اپنے لاڈلے پر پیار آیا اس سے پہلے کہ زرمینہ بیگم کچھ بولتی بہرام بھی دو قدم آگے بڑھا

ہم نے نہیں دیکھا زرخان زرا دکھانا

بہرام ہنستے ہوئے بولا تو زرخان نے منہ بنایا

میں آپ دونوں پر ہریسمینٹ کا کیس کرونگا

چل چھوڑ بہرام جانے دے بچہ ہے

زرخان کے منہ بنا کر بولنے پر سہیل اور بہرام نے قہقہ لگاتے تالی ماری تو سہیل فوراً بولا جس پر بہرام ہاں میں سر ہلاتے سیدھا جا کر زرمینہ بیگم کے پاس کھڑا ہوا

سفا کی بچی میں دیکھنا تمھارے ساتھ کیا کرتا اب تمھاری وجہ سے لوگ مجھ پر میلی نظر رکھ رہے ہیں

زرخان کے چلانے پر سب نے ہنسی دبائی اور پھر سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے جبکہ بہرام اور زرخان دونوں زرمینہ بیگم کے کمرے میں آئے تو زرخان سیدھا حنان کی کورٹ کے پاس گیا اور حنان کو پیار کرنے لگا جبکہ بہرام سیدھا جاتا بیڈ پر لیٹا زرخان سونے کے لیے جیسے ہی مڑا تو بیڈ پر بہرام کو دیکھتے اس کا

منہ بنا جس پر زرمینہ بیگم نے اپنی ہنسی دبائی

تم صوفہ کم بیڈ پر سو جاؤ میں تو میری موم ساتھ سوؤں گا

مما

بہرام کی بات سنتے زرخان منہ بناتا بولا تو زرمینہ بیگم اٹھ کر صوفے پر آ بیٹھیں جس پر زرخان کسی بچے کی طرح خوش ہوتا فوراً بہرام کو منہ چڑھاتا زرمینہ بیگم کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا اور پھر زرمینہ بیگم نے زرخان کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اسے پیار کیا تو زرخان چند ہی لمحوں میں نیند کی وادیوں میں کھو گیا زرخان کے سو جانے کے بعد زرمینہ بیگم احتیاط سے اٹھتی اس پر اور بہرام پر چادر ڈالتی خود بھی اپنی جگہ پر لیٹتی گہری نیند سو گئیں

مروا صبح صبح اٹھتی اپنے گھر چلی گئی تھی کیونکہ اسے آج ساجدہ بی بی اور سنان کے ساتھ تالیہ کا رشتہ لے کر بہرام ویلا آنا تھا جبکہ بہرام ویلا میں سب لوگ ہی صبح سے تیاریوں میں مصروف تھے تالیہ نے لائٹ پنک کلر کا فراک پہنا تھا ہلکے ہلکے میک اپ کے ساتھ تیار وہ قیامت ڈھا رہی تھی زرمینہ بیگم صحیح کہتی تھیں ادا مروا سفا مرجان زوبیا اور تالیہ میں سب

سے حسین تالیہ تھی اور اس بات کا اندازہ آج سب کو ہوا تھا جب تالیہ اپنے سنہرے بالوں کے ساتھ تیار بیٹھی سب کی نظریں خود پر محسوس کرتی پریشان ہو رہی تھی ابھی تالیہ کو لیڈیز کا اسے ایسے دیکھنا سمجھ نہیں آیا تھا تبھی زرخان اور بہرام کمرے میں داخل ہوئے اور اپنی بہن کو ایسے تیار دیکھ کر وہ دونوں بھی بس تالیہ کو دیکھتے رہ گئے

کیا ہوا میں ٹھیک نہیں لگ رہی کیا؟

بہرام اور زرخان کو بھی خود کو دیکھتے تالیہ نے پریشانی سے سوال کیا تو

بہرام مسکراتا آگے بڑھا

میری بہن بہت خوبصورت لگ رہی ہے

کاں آج تم بھوتنی نہیں انسان لگ رہی ہو

بہرام کے پیار سے بولنے ہر تالیہ ہلکہ سا مسکرائی تو زرخان بھی فوراً بولا

جس پر تالیہ مسکراتے بہرام کے سینے سے لگی تو بہرام نے ہاتھ بڑھاتے مرجان کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا جس پر مرجان بھی فوراً سے آتی بہرام کے سینے سے لگی

اور بھائی میں؟

زرخان کے سوال پر بہرام ہلکہ سا مسکرایا تو مرجان اور تالیہ نے فوراً زرخان کی جگہ بنائی جس پر زرخان فوراً سے ان کے ساتھ لگا تو زرمینہ بیگم نے اپنی آنکھ سے آنسو صاف کیا آخر کار آج ان کے بچے ایک ساتھ تھے اور خوش تھے تو وہ کیوں نہ خوش ہوتیں

مروا ساجدہ بی بی اور سنان بھائی آگئے ہیں نیچے

سفا کی بات سنتے سب لوگ مسکراتے نیچے لاؤنج میں آئے جہاں ساجدہ بی بی بیٹھیں تبسم اور روبینہ سے باتیں کر رہی تھیں

یہ میں آپ کے لیے لائی تھی

مگر یہ ہے کیا؟

تالیہ کے سوا سب لوگ ہی آتے لاؤنج میں بیٹھے تو ساجدہ بی بی نے مسکراتے زرمینہ بیگم سے کہا جس پر زرمینہ بیگم نے حیرانگی سے سوال کیا

مروا لوگوں کے خاندان میں جب منگنی کی رسم کرتے ہیں تو لڑکی کی ماں کو سوٹ اور مٹھائی دیتے ہیں یہ رسم ہے ان کی

ساجدہ بی بی کی بات سنتے زرمینہ بیگم نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا

آپ ہمیں اس رسم کا پہلے بتا دیتیں تو ہم بھی لے آتے آپ نے بتایا ہی

نہیں مجھے

نہیں یہ تو سگی ماں کا ہوتا ہے اور میں تو مروا کی سگی ماں نہیں ہوں تو بس اس لیے نہیں بتایا

تبسم کی بات سنتے ساجدہ بی بی فوراً بولیں تو تبسم نے ہاں میں سر ہلایا

تالیہ کہاں ہے میں تو اس سے ملی بھی نہیں ابھی تک اس دن آپ لوگ گھر بھی آئے تو مرجان سے بات چیت ہو گئی تھی تھوڑی اس سے نہیں ہوئی تھی

میں بلاتی ہوں

ساجدہ بی بی کی بات سنتے دائمہ فوراً سے اٹھتیں اندر گئی اور پھر چند لمحوں بعد سفا ادا اور دائمہ تالیہ کو لیتی لاؤنج میں داخل ہوئی تو ارین ادا کو کالے رنگ کی پیروں کو چھوتی فراک میں دیکھ کر کہیں کھو سا گیا جبکہ ساجدہ بی بی تالیہ کو دیکھتے اس کی نظر اترانے لگیں

بہت پیاری ہے ماشاءاللہ

ساجدہ بی بی کے تعریف کرنے پر سب لوگ مسکرائے

رسم شروع کریں؟

مروا کی بات سنتے زرینہ بیگم اور ساجدہ بی بی نے ہاں میں سر ہلایا تو مروا نے ساجدہ بی بی سے انگوٹھی لیتے سنان کی طرف بڑھائی

بھائی انگوٹھی پہنائیں

مگر میں کیسے وہ تو ساجدہ بی بی پہنائیں گی نہ؟

تو شادی بھی ہم ساجدہ بی بی سے کروا دیں تالیہ بھابھی کی

مروا کی بات سنتے سنان پریشانی سے بولا تو مروا نے مسکراتے سوال کیا

جس پر سنان نے فوراً انگوٹھی پکڑی تو مروا خوش ہو گئی پھر سنان نے مسکراتے تالیہ کا ہاتھ پکڑا

ایک منٹ ایک منٹ ایسے کیسے تم انگوٹھی پہناؤ گے؟

اس سے پہلے کہ سنان تالیہ کے ہاتھ میں انگوٹھی پہناتا ایک مردانہ آواز نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا دروازے پر شعیب ملک اور اس کے تینوں بیٹوں کو دیکھ کر سب لوگ حیران ہوئے تو شعیب مسکراتا ہوا اندر آیا چونکہ آج کل خانزادہ سپورٹس اور ایس ایم سپورٹس کی ایک ڈیل چل رہی تھی اس لیے شعیب ملک اور اس کے بیٹے باآسانی بہرام ویلا کے اندر آ گئے

سنان بیٹے اپنی وائف سے میرا تعارف نہیں کرواؤ گے؟

بلکل کیوں نہیں کرواؤنگا یہ میری وائف ہے تالیہ خانزادہ اور تالیہ یہ

میری گھر کے ملازم ہیں شعیب ملک اور اس کے تین ساپٹر

شعیب کے مسکرا کر بولنے پر سنان نے ایک تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ

تعارف کروایا جو شعیب کو اندر تک جھلسہ گیا مگر شعیب خاموشی سے

برداشت کر گیا کیونکہ اس وقت اسے سنان کی پاور کی سخت ضرورت

تھی اسے اپنا ڈوبتا ہوا بزنس جو بچانا تھا جو صرف سنان کا نام بچا سکتی

تھی کیونکہ سنان اس وقت پاکستان کا اپکمینگ وزیراعظم کے عہدے پر

فائز تھا

کیسی ہے میری بیٹی

تم سے بہت اچھی اور بہت خوش

شعیب کے مسکرا کر بولنے پر مروا ایک ایٹیٹیوڈ سے بولی تو بہرام نے داد

دیتے انداز میں تالی بجائی

میں تمہارا باپ ہوں سنان کیا مجھے اپنی منگنی میں شامل نہیں کرو گے؟

ہرگز نہیں کیونکہ میں اپنے اتنے خاص دن پر تمہاری شکل دیکھتے اپنا موڈ

خراب کرنا نہیں چاہتا

شعیب کی بات سنتے سنان فوراً بولا تو تالیہ نے اپنی ہنسی دبائی

او ہیلو بھابھی ہے تمہاری اس لیے آنکھیں نیچے رکھو

اپنے بھائی کاشان کو مسلسل تالیہ کی طرف دیکھتے سنان غصے سے بولا تو

کاشان نے گڑبڑاتے اپنی نظریں ہٹائیں

اتنا تو میں بھی جانتا ہوں تم یہاں میری منگنی کے لیے نہیں آئے تو بس

اب صاف الفاظوں میں اتنا بتا دو تم یہاں آئے کیوں ہو؟

یہ کیا بات کر رہے ہو سنان تم میرے بیٹے ہو میرا یہاں آنا فرض بنتا تھا

سنان کی بات سنتے شعیب فوراً بولا تو سنان نے نفی میں سر ہلاتے تالیہ کو دیکھا جو پریشانی سے اپنا ہاتھ آگے کر گئی تو سنان نے ہنستے اس کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنائی جس پر تالیہ خوش ہو گئی پھر تالیہ نے بھی سنان کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنائی تو سب نے ان دونوں کو مبارکباد دی جبکہ اس سب میں ادا جو زرخان کے ساتھ کھڑی تھی زرخان کے بلکل پیچھے چھپ گئی تو زرخان پریشان ہوا

شہزادی آپ مبارک نہیں دیں گی سنان بھائی اور تالیہ کو

زرخان کی بات سنتے ادا نے ڈرے سہمے انداز میں نفی میں سر ہلایا تو زرخان مزید پریشان ہوا پھر وہ مڑتا ادا کو مکمل طور پر کور کر گیا

کیا ہوا شہزادی سب ٹھیک ہے

زرخان کی بات پر ادا نے ہچکیوں سے رونا شروع کیا تو زرخان کو سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا کرے پھر اس نے بہرام کو اشارہ کیا تو بہرام فوراً سے ان کے پاس آیا ادا جو ہچکیوں سے رو رہی تھی فوراً سے بہرام کے سینے سے لگی تو بہرام نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے پیار کیا

جانِ بہرام کیا ہوا کیوں رو رہی ہو؟

بہرام کے سوال پر ادا نے اور ذیادہ رونا شروع کیا ساتھ ہی ساتھ بہرام کی شرٹ کو مزید زور سے دبوچا تو بہرام شدید پریشان ہو گیا بہرام نے ادا کے گرد حصار باندھا تو سہیل اور عادل بھی اس طرف آئے

کیا ہوا بہرام یہ کیوں رو رہی ہے؟

ادائے جاں کیا ہوا؟

سہیل کے سوال پر عادل نے بھی سوال کیا تو ادا نے عادل کو دیکھا اور پھر بہرام کو چھوڑتی عادل کے سینے سے لگی

عادی بھائی بچائیں مجھے وو۔۔وہ مجھ۔۔مجھے پھر سے لینے آیا ہے مجھے نہیں جانا اس گندی جگہ پر پھر سے میں نہیں جاؤنگی

ادا کے روتے ہوئے بولنے پر ان سب کو یہ تو سمجھ آگیا کہ وہ کوٹھے پر نہ جانے کی بات کر رہی ہے مگر کون آیا تھا لینے یہ سمجھ نہ آئی

جانِ بہرام فکر مت کرو ہم ہیں نہ ہم آپ کو کہیں نہیں جانے دیں گے سمجھی؟

مچی شہزادی

بہرام کی بات پر ادا نے تصدیق کی تو زرخان نے آگے بڑھتے جواب دیا

جس پر ادا ہلکہ سا مسکرائی

چلو تالیہ اور سنان بھائی کو مبارک دو چل کے

سہیل کی بات پر ادا نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر ٹشو سے آنسو صاف کرتی فوراً آگے بڑھی کاشان جو شعیب اور سنان کو بحث کرتے دیکھ رہا تھا ادا کو دیکھتے حیران ہوا مگر ادا کاشان کی نظریں خود پر محسوس کرتے ہوئے بھی کاشان کو اگنور کرتی آگے بڑھی

مبارک ہو تالیہ مبارک ہو سنان بھائی

خیر مبارک

اتنی لیٹ مبارک جاؤ میں نہیں لیتا

ادا کے مبارک دینے پر تالیہ خوش ہوتی ادا کو گلے سے لگاتی بولی تو سنان نے ناراضگی سے جواب دیا جس پر ادا نے منہ بنایا تو سنان نے مسکراتے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تبھی بہرام آگے بڑھا اور سنان سے بغلگیر ہوا پھر تالیہ کو بھی گلے ملتا پیچھے ہٹا اور ادا کو کمر سے پکڑتے اپنے حصار میں لے گیا جس پر ادا ہلکہ سا مسکرائی مگر کوئی تھا وہاں جو بہرام کی اس حرکت پر غصے سے لال ہو گیا ارین بہرام کو ادا کے ساتھ دیکھتے غصے سے اندر کمرے میں چلا گیا جبکہ کاشان نے اپنا منہ موڑا

پلیز آپ جائیں یہاں سے میرا آپ کا کوئی رشتہ نہیں ہے

سنان کے ہاتھ جوڑ کر کہنے پر شعیب غصے سے واپس چلا گیا جبکہ شعیب کے جانے کے بعد سنان اور مروا نے سکون کا سانس لیا

یہ چاہتا کیا تھا اب آپ سے؟

اس کی کمپنی ڈوب رہی ہے میرا نام چاہیئے اسے اپنی کمپنی بچانے کے لیے چاہے جو مرضی ہو جائے میں کبھی نہیں ماننے والا اس بات کو

بہرام کے سوال پر سنان فوراً بولا تو بہرام نے ہاں میں سر ہلایا تبھی زبیدہ آپا نے کھانا لگایا تو سب لوگ کھانے کی ٹیبل پر پہنچے کھانا ایک خوشگوار ماحول میں کھانے کے بعد سب لوگ واپس لاؤنج میں آتے بیٹھے اور باتوں میں مصروف ہوئے

ویسے تالیہ واقع بہت پیاری ہے

تبھی تو میں نے اسے میرے سنان کے لیے چنا تھا مجھے پتہ تھا وہ اس کا بہت خیال رکھے گا

تبسم کی بات پر زرمینہ بیگم فوراً بولی تو تبسم مسکرانے لگیں تبھی تالیہ اپنی ایک فون کال لینے باہر پورچ میں آئی تو سنان بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر آیا تالیہ جو بات کر چکی تھی فوراً مڑی تو اس کی ٹکر سنان سے ہوئی جس پر سنان نے اسے کمر سے پکڑتے گرنے سے بچایا

آرام سے لڑکی کہاں جا رہی ہو

اندر جا رہی تھی

دو پل ہمارے پاس بھی رک جاؤ

سنان کی بات پر تالیہ مسکراتے بولی تو سنان ایک بار پھر بولا جس پر تالیہ

نے بڑے ایٹیٹیوڈ سے ہاں میں سر ہلایا تو سنان نے مسکراتے ہوئے اس کے گال پر کس کیا جس پر تالیہ نے پریشانی سے سنان کو دیکھا

ابھی تو شروعات ہے میری جان آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا

سنان کی بات سنتے تالیہ فوراً اندر کو بھاگی تو سنان نے ایک دمدار قہقہ لگایا اور پھر خود بھی اندر آتا سب کے ساتھ بیٹھ گیا اس بات سے انجان کہ آنے والے وقت میں اس کے اور اس کی فیملی کے ساتھ کیا ہونے والا ہے

میں سوچ رہی تھی کیوں نہ مرجان اور تالیہ کی ایک ساتھ ہی شادی کر دیں

نہیں امی مجھے سردارنی کی شادی انجوائے کرنی ہے میں دلہن بن گئی تو پھر انجوائے کیسے کروں گی

زرمینہ بیگم کی بات سنتے تالیہ فوراً بولی تو زرمینہ بیگم خاموش ہوئیں

مروا نے بتایا کہ اگلے ہفتے مرجان اور سہیل کی شادی فکس ہوئی ہے تو ہم اس سے اگلے ہفتے تالیہ اور سنان کی شادی پکی کر دیتے ہیں

یہ ٹھیک ہے

ساجدہ بی بی کی بات پر زرمینہ بیگم فوراً بولی تو سب لوگ خوش ہو گئے

پھر چند لمحوں بعد ساجدہ بی بی اور مروا اپنے گھر چلی گئیں تو سب لوگ

اپنے اپنے کمروں میں آگئے

جانِ بہرام کیا ہوا تھا اس وقت کس کے بارے میں آپ بات کر رہی

تھیں کون لینے آیا تھا آپ کو؟

وہ بہرام جو اس وقت انکل آئے تھے نہ ان کے ساتھ ان کا ایک بیٹا

بھی تھا اسی نے تو مجھے بیچا تھا شکنتلا بائی کو

بہرام کے سوال پر ادا سر جھکاتے بولی تو بہرام ہلکہ سا مسکرایا

ادائے جاں فکر مت کرو جب تک میں ہوں نہ تب تک کوئی آپ کو کچھ

بھی نہیں کر سکتا

بہرام مسکراتے بولا تو ادا بھی ہلکہ سا مسکرائی پھر بہرام ادا کے ماتھے پر

کس کرتا چینج کرنے چلا گیا تو ادا بھی فوراً اپنی جیولری اتارنے لگی

بہرام جیسے ہی چینج کر کے نکلا تو ادا بھی کپڑے بدلنے چلی گئی تقریباً

دس منٹ کے بعد ادا فریش سی نائٹ سوٹ پہنے سیدھا آ کر بیڈ پر بیٹھی

تو بہرام اسے دیکھتے مسکرایا اور پھر بنا ادا کو سمجھنے کا موقع دیے ادا کے

ہونٹوں پر جھکا تو ادا کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا ادا کی بگڑتی حالت دیکھ کر بہرام فوراً اس سے دور ہوا تو ادا لمبے لمبے سانس لیتی خود کو ٹھیک کرنے لگی اس سے پہلے کہ ادا کا سانس ٹھیک ہوتا بہرام ادا کو بیڈ پر لیٹاتا خود اس کے اوپر جھک آیا تو ادا نے پریشانی سے اپنی پوری آنکھیں کھولتے بہرام کو دیکھا جس پر بہرام ہلکہ سا مسکرایا

بہرام ہٹیں میرے اوپر سے

بلکل نہیں کل مجھے روم سے نکالا تھا نہ جانم تو آج میں آپ کو بلکل بھی بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتا

ادا اپنے ہاتھوں سے بہرام کے سینے پر زور ڈالتی بولی تو بہرام نے فوراً جواب دیا

مگر۔۔۔

اگر مگر کچھ نہیں میں آج بلکل بھی دور ہٹنے کے موڈ میں نہیں ہوں اس لیے اب آپ خاموشی سے اپنا آپ میرے حوالے کر دیں کیونکہ مجھے آپ کی مزاحمتیں بلکل پسند نہیں

ادا نے کچھ کہنا چاہا جب بہرام نفی میں سر ہلاتا اس کی بات کاٹ گیا اور

پھر اس نے ادا کے دونوں ہاتھوں کو بیڈ سے پن کیا تو ادا کو اپنے راہ فرار کے سارے راستے بند ہوتے محسوس ہوئے پھر ادا نے زور زور نفی میں سر ہلایا تو بہرام نے ایک آئیبرو اچکائی جس پر ادا بچوں سی معصوم شکل بناتی منہ موڑ گئی تو بہرام نے فوراً اپنا چہرہ ادا کے بالوں میں چھپایا بہرام کو اپنی گردن پر جھکتے دیکھ کر ادا خاموشی سے اپنا آپ بہرام کے حوالے کر گئی اور پھر ان دونوں کی پوری رات ایک دوسرے کی قربت میں ہی گزر گئی۔

سب لوگ صبح صبح ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب زرخان بھاگتا ہوا لاؤنج میں داخل ہوا تو سب لوگ اس کی طرف متوجہ ہوئے

یہ صبح صبح کہاں سے آ رہا ہے بھاگتے ہوئے؟

وہ زرخان روز صبح جوگنگ کرتے ہیں آج لیٹ ہو گئے ہیں

سنان کے سوال پر سفا فوراً بولی تو سنان نے ہاں میں سر ہلایا

زرخان بیٹا آ جاؤ ناشتہ کر لو

ابھی نہیں دائمہ میں ابھی بس اپنا پروٹین شیک پیوں گا ناشتہ میں تھوڑی دیر بعد کرونگا

دائمہ کی بات سنتے زرخان پھولی سانس کے ساتھ بولا تو دائمہ نے ہاں میں سر ہلایا تبھی سفا نے زرخان کا پروٹین شیک لا کر اسے پکڑایا تو زرخان نے شیک پینا شروع کیا

عاشی کہاں ہے دائمہ نظر نہیں آ رہی؟

اپنے کمرے میں ہے اور اس کا آرڈر ہے کہ میں جو بھی کر رہی ہوں آپ نے کسی کو نہیں بتانا

بہرام کے سوال پر دائمہ مسکراتے بولی تو سب لوگ ہنسنے لگے تبھی ارین لاؤنج میں داخل ہوا

ارین بیٹا آ جاؤ میں نے ناشتہ بنوا دیا ہے تمہارا کم مرچوں والا زرخان کی طرح کا بیٹھو میں منگواتی ہوں

منگواتی کیا ہوں لے کر آئیں آپ میں نے نوٹ کیا ہے آپ بہت کام چوری کرتی ہیں۔۔۔

ارین وہ ملازمہ نہیں ہیں اس گھر کا فرد ہیں

دائمہ کی بات سنتے ارین کڑے تیور لیے ابھی بول ہی رہا تھا کہ ربینہ اس کی بات کاٹتی بولیں جس پر ارین نے سر ہلایا

سوری مجھے پتہ نہیں تھا

کوئی بات نہیں بیٹا آئیندہ خیال کرنا دائمہ میرے بچوں کے لیے دوسری

ماں ہے ان کے خلاف کوئی کچھ کہے وہ برداشت نہیں کرتے

ارین کی بات سنتے زرمینہ بیگم فوراً بولی تو ارین نے ٹیبل پر بیٹھے سب

لوگوں کو دیکھا جو بظاہر تو خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے مگر ان کے

چہرے یہ بھی بتا رہے تھے کہ انہیں ارین کی یہ بات پسند نہیں آئی اس

سے پہلے کہ ارین مزید کچھ بولتا عائشہ اور عنایہ بھاگتی ہوئی لاؤنج میں آئی

دائمہ سنان بھیا کہاں ہیں؟

تمہیں اتنے بڑے سنان بھیا نظر نہیں آ رہے

عائشہ کے سوال پر زرمینہ بیگم سنان کی طرف اشارہ کرتی بولیں تو عائشہ

مسکراتی ہوئی عنایہ کو لیتی بھاگ کر سنان کے پاس پہنچی

سنان بھیا آج شام کو آپ اور آپ کی وائف بھوتنی تالیہ ہمارے گھر پر

چائے پہ انوائیٹڈ ہو یہ لو کارڈ پانچ بجے تک آ جانا لیٹ نہیں کرنا

ٹھیک ہے میڈم میں ٹائم پر اپنی بھوتنی بیگم کے ساتھ آ جاؤنگا

عائشہ اپنے اور عنایہ کی طرف اشارہ کرتی بولی تو سنان نے مسکراتے کارڈ

پکڑا اور پھر ہاں میں سر ہلاتا بولا

عاشی تالیہ آپی کہتے ہیں

نی بھوتنی تالیہ کہتے ہیں

دائمہ کی بات پر عائشہ منہ بناتی بولی اور پھر بھاگ کر بہرام کے پاس پہنچی

بہرام بھیا آپ اور میری سونی ادا بھابھی شام کو ہمارے گھر چائے پر

انوائیٹڈ ہو

تھینکیو

عائشہ کی بات سنتے بہرام کارڈ پکڑتے بولا تو عائشہ مسکراتی سہیل کے پاس

گئی اور اسے کارڈ پکڑایا

سہیل بھیا آپ اور جان آپی بھی انوئیٹڈ ہیں

ٹھیک ہے میں آ جاؤنگا جان آپی کو لے کر

عائشہ کی بات سنتے سہیل مسکراتے بولا تو عائشہ نے ایک کارڈ عنایہ کو پکڑایا

جس پر عنایہ بھاگ کر عادل کے پاس آئی

عادی بھائی آپ اور مروا بھابھی ہمارے گھر چائے پہ انوائیٹڈ ہو

ہمم میں تو آ جاؤنگا مگر آپ اپنی مروا بھابھی کو فون کر کے خود بلا لیں

نی آپ لے کر آؤ

عنایہ کی بات سنتے عادل فوراً بولا تو عائشہ نے فوراً جواب دیا جس پر عادل نے ہاں میں سر ہلایا تو عائشہ بھاگ کر زرخان کے پاس آئی

زار بھائی آپ اور فیری بھابھی بھی انوائیٹڈ ہو

اوکے جان

عائشہ کے بولنے پر زرخان نے پیار سے بولتے عائشہ کے گال پر کس کیا تو عائشہ بھاگ کر زوبیا کے پاس گئی جبکہ عنایہ بھاگ کر رانیہ کے پاس گئی اور پھر ان دونوں کو بھی انوائیٹ کیا عائشہ جیسے ہی زوبیا کو کارڈ دیتے مڑی تو اس کی نظر ارین پر پڑی پھر عائشہ بھاگ کر عنایہ کے پاس گئی اور اس کے کان میں کچھ بولتے بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ عنایہ بھی بھاگ کر عائشہ کے پیچھے گئی

ان دونوں کو کیا یاد آیا چائے کا؟

ارے بھئی وہ اپنے بھیا کے ساتھ گھر گھر کھیلتی تھی ادا کی دعوت بھی کی تھی عاشی نے ادا بہرام کی شادی کے بعد

ہاں مجھے یاد ہے اچھے سے ہم دونوں ریڈی ہو کے گئے تھے عاشی کے گھر

زوبیا کے سوال پر دائمہ فوراً بولی تو ادا نے بھی ہاں میں سر ہلاتے جواب دیا جس پر سب لوگ ہنسنے لگے

سب اچھے سے تیار ہو کر جانا نہیں تو عاشی پارٹی سے نکال بھی سکتی ہے

بہرام کی بات پر سب نے ہاں میں سر ہلایا تو عائشہ بھاگ کر آئی اور ارین کے پاس کھڑی ہوئی ارین جب سے پاکستان آیا تھا وہ کم ہی بولتا تھا اور عائشہ کے سامنے اس نے ایک بار بھی نہیں بولا تھا اس لیے عائشہ اس بات سے انجان تھی کہ ارین کو اُردو بولنی آتی ہے وہ ارین کو گونگا سمجھتی تھی اسی لیے عائشہ نے ارین کے سامنے کارڈ کرتے اس پر انگلی رکھتے ارین کی طرف اشارہ کیا تو

ارین حیران ہوا

عاشی تم یہ کیا کر رہی ہو؟

وہ بول نہیں سکتے اس لیے میں انہیں سمجھا رہی ہوں

بہرام کی بات پر عائشہ فوراً بولی تو لاؤنج میں سب کا قہقہ گونجا جبکہ ارین تو بس عائشہ کو دیکھ کر رہ گیا جو اسے گونگا تو سمجھتی تھی مگر بہرہ ظاہر کرتے اشاروں سے اپنی بات سمجھا رہی تھی

عاشی وہ بول بھی سکتا ہے اور سن بھی سکتا ہے تم بول کر بتاؤ اسے ایسے تو

اسے کچھ سمجھ نہیں آنے والا

زرمینہ بیگم کی بات سنتے عائشہ نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر کچھ سوچنے لگی

یو انوائیٹڈ دس پارٹی

عائشہ کی ٹوٹی پھوٹی انگریزی سن کر ارین نے ہنستے ہوئے ہاں میں سر ہلایا جبکہ

زرخان ہنستے ہوئے زمین پر بیٹھ گیا تو عائشہ کا منہ بنا

زار بھائی میں آپ کا انویٹیشن کینسل کر دونگی

عائشہ کے غصے سے بولنے پر زرخان نے اپنے منہ پر انگلی رکھی جبکہ باقی سب

ابھی بھی ہنس رہے تھے

عاشی میرے بیٹے کو اُردو آتی ہے

آپ بھی انوائیٹڈ ہو میری پارٹی میں اچھے سے تیار ہو کر آنا

ربینہ کی بات سنتے عائشہ فوراً بولی اور پھر ارین کو کارڈ پکڑاتی بھاگ کر اپنے کمرے

کی طرف گئی تو زرخان نے ایک بار پھر قہقہ لگایا

برو یو انوائیٹڈ دس پارٹی

یس افکورس

زرخان کے ہنس کر بولنے پر ارین بھی ہنستے بولا تو زرمینہ بیگم نے زرخان کو چپٹ

لگائی جس پر زرخان مسکراتے چئیر پر بیٹھا

ویسے عاشی نے صرف ہمیں انوائیٹ کیا ہے آپ لوگوں کو کیوں نہیں کیا؟

عاشی کے مطابق ہم اس کی پارٹی خراب کرتے ہیں اس لیے وہ انوائیٹ نہیں کرے گی

زوبیا کے سوال پر دائمہ فوراً بولی تو زوبیا نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر سب لوگوں نے ناشتہ ختم کیا جو جو عائشہ کی پارٹی میں انوائیٹڈ تھے وہ سب لوگ تیار ہوتے پانچ بجے عائشہ کے روم کے باہر اکٹھے ہو گئے جبکہ مروا بھی ساجدہ بی بی کے ساتھ وقت سے پہلے بہرام ویلا پہنچ چکی تھی اور ساجدہ بی بی کو سب لیڈیز کے پاس چھوڑتی خود سب کے ساتھ عائشہ کے روم کے باہر کھڑی تھی سب کے اکٹھے ہونے کے بعد زرخان نے عائشہ کے کمرے کا دروازہ نوک کیا

کون؟

کھولیں میم آپ کے گیسٹ آئے ہیں

عنایہ کے سوال پر زرخان مسکراتا بولا تو عنایہ نے دروازہ کھولا پھر عائشہ اور عنایہ نے ان سب کو ویلکم کیا تو سب لوگ مسکراتے عائشہ کے کمرے میں جا کر بیٹھے پھر عنایہ نے ان کو جوس سرو کیا جسے سب لوگوں نے فوراً پکڑتے پیا

آپ سب کو آنے میں تکلیف تو نہیں ہوئی؟

ہوئی تھی تھوڑی سی آپ ایک کام کریں واپسی پر ہمارے لیے ائیر پلین منگوا دیں

بہرام بھیا

عائشہ کے سوال پر زرخان مسکراتے بولا تو عائشہ نے معصوم شکل بناتے بہرام کو پکارا جس پر بہرام نے فوراً زرخان کے پیٹ میں مکہ مارا تو زرخان درد سے کراہتا بہرام کو گھورنے لگا زرخان کو بہرام کو گھورتے دیکھ کر سب لوگوں نے اپنی ہنسی دبائی

ویسے آپ لوگ شادی کب کر رہے ہو؟

میری اگلے ہفتے ہے

اور ہماری اس سے اگلے ہفتے

عائشہ کے سوال پر سہیل فوراً بولا تو تالیہ نے بھی مسکراتے جواب دیا

ہماری اگلے مہینے ہے

اور آپ کی؟

عادل کی بات سنتے عائشہ نے ارین سے سوال کیا تو ارین ہلکہ سا مسکرایا

انشاءاللہ جلد

ماشاءاللہ ماشاءاللہ

ارین کی بات سنتے عائشہ سر ہلاتے بولی تو سب لوگ مسکرانے لگے تبھی زبیدہ آپا اور رضیہ نے چائے کا سامان لاتے ٹیبل پر رکھا تو بہرام حیران ہوا

واہ عاشی یہ سب تم نے بنوایا ہے

بہرام کی بات سنتے عائشہ نے ہاں میں سر ہلایا تو سب نے مسکراتے ٹی پارٹی ہلکی پھلکی باتوں میں انجوائے کی پھر سب لوگ مسکراتے عائشہ اور عنایہ سے ملتے لاؤنج میں آ کر بیٹھے

کر آئے ہو ٹی پارٹی

جی ماشاءاللہ ہماری بہن نے ہماری بہت اچھی ٹی پارٹی کی تھی مزا آ گیا ہمیں

دائمہ کی بات پر مرجان مسکراتے بولی تو ادا سب کے لیے چائے لے آئی ابھی ادا لاؤنج میں داخل ہی ہوئی تھی کہ اچانک اس کے ہاتھ سے چائے کا ٹرے گر گیا ادا کے ہاتھ سے چائے کا ٹرے گرتے دیکھ کر سب لوگوں نے پریشانی سے ادا کی طرف دیکھا جبکہ ادا کو دروازے کی طرف مسلسل گھورتے دیکھ کر سب لوگوں نے پریشانی سے دروازے کی طرف دیکھا جہاں شعیب ملک اور کاشان شعیب ملک کھڑے تھے کاشان مسلسل ادا کو ایک تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ گھور رہا تھا

ادا کی شکل دیکھتے کاشان جیسے ہی آگے بڑھا تو ادا بھاگ کر بہرام کے پیچھے چھپی اور اس نے زور زور سے رونا شروع کیا جس پر بہرام کو اپنا دل کٹتا محسوس ہوا بہرام فوراً مڑا اور پھر اس نے ادا کو اپنے سینے سے لگایا تو ادا نے چیخیں مارتے خود کو چھڑانا شروع کیا جس پر بہرام نے ادا کو مزید خود میں بھینچا

تم یہاں کیوں آئے ہو؟

کیونکہ مجھے میرے بیٹے سے ملنا ہے

سنان کے غصے سے سوال کرنے پر شعیب نے فوراً جواب دیا تو سنان کو مزید غصہ آیا

تم یہاں کیا کر رہے ہو

میں تمہیں اس بیہودہ عورت کی سچائی بتانے آیا ہوں بہرام ہم بہت جلد پارٹنرز بننے والے ہیں

ایک لفظ بھی نہیں وہ میری بیوی ہے اور میں ڈوبتی ہوئی کمپنیز سے بزنس نہیں کرتا خانزادہ سپورٹس بیساکھی پہ چلنے والوں کو خیرات کے سوا کچھ نہیں دیتا

بہرام کے سوال پر کاشان فوراً بولا تو بہرام نے ایٹیٹیوڈ سے جواب دیا جبکہ بہرام کا جواب کاشان اور شعیب کو اندر تک جھلسہ گیا

یہ عورت اپنے گھر سے میرے ساتھ بھاگی تھی

پروف دو تمہارے ساتھ بھاگی تھی

کاشان کی بات پر بہرام فوراً بولا تو کاشان حیران ہوا

پروف تو نہیں ہے مگر ہاں یہ مجھ سے محبت کرتی ہے اور یکم مئی کو میرے ساتھ بھاگی بھی تھی اپنے گھر سے

مجھے تمہارے جھوٹ کا یہیں سے پتہ چل گیا کیونکہ یکم مئی کو تو میں ادا کے گھر گیا تھا اور ادا کو وہاں سے اپنے ساتھ لے آیا تھا

کوئی پروف؟

کاشان ایک تیکھی مسکراہٹ سے بولا تو بہرام نے بھی مسکراتے جواب دیا

جس پر کاشان نے فوراً سوال کیا

پروف نہیں مگر گواہ ضرور ہیں میرے پاس سہیل عادل سنان بھائی کامران

ہاں میں ہی تو گاڑی چلا کر گیا تھا بہرام کے ساتھ ادا کو لینے

میں نے ادا کی امی سے ادا کا رشتہ مانگا تھا وہ الگ بات ہے انہوں نے انکار کردیا

میں اور میری ٹیم سر کے ساتھ گئے تھے میم کو لینے

میں نے خود اپنی بہن کو بہرام کے ساتھ بھگایا تھا کیونکہ بہرام میرا اچھا دوست تھا مگر امی اس رشتے کے لیے تیار نہیں تھیں

کاشان کے سوال پر بہرام فوراً بولا تو سہیل نے بھی جواب دیا پھر سنان ایک تیکھی مسکراہٹ سے بولا تو کامران نے بھی آگے بڑھتے جواب دیا اور پھر عادل بھی فوراً بولا تو بہرام ویلا میں کھڑے سب مکین حیران ہوئے جبکہ زرمینہ بیگم کو اپنے بیٹوں پر فخر ہوا وہ ایک لڑکی کی عزت بچانے کی خاطر اپنی ریپوٹیشن داؤ پر لگا گئے تھے

ادا کو گھر سے بہرام بھائی کے ساتھ بھگانے کا پلین میرا تھا

ادا کی امی کو اس دن گھر سے باہر رکھنا میرا کام تھا

اس سے پہلے کوئی کچھ بولتا مرجان بہرام کے برابر میں کھڑی ہوتی بولی تو تالیہ بھی بہرام کے دوسری طرف کھڑی ہوتی بولی جس پر کاشان اور شعیب تو سن پڑ گئے جبکہ زرمینہ بیگم کو اپنی بیٹیوں پر بھی فخر ہوا جو اپنے بھائی اور شوہروں کا بھرپور طریقے سے ساتھ دے رہی تھیں ارین جو یہ سوچ کر بیٹھا تھا کہ پاکستان سے واپس پیرس جاتے وقت ادا کو اپنے ساتھ لیجائے گا اس وقت ان بہن بھائیوں کو ایک ہوتا دیکھ کر پریشان ہوا اور پھر اس نے ادا

کو اغواء کرنے کا سوچ لیا جس سے اس پر نام بھی نہ آئے اور ادا بھی اس کی ہو جائے

اور کچھ کہنا باقی رہتا ہے؟

ادا نے دو ہفتے شکنتلا کے کوٹھے پر گزارے ہیں اس بات کی تو سب سے بڑی گواہ ہی شکنتلا بائی خود ہے

سہیل کے سوال پر کاشان مسکراتے بولا تبھی زرخان آگے بڑھا

تو پروف کرو شکنتلا بائی کو فون کرو اور اس کی گواہی سناؤ ہمیں

زرخان کی بات پر کاشان نے فوراً جیب سے نکالتے فون لگایا اور سپیکر پر ڈالا

کیسی ہو شکنتلا بائی؟

میں ٹھیک ہے رے تہرے کو بولا تھا میرے کو فون نی کرنے کا کیوں کیا پھر

مجھے بس اتنا بتا دو جو آخری لڑکی میں تمہارے کوٹھے پر لایا تھا اس کا نام کیا تھا؟

ماریہ نام تھا اس منہوس کا

کاشان کے سوال پر شکنتلا بائی کی آواز فون سے گونجی تو کاشان نے مسکراتے سوال کیا جبکہ شکنتلا کا جواب سن کر کاشان پریشان ہوا

نہیں اس کا نام ادا فاروقی تھا

اب کون ادا میں کسی ادا ودا کو نہیں جانتی تو آخری لڑکی کو لایا تھا وہ سکھر کی

ماریہ تھی اس کے بعد لڑکی کوئی نی لایا تو اور سن آج کے بعد میرے کو فون کیا

نہ تو تیرے سارے کالے کارنامے کھول دے گی میں چل فون رکھ

کاشان کے پریشانی سے بولنے پر شکنتلا نے فوراً جواب دیتے فون کاٹا تو کاشان

نے پریشانی سے زرخان کو دیکھا جو کھڑا مسکرا رہا تھا

اور کچھ بھونکنا باقی ہے یا بس یہی تھا؟

میں جانتا ہوں تم سب جھوٹ بول رہے ہو

تو پروف کرو کہ ہم سب جھوٹ بول رہے ہیں

مروا کے سوال پر کاشان فوراً بولا تو سفا بھی آگے بڑھتی اپنے سینے پر ہاتھ

باندھتی بولی

میری بات کا سب سے بڑا ثبوت ادا خود ہے جو مجھے دیکھتے چیخیں مار کر رو رہی

تھی اس کے آنسو میرے ہر بات کے سچ ہونے کی گواہی دیتے ہیں

کاشان کی بات پر سب لوگ خاموش ہوئے یہ واقع میں حقیقت تھی کہ ادا کے

آنسو کاشان کی ہر بات کے سچ ہونے کی گواہی دیتے ہیں

مگر میں تو رو ہی نہیں رہی شان تمہیں کس نے بولا کہ میں رو رہی ہوں

ابھی سب خاموش تھے کہ ان کو پیچھے سے ادا کی آواز سنائی دی جس پر سب نے گھوم کر فوراً ادا کو دیکھا جس کی شکل دیکھتے کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ ابھی کچھ دیر پہلے چیخیں مار مار کر رو رہی تھی

میں یکم مئی کو بہرام کے ساتھ بھاگی تھی اور یہ بات میرے بھیا جانتے تھے

ادا کی بات سنتے بہرام نے ایک تیکھی مسکراہٹ سے کاشان کو دیکھا تو کاشان کو غصہ آیا

تمہارا باپ تمہاری وجہ سے مرا ہے ادا فاروقی

نہیں فاروق طبعی موت مرے تھے اس میں ادا کا کوئی ہاتھ نہیں

کاشان نے ایک آخری وار ادا پر کرنا چاہا تبھی تبسم بیچ میں بول پڑی تو کاشان حیران ہوا

نعیم

اس سے پہلے کے کاشان کچھ بولتا ادا نے نعیم کو آواز دی جس پر نعیم اور اس کی ٹیم نے فوراً سے شعیب ملک اور کاشان شعیب ملک کو پکڑ لیا اور رسی سے بند کرتے گھسیٹتے گاڑی میں ڈالا تو ادا بھی فوراً سے بہرام ویلا سے باہر نکلی ادا کو باہر نکلتے دیکھ کر سب لوگ پریشانی سے باہر آئے جہاں نعیم نے گاڑی کا دروازہ ادا

کے لیے کھولا تھا اور ادا گاڑی میں بیٹھ رہی تھی ادا کو گاڑی میں بیٹھتے دیکھ کر سب لوگ پریشانی سے گاڑیوں میں بیٹھے جبکہ زرمینہ بیگم ربینہ دائمہ تبسم اور ساجدہ بی بی حنان عائشہ اور عنایہ کو لیے گھر پر ہی موجود تھیں ارین بھی دیکھنا چاہتا تھا کہ ادا ان کو کہاں لیجا رہی ہے اس لیے ارین بھی خاموشی سے جا کر گاڑی میں بیٹھ گیا بہرام تو ادا کے بدلے تیور دیکھ کر ہی حیران تھا وہ کیا کر رہی ہے اور کیا کرنے جا رہی ہے اسے اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا سب گاڑیاں آگے پیچھے بہرام ویلا سے سپیڈ میں باہر نکلی اور پھر چند لمحوں بعد مینگرو فوریسٹ پہنچے گھنے جنگل میں گاڑیوں کو گھستے دیکھ کر سب لوگ حیران ہوئے اس سے پہلے کہ کوئی کچھ پوچھتا نعیم نے ایک سنسان جگہ پر گاڑی روکی اور فوراً اتر کر آتا ادا کی سائیڈ کا دروازہ کھول گیا دروازہ کھلتے ہی ادا فوراً نیچے اتری تو سب لوگ پریشانی سے ادھر اُدھر دیکھنے لگے

ادائے جاں ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟

دیکھتے جائیں بہرام آپ کو پتہ چل جائے گا میں روز روز کے ڈراموں سے تنگ آ چکی ہوں آج ایک ہی دفعہ قصہ ختم کرونگی

بہرام کے سوال پر ادا فوراً بولی تو بہرام خاموش ہوا پھر ادا نے جگہ کا جائزہ لیتے

نعیم کو اشارہ کیا تو نعیم فوراً سے کاشان اور شعیب کو گاڑی سے نکال لایا وہاں اس وقت کھڑی ادا کہیں سے بھی معصوم اور بیوقوف نہیں لگ رہی تھی وہ ایک مچیرو بہادر اور کنفیڈینٹ لڑکی لگ رہی تھی جو ہر قسم کا فیصلہ با آسانی کر سکتی ہے نعیم نے کاشان اور شعیب کو لیجاتے سامنے کھڑا کیا مگر ان دونوں کے ہاتھ نہ کھولے تو کاشان اور شعیب نے پریشانی سے سب کو دیکھا جو خود بھی حیرانگی سے انہیں دیکھ رہے تھے ادا سامنے لگے ایک پتھر پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھ گئی تو نعیم نے کاشان اور شعیب کے گرد پیٹرول سے ایک گول دائرہ بنایا تبھی نعیم کا ایک آدمی لکڑی پر آگ چلا کر لے آیا اور اس لکڑی کو اس نے ادا کی طرف بڑھایا تو ادا نے لکڑی پکڑتے اپنے دائیں جانب سنان کو دیکھا جو خاموشی سے کھڑا سنجیدگی سے ادا کو دیکھ رہا تھا پھر ادا نے اپنی بائیں جانب کھڑی مروا کو دیکھا جو خاموشی سے کھڑی آگے کیا ہونے والا ہے اس چیز کا انتظار کر رہی تھی پھر ادا آگے بڑھی تو نعیم نے کاشان اور شعیب کے ہاتھ کھولے اور دائرے سے باہر آیا تو ادا نے ان کے گرد بنے دائرے کو آگ لگائی تو نعیم نے ادا کے ہاتھ سے لکڑی پکڑ لی

میں تھک گئی کاشان تمہاری روز روز کی بلیک میلینگ سے بہت رو لیا میں نے

اب رونے کی باری تمہارے خاندان کی ہے

مگر بیٹا میں نے کیا کیا مجھے کیوں۔۔۔

کیونکہ تم وہ پہلے شخص تھے جس نے مجھ پر گندی نظر ڈالی ہر بار میرے ساتھ غلط کرنے کا سوچا مگر اب نہیں آج میں یہ قصہ ہی ختم کر دونگی یاد رکھو کسی کو اتنا مت تنگ کرو کہ وہ آپ کی گردن تک آ پہنچے اور میں تو پھر ایک عورت ہوں جان مجھے ہمیشہ بولتی تھی تم ایک عورت ہو بہادر بنو تم تک پہنچنے والے ہاتھ کو کاٹ پھینکو مگر میں ہمیشہ روتی رہی بس اور کچھ نہیں کیا مگر اب کرونگی اور دنیا دیکھے گی عورت کی محبت نہیں اس کی نفرت سے ڈرنا چاہئیے کیونکہ جب ایک عورت خاص سے عام کرتی ہے نہ تو پھر بھلے تم آب حیات سے دھل آؤ اس عورت کو گھنٹہ فرق نہیں پڑتا یہ ایک عورت کا انتقام ہے کاشان اور شعیب ملک جس سے تمہاری آنے والی سات نسلیں کانپیں گی

نہیں رکو پلیز بات سنو

ادا کی بات سنتے شعیب فوراً بولا ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ ادا غصے سے اس کی بات کاٹتی بولی اور پھر اس نے پیٹرول کی ایک چھوٹی بوتل پکڑی ادا کو بوتل پکڑتے دیکھ کر کاشان فوراً بولا ابھی کاشان بول ہی رہا تھا کہ ادا نے وہ بوتل اس کی طرف

پھینکی بس پھر کیا تھا پیٹرول نے فوراً آگ کو پکڑا اور ایک دھماکے سے کاشان اور شعیب کا قصہ ختم ہو گیا اپنی عزت کا تماشا بند ہوتے دیکھ کر ادا کو دلی سکون ملا اور پھر وہ فوراً بہرام کے سینے سے لگتی آنسو بہانے لگی آج آخر کار ادا بھی خود کے لیے سٹینڈ لینے والی بن گئی تھی آج ادا سہی معنوں میں ادا فاروقی سے ادا بہرام خانزادہ بن گئی تھی جو دنیا کو ٹکڑ دیتی تھی مگر ادا جو یہ سمجھ رہی تھی کہ اب اسے کوئی پریشان نہیں کرے گا یہ نہیں جانتی تھی کہ اس نے اپنا ایک دشمن مار کر خود ہی دوسرا تیار کر لیا تھا ارین جو ادا کی ہر حرکت اپنے موبائل میں ریکارڈ کر رہا تھا ادا کی بہادری دیکھ کر اس کا مزید بڑا فین ہو گیا تھا اور اس نے ادا سے شادی کا مزید پکا ارادہ کر لیا تھا

بیوٹی ود برین امپریس مائے بیوٹی

ارین منہ میں بڑبڑاتا مسکرایا تھا وہاں مینگرو و کے جنگلوں میں کھڑے ہو کر اس نے ادا کو ایک نئے نام سے نوازا تھا جو فلحال صرف وہ خود ہی جانتا تھا اور وہ نام تھا "بیوٹی" جو ادا کی پرسنیلٹی کو سوٹ بھی کرتا تھا

مجھے ایک بات سمجھ نہیں آ رہی شکنتلا بائی نے ادا کے نام کو پہچاننے سے

کیسے انکار کر دیا؟

شعیب اور کاشان کی موت کے بعد سب لوگ واپس بہرام ویلا پہنچے تو لاؤنج میں بیٹھے تالیہ نے پریشانی سے سوال کیا جس پر سب لوگ خاموش ہوئے تو زرخان سب کے بیچ میں کھڑا ہوا

میری وجہ سے میں نے اسے دھمکی دی تھی کہ اگر اس نے کسی کے بھی سامنے ادا کا نام لینے کی ہمت کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اور اس بات کا نمونہ بھی میں اس کو دیکھا کر آیا تھا جب میں اس کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں گھس گیا تھا اس کے گارڈز کے روکنے پر بھی تو وہ ڈر گئی تھی اور اس نے ادا کو پہچاننے سے انکار کر دیا

زرخان کی پوری بات سنتے سب لوگ ہنسنے لگے جبکہ ارین تو گھر میں موجود لیڈیز کو ادا کے بدلہ لینے کی ویڈیو دیکھانے میں مصروف تھا ویڈیو دیکھنے کے بعد سب لوگ رات کے کھانے کی ٹیبل پر پہنچے اور کھانا شروع کیا

مرجان کل تم لوگ مارکیٹ چلے جانا اور اپنے لہنگے کا آرڈر دے آنا

جی امی ہم لوگ کل چلے جائیں گے

زرمینہ بیگم کی بات سنتے مرجان فوراً بولی تو زرمینہ بیگم نے ہاں میں سر ہلایا

مرجان میں بھی تم لوگوں کے ساتھ چلوں گی ایک ہی جگہ پر مہندی بارات

ولیمے کے لہنگے کا آرڈر دے دیں گے

زوبیا کی بات سنتے مرجان نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا

میں نے ساڑھی پہننی ہے بہرام

تو پہن لینا میں نے منع کیا

مجھے پہننی نہیں آتی

ادا کے منہ بنا کر بولنے پر کھانا کھاتے بہرام نے فوراً جواب دیا تو ادا فوراً

معصوم سی شکل بناتی بو کی جس پر سب نے قہقہ لگایا

مطلب میڈم کو ساڑھی بھی پہننی ہے اور پہننی آتی بھی نہیں گریٹ

ہم سب ولیمے پر ساڑھی پہنیں گے

بہرام ایک گہری سانس لیتے بولا تو سفا نے فوراً ایکسائٹڈ ہو کر کہا

مگر مرد ساڑھی پہنی پہنتے

تم تو میرے چھوٹے بھائی ہو تمہیں تو میں لہنگا چولی پہنا کر تم سے مجرا

کرواؤں گی

سفا کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو مرجان اٹھتی زرخان کے پاس آئی اور

پھر اس کے گال کھینچتی بولی تو زرخان نے اسے گھورا

کاش میں تم دونوں سے بڑا ہوتا

ہم پھر بھی یہی کرتے

زرخان کے چڑ کر بولنے پر مرجان فوراً بولی اور اسے آنکھ مارتی مڑی پھر مرجان نے سفا کے گال پر کس کی تو سفا ہلکہ سا شرمائی جبکہ زرخان چڑتا غصے سے ٹشو پکڑتا سفا کا گال صاف کرنے لگا تو سب نے اپنی ہنسی دبائی

پھر سب لوگ کھانا کھاتے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے جیسے ہی بہرام اور ادا اپنے کمرے میں داخل ہوئے تو ادا کا سر چکرایا اس سے پہلے کہ ادا زمین بوس ہوتی بہرام نے فوراً ادا کو سنبھالا

کیا کر رہی ہو جانِ بہرام ابھی گر جاتی

بہرام مجھے بہت تیز چکر آ رہے ہیں

تم اپنا خیال بھی تو نہیں رکھتی ہو کھانے میں لاپرواہی کرتی ہو دیکھو اب طبعیت خراب ہو گئی

بہرام کے سوال پر ادا فوراً بولی تو بہرام نے ڈانٹنے کے انداز میں جواب دیتے اسے سہارا دیتے بیڈ پر بیٹھایا اور پھر اسے پانی لا کر پیلایا تو ادا کی

طبعیت بہتر ہوئی پھر بہرام نے ادا کو الماری کے ڈرا سے نمکو لا کر دی جو ادا کی فیورٹ تھی تو ادا اپنا چکراتا سر بھولتی فوراً آلتی پالتی مارتی بیڈ پر پیٹھی اور پھر اس نے نمکو کا باکس پکڑنے کے لیے خوشی سے دونوں ہاتھ بڑھائے تو بہرام نے نفی میں سر ہلایا جس پر ادا نے رونی صورت بنائی

جانِ بہرام یہ باکس آپ کو تب ملے گا جب آپ مجھے کس دیں گی

دیں نہ اب

بہرام کی بات سنتے ادا معصوم سی شکل بناتی فوراً بہرام کے گال پر کس کر گئی اور پھر دونوں ہاتھ بڑھاتے بولی تو بہرام نے ہنستے ہوئے ادا کو باکس پکڑایا جس پر ادا کسی بچے کی طرح خوش ہوتی باکس میں سے نمکو کھانے لگی ادا کو نمکو کھاتے دیکھ کر بہرام مسکراتا ہوا اپنا نائٹ سوٹ لیتا چینج کرنے واشروم میں چلا گیا سفا تو پہلے ہی کمرے میں آتی کپڑے بدل چکی تھی جبکہ زرخان زرمینہ بیگم اور حنان کے پاس کچھ وقت گزارنے کے بعد اب اپنے کمرے میں آیا تھا سفا کو لائٹ پنک نائٹی پہنے دیکھ کر زرخان کا دل بے ایمان ہوا اور پھر اپنے دل کی پکار پر لبیک کہتا وہ کمرے کا دروازہ لاک کرتا ایک ہی جست میں سفا کے پاس پہنچا تو سفا نے پریشانی

سے زرخان کو دیکھا زرخان سفا کے پاس پہنچتا فوراً اس کے ہونٹوں پر جھکا تو سفا کو سانس لینا مشکل لگا اس سے پہلے کہ سفا کی حالت غیر ہوتی زرخان سفا کے ہونٹوں کو آزادی بخشتا اس کی گردن پر جھکا تو سفا نے خود کو زرخان سے چھڑانا چاہا

زار چھوڑیں پلیز

ڈارلنگ مت ظلم کرو اپنے زار پر آج کی رات ہمارے فاصلے ختم ہونے دو پلیز میری جان

سفا کی بات سنتے زرخان بولتا ایک بار پھر سفا کی گردن پر جھکا

چینج تو کر لیں

اس کی ضرورت نہیں میری جان بعد میں۔۔۔

انتہا کے ولگر انسان ہیں آپ زار

سفا کی بات سنتے زرخان مسکراتے بولا اس سے پہلے کہ زرخان اپنی بات مکمل کرتا سفا غصے سے زرخان کو خود سے دور کرتی بولی تو زرخان ہلکہ سا مسکرایا اور پھر سفا کو ایک جھٹکے سے اپنی گود میں اٹھا گیا

زرخان میں گر جاؤنگی کیا کر رہے ہیں آپ

فکر مت کرو نہیں گرو گی

زرخان کو خود کو گود میں اٹھاتے دیکھ کر سفا فوراً بولی تو زرخان نے مسکرا

کر جواب دیتے سفا کو بیڈ پر لیٹایا اور خود کالی گھٹا کی طرح اس پر چھا گیا

زرخان ہمیں صبح شاپنگ پر بھی جانا ہے پلیز مجھے سونے دیں

سو جانا میری جان مگر پہلے ہزبینڈ کی خواہشات پوری کر دو

سفا خود کو بچانے کی آخری کوشش کرتے بولی تو زرخان نے مسکراتے

جواب دیا

افففف زار آپ کتنے ڈھیٹ ہیں

پیدائشی ہوں سویٹ ہارٹ ایم رئیلی سوری

زرخان کی بات سنتے سفا زرخان کے کندھے پر تھپڑ مارتی بولی تو زرخان

نے مزید ڈھٹائی سے جواب دیا اور سفا کی گردن پہ ایک بار پھر جھکا تو سفا

ایک گہری سانس لے کر رہ گئی جانتی تھی آج زرخان اسے بخشنے کے موڈ

میں بلکل نہیں ہے تو اپنی ساری مزاحمتوں کو ترک کرتی خود کو زرخان

کے رحم و کرم پر چھوڑ گئی سفا کو اپنا آپ زرخان کو سونپتے دیکھ کر

زرخان ہلکہ سا مسکراتا ہاتھ بڑھاتا کمرے کی لائٹس آف کر گیا اور پھر یوں

ہی رات قطرہ قطرہ کرتی سرک گئی۔

سفا ادا نیچے آؤ لاؤنج میں جلدی

آج سب لوگ ناشتے کے بعد لاؤنج میں بیٹھے تھے جبکہ سفا اور ادا شاپنگ پر جانے کے لیے اپنے اپنے کمروں میں تیار ہو رہی تھیں جب انہیں سنان کی ایک غصیلی آواز سنائی دی سنان کی پرسنیلٹی کی وجہ سے بہرام کے سوا سب لوگ ہی اس سے ڈرتے تھے سنان کی آواز سنتے سفا اور ادا فوراً اپنے اپنے کمروں سے باہر آئیں پھر ایک دوسرے کو دیکھتی فوراً لاؤنج میں پہنچیں جہاں سنان سربراہی کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا تھا اس کا الٹا ہاتھ صوفے کے بازو پر جبکہ سیدھے کی دو انگلیاں اس نے اپنی کن پٹی پر رکھی تھیں اور غصے سے بیٹھا ہوا تھا سنان کو غصے میں دیکھ کر سفا اور ادا نے پریشانی سے بہرام اور زرخان کو دیکھا جس پر وہ دونوں بھی کندھے اچکا گئے

جج۔۔جی بھائی بلایا آپ نے

سفا کے اٹکتے ہوئے بولنے پر سنان جو آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا اس نے فوراً اپنی آنکھیں کھولیں تو ادا بھی سفا کے ساتھ کھڑی ہوئی

کہاں تھی تم دونوں؟

وو۔۔وہ بب۔۔بھائی ہم۔۔ہم لوگ شش۔۔شاپنگ پر جا رہے تھے

تت۔۔تو رر۔۔روم میں تت۔۔تیار ہو رہے تھے

ادا کے اٹک اٹک کر بولنے پر سنان نے ہاں میں سر ہلایا

تمہارے باپ کا نام کیا ہے؟

حش۔۔حشام راجپوت

سگے باپ کا نام بتاؤ

سنان کے سوال پر سفا اٹکتے بولی تو سنان غصے سے بولا

سنان بیٹا کیا ہو گیا ہے

ایک منٹ موم

زرمینہ بیگم کے پریشانی سے بولنے پر سنان فوراً بولا تو زرمینہ بیگم خاموش ہو گئیں

سگے باپ کا نام کیا ہے؟

دد۔۔دلاور امتیاز

سنان کے غصے سے پوچھنے پر سفا نے سر جھکاتے جواب دیا تو سنان ایک تیکھی مسکراہٹ سے ہنسا

تم جانتی ہو دلاور کون ہے؟

نہیں میرے پیدا ہونے سے پہلے ہی میرے بابا کی ڈیتھ ہو گئی تھی

سنان کے سوال پر سفا گھبراتے بولی تو زرمینہ بیگم دو قدم آگے بڑھی

سنان کیا ہو گیا ہے کیوں بچیوں کو ڈرایا ہوا ہے تم نے؟

کس نے کہا تھا زرخان کے سامنے آنے کو

زرمینہ بیگم کی بات کو نظر انداز کرتے سنان سفا کا بازو دبوچتے بولا تو زرخان کو بھی تکلیف ہوئی تبھی وہ فوراً آگے بڑھا

بھائی آپ یہ کیا کر رہے ہیں چھوڑیں سفا کو

نعیم زرخان ہم دونوں تک نہیں آنا چاہئیے اب

زرخان سفا کا بازو چھڑاتے بولا تو سنان غصے سے بولا جس پر نعیم نے فوراً زرخان کو بازو سے پکڑتے پیچھے کیا

بھائی آپ کیا کر رہے ہیں چھوڑیں میری بیوی کو

زرخان کو چلاتے دیکھ کر زرمینہ بیگم کچھ کہنے کے لیے آگے بڑھیں تو سنان نے انہیں ہاتھ کے اشارے سے روک دیا

میں پوچھا کس نے کہا تھا زرخان کے سامنے آنے کو؟

سنان کے چلانے پر ادا ڈرتی تالیہ کا بازو پکڑ گئی جبکہ سفا آنسو بہانے لگی

بھ۔۔بھائی مجھ۔۔مجھے درد ہو رہا ہے

سفا روتے بولی تو سنان نے غصے سے سفا کا ہاتھ جھٹکا جس سے سفا زمین بوس ہو گئی اپنی جان سے عزیز بیوی کو زمین پر گرتے دیکھ کر زرخان آپے سے باہر ہو گیا وہ غصے سے اپنا ہاتھ نعیم سے چھڑاتا ایک ہی جست میں سفا تک پہنچا

بھائی اگر آپ کو میرا اور میری بیوی کا یہاں رہنا پسند نہیں تو بتا دیں پلیز میں واپس اٹلی چلا جاؤنگا اور پلٹ کر کبھی نہیں آؤنگا

زرخان کی بات سنتے زرمینہ بیگم کو اپنا کلیجہ کٹتا محسوس ہوا

اچھا یہ تمہاری بیوی ہے زرا اس سے پوچھو یہ اصل میں کون ہے؟

سنان کے تیکھی مسکراہٹ سے بولنے پر زرخان کو سنان کے لہجے میں کچھ عجیب محسوس ہوا تو زرخان نے سفا کی دیکھا

سفا بھائی جو پوچھ رہے ہیں تم سچ سچ بتا دو

میں نہیں جانتی زار یہ کس بارے میں بات کر رہے ہیں

زرخان کی بات سنتے سفا روتی بولی تبھی نشہ لاؤنج میں داخل ہوئی

تم کیوں چھپا رہی ہو سفا بتاؤ نہ زرخان کو کہ تم اٹلی میں کیا کرتی تھی

نشہ کی بات سنتے زرخان نے پریشانی سے سفا کو دیکھا تو سفا سر جھکا گئی تبھی

بہرام آگے بڑھتا زرخان اور سفا کے پاس زمین پر بیٹھا

سفا جو کچھ بھی ہے سچ سچ بتا دو تم زرخان کی وائف ہو کوئی تمہیں اس گھر

سے نہیں نکالے گا

بہرام بھائی میں اٹلی کے۔۔

اٹلی کے؟

بہرام کی بات سنتے سفا بولتے بولتے رکی تو بہرام نے سفا کے آخری دو لفظ

سوالیہ انداز میں دہرائے

اٹلی کے امیر لوگوں کو اپنی معصومیت کا جھانسا دے کر لوٹتی تھی مگر زار

ان سب میں پہلے ایسے ہیں جس کو لوٹنے کی بجائے میں خود اس کے آگے

لٹ گئی

میرا سوال تھا تمہیں کس نے زرخان کے سامنے آنے کو کہا تھا؟

سفا کی بات سنتے سنان غصے سے بولا تو سفا نے سر جھکایا

مجھے ریچرڈ نے کہا تھا

سنان کے سوال پر سفا فوراً بولی تو زرخان نے اس سب میں پہلی دفعہ سفا کو دیکھا

اور ریچرڈ کون ہے؟

وہ اٹلی کا بہت بڑا بدمعاش ہے جو معصوم لڑکیوں کی بلو فلم بنا کر ان کو بلیک میل کر کے ان سے کام نکلواتا ہے اپنے

سنان کے سوال پر زرخان نے جواب دیا تو سب لوگ حیران ہوئے

یہ بلو فلم کیا ہے؟

فحاش ویڈیوز

نشہ بھی زرخان کا جواب سن کر حیران تھی اور پھر اس نے حیرانگی کے عالم میں پوچھا تو مرجان نے فوراً جواب دیتے اسے خاموش کروایا تبھی مروا لاؤنج میں داخل ہوئی

تو کیا تمہاری بلو فلم بھی اس کے پاس ہے سفا؟

نہیں میری نہیں ہے شکر الحمدللہ

مروا کے سوال پر سفا فوراً بولی تو سب کوگ خاموش ہوئے

پھر تم ریچرڈ کے کہنے پر لوٹ مار کیوں کرتی تھی؟

بابا مجھے خرچ کے کوئی پیسے نہیں دیتے تھے اور میں زیادہ پڑھی لکھی بھی نہیں ہوں تو جاب کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لیے میں لوٹ کرتی تھی ریچرڈ کا مشورہ تھا بس باقی سب میں خود کرتی تھی

زرخان کے سوال پر سفا فوراً بولی تو زرخان خاموش ہو گیا

بس کرو اب تم لوگ اٹھو سفا جاؤ تیار ہو کر آؤ جلدی شاپنگ پر جانا ہے

زرمینہ بیگم کے غصے سے بولنے پر باقی سب جہاں خاموش ہوئے وہیں سفا نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر فوراً اپنے کمرے میں تیار ہونے چلی گئ

تقریباً دس منٹ بعد ادا اور سفا تیار ہوتی لاؤنج میں آئی تو سب لوگ شاپنگ کے لیے نکل گئے مرجان اور تالیہ کے لہنگے آرڈر کرتے دوسری شاپنگ کرتے سب لوگ تھکے ہوئے شام میں گھر آئے اور کسی سے بھی بات کیے بنا اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے چلے گئے

آج مرجان اور سہیل کی مہندی تھی سب لوگ صبح سے تیاریوں میں مصروف تھے کیونکہ مرجان کی خواہش پر مہندی کا چھوٹا سا فنکشن بہرام ویلا کے لان میں ہی کیا جا رہا تھا مہندی میں گھر کے لوگوں کے علاوہ چند ایک

باہر کے لوگ تھے ادا کی ڈیمانڈ پر سب لیڈیز نے ایک جیسے پیپلم اور شرارے پہنے تھے جبکہ سب جینٹس نے شلوار قمیض کے اوپر چادریں پہنی تھیں مرجان نے شرارے کے ساتھ شورٹ شرٹ پہنی تھی جبکہ سہیل نے شلوار قمیض کے اوپر ویسٹ کوٹ پہنی تھی سب لوگ نک سک سے تیار فنکشن کو چار چاند لگا رہے تھے مہندی کی رسم سے پہلے سہیل اور مرجان کا نکاح بھی ہونا تھا مولوی صاحب بھی آ چکے تھے سب کے آ جانے کے بعد رانیہ تالیہ سفا مروا اور ادا مرجان کو لیتی لان میں داخل ہوئیں اور پھر اسے لیجاتے سٹیج پر بیٹھایا تو سہیل بھی آتا سٹیج پر بیٹھ گیا پھر مولوی صاحب نے نکاح شروع کیا

سہیل آفندی ولد عثمان آفندی آپ کا نکاح مرجان خانزادہ ولد آیاز خانزادہ سے بعیوض چالیس تولے سونا سیقہ رائج الوقت کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

قبول ہے! قبول ہے! قبول ہے!

مرجان خانزادہ ولد آیاز خانزادہ آپ کا نکاح سہیل آفندی ولد عثمان آفندی سے بعیوض چالیس تولے سونا سیقہ رائج الوقت کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ

سائین کیے پھر مولوی صاحب نے مرجان سے پوچھا تو مرجان نے بھی فوراً نکاح قبول کرتے سائین کیا پھر مولوی صاحب دعا پڑھ کر سب کو مبارکباد دیتے چلے گئے تو سہیل اور مرجان کو ایک ساتھ سٹیج پر مہندی کی رسم کے لیے بیٹھایا گیا تبھی زرمینہ بیگم کامدار شلوار قمیض پہنے سٹیج پر آئیں اور انہوں نے رسم شروع کی سب کے رسم کرنے کے بعد ایک خوشگوار ماحول میں کھانا سرو کیا گیا زوبیا کی طبعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سہیل نے کسی بھی قسم کے گانوں سے منع کیا تھا جس پر سب نے عمل بھی کیا تھا کھانا کھانے کے بعد زوبیا سہیل کو لیتی آفندی ہاؤس چلی گئی جبکہ باقی سب بہرام ویلا میں ہی موجود تھے زرمینہ بیگم ابھی چینج کر کے فارغ ہی ہوئی تھیں جب مرجان ان کے کمرے کا دروازہ نوک کرتی کمرے میں داخل ہوئی

مرجان بچے آؤ اندر آؤ

مرجان کو دروازے پر ہی کھڑے دیکھ کر زرمینہ بیگم مسکراتے بولیں تو

بولنے کا انتظار کرنے لگی مگر اصل پریشانی تو انہیں تب ہوئی جب وہ پکے عصاب کی مالک عورت پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

مرجان کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو؟

امی مجھے آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جانا میں ابھی تو آپ سے ملی ہوں

مرجان بچے یہ تو اللہ کا بنایا گیا نظام ہے نہ اسے ہم روک تھوڑی سکتے ہیں نہ ہی بدل سکتے ہیں

زرمینہ بیگم کے سوال پر مرجان فوراً بولی تو زرمینہ بیگم نے اسے پیار کرتے جواب دیا جس پر مرجان بچوں کی طرح نفی میں سر ہلانے لگی

نہیں امی مجھے نہیں جانا آپ کے پاس رہنا ہے

مرجان کے ایک بار پھر بولنے پر زرمینہ بیگم نے اسے خود کے ساتھ لگاتے اس کے سر پر پیار کیا اور پھر خود بھی آنسو بہانے لگیں تبھی باقی سب لوگ کمرے میں داخل ہوئے مرجان کو زرمینہ بیگم کے سینے سے لگے روتے دیکھ

گھوم کر دوسری طرف آ گیا

بھالو کیا ہوا؟

زرخان کے مرجان کو انگلی لگا کر بولنے پر مرجان زرمینہ بیگم کو چھوڑتی فوراً زرخان کے سینے سے لگی تو زرخان نے اس کے گرد پریشانی سے حصار باندھا

بہرام سارا معاملہ سمجھتے فوراً زرمینہ بیگم کے پاس پہنچتا انہیں اپنے سینے سے لگا گیا

بس موم کچھ نہیں ہوا مرجان ادھر آؤ میرے پاس

بہرام کی بات سنتے مرجان فوراً بہرام کے پاس آئی تو زرخان نے آگے بڑھتے زرمینہ بیگم کو اپنے ساتھ لگایا

پاگل لڑکی موم کو بھی رلا رہی ہے خود بھی رو رہی ہے تم کہیں دور تھوڑی جا رہی ہو ہمارے پاس ہی تو ہو سہیل آفندی ہاؤس سے زیادہ بہرام ویلا میں پایا جاتا ہے

ہونے کا فرض ادا کرنا تھا

شہزادی تم کیوں رو رہی ہو؟

جان ہمیں کل چھوڑ کے چلی جائے گی مجھے جان بہت پسند ہے سنان بھائی آپ سہیل بھائی کو بولیں نہ وہ جان کو لے کر یہی بہرام ویلا میں رہ لیں اگر ایسا ہوتا تو کتنی اچھی بات ہوتی نہ ادائے جاں

ادا کو روتا دیکھ کر زرخان پریشانی سے بولا تو ادا منہ بناتی بولی پھر اس نے سنان کے سامنے ڈیمانڈ رکھی تو سنان نے اس سینے سے لگاتے پیار سے جواب دیا جس پر ادا خاموشی سے آنسو بہانے لگی

اوہو سردارنی کیوں رو رہی ہو پاگل تمہیں تو خوش ہونا چاہئیے کہ تمہیں شوہر مل گیا تم تو اب جب چاہو رومینس کر سکتی ہو مجھے تو ابھی بھی ایک ہفتے بعد ملنا ہے

تالیہ کی بات سنتے سنان نے پریشانی سے تالیہ کو دیکھا تو زرمینہ بیگم نے اپنی

میں امی کے ساتھ سوؤں گی آج

دائمہ کی بات سنتے مرجان فوراً بولی تو دائمہ نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں سونے چلے گئے

آج مرجان کی بارات کا دن تھا اور سب مرد حضرات شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے جبکہ لیڈیز کب کی مرجان کو لیتی پارلر جا چکی تھیں آج سب لیڈیز نے میکسی پہنی تھی جبکہ مردوں نے پرنس کوٹ کے ساتھ پینٹ پہنی تھی سب لوگ تیار انتہا کے خوبصورت لگ رہے تھے

بارات سنان کے فارم ہاؤس پر کی گئ تھی سہیل اور زوبیا بارات لے کر سنان کے فارم ہاؤس پہنچ چکے تھے زوبیا نے بھی سب کے ساتھ کی میکسی پہنی تھی جبکہ سہیل نے زوبیا کی فرمائش پر کالے رنگ کی شیروانی پہنی تھی زوبیا اور سہیل ربینہ کے ساتھ سٹیج پر کھڑے تھے

بیگمات کو دیکھتے کہیں کھو سے گئے مرجان نے لال رنگ کا کامدار لہنگا چولی پہنا تھا جس پر لال رنگ کا ہی کام ہوا تھا تالیہ نے مرجان سے میچنگ کرتے شاکنگ پنک رنگ کی کامدار میکسی پہنی تھی ادا نے لال رنگ کی کامدار میکسی پہنی تھی سفا نے سی گرین رنگ کی کامدار میکسی پہنی تھی مروا نے نیوی بلو رنگ کی کامدار میکسی پہنی تھی رانیہ نے لائٹ بلو رنگ کی ہلکی کام والی میکسی پہنی تھی زوبیا نے کالے رنگ کی کامدار میکسی پہنی تھی جبکہ عائشہ نے اورنج رنگ کی کامدار میکسی پہنی تھی عنایہ نے پیچ رنگ کا نیٹ کا فراک پہنا تھا زرمینہ بیگم دائمہ اور ربینہ نے ایک جیسی شلوار قمیض پہنی تھی تبسم اور ساجدہ بی بی نے بھی نیٹ کی شلوار قمیض پہنی تھی ارین نے بھی سب مردوں کی طرح پرنس کوٹ اور پینٹ پہنی تھی جس نے اس کی وجاہت کو مزید چار چاند لگائے تھے ادا سفا مروا تالیہ اور رانیہ نے مرجان کو لیجاتے

الحمدللہ

یہ بہرام اور سنان کے ساتھ جو دونوں لڑکے کھڑے ہیں وہ کون ہیں؟

اس عورت کے سوال پر زرمینہ بیگم نے مسکراتے جواب دیا تو اس عورت نے ایک بار پھر سوال کیا جس پر زرمینہ بیگم نے پریشانی سے بہرام اور سنان کی طرف دیکھا بہرام اور سنان کے ساتھ زرخان اور ارین کو کھڑے دیکھ کر زرمینہ بیگم ہلکہ سا مسکرائیں

وہ گولڈن بالوں والا میرا بیٹا ہے زرخان خانزادہ اور کالے بالوں والا میری بہن کا بیٹا ہے ارین شاہ

اچھا اچھا ماشاءاللہ ویسے دونوں کیا کام کرتے ہیں؟

زرمینہ بیگم کی بات سنتے اس عورت نے ایک بار پھر سوال کیا تو زرمینہ بیگم مسکرانے لگیں

میرا بیٹا اٹلی اور پاکستان کا بہت بڑا سٹوک مارکیٹر ہے اور میری بہن

کر لے گی تو اگر آپ کو اور آپ کی بہن کو اعتراض نہ ہو تو مجھے آپ

دونوں کے بیٹے پسند آئے ہیں

میرا بیٹا تو میریڈ ہے ہاں میں میری بہن سے پوچھ کر آپ کو بتا دونگی

زرمینہ بیگم کا جواب سنتے وہ عورت مسکراتے بولی تو زرمینہ بیگم کا شک

یقین میں بدل گیا پھر زرمینہ بیگم مسکراتے بولیں تو وہ عورت بھی

مسکراتے ہاں میں سر ہلاتی چلی گئی تو زرمینہ بیگم سیدھا بہرام لوگوں

کے پاس آئیں

ہیلو مما کیسی ہیں آپ؟

ٹھیک ہوں

یہ کیا کر رہی ہیں آپ

زرخان کی بات سنتے زرمینہ بیگم فوراً بولی اور پھر انہوں نے دعا پڑھتے

زرخان اور ارین پر پھونکی تو زرخان نے پریشانی سے سوال کیا تبھی سفا

وہ کیوں؟

کیونکہ تم دونوں لگ ہی اتنے ہینڈسم رہے ہو

زرمینہ بیگم کی بات سنتے ارین پریشانی سے بولا تو زوبیا ان کے پاس آتی کھڑی ہوئی اور پھر ارین کا سوال سنتی فوراً بولی تو زرخان اور ارین نے ایک دوسرے کو دیکھا تبھی زوبیا آگے بڑھی

ہائے ظالم کچھ تو رحم کھاؤ ہم پر ایک تو تمہاری چار دن کی زندگی سے ایک رات مانگی تم نے وہ نہیں دی اب اتنا تیار ہو کر ہم پر بجلیاں گرا رہے ہو ترس کھاؤ ہم پر

زوبیا زرخان کے سینے پر ہلکے مکے برساتی فل ایکٹنگ کرتی بولی تو سفا کا حیرت سے منہ کھلا جبکہ باقی سب نے ہلکی آواز میں قہقہ لگایا

میں ہی کیوں میں شادی شدہ ہوں آنٹی آپ رحم کھائیں مجھ پر

آنٹی تو نہ بول منہوس اتنی بڑی بھی نہیں میں

زرخان شرارت سے ارین کی طرف اشارہ کرتا بولا تو ارین نے پریشانی سے زوبیا کو دیکھا جو غصے سے زرخان کو گھور رہی تھی تبھی ادا دودھ کا گلاس لے آئی

چلو چلو دودھ پلائی کے رسم کرتے ہیں

مگر ادائے جاں دودھ پلائی کی رسم تم نہیں تالیہ کرے گی یہ دلہن کی سگی بہن کرتی ہے بھابھی نہیں

جان نے کہا تھا میں سگی بہن ہوں اور یہ رسم میں ہی کرونگی مجھے نہیں پتہ ایک تو ویسے ہی یہ کنجوس مجھے کچھ نہیں دیتے اوپر سے جو تھوڑے سے پیسے مجھے ملنے وہ بھی یہ بھوتنی رکھے کیوں دودھ پلائی کی رسم تو میں کرونگی بس میں نے کہہ دیا ہے

ادا کی بات سنتے زوبیا مسکراتے بولی تو ادا منہ بناتی ضدی انداز میں بولی تو سب نے اپنی ہنسی دبائی تبھی تالیہ آگے بڑھی

گھور کر رہ گیا جو بہرام کو آنکھ مارتی سیدھا ادا کے ساتھ سٹیج پر چڑھی تو سب لوگ ان کے پیچھے سٹیج پر چڑھے ربینہ سہیل کے ساتھ بیٹھ گئیں جبکہ زوبیا اور ارین سہیل کے پیچھے جا کر کھڑے ہوئے تو ادا فوراً سے دودھ کا گلاس لیتی تالیہ اور سفا کے ساتھ زمین پر بیٹھی جبکہ باقی سب ان تینوں کے پیچھے کھڑے ہو گئے

چلیں سہیل بھائی دودھ کا سیپ لیں اور ہمیں پیسے دیں

ادا کی بات سنتے سہیل نے مسکراتے دودھ کا گلاس اٹھایا اور اس میں سے ایک سیپ لیتے واپس رکھا تو ادا نے مرجان کے آگے گلاس کیا جس پر مرجان نے بھی اس سے ایک سیپ لیا تو مروا نے گلاس اٹھاتے زوبیا کو پکڑایا

چلیں اب پیسے دیں پورے پچاس لاکھ

دودھ میں کیا سونا ڈالا تھا جو اتنا مہنگا تھا؟

میں آنٹی نہیں ہوں تم ہماری ٹیم میں ہو بولو نہ تمہیں ڈیل کرنا آتا ہے

زوبیا کی بات سنتے سفا فوراً بولی تو زوبیا نے پہلی بات سفا کو بولی جبکہ

دوسری بات ارین کو بولی تو ارین ہلکہ سا مسکرایا ادا سے بحس کا موقع وہ

ہاتھ سے کیسے جانے دے سکتا تھا

چلیں آپ پانچ سو لے لیں

کوئی نی میں پچاس لاکھ لونگی

ارین کی بات سنتے ادا منہ بناتی بوکی تو ارین ہلکہ سا مسکرایا

اچھا آپ کچھ تو کم کریں

ٹھیک ہے میں کم کر دیتی ہوں

کتنے لو گی اب؟

ارین کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو سہیل نے سوال کیا

آپ مجھے انچاس لاکھ نوے ہزار نو سو نینانوے روپے دے دیں اب

باجی اتنے پیسے کم کر دیے کہیں میں خوشی سے پاگل نہ ہو جاؤں

بہرام بولیں نہ ان کو

سہیل کی بات سنتے ادا منہ بناتے بہرام کو کوٹ کھینچتی بولی تو بہرام ہنسنے لگا

دو بھئی میری بیوی کو پیسے

اگر تو ٹائم سے دے دیتا تو آج اسے ایسے پیسے اکٹھے نہ کرنے پڑتے

بہرام کی بات سنتے سہیل فوراً بولا تو سب نے قہقہ لگایا پھر ربینہ نے وہ

اینویلپ نکالتے ادا کو پکڑایا جو اسے گھر سے نکلتے وقت زوبیا نے رسم

کے لیے پکڑایا تھا

یہ تو خالی لگ رہا ہے

نہیں ادائے جاں اس میں چیک ہے

ادا اینویلپ پکڑتی منہ بنا کر بولی تو زوبیا نے مسکراتے جواب دیا جس پر

ادا نے فوراً اینویلپ پھاڑا تو اس میں سے ایک کروڑ روپے کا چیک نکلا

کو لیتی سٹیج سے نیچے اتری پھر مرجان سب کو ملتی آنکھوں میں آنسو لیے گاڑی میں بیٹھی اور پھر چند ہی لمحوں میں مرجان کی گاڑی فارم ہاؤس سے باہر نکل گئی جبکہ زرمینہ بیگم کو روتا دیکھ کر زرخان سنان اور بہرام نے باری باری ان کے آنسو صاف کیے تو تالیہ بھی آگے بڑھتی زرمینہ بیگم کے گلے لگی تالیہ کو بھی روتا ہوا دیکھ کر زرخان نے اسے اپنے سینے سے لگایا تو تالیہ نے اپنے آنسو صاف کیے اپنے سب بچوں میں زرمینہ بیگم کو سب سے زیادہ فکر مرجان کی تھی کیونکہ وہ واحد تھی جو ایک کوٹھے پر پرورش پا رہی تھی مگر آج اسی مرجان کو باعزت اپنے پسند کیے ہوئے لڑکے کے ساتھ رخصت ہوتے دیکھ کر زرمینہ بیگم بے حد خوش تھیں۔

زوبیا ربینہ ارین اور سہیل مرجان کو لیتے آفندی ہاؤس پہنچ چکے تھے آج زوبیا بھی بہت خوش تھی آخر اس کی یہ خواہش کہ وہ اپنے سامنے اپنی بھابھی کو گھر لے آئے پوری جو ہو گئی تھی

کچھ ہچکچاتے بولی مرجان کی ہچکچاہٹ محسوس کرتے زوبیا مسکراتے بولی اور اٹھ کر باہر چلی گئی پھر چند لمحوں بعد مرجان کو پانی کا گلاس لا کر پکڑاتی کمرے سے نکل گئی تو مرجان نے پانی کے چند گھونٹ پیتے گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھا تبھی سہیل کمرے میں داخل ہوا اور پھر کمرے کا دروازہ لاک کرتا سیدھا آکر مرجان کے پاس بیڈ پر بیٹھا

کیا ہوا جان؟

کک۔۔کچھ نہیں

مرجان کو بلکل خاموش دیکھ کر سہیل اپنی ہنسی دباتے بولا تو مرجان جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی اٹکتے بولی تو سہیل کو مزید ہنسی آئی جسے اس نے گلا کھنگھارتے مہارت سے چھپایا

اچھا چلو میرے ساتھ مجھے تمہیں تمہارا منہ دیکھائی کا تحفہ دینا ہے

سہیل ہاتھ بڑھاتا بولا تو مرجان نے نہ سمجھی سے سہیل کا ہاتھ تھاما اور پھر

میری بیگم کو گھوڑے پسند تھے تو بس میں نے اس کے لیے اپنے بیک یارڈ میں ایک استبل بنا دیا ہے کیسا لگا میرا تحفہ؟

بہت زبردست تھینکیو سہیل

سہیل کی بات سنتے مرجان فوراً بولی تو سہیل نے مسکراتے مرجان کے ماتھے پر سجی بندیا پر اپنے لب رکھے جس پر مرجان بھی آنکھیں بند کرتی سہیل کو محسوس کرنے لگی پھر چند لمحوں بعد مرجان اور سہیل کپڑے بدلتے بیڈ پر آئے تو سہیل مرجان کو ایک جھٹکے سے بیڈ پر لیٹاتا اس پر سایا فگن ہوا تو مرجان نے پریشانی سے سہیل کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور کرنا چاہا جس پر سہیل فوراً اس کے ہاتھ پکڑتے اس کے سر سے اوپر لیجاتے انہیں بیڈ کراؤن سے پن کر گیا تو مرجان نے شرم سے نظریں جھکائیں جس پر سہیل اپنی ہنسی دباتا مرجان کے چوکلیٹ براؤن بالوں میں اپنا چہرہ چھپا گیا پھر رات گزرنے کے ساتھ ساتھ سہیل کی شدتوں میں

چکی تھیں جبکہ سہیل بھی تیار ہونے چلا گیا تھا ربینہ اس وقت آفندی ہاؤس کے لاؤنج میں اکیلی بیٹھیں چائے پی رہی تھیں جب ارین لاؤنج میں داخل ہوا

اٹھ گیا میرا بیٹا

ربینہ کی بات سنتے ارین سیدھا چلتا ان کے پاس آیا تو ربینہ نے اسے پیار کیا اور پھر اس کے لیے ناشتہ لگوایا تو ارین خاموشی سے ناشتہ کرنے لگا

ارین میرے خیال میں اب تمہیں بھی شادی کر لینی چاہئیے

جی موم میرا بھی یہی خیال ہے

ربینہ کی بات سنتے ارین فوراً بولا تو ربینہ خوش ہو گئی اور انہوں نے ارین کے سر پر ہاتھ پھیرا

میں لڑکی دیکھنا شروع کروں یا تمہیں کوئی پسند آئی ہے

اور زوبیا مرجان کو لیتے لاؤنج میں داخل ہوئے پھر ارین اور ربینہ

بھی ولیمے کے فنکشن کے لیے تیار ہو گئے اور پھر سیدھا سہیل کے

فارم ہاؤس پہنچے سہیل کے فارم ہاؤس کے لان میں سب لوگ

بیٹھے باتوں میں مصروف تھے جب سہیل اور مرجان نے فنکشن میں

انٹری ماری مرجان نے پستہ رنگ کی سلور کام سے بھری میکسی پہنی

تھی جبکہ سہیل نے بلیک کلر کے فور پیس میں مرجان کے ساتھ

میچنگ کرتے پستہ رنگ کی ٹائی پہنی تھی سب لیڈیز نے ساڑھیاں

جبکہ سب جینٹس نے فور پیس سوٹ پہنتے اپنی بیگم سے میچنگ

رنگ کی ٹائی پہنی تھی سب لوگ ہی بہت کمال کے لگ رہے تھے

سہیل اور مرجان ایک ساتھ چلتے سٹیج پر آکر بیٹھے تو سب لوگ ان کو

ملتے انہیں سلامیاں دینے لگے پھر سب نے ایک ساتھ کھانا کھایا تو

ارین نے گوڈ بیٹھائی کی رسم کی جس پر سییل کو یہی فکر لگی ہوئی تھی

بیگم اس بات پر بے انتہا خوش تھیں

آج سنان نے سہیل اور مرجان کی شادی کی دعوت اپنے گھر رکھی تھی جس کے لیے وہ ساجدہ بی بی اور مروا کو اپنے گھر لے آ چکا تھا ساجدہ بی بی اور مروا نے ساری دعوت کا انتظام کیا تھا سب لوگ وقت پر خانزادہ ہاؤس پہنچ چکے تھے اور بیٹھے گپ شپ میں مصروف تھی جب انہیں اچانک عائشہ کے چلانے کی آواز سنائی دی تو سب لوگ بھاگ کر عائشہ کے پاس پہنچے جس کے ہاتھ سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا بہرام نے فوراً سے کپڑا پکڑتے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے گود میں اٹھاتا باہر کی طرف بھاگا تو اس کے پیچھے پیچھے باقی سب بھی باہر آئے اور عائشہ کو لیتے ہوسپٹل پہنچے

ڈاکٹر کیا ہوا عائشہ ٹھیک تو ہے؟

ہے آگے ساری زندگی پڑی ہے آپ ابھی سرجری کروالیں گے تو وقت کے ساتھ ساتھ اس کے زخم بھر جائیں گے ایکسکیوز می بہرام کے سوال پر ڈاکٹر جواب دیتی وہاں سے چلی گئی جبکہ دائمہ تو بس پریشانی سے ڈاکٹر کی باتیں سن کر رہ گئیں پھر سب لوگ اندر عائشہ کے پاس گئے جہاں عائشہ بیڈ پر لیٹی میل نرس کو گھور رہی تھی جو اسے ڈرپ لگا رہا تھا دروازہ کھلنے کی آواز پر عائشہ فوراً دروازے کی طرف متوجہ ہوئی بہرام کو اندر آتا دیکھ کر عائشہ خوش ہو گئی اور پھر اس نے اپنا ایک ہاتھ اٹھایا

بھیا دودو تھاؤ یہ گندے انکل میرے ہینڈ کے ساتھ پتہ نی کیا کر رہے ہیں مجھے بتا بی نی رہے

عائشہ اپنا پٹی والا ہاتھ اٹھاتی منہ بناتی بولی تو اس میل نرس کے ساتھ ساتھ بہرام بھی مسکراتا اس کے پاس بیٹھا

کتنی بار منع کیا ہے تمہیں بھیا کے جیم میں مت جایا کرو نہیں سنتی ہو دیکھو اب لگ گئی نہ چوٹ

بہرام کے سوال پر عائشہ فوراً بولی تو دائمہ ڈانٹنے کے انداز میں بولی

بھیا انہیں یہاں کون لایا ہے؟

بتاؤں میں تمہیں کون لایا ہے

عائشہ منہ کے ڈیزائن بناتی بولی تو دائمہ غصے سے اپنے جوتے کی طرف اشارہ کرتی بولیں جس پر عائشہ ایک جھٹکے سے بہرام کی طرف مڑی تو اس کے ہاتھ میں لگی ڈرپ کھینچ گئی سوئی ہلنے کی وجہ سے عائشہ کو تکلیف ہوئی تو عائشہ نے اونچی اونچی رونا شروع کیا جس پر دائمہ پریشانی سے اس کے پاس بیٹھیں

اچھا چپ کرو یہ دیکھو میں نے ہاتھ پکڑا ہوا ہے کچھ نہیں ہو گا

دائمہ عائشہ کا ڈرپ والا ہاتھ پکڑتی بولیں تو عائشہ کے ہاتھ میں تکلیف

سرجن کی کیا ضرورت ہے؟

سہیل کی بات سنتے بہرام نے ہاں میں سر ہلایا تو دائمہ فوراً بولی

دائمہ ڈاکٹر نے کہا ہے عائشہ کی انگلی کی کوسمیٹک سرجری کروا لیں

تاکہ آگے جا کر کوئی مسئلہ نہ ہو اور سرجری کے بعد وقت کے ساتھ

ساتھ سرجری کا نشان بھی چلا جائے گا۔۔۔

مگر بہرام وہ تو مہنگی ہو گی تم رہنے دو ٹانکوں کا نشان بھی چلا جاتا ہے

بہرام ابھی بول ہی رہا تھا کہ دائمہ اس کی بات کاٹتی پریشانی سے بولی

مگر دائمہ عائشہ ابھی چھوٹی ہے کل کو بڑی ہو گی تالیہ اور مرجان کی

طرح رخصت ہو گی ڈاکٹر کا کہنا ہے بعد میں مسئلے بنیں بہتر ہے ہم

پہلے کروا لیں اور ویسے بھی مجھے پیسوں کی ٹینشن نہیں ہے آپ جانتی

ہیں اس بات کو

بہرام تمہارے پہلے ہی ہم دونوں پر بہت احسان ہیں میں اتنا بڑا

کرتے اور آپ جانتی ہیں نہ میں عاشی سے کتنا پیار کرتا ہوں پھر بھی

آپ ایسے بول کر مجھے پرایا کر رہی ہیں

ہاں دائمہ بہرام صحیح کہہ رہا ہے وہ کوئی آپ پر احسان نہیں کر رہا اور

ویسے بھی بہرام سنان اور سہیل پر مجھ سے زیادہ آپ کا حق ہے آپ

نے ان تینوں کی پرورش کی ہے دائمہ

بہرام کے غصے سے بولنے پر زرمینہ بیگم بھی آگے بڑھتی بولی تو دائمہ

نے ہاں میں سر ہلایا

بھیا مجھے چوکلیٹ کھانی ہے

جانتا ہوں عاشی جان اس لیے میں نے زار بھیا کو پہلے ہی بھیج دیا

ہے چوکلیٹ لینے کے لیے

عائشہ کے منہ بنا کر بولنے پر بہرام مسکراتے بولا تبھی زرخان اور سفا

اندر آئے اور پھر زرخان نے فوراً سے عائشہ اور عنایہ کو چوکلیٹ

چلا گیا جبکہ باقی سب لاؤنج میں بیٹھ گئے عائشہ اور عنایہ ایک بار پھر کھیلنے میں مصروف ہو چکی تھیں مگر اس بار دونوں تمیز سے لاؤنج میں بیٹھی بلاکس سے کھیل رہی تھی سب کو بیٹھے دیکھ کر سفا خاموشی سے اٹھ کر لان میں سنان کے پاس آ گئی

سنان بھائی مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے

سفا سنان کے پیچھے کھڑی ہوتی ہلکی سی آواز میں بولی تو سنان جو کھڑا موبائل میں مصروف تھا فوراً سفا کی طرف پلٹا مگر بولا کچھ نہ

آپ کو میرے بارے میں سب کس نے بتایا کیونکہ میں لوٹ کرتی ہوں یہ بات میرے سوا کوئی نہیں جانتا تھا نشہ بھی نہیں

مجھے یہ بات کسی نے نہیں بتائی تھی کہ تم اٹلی میں لوٹ کرتی ہو مجھے بس تم سے یہ پوچھنا تھا کہ تمہیں زرخان تک کس نے بھیجا تھا مگر پھر جب مجھے پتہ چل گیا کہ تم بائے چانس زرخان کو ملی تھی تو میں

نے مجھ سے کیوں پوچھا تھا وہ میرا باپ تھا بس اس کے سوا نہیں پتہ کچھ بھی آپ نے کیوں پوچھا آپ بتا سکتے ہیں؟

جب میں اکیس سال کا تھا تو دلاور امتیاز ہماری کمپنی خانزادہ سپورٹس میں کام کرتا تھا اور اس نے ہماری کمپنی میں دس کروڑ کا فراڈ کیا تھا اور بھاگ گیا تھا میں سمجھا تھا تم اسی دلاور کی بیٹی ہو

تو کیا میں اسی کی بیٹی ہوں؟

سفا کے سوال پر سنان نے جواب دیا تو سفا نے ایک بار پھر سوال داغا

ہاں تن اسی کی بیٹی ہو مگر موم نے مجھے بتایا کہ جب وہ تمہاری موم کے پاس تھیں تو ایک دن دلاور اچانک کہیں غائب ہو گیا اور پھر کبھی واپس نہیں آیا بس تین سال بعد ایک دن تمہاری موم کو اس کے دوست نے بتایا کہ وہ تین سال تک اس کے گھر رہا تھا اور پھر

سنان کے جواب پر سفا خاموش ہوتی سر جھکا گئی تو سنان نے اس کے سر پر کسی بڑے بھائی کی طرح ہاتھ رکھا جس پر سفا ہلکہ سا مسکراتی اس کے ساتھ واپس لاؤنج میں آگئی جہاں سب لوگ کھانے کی ٹیبل کی طرف جا رہے تھے سنان اور سفا بھی جا کر ٹیبل پر بیٹھے اور پھر سب نے ہلکی پھلکی باتوں میں کھانا کھایا

ایک چائے کا ملے گا آپ کے ہاتھ کا

ادا سب کے لیے بنا لاؤ بیٹا

جی دائمہ

کھانے کے بعد جیسے ہی سب لوگ لاؤنج میں بیٹھے تو ارین ادا کو دیکھتے اپنے مخصوص انداز میں ہلکہ سا مسکراتے بولا ارین کی بات سنتے ادا نے ہاں میں سر ہلایا تو دائمہ بھی فوراً بول پڑی جس پر ادا مسکراتی جواب دیتی نیلو کے ساتھ کیچن میں چلی گئی اور سب کے لیے چائے

پاس آتی اپنا پٹی والا ہاتھ آگے کرتی بولی جس پر بہرام نے فوراً عائشہ کا ہاتھ پکڑتے اس پر کس کی تو عائشہ ہلکہ سا مسکرائی

دائمہ ابھی دوائی دیں گی تو درد ٹھیک ہو جائے گی

بہرام کی بات سنتے عائشہ ہاں میں سر ہلاتی واپس کھیلنے چلی گئ تبھی ادا جو نیلو کو خالی ٹرے پکڑا کر مڑی تھی دھڑام سے زمین بوس ہوئی تو سب لوگ حیران ہوئے پھر بہرام بھاگ کر ادا کے پاس پہنچا اور ادا کے بیہوش وجود کو ہلا کر اٹھانے لگا جب ادا نہ اٹھی تو بہرام فوراً سے ادا کو گود میں اٹھاتا باہر کو بھاگا اور اس کے ساتھ ساتھ تالیہ سہیل مرجان اور زرخان بھی بھاگے اور پھر اسے فوراً ہوسپیٹل لے گئے

ڈاکٹر کیا ہوا ادا کو وہ اچانک بیہوش کیسے ہو گئی؟

مبارک ہو شی از پریگننٹ اور ایسی حالت میں ایسا ہو جاتا ہے

ڈاکٹر جیسے ہی ادا کو چیک کرتی روم سے باہر آئی تو تالیہ نے پریشانی سے

جیسے ہی ختم ہو گی آپ انہیں گھر لیجا سکتے ہیں

بہرام کے سوال پر ڈاکٹر مسکراتے بولی اور وہاں سے چلی گئی پھر

سہیل اور زرخان نے بہرام کو مبارکباد دی تو سب لوگ اندر بڑھے

اندر جاتے ہی تالیہ اور مرجان نے ادا کو مبارکباد دی تو ادا ہلکہ سا

مسکراتی ان کی مبارکباد لینے لگی چند لمحوں بعد ادا کی ڈرپ ختم ہوئی تو

سب لوگ واپسی خانزادہ ہاؤس پہنچے جہاں گھر کے باقی فرد بیٹھے ادا کے

لیے پریشان ہو رہے تھے

کیا ہوا تھا میری بچی کو؟

ادا کو سب کے ساتھ صحیح سلامت آتا دیکھ کر تبسم پریشانی سے بولیں

امی آپ نانی بننے والی ہیں

تبسم کے سوال پر ادا مسکراتے بولی تو سب لوگ خوش ہو گئے آخر

اتنی دیر بعد ادا اور بہرام کی زندگی میں کوئی خوشی آئی تھی پھر سب نے

کمروں میں آرام کرنے چلے گئے ارین بھی اپنے کمرے میں آتا غصے سے بیڈ پر اپنی شرٹ اتارتے پھینکتا پش اپس لگانے لگا یہ اس کا اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کا طریقہ تھا ابھی ارین پش اپس لگا ہی رہا تھا کہ ربینہ اس کے کمرے میں آتی اس کے پاس کھڑی ہوئیں

کیا ہوا ارین تم غصے میں کیوں ہو؟

نتھنگ آپ یہاں اس وقت؟

ربینہ اچھے سے جانتی تھی ارین صرف اس وقت ہی اپنے کمرے میں پش اپس لگاتا تھا جب وہ شدید غصہ ہوتا تھا ورنہ تو وہ جیم میں ورک آؤٹ کرتا تھا ارین کو رات کے بارہ بجے پش اپس لگاتے دیکھ کر ربینہ نے فوراً سوال کیا جس پر ارین نے فوراً جواب دیتے سوال کیا تو ربینہ ہلکہ سا مسکراتی اس کے پاس بیڈ پر بیٹھیں اور اسے بھی اپنے پاس بیٹھایا

اسے پیار کرتی کمرے سے چلی گئی جبکہ پیچھے ارین غصے میں بیٹھا رہ گیا اسے یہ بات بلکل پسند نہ آئی تھی کہ ادا بہرام کے بچے کی ماں بننے والی ہے اور اب وہ بس جلد از جلد ادا کو خود کے ساتھ لیجانا چاہتا تھا اور اس کے ساتھ اپنی ایک الگ دنیا بسانا چاہتا تھا مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ اس کی محبت ہی جلد اس کی جان لے کر واپس اپنے عشق کے پاس لوٹ آئے گی کیونکہ محبت تو فریب اور دھوکے کے سوا کچھ نہیں ہوتا جبکہ عشق میں انسان اپنی جان دے بھی سکتا ہے اور کسی کی جان لے بھی سکتا ہے

ربینہ ارین کہاں ہے؟

میں ادھر ہوں خالہ

سب لوگ خانزادہ ہاؤس کی ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کرنے میں مصروف

نوالے کو منہ میں ڈالتے ہی مرچوں نے ارین کے چودہ طبق روشن کیے

یک دم ارین کے کان اور ناک کو لال ہوتا دیکھ کر ادا نے قہقہ لگایا تو

سب لوگوں نے پریشانی سے ادا کو دیکھا جو ارین کو دیکھتی مسلسل قہقہ

لگا رہی تھی جبکہ ارین کی آنکھوں اور ناک سے پانی بہہ رہا تھا

واٹس سو فنی ہاں وائے آر یو لافینگ گوڈ ڈیم ڈیٹ سپائس

ادا کو خود پر ہنستے دیکھ کر ارین کو غصہ آیا اور پھر وہ غصے سے چلایا تو ادا

کی ہنسی کو بریک لگی تبھی ربینہ اٹھتی ارین کے پاس آئیں

ارین ریلکس بچے یہ لو پانی پیو ادا ارین کی طرف سے میں معافی مانگتی ہوں

ربینہ نے پانی کا گلاس اٹھتے پہلی بات ارین سے بولی اور اسے گلاس پکڑایا

جبکہ دوسری بات ادا سے بولی تو ادا خاموشی سے ناشتہ کرنے لگی

یہ لو بیٹا چینی کھا لو ٹھیک ہو جاؤ گے

دائمہ کی بات سنتے ارین نے فوراً ان کے ہاتھ سے چینی کا باکس پکڑتے

کرنے کے بعد ادا سب کے لیے چائے لے آئی اور سب کو ان کا چائے کا کپ پکڑایا

یہ آپ کی چائے کا کپ ہے سپیشل میری طرف سے کسی کو دینا نہیں

ادا کسی رازدارنہ انداز میں ارین کو بولنے پر ارین نے مسکراتے چائے کا کپ پکڑا اور پھر اس سے ایک سیپ پیا اور پہلے ہی سیپ پر ارین کو اندازہ ہوا کہ وہ چائے سپیشل کیوں تھی کیونکہ ادا میڈم نے اس میں چینی کی بجائے نمک ڈالا تھا وہ بھی ایک نہیں دو چمچ

اب آئے گا مزہ مجھے ڈانٹا تھا نہ

ادا منہ میں بڑابڑاتی بہرام کے پاس بیٹھتی اپنی چائے پینے لگی مگر اصلی شوک تو ادا کو تب لگا جب ارین نے بڑے آرام سکون سے باتیں کرتے چائے کے مزے لیے تو ادا نے پریشانی سے ارین کو دیکھا اور پہلا شک اسے یہی ہوا کہ شاید اس نے نمکین کی بجائے میٹھی چائے ارین کو دی

مزے لیتے دیکھ کر ادا پریشان ہوئی

بس بہت ہو گیا

ادا ایک جھٹکے سے کہتی اٹھی تو سب نے پریشانی سے ادا کی طرف دیکھا

پھر ادا فوراً ارین کے پاس گئی اور اس کے ہاتھ سے کپ لیتے اس کی

چائے کا ایک سیپ لیا ادا نے جیسے ہی چائے کا سیپ پیا تو اس کا شک

غلط ثابت ہوا کیونکہ وہ چائے واقع میں نمکین تھی پھر کیا تھا ادا میڈم نے

چائے کا سیپ پینے کی بجائے سیدھا باہر نکالا اور وہ سیپ سیدھا جا کر

ارین کی شرٹ پر لگا جبکہ ادا کی یہ حرکت دیکھ کر سب لوگ حیران ہوئے

کیونکہ ان کے مطابق ادا نے سیپ پیتے ارین کے اوپر تھوکا اور یہ سب

ایک سیکینڈ کے اندر ہوا

ادا یہ کیا حرکت ہے تم بچی نہیں ہو اب

امی یہ چائے اتنی نمکین ہے اور یہ ایسے مزے سے پی رہے تھے جیسے یہ

کیونکہ میں نے اس میں نمک ڈالا تھا انہوں نے مجھے ڈانٹا تھا اب میں اپنا بدلہ بھی نہ لیتی

بہرام کے سوال پر ادا منہ کے ڈیزائن بناتی بولی تو بہرام نے نفی میں سر ہلایا مطلب ادا میڈم نے ارین سے بدلہ لینے کے لیے اس کی چائے میں نمک ڈالا اور وہ خود ہی اسے ٹیسٹ کر رہی تھی کہ یہ نمکین ہے یا نہیں

شاباش ادائے جاں بدلہ لینے کا بہت اچھا طریقہ ہے اب میں بھی لونگی مگر تمہاری طرح ٹیسٹ نہیں کرونگی

ادا کی بات سنتے مرجان فوراً بولی تو سہیل نے مرجان کو دیکھتے نفی میں سر ہلایا جبکہ مرجان نے مسکراتے بار بار پلکیں جھپکائی تو سہیل کو اپنی شامت پکی ہوتی محسوس ہوئی ارین پہلے ہی شرٹ چینج کرنے جا چکا تھا

جانِ بہرام بہت غلط بات ہے وہ ہمارا مہمان ہے یو شوڈ اپولوجائز

بہرام کی بات سنتے ادا منہ بناتی اٹھ کر چلی گئی ادا کو جاتے دیکھ کر بہرام

دروازے کی آواز سنتے ارین فوراً بولا تو ادا جو دروازے پر کھڑی تھی

دروازہ کھولتی اندر آئی ادا کو اندر آتا دیکھ کر ارین نے مسکراتے ہوئے

اسے دیکھا

ادائے جاں آپ کو دروازہ نوک کرنے کی ضرورت نہیں آپ جب چاہو آ

سکتی ہو میرے روم میں

ایم سوری مجھے نمک نہیں ڈالنا چاہئیے تھا چائے میں اور پھر چائے بھی

نہیں تھوکنی چاہئیے تھی آپ پر مگر آپ نے بھی تو مجھے ڈانٹا تھا

ارین کی بات سنتے ادا نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر معافی مانگنے کے ساتھ

ساتھ شکایت کی تو ارین ہلکہ سا مسکرایا

اٹس اوکے بیوٹی آپ کو معافی مانگنے کی ضرورت نہیں اینڈ یس ایم ریئلی

سوری میں نے آپ کو ڈانٹا

اٹس اوکے

ہنسنے لگی

نائس جوک ویسے بھی میں نے معافی نہیں مانگنی تھی وہ تو بہرام نے کہا

آپ مہمان ہیں مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئیے تھا معافی مانگو تو میں نے مانگ لی

ادا کے ہنس کر بولنے پر ارین جو غصہ آیا مگر وہ خاموش رہا وہ اس وقت

غصہ کر کے ادا کو اپنے پاس سے بھگانا نہیں چاہتا تھا

اچھا آپ آ جائیں نیچے میں نیو چائے بنا دیتی ہوں

اگر پیار سے بناؤ گی تو پیوؤں گا ورنہ رہنے دینا

اوکے پیار سے بنا دونگی

ادا کہتی فوراً مڑی تو ارین نے ہلکے غصے سے جواب دیا جس پر ادا کو کچھ

عجیب فیل ہوا مگر پھر وہ اپنا وہم سمجھتی ہاں میں سر ہلاتی بولتی نیچے چلی

گئی جبکہ پیچھے ارین نے غصے سے اپنے پرفیوم کی شیشی دیوار میں مارتے

توڑ دی اور پھر غصے سے کمرے سے باہر نکل آیا ارین جیسے ہی لاؤنج میں

کی تھی گھر آتے ہی ادا کپڑے بدلتی کیچن میں گھس گئی ادا کو کیچن میں

جاتا دیکھ کر دائمہ سفا رانیہ مروا اور تالیہ بھی کیچن میں آگئیں

آپ لوگ رہنے دیں نہ بہرام نے دعوت کی ہے میں کر لونگی

ہاں اس حالت میں اتنا کام کرو بعد میں طبعیت بگڑی ہو گی

سب کو کیچن میں آتے کوئی نہ کوئی کام کرتے دیکھ کر ادا فوراً بولی تو دائمہ

نے فوراً جواب دیا جس پر ادا خاموشی سے دعوت کا کھانا بنانے لگی ابھی

سب لوگ کھانا بنا ہی رہی تھی کہ زرمینہ بیگم کیچن میں آئیں

کچھ کروانا ہے تو بتا دو ادا

جی کروانا ہے

زرمینہ بیگم کی بات سنتے ادا ہاں میں سر ہلاتی بولی تو سب نے پریشانی سے

ادا کو دیکھا جو انہیں تو کام کرنے سے منع کر رہی تھی اور زرمینہ بیگم کو

بول رہی تھی کام کروانا ہے

زرمینہ بیگم کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو زرمینہ بیگم مسکراتی کیچن سے چلی گئیں

کیا بات ہے آپ تو ادا کی مدد کرنے گئی تھیں

ہاں تو بھئی اس نے مجھے کام دے دیا ہے وہی کرنے آئی ہوں

کونسا کام؟

زرمینہ بیگم کو واپس لاؤنج میں آتا دیکھ کر بہرام پریشانی سے بولا تو زرمینہ بیگم نے صوفے پر بیٹھتے جواب دیا جس پر مرجان نے پریشانی سے سوال کیا

اس نے کہا ہے کیچن وہ کر لے گی میں اس کے مہمانوں کے پاس بیٹھ کر اچھی اچھی باتیں کروں

معجان کا سوال سنتے زرمینہ بیگم مسکراتے بولیں تو سب لوگ ہنسنے لگے

تبھی تالیہ نے لاؤنج میں آتے بہرام کو اشارہ کیا تو بہرام اٹھ کر اس کی طرف گیا

ادا بلا رہی ہے اندر

بہرام کو کھڑا ہوتا دیکھ کر ادا کھیر کا سامان رکھتی فوراً بولی تو بہرام نے ہاں میں سر ہلایا

لے جھلی میں ہوں نہ مجھے بول اسے ضرور پریشان کرنا ہے

امی بہرام کھیر بہت اچھی بناتے ہیں

بہرام بیٹا ہٹو میں کرتی ہوں

تبسم جو کیچن میں ابھی آئی تھیں ادا کی بات سنتے فوراً بولی تو ادا نے منہ بناتے جواب دیا جس پر تبسم اسے اگنور کرتی بہرام سے بولیں تو ادا نے تبسم کا ہاتھ پکڑا

اوہو امی ادھر آئیں دائمہ آپ بھی آئیں یہ پکڑیں مثالہ کاٹ کر دیں مجھے بریانی کا اور پھر سیلڈ بھی کاٹ دینا

ادا دائمہ اور تبسم کو لیجاتی کیچن کے باہر پڑی چھوٹی ٹیبل پر بیٹھاتی بولی تو تبسم اور دائمہ نے بریانی کا مثالہ کاٹنا شروع کیا جبکہ بہرام بازو ٹانکتا کھیر

زرخان جو ابھی ابھی کیچن میں آیا تھا بہرام کو کھیر بناتا دیکھ کر فوراً بولا تو

دائمہ اور تبسم نے اپنی ہنسی دبائی تبھی ادا آگے بڑھی

زیادہ خوش نہ ہوں یہ پکڑیں دھنیا اور پودینا کاٹ کر دیں

پر شہزادی مجھے نہیں آتا کاٹنا

تو یہ میرا مسئلہ نہیں ہے سیکھ لیں

ادا دھنیے پودینے کی باسکٹ زرخان کے ہاتھ میں پکڑاتی بولی تو زرخان منہ بناتے بولا جس پر ادا مڑتی ہاتھ سے باہر جانے کا اشارہ کرتی بولی تو بہرام نے قہقہ لگایا

کاش آتا ہی نہ کیچن میں

زرخان منہ بناتے بڑبڑاتا باہر نکلا اور جا کر تبسم اور دائمہ کے پاس بیٹھا

ویلکم ٹو آوور گینگ

تبسم مسکراتے بولی تو زرخان بھی مسکرانے لگا پھر دائمہ نے اسے دھنیا

ادا کیچن سے منہ نکالتی بولی تو زرخان ہنسی دباتے بولا جس پر دائمہ اور تبسم مسکرانے لگیں عادل جیسے ہی کیچن میں آیا تو ادا نے اسے چٹنی کا باؤل پکڑاتے کام پر لگایا جس پر عادل بھی بہرام کے پاس کھڑا ہوتا چٹنی مکس کرنے لگا سب لوگوں کو باری باری کیچن میں جاتا دیکھ کر سنان پریشانی سے کیچن کی طرف آیا تو اس کے ساتھ ساتھ ارین بھی آیا

یہ کھانا بنا رہے ہو یا کہیں لنگر لگانے لگے ہو جو سب ہی کیچن میں گھس گئے ہو

سنان جیسے ہی کیچن میں آیا تو سب کو کوئی نہ کوئی کام کرتا دیکھ کر فوراً بولا جس پر سب لوگ اس کی طرف متوجہ ہوئے

سنان کب لے کر جائیں گے مجھے یہاں سے دیکھیں مجھ سے یہ عورت کتنا کام کروا رہی ہے مجھے تو کام کرنا بھی نہیں آتا صحیح کہتے ہیں لوگ بھابھیاں ہوتی ہی ظالم ہیں

کوئی بات نہیں لیا جان آپ ابھی سے سیکھ لیں کیونکہ مجھے میڈ کے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں

نہیں نہ ابھی مجھے باہر لے کر جائیں اپنے ساتھ

سنان کے مسکرا کر بولنے پر تالیہ ہلکی سی آواز میں بولی تو سنان نے نفی میں سر ہلایا جبکہ سنان کو نفی کرتا دیکھ کر تالیہ کو غصہ آیا

تو ٹھیک ہے پھر آپ بھی کریں ہمارے ساتھ کام پکڑیں یہ پیاز کاٹیں

سنان کے نفی کرنے پر تالیہ غصے سے بولتی اپنا کام سنان پر ڈال گئی تالیہ کی چلاکی دیکھتے سب نے اپنی ہنسی دبائی جبکہ سنان نے پیاز کی ٹوکری جو تالیہ نے اسے پکڑائی تھی ہنستے ہوئے شیلف پر رکھی تو تالیہ کا منہ بنا پھر سنان نے مسکراتے ہوئے تالیہ کا ناک کھینچا اور کیچن سے باہر نکل گیا جبکہ ارین ابھی بھی وہیں کھڑا تھا

ادائے جاں یہ غلط ہے تم نے سب کو کام پر لگایا سنان کو کیوں نہیں لگایا

دیا اور ایک بار پھر پیاز کاٹنے لگی تو ادا گھوم کر ارین کے پاس آئی

آپ کو کھانا بنانا آتا ہے؟

ادا کی بات سنتے ارین نے نفی میں سر ہلایا تو ادا کچھ سوچنے لگی پھر اس نے ارین کو جوس بنانے کا کہا تو ارین ہاں میں سر ہلاتا انار کا جوس نکالنے لگا تقریباً دو گھنٹے میں دعوت کا سارا کھانا تیار ہو گیا جسے سب نے لاتے ٹیبل پر لگایا اور پھر سب نے کیچن میں کیا کیا ہوا پر باتیں کرتے کھانا انجوائے کیا کھانے کے بعد سب لوگ لاؤنج میں آکر بیٹھے تو ادا سیدھے آتی ارین کے سامنے کھڑی ہوئی

کیا آپ میرے ساتھ گول گپے کھانے چلیں گے؟

ادا کے سوال پر سب نے اسے دیکھا تبھی زرخان کو اپنے گول گپے کھانا یاد آیا تو زرخان فوراً کھڑا ہوا زرخان جیسے ہی کھڑا ہوا تو تالیہ نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا

تالیہ کی دھمکی سنتے زرخان غصے سے بولتا اپنی جگہ پر بیٹھا ارین کے ہاں میں سر ہلانے پر ادا خوش ہو گئی پھر سب بچے دھراجی گول گپے کھانے پہنچے گول گپوں کی دکان پر پہنچتے ہی سہیل نے زرخان کے سوا سب کے لیے گول گپے آرڈر کیے جیسے ہی گول گپے ان کی ٹیبل پر آئے تو ادا نے ارین کو دیکھا

آپ کو کھانے آتے ہیں؟

نہیں میں نے انہیں دیکھا ہی پہلی دفعہ ہے

کوئی بات نہیں میں سیکھا دیتی ہوں

ادا کے سوال پر ارین فوراً بولا تو ادا نے مسکراتے جواب دیا اور پھر اپنی پلیٹ ڈے ایک گول گپا اٹھاتے کھایا

تمہیں یہ بہت پسند ہے نہ بیوٹی؟

بہت زیادہ مزا آجاتا ہے مجھے کھا کر

ہوئے تھے مگر وہ اب بھی اپنی آنکھوں اور ناک سے نکلتے پانی کو صاف کرتے مسکرا رہا تھا صبح کی طرح غصہ نہیں تھا

بہت سپائسی ہے

اور مجھے سپائسی بہت پسند ہے

ارین کی بات سنتے ادا ہنستے بولی تو ارین بھی مسکرایا ان دونوں کو ہنستا دیکھ کر سب لوگ ہنسنے لگے سوائے بہرام کے ارین کی یہ حرکت بھلے سب کے لیے نارمل تھی مگر بہرام کے لیے نارمل نہیں تھی وہ ایک ایمپائر کا مالک تھا اور ارین کی اس حرکت کو نارملی لینا اس کے لیے بہت مشکل کام تھا سب لوگ گول گپے کھا کر واپس آئے تو بہرام ایک ضروری کال کرنے کے لیے پورچ میں ہی رک گیا سب کے اندر جانے کے بعد بہرام اپنی کال کرتا سب کے پیچھے لاؤنج میں آیا جہاں ادا کھڑی ارین کے تعاریفوں کے پل باندھ رہی تھی بہرما خاموشی سے کیچن

مگر میری جان لینا ضروری ہے

بہرام کے ادا کو بولنے پر ادا منہ بناتی بولی تو بہرام پیار سے بولتا ادا کے کان کے پاس جھکا

اگر تم شرافت سے دوائی لے لوگی تو شاید میں تمہیں روم میں ایک سرپرائز دوں جو تمہیں بہت پسند آئے گا

بہرام کے ادا کے کان کے پاس جھکتے کچھ بولنے پر جہاں سب لوگ مسکرائے وہیں ارین کا منہ بنا اسے کہاں قبول تھا ادا کے قریب کوئی بھی آئے بہرام کے ہلکی آواز میں پیار سے بولنے پر ادا خوش ہوتی فوراً سے اپنی دوائی کھا گئی

گڈ گرل

بہرام ادا کی ناک پر انگلی رکھتا بولا تو ادا نے مسکراتے بہرام کو دیکھا جبکہ اس سب میں بہرام نے ارین کے بدلتے تیور صاف محسوس کیے پھر

نہیں نہ بہرام پہلے میرا سرپرائز

اوکے جان

بہرام کی بات سنتے ادا بہرام کی گردن میں اپنے ہاتھوں کا ہار بناتی کھڑی ہوتی بولی تو بہرام نے مسکراتے جواب دیا اور پھر اس کے ساتھ کمرے کے اندر گیا کمرے میں جاتے ہی بہرام نے ادا کو ایک گفٹ باکس پکڑایا جسے ادا نے فوراً سے کھولا تو اس میں سے ادا کے لیے کچھ سوٹ اور بہت ساری چوکلیٹس کے ساتھ کچھ جیولری نکلی جسے دیکھ کر ادا خوش ہو گئی

پھر بہرام نے اسے ایک اینویلپ پکڑایا تو ادا نے فوراً سے اینویلپ پکڑتے کھولا ادا کو لگا شاید اس میں پیسے ہیں مگر اس میں سے عمرے کی چار ٹکٹس نکلتے دیکھ کر ادا خوش ہو گئی

میری طرف سے آپ کے لیے شادی کا تحفہ میری جان

بہرام یہ بہت اچھا ہے تھینکیو

پیکنگ کر لو سویٹ ہارٹ ہم لوگ اگلے مہینے عمرے پر جا رہے ہیں

مگر بہرام اس میں چار ٹکٹس کیوں ہیں؟

بہرام کی بات سنتے ادا نے ہنستے ہوئے ہاں میں سر ہلایا مگر پھر پریشانی سے سوال کیا تو بہرام نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا

سفا اور زرخان بھی ہمارے ساتھ جا رہے ہیں میں نے انہیں شادی کا کوئی تحفہ نہیں دیا تھا میں سگہ بڑا بھائی تھا میرا فرض بنتا تھا اس لیے میں نے ان کی بھی ٹکٹس بک کروا لی

ہم یہ ابھی دے کر آئیں انہیں

ادا کے سوال پر بہرام فوراً بولا تو ادا مسکراتے ہوئے بولی جس پر بہرام نے ہاں میں سر ہلایا تو ادا نے اس میں سے دو ٹکٹس نکالتے سنبھالی اور پھر اپنا دوپٹہ اٹھاتی بہرام کے ساتھ زرخان کے دروازے پر پہنچی اور دروازہ ناک کیا تو سفا نے دروازہ کھولا

زرخان کہاں ہے سفا؟

وہ زرخان واشروم میں ہیں چینج کر رہے ہیں آپ لوگ بیٹھیں نہ

بہرام کی بات سنتے ادا فوراً بولی اور پھر اس نے بیٹھنے کو کہا تو ادا اور

بہرام پاس پڑے صوفے پر بیٹھ گئے تبھی زرخان واشروم سے شرٹ

لیس باہر آیا تو ادا نے فوراً اپنی آنکھیں بند کی جبکہ زرخان اس بات سے

انجان کے بہرام اور ادا اس کے کمرے میں موجود ہیں اپنی دھن میں

لگا بال بنانے لگا شرٹ پہننے کی ضہمت نہ کی

جانو میں سوچ رہا تھا کیوں نہ آج۔۔۔

زرخان اپنے دھیان بولتے بولتے مڑا تو سامنے بہرام اور آنکھیں بند کیے

بیٹھی ادا کو دیکھ کر اس کی چلتی زبان کو بریک لگی

شرٹ پہن لے بھائی

میں نے باڈی دیکھانے کے لیے بنائی ہے شرٹ سے چھپ جاتی ہے

بہرام کی بات سنتے زرخان اپنے دونوں ہاتھ کھولتے بولا تو ادا منہ بناتی بولی

جس پر زرخان ہلکہ سا مسکرایا تو سفا نے زرخان کو شرٹ پکڑائی جسے

زرخان نے فوراً زیب تن کی

شہزادی کھول لو آنکھیں میں نے شرٹ پہن لی ہے

زرخان کی بات سنتے پہلے ادا نے اپنی ایک آنکھ ہلکی سی کھولی زرخان کو

شرٹ پہنے دیکھ کر ادا نے فوراً اپنی دونوں آنکھیں کھولی تو زرخان نے قہقہ

لگایا اور پھر اپنی روم فریج کی طرف گیا

شہزادی وائٹ اورینج بلیک؟

وہ کیا ہے؟

زرخان روم فریج کے آگے بیٹھتا بولا تو ادا نے پریشانی سے سوال کیا

بھابھی کوک سپرائٹ یا مرینڈا

مرینڈا

دی جبکہ اپنے اور بہرام کے لیے سٹینگ لاتا بہرام کو پکڑا گیا

بہرام مجھے بھی ٹیسٹ کرنی ہے وہ

نہیں یہ صرف جینٹس پیتے ہیں

اوکے

ادا کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو ادا منہ بناتی بولی پھر اس نے اینویلپ

سفا کی طرف بڑھایا

سفا یہ میرے اور بہرام کی طرف سے تمہیں اور زرخان بھائی کو شادی

کا گفٹ

بھابھی اس کی کیا ضرورت تھی

جب بڑا بھائی کچھ دے تو فوراً رکھ لیتے ہیں نخرے نہیں کرتے

ادا کی بات سنتے سفا فوراً بولی تو بہرام نے مسکراتے جواب دیا جس پر

سفا نے فوراً اینویلپ پکڑتے کھولا

تھینکس بھائی

بھائی کو تھینکس نہیں کہتے

زرخان کی بات سنتے بہرام مسکراتے بولا

آپ لوگ بھی ساتھ جائیں گے نہ؟

ہاں ہم بھی ساتھ جا رہے ہیں کتنا مزا آئے گا

سفا کے سوال پر ادا خوش ہوتی بولی تو سب لوگ مسکرانے لگے پھر

ادا اور بہرام چند لمحے سفا اور زرخان سے باتیں کرتے واپس اپنے کمرے

میں آگئے کمرے میں آتے ہی بہرام اور ادا بھی چینج کرتے بیڈ پر بیٹھے تو

ادا نے بہرام کے سینے پر سر رکھا

بہرام

جی جانِ بہرام

ادا کے بہرام کو بلانے پر بہرام مسکراتے بولا تو ادا نے سر اٹھاتے بہرام

ادا کے سوال پر بہرام نے الٹا سوال کیا تو ادا نے فوراً اپنا سر جھکایا

آپ بابا بننے والے ہیں اس بات پر

جانِ بہرام میں بہت خوش ہوں اس بات پر بس مجھے اپنی جیسی ایک

معصوم سے ننھی سی ادا دے دینا

مگر مجھے ننھا سا بہرام چاہئیے

ادا کی بات سنتے بہرام مسکراتے بولا تو ادا بہرام کی شرٹ کے بٹن سے

کھیلتی منہ بناتی بولی

بس جو بھی ہو میں چاہتا ہوں صحت مند اور تندرست ہو

ہم ہمارے بے بی کا نام کیا رکھیں گے ؟

ہمم یہ تو وقت پر ڈیسائیڈ کریں گے

بہرام کی بات سنتے ادا ایکسائیٹڈ سی بولی تو بہرام نے کچھ سوچتے جواب دیا

جس پر ادا ہاں میں سر ہلاتی مسکراتی ہوئی بہرام کے سینے پر سر رکھ کر لیٹ

زرخان آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں؟

کس بات پر اور کیا میں تمہیں ناراض لگ رہا ہوں؟

سفا کے سوال پر زرخان جو موبائل میں اپنے سٹاکس دیکھنے میں مصروف تھا فوراً سوال کر گیا جس پر سفا نے نفی میں سر ہلایا

مجھے لگا میری لوٹ والی بات سن کر آپ ناراض ہو گئے

سفا ڈارلنگ تم شادی سے پہلے کیا کرتی تھی مجھے فکر نہیں شادی کے بعد کیا کر رہی ہو اس کی فکر ہے اس لیے اب اپنا پاسٹ بھول جاؤ اور اپنے پریزینٹ کی فکر کرو تاکہ فیوچر بیٹر ہو سکے

سفا کی بات سنتے زرخان مسکراتے بولا تو سفا نے مسکراتے اثبات میں سر ہلایا اور پھر زرخان کے سینے پر سر رکھتی اس کے موبائل کو دیکھنے لگی

زرخان آپ کیا ہر وقت یہ اوپر نیچے ہوتی نکتوں والی لائینوں کو دیکھتے رہتے ہیں کچھ اور نہیں کرتے

سفا کے ٹریڈنگ کو دیکھ کر منہ بنا کر بولنے پر زرخان مسکراتے بولا تو سفا شرارت سے بولی

اسے رومینس کہتے ہیں ڈارلنگ

زرخان کی بات سنتے سفا نے ہنستے ہوئے آنکھیں بند کی اور پھر چند پل میں سو گئی جبکہ زرخان جو موبائل پر ٹریڈنگ کر رہا تھا کچھ لمحوں بعد وہ بھی اپنا موبائل رکھتا سفا کو اپنی باہوں میں بھرتا نیند کی گہری وادیوں میں اتر گیا

آج سنان اور تالیہ کا نکاح اور مہندی کا دن تھا سب لوگ بہت خوش تھے تالیہ مہندی رنگ کے کامدار لہنگا چولی میں سنہرے بالوں میں ماتھا پٹی پہنے غضب ڈھا رہی تھی سنان نے بھی مہندی رنگ کی شلوار قمیض کے اوپر گولڈن ویسٹ کوٹ پہنی تھی جو سنان کی پرسنیلٹی کو مزید چار چاند لگا رہی تھی مہندی اور نکاح کا فنکشن زرمینہ بیگم کی خواہش پر آیاز منزل کے لان

والے ملٹی رنگ لہنگے کے ساتھ چولی پہنی تھی جبکہ سب مردوں نے کھڑے پجامے کے ساتھ قمیض پہنی تھی عنایہ اور عائشہ نے بھی لہنگا چولی پہنا تھا جبکہ دائمہ زرمینہ بیگم ساجدہ بی بی تبسم اور ربینہ نے ایک جیسی پیرٹ گرین رنگ کی نیٹ کی شلوار قمیض پہنی تھی سب مہمان فنکشن میں آ چکے تھے جب ادا رانیہ سفا اور مرجان تالیہ کو لیتی لان میں داخل ہوئیں اور پھر اسے لیجاتے سٹیج پر بیٹھایا تو دائمہ نے سب سے پہلے تالیہ کی نظر اتاری پھر مولوی صاحب نے تالیہ اور سنان کا نکاح پڑھوانا شروع کیا

سنان صاحب یہاں آپ کے باپ کا نام غلط لکھا ہے اور آیاز خانزادہ کا نام آپ کی بیگم کے باپ کی جگہ لکھا ہے

صحیح لکھا ہے جیسا لکھا ہے آپ ویسا ہی پڑھائیں

مولوی صاحب کی بات سنتے سنان فوراً بولا تو مولوی نے ہاں میں سر ہلاتے نکاح شروع کیا

مولوی صاحب کی بات سنتے سنان کہیں کھو سا گیا تو مولوی صاحب نے دوبارہ پوچھا جبکہ سنان کو کوئی جواب نہ دیتے دیکھ کر سب لوگ پریشان ہوئے پھر دائمہ گھوم کر سنان کے پاس آئی

سنان بیٹا بولو قبول ہے

دائمہ کی بات سنتے سنان جو کسی گہری سوچ میں گم تھا ایک جھٹکے سے ہوش میں آیا اور پھر دائمہ کو دیکھ کر ہلکہ سا مسکرایا تو دائمہ بھی مسکرائی

قبول ہے! قبول ہے! قبول ہے!

سنان کے نکاح قبول کرنے پر مولوی صاحب نے فوراً سے نکاح پیپرز پر سائین کروائے اور پھر گھوم کر مولوی صاحب تالیہ کی طرف آئے

تالیہ خانزادہ ولد آیاز خانزادہ آپ کا نکاح سنان ملک ولد شعیب ملک سے بعیوض چالیس کروڑ روپے سیقہ رائج الوقت ادا کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

کریں میرا پہلے ہی مجھے صدمہ لگا کہ رخصتی کل ہو گی آج نہیں بھلا۔۔

مولوی صاحب کے سوال پر تالیہ نے نان سٹاپ بولنا شروع کیا تو سب نے اپنی ہنسی دبائی جبکہ بہرام جو تالیہ کے پیچھے کھڑا تھا فوراً سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے مسکراتا ہوا اس کے کندھے پر زور دیتے اسے خاموش کروایا

اگر تم نہیں چاہتی کہ میں تمہاری شادی کینسل کر دوں تو خاموشی سے بیٹھو بہرام کے جھک کر تالیہ کے کان میں دھمکی دینے پر تالیہ سٹیچو بن گئی اسے اپنی جگہ سے بلکل نہ ہلتے نہ پلکیں جھپکاتے دیکھ کر سب نے اپنی ہنسی دبائی تو بہرام ایک بار پھر تالیہ کے پاس جھکا

تالیہ جان بولو قبول ہے

تالیہ جان بولو قبول ہے

بہرام کی بات سنتے تالیہ نے بنا سوچے سمجھے بات دہرائی تو زرخان نے قہقہ

تالیہ بیٹا صرف قبول ہے بولو

دائمہ کی بات سنتے تالیہ نے پھر بات دہرائی تو لان میں سب کا قہقہ لگا جبکہ مولوی صاحب تو اس آفت دلہن کو دیکھ کر رہ گئے

اوہو دائمہ ایسے نہیں میں بتاتی ہوں کیسے ہٹیں آپ

مرجان دائمہ کو بولتی تالیہ کے پاس جھکی

تین بار قبول ہے بولو بس

تین بار قبول ہے بولو بس

مرجان کی بات سنتے تالیہ نے پھر وہی کیا تو بہرام کو اب کی بار غصہ آیا

کوئی شادی نہیں ہونی رہنے دو

نہیں نہیں ایسے کیسے تالیہ بھوتنی تنگ مت کرو تمہارا بھائی پاگل سانڈھ ہے ابھی کے ابھی شادی روک دے گا قبول ہے! قبول ہے! قبول ہے! بولو

بہرام کی بات سنتے تالیہ کا منہ بنا تو ادا آگے بڑھتی بولی جس پر بہرام نے اسے

گھور کر دیکھا

تالیہ خانزادہ ولد آیاز خانزادہ آپ کا نکاح سنان ملک ولد شعیب ملک سے بعیوض چالیس کروڑ روپے سیقہ رائج الوقت ادا کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

بولا تو قبول ہے! قبول ہے! قبول ہے!

مولوی صاحب کے بولنے پر تالیہ فوراً بولی تو مولوی صاحب نے تالیہ سے سائین کرواتے دعا کی اور پھر نکاح کی مبارک دیتے چلے گئے جبکہ نکاح ہوتا دیکھ کر تالیہ نے شکر کا کلمہ پڑھا تبھی سنان گھوم کر تالیہ کی سائیڈ پر آیا اور زرمینہ بیگم کے گلے لگا

مبارک ہو سنان

آپ کو بھی مبارک ہو موم

مجھے بھی مبارک ہو

زرمینہ بیگم کی بات سنتے سنان مسکراتے بولا تو تالیہ اپنی دونوں بازو کھولتی سنان کے گلے لگانے کے لیے آگے بڑھتی ہو کی جب بیچ میں ہی بہرام آ گیا بہرام کی گھوری دیکھتے تالیہ نے ایسے ظاہر کیا جیسے وہ اسے نہیں دیکھ رہی مگر پھر اس کا رخ اچانک سنان سے زرمینہ بیگم کی طرف ہوا تو زرمینہ بیگم نے ہنسی دباتے اسے گلے سے لگاتے پیار کیا

امی آپ کا بیٹا بہت گندا ہے مجھے میرے شوہر کو مبارک بھی نہیں دینے دے رہا

کوئی بات نہیں لیا تم کل رات کو مبارک دے دینا

تالیہ کی بات سنتے مرجان فوراً بولی تو تالیہ نے منہ بنایا پھر تالیہ اور سنان کو ایک ساتھ بیٹھایا اور مہندی کی رسم شروع کی ساجدہ بی بی اور مروا نے سب سے پہلے رسم کی پھر زرمینہ بیگم اور دائمہ نے اس کے بعد باقی سب نے بھی رسم ادا کی اور پھر کھانا کھاتے سب مہمانوں نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی جبکہ گھر والے سب ابھی بھی آیاز منزل میں ہی موجود تھے سب لوگ لان میں شادی کے کپڑوں میں ہی بیٹھے باتوں میں مصروف ہوئے تو سنان کو ایک کال آئی جس پر سنان فون کان سے لگاتا اندر لاؤنج کی طرف بڑھا

میں کپڑے بدل کر آتی ہوں لہنگا بہت ہیوی ہے

تالیہ کے منہ بنا کر بولنے پر سب نے ہاں میں سر ہلایا تو تالیہ فوراً سے اٹھ کر اندر لاؤنج میں گئی جہاں سنان کھڑا فون پر بات کر رہا تھا سنان کو کھڑا دیکھ کر تالیہ خوش ہوتی سنان کے پیچھے آکر کھڑی ہوئی پھر اس نے نظریں گھوما کر ادھر اُدھر دیکھا لاؤنج میں خود کو اور سنان کو اکیلا پا کر تالیہ خوش ہو گئی پھر اس نے گلا کھنگھارتے سنان کو خود کی طرف متوجہ کیا سنان جو فون پر بات کر چکا تھا اپنے پیچھے ڈے آواز سنتے فوراً پلٹا اپنے سامنے تالیہ کو دیکھتے سنان نے مسکراتے آئیبرو اچکائی

ہمارا نکاح ہو گیا ہے اب میں آپ کی بیوی ہوں آپ مجھے مبارکباد بھی نہیں دیں گے کیا؟

میں دیتا ہوں تمہیں مبارکباد

تالیہ کی بات سنتے لاؤنج میں سب کے ساتھ داخل ہوتا بہرام فوراً بولا تو تالیہ کو اپنی شامت آتی محسوس ہوئی بس پھر کیا تھا چمبک کا دوسرا نام تالیہ تھا اس سے پہلے کے بہرام مزید کچھ بولتا تالیہ بھاگ کر بہرام کے گلے میں اپنے ہاتھوں کا ہار ڈال گئی جبکہ تالیہ کا چمبک فیچر سٹارٹ ہوتے دیکھ کر زرخان

نے قہقہ لگایا

اگر تم سمجھ رہی ہو کہ میں تمہیں معاف کر دونگا تو یہ تمہاری سب سے بڑی بھول ہے مس چمبکیا بھوتنی سزا تو تمہیں ملے گی جاؤ پہلے کپڑے بدل کر آؤ

بہرام کی بات سنتے تالیہ نے معصوم سا منہ بناتے بہرام کو دیکھا جس پر بہرام نے مسکراتے نفی میں سر ہلایا تو تالیہ منہ بناتی مرجان کے ساتھ کپڑے بدلنے چلی گئی

سردارنی یہ کیا بات ہوئی بھائی مجھے سنان سے مبارک کیوں نہیں لینے دے رہے میں ان کی بیوی ہوں اب

ہاں لیا مگر ابھی تمہاری رخصتی نہیں ہوئی ہے بس اس لیے بھائی ایسا کر رہا ہے اور کوئی وجہ نہیں ہے

تالیہ کی بات سنتے مرجان فوراً بولی تو تالیہ منہ بناتی اپنے کمرے میں گئی جبکہ مرجان اپنے کمرے میں گئی اور پھر ٹھیک پندرہ منٹ بعد وہ دونوں کپڑے چینج کرتی لاؤنج میں آئیں جہاں سب لوگ بیٹھے باتوں میں مصروف تھے

تالیہ سب کے لیے چائے بنا لاؤ

مگر وہ ادائے جاں کا کام ہے

کچھ کہا تم نے؟

بہرام کی بات سنتے تالیہ فوراً بولی تو بہرام نے ایک بار پھر سوال کیا

نہیں تو میں تو کچھ بھی نہیں بولی جا رہی ہوں چائے بنانے

بہرام کا سوال سنتے تالیہ فوراً بولتی اٹھ کر کیچن میں آئی اور سب کے لیے چائے بنانے لگی

بس بھی کرو بہرام

موم مجھے مزا آ رہا ہے آپ کی بیٹی کو تنگ کرنے میں

زرمینہ بیگم کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو سب لوگ ہنسنے لگے تبھی تالیہ چائے لے آئی اور پھر سب کو ان کی چائے پکڑائی

مروا اپنے بھائی کو چائے دو

جی بھائی

تالیہ کو چائے اٹھاتے سنان کی طرف مڑتے دیکھ کر بہرام فوراً بولا تو مروا نے مسکراتے جواب دیا اور تالیہ کے ہاتھ ہاتھ سے چائے پکڑتی سنان کو پکڑا گئی جبکہ یہ تالیہ کی آخری حد تھی وہ غصے سے اپنا چائے کا کپ لاتی ٹیبل پر پٹکتی بہرام کی گود میں تقریباً چھلانگ لگاتے بیٹھی

آ موٹی عورت ٹانگ توڑ دی میری

کوئی بات نہیں بھیا میں تو کل چلی جاؤنگی نہ یہاں سے اب برداشت کرو مجھے

بہرام کے اونچی آواز میں بولنے پر تالیہ نے فوراً جواب دیا اور پھر ٹیبل پر پڑی میٹھائی کی پلیٹ سے ایک پیس اٹھاتے بہرام کے منہ میں ٹھونسا

لو بھائی بہن کی شادی کی میٹھائی کھاؤ

تالیہ میرے شوہر کو بخش دو

ادائے جاں تم بیچ میں نہ آؤ آج میں اس کی ساری بھائی گری نکالتی ہوں لو اور ٹھوسو میٹھائی

تالیہ نے غصے سے بولتے میٹھائی کا پیس بہرام کے منہ میں زبردستی ڈالا تو بہرام نے معصوم سی شکل بناتے ادا کو دیکھا جس پر ادا فوراً تالیہ کے پاس پہنچتی بولی تو تالیہ نے ادا کو جواب دیتے ایک اور میٹھائی کا پیس بہرام کے منہ میں ٹھونسا جبکہ تالیہ کے ہاتھوں بہرام کی درگت بنتے دیکھ کر جہاں سب نے قہقہ لگایا وہیں ادا نے پریشانی سے بہرام کو دیکھا وہ اچھے سے جانتی تھی بہرام کو میٹھائی بلکل پسند نہیں تھی مگر تالیہ سے بچانے کا اسے کوئی اور طریقہ بھی تو نہیں مل رہا تھا ابھی تالیہ نے چائے کا سیپ پی کر اپنا کپ ٹیبل پر رکھا ہی تھا کہ بہرام نے

ایک جھٹکے سے تالیہ کو صوفے پر لیٹایا اور اس کے دونوں ہاتھ اس کے پیٹ پر باندھے تو تالیہ نے چلانا شروع کیا

اے جن چھوڑ مجھے

آج ہم تم سے اپنے سارے بدلے لیں گے

نہیں تم دونوں ایسا نہیں کرو گے میرے اتنے اچھے پیارے بھائی ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ

تالیہ کے چلانے پر بہرام نے قہقہ لگایا جبکہ زرخان تالیہ کو قابو ہوتے دیکھ کر فوراً سے اس کے سر پر پہنچتا بولا تو تالیہ نے ان دونوں کے ارادے سمجھتے فوراً انہیں مکھن لگایا جس پر بہرام اور زرخان دونوں نے نفی میں سر ہلایا

نہ بھائی دیکھ میں میٹھائی نہیں کھاتی میری فیگر خراب ہو جانی کل میری رخصتی ہے کیا سوچے گا تمہارا بہنوئی کہ کتنی موٹی ہے میری بیوی نہ بھائی ایسا نہ کر پلیز

بہرام کا ہاتھ میٹھائی کی طرف جاتا دیکھ کر تالیہ فوراً بولی جسے بہرام نے اگنور کرتے فوراً میٹھائی کا پیس اٹھایا تو تالیہ نے اپنا منہ زور سے بند کیا جبکہ زرخان نے زبردستی اس کا منہ کھولا تو بہرام نے میٹھائی کا ٹکرا اس کے منہ میں ڈالا اب بھلا ان دو ہٹے کٹے باڈی بلڈر بھائیوں کے آگے نازک سی تالیہ کیا کر لیتی مجبوری میں

اسے میٹھائی کا پیس کھانا پڑا بہرام اور زرخان نے جب تک تالیہ کو میٹھائی کی پلیٹ ختم نہ کروا لی انہیں بھی سکون نہ آیا جبکہ تالیہ پاؤں مارتی ان دونوں جنوں سے اپنا آپ چھڑانے کی ناکام کوشش کرتی میٹھائی کھانے لگی

شاباش میرا بچہ ایسے ہی بھائی کو تنگ کیا کر آئندہ بھی ایسے ہی تجھے زبردستی کھلا کھلا کر ہم دونوں موٹا تازہ کر دیں گے

بہرام کی بات سنتے تالیہ نے منہ بنایا تو بہرام اور زرخان نے اسے چھوڑا پھر کیا تھا تالیہ کو اپنا بدلہ تو ان دونوں سے لینا ہی تھا تو تالیہ فوراً اٹھتی سیدھی سفا کے پہنچی اور اس کے گال پر زور سے کس کی تو زرخان کا منہ کھلا جبکہ تالیہ بنا ایک منٹ کا وقت ضائع کرتے سیدھی ادا کے پاس پہنچی اور چونکہ بہرام نے اسے قابو کرتے زبردستی میٹھائی کھلائی تھی جبکہ زرخان نے صرف بہرام کی مدد کی تھی تو تالیہ میڈم نے ادا سے اپنا حساب بےباک کیا تالیہ نے ادا کے گال پر زور سے کس کرتے اس کے دونوں سائیڈوں کے گال لال کیے تو ادا نے چلاتے رونا شروع کیا جس پر بہرام کا منہ کھلا

بھوتنی تم روکو تمہیں میں بتاتا ہوں

ادا کو روتے دیکھ بہرام چلاتا فوراً سے ادا کے پاس پہنچتا اسے اپنے ساتھ لگا گیا

جبکہ پچیس سالہ تالیہ کسی پانچ سال کی بچی کی طرح بہرام کو منہ چڑھاتی فوراً

زرمینہ بیگم کے پیچھے چھپی تو سب نے قہقہ لگایا

بس کر دو بچوں والی حرکتیں بڑی ہو گئی ہو تم

اچھا اپنے جن بیٹوں کو سمجھائے نہ مجھے کیوں تنگ کیا انہوں نے

زرمینہ بیگم کی بات سنتے تالیہ منہ بناتی بولی تبھی عائشہ لاؤنج میں داخل ہوئی عائشہ کو لاؤنج میں

دیکھ کر تالیہ نے فوراً عائشہ کو بھی کس کیا

گندی میری گال گندی کر دی بھوتنی

عائشہ کے چلانے اور رونے پر بہرام نے فوراً زرخان کو اشارہ کیا جس پر

زرخان ہاں میں سر ہلاتا آگے بڑھا اور پھر اس نے تالیہ کو بازو سے پکڑتے

قابو کیا

زار چھوڑو مجھے ورنہ

ورنہ کیا بھوتنی تم ہمیں بہت تنگ کر رہی ہو آج نہیں چھوڑوں گا میں

تمہیں میری عاشی جان کو بھی تنگ کیا تم نے

تالیہ کے دھمکی دینے پر زرخان فوراً بولا تو تالیہ ہلکہ سا مسکرائی اور پھر

اس نے زور سے زرخان کے پاؤں پر اپنا پاؤں مارا تو زرخان کی چیخیں

آیاز منزل کے لاؤنج میں گونجنے لگیں جبکہ تالیہ نے زرخان کو دیکھتے قہقہ لگایا تبھی بہرام آگے بڑھا

بس کرو اب تم لوگ بچوں کی طرح لڑ رہے ہو چلو اپنے اپنے گھر چلو کل بارات بھی ہے تالیہ کی آرام کرو گے تو جلدی اٹھو گے

شکر ہے یہ بھوتنی جائے گی یہاں سے سنان بھیا آپ جب شادی بعد آؤ گے تو اس بھوتنی کو سٹور میں بند کر کے آنا

اس ڈے پہلے کے بہرام تالیہ تک پہنچتا زرمینہ بیگم فوراً بولی تو عائشہ نے غصے سے سنان کو کہا جس پر سنان نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے سنان مروا اور ساجدہ بی بی خانزادہ ہاؤس چلے گئے مرجان سہیل اور زوبیا کل صبح صبح آنے کا وعدہ کرتے آفندی ہاؤس چلے گئے جبکہ باقی سب لوگ بہرام ویلا آ گئے

بہرام ویلا پہنچتے ہی سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں گئے جبکہ ادا اپنے لیے کچھ کھانے کا ڈھونڈتی کیچن میں آگئی ادا کو کیچن میں جاتا دیکھ کر ارین بھی اس کے پیچھے پیچھے کیچن میں آیا تو ادا کے ساتھ ساتھ سفا کو بھی کیچن میں دیکھتے حیران ہوا

آپ کو کچھ چاہئیے تھا؟

جی وہ مجھے بھوک لگ رہی تھی کچھ کھانے کو دیکھنے آیا تھا

بھوک تو مجھے بھی لگ رہی ہے مگر کچھ بھی نہیں ہے کھانے کو

سفا کے سوال پر ارین فوراً بولا تو ادا نے منہ بناتے جواب دیا تبھی بہرام اور زرخان کیچن میں داخل ہوئے

کیا ہو رہا ہے؟

وہ مجھے بھابھی اور ارین بھائی کو بھوک لگی ہے زرخان آپ کچھ آرڈر کر دیں نہ

ارین کو سفا اور ادا کے ساتھ کیچن میں دیکھ کر زرخان فوراً بولا تو سفا نے منہ بناتے جواب دیا

کوئی بات نہیں باہر آ جاؤ میں آرڈر کر دیتا ہوں

بہرام کی بات سنتے سفا اور ادا خوش ہوتی باہر نکلی جبکہ ارین سب کو یہاں دیکھتے جل بھن گیا وہ تو ادا کے ساتھ کچھ وقت اکیلے میں گزارنا چاہتا تھا سب کو باہر جاتا دیکھ کر ارین بھی منہ بسوڑتا غصے سے باہر نکلا اور پھر لاؤنج میں آتا ادا کے سامنے بیٹھا جو بہرام کے ساتھ بیٹھی بہرام کو آرڈر

کرتا دیکھ رہی تھی

سو برو تم لوگ یہاں کب تک ہو آئی مین واپسی ٹکٹس بک تو نہیں کروائیں

نہ ہمیں گھومنا پھرنا بھی ہے

ارین کو مسلسل ادا کو گھورتے دیکھ کر زرخان کو غصہ آیا آخر وہ بھی اس

کی ننھی سی معصوم شہزادی تھی پھر ارین کا دھیان ادا سے ہٹانے کے

لیے زرخان نے جان بوجھ کر بات کرنے کا بہانہ نکالا تو ارین ادا کو چھوڑتا

زرخان کی طرف متوجہ ہوا

بس تالیہ اور سنان بھائی کا ولیمہ سنڈے کو ہے پھر میں تو ٹیوزڈے کو

واپس چلا جاؤنگا شوروم کی وجہ سے مگر موم عادل اور مروا کی شادی کے

بعد واپس جائیں گی

تو یار تم رک جاتے عادل اور مروا کی شادی کر کے جاتے

نہیں شوروم کا بہت کام پینڈنگ پر جا رہا ہے تو مجھے واپس جانا ہو گا

ارین کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو ارین نے مسکراتے جواب دیا تبھی

ادا اٹھتی اندر گئی تو سفا بھی ادا کے پیچھے پیچھے اندر گئی جبکہ زرخان اور

بہرام کی باتوں نے ارین کو اپنی جگہ سے اٹھنے نہ دیا تقریباً آدھے گھنٹے تک

ان کا آرڈر آ گیا جسے ان پانچوں نے ادا اور سفا کی باتوں سے انجوائے کیا اور پھر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے بہرام کو ادا کے ساتھ کمرے میں جاتے دیکھ کر ارین نے اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچیں اور پھر وہ غصے سے بہرام ویلا سے نکلتا سیدھا شکنتلا بائی کے کوٹھے پر پہنچا

تو یہاں کیا کر رہا ہے؟

تیری اس حسینہ نے پاگل کر دیا ہے مجھے اب میری رات گزارنے کا بندوبست کر جلدی

ارین کو اپنے کوٹھے پر دیکھتے شکنتلا پریشانی سے بولی تو ارین نے غصے سے جواب دیا

تو بیٹھ کرتی ہے میں کچھ دیکھتی ہوں کوئی فارغ ہے یا نہیں

سن اگر خوبصورت نہ ہوئی تو تجھے اوپر پہنچانے میں ایک منٹ نہیں لگے گا مجھے

شکنتلا کے کوٹھے ہر تجھے حسن ہی ملے گا فکر نہ کر آتی ہے میں

شکنتلا بائی کی بات سنتے ارین ایک بار پھر غصے سے بولا تو شکنتلا بائی اسے جواب دیتی اٹھ کر اندر گئی اور پھر پورے دو منٹ بعد ایک لڑکی کے

ساتھ باہر آئی لڑکی دیکھنے کے بعد ارین کے کچھ نہ بولنے پر شکنتلا نے اس لڑکی کو اشارہ کیا تو وہ لڑکی واپس اندر کو بڑھی جبکہ اس کے پیچھے پیچھے ہی ارین بھی اندر کو بڑھا تو شکنتلا نے ارین کی پشت کو گھورا

پاگلوں کا خاندان ہے ایک کہتا ہے وہ لڑکی اس کی عزت ہے دوسرا کہتا ہے اگر اس لڑکی کے نام کو بھی پہچانا تو تیرے گھر میں گھس کر تجھے ماروں گا اور یہ تیسرا کہتا ہے اس لڑکی نے اسے پاگل کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے اسے رات گزارنے کے لیے بھی دوسری لڑکی چاہئیے کہاں پھنس گئی رے تو شکنتلا سارا کیا دھرا اس کتے شان کا ہے منحوس انسان دھندا مندا کر کے رکھا ہے سارے کا سارا جان کے لالے الگ پڑے ہیں منحوس کی وجہ سے

شکنتلا منہ میں بڑبڑاتی ایک دفعہ پھر اپنی جگہ پر بیٹھتی حقہ پھونکنے لگی اس بات سے انجان کہ جس لڑکی کے بارے میں وہ بات کر رہی ہے جلد وہی لڑکی اس کا کوٹھا بند کروائے گی

سفا اور زرخان جیسے ہی اپنے کمرے میں آئے تو زرخان کپڑے بدلتا بیڈ پر پریشانی سے بیٹھا اس کے زہن سے ارین کا ادا کو گھورنا نکل ہی نہیں

رہا تھا زرخان کو پریشان دیکھتے سفا زرخان کے پاس آکر بیٹھتی اس کے کندھے پر سر رکھ گئی

کیا ہوا زار آپ پریشان لگ رہے ہیں؟

کچھ نہیں سفا جان بس کچھ سٹاکس کی ٹینشن ہے تم ایک کام کرو کپڑے بدل کر فریش ہو جاؤ میں تب تک بھائی سے ان کی کمپنی کے کچھ سٹاکس کی بات کر کے آتا ہوں

سفا کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو سفا نے سر اٹھاتے زرخان کو دیکھا پھر مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تو زرخان اٹھ کر کمرے سے باہر نکلا جبکہ سفا کپڑے بدلنے چلی گئی زرخان اپنے کمرے سے نکلتا سیدھا بہرام کے کمرے کے باہر آتا دروازہ نوک کر گیا جس پر بہرام نے دروازہ کھولا

کیا بات ہے زرخان اتنی رات کو تم یہاں؟

جی بھائی مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی

اپنے دروازے پر رات کے دو بجے زرخان کو دیکھتے بہرام نے پریشانی سے سوال کیا تو زرخان نے فوراً جواب دیا جس پر بہرام نے کمرے کا دروازہ کھولا

آؤ اندر آؤ بیٹھ کر بات کرتے ہیں

نہیں بھائی مجھے اکیلے بات کرنی ہے آپ ٹیرس پر آ جائیں

دروازہ کھولتے ہی بہرام فوراً بولا تو زرخان نے پریشانی سے جواب دیا جس پر بہرام نے نا سمجھی سے ہاں میں سر ہلایا تو زرخان فوراً سے ٹیرس کی طرف بڑھ گیا

بھائی غصہ نہیں کرنا مگر مجھے ارین کچھ ٹھیک نہیں لگا

کیا مطلب ہم سب میں سب سے زیادہ اس کی تم سے بنتی ہے اور تم ہی یہ بات بوک رہے ہو

زرخان کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو زرخان کچھ خاموش ہوا

بھائی وہ آج ادا بھابھی کو بہت عجیب طریقے سے دیکھ رہا تھا مجھے اس کا یوں دیکھنا کچھ ٹھیک نہیں لگا

تمہارا وہم ہو گا زرخان تم فکر مت کرو ویسے بھی وہ دو دن بعد چلا جائے گا اور پھر اتنی جلدی واپس بھی نہیں آنے والا

زرخان کے اپنا خدشہ بتانے پر بہرام اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولا تو زرخان نے ہاں میں سر ہلایا

چلو اب سو جاؤ صبح جلدی اٹھنا ہے موم غصہ کریں گی

جی بھائی گڈ نائٹ

گڈ نائٹ

بہرام کی بات سنتے زرخان مسکراتے بہرام کے گلے لگتا بولا تو بہرام نے بھی فوراً اسے گلے لگاتے جواب دیا اور پھر اپنے کمرے میں چلا گیا تو بہرام بھی فوراً اپنے کمرے میں آ گیا جہاں ادا بیڈ پر لیٹی اس کا انتظار کرتی کرتی گہری نیند سو چکی تھی ادا کو سوتے دیکھ کر بہرام بھی اس کے ساتھ بیڈ پر لیٹتا جلد سو گیا

آج سنان اور تالیہ کی بارات کا دن تھا سب لوگ صبح جلدی اٹھے تھے اور پھر سب لیڈیز اپنے کام مکمل کرتی پارلر چلی گئیں تھیں جبکہ زرمینہ بیگم دائمہ تبسم اور ربینہ ارین سہیل بہرام اور زرخان کے ساتھ گھر پر موجود تھیں آج بہرام اور زرخان زرمینہ بیگم کو کچھ بجھے بجھے سے لگ رہے تھے وہ ماں تھیں کیسے نہ اپنے بچوں کو نوٹ کرتیں

بہرام زرخان بات سنو میری

زرمینہ بیگم کے بلانے پر زرخان اور بہرام دونوں زرمینہ بیگم کے پاس آ کر بیٹھ گئے

جی مما

کیا ہوا ہے بیٹا تم دونوں مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے؟

زرخان کی بات سنتے زرمینہ بیگم فوراً بولی تو بہرام ہلکہ سا مسکرایا

آپ کو کیسے پتہ چلا؟

میں ماں ہوں تم دونوں کی مجھے نہ پتہ چلتا تو کسے چلتا کیا ہوا ہے بتاؤ؟

بہرام کے سوال پر زرمینہ بیگم نے فوراً جواب دیتے ایک بار پھر پریشانی سے سوال کیا

موم کچھ نہیں ہوا ہم ٹھیک ہیں

ہاں مما ہم ٹھیک ہیں بس آج ہماری چمبکیا بھوتنی بھی چلی جائے گی اس لیے تھوڑے سے اپسیٹ ہیں بس

مجھے ڈرا دیا تم دونوں نے ایسے اداس نہیں ہوتے بس دعا کرتے ہیں کہ اللہ تم دونوں کی بہنوں کو ہمیشہ اپنے گھر خوش رکھے آمین

بہرام کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو زرمینہ بیگم سمجھانے کی انداز میں

بولیں جس پر ان دونوں نے بھی باآواز "آمین" کہا تبھی سب لیڈیز پارلر سے تیار ہوتی بہرام ویلا میں داخل ہوئی آج سب لیڈیز نے مرجان کی فرمائش پر شرارے اور شورٹ شرٹ پہنی تھی تالیہ کا ریڈ اور بلیک کلر کا کام سے بھرا ہوا لہنگا تھا سفا نے شاکنگ پنک رنگ کس شرارہ پہنا تھا ادا نے تالیہ سے میچ کرتے بلیک رنگ کا جبکہ مرجان کی نئی نئی شادی ہونے کی وجہ سے اس نے لال رنگ کا شرارہ شرٹ پہنا تھا رانیہ نے لائٹ بلو جبکہ زوبیا نے پرپل رنگ کا شرارہ شرٹ پہنا تھا عنایہ اور عائشہ دونوں نے ہی یلو رنگ کے شرارے اور شرٹ پہنی تھی جبکہ دائمہ زرمینہ بیگم ربینہ اور تبسم نے ڈارک گرے رنگ کی فینسی شلوار قمیض پہنی تھی سنان نے گولڈن مہرون رنگ کی شیروانی پہنی تھی مروا نے اس سے میچنگ کرتے گولڈن مہرون رنگ کا شرارہ شرٹ پہنا تھا جبکہ ساجدہ بی بی نے بھی مہرون اور گولڈن رنگ کی شلوار قمیض پہنی تھی سب لوگ نک سک سے تیار اپنی اپنی جگہ کمال لگ رہے تھے بارات زری مینشن کے لان میں کی گئی تھی اور یہ تالیہ کی ڈیمانڈ تھی اس کا کہنا تھا کہ اس نے اپنی پرورش جس گھر میں پائی ہے اور جس گھر میں وہ پلی بڑی ہے

اسے اسی گھر سے رخصت بھی ہونا ہے اور تالیہ کی ڈیمانڈ سنتے ہی سب لوگ فوراً مان گئے تھے بارات زری مینشن کے وسیع و عریض لان میں آ چکی تھی پھر چند لمحوں بعد تالیہ کی ہی فرمائش پر بہرام اور زرخان تالیہ کو لیتے لان میں داخل ہوئے اور آتش بازی کے ساتھ تالیہ سٹیج تک پہنچی سب لوگ اس سنہرے بالوں والی خوبصورت گڑیا کو دیکھ کر حیران تھے تالیہ لال اور کالے رنگ کے لہنگے میں تیار سنان کے ساتھ کھڑی ایک پرفیکٹ کپل لک دے رہی تھی ابھی سنان اور تالیہ سٹیج پر بیٹھے ہی تھے کہ کچھ ہجڑے ان کے لان میں داخل ہوئے تو گارڈز نے انہیں روک لیا مگر پھر سنان کے اشارہ کرنے پر ان کی تلاشی لیتے انہیں اندر جانے دیا تو وہ چلتے سیدھے سنان کے سامنے آئے

شادی کا لڈو کھایا ہے ہمارا بھی تو منہ مٹھا کرواؤ

ان میں سے ایک ہجڑے کے بولنے پر سنان نے مسکراتے ساجدہ بی بی کے ہاتھ میں چند پیسے پکڑائے تو ساجدہ بی بی نے وہ پیسے اس ہجڑے کی طرف بڑھائے جسے مروا بیچ میں سے ہی اچک گئی تو سب نے اسے حیرانگی سے دیکھا

ایسے نہیں تمہیں کچھ کام کرنا ہو گا

کیا کام؟

مروا کی بات سنتے وہ ہجڑہ فوراً بولا تو مروا کے ساتھ آتی تالیہ نے بہرام اور زرخان کی طرف متوجہ کرتے انہیں اشارے سے ڈانس کروانے کو کہا تو وہ دونوں ہجڑے ان کی بات سمجھتے مسکرائے اور پھر ان میں سے دو آگے بڑھے اور جا کر بہرام اور زرخان کے پاس کھڑے ہوئے تو ان دونوں نے پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھا تبھی ایک اور ہجڑہ آگے بڑھا اور اس نے فوراً سے گانا گا کر ناچنا شروع کیا اور پھر زرخان اور بہراہم کو کھینچ کر اپنے بیچ کرتے ان سے زبردستی سٹیپ کروائے زرخان تو ان سب کو انجوائے کرتے دیکھتے خود بھی ناچنے لگا جبکہ بہرام کو غصہ آنے لگا وہ ایک پاورفل بزنس مین تھا جو ان ہجڑوں کے مذاق کا شکار بن رہا تھا بہرام غصے سے وہاں سے نکلتا سیدھا سٹیج پر آتا تالیہ کے پاس بیٹھا تو مروا نے ان ہجڑوں کے پیسے دیے جس پر وہ مروا کو ڈھیروں دعائیں دیتے پیسے لے کر وہاں سے چلے گئ تو سب لیڈیز نے دودھ پلائی کی رسم کی جس پر سنان نے بنا بحس کیے ان سب کو سونے کی چین

اور بالیاں دی جسے دیکھتے ادا تو خوش ہو گئی پھر سب نے ایک خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا تو تالیہ کی رخصت کا وقت ہوا سب لوگوں نے اپنی شرارتی تالیہ کو دعائیں دیتے رخصت کیا جبکہ تالیہ کی رخصتی پر آج بہرام اور زرخان کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے ان کی چمبکیا بھوتنی جو آج ان سے پرائی ہو گئی تھی تالیہ سب سے گلے ملتی جا کر سیدھی سنان کی گاڑی میں بیٹھی اور پھر گاڑی چند ہی لمحوں میں زری مینشن سے خانزادہ ہاؤس کی طرف روانہ ہو گئی تقریباً آدھے گھنٹے بعد سنان کی مرسیڈیز خانزادہ ہاؤس کے پورچ میں داخل ہوئی تو مروا اور ساجدہ بی بی نے تالیہ کو گاڑی سے نکالا اور اندر لیجاتے لاؤنج میں بیٹھا دیا پھر ساجدہ بی بی نے تالیہ کی قرآن پاک پڑھوانے کی رسم کی اور پھر چند لمحوں بعد مروا نے تالیہ کو لیجاتے سنان کے کمرے میں بیٹھایا سنان کے وسیع و عریض کمرے کو دیکھ کر تالیہ کہیں کھو سی گئی تبھی کمرے کے دروازے کی آواز سنتے تالیہ نے فوراً اپنی نظریں نیچے جھکائیں تو سنان مسکراتا تالیہ کے پاس آ کر بیٹھا

یہ لو تمہارا منہ دیکھائی کا گفٹ

سنان کے ایک جیولری باکس آگے کرنے پر تالیہ نے فوراً سے ڈبہ لیتے

کھولا ڈبے میں ڈائمنڈ نیکلس دیکھ کر تالیہ خوش ہو گئی اور پھر اس نے

فوراً سنان کو گلے لگایا تو سنان نے مکسراتے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور

پھر اٹھ کر کپڑے بدلنے چلا گیا سنان کے کپڑے بدلنے کے بعد تالیہ نے

بھی کپڑے بدلے وہ جیسے ہی کپڑے بدلتی باہر آئی تو سنان کو بیڈ پر نیم

دراز لیٹا دیکھ کر تالیہ بھی فوراً بیڈ پر آئی

لیا جان سو جاؤ مجھے بہت نیند آ رہی ہے

مگر سنان آج ہماری فرسٹ نائٹ ہے

کوئی بات نہیں پھر بھی سو جاؤ

تالیہ کو بیٹھتے دیکھ کر سنان فوراً بولا تو تالیہ نے پریشانی سے سوال کیا جس

پر سنان نے مزے سے جواب دیتے منہ موڑا تو تالیہ کا منہ کھلا مطلب وہ

اتنی تیار ہو کر اس لیے بیٹھی تھی کہ اس کا شوہر اسے سلا دے تالیہ یہ بات

سنتے جلتی بھنتی اپنے بیڈ پر لیٹ گئی تو سنان ہلکہ سا مسکراتا تالیہ کی طرف

مڑا اور پھر اس نے تالیہ کے ہونٹوں کو اپنی قید میں لیا تو تالیہ کو سانس

لینا مشکل لگا ابھی تالیہ پورے ہوش میں بھی نہ آئی تھی کہ سنان اسے

اپنی قید میں لیتا اس کی ساری مزاحمتوں کو ترک کرتا اس پر اپنی شدتیں لٹانے لگا جبکہ تالیہ تو سنان کے بدلتے ہوئے اس روپ کو دیکھتی شرم سے سنان کے سینے میں منہ چھپا گئی تو سنان نے بھی مسکراتے تالیہ پر اپنی شدتیں بڑھائی اور پھر یوں ہی رات قطرہ قطرہ کرتی سرکتی گئی

آج سنان اور تالیہ کا ولیمہ تھا ولیمہ سنان نے اپنے فارم ہاؤس پر کیا تھا سب لیڈیز نے گاؤن پہنے تھے جبکہ جینٹس نے ٹکسیڈو پہنے تھے سب ہی مہمان ولیمے کے لیے پہنچ چکے تھے ابھی سب لوگ باتوں میں مصروف تھے جب سنان اور تالیہ فنکشن میں اینٹر ہوئے سنان نے گرے ٹکسیڈو پہنا تھا جبکہ تالیہ نے بیج رنگ کی میکسی پہنی تھی وہ دونوں ایک ساتھ چلتے بہت پیارے لگ رہے تھے دونوں جا کر جیسے ہی سٹیج پر بیٹھے تو سب لوگ ان کو ملتے سلامیاں دینے لگے پھر کھانا کھل گیا تو کھانا کھانے کے بعد سب نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی جبکہ سنان مروا اور ساجدہ بی بی بھی باقی سب کے ساتھ بہرام ویلا آ گئے بہرام ویلا پہنچنے کے بعد سہیل نے تالیہ کی گود بیٹھائی کی رسم کی جسے سب لوگوں نے خوب انجوائے

کیا اوت پھر سونے کے غرض سے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے سفا

جیسے ہی اپنے کمرے میں آئی تو زرخان نے فوراً اسے اپنی قید میں لیا

زار چھوڑیں مجھے

خاموش میری جان

سفا کے بولنے پر زرخان فوراً بولا تو سفا کچھ خاموش ہوئی پھر زرخان سفا

کے ہونٹوں پر شدت سے جھکا تو سفا کو اپنی سانس بند ہوتی محسوس ہوئی

سفا کی حالت غیر ہوتے دیکھ کر زرخان نے فوراً سفا کو گود میں اٹھاتے بیڈ

پر لٹایا اور پھر خود بھی اس کے ساتھ لیٹتا نیند کی وادیوں میں اتر گیا

آج منگل کا دن تھا آج ارین واپس پیرس جا رہا تھا اس کے جانے

کی سب سے زیادہ خوشی بہرام کو تھی آخر اس کی بیوی کی جان جو

چھوٹ رہی تھی مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ ارین پیرس جا ہی

صرف اس لیےرہا تھا کہ وہ جلد از جلد اپنی بیوٹی کو اپنے پاس لیجائے گا

سب لوگ ارین کو سی آف کرنے ائیرپورٹ آئے تھے ربینہ ہلکہ سا

اداس تھیں اپنے بیٹے کی واپسی پر ارین کے جانے کے بعد سب لوگ

سیدھا دو دریا پہنچے اور وہاں مزے سے کھانا کھایا کھانے کے بعد سب اپنے اپنے گھر روانہ ہو گئے آج عادل اور اس کی فیملی بھی واپس حیدرآباد چلی گئی تھی اور اگلے مہینے مروا اور عادل کی شادی تھی اب سب نے اس کی تیاری شروع کرنی تھی زرمینہ بیگم تو اسی بات سے بہت خوش تھیں کہ ان کے سب بچے اپنے اپنے گھروں کے ہو گئے ہیں بہرام ادا سفا زرخان زرمینہ بیگم حنان دائمہ عائشہ اور ربینہ جیسے ہی بہرام ویلا پہنچے تو ادا بھاگ کر کیچن میں چلی گئی جبکہ باقی سب لوگ لاؤنج میں بیٹھ گئے ادا نے کیچن میں جاتے ہی اچار کا جار لیا اور زمین پر آلتی پالتی مارتی بیٹھ گئی اور ٹانگوں کے بیچ میں اچار کا جار رکھتے اس میں سے اچار کھانا شروع کیا

میم یہ آپ کیا کر رہی ہیں؟

کیوں تمہیں نظر نہیں آ رہا کیا کر رہی ہوں جاؤ یہاں سے پریشان نہ کرو مجھے رضیہ کی بات سنتے ادا غصے سے بولتی ہاتھ سے جانے کا اشارہ کرنے لگی تو رضیہ خاموشی سے کیچن سے باہر آئی

سر میم اندر کیچن میں اچار کا پورا جار پکڑے بیٹھی ہیں اور اس میں سے

اچار کھا رہی ہیں

رضیہ کیا بات سنتے بہرام سفا اور زرخان فوراً اٹھ کر اندر گئے تو ادا کو دیکھ کر حیران ہوئے جو کسی دیہاتی عورت کی طرح زمین پر بیٹھی ہاتھ کی مدد سے اچار کھا رہی تھی ادا کا پورا ہاتھ اور منہ اچار سے بھرا دیکھ کر جہاں زرخان کا قہقہ ہوا میں گونجا وہیں بہرام نفی میں سر ہلاتا ٹشو باکس سے ٹشو نکالنے لگا

مجھے کبھی کبھی فیل ہوتا ہے میں نے کسی میچیور لڑکی سے نہیں بلکہ کسی چھوٹی بچی سے شادی کی ہے

بہرام زمین پر ادا کے سامنے بیٹھتا ٹشو سے ادا کے ہاتھ صاف کرتے بولا تو کسی چھوٹے بچے کی طرح مسکراتے شرمائی جس پر بہرام نے نفی میں سر ہلایا

جانِ بہرام کیا ہے یہ سب اچار کون کھاتا ہے ایسے؟

وہ بہرام مجھے نہ چٹپٹا کھانے کا دل کر رہا تھا بہت زیادہ والا تو میں نے پھر اچار کھا لیا

بہرام کے سوال پر ادا معصوم شکل بنا کر بولی تو بہرام نے مسکراتے

ہوئے ٹشو سے اس کا چہرہ صاف کیا اور پھر جار اٹھاتا سفا کو پکڑا گیا

چلو آؤ ہم چاروں باہر سے کچھ کھا کر آتے ہیں

بہرام کی بات سنتے ادا فوراً بہرام کا ہاتھ پکڑتی کھڑی ہوئی اور پھر آگے

بڑھی

چلو سفا ڈارلنگ

ادا سفا کے بازو میں بازو ڈالتی بولی اور اس کے ساتھ کیچن سے باہر نکلی تو

بہرام نے نفی میں سر ہلایا پھر زرخان اور بہرام بھی ہنستے ہوئے باہر آئے

موم ہم چاروں باہر جا رہے ہیں تھوڑی دیر تک واپس آ جائیں گے

ٹھیک ہے جاؤ

بہرام کی بات سنتے زرمینہ بیگم مسکراتے بولیں تو سفا ادا زرخان اور بہرام

پورچ میں آتے گاڑی میں بیٹھے اور پھر گارڈز کی ایک گاڑی کے ساتھ بہرام

ویلا سے نکلتے سیدھا طارق روڈ پہنچے ادا اور سفا نے وہاں سے کچھ شاپنگ

کی اور پھر وہ لوگ بہادرآباد پہنچے

بہرام مجھے آئسکریم کھانی ہے

نہیں جانِ بہرام گلہ خراب ہو جائے گا

نہیں ہوتا نہ مجھے آئسکریم کھانی ہے

ادا کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو ادا نے منہ بناتے جواب دیا

کہہ دیا نہ نہیں کھانی بس بات ختم

بہرام کے غصے سے بولنے پر ادا اپنا نیچلا ہونٹ پورا باہر نکال گئی اور کسی چھوٹے بچے کی طرح ضد کرتی وہیں زمین پر بیٹھ گئی تو زرخان ہلکہ سا سفا کی طرف جھکا

دیکھ لو سویٹ ہارٹ شہزادی کیسے ضد کرتی ہے اپنے شوہر سے تم بھی کیا کرو ایسے ضد مجھ سے

زرخان کی بات سنتے سفا نے اسے دیکھتے نفی میں سر ہلایا اور ایک دفعہ پھر ادا کی طرف متوجہ ہوئی

بہرام پلیز نہ مجھے آئسکریم کھانی ہے

ادائے جاں زمین سے اٹھیں یہ کیا بچوں والی حرکت ہے

آئسکریم کھلائیں گے؟

ہرگز نہیں

جائیں میں نے نہیں اٹھنا آئسکریم آئسکریم

ادا کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو ادا نے سوال داغا جس پر بہرام نے فوراً جواب دیا تو ادا پاؤں مارتی ضد کرتے بو کی جس پر بہرام نے ادا کو گھورا جو اس وقت یہ بات بھلائے کہ وہ بہرام خانزادہ کی بیوی ہے کسی چھوٹے بچے کی طرح ضد پر اٹکی تھی

ادا کیا کر رہی ہو سب دیکھ رہے ہیں

تو دیکھنے دیں سنو دنیا والوں یہ ظالم انسان مجھے آئسکریم نہیں کھلا رہا

بہرام کی بات سنتے ادا چلاتے بولی تو آس پاس سے گزرتے لوگ اسے دیکھ کر مسکرانے لگے جبکہ زرخان اور سفا بھی اپنی ہنسی دبانے کی ناکام کوشش کرنے لگے اور بہرام کا تو غصہ سوا نیزے پر تھا غضب یہ کہ وہ اس کی جانِ بہرام تھی جسے وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کہہ سکتا تھا اس لیے اپنا غصہ پیتا خاموشی سے ادا کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھا

ٹھیک ہے ادائے جاں میں آپ کو آئسکریم کھلا دیتا ہوں پھر اگر گلا خراب ہوا تو مجھ سے مت بولنا

ٹھیک ہے مجھے وہ بڑی والی آئسکریم کھانی

بہرام کی بات سنتے ادا خوش ہوتی بہرام کے پیچھے کھڑی ایک لڑکی کی طرف

اشارہ کرتی بولی تو بہرام نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر اٹھتا ادا سفا اور زرخان کو ساتھ لیتا بیسکن روبینز میں گھسا جو ایک آئسکریم کا برینڈ تھا اندر جاتے ہی ادا آئسکریم کاؤنٹر کے آگے کھڑی ہوئی

مجھے وہ بڑی والی آئسکریم چاہئیے

کونسی بڑی والی میم؟

وہی جو باہر لیڈی کے پاس تھی

ادا کی بات سنتے کاؤنٹر پر کھڑے لڑکے نے پریشانی سے سوال کیا تو ادا نے منہ بناتے جواب دیا جس پر وہ لڑکا کچھ حیران ہوا تو ادا فوراً باہر کو نکلی اور اس لڑکی کو ساتھ اندر لے آئی جس کے ہاتھ میں بڑی والی آئسکریم تھی

مجھے یہ والی آئسکریم کھانی ہے

یہ میں نے باہر سے لی ہے یہاں سے تو نہیں لی

ادا آئسکریم کی طرف اشارہ کرتی بولی تو اس عورت نے پریشانی سے جواب دیا جس پر ادا نے پریشانی سے اسے دیکھا

سوری میم آپ جا سکتی ہیں ادا تم دو آئسکریم لے لو یہاں سے مگر پلیز لے لو تاکہ ہم گھر جا سکیں

بہرام اس لڑکی کی بات سمجھتا کہ اس نے یہ باہر روڈ پر لگے کون والے سے
لی ہے پہلی بات اس لڑکی کو بولا تو وہ مسکراتی ہاں میں سر ہلاتی چلی گئی جبکہ
دوسری بات ادا کو بولا تو ادا نے نفی میں سر ہلایا

ادا لے لو یہاں سے پلیز

مجھے آئسکریم نہیں کھانی اب گھر چلیں

بہرام کی بات سنتے ادا بچوں سی حرکتیں بھولتی فوراً بولی اور آئسکریم پارلر
سے باہر نکلی جبکہ سفا اپنی آئسکریم لے چکی تھی ادا کو باہر جاتے پریشانی سے
زرخان کو دیکھا تو زرخان نے کندھے اچکائے اور پھر وہ دونوں بہرام کی
طرف آئے

کیا ہوا بھائی شہزادی آئسکریم لیے بغیر کیوں چلی گئی

اس بات پر میں خود کنفیوزڈ ہوں ابھی ضد کر رہی تھی اب یہ کہہ کر کہ مجھے
نہیں کھانی آئسکریم باہر نکل گئی ہے

زرخان کی بات پر بہرام پریشانی سے بولتا ایک گہری سانس لیتا باہر نکلا تو
سفا اور زرخان بھی باہر آئے ادا کو گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھے دیکھ کر
بہرام خاموشی سے آگے بڑھتا ڈرائیونگ سیٹ سنبھال گیا جبکہ سفا اور

زرخان خاموشی سے پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے

بھابھی کیا ہوا آپ نے آئسکریم نہیں لی اب

میرا موڈ نہیں

سفا کی بات سنتے ادا نے مختصر سا جواب دیا تو سفا حیران ہوئی ادا کبھی بھی کسی کو مختصر جواب نہیں دیتی تھی

بھابھی آپ ٹھیک ہیں؟

ہاں

سفا کے سوال پر ادا نے ایک لفظی جواب دیا تو سفا خاموش ہو گئ پھر سارے راستے گاڑی میں خاموشی چھائی رہی

بہرام کی گاڑی کے سب بیگز میرے روم میں اور اپنی گاڑی کے سب بیگز سفا کے روم میں لے جاؤ

بہرام ویلا پہنچتے ہی ادا گاڑی سے اترتی گارڈز کو حکم دیتی اندر چلی گئ جبکہ پیچھے بہرام زرخان اور سفا حیرانگی سے اسے دیکھتے رہ گئے بہرام ویلا میں داخل ہوتے ہی ادا کسی کو بھی کچھ بھی کہے سیدھا کمرے میں چلی گئ جبکہ ادا کی چچی لاؤنج میں بیٹھی دائمہ زرمینہ بیگم اور ربینہ نے بھی نوٹ کی

بہرام کیا ہوا بچے تم دونوں کی لڑائی ہوئی ہے؟

نہیں موم آپ کو ایسا کیوں لگا؟

ادا بہت خاموش تھی بیٹا اس لیے

زرمینہ بیگم کے سوال پر بہرام نے جواب دیتے سوال کیا تو دائمہ فوراً بولی

جس پر بہرام کندھے اچکاتا ان کے پاس بیٹھ گیا تقریباً آدھے گھنٹے بعد بہرام اپنے کمرے میں آیا تو ادا بیڈ پر بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی

ادا کیا ہوا ہے تم اتنی چپ کیوں ہو؟

نتھنگ

بہرام کے سوال پر ادا نے ایک لفظی جواب دیا تو بہرام کچھ خاموش ہوا

بہرام آپ مجھ سے ناراض ہیں کیا؟

نہیں ادا میں کیوں ناراض ہونگا

تو پھر کیا مجھ پر غصہ ہیں آپ؟

ادا کے سوال پر بہرام فوراً بولا تو ادا نے ایک اور سوال داغا

نہیں میں غصہ بھی نہیں ہوں تمہیں ایسا کیوں لگا کہ میں ناراض یا غصہ ہوں

آپ ہمیشہ مجھے ادائے جاں یا جانِ بہرام کہہ کر بلاتے ہیں اور آج تک آپ

نے مجھے تم نہیں کہا آپ مجھے صرف آپ کہہ کر بلاتے ہیں مگر آج آپ نے مجھے ادا کہا اور مجھے تم بھی بولا

بہرام نے ادا کے سوال کا جواب دیتے سوال کیا تو ادا نے نظریں جھکاتے جواب دیا جس پر بہرام ہلکہ سا مسکرایا

سوری ادائے جاں میں نے تو سوچا ہی نہیں تھا آج کے بعد میں صرف جانِ بہرام یا ادائے جاں ہی بلاؤنگا آپ کو اور تم بھی نہیں کہوں گا آپ کہوں گا اب تو خوش ہے نہ میری جان

بہرام کی بات سنتے ادا نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا تو بہرام ادا کی ناک کھینچی جس پر ادا منہ بناتی بہرام کے سینے پر سر رکھ گئی اس بات سے انجان کہ چند دنوں میں یہ مسکراہٹ اس کے پاس نہیں رہے گی

آج صبح صبح کیچن سے دائمہ کی ڈانٹنے کی آواز سنتے سب لوگ پریشانی سے کیچن میں پہنچے جہاں عائشہ جس کے ہاتھ اور منہ پر آٹا لگا ہوا تھا سر جھکائے کھڑی دائمہ سے ڈانٹ کھا رہی تھی

دائمہ کیا ہوا کیوں بچی کو ڈانٹ رہی ہیں؟

زری بیگم ڈانٹوں نہ تو کیا کروں اور دیکھیں اس نے طوفان کھڑا کیا ہوا ہے

کیچن میں آٹا بھی سارا ضائع کیا ہے

میں بہرام بھیا اور زار بھیا کے لیے پراٹھا بنا رہی تھی

زرمینہ بیگم کے پریشانی سے سوال کرنے پر دائمہ نے غصے سے جواب دیا تو

عائشہ سر جھکائے ہلکی آواز میں بولی جس پر زرمینہ بیگم ہلکہ سا مسکرائیں

تو پھر تمہارا پراٹھا بنا یا نہیں؟

نی بنا سب چپک گیا

زرمینہ بیگم کے مسکرا کر سوال کرنے پر عائشہ نے فوراً جواب دیا تو دائمہ

نے غصے سے اسے گھورا

ارے دائمہ کوئی بات نہیں میں اور عاشی جان مل کر پراٹھا بناتے ہیں جسے

پہلے بناتے تھے اوکے؟

اوکے

بہرام کے پیار سے بول ے پر عائشہ خوش ہوتی اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتی بولی

تو سب لوگ مسکرانے لگے جبکہ دائمہ نے بہرام کو دیکھا تو بہرام نے

مسکراتے ان کو سینے سے لگایا

آپ فکر نہ کریں میں ہوں نہ آپ جائیں آرام کریں

بہرام کی بات سنتے زرمینہ بیگم مسکراتے دائمہ اور ربینہ کے ساتھ باہر نکلی تو بہرام نے فوراً ایپرن پہنا اور پھر عائشہ کا پھیلاوا سمیٹتا عائشہ کے ساتھ مل کر پراٹھے بنانے لگا جبکہ سفا نے فوراً سب کے لیے اوملیٹ بنائے اور ادا زرخان نے انگور کھاتے ان کو دیکھتے بس ٹائم پاس کیا

ہم تینوں نے بنایا ہے اب تم دونوں لگاؤ ناشتہ شاباش رضیہ اور ضبیدہ آپا باقی کی چیزیں رکھ رہی ہیں

پراٹھے بننے کے بعد بہرام ادا اور زرخان کی طرف دیکھتے بولا تو زرخان اور ادا مسکراتے ہوئے اٹھے اور پھر ٹیبل پر ناشتہ لگایا جسے سب نے خوب انجوائے کیا ابھی ناشتہ مکمل ہوا ہی تھا کہ سنان اور تالیہ لاؤنج میں داخل ہوئے

اسلام و علیکم امی

وعلیکم السلام امی کی جان

تالیہ کی آواز سنتے سب لوگ لاؤنج کی طرف متوجہ ہوئے پھر زرمینہ بیگم نے مسکراتے جواب دیا تو تالیہ بھاگ کر آتی زرمینہ بیگم کے گلے لگی اور پھر وہ

اپنے دونوں بھائیوں کو اگنور کرتی ادا اور سفا کو ملتی فوراً ان کے گال چوم گئی جس پر بہرام اور زرخان نے اسے گھورا تو تالیہ مسکراتی بہرام کے سینے سے لگی جس پر بہرام نے ہنستے اسے اپنے ساتھ لگایا پھر زرخان کے سینے لگی تو زرخان نے بھی مسکراتے اسے ساتھ لگایا تبھی سنان جو بہرام سے مل چکا تھا زرخان سے ملنے کے لیے آگے بڑھا تو زرخان نے سنان کو گلے ملتے فوراً اس کا گال چوما جس پر سنان نے حیرانگی سے زرخان اور پھر تالیہ کو دیکھا جو کھڑی سنان کو گھور رہی تھی پھر سنان نے فوراً ٹشو لیتے کسی معصوم شوہر کی طرح اپنا گال صاف کیا تو زرمینہ بیگم دائمہ اور ربینہ نے اپنی ہنسی دبائی جبکہ بہرام سفا اور ادا نے ایک دمدار قہقہ لگایا تو سنان ان تینوں کو گھورتا فوراً زرمینہ بیگم کے پاس بیٹھا پھر باقی سب لوگ بھی لاؤنج کے صوفوں پر بیٹھے تبھی بہرام کا فون بجا

ہاں سہیل بولو

کیا میں آتا ہوں تم فکر مت کرو میں آ رہا ہوں

بہرام نے کال اٹھاتے فوراً سوال کیا اور پھر سہیل کا جواب سنتے پریشانی سے بولتا اٹھ کھڑا ہوا

کیا ہوا ہے بہرام؟

زوبیا کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی ہے مرجان اور سہیل اسے لے کر ہوسپیٹل گئے ہیں

یا اللہ خیر چلو ہم بھی سب چلتے ہیں تمہارے ساتھ

دائمہ کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو زرمینہ بیگم نے پریشانی سے جواب دیا اور پھر سب لوگ اٹھتے فوراً لیاقت ہوسپیٹل پہنچے جہاں زوبیا زیرِ علاج تھی

بھائی

بس گڑیا کچھ نہیں ہوا زوبی ٹھیک ہو جائے گی

بہرام کو اپنی طرف آتا دیکھ کر روتی ہوئی مرجان بولتی اٹھ کر بہرام کے سینے سے لگی تو بہرام اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتا بولا

کیا ہوا سہیل ڈاکٹر نے کیا کہا ہے؟

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ بس دعا کریں

زرمینہ بیگم کے سوال پر سہیل فوراً بولا تو زرمینہ بیگم نے سہیل کو پیار کیا کچھ نہیں ہوا دیکھنا تم وہ ٹھیک ہو جائے گی اس رب سے ناامید نہیں ہوتے

سہیل اور مرجان کو روتے دیکھ کر دائمہ آگے بڑھتی فوراً بولی تو سہیل نے

روتے ہوئے دائمہ کو گلے لگایا جس پر دائمہ نے اسے پیار کیا پھر آگے بڑھتی مرجان کو گلے لگاتے پیار کیا جبکہ باقی سب لوگ زوبیا کی خیریت کی دعائیں مانگنے لگے اسے کینسر تھا آخری سٹیج کا ڈاکٹرز نے جواب دے دیا تھا اور سب لوگ آئی سی یو سے بری خبر آنے پر ڈرتے دعائیں مانگ رہے تھے کہ ان کی پیاری زوبی کو اللہ ان سے کبھی دور نہ کرے مگر اللہ کو کیا منظور تھا یہ تو اس رب پاک کی ذات ہی جانتی تھی

سب لوگ پریشانی سے آئی سی یو کے باہر بیٹھے تھے دعائیں مانگ رہے تھے

جب ایک نرس آئی سی یو سے باہر نکلی

زوبیا آفریدی کے ساتھ آپ لوگ ہیں؟

جی ڈاکٹر کیا ہوا

انہیں بلڈ گروپ کی ضرورت ہے آپ جلدی سے او نیگیٹو بلڈ گروپ ارینج کر دیں

نرس کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو نرس نے جواب دیا تبھی سہیل اٹھتا آگے بڑھا

میرا او پوزیٹو ہے میرا لگ جائے گا کیا؟

نہیں سر اس وقت ہم انہیں کوئی اور بلڈ گروپ لگا کر رسک نہیں لے سکتے آپ او نیگیٹو ہی ارینج کریں

سہیل کی بات سنتے نرس فوراً بولی اور وہاں سے چلی گئی

ہم سے کسی کے جاننے والے میں کیا او نیگیٹو بلڈ گروپ ہے کیا؟

سہیل کی بات سنتے بہرام سنان زرخان نے نفی میں سر ہلایا

سفا تمہارا کیا ہے بلڈ گروپ؟

آے بی پوزیٹو

زرخان کی بات سنتے سفا فوراً بولی تو سب لوگ خاموش ہوئے

میرے بیٹے کا ہے او نیگیٹو

ابھی سب لوگ سوچ رہے تھے کہ اچانک ربینہ بولی جس پر سب لوگ ربینہ کی طرف متوجہ ہوئے

پھوپھو ارین کا او نیگیٹو ہے

نہیں ارین کا نہیں میرے دوسرے بیٹے کا او نیگیٹو ہے

دوسرا بیٹا؟

سہیل کے سوال پر ربینہ فوراً بولی تو بہرام نے پریشانی سے سوال کیا

ہاں ارین کا جڑواں بھائی عالیان اس کا او نیگیٹو ہے مگر میں نہیں جانتی

وہ اس وقت پاکستان میں ہے یا نہیں

تو آپ فون کر کے پوچھ لیں اسے

ربینہ کی بات پر تالیہ فوراً بولی تو ربینہ نے سر جھکایا

میرے دونوں بیٹوں کی آپس میں نہیں بنتی ہے عالیان ارین کا الٹا ہے

بلکل وہ بس سال میں مجھے ایک بات ملتا ہے وہ بھی میری برتھڈے پر

میں جہاں بھی ہوں وہ مجھے برتھڈے وش کرنے آ جاتا ہے آج تک میرا

کوئی ایسا برتھڈے نہیں ہے جو ارین نے یاد رکھتے مجھے وش کیا ہو اور

میرا ایسا کوئی برتھڈے نہیں ہے جو عالیان بھول گیا ہو اس کے علاوہ

میری اس سے نہ بات ہوتی ہے نہ وہ ملتا ہے بس اس نے کہا ہے کہ

جس برتھڈے میں آپ کے پاس نہ آؤ تو سمجھ جانا کہ میں اب اس دنیا

میں نہیں ہوں

آپ کی برتھڈے کب آتی ہے؟

ربینہ کی بات سنتے مرجان آگے بڑھتی بولی

بائیس مئی

یعنی کہ دو دن بعد آپ کی برتھڈے ہے

ربینہ کی بات سنتے مروا فوراً بولی تو ربینہ نے ہاں میں سر ہلایا تبھی زوبیا کا ڈاکٹر باہر آیا

مسٹر سہیل آپ نے او نیگیٹو بلڈ ارینج کر لیا ہے؟

نہیں ڈاکٹر ہمارے جاننے والے میں سے کسی کا بھی او نیگیٹو بلڈ نہیں ہے میں پتہ کر رہا ہوں بلڈ کا

ٹھیک ہے آپ پتہ کرتے رہیں میرے ایک دوست ہیں ان کا بلڈ گروپ او نیگیٹو ہے میں آج فلحال ان سے بلڈ لے لیتا ہوں اس کے بعد آپ کے پاس دو دن ہونگے اس میں بلڈ ارینج کر لینا آپ کیونکہ پھر ہم انہیں دو دن بعد بلڈ لگانا ہوگا

ڈاکٹر کے سوال پر سہیل نے جواب دیا تو ڈاکٹر فوراً بولا اور اندر چلا گیا اس کے بعد زوبیا کو بلڈ دے دیا گیا زوبیا کی طبیعت بہتر ہونے کی خبر سن کر سب لوگوں نے شکر ادا کیا پھر سہیل اٹھتا ربینہ کے پاس آیا

پھوپھو عالیان کب آتا ہے آپ کے پاس؟

وہ جس دن میری برتھڈے ہوتی ہے اس دن رات بارہ بجے آتا ہے

جب بائیس مئی شروع ہوتی ہے

سہیل کے سوال پر ربینہ نے فوراً جواب دیا تو سہیل کچھ خاموش ہوا

اب انہیں عالیان کا انتظار تھا جو کل رات بارہ بجے ربینہ کو برتھڈے

وش کرنے آئے گا زوبیا کے ہوش آنے کے بعد زوبیا کو کمرے میں

شفٹ کر دیا گیا تھا اور اس وقت سب لوگ اس کے پاس کمرے میں

بیٹھے تھے

زوبیا اب کیسی طبعیت ہے؟

ٹھیک ہوں پھوپھو

زرمینہ بیگم کے سوال پر زوبیا فوراً بولی تبھی سہیل اندر آیا جو ڈاکٹر کے

پاس گیا تھا

کیسی ہیں اب آپ آپی

ٹھیک ہوں سہیل فکر مت کرو

سہیل کے سوال پر زوبیا فوراً بولی تو سہیل نے زوبیا کو اپنے سینے سے

لگایا تبھی ایک نرس اندر آئی

ملنے کا ٹائم ختم ہو گیا ہے آپ سب لوگ گھر چلے جائیں اب اگر آپ کی ضرورت پڑی تو آپ کو بلا لیں گے

نرس کی بات سنتے سب لوگ باری باری زوبیا سے ملتے کمرے سے نکل گئے جبکہ پیچھے نرس نے زوبیا کو نیند کی دوائی دیتے سلا دیا سب لوگ ہوسپیٹل سے سیدھا بہرام ویلا پہنچ گئے تھے آج کسی نے بھی لاؤنج میں بیٹھ کر باتیں نہیں کی تھی بلکہ سب لوگ خاموشی سے اپنے اپنے کمرے میں سونے چلے گئے تھے اگلے دن سب لوگ بجھے دل سے ناشتہ کر کے ہوسپیٹل پہنچ گئے تھے سارا دن ہوسپیٹل میں زوبیا کے پاس گزارنے کے بعد سب لوگ آج کچھ تسلی میں گھر آئے تھے کیونکہ ڈاکٹر نے انہیں کہا تھا کہ اب زوبیا کافی حد تک بہتر ہے آج سب لوگ ہوسپیٹل سے واپس آکر لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب سفا لاؤنج میں داخل ہوتی مسکرائی

آ جائیں سب کھانا کھا لیں

سفا کی بات سنتے سب لوگ اٹھتے کھانا کھانے ٹیبل پر آ گئے کھانے کے بعد ادا نے سب کو چائے پلائی

آج بارہ بجے عالیان آئے گا سب لوگ یاد رکھنا

ہر بار وہ خالہ کو سرپرائز دیتا ہے اس بار ہم اسے سرپرائز دیں گے

مرجان کی بات سنتے تالیہ فوراً بولی تو سب لوگ مسکرانے لگے

بارہ بجنے میں پندرہ منٹ ہیں دیکھو وہ کب آتا ہے

سہیل کی بات سنتے سب لوگ ایک بار پھر باتوں میں مصروف ہوئے

رات کے بارہ بج چکے تھے ابھی عالیان نہیں آیا تھا اور اس بات پر

سب لوگ پریشان ہونے لگے تھے جب اچانک آسمان میں آتش بازی

شروع ہوئی تو سب لوگ پریشانی سے بہرام ویلا کے پورچ میں آئے

آسمان میں آتش بازی ہوتی دیکھ کر سب لوگ حیران ہوئے جبکہ ربینہ

نے مسکراتے ادھر اُدھر دیکھا

عالیان ما کی جان کہاں ہو تم؟

ربینہ کی بات سنتے سب لوگ پریشان ہوئے تبھی ایک لڑکا جو دکھنے میں

ہو با ہو ارین جیسا تھا بہرام کی گاڑی کے پیچھے سے باہر نکلتا آیا اور اس

نے پھر ربینہ کو پیچھے سے گود میں اٹھاتے گول گھمایا تو ربینہ ہنسنے لگی

عالیان میرا بچہ

ہیپی برتھڈے ما

ربینہ کی بات پر سنتے عالیان مسکراتے بولا تو ربینہ نے عالیان کے ماتھے

پر بوسہ دیا

عالیان میری جان کا ٹوٹا کب سے انتظار کر رہی تھی میں تمہارا

ما آئی لو یو سو مچ دیکھیں میں آپ کے لیے کیک لایا ہوں چلیں آئیں کٹ

کریں کیک کو

ربینہ کی بات سنتے عالیان فوراً بولا تو ربینہ نے مسکراتے اسے ہاتھ سے

رکنے کا اشارہ کیا

پہلے خالہ سے تو مل لو

خالہ کونسی خالہ؟

ربینہ کی بات سنتے عالیان پریشانی سے بولا تو ربینہ نے سب کو عالیان

سے ملوایا

اپس یہاں تو بندے زیادہ ہیں میں تو چھوٹا سا کیک لایا تھا ما

کوئی بات نہیں بہرام دوسرا منگوا لیتا ہے

نہیں میں پیسے دیتا ہوں

عالیان سب سے ملتا ربینہ سے بولا تو زرمینہ بیگم نے مسکراتے جواب دیا جس پر عالیان فوراً بولا تو بہرام نے فوراً کامران کو کیک لینے بھیجا دس منٹ کے بعد کامران کیک لے آیا مگر بہرام کے منع کرنے پر عالیان کی لاکھ کوششوں کے باوجود بھی کامران نے عالیان کو نہ پیسے بتائے نہ اس سے پیسے پکڑے پھر ادا اور سفا نے دونوں کیک لاؤنج کی ٹیبل پر لا کر رکھے

بھابھی نائف لے آئیں

عالیان کے ادا کو بولنے پر ادا مسکراتی نائف لے آئی جبکہ بہرام اور زرخان نے ایک دوسرے کو دیکھا وہ واقع ارین سے مختلف تھا ارین ادا کو ہمیشہ عجیب نظروں سے دیکھتا تھا جبکہ عالیان نے سفا اور ادا کو نظر بھر کر بھی نہیں دیکھا تھا ارین ہمیشہ ادا کو ادائے جاں یا بیوٹی بلاتا تھا جبکہ عالیان ادا کو بھابھی بلا رہا تھا ارین ہر وقت اس تاک میں ہوتا تھا کہ کب ادا اکیلی ہو اور وہ فوراً ادا کے سر پر سوار ہو جاتا تھا جبکہ عالیان کو صرف ربینہ سے مطلب تھا باقی کون کیا کر رہا ہے اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی

عالیان اور ارین کے موازنہ کرنے کے بعد بہرام کو کچھ تسلی ہوئی کہ اس کی بیوی محفوظ ہے ربینہ کے کیک کاٹنے کے بعد سب نے انہیں برتھڈے

وش کیا اور پھر سب نے مل کر کیک کھایا

عالیان مجھے تم سے ایک بات کرنی تھی

میرے رکنے کے سوا ما کچھ بھی بولیں

سہیل کی بہن ہوسپیٹل میں ایڈمٹ ہے اور اسے او نیگیٹو بلڈ کی ضرورت

ہے تمہارا او نیگیٹو بلڈ ہے میں چاہتی ہوں تم اسے بلڈ ڈونیٹ کرو

ربینہ کی بات سنتے عالیان فوراً بولا تو ربینہ نے پریشانی سے جواب دیا جس

پر عالیان نے ہاں میں سر ہلایا

ٹھیک ہے ما میں بلڈ دے دونگا

میں چاہتی ہوں کہ اب تم میرے پاس رک جاؤ

آپ جانتی ہیں یہ ناممکن ہے ارین اور میں ایک چھت کے نیچے نہیں رہ سکتے

آپ اسے ہر لڑکی کی زندگی برباد کرتے دیکھ سکتی ہیں میں نہیں دیکھ سکتا

رئیلی سوری

عالیان کی بات سنتے ربینہ ایک بار پھر بولیں تو عالیان فوراً بولا جس پر ربینہ

کچھ خاموش ہوئی

چلو اٹھو سب لوگ سو جاؤ صبح ہوسپیٹل بھی جانا ہے

دائمہ کی بات سنتے سب لوگ مسکراتے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے

سب لوگ اس وقت ہوسپیٹل میں موجود تھے عالیان کا بلڈ زوبیا سے میچ کرتے زوبیا کو عالیان کا بلڈ ٹرانسفر کیا جا رہا تھا عالیان بیڈ پر لیٹا زوبیا کو دیکھ رہا تھا جو مسکراتی سب سے باتیں کر رہی تھی عالیان کو زوبیا پہلی نظر میں ہی پسند آگئی تھی اور وہ اس سے شادی کرنے کا ارادہ کر بیٹھا تھا زوبیا خود پر عالیان کی نظریں محسوس کرتے ہوئے بھی اسے اگنور کر رہی تھی وہ اسے ارین ہی سمجھ رہی تھی جو زوبیا کی نظر میں ایک اچھا انسان نہیں تھا

زوبی اس سے ملو یہ میرا دوسرا بیٹا ہے ارین کا جڑواں عالیان

مجھے لگا یہ ارین ہے

نہیں میں ارین نہیں ہوں میرے پاس اس کی شکل ہے بس باقی ہم دونوں بھائی بہت مختلف ہیں ایک دوسرے سے

ربینہ کی بات پر زوبیا فوراً بولی تو عالیان نے مسکراتے جواب دیا جس پر زوبیا ہلکہ سا مسکرائی تبھی ڈاکٹر اندر آیا

ہمیں زوبیا کا چیک اپ کرنا ہے آپ لوگ پلیز باہر ویٹ کریں

ڈاکٹر کی بات سنتے سب لوگ باہر نکل گئے تقریباً دس منٹ بعد ڈاکٹر زوبیا

کے کمرے سے نکلتا اپنے کمرے میں چلا گیا اور پھر اس کے پیچھے پیچھے بہرام اور سہیل بھی چلے گئے جبکہ باقی سب واپس کمرے میں آ گئے چند لمحوں بعد بہرام اور سہیل بھی کمرے میں آئے تو سہیل نے آگے بڑھتے زوبیا کا ہاتھ پکڑا

چلو آپی آپ کو ڈاکٹر نے ڈسچارج کر دیا ہے

سہیل کے مسکرا کر بولنے پر زوبیا بھی ہلکہ سا مسکرائی اور پھر سب لوگ زوبیا کو لیتے آفندی ہاؤس آ گئے گھر پہنچتے ہی مرجان نے سب کے لیے کھانا تیار کیا جسے سب نے مزے سے کھایا پھر زرخان اور سفا سب کو اپنی طرف سے کلوک ٹاور پر دعوت کا انویٹیشن دیتے گھر آ گئے

عالیان کہاں گیا ابھی تو یہیں تھا؟

بہرام ویلا پہنچتے ہی سب لوگ چینج کرتے لاؤنج میں آ کر بیٹھے تو دائمہ فوراً بولیں جس پر سب لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے

عالیان سر کیچن میں ہیں

رضیہ کی بات سنتے سب لوگ حیران ہوتے اٹھ کر کیچن میں آئے جہاں عالیان کھڑا فروٹس کاٹ رہا تھا

عالیان یہ کیا کر رہے ہو بیٹا؟

ما وہ میری نظر فروٹس پر پڑی اور جب بھی میں فروٹس دیکھ لیتا ہوں

اس کے بعد خود کو فروٹ ٹرائفل بنانے سے روک نہیں پاتا سوری

بہرام میں بس یہاں پانی پینے آیا تھا اور میں نے تمہارے فروٹس بغیر

اجازت لے لیے

اگر ہم سب کو بھی فروٹ ٹرائفل کھلاؤ گے تو میں تمہیں معاف کر

دونگا ورنہ نہیں کروں گا

ربینہ کی بات سنتے عالیان فوراً بولا تو بہرام نے مسکراتے جواب دیا پھر

عالیان نے سب کے لیے فروٹ ٹرائفل بنایا جسے سب نے بہت شوق

سے کھایا

مجھے ایک باؤل اور ملے گا ود ایکسٹرا میٹھا

ادا اپنا باؤل خالی کرتی عالیان کے سر پر پہنچتی معصوم شکل بنا کر بولی

تو عالیان نے پریشانی سے ہاں میں سر ہلایا

بھابھی میں ایکسٹرا میٹھا دے دیتا ہوں مگر زیادہ میٹھا طبعیت خراب کر

دیتا ہے

بہرام مجھے ایکسٹرا میٹھے والا ٹرائفل کا باؤل چاہئیے یہ نہیں دے رہے

عالیان کی بات سنتے ادا نے اونچی اونچی روتے بہرام کو شکایت لگائی

تو عالیان حیران ہوا

بہرام میں نے منع نہیں کیا بھا ھی کو میں نے بس کہا زیادہ میٹھا طبعیت

بگاڑ دیتی ہے

بہرام کو مسکراتے اٹھ کر اپنی طرف آتا دیکھ کر عالیان پریشانی سے بولا

تو بہرام نے اشارے سے اسے تسلی دی

جانِ بہرام آپ کو جتنا میٹھا لینا ہے لے لیں منع تھوڑی کیا ہے کسی

نے آپ کو

دیں مجھے زیادہ میٹھے والا

بہرام کی بات سنتے ادا ہاں میں سر ہلاتی عالیان کو بولی تبھی زرخان اور

سفا اٹھ کر عالیان کے پاس آئے

بھائی ٹینس نوٹ شی از پریگننٹ

ہاں اور بھابھی کے موڈ سوینگز آون ہیں اس لیے یہ سب ہو رہا ہے

کانگریٹس

زرخان کی بات مکمل ہوتے سفا بولی تو عالیان ہلکہ سا مسکرایا اور پھر بہرام کی طرف دیکھتے بولا تو بہرام نے ہاں میں سر ہلایا پھر عالیان نے ادا کو دیکھا جو اسے ٹرائفل دینے کا اشارہ کر رہی تھی تو عالیان نے مسکراتے ٹرائفل ڈالا

میٹھا آپ بتا دیں کتنا ڈالوں

عالیان ادا کو کہتا شیرے کی چمچ بھر کر باؤل میں ڈالی جو عام ٹرائفل سے تین گنا زیادہ تھی مگر ادا کو کچھ نہ بولتے دیکھ کر عالیان نے پھر ایک چمچ بھرا

بس بس بس

ابھی عالیان نے شیرا ڈالنا شروع ہی کیا تھا کہ ادا دونوں ہاتھ بڑھاتے بولی جس پر عالیان نے ہنستے ہوئے ادا کو باؤل پکڑایا تو ادا نے ایک چمچ منہ میں ڈالا

یم مزا آگیا یہ باقی کا میرے لیے پیک کر کے رکھ دیں

ادا کی بات سنتے سب لوگ ہنسنے لگے تو عالیان نے بھی ہنستے ہوئے ہاں میں سر ہلایا اور پھر سب کے ساتھ جاتا صوفوں پر بیٹھا

عالیان تم کب تک یہاں ہو؟

میں کل صبح نکل جاؤنگا

نہیں میرے بھیا کی شادی ہے نیکسٹ منتھ آپ شادی کھا کر جانا پلیز

زرخان کی بات سنتے عالیان مسکراتے بولا تو ادا نے فوراً جواب دیا

جس پر عالیان نے ہاں میں سر ہلایا تو ربینہ بھی خوش ہو گئیں

کل ہم لوگ دعوت کر رہے ہیں مرجان اور سہیل تالیہ اور سنان بھائی

کی شادی کی تم بھی انوائیٹڈ ہو اس پر

ارے نہیں یار تم لوگوں کی فیملی دعوت ہے میں کیا کرونگا

بھائی جان آپ بھی فیملی میں آتے ہیں اور آپ لازمی چلیں گے بس

زرخان کی بات سنتے عالیان فوراً بولا تو زرخان نے فوراً جواب دیا جس

پر عالیان نے ہاں میں سر ہلایا تو سب لوگ مسکراتے اپنے اپنے کمروں

میں چلے گئے ادا اور بہرام بھی اپنے کمرے میں آئے تو ادا بیڈ پر آلتی پالتی مارتی بیٹھ گئی اور

طرف دیکھا

بہرام مجھے بھوک لگی ہے

ابھی تو تم نے کھانا کھایا پھر ٹرائفل کھایا ابھی بھی بھوک لگی ہے؟

ادا کی بات سنتے بہرام جھٹکے سے مڑتا ادا کی طرف آیا اور اس سے سوال کر گیا جس پر ادا نے زور زور سے ہاں میں سر ہلایا

نہیں کچھ نہیں ملے گا سو جاؤ

بہرام---

جانِ بہرام نہیں ملے گا بس آؤ ہم سوتے ہیں

بہرام کی بات سنتے ادا نے کچھ کہنا چاہا جب بہرام اس کی بات کاٹتا بولا تو ادا منہ بناتی بہرام کے سینے پر سر رکھتی لیٹی اور پھر چند لمحوں میں سو گئی تو بہرام نے سوکھ کا سانس لیتے آنکھیں بند کی اور جلد ہی سو گیا سفا جو پرپل رنگ کا ٹراؤزر شرٹ پہنے ڈریسنگ کے سامنے کھڑی بازوؤں پر لوشن لگا رہی تھی اپنی کمر سے پیٹ تک کھسکتی ہوئی انگلیوں کے لمس پر ہلکہ سا کسمسائی

زار چھوڑیں کیا کر رہے ہیں؟

رومینس کر رہا ہوں جانِ زار

سفا کے مسکرا کر سوال کرنے پر زرخان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اسے کمر سے پکڑتے موڑتا اپنی طرف کر گیا

آپ کو رومینس کے سوا کچھ آتا بھی ہے؟

ہاں الحمدللہ مگر تمہیں دیکھ کر سب بھول جاتا ہے سوائے رومینس کے

بدتمیز چھوڑیں مجھے

زرخان کی بات سنتے سفا اس کے کندھے پر تھپڑ مارتی بولی تو زرخان نے سفا کو گود میں اٹھاتے بیڈ پر لیٹایا اور پھر خود بھی اس کے ساتھ لیٹتا اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اس کی زلفوں سے کھیلنے لگا اور پھر چند لمحوں میں نیند کی وادیوں میں دونوں اکٹھے گم ہو گئے

آج زرخان اور سفا نے کلاک ٹاور میں شادی کی دعوت کی تھی جس میں سب لوگ شامل تھے عادل کی فیملی بھی کراچی پہنچ چکی تھی کیونکہ دعوت میں زرخان نے انہیں بھی بلایا تھا اور اسی بہانے وہ زوبیا کا حال احوال بھی جاننا چاہتے تھے سب لوگ ٹائم سے کلاک ٹاور ڈیفنس پہنچ چکے تھے زرخان نے سب کو بفے ڈنر پر انوائیٹ کیا تھا اور اب سب کے آنے کے بعد ڈنر شروع ہو چکا تھا سب لوگ کھانے میں مصروف تھے جب اچانک سفا چکراتی زمین پر گرنے لگی تو پاس کھڑے

عالیان نے اسے سہارا دیتے گرنے سے بچایا جبکہ زرخان جو کھڑا تالیہ

سے کچھ بات کر رہا تھا سفا کی طبعیت بگڑتے دیکھ کر ایک ہی جست میں

اس تک پہنچ گیا

تھینکس عالیان کیا ہوا ڈارلنگ تم ٹھیک ہو؟

زرخان پہلی بات عالیان کو جبکہ دوسری بات سفا کو دیکھتے بولا جس پر

سفا نے کوئی جواب نہ دیا

میں پانی لاتا ہوں

عالیان زرخان سے بولتا پانی لینے چلا گیا اور پھر چند پل بعد پانی کا گلاس

لا کر سفا کو دیا

زار مجھے بہت چکر آ رہے ہیں ومیٹ بھی آ رہی ہے

چلو ہم ہوسپیٹل چلتے ہیں سفا جان

سفا کی بات سنتے زرخان فوراً بولا اور پھر سفا کو لیتا باہر نکلا تو تالیہ بھی

اس کے ساتھ ساتھ باہر آئی اور پھر وہ لوگ سیدھا ہوسپیٹل پہنچے جہاں

سفا کو ڈرپس لگا کر ڈاکٹر نے اس کی طبعیت ٹھیک کی اور پھر سفا کے

کمرے سے باہر آئی

ڈاکٹر کی بات سنتے زرخان خوش ہو گیا تو ڈاکٹر وہاں سے چلی گئی پھر

زرخان اور تالیہ کمرے میں آئے جہاں سفا بیڈ پر بیٹھی اپنی ڈرپ اتروا

رہی تھی زرخان سفا کو دیکھتا ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور پھر

بنا تالیہ اور نرس کی پرواہ کیے سفا کے ہونٹوں پر جھکا تو سفا کو اپنا سانس

بند ہوتا محسوس ہوا جبکہ زرخان کی اس حرکت پر جہاں تالیہ نے قہقہ

لگایا وہیں نرس فوراً کمرے سے باہر نکلی آج شاید زرخان سفا کو بخشنے

کا ارادہ نہیں رکھتا تھا اس لیے سفا کی حالت غیر ہوتے دیکھ کر بھی وہ

اس سے دور نہ ہوا تو سفا نے اس کے بازو پر زور زور سے ہاتھ مارا جس

سے زرخان کو اپنی سفا ڈارلنگ پر کچھ ترس آیا تو وہ اس سے دور ہو گیا

سفا اپنے سینے پر ہاتھ رکھتی لمبے لمبے سانس لینے لگی جبکہ زرخان کو خوشی

میں ایک بار پھر اپنے قریب آتا دیکھ کر سفا بھاگ کر تالیہ کے پیچھے چھپی

تالیہ آپی بچائیں پلیز

سفا لمبے لمبے سانس لیتی بیچ میں بولی تو تالیہ نے زرخان کو دیکھتے نفی میں

سر ہلایا جس پر زرخان کا منہ بنا تو تالیہ زرخان کو اگنور کرتی مڑی

مبارک ہو سفا جان

تالیہ کی بات سنتے سفا ہلکہ سا مسکرائی تو تالیہ نے پیار سے اپنی دوسری ننھی بھابھی کو سینے سے لگایا تبھی زرخان آگے بڑھا

یار میں نے تو مبارک نہیں دی اپنی جان کو

نہیں مجھے نہیں چاہئیے آپ کی مبارک سنبھال کر رکھیں آپ بھول جاتے ہیں ہم پاکستان میں ہیں کہیں بھی کبھی شروع ہو جاتے ہیں

زرخان کی بات سنتے سفا غصے سے بولی تو تالیہ نے اپنی ہنسی دبائی جبکہ زرخان مسکراتا آگے بڑھا اور پھر سفا کو اپنے حصار میں لیتا کمرے سے باہر نکلتا سیدھا جا کر گاڑی میں بیٹھا تالیہ بھی ان کے ساتھ ساتھ گاڑی میں بیٹھی اور پھر وہ تینوں ہی سیدھا بہرام ویلا پہنچے بہرام انہیں فون پر بتا چکا تھا کہ وہ لوگ گھر واپس آ چکے ہیں اس لیے زرخان بھی سیدھا گھر واپس آیا زرخان تالیہ اور سفا جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوئے تو سب نے پریشانی سے سفا کا حال احوال پوچھا جس پر زرخان نے اعلان کرنے کے انداز میں بتایا کہ سفا پریگننٹ ہے یہ خوشخبری سن کر سب لوگ ہی خوش ہوتے سفا اور زرخان کو مبارک دینے لگے اور پھر چند لمحوں بعد

اٹھ کر اپنے اپنے کمروں میں سونے کے غرض سے چلے گئے

آج سب لوگ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے جب ادا لاؤنج میں داخل ہوئی

بہرام مری چلیں سیر کرنے؟

ہاں پروگرام بناتے ہیں مل کر مزا آئے گا

ادا کی بات سنتے مروا فوراً بولی تو سب لوگوں نے ہاں میں سر ہلایا عادل کی فیملی صبح صبح فجر میں اٹھ کر ہی حیدرآباد جا چکی تھی جبکہ باقی سب ابھی بھی بہرام ویلا میں موجود تھے مروا کے ایکسائٹڈ ہو ہر بولنے پر سب نے فوراً ہامی بھری تو مروا اور ادا بھی خوش ہوگئی ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ہی لاہور اسلام آباد مری ناران کاغان سوات مالمجبا گلگت اور آزاد کشمیر گھومنے کا پروگرام بنایا اور پھر سب لوگ اٹھتے اپنے اپنے گھروں کی طرف روانہ ہوئے ٹھیک دو گھنٹے بعد سب لوگ بہرام ویلا میں اکٹھے ہوئے اور پھر اپنی اپنی گاڑیوں میں گارڈز کی گاڑیوں کے ساتھ کراچی سے لاہور جانے کے لیے روانہ ہوئے عالیان کے لاکھ منع کرنے پر بھی سب نے زبردستی عالیان کو اپنے ساتھ چلنے کے لیے منا لیا جبکہ

ربینہ تو اپنے بیٹے کے ساتھ وقت گزارنے کے لیے ہی بہت خوش تھی

سب لوگ بائے روڈ کراچی سے لاہور کے لیے دوپہر کے دو بجے نکلے

اور پھر رات کے دو بجے لاہور کی حدود میں داخل ہوئے سنان پہلے ہی

فون پر پی-سی ہوٹل لاہور کے کمرے بک کروا چکا تھا تقریباً ڈھائی بجے

ان سب کی گاڑیاں پی-سی ہوٹل کی پارکنگ ایریا میں داخل ہوئیں اور

پھر سب لوگ سفر کے تھکے ہوئے اپنے اپنے گارڈز کے ساتھ اپنے

اپنے کمروں کی طرف روانہ ہوئے اور سفر کی تھکان اتارنے کے لیے

سو گئے صبح نو بجے کے قریب سب لوگ اٹھتے باری باری ہوٹل کے

ڈائننگ ایریا میں آئے اور سب نے صبح والا لاہوری ناشتہ کیا پھجے کے

پائے لاہور میں بہت فیمس تھے سب نے نان پائے کے ساتھ ٹھنڈی

میٹھی لسی کا گلاس پیا اور پھر اٹھ کر لاہور گھومنے نکل پڑے سب سے

پہلے شاہی قلعہ پہنچے شاہی قلعہ گھومنے کے بعد سب لوگ جس وقت

بادشاہی مسجد پہنچے تو ظہر کا وقت ہو چکا تھا سب نے بادشاہی مسجد

میں ظہر کی نماز ادا کی اور پھر وہاں سے نکلتے باغ جناح گھومتے شالامار

باغ پہنچے وہاں سے گھومنے کے بعد سب لوگ گوالمنڈی فوڈ سٹریٹ پہنچے

اور وہاں کا مشہور ہریسہ اور نان کھائے پھر وہاں سے چائے پیتے مینار پاکستان گھومے اور پھر وہاں سے نکلتے مسجد وزیر خان چلے گئے وہاں سے گھوم پھر کر نکلتے واپس اپنے ہوٹل آ گئے

تو آج کی سب ہیسٹوریکل پلیسسز کیسی لگیں تم لوگوں کو؟

بہت مزا آیا

بہرام کے سوال پر سب لوگ ایک ساتھ بولے تو بہرام نے باقی جینٹس کو دیکھتے کالر جھاڑا لاہور پہنچتے ہی سب نے ڈیسائیڈ کیا تھا کہ وہ لوگ پانچ دن لاہور رہیں گے اور چونکہ ان کے پاس پانچ جینٹس (بہرام سنان،زرخان، سہیل اور عالیان) موجود تھے اس لیے ہر دن وہ ایک جینٹس کی بتائی جگہ پر جائیں گے یہ فیصلہ سنتے ہی بہرام نے کہا تھا پہلے دن وہ سب کو لاہور دیکھائے گا اور بہرام نے سب کو لاہور کی تاریخی عمارتوں کی سیر کروائی تھی جو کہ سب سے آسان سیر تھی دوسرا دن سنان نے لیا تھا اب کل کے دن سنان کن جگاہوں پر سیر کروائے گا یہ بات سوچتے سب لیڈیز بہت ایکسائٹڈ تھیں

زیادہ خوش نہ ہو ابھی رات کا کھانا باقی ہے

وہ بھی کروا دیتا ہوں میں تم سب کو لاہور کی مشہور جگہ گوالمنڈی کی مشہور فرائی مچھلی بشیر دارلماہی کی مچھلی کھلاؤں گا

سہیل کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو سب لوگ ہنسنے لگے پھر بہرام نے سب کو آرڈر کر کے مچھلی کھلائی

بہرام یہ بہت ٹیسٹی ہے مجھے مزا آیا ہے کھا کر مجھے اور کھانی ہے

ادا کی بات سنتے بہرام نے مسکراتے پیس ادا کے آگے رکھا تو ادا نے بہرام کو دیکھا جس پر بہرام نے پریشانی سے آئیبرو اچکائی

اس میں سے کانٹے نکال کر دیں

کبھی کبھی مجھے فیل ہوتا ہے میں نے شادی نہیں کی کسی چھوٹی بچی کو گود لے لیا ہے

چپ کر کے نکالیں نہیں تو میں بات نہیں کرونگی آپ سے

جانم میں زرخان کی بات کر رہا تھا وہ کل مجھے یہ بات کہہ رہا تھا میں نے تو نہیں کہا کچھ بھی

ادا کی بات سنتے بہرام نے مسکراتے کانٹے نکالنا شروع کیے اور پھر ہلکی آواز میں بولا تو ادا مصنوعی ناراضگی سے بولی جس پر بہرام نے سارا

الزام زرخان پر ڈالا تو زرخان نے ایک جھٹکے سے بہرام کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا پھر زرخان نے سفا کو دیکھا جو کھانے سے ہاتھ روکتی اسے گھور رہی تھی سفا کو گھورتے دیکھ کر زرخان نے پاس پڑا کشن اٹھا کر بہرام کو مارا تو سب نے قہقہ لگایا جبکہ زرخان معصوم سی شکل بناتا سفا کے قریب کھسکا

سفا جان میں نے ایسا کچھ نہیں کہا کھانا کھا لو

آپ کو بعد میں بتاؤنگی میں

زرخان کی بات سنتے سفا غصے سے بولتی ایک بار پھر کھانا کھانے لگی تو سب نے اپنی ہنسی دبائی جبکہ زرخان نے بہرام کو دیکھتے القابات سے نوازا تو بہرام نے مسکراتے اداب کے انداز میں ہاتھ اٹھایا تبھی سنان اور تالیہ اندر آئے اور سب کو آئسکریم دی تو سب نے خوش ہوتے کھانے کے بعد آئسکریم کھائی اور اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے سفا اور زرخان جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئے تو سفا نے غصے سے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے زرخان کو گھورا

سفا ڈارلنگ بھیا نے جان پوچھ کر کہا ہے میں نے تو ایسا کہا ہی نہیں

ہے آئی پرومس

ہمم بلکل آپ تو بہت شریف ہیں

زرخان کی بات سنتے سفا فوراً بولی اور غصے سے کپڑے بدلنے چلی گئی پھر کپڑے بدلنے کے بعد سفا بیڈ پر آئی تو زرخان بھی کپڑے بدلتا بیڈ پر آیا

زرخان جیسے ہی بیڈ پر لیٹا تو سفا نے بیڈ کے درمیان پلو کی دیوار بنائی

اگر آپ چاہتے ہیں نہ میں مزید کچھ نہ کروں تو اس دیوار سے آگے مت آئے گا وہ بھی پوری رات

سفا غصے سے کہتی بیڈ پر زرخان کی طرف پیٹھ کر کے سو گئی جبکہ ہمارا مظلوم و معصوم زرخان خاموشی سے اپنی سائیڈ پر سیدھا لیٹ گیا اور پھر جلد دونوں سو گئے

سب لوگ سنان کے بتائے گئے ٹائم پر پارکنگ ایریا میں اکٹھے تھے اور تقریباً سب ہی نیند سے بھری آنکھیں مسل رہے تھے

کیا بھائی صبح کے چار بجے کونسی جگہ کھلی ہو گی سیر کرنے کے لیے

میں تم سب کو واہگہ بارڈر پریڈ دیکھانے لیجا رہا ہوں

زرخان کی بات سنتے سنان فوراً بولا تو ادا خوش ہوتی سنان کے پاس

آئی اور خوشی سے تالی ماری

سچی بھائی ہم فوجی دیکھنے جا رہے ہیں

ہاں گڑیا ہم فوجی دیکھنے جا رہے ہیں وہ بھی پروٹوکول کے ساتھ

ادا کی بات سنتے سنان مسکراتے بولا تو ادا بھاگ کر بہرام کی گاڑی کی

اگلی سیٹ پر بیٹھی ادا کو خوش ہوتے دیکھ کر بہرام بھی ہنستا اپنی

سیٹ سنبھال گیا

جانِ بہرام بھاگا مت کریں یہ بے بی کے لیے اچھا نہیں ہوتا

اوکے جانِ ادا

بہرام اپنی سیٹ پر بیٹھتا ادا کی سیٹ بیلٹ لگاتے بولا تو ادا نے فوراً

جواب دیا جس پر بہرام نے مسکراتے ادا کے ماتھے پر بوسہ دیا پھر سب

لوگ گاڑیوں میں بیٹھے اور تقریباً پانچ بجے تک واہگہ بارڈر پہنچ گئے

بہرام مجھے بھوک لگی ہے

ادائے جاں یہاں سے کچھ نہیں ملے گا ابھی باہر نکلتے ہیں تو ناشتہ

کرتے ہیں

ابھی پریڈ شروع ہونے میں پانچ منٹ تھے جب ادا بہرام کے کندھے

پر سر رکھتی بولی جس پر بہرام نے مسکراتے جواب دیا تبھی سفا نے ادا
کو اپنے بیگ سے چپس نکال کر دیا جسے ادا نے فوراً پکڑتے کھانا شروع
کیا پھر پریڈ شروع ہو گئی تو سب نے پریڈ کو خوب انجوائے کیا ادا نے
پوری پریڈ میں زور و شور سے نعرے لگائے پریڈ ختم ہونے کے بعد
جیسے ہی سب لوگ وہاں ڈے باہر نکلے تو ادا سفا تالیہ اور مرجان نے
نان چنے کھانے کی فرمائش رکھی جس پر عمل کرتے سنان نے انہیں
نان چنے کھلائے

یم بھیا مزا آ گیا نان چنے کھا کر اب ہم کہاں جائیں گے

فلحال سب گھر جا کر سوئیں گے ظہر کی نماز پڑھ کر سب لوگ تیار ہو
جانا ہم چھے بجے کی پریڈ پر گنڈا سنگھ بارڈر جائیں گے

ویری سمارٹ دونوں پریڈ رکھ کر بھیا نے جان چھڑا لی

ادا کے سوال پر سنان فوراً بولا تو سہیل نے مسکراتے جواب دیا جس
پر سنان بھی مسکرانے لگا سب لوگ ناشتہ کرتے اپنے اپنے ہوٹل
رومز میں پہنچے اور سو گئے پھر سب لوگ تیار ہوتے ظہر کی نماز پڑھتے
ایک بار پھر پارکنگ میں اکٹھا ہوئے پہلے سب نے ایم ایم عالم روڈ سے

دوپہر کا کھانا کھایا اور پھر سب لوگ گنڈا سنگھ بارڈر پریڈ کے لیے پہنچ گئے صبح کی طرح اب بھی سب نے پریڈ کو بہت انجوائے کیا اور پھر وہاں سے نکلتے ہارڈیز سے کھانا کھاتے اپنے ہوٹل آگئے اگلے دن کی باری سہیل کی تھی اور سب لوگ ایکسائٹڈ تھے کہ سہیل اب لاہور کی کونسی جگہ کی سیر انہیں کروائے گا آج ہوٹل واپس آنے پر ادا کی طبعیت کچھ خراب تھی اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے اسے وامٹ آ جائے گی ہوٹل پہنچتے ہی سب لوگ تھکے ہوئے سے اپنے کمرے میں گئے ادا بھی بہرام کے ساتھ اپنے کمرے میں آگئی ابھی ادا اور بہرام کمرے میں داخل ہی ہوئے تھے کہ ادا منہ پر ہاتھ رکھتی بھاگ کر واشروم میں گئی تو بہرام بھی پریشانی سے اس کے پیچھے آیا

جانِ بہرام کیا ہوا؟

بہرام مجھے چکر آ رہے ہیں

بہرام کے سوال پر ادا واشروم سے باہر آتی بولی تو بہرام نے اسے سہارا دیتے بیڈ پر لیٹایا ادا نڈھال سی بیڈ پر لیٹی تو بہرام پریشانی سے اپنے روم سے نکلتا زرمینہ بیگم اور دائمہ والے کمرے میں آیا

موم آپ چل کر ایک دفعہ ادا کو دیکھ لیں پتہ نہیں کیا ہوا ہے وامٹ بھی کی ہے اس نے اور کہہ رہی ہے چکر بھی آ رہے ہیں

بہرام کی بات سنتے زرمینہ بیگم اور دائمہ پریشانی سے بہرام کے کمرے میں آئیں جہاں ادا بیڈ پر نڈھال سی لیٹی تھی

ادا بچے کیا ہوا؟

دائمہ میری طبعیت ٹھیک نہیں ہو رہی بہت چکر آ رہے ہیں

اور کیا ہو رہا ہے؟

دائمہ کے سوال پر ادا فوراً بولی تو زرمینہ بیگم نے آگے بڑھتے سوال کیا

وامٹ بھی آ رہی ہے

بس اور تو کچھ نہیں ہو رہا؟

ادا کے جواب دینے پر زرمینہ بیگم نے پھر سوال کیا تو ادا نے فوراً نفی میں سر ہلایا جس ہر دائمہ اور زرمینہ بیگم ایک دوسرے کو دیکھتیں ہلکہ سا مسکرائی اور پھر زرمینہ بیگم نے آگے بڑھتے ادا کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا

کچھ نہیں ہوا ادا اس حالت میں چکر اور وامٹ آ جاتے ہیں تم ابھی سو

جاؤ صبح تک ٹھیک ہو جاؤ گی انشاءاللہ

زرمینہ بیگم کی بات سنتے ادا نے ہاں میں سر ہلاتے کروٹ بدلی اور پھر چند لمحوں میں گہری نیند سو گئی جبکہ زرمینہ بیگم اور دائمہ اسے کروٹ بدلتا دیکھ کر کمرے سے چلی گئی زرمینہ بیگم اور ادا کے جانے کے بعد بہرام بھی دروازہ بند کرتا کپڑے بدلتا ادا کے قریب آ کر لیٹا اور پھر چند پل بعد ادا کو اپنے حصار میں لیتے سو گیا

سب لوگ سہیل کے کہنے پر صبح کے دس بجے تیار ہوتے پارکنگ میں اکٹھا ہوئے

سہیل بھائی ہم کہاں جا رہے ہیں؟

ہم لوگ سفاری پارک جا رہے ہیں پکنیک کے لیے

واہ صاحب ایک ہے جگہ ایسی چن لی کہ کہیں اور جانے کی ہمت ہی نہ ہو

سفا کے سوال پر سہیل فوراً بولا تو بہرام سہیل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولا جس پر سب نے قہقہہ لگایا اور پھر گاڑیوں میں بیٹھتے سفاری پارک کے لیے نکل گئے تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد سب لوگ سفاری پارک پہنچے تو مرجان کو وہاں اپنی فیورٹ چیز نظر آئی جس کی سواری کرنے کے لیے وہ

سہیل کا بازو پکڑتی سیدھی اس تک پہنچی تو سب لوگ ہنسنے لگے پھر سب نے باری باری گھوڑ سواری کی سوائے ادا کے کیونکہ ادا میڈم اپنے پہلے ایکسپیرینس کو ابھی تک بھولی نہیں تھی سب کو گھوڑ سواری کرتا دیکھ کر ادا مسکراتی پاس پڑے بینچ پر بیٹھی تبھی سفا جو سواری کر چکی تھی اس کے پاس آئی

بھابھی بہت مزا آیا ہے آپ لے کر تو دیکھیں

سفا کی بات سنتے ادا نے نفی میں سر ہلایا تو سفا فوراً سے بیگ سے چپس نکالتی ایک پیکٹ خود پکڑ گئی جبکہ دوسرا ادا کو پکڑایا تو ادا نے خاموشی سے چپس پکڑا اور کھانے لگی

بھابھی آپ کو کیا چاہئیے بیٹا یا بیٹی؟

مجھے بیٹا چاہئیے اور بہرام کو بیٹی دیکھو اب اللہ کیا دیتا ہمیں اور تمہیں کیا چاہئیے ؟

ہم دونوں کو بیٹی چاہئیے

سفا کے سوال پر ادا نے فوراً جواب دیتے سوال کیا تو سفا نے مسکراتے جواب دیا

تو پھر دعا کرو میرا بیٹا ہو جائے پھر ہم دونوں ہمارے بچوں کی شادی کر دیں گے

ٹھیک ہے پکا سمدھن جی آپ کا بیٹا اور میری بیٹی یا آپ کی بیٹی اور میرا بیٹا ہوا تو ہم ہمارے بچوں کی آپس میں شادی کر دیں گے

ادا کی بات سنتے سفا مسکراتے بولی تو ادا نے بھی ہاں میں سر ہلایا جبکہ بہرام اور زرخان اس بات سے انجان کہ ان کی بیگمات کیا کچھ سوچ رہی ہیں مزے سے مرجان کے گھوڑے کے پیچھے اپنے گھوڑے لگائے مرجان کو پکڑنے کی کوشش کر رہے تھے گھوڑ سواری کرنے کے بعد سب نے وائلڈ لائف کا مزا لیا اور پھر ایک جگہ بیٹھ کر مزے سے دوپہر کا کھانا کھایا کھانا کھانے کے بعد عائشہ کو وہاں کا فن دنیا امیوزمینٹ پارک نظر آیا

بہرام بھیا مجھے جھولے لینے ہیں

اوکے بھیا کی جان بھیا آپ کو ابھی فائیو منٹس تک لے کر چلتے ہیں

عائشہ کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو عائشہ خوش ہو گئی پھر سب لوگ کھانا ختم کرتے عائشہ کو لیتے فن دنیا کے اندر پہنچے تو مرجان تالیہ سفا ادا مروا عائشہ اور زرخان نے مزے سے جھولے لیے جھولے لینے کے بعد سب لوگ

تھکے ہوئے سے تقریباً پانچ بجے وہاں سے نکلے اور چھ بجے تک اپنے ہوٹل پہنچے سہیل کی سیر نے سب کو تھکا دیا تھا اس لیے سب نے روم سروس کے زریعے اپنے اپنے کمرے میں کھانا منگواتے مزے سے کھایا اور پھر سونے چلے گئے اگلی باری زرخان کی تھی اور سب لوگ جانتے تھے وہ اپنی چل بلی نیچر کو دیکھتے انہیں لاہور کے اندر ہی گھمانے والا ہے اب لاہور کے اندر کس جگہ گھماتا ہے یہ تو کل کا سورج ہی بتانے والا تھا آج سب لوگ آرام سکون سے سو کر اٹھے تھے اور سب لوگ فریش سے تیار محبت پیارے لگ رہے تھے زرخان نے سب سے پہلے انہیں لاہور کی مختلف بیکریوں سے فینسی ناشتہ کروایا اس کے بعد جب سب نے ظہر کی نماز ادا کی تو وہ سب کو لیتا لاہور کے چڑیا گھر چلا گیا چڑیا گھر گھوم کر سب سے زیادہ عائشہ اور ادا خوش تھیں

زرخان تم پنجرے میں کیسے بند ہو گئے

میں آپ کو بندر دیکھتا ہوں بھائی

نہیں تو تو ہمارا چھوٹا سا چیمپینزی ہے

اگر اب تم لوگوں نے مجھے پریشان کیا تو میں شام والی جگہ پر تم لوگوں

کو نہیں لیجاؤں گا

پنجرے میں بند بندروں کو دیکھ کر بہرام اپنی ہنسی دباتا بولا تو زرخان نے غصے سے سوال کیا جس پر مرجان آگے بڑھتی زرخان کے گال کھینچتی بولی تو زرخان نے غصے سے جواب دیا جبکہ زرخان کو غصے سے لال ہوتا دیکھ کر دائمہ ربینہ اور زرمینہ بیگم نے بھی اپنی ہنسی دبائی

آپ تینوں بھی مجھ پر ہنس رہی ہے کیا میں سچی بندر لگتا ہوں مما

نہیں میرا بیٹا تو بہت ہینڈسم ہے

یہ سب خوبصورتی سے جیلس ہوتے ہیں مما

زرخان دائمہ ربینہ اور زرمینہ بیگم کو دیکھتے بولا تو زرمینہ بیگم نے مسکراتے جواب دیا جس پر زرخان زرمینہ بیگم کو اپنے حصار میں لیتا بہرام تالیہ اور مرجان کو منہ چڑھاتا بولا جس پر ان تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھتے ہنسی دبائی

امی یہ غلط ہے ویسے آپ ہمیں پیار نہیں کرتی صرف اس بندر کو پیار کرتی ہیں

نہیں تالیہ میں تم لوگوں کو بھی اتنا پیار کرتی ہوں

تالیہ کے منہ بنا کر بولنے پر زرمینہ بیگم ہاتھ بڑھاتی بولیں تو تالیہ خوش ہوتی زرمینہ بیگم کے گلے لگی تبھی ادا سفا مروا عالیان اور عائشہ آ گئے تالیہ اور زرخان کو زرمینہ بیگم کو چپکے دیکھ کر ادا منہ بناتی آگے بڑھی اور ان دونوں کو ہاتھ کے اشارے سے پیچھے کرتی زرمینہ بیگم کے گلے لگی تو زرمینہ بیگم نے اپنی بہو کو پیار کیا

ہیلو مس شہزادی یہ میری مما ہیں

کون ہیں آپ پرائی عورتوں کو کیوں چھو رہے ہیں ہاتھ پیر توڑا کر کہیں دور پھیکوا دونگی

زرخان ادا کے بازو پر انگلی مارتا بولا تو ادا غصے میں ایک ادا سے بولی جس پر سب نے اپنی ہنسی دبائی جبکہ زرخان نے اس کے بازو پر چٹکی کاٹی

نعیم

نعیم نہیں بہرام

نہیں نعیم پکڑ لو اسے

آ مما بچاؤ

ادا نے روتے ہوئے سنان کے گارڈ کا نام لیا تو زرخان نے فوراً جواب

دیا جس پر ادا نے نعیم کو حکم دیا جو زرخان کے پیچھے کھڑا تھا تو زرخان

نے چلانا شروع کیا زرخان کی چیخیں سن کر سفا پریشانی سے آگے بڑھی

ہائے اللہ بھابھی میرے شوہر کو چھوڑ دیں وہ آپ کے ہونے بچے کے

سسر ہیں

ٹھیک ہے چھوڑ دو نعیم

سفا کے پریشانی سے بولنے پر جہاں سب نے پریشانی سے سفا کو دیکھا

وہیں ادا نے فوراً نعیم کو حکم دیا تو نعیم نے زرخان کو چھوڑ دیا اور

زرخان بھی پریشانی سے سفا کی بات سننے لگا

وہ میں اور بھابھی نے ڈیسائیڈ کیا ہے کہ ہم ہمارے بچوں کی آپس میں

شادی کر دیں گے

سب کو پریشانی سے اپنی طرف دیکھتے سفا فوراً بولی تو زرخان کا منہ کھلا

کیا ہرگز نہیں میں میری بیٹی کو اس بھوت کے حوالے نہیں کرونگا

زرخان کے چلا ہر بہرام کی طرف اشارہ کر کے بولنے پر جہاں سب نے

اپنی ہنسی دبائی وہیں بہرام نے ایک گہری مسکراہٹ زرخان کی طرف

اچھالی جس پر زرخان اسے اگنور کرتا فوراً آگے بڑھا چڑیا گھر گھومنے کے

بعد زرخان ان کو لیتا سیدھا ہویلی ریسٹورنٹ پہنچا جس کی روف ٹوپ سے بادشاہی مسجد صاف نظر آتی ہے وہاں زرخان نے انہیں لنچ کروایا اور تقریباً چار بجے ان کو لیتا واپس ہوٹل پہنچا ہوٹل پہنچ کر سب نے تھوڑا آرام کیا اور پھر وہ چھ بجے کے قریب انہیں فوٹرس لے گیا جہاں پہلے تو لیڈیز نے جم کر شوپنگ کی اور پھر سب لوگ جوائے لینڈ کے اندر چلے گئے وہاں جاتے ہی ادا سفا مروا مرجان تالیہ زرخان عائشہ اور عالیان نے خوب جھولے لیے جبکہ باقی سب تو انہیں جھولے لیتے دیکھنے لگے جھولے لینے کے بعد سب نے فوٹرس سکوئیر مال میں بنے سینما میں موی دیکھی اور پھر فوٹرس سکوئیر سے ہی رات کا کھانا کھاتے واپس ہوٹل آئے

آج تو مجھے بہت مزا آیا

ادا کی بات سنتے سفا مرجان تالیہ مروا اور عائشہ نے بھی ہامی بھری تو زرخان نے باقی جینٹس کو دیکھتے کالر جھاڑا تبھی عالیان سب کے بیچ میں کھڑا ہوا

کل ہم لوگ سوزو واٹر پارک جا رہے ہیں تو سب اپنا اپنا ایک ایکسٹرا

سوٹ پکڑ لینا کل ہم لوگ وہاں پر پیکنیک کریں گے اور باربی کیو پارٹی بھی کریں گے

عالیان کی بات سنتے سب لیڈیز نے شور مچایا تو ربینہ اپنے بیٹے کو سب کے ساتھ گھلتے ملتے خوش ہو گئیں پھر سب لوگ باتوں میں مصروف ہوئے تو عالیان کی نظر ٹیرس پر کھڑی زوبیا پر پڑی پھر وہ خاموشی سے سب کے بیچ سے اٹھتا ٹیرس پر زوبیا کے پاس آگیا

کیا کر رہی ہیں زوبی

نتھنگ بس چاند دیکھ رہی تھی کتنا پیارا لگ رہا ہے

عالیان کے سوال زوبیا نے مسکراتے جواب دیا تو عالیان ہلکہ سا زوبیا کے قریب ہوا

زوبی مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی

عالیان کی بات سنتے زوبیا نے ہاں میں سر ہلایا

زوبی میں نے آپ کو فرسٹ ٹائم ہوسپیٹل میں دیکھا تھا اور تب سے میں آپ کے پیچھے پاگل ہوں میں آپ سے بے انتہا محبت کرتا ہوں محبت تو چھوٹا لفظ ہے میں آپ سے عشق کرتا ہوں اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو

کیا میں میری ما کو آپ کے گھر بھیج سکتا ہوں اس ٹرپ کے بعد

عالیان تم مجھ سے چھوٹے ہو ایج میں

پیار میں عمر نہیں دیکھی جاتی ہے

عالیان کی بات سنتے زوبیا فوراً بولی تو عالیان نے جواب دیا جس پر زوبیا کچھ خاموش ہوئی

ابھی ہم رہنے دیتے ہیں اس بات کو کراچی واپس جا کر دیکھیں گے

زوبیا آئی لو یو سو مچ

زوبیا کی بات سنتے عالیان فوراً بولا تو زوبیا نے ہاں میں سر ہلایا اور اندر جانے کے لیے مڑی تو عالیان نے زوبیا کا بازو پکڑا

میں آپ سے اظہارِ محبت نہیں مانگوں گا بس اتنا کہوں گا صرف میری ہو کر رہیے گا میں آپ کو دنیا کی ہر خوشی لا کر دونگا

میں اور تم ایک نہیں ہو سکتے عالیان کیوں نہیں سمجھ رہے اس بات کو

عالیان کی بات سنتے زوبیا ہلکے غصے سے بولی تو عالیان ہلکہ سا مسکرایا

غصے میں اور بھی خوبصورت لگتی ہیں ویسے کیوں نہیں ہو سکتے ہم ایک کیونکہ میرے پاس تمہیں دینے کے لیے کچھ نہیں ہے

عالیان کی بات سنتے زوبیا ایک گہری سانس لیتے بولی تو عالیان کچھ حیران ہوا مگر پھر اپنی حیرانگی پر قابو پاتا دو قدم آگے بڑھا

کیا مطلب میں کچھ سمجھا نہیں

مطلب یہ کہ میں جب دس کی تھی تو میرا ریپ ہو گیا تھا اور اب میں صرف ایک پلے گرل ہوں جو صرف اپنے حسن کی وجہ سے ہی لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار سکتی ہے اس لیے مجھ سے دور رہو

عالیان کے سوال پر زوبیا فوراً بولی تو عالیان کچھ خاموش ہوا مگر پھر جیسے ہی زوبیا اندر جانے لگی تو اس نے ایک بار پھر زوبیا کا راستہ روکا

مجھے فرق نہیں پڑتا تمہارا پاسٹ کیا ہے یا ابھی تم کیا ہو شادی کے بعد ہم انگلینڈ شفٹ ہو جائیں گے اور اپنی ایک الگ دنیا بسائیں گے

مجھے کینسر ہے لاسٹ سٹیج اور میرے پاس وقت بھی کم ہے

تو جب تک وقت ہے تب تک تو رہ سکتے ہیں نہ ویسے بھی انگلینڈ میں اس کا علاج موجود ہے

عالیان کی بات سنتے زوبیا نے ایک آخری وار کرنا چاہا جس پر عالیان فوراً بولا تو زوبیا ہلکہ سا مسکرائی

مجھے چھوڑ کر کسی اپنی ہم عمر کی لڑکی سے شادی کرو میں تمہیں کچھ نہیں دے پاؤں گی

ساتھ تو دے سکتی ہیں نہ پلیز زوبی

کیا ہو رہا ہے یہاں؟

زوبیا کی بات سنتے عالیان فوراً بولا تبھی ٹیرس پر آتا سہیل بولا تو زوبیا نے آگے بڑھتے سہیل کے سینے پر سر رکھا

کچھ نہیں بھائی وہ بس ہم آپس میں کچھ ڈسکس کر رہے تھے تم فکر نہ کرو

زوبیا کی بات سنتے سہیل ہلکہ سا مسکرایا جبکہ عالیان بھی مسکراتا ایکسکیوز کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا

سب لوگ دس بجے اٹھتے تیار ہوتے پارکنگ میں اکٹھا ہوئے پہلے عالیان نے سب کو حلوہ پوری کا ناشتہ کروایا پھر سب لو لیتا سوزو واٹر پارک نکل گیا سنان کے پروٹوکول کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ لوگ لاہور کی جو جگہ بھی گھوم رہے تھے اس کی پری بکنگ کرتے ہوئے ایک دن کے لیے وہ جگہ عام لوگوں کے لیے بند کر دی جاتی تھی اور یہی وجہ تھی کہ

اب تک سب لوگوں نے لاہور کو خوب انجوائے کیا تھا آج سوزو واٹر

پارک کو بھی سپیشل بکنگ کرتے صرف سنان اور اس کی فیملی کے

لیے کھولا تھا باقی ہر شخص کے لیے وہ جگہ مکمل طور پر بند تھی تقریباً آدھے

گھنٹے بعد سب لوگ سوزو واٹر پارک پہنچے سوزو میں لگی واٹر سلائیڈز

جھولے اور سویمنگ پول کو دیکھ کر سب لیڈیز خوش ہو گئیں اور سب

نے زور و شور سے تالیاں ماریں

افففف یہ بہت خوبصورت ہے چلیں نہ بہرام چلتے ہیں

اوکے جانہ چلو عاشی جان کم

ادا کی بات سنتے بہرام پہلی بات ادا کو جبکہ دوسری بات عائشہ کو بولا تو

عائشہ نے بھاگ کر بہرام کا ہاتھ پکڑا اور اس کے ساتھ اندر گئی اندر

جاتے ہی سب سے پہلے انہوں نے دائمہ ساجدہ بی بی زرمینہ بیگم حنان

اور ربینہ کو گارڈز کے ساتھ ایک جگہ پر بیٹھایا اور پھر خود سب لوگ

چینج کرتے واٹر سلائیڈز کی طرف بڑھے

زرخان بہرام بیٹا ادا اور سفا کا خیال کرنا

جی مما

اوکے موم

سب کو تیار واٹر سلائیڈز کی طرف جاتے دیکھ کر زرمینہ بیگم فوراً بولی تو

زرخان اور بہرام نے جواب دیا اور پھر سب کے ساتھ واٹر سلائیڈز کی

طرف بڑھے

ادا تم نے میرے ساتھ رہنا ہے ڈفا تم نے زرخان کے ساتھ رہنا ہے

اکیلے نہیں لینا کچھ بھی

واٹر سلائیڈ پر چڑھتے ہی بہرام ادا اور سفا سے بولا تو دونوں نے فوراً ہاں

میں سر ہلایا تبھی تالیہ آگے بڑھی

اہم اہم ایکسکیوز می سائیڈ پلز پاکستان کے اپکمینگ وزیراعظم کی بیوی

آ رہی ہے

تالیہ زرخان اور بہرام کو ہاتھ سے سائیڈ ہونے کا اشارہ کرتی اپنے بال

جھٹکتی ایک ادا سے بولی تبھی سفا اور ادا نے اس کا راستہ روکا

ایکسکیوز می ہو گا آپ کا شوہر پاکستان کا اپکمینگ وزیراعظم لیکن میرا

شوہر بھی کسی سے کم نہیں وہ اٹلی اور پاکستان کا بہت بڑا سٹوک

مارکیٹر ہے

ہاں اور میرا شوہر بھی پاکستان کا سب سے بڑا بزنس مین ہے کوئی عام انسان نہیں ہے آئی سمجھ

سفا کی بات سنتے ادا بھی چلاتے بولی تو تالیہ نے ان دونوں کو حیرانگی سے دیکھا جبکہ بہرام اور زرخان نے تالیہ کی شکل دیکھتے قہقہ لگایا

بائے بائے گائیز

تالیہ سفا اور ادا کو پہلی سلائیڈ کے لیے لڑتے دیکھ کر مرجان سہیل کے ساتھ خاموشی سے آگے بڑھی اور پھر سلائیڈ پر بیٹھتی ہاتھ ہلاتی بولی تو ان تینوں کا منہ کھلا جبکہ مرجان فوراً سے سلائیڈ کرتی نیچے کی طرف چلی گئی تو مرجان کی چلاکی پر سب نے قہقہ لگایا پھر سہیل بھی مرجان کے پیچھے پیچھے سلائیڈ لیتا نیچے پہنچا تو ادا آگے بڑھی

جا رہی ہوں میں نیچے

روکو جانم میں آ رہا ہوں

ادا غصے سے کہتی سلائیڈ پر بیٹھی تو بہرام فوراً بولتا ادا کے پیچھے بیٹھا اور پھر ادا کو لیتا نیچے آیا تو سفا اور زرخان بھی اسی طریقے سے سلائیڈ لیتے نیچے آئے پھر تالیہ نے سنان کو اشارہ کیا تو سنان مسکراتا تالیہ کی ناک

کھینچتا سلائیڈ کرتا نیچے اترا پھر تالیہ سلائیڈ پر بیٹھی اور اس نے عائشہ کو اپنی گود میں بیٹھاتے سیف کیا اور پھر عائشہ کے ساتھ نیچے سلائیڈ کر گئی پھر مروا بھی آگے بڑھتی سلائیڈ لیتی نیچے کو گئی اب پیچھے بس عالیان اور زوبیا ہی سلائیڈ لینے والے رہ گئے تھے

آفٹر یو مائے لیڈی

نو ایم نوٹ

عالیان سلائیڈ کی طرف اشارہ کرتا ہلکہ سا جھکتا بولا تو زوبیا نے مسکراتے جواب دیا اور پھر سلائیڈ پر بیٹھی تو عالیان اس کے پاس بیٹھا

یہ ظلم ہے میرے پر

کوئی بات نہیں برداشت کرو

عالیان کی بات سنتے زوبیا مسکراتے بولی اور پھر سلائیڈ سے نیچے کو گئی تو عالیان بھی سلائیڈ پر بیٹھتا نیچے کو گیا رنگ برنگی ٹنل سے گزرتے ہوئے عالیان سلائیڈ کے آخر پر سویمنگ پول میں گرا تو سب لوگ ہنسنے لگے

پھر سب لوگوں نے پول میں خوب مزا کیا عائشہ سفا اور ادا کو سیفٹی کے لیے ٹیوب پہنائی گئی جبکہ باقی سب یوں ہی پول میں انجوائے کرنے لگے

زرخان اور بہرام نے پول میں سویم ریس کی جس کا ونر زرخان ہوا پھر سب لوگ دو گھنٹے تک پول میں نہاتے باہر نکلے تو دائمہ اور ساجدہ بی بی نے سب کو ٹاول دیے جس سے وہ خود کو خشک کرتے نہانے لگے

چلو ہٹو سب اب مسٹر خانزادہ اور مس خانزادہ کی باری ہے

ہم دونوں نے اکٹھے نہانہ ہے کیا

ہاں تو کیا ہے بیوی ہے میری

زرخان آگے بڑھتا بولا تو تالیہ نے مسکراتے سوال کیا جس پر زرخان نے ہنستے ہوئے جواب دیا

شرم کرو کچھ منحوس انسان

ہہہہننہ جیلس پیپل

مرجان زرخان کو تھپڑ مارتی بولی تو زرخان نے منہ بناتے جواب دیا جس پر سب نے قہقہ لگایا تو زرخان واشروم میں گھسا

سوچ لیں زوبی ہم بھی ایسے اکٹھے۔۔۔

باز آؤ عالیان کوئی سن لے گا بدتمیز

زرخان کو واشروم میں جاتا دیکھ کر عالیان زوبیا کے پیچھے آ کر کھڑا ہوتا

بولا تو زوبیا اس کی بات کاٹتے بولی جس پر عالیان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تو زوبیا فوراً آگے بڑھتی واشروم میں گھس سب کے نہانے کے بعد زرمینہ بیگم اور ربینہ نے سب کو سینڈوچز اور سموسے دیے جبکہ ساجدہ بی بی اور دائمہ نے سب کو چائے کیک اور بسکٹس ڈال کر دیے چائے پینے کے بعد سب لوگ اٹھتے جھولوں کی طرف بڑھے

سب سے پہلے بھوت بنگلہ لیتے ہیں

انوکھی بات ہے نہ ویسے چمبکیا بھوتنی کو بھوت بنگلے میں جانا ہے

تالیہ کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو تالیہ نے منہ بناتے اپنے پاؤں سے چپل اتارا جس پر زرخان نے فوراً دوڑ لگائی تو تالیہ نے اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے ہی اس کی طرف جوتا پھینکا جو سیدھا جا زرخان کے سر میں لگا تو زرخان درد سے کراہ اٹھا جبکہ باقی سب نے قہقہ لگایا اور پھر تالیہ کی بات مانتے بھوت بنگلے کی طرف گئے

سر ایک وقت میں دو لوگ ہی جا سکتے ہیں

کاش میرا بندہ بھی ساتھ ہوتا او عادی کہاں ہیں آپ

ٹکٹ چیکر کی بات سنتے بہرام نے ہاں میں سر ہلایا جبکہ مروا منہ بناتی زور

سے بولی تو ادا نے مروا کا ہاتھ پکڑا

کوئی بات نہیں مروا بھابھی عادی بھائی نہیں ہیں تو کیا ہوا میں ہوں نہ

میں آپ کے ساتھ چلوں گی

تو میں کس کے ساتھ جاؤنگا؟

اکیلے چلے جائیں آپ

ادا کی بات سنتے بہرام منہ بناتے بولا تو ادا نے فوراً جواب دیا

اور اگر مجھے اکیلے ڈر لگا تو؟

آپ زور زور سے چیخیں مارتے باہر بھاگ آنا

مطلب تم اور میں اندر اکیلے جائیں گے

بہرام کا سوال سنتے ادا نے فوراً جواب دیا تو مروا پریشانی سے بولی جس پر

ادا نے زور زور سے ہاں میں سر ہلایا تو مروا کا منہ دیکھتے سب نے اپنی

ہنسی دبائی

کوئی بات نہیں سر آپ تین لوگ چلے جائیں

اس سے پہلے کہ بہرام کچھ بولتا ٹکٹ چیکر فوراً بول پڑا تو بہرام نے ہاں

میں سر ہلایا عائشہ تو پہلے ہی بھوت بنگلے میں نہیں جا رہی تھی اس لیے

سب لوگ اپنی اپنی بیگمات کے ساتھ جبکہ مروا بہرام اور ادا کے ساتھ اور عالیان اور زوبیا ایک ساتھ ہو گئے پھر سب سے پہلے بہرام ادا اور مروا اندر بڑھے ان کے اندر جانے کے چند سیکنڈز بعد زرخان اور سفا اندر بڑھے پھر مرجان اور سہیل اندر بڑھے چند لمحوں بعد سنان اور تالیہ اندر بڑھے تو عالیان زوبیا کی طرف ہلکہ سا جھکا

دیکھ لیں زوبی اللہ بھی ہم دونوں کی ہی ٹیم بناتا ہے اب تو مان جائیں

عالیان کی بات سنتے زوبیا نفی میں سر ہلاتی اندر بڑھی تو عالیان بھی اس کے پیچھے پیچھے اندر بڑھا زوبیا جیسے ہی اینٹر ہوئی تو ایک بڑا سا نکلی سپائیڈر آسمان سے اچانک زوبیا کے سامنے آ گیا جسے دیکھتے زوبیا چیخیں مارتے پیچھے کو ہوئی تو اپنے پیچھے آتے عالیان سے ٹکرائی زوبیا کے ٹکرانے پر عالیان ہلکہ سا مسکرایا پھر زوبیا فوراً آگے بڑھی تو اچانک ایک ماسک پہنا شخص پاس میں لگے درخت کے پیچھے سے آیا تو زوبیا نے ایک بار پھر چیخیں ماری اور پھر پلٹتی عالیان کے سینے میں منہ چھپایا تو عالیان نے زوبیا کے گرد حصار باندھا تو زوبیا نے چہرہ اٹھاتے عالیان کو دیکھا جس پر عالیان ہلکہ سا مسکرایا تو زوبیا فوراً عالیان سے دور ہوئی

میں ایک کام کرتا ہوں آپ کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھ لیتا ہوں اس سے آپ کو ڈر نہیں لگے گا

عالیان کی بات سنتے زوبیا نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر مڑی تو عالیان نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھا اور زوبیا نے چلنا شروع کیا مگر پھر بھی زوبیا ڈرتی چیخیں مارتی اینڈ پر پہنچی پھر زوبیا جیسے ہی بھوت بنگلے سے باہر نکلی تو بھاگ کر سہیل کے سینے سے لگی جس پر سہیل نے مسکراتے زوبیا کے گرد حصار باندھا

آپی آپ ٹھیک ہیں؟

سہیل کی بات سنتے زوبیا نے ہاں میں سر ہلایا تو سہیل ہلکہ سا مسکرایا

تم ٹھیک ہو؟

میرے کان تمہاری بہن کی چیخیں سن کر سن پر چکے ہیں باقی میں الحمدللہ بلکل ٹھیک ہوں

سہیل کے سوال پر عالیان مسکراتے بولا تو سب لوگ ہنسنے لگے پھر سب لوگ ٹورنیڈو کی طرف بڑھے تو بہرام اور زرخان کے اشارہ کرنے پر سنان ہلکہ سا مسکرایا

ادا سفا تم دونوں یہ جھولا نہیں لوگی

مگر سنان بھائی کیوں؟

تم دونوں کی طبعیت بگڑ سکتی ہے میں کسی چیز سے منع نہیں کر رہا مگر اس سے منع کر رہا ہوں تو باز آ جاؤ

سنان کے سیریس ہو کر تھوڑے رعب سے بولنے پر ادا نے فوراً سوال کیا تو سنان نے ایک بار پھر رعب سے جواب دیا جس پر نہ چاہتے ہوئے بھی ادا اور سفا جا کر ٹورنیڈو کے سامنے والے بینچ پر بیٹھیں

گائیز تم لوگ یہ لے لو میں یہ نہیں لونگا مجھے گول جھولے نہیں پسند میں بھی نہیں لے رہی پانی کی تھکاوٹ ہے تم لوگ لے لو میں ادا اور سفا کے پاس ہوں

عالیان کی بات سنتے زوبیا بھی بولی تو سب لوگ کندھے اچکاتے ٹورنیڈو کے اندر گھسے جبکہ زوبیا بھی مسکراتے سفا اور ادا کے ساتھ بیٹھی تو عالیان نے ٹک شاپ سے ان تینوں کو آئسکریم لا کر دی جسے ان تینوں نے مسکراتے پکڑا تینوں آئسکریمز ایموجی والی تھیں ادا اور سفا کی آنکھ مارنے والی ایموجی تھی جبکہ زوبیا کی آئسکریم کس دینے والی ایموجی تھی

عالیان کی خود کی آئسکریم میں ایموجی نے کلاسز پہنے تھے ادا اور سفا تو مسکراتی ٹورنیڈو کو دیکھتی آئسکریم کھانے لگی جبکہ اپنی آئسکریم دیکھ کر زوبیا نے عالیان کو دیکھا جو کھڑا مسکراتے اپنی آئسکریم کھا رہا تھا زوبیا کو اپنی طرف دیکھتے عالیان نے سفا اور ادا کو دیکھا جو اپنی باتوں میں مگن تھیں تو عالیان نے زوبیا کو دیکھتے فلائنگ کس دی جس پر زوبیا منہ موڑتی خاموشی سے آئسکریم کھانے لگی تبھی سب لوگ ٹورنیڈو سے باہر نکلے اور ان کی طرف آئے تو سہیل نے آگے بڑھتے زوبیا کی آئسکریم سے بائٹ لی اور سہیل ایموجی کا کس دیتا حصہ کھا گیا تو عالیان کا منہ بنا جبکہ زوبیا نے عالیان کی شکل دیکھتے ہنسی دبائی

آپ کے بھائی نے صحیح سالوں والا کام کیا ہے بہنوئی کا دیا ہوا سپیشل حصہ ہی کھا گیا ہے

بہت اچھا ہوا ہے ایسا ہی ہونا چاہئیے تمہارے ساتھ

عالیان زوبیا کو دیکھتا ہلکی آواز میں بولا تو زوبیا نے ہنستے ہوئے ہلکی آواز میں جواب دیا اور پھر سب کے ساتھ دائمہ زرمینہ بیگم کی طرف بڑھی جو سب کو کھانے کے لیے بلا رہی تھیں سب لو جاتا دیکھ کر عالیان ٹک

شوپ سے پاپ کورن لیتا کھانے لگا

زوبی بیٹا عالیان کہاں ہے؟

پھوپھو ابھی تو پیچھے ہی تھا پتہ نہیں کہاں گیا ہے میں لے کر آتی ہوں

زوبیا کو دیکھتے ربینہ پریشانی سے بولی تو زوبیا نے فوراً جواب دیا اور پھر

عالیان کو ڈھونڈتی واپس ٹورنیڈو کے پاس آئی تو عالیان اسی بینچ پر بیٹھا

پاپ کورن کھا رہا تھا عالیان کو بیٹھے پاپ کورن کھاتے دیکھ کر زوبیا فوراً

عالیان کے پاس آئی

عالیان تم یہاں بیٹھے ہو پھوپھو تمہیں بلا رہی ہیں

ہائے زوبی آپ منہ سے میرا نام کتنا اچھا لگتا ہے

ڈرامے بازی بند کرو اور اٹھو

زوبیا عالیان کے پاس کھڑی ہوتی بولی تو عالیان اپنے دل کے مقام پر

ہاتھ رکھتا بولا جس پر زوبیا نفی میں سر ہلاتی بولی تو عالیان نے نفی میں سر

ہلایا تو زوبیا نے آئیبرو اچکائی

ایک شرط پر اٹھ کر جاؤنگا

وہ کیا؟

عالیان کی بات سنتے زوبیا پریشانی سے بولی تو عالیان نے پاپ کورن کا باکس زوبیا کی طرف بڑھایا

مجھے اپنے پیارے پیارے ہاتھوں سے پاپ کورن کھلائیں زیادہ نہیں بس ایک تو میں اٹھ کر ما کے پاس چلا جاؤنگا

عالیان کی بات سنتے زوبیا نے ایک گہرا سانس لیا اور پھر نفی میں سر ہلایا

ٹھیک ہے پھر میں بھی نہیں جا رہا

عالیان سیدھا ہوتا بیٹھ کر بولا تو زوبیا نے آگے بڑھتے ایک پاپ کورن اٹھایا اور پھر اسے عالیان کے منہ تک لے کر گئے عالیان نے جیسے ہی کھانے کے لیے منہ کھولا تو زوبیا وہ پاپ کورن اپنے منہ میں ڈال گئی

جس پر عالیان نے منہ بنایا تو زوبیا کا قہقہ ہوا میں گونجا

ظالم عورت ایک تو میرا پاپ کورن کھا گئی اوپر سے قہقہ لگا کر مجھے آزما رہی ہیں اور غضب یہ کہ میں چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا کب بنیں گی آپ میری محرم؟

زوبیا جو قہقہ لگا کر ہنس رہی تھی عالیان کی بات اور خیالات سن کر اس کی ہنسی کو بریک لگی مگر پھر عالیان کا سوال سنتے زوبیا وہاں سے جانے

کے لیے مڑی تو عالیان نے بھاگ کر زوبیا کے آگے آتے اس کا

راستہ روکا

زوبی مان جائیں نہ

پھوپھو بلا رہی ہیں عالیان

زوبی۔۔زوبی سنیں تو یار ڈیمٹ اٹ

عالیان کی بات سنتے زوبیا فوراً بولی اور آگے بڑھی جبکہ پیچھے پہلے عالیان

زوبیا کو بلاتا رہا مگر جب زوبیا نے بات نہ سنی تو عالیان نے غصے میں

پاس لگے درخت میں زور سے مکہ مارتے اپنا ہاتھ زخمی کرتے چلایا تو

زوبیا کے قدموں کو بریک لگی پھر وہ فوراً مڑی تو عالیان کے ہاتھ سے

خون کی لکیر نکلتے دیکھ کر زوبیا کے دل کو کچھ ہوا پھر وہ فوراً عالیان کے پاس پہنچی اور اس کا

تو عالیان نے غصے سے اپنا ہاتھ چھڑایا

عالیان پلیز مجھے دیکھنے دو

کیوں دیکھنے دوں زوبی جب آپ کو میرے ہونے یا نہ ہونے سے فرق

نہیں پڑتا ہے تو پھر کیوں دیکھنے دوں

عالیان تمہارا خون بہہ رہا ہے

زوبیا کی بات سنتے عالیان غصے سے بولا تو زوبیا اس کی بات اگنور کرتی

بولی اور اس کا ہاتھ پکڑا

بہہ جانے دیں مت کریں میری فکر

عالیان کی بات سنتے زوبیا نے خاموشی سے اپنا سر جھکایا اور پھر رونے

لگی تو عالیان بے چین ہوا

کیوں مارنا چاہتی ہیں زوبی آپ کے آنسو خنجر بن کے لگتے ہیں چپ کریں

میں تمہیں کچھ بھی نہیں دے سکتی عالیان تم مجھے بھول جاؤ

اگر آپ نے دوبارہ یہ بات کی تو قسم کھا رہا ہوں میں خود کو کچھ کر لونگا

عالیان کی بات سنتے زوبیا روتے بولی تو عالیان نے غصے سے جواب دیا

جس پر زوبیا نے فوراً اپنا سر اٹھایا

پلیز مجھے ہاتھ دیکھنے دو تمہارا خون بہہ رہا ہے

زوبیا کے آنسوؤں سے تر چہرے اور بھیگی نم آواز کو سن کر عالیان نے

خاموشی سے اپنا ہاتھ زوبیا کے آگے کیا تو زوبیا نے فوراً ہاتھ پکڑتے اس

کا معائنہ کیا پھر اس کی نظر ایک تنکے پر پڑی جو عالیان کے ہاتھ میں گھسا

ہوا تھا اور وہاں سے خون قطرہ قطرہ کر کے بہتا لکیر کی صورت اختیار کر

رہا تھا زوبیا نے فوراً سے عالیان کے ہاتھ سے تنکا نکالا اور پھر اپنے ہاتھ میں پہنا رومال جو کہ اس نے فیشن کے لیے پہنا تھا فوراً عالیان کے ہاتھ پر باندھا اور سر اٹھاتے عالیان کو دیکھا جو غصے سے سامنے لگے ٹورنیڈو کو گھور رہا تھا

اتنا مت گھورو وہ ٹوٹ جائے گا

زوبیا کی بات سنتے عالیان بنا کوئی جواب دیے اٹھتا سب کی طرف آیا جہاں سب لوگ باربی کیو بنانے کی تیاری میں تھے کامران اور نعیم پہلے ہی کوئلے گرم کر چکے تھے جبکہ دو گارڈز بیٹھے سیخوں پر تکے لگا رہے تھے

کہاں چلے گئے تھے تم عالیان اور یہ ہاتھ کو کیا ہوا؟

ربینہ عالیان کو دیکھتی بولیں تو عالیان مسکراتا ان کی طرف بڑھا

کچھ نہیں ما وہ بس چھوٹا سا کٹ لگ گیا تو زوبیا نے پٹی کر دی آپ فکر نہ کریں

عالیان کی بات سنتے ربینہ ہلکہ سا مسکرائی مگر عالیان کے منہ سے اپنا پورا نام سنتے زوبیا کچھ چپ سی کر گئی پھر سب لوگوں نے مل کر باربی کیو پارٹی انجوائے کی زوبیا کو ٹھیک سے کھانا نہ کھاتے دیکھ کر عالیان اس

کے قریب آ کر بیٹھا

زوبی کیوں چاہ رہی ہو میں خود کو کچھ کروں؟

عالیان کے سوال پر زوبیا نے سر اٹھا کر عالیان کو خاموشی سے دیکھا

کھانا ٹھیک سے کھائیں آپ کی میڈیسنز بہت ہیوی ہیں

تم میری فکر مت کیا کرو جب تم فکر کرتے ہو پھر مجھے اچھا نہیں لگتا

کیا میری فکر کرنا اچھا نہیں لگتا؟

عالیان کی بات سنتے زوبیا فوراً بولی تو عالیان نے سوال کیا

نہیں جب تم پاس نہیں ہوتے فکر نہیں کرتے تو کچھ بھی اچھا نہیں لگتا

زوبی جان کھانا کھائیں پلیز پروپر طریقے سے

ایک شرط پہ کھاؤنگی

عالیان کی بات سنتے زوبیا فوراً بولی تو زوبیا کی بات سنتے عالیان ہلکہ سا

مسکرایا مگر پھر بڑی مہارت سے اپنی مسکراہٹ کو چھپا گیا پھر فوراً بولا

تو زوبیا سر جھکاتے بولی

کیسی شرط؟

مجھے ڈانٹو گے نہیں آج کے بعد اور نہ ہی مجھ سے ناراض ہو گے

ہم ٹھیک نہیں ڈانٹتا نہیں ہوتا ناراض اب تو کھانا کھا لیں

چٹنی لا دیں

عالیان کے سوال پر زوبیا فوراً بولی تو عالیان نے مسکراتے جواب دیا

جس پر زوبیا اپنی پلیٹ اٹھاتی بولی تو عالیان نے مسکراتے پلیٹ میں چٹنی ڈالی پھر زوبیا نے پروپر طریقے سے کھانا کھایا تو عالیان خوش ہو گیا

باربی کیو کرنے کے بعد سب لوگ کچھ دیر باتوں میں مصروف رہے اور پھر اٹھ کر واپس ہوٹل آگئے آج پانی نے انہیں زیادہ تھکا دیا تھا مگر پھر بھی سب لوگ دائمہ اور زرمینہ بیگم والے کمرے میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے اب انہیں کل کا بھی تو پروگرام سیٹ کرنا تھا کہ ایک دن اور لاہور رہا جائے یا کل صبح صبح اسلام آباد نکل جائیں سب لوگ بیٹھے اس بات کو سوچنے میں مصروف تھے

ہم لوگوں نے ہیڈ بلو کی تو دیکھا ہی نہیں رانا ریزورٹ بھی ہے اس کے اندر کل چلیں ایک رات وہاں رہ کر اگلے دن وہیں سے سیدھا اسلام آباد نکل جائیں گے

ہاں یوں کرتے ہیں مزا آئے گا چلتے ہیں نہ

تالیہ کی بات سنتے سفا اور ادا فوراً بولی تو سب نے ہامی بھری اور پھر یہ پلین ہوا کہ کل صبح میں پی-سی ہوٹل سے چیک آوٹ کر کے سیدھا رانا ریزورٹ چلیں گے وہاں سامان رکھ کر سارا دن گھومیں پھریں گے اور رات رانا ریزورٹ میں گزارتے اگلے دن صبح فجر کے ٹائم ہی اسلام آباد نکل جائیں گے یہ پلین سن کر سب نے ہامی بھری اور پھر باری باری اٹھتے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے

آج سب لوگ دس بجے اٹھتے فریش ہوتے اپنا اپنا سامان لیتے پی-سی ہوٹل کی لوبی میں پہنچے پھر سنان نے چیک آوٹ کیا اور سب لوگ ناشتے کے لیے نکل پڑے آج سب نے نان اور نہاری کا ناشتہ کیا پھر سب لوگ ہیڈ بلوکی رانا ریزورٹ کے لیے نکل پڑے تقریباً بیس پچیس منٹ کی ڈرائیو کے بعد سب لوگ رانا ریزورٹ پہنچے اور اپنے اپنے رومز میں سامان رکھتے ہیڈ بلوکی کی سیر کے لیے نکل پڑے سب سے پہلے انہوں نے ٹرین میں بیٹھتے ہیڈ بلوکی کی پوری سیر کی پھر سب نے مل کر موٹر بوٹ لی مرجان کو وہاں پر بھی گھوڑا نظر آیا بس پھر کیا تھا مرجان

سہیل آفریدی فوراً پہنچ گئی گھوڑ سواری کے لیے پھر سب نے باری باری گھوڑ سواری کی اس کے بعد ادا کو گدھا گاڑی نظر آئی

بہرام گدھا گاڑی کی سیر کریں

چلو گدھا گاڑی کی ریس لگواتے ہیں آدھے ایک پر بیٹھ جاؤ آدھے دوسرے پر بیٹھ جاؤ

ادا کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو سب لوگ ہنستے گدھا گاڑی پر بیٹھے ایک گدھا بہرام کا جبکہ دوسرا زرخان کا تھا گدھے کی ریس کروانے پر بہرام کا گدھا جیت گیا

یہ چیٹینگ ہے میرے والا گدھا تھوڑا موٹا تھا اس لیے اس سے بھاگا نہیں گیا مجھے نہیں پتہ میں یہ ریس نہیں مانتا

جب انسان ہار جائے تو ایسے ہی کہتا ہے

زرخان گدھا گاڑی سے نیچے اترتا بولا تو سب لوگ ہنسنے لگے تبھی بہرام آگے بڑھتا بولا تو سہیل نے دو بھینس گاڑیاں رکوائیں

زرخان ہو جائے ریس مگر ایک ٹویسٹ کے ساتھ

کیسا ٹویسٹ؟

سہیل کی بات پر زرخان فوراً بولا تو سہیل ہلکہ سا مسکرایا

اس پر ڈیک چل رہا ہے دونوں بھینسوں کی ریس کروائے گے مگر ہم پیچھے بیٹھیں گے نہیں بلکہ کھڑے ہو کر ڈانس کرے گے بس ہم دونوں ہوں گے

ٹھیک ہے ڈن

سہیل کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو سہیل مسکراتے ہوئے بھینس کے پیچھے لگے ریڑے پر کھڑا ہوا تو زرخان بھی فوراً چڑھا اور پھر ان دونوں کی ریس شروع ہوئی دونوں کے بھینس بھاگتے ہوئے گول چکر کاٹتے واپس بہرام لوگوں تک آئے جبکہ دونوں مسلسل کھڑے ڈانس کر رہے تھے اسے مرجان اور سفا نے اپنے اپنے فون میں ریکارڈ بھی کیا اس گیم میں زرخان جیت گیا اور پھر سب لوگ آگے بڑھے تو تالیہ کو اونٹ نظر آیا

سنان مجھے اونٹ کی سیر کرنی ہے

آج کیا تن لوگوں نے کوئی جانور نہیں چھوڑنا گدھا گھوڑا بھینس لے لیا اب اونٹ کی بھی سیر کرنی ہے

تالیہ کی بات سنتے عالیان فوراً بولا تو سب لیڈیز نے ایک ساتھ ہاں میں سر ہلایا پھر سب لوگ اونٹ کی طرف بڑھے اور سب نے کپل کی صورت میں اونٹ کی سیر کی جبکہ مروا اور عائشہ نے ایک ساتھ اونٹ کی سیر کی تو پیچھے زوبیا اور عالیان بچ گئے

عالیان زوبی تم دونوں ایک ساتھ بیٹھ جاؤ

نہیں پھوپھو لینا ضروری تھوڑی ہے تم لے لو تم نے لینا ہے تو

زرمینہ بیگم کی بات سنتے زوبیا پہلی بات زرمینہ بیگم سے جبکہ دوسری بات عالیان سے بولی تو عالیان خاموشی سے اونٹ کے اوپر چڑھا وہ زوبی کو کہنا تو چاہتا تھا کہ اس کے ساتھ اونٹ کی سیر کرے مگر سب کے ہونے کی وجہ سے کہہ نہ سکا ابھی اونٹ والے نے اونٹ کھڑا ہی کیا تھا کہ سفا آگے بڑھی

یہ تم اونٹ کے ایک چکر کا ڈھائی سو لے رہے ہو یا ایک سواری کا؟

باجی ایک چکر کا ڈھائی سو ہے دو بندے بیٹھیں یا ایک ڈھائی سو ہی ہو گا

سفا کی بات سنتے اونٹ والا فوراً بولا تو دائمہ آگے بڑھیں

کوئی بات نہیں زوبی بیٹھ جو عالیان ویسے بھی اکیلا ہی تو لے رہا ہے

پیسے تو لگتے ہیں

ہاں آنٹی لے لو کچھ نہیں ہوتا عالیان اپنا ہی بندا ہے ٹینس نوٹ

دائمہ کی بات سنتے زرخان بھی فوراً بولا تو زوبیا نے نفی میں سر ہلایا

اوہو آپی لے لیں کچھ نہیں ہو گا نہیں گرو گی عالیان ہے وہاں اوپر

سہیل کی بات سنتے سب لوگ ہنسنے لگے تو زوبیا نے ہاں میں سر ہلایا

جس پر عالیان خوش ہو گیا تو اونٹ والے نے ایک بار پھر اونٹ کو زمین پر بیٹھایا تو زوبیا آگے بڑھی

باجی آگے بیٹھو آپ

زوبیا کو پچھلی سیٹ پر بیٹھتے دیکھ کر اونٹ والا فوراً بولا تو زوبیا نے ہاں میں سر ہلایا پھر عالیان کھسکتا پیچھے کو ہوا تو زوبیا سہیل اور بہرام کی مدد سے اگلی سیٹ پر بیٹھی اور اونٹ والے نے اونٹ کو کھڑا کیا

عالیان پلیز مجھے ہاتھ رکھنا میں گر جاؤنگی

جیسے ہی اونٹ کھڑا ہونے کے لیے ہلا تو زوبیا ڈرتے بولی جس پر سب نے قہقہ لگایا تو عالیان نے ہنستے زوبیا کے کندھے پر ہاتھ رکھا

عالیان بیٹا کمر سے پکڑو

پکڑ لوں

زرمینہ بیگم کی بات سنتے عالیان ہلکی سی آواز میں بولا تو زوبیا نے ہاں میں سر ہلایا جس پر عالیان نے زوبیا کو کمر سے پکڑتے اپنے حصار میں لیا اور اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگایا تبھی بہرام نے اونٹ والے کو اشارہ کیا جو بہرام کے کہنے پر روکا تھا بہرام کے اشارہ کرنے پر اونٹ والے نے فوراً اونٹ کو کھڑا کیا تو زوبیا کی چیخیں ہیڈ بلو کی کے جنگلات میں گونجی جس پر سب نے قہقہ لگایا

زوبی

ہاں

کیا آپ یہاں بیٹھے بیٹھے اپنے بال سمیٹ سکتی ہیں؟

عالیان کے بلانے پر زوبیا ڈرتے بولی تو عالیان نے سوال کیا

کیوں؟

آپ کی زلفیں مجھے پاگل کر رہی ہیں اس سے پہلے کہ میں اپنا ہوش کھو دوں اور ہم دونوں اونٹ سے گر جائیں پلیز انہیں باندھ لیں میں نے آپ کو پکڑا ہوا ہے آپ گریں گی نہیں

عالیان کا سوال سنتے زوبیا نے بھی سوال کیا تو عالیان مسکراتا بولا جس

پر زوبیا نے ہاں میں سر ہلاتے فوراً اپنے کالے بالوں کو جوڑے کی شکل

میں باندھا کیونکہ وہ اس وقت واقع میں ہی اونٹ سے گر کر اپنی ہڈی پسلی

نہیں تڑوانا چاہتی تھی زوبیا کے بال باندھنے پر عالیان ہلکہ سا مسکرایا

تو اونٹ والے نے اونٹ کو واپسی کے لیے موڑا

عالیان میں گر جاؤنگی مجھے پکڑ کر رکھنا

پکڑا ہوا جان فکر نہیں کریں

اونٹ کو مڑتا دیکھ کر زوبیا چلاتے بولی تو عالیان نے مسکراتے ہلکی آواز

میں جواب دیا

بیٹھانا نہیں پہلے مجھے نیچے اتارو

نہیں ایسے کیسے بیٹھاؤ بیٹھاؤ

جیسے ہی اونٹ واپس سے سب کے بیچ میں پہنچا تو زوبیا فوراً بولی جس

پر سہیل نے مسکراتے جواب دیا تو اونٹ والے نے اونٹ کو بیٹھانا

چاہا مگر شاید اب اونٹ بھی بیٹھنے کے موڈ میں نہیں تھا اس لیے کھڑا

رہا جبکہ اونٹ والا بار بار اس کی رسی کھینچ کر اسے بیٹھانے لگا

عالیان مجھے زور سے پکڑ کر رکھنا

پکڑا ہوا ہے فکر نہیں کرو

زوبیا کی بات سنتے سب لوگ ہنسنے لگے تو عالیان نے فوراً جواب دیا

تبھی اونٹ اپنی دونوں اگلی ٹانگیں فولڈ کرتے یکدم نیچے ہوا تو زوبیا کی

چیخیں ساتویں آسمان تک پہنچی پھر اونٹ کتنی دیر ویسے ہی کھڑا رہا

بیٹھا نہیں رہے اسے

بیٹھا رہا ہوں باجی حوصلہ کریں

زوبیا کی بات سنتے اونٹ والا فوراً بولا تو سب لوگوں نے زوبیا کی شکل

دیکھتے قہقہ لگایا تبھی اونٹ واپس سے کھڑا ہو گیا تو اونٹ والے نے اسے

ایک اور چکر لگاتے بیٹھایا اب کی بار اونٹ شرافت سے بیٹھا تو زوبیا

فوراً سے نیچے اتری اور بھاگ کر زرمینہ بیگم دائمہ اور ربینہ کے گلے لگی

تو سہیل نے اونٹ والے کو پیسے دیے پھر تقریباً چھ بجے کے قریب

سب لوگ رانا ریزورٹ آگئے وہاں پر کام کرنے والوں نے انہیں بتایا

کہ اندھیرا ہونے سے پہلے پہلے ہیڈ بلوکی کے جنگلات خالی کر دیے جاتے

ہیں کیونکہ اندھیرے میں جنگلوں سے جنگلی جانور کے نکلنے کا خدشہ زیادہ

ہوتا ہے رات کے وقت رانا ریزورٹ کے بھی سب دروازے بند کر
دیے جاتے ہیں اور اکثر رات کو شیر اور دوسرے جنگلی جانور ریزورٹ
کی پارکنگ میں دیکھائی دیتے ہیں وہاں کے کام کرنے والوں کی بات مانتے
سب لوگ ہی چھ بجے کے قریب ریزورٹ کے اندر آگئے تھے سب
لوگ بیٹھے ریزورٹ کے وسیع و عریض لابی میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ
جب اچانک زوبیا اٹھ کر اندر اپنے کمرے کی طرف بڑھی تو عالیان بھی
خاموشی سے اس کے پیچھے پیچھے اندر آیا زوبیا جیسے ہی اپنے کمرے میں
گھسی تو عالیان بھی فوراً اس کے پیچھے اس کے کمرے کے اندر گھسا اور
پھر بنا زوبیا کو سمجھنے کا موقع دیے فوراً زوبیا کی کمر کے گرد حصار باندھتا
کمرے کا دروازہ بند کرتے اسے دروازے سے پن کر گیا عالیان کی اس
اچانک حرکت پر زوبیا کچھ پریشان ہوئی مگر پھر عالیان کی نظروں سے
ڈرتی زوبیا فوراً نظریں چرا گئی تو عالیان نے مسکراتے زوبیا کو چھوڑا
اور پھر جا کر سیدھا زوبیا کے بیڈ پر بیٹھا تو زوبیا فوراً آگے بڑھی
عالیان تم یہاں کیوں آئے ہو کوئی دیکھ لے گا جاؤ یہاں سے
سب لوگ لابی میں ہیں زوبی کسی کو پتہ نہیں چلے گا

زوبیا کی بات سنتے عالیان فوراً بولا تو زوبیا نے ایک گہرا سانس لیا

تم یہاں کیوں آئے ہو عالیان؟

میں آپ سے ایک سوال کرنے آیا ہوں

کیسا سوال؟

زوبیا کے سوال پر عالیان بنا اپنے شوز اتارے زوبیا کے بیڈ پر آلتی پالتی مارتے بیٹھا اور پھر مسکراتا بولا تو زوبیا نے پریشانی سے سوال کیا

کیا آپ میرے ساتھ کافی پر چلیں گی؟

تم مجھ سے ڈیٹ پر جانے کو پوچھ رہے ہو؟

یہی سمجھ لیں

عالیان کے سوال پر زوبیا حیرانگی سے بولی تو عالیان نے کندھے اچکاتے جواب دیا جس پر زوبیا ہلکہ سا مسکرائی

لیٹرلی تم ایک لڑکی کو کافی پوچھ رہے ہو اور وہ بھی اس کے کمرے میں اچانک گھس کر اس کے بیڈ پر آلتی پالتی مارے بیٹھ کر وہ بھی بنا شوز اتارے سیریسلی

ہاں تو میں اگر گھٹنے پر بیٹھ کر پوچھتا اور آپ منع کر دیتی تو میں آپ کو

زبردستی اپنے ساتھ لے کر جاتا مگر اب ایسا نہیں ہو گا آپ ہاں کریں یا نہ

ٹوٹلی آپ پر ہے

زوبیا اپنی ہنسی دباتی بولی تو عالیان نے مسکراتے جواب دیا جس پر زوبیا

نے ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلایا

تمہاری عمر کیا ہے؟

زوبی میں نے آپ سے کہا تھا پیار میں عمر نہیں دیکھی جاتی

ہاں صحیح ہے مگر پھر بھی کتنی عمر ہے؟

میں اٹھائیس سال کا ہوں

زوبیا کے سوال پر عالیان فوراً بولا تو زوبیا نے مسکراتے جواب دیتے

پھر سوال کیا تو عالیان نے فوراً جواب دیا

میں تم سے چھ سال بڑی ہوں عالیان

تو پھر ایک کام کرو گود لے لو مجھے

زوبیا کی بات سنتے عالیان فوراً کھڑا ہوتا غصے سے بولا اور زوبیا کی گود

میں چڑھنے کی ناکام کوشش کی تو زوبیا فوراً پیچھے ہوئی

تم تو غصہ کر گئے ہو

بات بھی تو آپ ایسی کر رہی ہیں یہاں مجھے اپنے بچوں کی فکر لگی ہوئی ہے اور آپ کو ہماری عمر کی پڑی ہے

کتنے بچے ہیں تمہارے؟

زوبیا کی بات سنتے عالیان فوراً بولا تو زوبیا یہی سمجھی کہ عالیان کے اصل میں بچے ہیں اور پھر اسی بات کو ذہن میں رکھتے زوبیا نے سوال کیا

اب یہ تو آپ پر ڈیپینڈ کرتا ہے کہ آپ مجھے کتنے بچے دیتی ہیں لیکن میں کم سے کم دو بچے لازمی لونگا

تم ہمارے بچوں کی بات کر رہے تھے؟

زوبیا کا سوال سنتے عالیان فوراً بولا تو زوبیا نے پریشانی سے سوال کیا جس پر عالیان نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا تو زوبیا نے اپنا سر پکڑا

میرا سوال تھا آپ میرے ساتھ کافی پر چلیں گی؟

میں کافی نہیں پیتی

تو آپ جو پیتی ہیں ہم اس پر چل لیتے ہیں

عالیان کے سوال پر زوبیا نخرے دیکھاتے بولی تو عالیان نے مسکراتے جواب دیا

سوری میرے پاس ٹائم نہیں ہے

ویسے میں اٹھا کر بھی لیجا سکتا ہوں

زوبیا کی بات سنتے عالیان کچھ سوچتے دھمکی دیتے بولا تو زوبیا نے اسے

گھورا جس پر عالیان نے فوراً کان پکڑے

چلیں نہ زوبی پلیز

ٹھیک ہے چلوں گی مگر صرف ایک فرینڈ اور کزن کے طور پر

ہاں کوئی مسئلہ نہیں میں ویسے بھی آپ کو وائف بنانا چاہتا ہوں کچھ

اور نہیں

عالیان کے منت کرنے پر زوبیا فوراً بولی تو عالیان نے مسکراتے

جواب دیا اور پھر زوبیا کے کمرے سے چلا گیا تو زوبیا عالیان کے جاتے

ہی دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی ہوئی اس نے کبھی نہیں سوچا

تھا کہ اس کی زندگی میں بھی کوئی ایسا آئے گا جو اسے پاگلوں کی طرح

چاہے گا زوبیا اس سب کو سوچتے بہت خوش تھی اور کیوں نہ ہوتی

آخر اس کی بے رنگ زندگی میں اب ہی تو رنگ بھر رہے تھے اور زندگی

کے ان رنگوں کو دیکھنے اور محسوس کرنے کے لیے زوبیا بہت خوش تھی

عالیان زوبیا کے کمرے سے نکلتا سیدھا اپنے کمرے میں گیا اور کمرے میں جاتے ہی وہ اپنے بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹا اور زوبیا کے بارے میں سوچنے لگا وہ بھی تو عشق کے یہ رنگ اپنی زندگی میں پہلی دفعہ دیکھ رہا تھا ابھی عالیان زوبیا کو سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اس کے کمرے کا دروازہ ناک ہوا تو اس نے کھڑے ہوتے فوراً دروازہ کھولا

تم ٹھیک ہو عالیان سب کے بیچ میں بھی نہیں بیٹھے تھک گئے تھے کیا؟

جی تھوڑا سا تھک گیا تھا اور پھر مجھے ایک ضروری کام تھا تو میں نے سوچا وہ بھی کر لوں

ربینہ کے سوال پر عالیان فوراً بولا تو ربینہ نے مسکراتے اسے پیار کیا اور پھر اپنے کمرے کی طرف چلی گئیں پیچھے عالیان ایک بار پھر دروازہ لاک کرتا زوبیا کے خیالوں میں کھو گیا بہرام اور ادا جب کمرے میں آئے تو ادا فوراً اپنے کمرے کی کھڑی پر جا کر کھڑی ہوئی تبھی اسے باہر ریزورٹ کی پارکنگ میں ایک ہرن نظر آیا جس پر ادا خوش ہو گئی

بہرام وہ دیکھیں ہرن

جی ادائے جاں دیکھی ہے میں نے

ادا کے خوش ہو کر بولنے پر بہرام مسکراتے ادا کے پاس آتے بولا تو ادا

ہلکہ سا مسکرائی اور ایک بار پھر ہرن کی طرف متوجہ ہوئی تو بہرام نے

مسکراتے ہوئے ادا کو پیچھے سے اپنے حصار میں لیتے اس کی پشت کو اپنے

سینے سے لگایا اور پھر ہاتھ سے کھڑکی کے آگے پردہ کرتا ادا کی گردن پر جھکتا

جا بجا اپنا لمس چھوڑنے لگا تو ادا نے مسکراتے خود کو بہرام سے آزاد

کروایا اور سیدھے جا کر بیڈ پر بیٹھی تو بہرام بھی فوراً ادا کے پاس آیا

شکر مناؤ ہمارے بے بی کی وجہ سے تمہیں کچھ نہیں کہہ رہا ورنہ میں نے

تمہیں بخشنا نہیں تھا

بہرام کی بات سنتے ادا مسکراتی بہرام کو سونے کا اشارہ کرنے لگی تو بہرام

بھی مسکراتے آگے بڑھا اور پھر احتیاط سے ادا کو اپنے حصار میں لیتا

آنکھیں موند گیا سفا اور زرخان اپنی کمرے میں داخل ہوئے تو زرخان نے سفا کو فوراً اپنی قی

اور پھر شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکتا

کتنی دیر خود کو سیراب کرتا رہا سفا کی حالت غیر ہوتے دیکھ کر زرخان

نے نرمی سے اسے چھوڑا تو سفا شرم سے لال ہوتی فوراً اپنے بیڈ کی

طرف بڑھی جس پر زرخان نے اس کا ہاتھ پکڑتے اسے ایک بار پھر

اپنی قید میں لیا

زرخان چھوڑیں پلیز مجھے نیند آئی ہے

اگر بے بی کا خیال نہ ہوتا تو میں تمہیں بتاتا پھر کہ تمہیں کتنی نیند آئی ہے

سفا کی بات سنتے زرخان مسکراتے بولا اور پھر سفا کو چھوڑا تو سفا فوراً کپڑے بدلتی بیڈ پر لیٹی اور اس کے ساتھ ساتھ زرخان بھی لیٹا اور اسے اپنے حصار میں لیا پھر دونوں فوراً نیند کی گہری وادیوں میں کھو گئے مروا اپنے کمرے میں آتی کپڑے بدلتی لیٹی اور پھر عادل کو اپنی آج کی ساری تصویریں سینڈ کرتی عادل کا سوچتی سو گئی سہیل اور مرجان جب کمرے میں داخل ہوئے تو مرجان فوراً کپڑے بدلنے چلی گئی مرجان جیسے ہی کپڑے بدل کر باہر آئی تو سہیل نے آگے بڑھتے اسے اپنے حصار میں لیا اپنے پیٹ پر کھسکتی انگلیوں کو محسوس کرتے مرجان نے شیشے میں سے سہیل کو دیکھا جو خمار آلود آنکھیں لیے مرجان کو دیکھ رہا تھا

سہیل مجھے بہت نیند آ رہی ہے سو جاؤ

سہیل کے ارادے سمجھتے مرجان فوراً بولی تو سہیل نے مسکراتے

کندھے اچکائے اور پھر مرجان کو گود میں اٹھاتا بیڈ کی طرف بڑھا

سہیل کیا کر رہے ہو چھوڑو

سہیل کو بیڈ کی طرف جاتے دیکھ کر مرجان فوراً بولی تو سہیل نے
مسکراتے مرجان کو بیڈ پر لیٹایا اور پھر خود اس کے اوپر سایا فگن ہوا
اور پھر بنا مرجان کو سمجھنے کا موقع دیے اس کے ہونٹوں پر جھکتا اس
کے ہونٹوں کا جام پینے لگا سہیل کی اس حرکت پر مرجان نے سہیل
کو خود سے دور کرنا چاہا تو سہیل نے مرجان کے ہونٹوں پر شدت بڑھائی
جس پر نہ چاہتے ہوئے بھی مرجان خود کو سہیل کے حوالے کر گئی اور
پھر رات بڑھنے کے ساتھ ساتھ سہیل کی شدتوں میں بھی اضافہ ہوتا
چلا گیا تالیہ اور سنان اپنے کمرے میں داخل ہوئے تو تالیہ بیڈ پر بیٹھی
جبکہ سنان فون پر بات کرتا کھڑکی کے قریب آیا کھڑکی سے باہر ریزورٹ
کی پارکنگ میں شیر کو کھڑے دیکھ کر سنان نے تالیہ کو اشارہ کیا تو تالیہ
فوراً کھڑکی کے پاس آئی پارکنگ میں کھڑے شیر کو دیکھ کر تالیہ خوش ہو
گئی اسے ہمیشہ سے وائلڈ لائف میں شیر دیکھنے کا شوق تھا ابھی تالیہ شیر
کو دیکھ ہی رہی تھی کہ سنان جاتا صوفے پر بیٹھا اور چند لمحوں بعد اس

کی کال کٹ ہو گئی کال ختم ہونے کے بعد تالیہ کھڑکی کے آگے پردہ
کرتی مڑی اور سیدھے آکر سنان کی گود میں بیٹھی تو سنان نے آئیبرو
اچکائی جس پر تالیہ نے منہ بنایا تو سنان ہلکہ سا مسکرایا پھر سنان کی
انگلیوں کا لمس اپنی کمر پر محسوس کرتے تالیہ نے سنان کو دیکھا پھر
سنان کی انگلیوں کا لمس اپنی شرٹ کی زپ پر محسوس کرتے تالیہ نے
نفی میں سر ہلایا تو سنان نے فوراً سے تالیہ کی شرٹ کی زپ کھولی جس
پر تالیہ نے سنان کی شرٹ کو اپنی مُٹھی میں دبوچتے نظریں جھکائی تو
سنان نے آگے بڑھتے تالیہ کی آنکھوں پر اپنا لمس چھوڑا پھر سنان
تالیہ کے ہونٹوں کو اپنی قید میں کر گیا تو تالیہ بن پانی کی مچھلی کی طرح
سانس لینے کے تڑپ اٹھی جبکہ سنان جو آج تالیہ کو بخشنے کا ارادہ نہیں
رکھتا تھا فوراً تالیہ کو اپنی گود میں اٹھاتا بیڈ پر لیٹا گیا اور پھر اس کی گردن
پر جھکا تو تالیہ نے فوراً خود کو سنان کے حوالے کیا جس پر سنان نے
خاموشی سے ہاتھ بڑھاتے کمرے کی لائٹس بند کیں اور پھر یوں ہی ان
دونوں کی ساری رات ایک دوسرے کی قربت میں گزر گئی

اگلے دن سب لوگ دس بجے تک اٹھتے فریش ہوتے ریزورٹ کی لابی میں اپنے اپنے سامان کے ساتھ آئے اور سب نے آج ایک بار پھر حلوہ پوری کا ناشتہ کیا ناشتہ کرنے کے بعد سب لوگ اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھے اور اسلام آباد کے لیے نکل پڑے سب لوگ اسلام آباد دیکھنے کے لیے بہت ایکسائیٹڈ تھے تقریباً دو ڈھائی گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد بہرام نے ایک جگہ عک کر گاڑی میں پیٹرول ڈلوایا اور سب لوگوں نے آرام سکون سے وہاں گھوم پھر کر کچھ دیر انجوائے کیا مگر پھر جلد ہی واپس اپنی گاڑیوں میں بیٹھتے ایک دفعہ پھر اسلام آباد کے لیے نکل پڑے پھر تقریباً تین ساڑھے تین گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ لوگ اسلام آباد کی حدود میں داخل ہوئے اور سیدھا اپنے ہوٹل اسلام آباد سیرینہ ہوٹل پہنچے اور وہاں پر اپنا سامان رکھتے آج کا کھانا باہر سے کھانے کا سوچتے مونال پہنچے اور وہاں سے ڈنر بفے کرتے واپس اپنے ہوٹل آئے اور آرام کرنے کے غرض سے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تا کہ کل کا دن وہ اچھے سے انجوائے کر سکیں اب انہیں یہاں اسلام آباد بس تین دن کے لیے رہنا تھا اور پھر اس کے بعد آگے مری نکل جانا تھا اور اس

بات سے سب لوگ ہی انجان کہ مری میں ان کے ساتھ کیسی دماغی گیم کھیل کر کوئی ان کے گھر کی رونک کو اپنے ساتھ لیجانے والا ہے اور ان کے گھر کو ایک بار پھر بےرونک کرنے والا ہے

آج سب لوگ دوپہر میں ظہر کی نماز کے وقت اٹھے تھے سب نے نماز پڑھتے دوپہر کا کھانا ہوٹل میں بنے ریسٹورنٹ میں ہی کھایا تھا کھانا کھانے کے بعد سب لوگ فیصل مسجد دیکھنے کے لیے نکل پڑے تقریباً بیس منٹ کی ڈرائیو کے بعد سب لوگ فیصل مسجد پہنچے وہاں کچھ دیر گھومنے کے بعد سب نے عصر کی نماز ادا کی اور وہاں سے نکلتے سیدھا پاکستان مونومنٹ میوزیم پہنچے اور پھر میوزیم گھومنے کے بعد وہاں سے نکلتے فاطمہ جناح پارک آ گئے جہاں عائشہ سفا اور ادا نے پینگ اور سلائیڈز لیں جبکہ باقی سب نے ٹھنڈی ہوا کے مزے لیے سب لوگ بیٹھے باتوں میں مصروف تھے کہ تبھی ادا کے چلانے کی آواز آئی تو سب لوگ پریشانی سے بھاگ کر ادا کے پاس آئے جو زمین پر بیٹھی زور زور سے چلاتی رو رہی تھی ادا کو روتے دیکھ کر بہرام فوراً ادا کے

پاس بیٹھا

ادائے جاں کیا ہوا کیوں رو رہی ہو؟

بہرام مجھے بھی سلائیڈ لینی ہے مگر یہ سفا مجھے سلائیڈ نہیں دے رہی خود ہی بھاگ کر چڑھ جاتی ہے اور عائشہ کو کہتی ہے مجھے سیڑھیوں سے اوپر نہ جانے دے اور عائشہ بھی اس کی بات مانتی ہے مجھے سلائیڈ لینی ہے

بہرام کے پریشانی سے بولنے پر ادا نے کسی چھوٹے بچے کی طرح روتے منہ بناتے جواب دیا تو سب نے اپنی ہنسی دبائی عالیان تو ادا کو اس طرح پہلی دفعہ دیکھ رہا تھا اس لیے حیران تھا جبکہ سفا جو سلائیڈ کو اوپر کھڑی تھی زرخان کی نظریں خود پر محسوس کرتی وہیں جم چکی تھی

سفا میڈم آپ نیچے آ رہی ہیں یا میں اوپر آؤں

زرخان کی بات سنتے سفا فوراً سلائیڈ پر بیٹھتی نیچے کو آئی تو زرخان نے اسے ہاتھ بڑھاتے روکا اور اس کا بازو پکڑتے اپنے پاس کھڑا کیا

شہزادی آپ سلائیڈ لے لیں اب سفا سلائیڈ نہیں لے گی

زرخان کی بات سنتے ادا جو رو رہی تھی فوراً آنسو صاف کرتی گھٹنوں

کے بل بہرام کے سامنے کھڑی ہوئی

بہرام میں سلائیڈ لیتی ہوں آپ مجھے آگے سے پکڑنا اوکے

بڑی ہو جاؤ ادا اب اوکے پکڑتا ہوں

ادا کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو ادا نے منہ بنایا جس پر بہرام ہنستا ہوا

سلائیڈ کے سامنے آیا جبکہ ادا فوراً سلائیڈ کے اوپر چڑھی

زار مجھے بھی لینی ہے سلائیڈ

ہرگز نہیں آپ نے بہت لے لی ہیں

پلیز نہ کیوٹ سے زار

سفا کی بات سنتے زرخان جو سفا کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا فوراً بولا تو سفا نے

منہ بناتے زرخان کے بازو پر انگلی سے اپنا نام لکھتی بولی جس پر زرخان

نے مسکراتے سفا کا ہاتھ چھوڑا تو سفا فوراً سلائیڈ پر چڑھی سفا کو سلائیڈ

کے اوپر آتے دیکھ کر بہرام پیچھے ہوا تو اس کی جگہ زرخان کھڑا ہوا پھر

سفا نے سلائیڈ لی تو زرخان نے اسے ہاتھ سے روکا جس پر ادا نے خوش

ہوتے تالی بجائی

امی آپ کی دونوں بہو کب بڑی ہونگی

مجھے نہیں لگتا ان دونوں نے بڑا ہونا ہے

مرجان کی بات پر زرمینہ بیگم ہنستے بولی تو سب نے قہقہ لگایا تبھی زرخان اور بہرام عائشہ سفا اور ادا کو لیتے واپس آئے تو عائشہ کو چیز والا نظر آیا جس پر عائشہ بھاگ کر ٹک شاپ پر گئی تو سفا اور ادا بھی فوراً شاپ کی طرف بڑھیں اور پھر تینوں نے وہاں سے چیز لی ادا اور سفا دونوں سیم لولی پاپ منہ میں ڈالتی کسی چھوٹے بچے کی طرح چوستی ایک ہاتھ میں اپنے ہزبینڈ کا ہاتھ جبکہ دوسرے ہاتھ میں چیز کا شاپر پکڑے زرمینہ بیگم کے پاس آئی تو زرمینہ بیگم اور دائمہ نے ہنستے نفی میں سر ہلایا جبکہ ادا اور سفا کو لولی پاپ کھاتا دیکھ کر تالیہ کو انہیں چھیڑنے کا ایک موقع اور مل گیا پھر کیا تھا تالیہ فوراً تالیہ سے بھوتنی بنتی ادا کے پاس پہنچی اور اس کے منہ سے لولی پاپ کھینچ کر باہر نکالا جس پر ادا کا ایک بار پھر رونا شروع ہوا تو سب نے قہقہ لگایا

بھوتنی مت تنگ کرو اسے

بہرام بولتے جیسے ہی آگے بڑھا تو تالیہ بھاگ کر گھومتی سفا کے پاس آئی اور اس کا لالی پاپ کھینچا تو سفا نے منہ بناتے زرخان کو دیکھا جس پر

زرخان نے سنان کے ہاتھ سے چائے کا کپ چھینا تو تالیہ کا منہ کھلا جبکہ سنان نے اپنی ہنسی دبائی تالیہ سفا کا لالی پاپ اسے واپس کرتی مڑی تو زرخان نے سنان کو اس کا چائے کا کپ واپس پکڑایا پھر کیا تھا تالیہ فوراً عائشہ کے پاس پہنچتی اس کی چوکلیٹ نکال کر کھا گئی تو عائشہ کو غصہ آیا اور عائشہ میڈم نے چوکلیٹ کی بجائے چائے کا رونا ڈالا تو زرمینہ بیگم نے اسے فوراً چائے کا آدھا کپ ڈال کر دیا عائشہ نے اس میں چینی کی بجائے نمک ڈالا اور اس میں کیچپ دالا اور چمچ سے مکس کرنے لگی

عائشہ چائے زائع کر رہی ہو

نی کر ری زائع

دائمہ کی بات سنتے عائشہ فوراً بولی تو زرمینہ بیگم نے دائمہ کو اشارے سے چپ کروایا پھر عائشہ کپ لیتی سنان کے پاس پہنچی

سنان بھیا دودو تھاؤ نہ

عائشہ کی بات سنتے سنان نے عائشہ کا پلین سمجھے بغیر اسے گود میں بیٹھایا تو عائشہ نے سنان کو اپنا چائے کا کپ پکڑایا

اب پیو اسے

پر تم نے اس میں نمک اور کیچپ ڈالا ہے

ان کی بیوی نے میری چوکلیٹ کھائی ہے اب یہ میری چائے پیئیں گے

نی تو میں ان سے بات نی کروں گی

عائشہ کی بات سنتے سب لوگ حیران ہوئے تو دائمہ فوراً بولی جس پر عائشہ

نے فوراً دھمکی دی تو تالیہ کے لاکھ نفی میں سر ہلانے پر سنان وہ چائے پی

گیا جس پر عائشہ نے تالیہ کو منہ چڑھایا تو تالیہ کا منہ بنا

تم ہوٹل چلو تمہیں میں بتاتا ہوں اب تمہاری حرکتوں کے بدلے مجھ

سے لیے جائیں گے

سنان چائے پیتا فوراً بولا تو تالیہ نے منہ بنایا جبکہ ادا اور سفا نے ایک

دوسرے کو تالی مارتے قہقہ لگایا پھر سب لوگ اٹھتے اپنے ہوٹل واپس

آئے کل ان کا پروگرام مارگلہ کی پہاڑیوں پر پکنک منانے جانا تھا عالیان

کے سوا سب لوگ ربینہ کے کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب

زوبیا ایک کال لینے کمرے سے باہر نکلی تو اسے سامنے سے عالیان آتا

دیکھائی دیا عالیان اس کے سامنے آتا کمر پر اپنے ہاتھ باندھتا کھڑا ہوا تو

زوبیا اسے دیکھتی مسکرائی پھر چند پل بعد اس نے کال ڈیسکنیکٹ کی تو

عالیان ہلکہ سا زوبیا کی طرف جھکا

زوبی جان میرے ساتھ چلیں

کہاں؟

کافی پینے نیچے ہوٹل کے کیفے میں

عالیان کی بات سنتے زوبیا پریشانی سے بولی تو عالیان نے مسکراتے جواب دیا جس پر زوبیا ہلکہ سا مسکراتی ہاں میں سر ہلاتی عالیان کے ساتھ نیچے کیفے میں آئی تو عالیان نے آگے بڑھتے چیئر کھینچتے زوبیا کو ہاتھ سے بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پر زوبیا مسکراتے بیٹھی تو عالیان اس کے سامنے والی چیئر جو ٹیبل کے دوسرے طرف پڑی تھی اس پر بیٹھا تو ویٹر نے مینیو لا کر دیا

آج میں آپ کی پسند کھاؤنگا دیکھتے ہیں آپ کیا منگواتی ہیں

ٹو کافیز ود ڈارک چوکلیٹ براؤنیز اینڈ ٹو لیمن ٹارٹ

عالیان کی بات سنتے زوبیا نے مسکراتے مینیو کو دیکھتے آرڈر دیا تو ویٹر آرڈر لیتے مینیو اٹھاتے چلا گیا

زوبی آپ کو پتہ ہے ہم دونوں میڈ فور اچ ادر ہیں

مطلب؟

مطلب یہ کہ مجھے ڈارک چوکلیٹ براؤنی بہت پسند ہے وہ بھی کافی کے

ساتھ اور لیمن ٹارٹ ایپیٹائیزر افففف آئی لو اٹ

نائیس جوک

ویٹر کے جاتے ہی عالیان فوراً بولا تو زوبیا پریشانی سے بولی جس پر عالیان

نے مسکراتے جواب دیا تو زوبیا ہلکہ سا مسکراتی بولی

نہیں سیریئسلی بول رہا ہوں قسم سے

زوبیا کی بات سنتے عالیان فوراً بولا تو زوبیا ہنسنے لگی تبھی ویٹر نے ان کا

آرڈر لا کر ٹیبل پر رکھا تو ان دونوں نے اپنا اپنا لیمن ٹارٹ اٹھاتے کھایا

بہت ٹیسٹی ہے

اور منگوا دوں؟

نہیں بس اتنا بھی اچھا نہیں

زوبیا کی بات سنتے عالیان فوراً بولا تو زوبیا نے مسکراتے جواب دیا

عالیان تم سے ایک بات پوچھوں؟

زوبیا کے سوال پر براؤنی کھاتے عالیان نے ہاں میں سر ہلایا

کیا تمہاری لائف میں مجھ سے پہلے کبھی کوئی لڑکی آئی ہے؟

ہاں ایس آ فرینڈ اور کولیگ بہت سی آئی ہیں مگر پیار مجھے اپنی لائف میں

صرف ایک سے ہوا ہے اور وہ زوبیا آفریدی ہے میری کیوٹ سی پٹھانی

زوبیا کے سوال پر عالیان نے سرسری سے انداز میں جواب دیا اور پھر

مسکراتے زوبیا سے اپنی محبت کا اظہار کیا

میں ہی کیوں ایسا بھی کیا ہے مجھ میں جو تم مجھ سے پیار کرنے لگے ہو

میرے پاس تو تمہیں۔۔۔۔

زوبی پلیز یہ مت کہیے گا آپ کے پاس دینے کو کچھ نہیں ہے میں ان مردوں

میں سے نہیں ہوں جو اپنی حوس کے لیے محبت کا جھوٹا ڈرامہ کرتے ہیں

آپ جتنا مرضی ٹائم لے لیں مجھے مسئلہ نہیں مگر ایک بات ذہن میں رکھیے گا

آخر میں آپ کو مجھ تک ہی آنا ہے اور میرا ہی بن کر رہنا ہے اینڈ اٹس

فائنل اور اگر ایسا نہ ہوا تو میں آپ کے سامنے خود کی جان لے لوں گا یاد

رکھنا آپ

زوبیا کی بات سنتے عالیان غصے سے زوبیا کی بات کاٹتا بولا تو زوبیا کچھ

خاموش ہوئی پھر اس نے سر اٹھا کر عالیان کو دیکھا

غصہ تو نہ کرو میں نے تو بس ویسے ہی کہا تھا

زوبیا اگر نیکسٹ ٹائم آپ نے مجھے ایسا کچھ بھی کہا تو میں ایک منٹ بھی نہیں لگاؤنگا ما کو آپ کے گھر رشتہ لے کر بھیجنے کے لیے اینڈ ایم شیور آپ کا بھائی میرے پرپوزل کو ریجیکٹ نہیں کرے گا

زوبیا کی بات سنتے عالیان فوراً بولا تو زوبیا کچھ خاموش ہوئی

مگر مجھ میں ایسا بھی کیا ہے؟

میں نے زندگی میں پہلی دفعہ آپ جیسی خوبصورت لڑکی دیکھی ہے زوبی میں نے آپ کو فرسٹ ٹائم ہوسپیٹل میں دیکھا تھا جب میرا بلڈ آپ کو دیا جا رہا تھا پہلی دفعہ ہی آپ کو دیکھنے پر مجھے آپ اپنی سی لگی تھی اور پھر میں نے آپ سے اسے وقت شادی کا فیصلہ کر لیا تھا

زوبیا کے سوال پر عالیان فوراً بولا تو زوبیا ہلکہ سا مسکرائی پھر عالیان نے بل پے کیا تو وہ دونوں مسکراتے لفٹ میں آئے لفٹ جیسے ہی فورتھ فلور پر رکی تو دونوں اکٹھے لفٹ سے باہر آئے اور پھر عالیان زوبیا کو اس کے روم تک چھوڑنے آیا

مجھے تمہارے ساتھ کافی پی کر بہت مزا آیا

پھر سوچیں کافی پی کر مزا آیا ہے تو زندگی میرے ساتھ جی کر کتنا مزا آئے گا

روم میں جا کر سوچتی ہوں گڈ نائٹ

گڈ نائٹ

زوبیا کی بات سنتے عالیان مسکراتے بولا تو زوبیا نے بھی مسکراتے

جواب دیا جس پر عالیان نے بھی جواب دیا تو زوبیا نے آگے بڑھتی اس

کے بال خراب کیے تو عالیان نے مسکراتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا

جس پر زوبیا ہنستے کمرے میں گھسی تو عالیان مسکراتا پیچھے کو گیا تبھی پیچھے

سے آتی ربینہ نے اس کو کان سے پکڑا

آ ما کیا ہوا؟

تم یہاں لڑکیا پٹانے آئے ہو عالیان

نہیں تو آپ کو کس نے کہا

عالیان درد سے کراہتا بولا تو ربینہ نے پریشانی سے سوال کیا جس پر عالیان

نے فوراً جواب دیا تو ربینہ اسے کان سے کھینچتی اپنے کمرے میں لے گئ

آ ما پلیز چھوڑیں

تم چلو تمہیں میں بتاتی ہوں

عالیان کراہتے بولا تو ربینہ دھمکی دیتی بولی اور اسے اپنے کمرے میں لے گئی کمرے میں آتے ہی ربینہ نے عالیان کا کان چھوڑا اور کمرے کا دروازہ بند کرتے لاک کیا اور اس کے سامنے آئی

اب بتاؤ گے یہ سب کیا ہو رہا ہے؟

کیا سب ما کیا ہو رہا ہے؟

ربینہ کے سوال پر عالیان اپنا کان مسلتا بولا

تمہارے اور زوبی کے بیچ میں کیا ہو رہا ہے؟

ہمارے بیچ کچھ بھی تو نہیں ہو رہا

ربینہ کے سوال پر عالیان انجان بنتے بولا تو ربینہ نے فوراً اپنا چپل ہاتھ میں پکڑا جس پر عالیان نے حیرانگی سے ربینہ کو دیکھا اور پھر باہر کو بھاگا تو ربینہ بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر آئی کاریڈور سے عالیان کے زور زور سے بچاؤ بچاؤ چلانے کی آواز سنتے سب لوگ اپنے اپنے کمروں سے باہر آئے زوبیا بھی کمرے سے باہر نکلی تو عالیان کو بھاگتے ربینہ کی چپل سے بچتے دیکھ کر حیران ہوئی

آ خالہ بچاؤ یہ مجھے چپل سے مار رہی ہیں

کیا ہو گیا ربینہ روکو

عالیان زرمینہ بیگم کے پیچھے چھپتا بولا تو زرمینہ بیگم نے پریشانی سے سوال کیا

باجی آپ بیچ میں سے ہٹ جائیں میں آج اسے صحیح طریقے سے بتاتی ہوں

کہ میں اس سے کیا پوچھ رہی ہوں

دائمہ اگر آپ میری اچھی بیسٹ والی دائمہ ہیں تو بچا لیں مجھے ان سے

ربینہ بولتی زرمینہ بیگم کو ہاتھ سے ہٹاتی آگے بڑھی تو عالیان بھاگتے دائمہ

کے پیچھے چھپتے بولا تو سب لوگ عالیان کو دائمہ کو بھی عزت دیتے دیکھ کر

خوش ہو گئے

ربینہ رکیں تو۔۔۔

نہیں آپ ہٹیں

دائمہ ابھی بولی ہی تھیں کہ ربینہ ان کی بات کاٹتے بولی اور پھر فوراً دائمہ کو

بیچ سے ہٹاتے بنا عالیان کو سمجھنے کا موقع دیے فوراً عالیان کا کان پکڑا

آ ما چھوڑیں درد ہو رہا ہے پلیز

اچھا اب درد ہو رہا ہے پہلے جواب دے دیتے تو یہ نوبت نہ آتی

عالیان کی بات سنتے ربینہ فوراً بولی تو زرمینہ بیگم آگے بڑھیں

کیا پوچھا تھا تم نے ربینہ؟

عالیان مجھے پسند کرتا ہے پھوپھو نے ہمیں ایک ساتھ کیفے میں دیکھ لیا تھا

میں سمجھی پھوپھو نے نہیں دیکھا مگر میں غلط تھی پھوپھو یہی پوچھ رہی ہیں

عالیان کو اور میں سب کے سامنے شرمندہ نہ ہوں اس لیے وہ سب کچھ

سمجھتے ہوئے بھی انجان بن رہا ہے

زرمینہ بیگم کے سوال پر زوبیا فوراً بولی تو سب نے حیرانگی سے زوبیا اور

عالیان کو دیکھا پھر زوبیا روتی ہوئی بھاگتی اپنے کمرے میں گئی تو عالیان

کے دل کو کچھ ہوا زوبیا کو وہاں سے جاتا دیکھ کر سہیل فوراً اس کے پیچھے اندر کمرے میں آیا

کو بیڈ پر اوندھے منہ لیٹے روتا دیکھ کر سہیل

فوراً سے زوبیا کے پاس آیا

آپی روئیں تو نہ

مجھے معاف کر دو سہیل میں اس عمر میں تمہارے لیے شرمندگی کا

باعث بن رہی ہوں

ایسا کیوں کہہ رہی ہیں آپی مجھے بلکل شرمندگی نہیں ہے بلکہ اس بات

پر خوشی ہے کہ آپ نے اپنے لیے بھی لائف پارٹنر چن لیا ہے

سہیل کی بات سنتے زوبیا اٹھ کر بیٹھی اور پھر سر جھکاتے روتی ہوئی

بولی تو سہیل نے فوراً جواب دیتے زوبیا کو اپنے سینے سے لگایا تبھی

باقی سب لوگ کمرے میں داخل ہوئے

سہیل میں اپنے بیٹے عالیان کے لیے تمہاری بہن کا ہاتھ مانگنا چاہتی

ہوں میرا بیٹا اسے بہت خوش رکھے گا میں جانتی ہوں

پھوپھو مجھے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں مجھے خوشی ہو گی آخر کو

میری بہن بھی اپنے گھر کی ہو جائے گی

ربینہ کی بات سنتے سہیل فوراً بولا تو سب لوگ مسکرانے لگے

مگر ما مجھے پوری زوبی چاہئیے آپ تو صرف ہاتھ مانگ رہی ہیں پوری

زوبی مانگیں نہ

عالیان کے ہلکی آواز میں بولنے پر سب لوگوں نے قہقہ لگایا تو ربینہ

نے عالیان کے سر پر چپٹ لگائی

ابھی ہم بس بات پکی کر لیتے ہیں شادی واپس کراچی جا کر کریں گے

زرمینہ بیگم کی بات سنتے سب لوگوں نے مسکراتے زوبیا اور عالیان

کو مبارکباد دی اور پھر چند لمحوں بعد سب لوگ آہستہ آہستہ اپنے

کمروں میں چلے گئے اب پیچھے بس ربینہ زوبیا اور عالیان ہی رہ گئے

تھے ربینہ بھی مسکراتی اپنی بہو کو پیار کرتی کمرے میں جانے کے لیے

اٹھیں اور پھر عالیان کے سامنے آ کر کھڑی ہوئی

عالیان تم بھی چلو اب سو جاؤ رات بہت ہو گئی ہے

جی ما آپ بے فکر ہو کر چلی جائیں میں بس پانچ منٹ میں زوبی سے

بات کر کے چلا جاؤں گا

ٹھیک ہے مگر صرف پانچ منٹ زوبی اگر یہ دیر کرے تو اسے دھکے

دے کر نکال دینا میں تمہیں اس چیز کی اجازت دے رہی ہوں

ربینہ کی بات سنتے عالیان فوراً بولا تو ربینہ مسکراتے زوبیا سے بولتی

کمرے سے چلی گئی جبکہ اب پیچھے بس زوبیا اور عالیان ہی رہ گئے پھر

عالیان سیدھا آتا زوبیا کے پاس بیڈ پر بیٹھا

زوبی اس وقت آپ روئی کیوں؟

پتہ نہیں

مجھے پتہ ہے آپ یہ سمجھ رہی تھیں نہ کہ سب آپ کا مذاق اڑائیں گے

عالیان کے سوال پر زوبیا سر جھکاتے بولی تو عالیان نے فوراً جواب

دیا جس پر زوبیا نے خاموشی سے سر جھکایا تو عالیان نے ایک گہرا

سانس لیا

مت رویا کریں زوبی مجھے آپ کے آنسو بلکل نہیں پسند

عالیان ایک بات پوچھوں؟

جی زوبی جان پوچھیں

عالیان کی بات سنتے زوبیا نے سوال کیا تو عالیان نے فوراً جواب دیا

مجھے کینسر ہے وہ بھی لاسٹ سٹیج تم پھر بھی مجھ سے پیار کر بیٹھے ہو

اگر مجھے کچھ ہو گیا تو

تو پھر میں اللہ سے دعا کرونگا کہ اللہ مجھے آپ کا ساتھ جنت میں دے

دے اور میں آپ کے ساتھ کے لیے اپنی پوری زندگی گزار سکتا ہوں

زوبیا کے سوال پر عالیان فوراً بولا اس بات سے انجان کہ اوپر

ساتویں آسمان میں اس کے بولے گئے یہ الفاظ لکھ لیے گئے ہیں اور

ان دونوں کا ساتھ جنت میں ایک ساتھ لکھ دیا گیا ہے اور اب اس

ساتھ کے لیے ان دونوں کو ایک بھاری قیمت چکانی ہو گی جو کہ ان

دونوں کی اپنی اپنی زندگی ہے عالیان کی بات سنتے زوبیا نے فوراً

عالیان کے سینے پر سر رکھا تو عالیان نے اسے اپنے باہوں کے حصار میں قید کیا پھر چند پل بعد وہ زوبیا کو گڈ نائٹ بولتا کمرے سے نکلتا چلا گیا جبکہ پیچھے زوبیا عالیان کو اپنی زندگی میں پا کر انتہاء کی خوش تھی پھر وہ کپڑے بدلتی بیڈ پر لیٹی اور عالیان کو سوچتی ہوئی نیند کی وادیوں میں اتر گئی عالیان بھی اپنے کمرے میں آتا کپڑے بدلتا بیڈ پر لیٹا اور پھر زوبیا کے اپنی زندگی میں شامل ہونے پر اللہ کا شکر ادا کرتا سو گیا

آج سب لوگ مارگلہ کی پہاڑیوں پر پکنک منانے جا رہے تھے سب لوگ تیار ہوتے ہوٹل کی لابی میں آ چکے تھے سب کے ناشتہ کرنے کے بعد سب لوگ گاڑیوں میں بیٹھتے مارگلہ کی پہاڑیوں کی طرف نکل پڑے تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد سب مارگلہ کی پہاڑیوں پر پہنچے تو سب نے وہاں پہاڑ کے اوپر ایک چھوٹا سا کیمپ لگایا اور پھر زرمینہ بیگم ربینہ دائمہ اور ساجدہ بی بی کو حنان کے ساتھ وہاں پر بیٹھاتے خود پہاڑیوں کی سیر پر نکل پڑے سب لوگ اکٹھے سیر کر رہے تھے جب اچانک سفا کی کچھ طبعیت خراب ہوئی تو سب لوگ اسے لیتے واپسی

زرمینہ بیگم تک آئے پھر سب لوگ وہیں پر بیٹھتے باتیں کرنے لگے جبکہ عالیان اٹھتا ایک درخت کے پیچھے جا کر کھڑا ہوا تو زوبیا بھی مسکراتے اس کے پاس آئی

کیا ہوا عالیان یہاں کیوں کھڑے ہو؟

کچھ نہیں بس ایسے ہی

زوبیا کی بات سنتے عالیان فوراً بولا تو زوبیا ہلکہ سا مسکرائی پھر سب لوگوں نے وہاں خوب مزے کیے ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد سب نے وہاں کھانا کھایا اور کچھ دیر کی ریسٹ کے بعد وہاں سے نکلتے دامنِ کوہ پہنچے اور وہاں پر ڈوبتے سورج کا مزا لیتے اندھیرے میں واپس ہوٹل پہنچے پھر کچھ دیر آرام کیا آج لیڈیز کا شاپنگ کرنے کا ارادہ تھا تو پھر سب لوگ اس بات کو ذہن میں رکھتے گیگا مال اسلام آباد پہنچے جہاں سے سب لیڈیز نے خوب ساری شاپنگ کی

اچھے لگ رہے ہیں آپ پر سوٹ کریں گے لے لو

زوبیا ایک دکان میں کانٹوں کی جوڑی پکڑے کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی جب عالیان اس کے پیچھے آتا اس کے کان میں ہلکی سی آواز میں

بولا تو زوبیا نے مسکراتے کانٹے واپس رکھے

مجھ پر تو سب کچھ ہی سوٹ کرتا ہے مگر اب یہ اتنے بھی خاص نہیں

کہ میں نہ کانٹے لے لوں

زوبیا کے اترا کر بولنے پر عالیان نے منہ بنایا تو زوبیا مسکراتی آگے

بڑھی پھر عالیان نے وہ کانٹے زوبیا کے لیے خریدے اور اس کے

پاس پہنچا جو اپنے دو بھائیوں (بہرام اور سہیل) کے ساتھ کھڑی

پرفیوم کی خوشبو لے رہی تھی عالیان بنا بہرام اور سہیل پر توجہ دیے

زوبیا کے سامنے آ کر کھڑا ہوا اور پھر جو اس نے کانٹے پہنے تھے وہ

اتار کر زوبیا کو اپنے پسند کیے کانٹے پہنائے تو زوبیا نے منہ گول کرتے

افسوس سے نفی میں سر ہلایا جس پر عالیان حیران ہوا تو زوبیا نے اسے

اپنے پیچھے دیکھنے کا اشارہ کیا جہاں بہرام اور سہیل کھڑے تھے عالیان

جیسے ہی پیچھے مڑا تو سہیل اور بہرام کو غصے سے اپنے سینے پر ہاتھ باندھے

کھڑا دیکھ کر عالیان وہاں سے فوراً نو دو گیارہ ہوا عالیان کو وہاں سے

بھاگتا دیکھ کر سہیل بہرام اور زوبیا تینوں نے قہقہ لگایا اور ایک بار پھر

اپنی بیگمات کے ساتھ شاپنگ کرنے میں مصروف ہوئے سب کے

شاپنگ کرنے کے بعد انہوں نے مال میں بنے فوڈ کورٹ سے کھانا کھایا اور پھر سب لوگ واپس ہوٹل آگئے آج سب لیڈیز شاپنگ کر کے بہت خوش تھیں اب انہیں ایک دن مزید اسلام آباد میں رہتے اگلے دن صبح کے وقت مری کے لیے نکلنا تھا جہاں کوئی پہلے سے ہی کوئی گیم کی تیاریاں پوری کیے ان کے انتظار میں تھا کہ ان کے گھر کی سب سے معصوم چڑیا کو اپنے ساتھ ہمیشہ کے لیے لے جائے

آج اسلام آباد میں ان لوگوں کا آخری دن تھا اور آج یہ لوگ لوک ورسا ہیریٹیج میوزیم گھومنے کے لیے گئے تھے آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ لوگ میوزیم پہنچ گئے اور پھر میوزیم گھومنے لگے وہاں ان سب نے پاکستان میں چلتی آئی صدیوں پرانی ثقافت اور تہذیب رسم و رواج اور لوگوں کا پرانے زمانے میں رہن سہن کا انداز ان کے بنائے گئے کچے گھر اور پاکستان کے چار صوبے پنجاب سندھ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے دیہاتی علاقوں میں پہنے جانے والے ٹریڈیشنل کپڑے اور پرانے زمانے میں کھانا بنانے کے لیے کن برتنوں کا استعمال کیا جاتا تھا کس طرح کا

سجاوٹی سامان گھر سجانے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا سب کچھ دیکھا ادا سفا اور عائشہ کے ساتھ ساتھ باقی سب لوگ بھی یہ سب کچھ دیکھ کر بہت خوش تھے انہیں وہاں اپنی پرانی ثقافت اور تہذیب کے بارے میں پتہ چلا یہ سب دیکھنے کے بعد وہ سب تقریباً وہاں سے چار بجے باہر نکل آئے باہر نکلتے ہی انہوں نے قریبی ایک کیفے سے چائے اور کیک سینڈوچز کھائے تبھی عائشہ بھاگتی بہرام کے پاس آئی جو بیٹھا سب سے باتیں کرتا چائے پی رہا تھا عائشہ بھاگ کر آتی بہرام کی گود میں چڑھنے کی کوشش کرنے لگی تو بہرام نے مسکراتے عائشہ کو اپنی گود میں بیٹھایا

بہرام بھیا اب ہم کہاں جائیں گے؟

اب ہم ہوٹل جائیں گے اور ریسٹ کریں گے

نی نہ مجھے ڈائینوسار دیکھنا

عائشہ کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو عائشہ نے منہ بناتے جواب دیا وہ صبح سے کتنی بار ڈائنوسار دیکھنے کا بول چکی تھی پھر ادا اور عائشہ کی ڈیمانڈ ہو اور بہرام پوری نہ کرے یہ تو ناممکن تھا اس لیے بہرام نے ڈائینو ویلی جانے کا پروگرام بنایا تھا مگر عائشہ کو تنگ کرنے کے لیے وہ ہر بار عائشہ کو

واپس ہوٹل جانے کا کہتا تھا جس پر عائشہ منہ بناتی اتنے پیار سے بولتی کہ

بہرام اسے مزید تنگ کرنے لگتا

تو تم سہیل بھیا کو دیکھ لو

میں تجھے ڈائینوسار لگتا ہوں

میں نے تجھے کتنی بار کہا ہے تو مجھے صرف اور صرف بل ڈوگ لگتا ہے

اور کچھ بھی نہیں لگتا

بہرام کی بات سنتے سہیل فوراً بولا تو بہرام نے مسکراتے جواب دیا جس پر

سہیل نے ایک تیکھی مسکراہٹ اس کی طرف پاس کی

بھول مت میں اب تیرا بہنوئی بھی ہوں سالے

میں تجھے پھر بھی عزت نہیں دونگا جا جو اکھاڑنا اکھاڑ لے

بھیا مجھے ڈائینوسار دیکھنا ڈوگی نی

سہیل کی بات سنتے بہرام بھی ایک تیکھی مسکراہٹ سے بولا تو عائشہ منہ

بناتی غصے سے بولی جس پر بہرام نے ہنسی دبائی جبکہ دائمہ نے عائشہ کو گھورا

چلو ڈائینوسار دیکھنے چلتے ہیں اب

اس سے پہلے کوئی بولتا سنان مسکراتے بولتا کھڑا ہوا اور پھر عائشہ کو گود

میں اٹھاتا باہر نکلا تو سب لوگ ہنستے اس کے پیچھے باہر آئے پھر ایک گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد سب لوگ ڈائینو ویلی پہنچے تو عائشہ کا حنان کی پرام دیکھتے نیا پھڈا شروع ہوا

مما مجھے اس میں بیٹھنا ہے آپ حنان کو باہر نکالیں

عائشہ زرخان کو کاپی کرتے زرمینہ بیگم کو مما کہتی تھی اس وقت بھی پرام دیکھتی زرمینہ بیگم سے بولی تو زرمینہ بیگم حیران ہوئی

عائشہ یہ حنان جتنے بے بی کی ہوتی ہے

دیکھیں میں بی حنان جتنی ہوں مجھے ٹھائیں اس میں

زرمینہ بیگم کی بات سنتے عائشہ گھٹنے فولڈ کرتی زمین پر بیٹھتی بولی تو زوبیا نے قہقہ لگایا پھر وہ فوراً آگے بڑھی

مگر عاشی جان تو بہت اچھی بے بی ہے اپنے فوٹ پر چلتی ہے

نی عاشی جان اچی بے بی نی اے مجھے اس میں بیٹھنا اے حنان کو اٹھائیں اس میں سے

زوبیا کے مسکرا کر عائشہ کی ٹانگیں سیدھے کرتے بولنے پر عائشہ پیر پٹکتی بولی تو دائمہ کو غصہ آیا

زوبی تم ہٹو میں اسے درخت کے پیچھے والے جن بابا کو پکڑا دیتی ہوں وہ اس کے فوٹ کاٹ دے گا پھر اچھا ہو گا

رائمہ کی غصیلی آواز سنتے سب لوگ دائمہ کے پاس پہنچے تو عائشہ کی انوکھی ضد سنتے سہیل عالیان اور زرخان نے قہقہ لگایا جبکہ بہرام نے آگے بڑھتے عائشہ کو گود میں اٹھانا چاہا تو وہ چلاتے دور ہوئی

نی دودو نی مجھے اس میں بیٹھنا ہے

اس لڑکی کی ضدیں دیکھو

ریلکس دائمہ وہ بچی ہے ابھی

عائشہ کو چلاتے دیکھ کر دائمہ فوراً بولی تو بہرام نے مسکراتے جواب دیا جس پر دائمہ اسے اور عائشہ کو دیکھ کر رہ گئیں تبھی عالیان آگے بڑھا

تمہیں پتہ عاشی جان وہاں آگے ایک انکل فری پاپ کورن دے رہے ہیں

سچی ڈھیر سارے پاپ کورن

ہاں بہت سارے

عالیان کی بات سنتے عائشہ اپنی ضد بھولتی خوشی سے بولی تو زرخان نے فوراً جواب دیا جس پر عائشہ نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً آگے کو بھاگی تو عالیان

اور زرخان نے اس کے پیچھے دوڑ لگائی جبکہ باقی سب نے شکر کا کلمہ ادا کیا عائشہ بھاگ کر آتی پاپ کورن والے کے پاس کھڑی ہوئی

مجھے فری والے زیادہ سارے پاپ کورن چاہئیے

عائشہ کی بات سنتے عالیان نے اس آدمی کو اشارہ کیا تو اس نے فوراً سے باکس میں ڈالتے پاپ کورن عائشہ کو پکڑائے جسے عائشہ نے خوش ہوتے پکڑا اور کھانے لگی تو عالیان نے پاپ کورن کے پیسے دیے پھر عائشہ نے سب کو دیکھاتے اور چڑھاتے اپنے فری کے پاپ کورن کھائے اور اس میں سے ایک بھی کسی کو کھانے نہ دیا اس کے بعد سب لوگ ڈائینو ویلی گھمنے لگے اور تھک کر وہاں بنے پارک میں گول دائرے کی صورت میں بیٹھے تو عائشہ سب کے بیچ میں کھڑی ہوئی

چلو میں آپ سب کو اپنا ڈانس دیکھاتی ہوں

عاشی بری بات اچھی لڑکیاں ڈانس نہیں کرتی

پوئم سناؤں؟

عائشہ کی بات سنتے دائمہ غصے سے بولی تو عائشہ نے فوراً بات بدلی جس پر سب نے ہنسی دبائی اور ہاں میں سر ہلایا

میرے بہرام بھیا سونے پیارے بھیا میری ادا بھابھی سونی اچھی بھابھی
میرے زار بھیا سب سے کیوٹ بھیا میری فیری بھابھی مجھے جان سے
زیادہ پیاری اور باقی سب گندی مندے چولے بھنگی
ہم گندی ہیں تمہیں ہم بتاتے ہیں
عائشہ کی پوئم سنتے سہیل فوراً بولا تو عائشہ نے قہقہ لگاتے دوڑ لگائی جسے
سہیل نے فوراً پکڑ لیا تو عائشہ کھکھلاتی سہیل کی گردن کو چپکی تو سہیل نے
اس کے گال پر کس کی پھر اسے لاتا سب کے پاس بیٹھا گیا یہ سب دیکھتے
دائمہ خوش ہو گئیں عائشہ ایک یتیم بچی تھی مگر بہرام سہیل اور سنان نے
اسے کبھی باپ اور ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی بہرام سنان
اور سہیل دائمہ کی تربیت کا نتیجہ تھے جبکہ عائشہ دائمہ کے ساتھ ساتھ سہیل
بہرام اور سنان کی بھی تربیت کا نتیجہ تھی یہ سب کچھ سوچتے دائمہ کی آنکھ
میں آنسو آیا جسے انہوں نے فوراً صاف کیا پھر سب لوگ واپس اپنے
ہوٹل آگئے اور اپنے اپنے کمروں میں سونے چلے گئے سنان اور تالیہ جیسے
ہی کپڑے بدلتے بیڈ پر آئے تو سنان نے تالیہ کو بازو سے کھینچتے اپنے سینے
پر گرایا جس پر تالیہ نے سنان کو گھورتے آئیبرو اچکائی

مجھے آنکھیں دیکھا رہی ہو جانیہ جو تمہاری حرکتوں کے بدلے برداشت کرتا ہے بھولو مت عاشی نے تمہاری وجہ سے مجھے نمکین کیچ اپ والی چائے پلائی تھی جس کا بدلہ ابھی بھی باقی ہے

سنان کی باتیں سنتے تالیہ نے اپنی ہنسی دبائی تو سنان فوراً اس کے ہونٹوں پر جھکا سنان کی اس حرکت پر تالیہ کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا تالیہ کی حالت غیر ہوتے دیکھ کر سنان نے اسے فوراً آزادی بخشی اور پھر اسے اپنے حصار میں لیتا آنکھیں موند گیا جبکہ تالیہ جو گہرے گہرے سانس لیتی خود کو نارمل کر رہی تھی سنان کے سینے پر ہی سر رکھتی سو گئی

یہ منظر ہے فرانس کے شہر پیرس کا جہاں اس وقت اس سال کی سب سے بڑی آٹوموبائل ایگزیبیشن لگی تھی اور دنیا بھر کے شو رومز کی کارز کو آج یہاں ڈیسپلے کیا جا رہا تھا مگر ہر سال کی طرح اس بار بھی سب سے زیادہ رش اے ایس کارز کے سٹالز پر تھا جہاں لوگ مختلف قسم کی سٹائلش گاڑیوں کو بہت شوق سے دیکھ رہے تھے کئی گاڑیاں بیچ میں سے سیل بھی ہو گئی تھیں اور شاید اے ایس کارز پر رش ہونے کی ایک وجہ

اے ایس کارز کا مالک ارین شاہ بھی تھا جس کی امیری اور ایٹیٹیوڈ کو دیکھنے لوگ ان سٹالز پر لازمی آتے تھے ہر سال کی طرح اس سال بھی ایگزیبیشن میں بیچی جانے والی گاڑیوں کی ڈیل ارین شاہ خود کر رہا تھا جسے لوگ ایک اعزاز کی بات سمجھتے تھے اور کئی لوگ تو ایسے تھے جو صرف ارین شاہ سے ملنے کی خاطر پورا سال اس انگزیبیش کا انتظار کرتے تھے تاکہ وہ خود ارین شاہ سے ڈیل کر کے اے ایس کارز کی گاڑی خریدیں اور لوگوں میں شو آف کریں کیونکہ ارین شاہ جن گاڑیوں کی خود ڈیل کرتا تھا ان گاڑیوں پر اے ایس کارز کا سٹیکر نہیں لگایا جاتا تھا بلکہ اے ایس کارز کے لوگو کو گاڑی پر پرمانینٹ کر کے لگایا جاتا تھا آج بھی اس ایگزیبیشن میں ارین نے بیس گاڑیاں بیچی تھیں جن میں سے اٹھارہ مردوں نے لی تھیں جبکہ دو گاڑیاں عورتوں نے لی تھیں ارین نے اپنے مزاج کو مدنظر رکھتے اور ان عورتوں کی خوبصورتی دیکھتے گاڑی اور شوروم کے لوگو کے ساتھ اپنا پرسنل نمبر اور ملنے کے لیے لوکیشن بھی دی تھی جس پر وہ عورتیں بے حد خوش تھیں اور چونکہ وہ دونوں عورتیں انگریز تھیں تو انہیں ارین کو اکیلے ملنے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا بلکہ وہ اچھے سے جانتی تھیں کہ

ارین انہیں ملنے کے لیے کیوں بلا رہا ہے آخر کار ڈیل فائنل کرنے کے بعد ارین اپنی جگہ سے اٹھتا اپنے گارڈز کے ساتھ ایگزیبیشن سے باہر نکلا اور پھر اپنی رولز رائس میں بیٹھتا سیدھا اپنے گھر پہنچا اور پھر سب کو اسے ڈسٹرب کرنے سے منع کرتے اپنے کمرے میں آتا فون ملا گیا

ہاں رفع کچھ پتہ چلا میری بیوٹی کا؟

جی سر میم اپنی فیملی کے ساتھ ٹریپ پر نوردن ایریاز گئی ہیں آج صبح صبح ہی وہ لوگ مری کے لیے نکل چکے ہیں اور مجھے بھی جیسے ہی پتہ چلا میں بھی فوراً مری کے لیے نکل گیا ہوں مگر سر اس سب میں ایک بات بہت عجیب ہے

اور وہ بات کیا ہے؟

فون ریسیو ہوتے ہی ارین غصے سے بولا تو رفع (جو ارین کو ادا کے پل پل کی خبر دے رہا تھا) نے فوراً جواب دیا تو ارین نے آئیبرو اچکاتے سوال کیا

سر ان کے ساتھ ایک لڑکا ہے جو ہو با ہو آپ کی طرح دیکھتا ہے

ٹھیک ہے تم مری پہنچ کر ان پر نظر رکھو اور جب تک تمہیں میں کال نہ کروں تب تک تمہیں بھی مجھے کال کرنے کی ضرورت نہیں ہے

رفع کی بات سنتے ارین فوراً سمجھ گیا کہ ان کے ساتھ اس کی شکل والا لڑکا کون ہے بس پھر کیا تھا ارین کے شیطانی دماغ نے فوراً کام کیا اور پھر وہ ایک تیکھی مسکراہٹ سے ہنستا غصے سے بولا اور فون کاٹ گیا پھر اپنے دماغ کے بنائے گئے پلین کو ترتیب دینے کے لیے اس نے فوراً پیرس سے پاکستان اسلام آباد کی ٹکٹس بک کروائیں اور پھر اپنی پیکنگ کرتا فوراً ائیرپورٹ کے لیے نکلا اور اپنی بیوٹی کو اس بار اپنے پاس ہر حال میں لانے کا اور اپنے بھائی کو اس سب میں پھنسانے کا سوچتا وہ چند گھنٹوں میں بینظیر بھٹو انٹرنیشنل ائیرپورٹ اتر گیا اور پھر وہاں سے اپنی گاڑی (جو اس نے پاکستان آنے سے پہلے ہی اپنے لیے خریدی تھی اور ڈرائیور بھی رکھا تھا) میں بیٹھتا مری کے لیے نکل گیا اور چند گھنٹوں بعد اپنے ہوٹل رمادا بائے ویندھم میں پہنچ گیا اپنے کمرے میں آتے ہی اس نے اپنے پلین کو ترتیب دینا شروع کیا اور پھر سب تیاریاں مکمل کرتا اپنے بستر پر لیٹا اور رفع کو فون کیا

رفع کیا وہ لوگ مری پہنچ چکے ہیں؟

نہیں سر مگر ایک گھنٹے تک پہنچ جائیں گے

میرے مطابق انہیں اب تک پہنچ جانا چاہیئے تھا

فون ریسیو ہوتے ہی ارین بولا تو رفع نے فوراً جواب دیا جس پر ارین حیرانگی سے بولا

جی سر وہ ادا میم اور ان ہی فیملی میں سے ایک اور لیڈی کی طبعیت خراب ہو گئی تھی اس لیے ان لوگوں نے سٹے کیا تھا اور اب واپس مری کے لیے نکلے ہیں

رفع کی بات سنتے ارین فوراً سمجھ گیا کہ ادا کی طبعیت اس کے پریگننٹ ہونے کی وجہ سے اور پہاڑی علاقے میں آکسیجن کی کمی کی وجہ سے ہوئی ہے بات کو سمجھتے ہی ارین نے غصے سے اپنا فون دیوار میں دے مارا فون اچانک ڈیسکنیکٹ ہونے پر رفع کندھے اچکاتا ایک بار پھر اپنے کام پر لگ گیا جبکہ دوسری طرف ارین غصے سے اپنی شرٹ اتارتا پش اپس لگاتے خود کو ریلیکس کرتے خانزادہ فیملی کا انتظار کرنے لگا

آج سب لوگ صبح صبح اٹھتے اسلام آباد کے ہوٹل سے چیک آوٹ کرتے مری کے لیے نکل پڑے تھے اور سب لوگ مری دیکھنے کے لیے بہت ایکسائیٹڈ تھے

سب سے پہلے انہوں نے نان اور چنے کا ناشتہ کیا پھر سب لوگ مری کی طرف نکل پڑے تقریباً آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد جب کچھ پہاڑی علاقہ شروع ہوا تو ادا اور سفا کو اپنی طبعیت بگڑتی محسوس ہوئی مگر دونوں ہی اپنی طبعیت کو نظر انداز کرتی ڈھیٹ بنی راستہ انجوائے کرنے لگی مزید آدھے گھنٹے کے بعد مکمل طور پر پہاڑی علاقہ شروع ہوا تو ادا کو ایسا لگا کہ جیسے ابھی اسے الٹی آ ئے گی مگر بہرام کہیں گاڑی واپس نہ موڑ لے اس ڈر سے خاموش رہی ابھی تھوڑا ہی آگے گئے تھے کہ ادا نے یکدم بہرام کے بازو اور اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تو بہرام نے ایمر جنسی انڈیکیٹر دیتے فوراً گاڑی سائیڈ میں روکی اور پھر ادا فوراً گاڑی سے اترتی بھاگ کر ایک کونے میں گئی اور الٹی کر دی تو بہرام بھی پانی کی بوتل لیتا پریشانی سے ادا کے پاس آیا

جانِ بہرام کیا ہوا تم ٹھیک ہو؟

جی وہ بس مجھے الٹی آ گئی دائمہ نے کہا تھا اس حالت میں ہوتی ہے الٹی

بہرام کے پریشانی سے سوال کرنے پر ادا فوراً بولی اور پھر اس نے دائمہ کی بات یاد دلانا ضروری سمجھا اس ڈر سے کہ کہیں بہرام اسے واپس ہی نہ لے جائے ادا کی بات سنتے بہرام کچھ پر سکون ہوا تو سفا نے منہ پر ہاتھ رکھا اور پھر

فوراً منہ پھیرتے الٹی کی تو زرخان بھی پریشان ہوا

ایک کام کرو پاس کہیں کچھ دیر ریسٹ کر لو تھوڑی دیر فریش ہوا لیں گی تو ٹھیک ہو جائیں گی

زرمینہ بیگم کی بات سنتے سب نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر قریبی ایک ڈھابے پر گاڑی روکی تو سب لوگ نکل کر گھومنے پھرنے لگے تبھی تالیہ پتہ نہیں کہاں سے دو لیموں توڑ کر لے آئی اور اسے آدھا آدھا کاٹنے لگی

یہ کہاں سے لائی ہو تم اور یہ کیا کر رہی ہو؟

یہ میں وہ سامنے ڈھابے والے سے لائی ہوں خرید کر سفا اور ادا کی طبعیت ٹھیک کرنے کے لیے میں نے دیکھا تھا یوٹیوب پر پریگننٹ عورتوں کی طبعیت کیسے ٹھیک کرتے ہیں یہ جو میں کرونگی اس سے ان کی الٹیاں اور چکر فوراً رک جائیں گے دیکھنا آپ

سچی تالیہ آپی کیسے کرتے ہیں طبعیت ٹھیک؟

زرمینہ بیگم کی بات سنتے تالیہ فوراً بولی تو سفا نے فوراً پاس آتے سوال کیا جس پر تالیہ ہلکہ سا مسکرائی اور پھر اس نے آدھا لیموں پکڑتے سفا کو اپنے قریب کیا اور اس کا سر پکڑتے زبردستی اسے لیموں کا کھٹا رس پیلایا تو سفا نے اپنا آپ چھڑانا

چاہا مگر وہ بھول گئی تھی کہ تالیہ میڈم بھی مرجان کی طرح چور تھی اس لیے اس کی پکڑ بھی مرجان کی طرح بہت مضبوط تھی تالیہ نے سفا کو آدھے لیموں کا رس پیلاتے اسے چھوڑا تو سفا نے منہ بناتے چیخیں ماری جس پر زرخان کسی بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوا

کیا ہوا سفا کیوں اپنا گلا پھاڑ رہی ہو؟

زار اس بھوتنی نے مجھے زبردستی لیموں کھیلایا

زرخان کے سوال پر سفا روتی بولی تو زرخان نے سفا کو اپنے سینے میں بھینچتے تالیہ کو گھورا جس پر وہ اسے اگنور کرتی لیموں لیتی ادا کی طرف بڑھی ادا جو پہلے ہی تالیہ اور سفا کو دیکھ چکی تھی بھاگ کر سنان کے پیچھے چھپی تو سنان نے تالیہ کو نفی میں سر ہلاتے منع کیا جس پر تالیہ نے مسکراتے ہاں میں سر ہلاتے ادا کا بازو پکڑا تو ادا ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑاتی بھاگ کر بہرام کی طرف بڑھی جو سہیل اور عالیان کے ساتھ کھڑا عائشہ کو پہاڑ دیکھا رہا تھا اس سے پہلے کہ ادا بہرام تک پہنچتی تالیہ نے بیچ میں ہی اسے قابو کیا اور اسے بھی سفا کی طرح زبردستی لیموں کا کھٹا رس پیلایا تو ادا نے ہاتھ پیر مارتے خود کو چھڑانا چاہا تبھی بہرام کے ساتھ کھڑے عالیان کی نظر ان دونوں پر پڑی

بہرام یہ تالیہ بھابھی کے ساتھ کیا کر رہی ہے؟

عالیان کے سوال پر بہرام نے پریشانی سے تالیہ کی طرف دیکھا تالیہ کی قید میں ادا کو دیکھتے بہرام غصے سے اس کی طرف بڑھا تب تک تالیہ ادا کو رس کھلا چکی تھی اس لیے بھاگ کر سنان کے پیچھے چھپی تو بہرام نے تالیہ کے پیچھے جانے کی بجائے روتی بلکتی ادا کو سنبھالا

بہرام اس بھوتنی نے مجھے لیموں کھیلایا

ہاں بھائی اس بھوتنی نے مجھے بھی لیموں کھیلایا

ادا کی بات سنتے بہرام نے غصے سے تالیہ کو دیکھا جو سنان کے پیچھے سے ہلکہ سا سر نکالے بہرام کو دیکھ رہی تھی تبھی سفا بھی بہرام کے پاس آتی بولی تو بہرام نے ایک تیکھی مسکراہٹ زرخان کی طرف اچھالی جس کے ہاتھ میں الریڈی لیموں پکڑا تھا پھر بہرام تالیہ کو اگنور کرتا زرخان سفا اور ادا کو اپنے ساتھ لے کر گیا جبکہ عالیان نے انہیں بسکٹ لا کر دیے تو ادا اور سفا نے بسکٹ کھایا اپنی جان بہرام سے بچتے دیکھ کر تالیہ خوش ہوگئی اور سنان کے پیچھے سے باہر نکلتی ادھر اُدھر گھومنے لگی پھر کیا تھا بس زرخان اور بہرام نے خاموشی سے تالیہ کو گھیرا ڈالتے پکڑا اور جیسے اس نے سفا اور ادا کو لیموں کھیلایا تھا ٹھیک ویسے ہی اسے بھی

لیموں کھلایا تو سب نے قہقہ لگایا جبکہ تالیہ لیموں کا رس پیتے عجیب و غریب شکلیں بنانے لگی

یہ غلط ہے میں تمہاری بیگمات کی طبعیت ٹھیک کر رہی تھی

ہاں تو ہم نے تمہیں ایڈوانس میں کھیلا دیا تاکہ تمہاری طبعیت خراب ہو ہی نہ

تالیہ کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو تالیہ نے منہ بنایا

تم تو ہماری بیگمات سے دور رہا کرو نہیں تو۔۔۔

نہیں تو کیا کیا کرو گے تم؟

میں تمہیں میری بہن کے عہدے سے فارغ کر دونگا پھر میری بس ایک ہی بہن ہو گی اور وہ ہو گی مرجان

مرجان کے ساتھ ہم ہماری بیگمات کو آسانی سے چھوڑ تو جاتے ہیں تمہارے ساتھ چھوڑتے ہوئے بھی تین سو دفعہ ڈر لگتا تم نے ان کا حال بگاڑ دینا

زرخان کی بات سنتے تالیہ فوراً بولی تو زرخان نے مسکراتے جواب دیا تبھی بہرام بھی بولا جس پر تالیہ کا چمبک فیچر آون ہوا اور وہ اچانک چھلانگ لگاتی زرخان اور بہرام کی گردنوں کو ایک ساتھ چپکی تو سب نے قہقہ لگایا جبکہ زرخان اور بہرام نے اس کے شر سے پناہ مانگی پھر کچھ دیر وہاں مزید رکتے ظہر کی نماز پڑھتے سب نے

کھانا کھایا اور پھر واپس مری کی طرف روانہ ہوئے مزید آدھے گھنٹے بعد سب لوگ اپنے ہوٹل پہنچ گئے اور پھر ہوٹل میں سامان رکھتے باہر نکلے اور مری کی سیر کی دوسری جانب ان کے پہنچنے کی خبر ارین کو مل چکی تھی اور اب وہ ان سب کے ساتھ دماغی گیم کھیل کر اپنی بیوٹی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے ساتھ لیجانے والا تھا اس بات سے انجان کہ وہی بیوٹی اب اس کی جان کا عذاب بنتے اسے اس فانی دنیا سے رخصت کر دے گی

سب لوگ مری کی مال روڈ پر نکلتے گھوم پھر رہے تھے ان لوگوں کو یہاں تین دن کے لیے رہنا تھا اور پھر آگے سوات نکل جانا تھا سب لوگ مری کی مال روڈ پر گھوم پھر رہے تھے جب عالیان زوبیا کے پاس آتا کھڑا ہوا اور پیچھے سے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا تو زوبیا ہلکہ سا مسکرائی

عالیان ہو تم

زوبیا کی بات سنتے عالیان مسکراتا اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا

سو بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں میں؟

اتنی حسین کہ میرے دل کی دنیا ہلا رہی ہیں دھیان سے کہیں جانا زوبی آج

تو لوگ بہیوش کرو گی

زوبیا کے سوال پر علایان فوراً بولا تو زوبیا نے ہنستے نفی میں سر ہلایا اور پھر آگے کو بڑھی تو عالیان بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتا اس کے پیچھے پیچھے بڑھا ادا اور سفا مال روڈ پر پھیرتی شوپنگ کر رہی تھیں جبکہ بہرام اور زرخان ان کے ساتھ چلتے ان دونوں کو دیکھنے میں مصروف تھے تبھی اچانک کوئی بہرام سے ٹکرایا تو بہرام نے پلٹ کر اسے دیکھا

عالیان تم یہاں

وہ میں دیکھنے آیا تھا تم لوگ کیا لے رہے ہو

ہم تو کچھ نہیں لے رہے یہی دونوں لے رہی ہیں

ارین جو ادا کے پاس آ رہا تھا اس بات سے انجان تھا کہ ادا اور سفا کے ساتھ ساتھ زرخان بھی وہاں موجود ہے ارین جیسے ہی ادا تک پہنچا تو اس کا کندھا بہرام کے کندھے سے ٹکرایا تو بہرام ارین کو عالیان سمجھتے مسکراتے بولا تو ارین نے بھی عالیان بنتے جواب دیا جس پر زرخان منہ بناتا بولا تو ارین ہلکہ سا مسکرایا تبھی اسے سہیل مرجان اور زوبیا کے ساتھ عالیان چلتا نظر آیا تو ارین ان سے نظر بچاتا وہاں سے نکل گیا جبکہ عالیان

باقی سب کے پاس آتے کھڑا ہو گیا اور کسی نے بھی یہ بات محسوس نہ کی ارین کی پہلی ٹرائے کامیاب ہو گئی تھی اور اب وہ اسی گیم کو چلاتے ادا کو اپنے ساتھ لیجانا چاہتا تھا ارین وہاں سے سیدھا اپنے کمرے میں آ گیا اور پھر چند لمحوں بعد واپسی کمرے سے نکلتا مال روڈ پر آیا جہاں سب لوگ گھوم پھر رہے تھے ارین نے اپنی جگہ پر کھڑے ہوتے ہی ادا کو ڈھونڈنا شروع کیا جو چند ہی لمحوں میں اسے مل گئی ادا ایک دکان پر اکیلی کھڑی پشمینہ کی شال دیکھنے میں مصروفِ تھی ادا کو دیکھتے ارین خاموشی سے ادا کی طرف بڑھا اس سے پہلے کے وہ ادا تک پہنچتا سفا اور زوبیا اس کے پاس پہنچ گئ اور اسے وہاں سے لیتی فوراً بہرام لوگوں کے پاس چلی گئ جو وہاں سے کچھ دور بیٹھے تھے ادا جیسے ہی بہرام کے پاس پہنچی تو بہرام نے اسے اس کی دوائیاں کھیلائی اور پھر اسے فری کیا تو ادا مسکراتی عائشہ اور سفا کے ساتھ پکڑن پکڑائی کھیلنے لگی جبکہ ارین دور ایک درخت کے پیچھے کھڑا یہ سب دیکھتا ہاتھ مسلتا رہ گیا ان سب کے ساتھ عالیان کو نہ دیکھتے ارین عالیان بنتا فوراً ان کے پاس پہنچا تو زوبیا اس کے پاس آتی کھڑی ہوئی اور مسکراتے اپنا چوڑیوں والا ہاتھ آگے کیا

دیکھو عالیان کیسی ہیں

ہم اچھی ہیں

زوبیا کا سوال سنتے ارین غصے سے بولا تو زوبیا حیران ہوئی

کیا ہوا عالیان؟

نتھنگ

زوبیا کے پھر سے سوال کرنے پر ارین جان چھڑانے کے انداز میں بولا

تو زوبیا نے پریشانی سے پہلے سب کو دیکھا پھر خاموشی سے ارین کو عالیان

سمجھتی اس کا ہاتھ پکڑتی اسے اپنے ساتھ پچھلے درخت کی طرف لے گئی اور

پھر اسے لیجاتے درخت کے ساتھ پن کرتے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالے تو

ارین نے آئیبرو اچکائی

کیا ہوا ہے تمہیں کیوں سڑی بسوی شکل بنائی ہوئی ہے؟

کیا ہمارا ایسا مذاق ہے کہ تم ایسے میرے اتنے قریب کھڑی ہو

زوبیا کی بات سنتے ارین فوراً بولا تو زوبیا ہلکہ سا مسکرائی

اچھا تو ٹھیک ہے نہیں کھڑی ہوتی جاؤ مگر یہ تو بتاؤ کہ ہوا کیا ہے

زوبیا کے مسکرا کر بولنے پر ارین نے گہرا سانس لیا اور پھر وہ فوراً مڑا تو

عالیان کو سب کے ساتھ کھڑا دیکھ کر واپس اپنی جگہ پر کھڑا ہوا

کیا ہو گیا ہے؟

زوبیا

زوبیا کے سوال کرنے اور درخت کے دوسری طرف دیکھنے سے پہلے ہی ارین مسکرا کر بولتا اس کا منہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر گیا اور پھر اسے اپنے سینے سے لگایا تو زوبیا حیران ہوئی

اچھا وہ دیکھو پیچھے کیا ہے

ارین کی بات سنتے زوبیا فوراً مڑی تو ارین بھاگ کر دوسرے درخت کے پیچھے ہوا جبکہ زوبیا پریشانی سے واپسی مڑی تو ارین کو وہاں سے غائب دیکھتے حیرانگی سے درخت کے پیچھے سے نکلی عالیان کو سب کے پاس کھڑے مسکراتے باتیں کرتا دیکھ کر زوبیا کا منہ بنا پھر وہ بھی فوراً سب کے پاس پہنچتی عالیان کو اگنور کرتی باتوں میں مصروف ہوئی تو چند لمحوں بعد عالیان گھوم کر اس کے پاس آتا کھڑا ہوا

زوبی آپ کے ہاتھ میں چوڑیاں بہت خوبصورت لگتی ہیں اور ان کی آواز مجھے مدہوش کر رہی ہے

عالیان کی بات سنتے زوبیا نے غصے سے چوڑیاں اتارتے بیگ میں رکھی تو

عالیان حیران ہوا

زوبی جان آپ کے کانٹے بھی اچھے لگ رہے ہیں

عالیان کی بات سنتے زوبیا نے کانٹے بھی اتارے تو عالیان پریشان ہوا

جوتے بھی بہت اچھے لگ رہے ہیں

عالیان کی بات سنتے زوبیا جوتے اتارتی گھاس پر ہی کھڑی ہو گئ

ویسے کپڑے بھی اچھے لگ رہے ہیں

عالیان جس چیز کی بھی تعریف کرتا زوبیا فوراً اتار دیتی زوبیا کی حرکتیں

دیکھ کر عالیان ہنسی دباتے بولا تو زوبیا نے عالیان کو گھورا اور پھر عالیان

سے دور جا کر کھڑی ہوئی تو عالیان فوراً اس کے پاس آیا

کیا ہوا ہے زوبی جان مجھ سے ناراض ہو؟

جاؤ یہاں سے بات نہ کرو مجھ سے

عالیان کے سوال پر زوبیا غصے سے بولی تو عالیان نے منہ بنایا

ہوا کیا ہے یار؟

نتھنگ جاؤ یہاں سے ورنہ

عالیان کے ایک بار پھر سوال کرنے پر زوبیا جوتے کی طرف اشارہ کرتی بولی تو عالیان نے بالوں میں ہاتھ پھیرا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہی زوبیا جو دس منٹ پہلے اس سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی اب منہ پھلائے بیٹھی تھی بات بھی نہیں کر رہی تھی زوبیا کے بارے میں سوچتے عالیان نے ایک گہری سانس لی اور پھر واپس زوبیا کے پاس آیا

زوبی جان میری زندگی میرے جگر کا ٹکرا کیا ہوا ہے یار؟

عالیان جاؤ یہاں سے جب پہلے بات ٹھیک سے نہیں کی تو اب کیوں پیار جتا رہے ہو ہاں جاؤ یہاں سے بات نہ کرو مجھ سے

عالیان کی بات سنتے زوبیا غصے سے بولی تو عالیان نے بنا بات کو سمجھے کان پکڑے اور اٹھک بیٹھک شروع کی

اچھا نہ جانے جاں سوری معاف کر دیں

ایک شرط پر کرونگی

کیسی شرط؟

عالیان کی بات سنتے زوبیا اتراتے بولی تو عالیان نے پریشانی سے سوال کیا

مجھے ریڈ ویلویٹ کیک کے ساتھ کافی پینی ہے۔۔۔

میری جان آپ کا دیوانہ ہے نہ ابھی آپ کو پیلاتا ہے چلو

اوہو بات تو پوری سنو گھوڑے پر سوار نہ ہو

زوبیا کی آدھی بات سنتے عالیان فوراً بولا اور اس کا ہاتھ پکڑتے آگے بڑھا

تو زوبیا نے اس کے ہاتھ پر تھپڑ مارتے اس سے ہاتھ چھڑایا اور غصے سے

بولی تو عالیان پریشان ہوا

میں کسی بھی رینڈم شخص کے ساتھ کافی پینے جاؤنگی اور تم مجھے منع نہیں

کروگے

منہ نہ توڑ دوں میں اس رینڈم شخص کا آپ ناراض ہو لیں میں کسی اور

طریقے سے منا لونگا

زوبیا کے مسکرا کر بولنے پر عالیان یکدم غصے سے بولا تو زوبیا نے اسے

دیکھتے نفی میں سر ہلایا

جاؤ پھر میں نہیں مانتی میں ناراض ہوں اور جا رہی ہوں میں یہاں سے

تیری تو۔۔۔

زوبیا اترا کر بولتی منہ بناتے موڑی اور دوسری طرف جانے لگی تو عالیان

بولتے فوراً زوبیا کو کندھے پر اٹھا گیا جبکہ زوبیا چیخ مار گئی اور پھر عالیان

کی کمر پر مکوں کی برسات کی جسے اگنور کرتے عالیان فوراً زوبیا کو لیتے کیفے

کے باہر پہنچا اور اسے اپنے سامنے کھڑا کیا

ہم کیفے آگئے ہیں اب آپ کافی اور کیک کھا سکتی ہیں

عالیان کی بات پر زوبیا نے خاموشی سے اپنا آرڈر لکھوایا اور پھر خود ہی

ریسیپشن سے لیتی مڑی اور جا کر ایک میز پر بیٹھی جہاں الریڈی دو لڑکے

بیٹھے اپنی باتوں میں مصروف تھے زوبیا کو اپنے سامنے بیٹھتے دیکھ کر ان

دونوں لڑکوں نے ایک دوسرے کو دیکھتے زوبیا کو دیکھا تبھی عالیان بل

پے کرتے مڑا

تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو میں تو سرپرائز ہو گئی اچھی بات ہے یہاں پر

ہو مل کر انجوائے کریں گے مزا آئے گا

عالیان کو مڑتا دیکھ زوبیا مسکراتے بولی تو وہ دونوں لڑکے بھی نا سمجھی سے

ہنسے عالیان جو زوبیا کی بات سن چکا تھا تن فن کرتا زوبیا کے پاس پہنچا اور

اسے اگلی کرسی پر زبردستی کرتے خود بھی بیٹھ گیا عالیان کے تاثرات دیکھ

کر وہ دونوں لڑکوں نے پریشانی سے عالیان اور زوبیا کو دیکھا

ہائے میں بلال ہوں اور یہ ماز ہے

اور میں تم دونوں کا بہنوئی ہوں تمہاری بہن کا ہونے والا شوہر

بلال کے عالیان کو بولنے پر عالیان جل بھن کر بولا تو زوبیا نے ہنسی دبائی

اور ایسے ظاہر کیا کہ جیسے وہ انہیں نہیں دیکھ رہی

کون ہے یہ دونوں؟

بلال اور ماز ہیں ابھی تو بتایا انہوں نے

عالیان کے سوال پر زوبیا فوراً بولی تو ان دونوں لڑکوں نے پریشانی سے

عالیان اور زوبیا کو دیکھا

زوبی آپ کیوں چاہ رہی ہیں میں خود کے ساتھ کچھ کر لوں

اگر تم نے اپنے ساتھ کچھ بھی کیا تو میں سچ کہہ رہی ہوں میں مری کے

ان پہاڑوں سے کود جاؤنگی

عالیان کی بات سنتے زوبیا فوراً بولی تو ماز اور بلال نے ایک دوسرے کو دیکھا

اچھا نہیں کرتا کچھ بس میں ویسے بھی نہیں جانتا آپ کیوں ناراض ہیں مگر

میں پھر بھی منا رہا ہوں آپ کو پلز مان جائیں

میں ان دونوں کو نہیں جانتی میں جان بوجھ کر بیٹھی تھی

عالیان کی بات سنتے زوبیا فوراً بولی تو عالیان نے پہلے زوبیا اور پھر ان

دونوں لڑکوں کو دیکھا جو مسکراتے کندھے اچکا گئے زوبیا جو اپنا کیک کھا
چکی تھی فوراً وہاں سے اٹھتے نکلی تو عالیان بھی فوراً اس کے پیچھے باہر آیا
پھر وہ دونوں مال روڈ پر ایک ساتھ پھرنے لگے ادا جو بہرام کے انتظار
میں کب سے کھڑی تھی ارین کو اپنی طرف آتا دیکھ کر ہلکہ سا مسکرائی

آپ یہاں کیوں کھڑی ہیں؟

وہ مجھے اور میرے بے بی کو بہت بھوک لگی ہے مگر پتہ نہیں بہرام کہاں
گئے ہیں نظر ہی نہیں آ رہے کب سے ویٹ کر رہی ہوں

ارین کے سوال پر ادا منہ بناتی اسے عالیان سمجھتی اپنے پیٹ پر ہاتھ
رکھتی بولی تو ارین نے منہ موڑتے پہلے اپنا غصہ کنٹرول کیا پھر واپس
ادا کی طرف دیکھتا مسکرایا

کوئی بات نہیں میں لے چلتا ہوں آپ بتائیں کیا کھانا ہے؟

اممم مجھے چائینیز کھانا ہے

ٹھیک ہے یہاں سامنے ہی ایک ریسٹورنٹ ہے وہاں سے بہت اچھا
چائینیز ملتا ہے چلیں میں آپ کو کھلاتا ہوں

ارین کی بات سنتے ادا کچھ سوچتے بولی تو ارین نے فوراً جواب دیا جس پر

ادا مسکراتی فوراً اس کے ساتھ چل پڑی وہ دونوں پی سامنے بنے
ریسٹورنٹ کے اندر گئے اور پھر وہاں ایک کارنر والی ٹیبل پر بیٹھے تو
ویٹر نے انہیں مینیو لا کر دیا جس پر ادا ارین کو بس دیکھتی رہی مینیو کو
ہاتھ بھی نہیں لگایا تو ارین کچھ پریشان ہوا

کیا ہوا آپ آرڈر نہیں کر رہیں

وہ میرے لیے ہمیشہ بہرام آرڈر کرتے ہیں کیونکہ میں جو بھی آرڈر کرتی
ہوں وہ اچھا نہیں ہوتا بہرام والا زیادہ اچھا ہوتا تو میں ان کا کھا جاتی تھی
اس لیے اب وہ ہی آرڈر کرتے ہیں

ارین کے سوال پر ادا معصوم سی شکل بناتے بولی تو ارین نے
مسکراتے ہاں میں سر ہلایا اور پھر ویٹر کو آرڈر لکھوایا تو چند لمحوں بعد ان
کا آرڈر آگیا جسے ادا اور ارین ایک ساتھ ہلکی پھلکی باتوں میں انجوائے
کرنے لگے

بہرام بھائی ادا آپ کو ڈھونڈ رہی تھی

کہاں ہے وہ

پتہ نہیں ابھی تو یہیں تھی

بہرام جیسے ہی زرمینہ بیگم کے پاس پہنچا تو مرجان فوراً بولی جس پر بہرام نے ادھر اُدھر دیکھتے سوال کیا تو مرجان نے کندھے اچکاتے جواب دیا اور ایک بار پھر عائشہ کی پونی بنانے لگی تو بہرام پریشانی سے ادھر اُدھر دیکھتا آگے بڑھا تبھی اسے سامنے سے ادا اور ارین آتے دیکھائی دیے تو بہرام فوراً ادا کے پاس پہنچا ارین جو ادا کے ساتھ چلتا آ رہا تھا اچانک بہرام کے حاضر ہونے پر اپنے دانت پیس کر رہ گیا

جانِ بہرام کیا گئی تھی تم؟

بہرام میں کب سے آپ کا ویٹ کر رہی تھی مگر آپ آئے ہی نہیں اور مجھے بہت بھوک لگی تھی تو میں عالیان کے ساتھ کھانا کھانے چلی گئی

بہرام کے سوال پر ادا فوراً بولی تو بہرام نے ہاں میں سر ہلاتے ارین کو عالیان سمجھتے شکریہ ادا کیا اور پھر ادا کے گرد حصار باندھتا اسے اپنے ساتھ لیتا وہاں سے چلا گیا جبکہ ارین کا اس وقت دل کیا کہ وہ یہ سب بے کار گیمز چھوڑتے بہرام کو شوٹ کرتے ادا کو اپنے ساتھ پیرس لے جائے مگر پھر عالیان کو زوبیا کے ساتھ آتا دیکھ کر ارین غصے سے اپنے ہوٹل واپس لوٹ آیا ہوٹل آتے ہی ارین نے ادا کو جلد ہی کیڈنیپ

کرنے کا سوچ لیا تھا اور پیرس کی ایک نان مسلم ڈاکٹر سے ادا کے ابورشن کی بھی بات کر کی تھی جبکہ وہ اس بات سے انجان تھا کہ ادا اس بات کے لیے کبھی بھی راضی نہیں ہو گی ارین اپنے کمرے میں آتا کپڑے بدلتا اپنے بیڈ پر چت لیٹ گیا اور پھر ادا کے بارے میں ہی سوچتے جلد سو گیا آج سب لوگ صبح سے ہی اپنے ہوٹل سے نکلے ہوئے تھے واپس ایک دفعہ بھی نہیں گئے تھے اور پورا دن مال روڈ پر گھومنے کے بعد اب سب لوگ تھک ہار چکے تھے اور اب بس آرام کرنا چاہتے تھے اس لیے سب لوگ اب واپس اپنے ہوٹل آ گئے تھے اور کچھ دیر دائمہ کے کمرے میں بیٹھتے باتیں کرتے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے روز رات کی طرح آج رات بھی عالیان زوبیا کو اس کے کمرے تک چھوڑنے آیا تھا وہ دونوں مسکراتے ہاتھ پکڑے ایک دوسرے کو گڈ نائٹ بول رہے تھے جب اچانک زوبیا نے آگے بڑھتے عالیان کے گال پر کس کی تو عالیان وہیں سٹل ہو گیا جبکہ زوبیا مسکراتے اپنے کمرے میں چلی گئی زوبیا کی یہ حرکت اور عالیان کا سٹل ہونا زرخان نے دیکھ لیا تھا جو سفا کے لیے آدھی رات کو آئسکریم لینے ہوٹل سے باہر نکلا تھا اور ابھی واپس لوٹا تھا

زوبیا اور عالیان کو دیکھتے زرخان اپنی ہنسی دباتا عالیان کے قریب آیا جو ابھی تک کھڑا زوبیا کے دروازے کو سٹل دیکھ رہا تھا

بھائی حوصلہ کرو تمہاری ہی ہے

زرخان کی بات سنتے عالیان جو اپنی پوزیشن میں سٹل کھڑا تھا ایک جھٹکے سے ہوش میں آیا اور پھر اس نے پریشانی سے زرخان کو دیکھا

تم نے کچھ دیکھا تو نہیں

اور تو کچھ نہیں دیکھا مگر ہاں زوبی کو تمہیں کس کرتے ضرور دیکھ لیا ہے

عالیان کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو عالیان نے اسے گھورا عالیان کی سب سے زیادہ زرخان سے بنتی تھی اور اس کی وجہ شاید دونوں کا عمر میں چھوٹا ہونا تھا عالیان اٹھائیس سال کا تھا جبکہ زرخان پچیس سال کا تھا جبکہ باقی سب (سہیل بہرام سنان) تیس سال سے بڑے اور کافی میچیور تھے زرخان اور عالیان بھی کافی حد تک میچیور تھے مگر ان تینوں کے سامنے وہ دونوں بچے ہی لگتے تھے عالیان زرخان کو گھورتا فوراً آگے کو بڑھا تو زرخان نے فوراً اس کے پیچھے دوڑ لگائی

یار کیا ہو گیا ہم دونوں دوست ہیں میں کسی کو نہیں بتاؤں گا

تم اتنی رات کو باہر کیا کر رہے ہو؟

سفا میڈم کو آئسکریم کھانے تھی وہ بھی رات کے دو بجے بس وہی لینے گیا تھا

صد شکر مل گئی آئسکریم

زرخان کی بات سنتے عالیان نے موضوع بدلہ تو زرخان نے فوراً جواب دیا

میں تو کہتا ہوں شادی کرنی ہی نہیں چاہئیے شوہر کم نوکر زیادہ بنا کر رکھتی ہیں

زرخان وہ۔۔۔

تجھے بھی مشورہ دیتا ہوں مت کر شادی یار عذاب کی ہوئی زندگی یہ لا دو وہ لا دو

یوں کرو یوں نہ کرو یہ پہنو وہ نہ پہنو ہر وقت کی چکچک لگی رہتی ہے

زرخان کی بات سنتے پیچھے سے آتے سب لوگوں کو دیکھتے عالیان نے کچھ کہنا

چاہا جب زرخان اس کی بات کاٹتا بولا تو زرخان کی بات سنتے سفا کا منہ کھلا

اس سے پہلے کے زرخان مزید کچھ بولتا سفا کا منہ کھلتا دیکھتے عالیان نے فوراً

زرخان کو کندھوں سے پکڑتے موڑا اپنے سامنے سفا کو سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا

دیکھ کر زرخان کی چلتی زبان کو بریک لگی تو سفا نے بنا کچھ کہے پاس پڑا واس

اٹھاتے زرخان کی طرف پھینکا تو زرخان نے جھکتے واس سے خود کو بچایا پھر

عالیان کو آئسکریم کا ٹب پکڑاتے فوراً سفا کے پاس آیا

دیکھو سفا ڈارلنگ میری بات سنو

جو سننا تھا سن لیا ہے میں نے زرخان خانزادہ آج میں آپ کو زندہ نہیں چھوڑوں گی

زرخان کی بات سنتے سفا چلاتے بولی تو زرخان پریشانی سے آگے بڑھا جب پاس پڑے دوسرے واس کو سفا نے اٹھاتے زرخان کی طرف پھینکا تو زرخان نے اس سے بھی نیچے جھکتے خود کو بچایا مگر شاید آج سفا اسے واقع جان سے مارنے کا ارادہ رکھتی تھی اس لیے سفا غصے سے آگے بڑھی تو سہیل نے اسے روکنا چاہا مگر سفا کی ایک گھوری نے سہیل کو چپ رہنے پر مجبور کر دیا

زرخان بھاگ

سفا کو سہیل کی طرف دیکھتے عالیان فوراً بولا تو زرخان نے دوڑ لگائی جبکہ زرخان کو بھاگتا دیکھ کر سفا نے غصے سے پیر پٹکے

زرخان خانزادہ آج تم باہر سو گے خبردار جو تم میرے روم میں آئے تو چھوڑوں گی نہیں

سفا چلاتی غصے سے اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ اس کے پیچھے زرخان نے بھی فوراً دوڑ لگائی اب بھلا وہ کہاں سوتا کمرے کا دروازہ بند دیکھ کر زرخان نے

فوراً دروازہ بجایا تو دروازہ کھلا اس سے پہلے کہ زرخان کچھ بولتا سفا نے پانی کا گلاس زرخان کے منہ پر دے مارا جس سے زرخان تقریباً پورا بھیگ گیا زرخان کو ایسے بھیگتے دیکھ کر سب نے قہقہ لگایا تو زرمینہ بیگم ربینہ دائمہ اور ساجدہ بی بی بھی پریشانی سے باہر نکلی

کیا ہو رہا ہے یہاں پر؟

اپنے لاڈلے کو بھیگا ہوا دیکھ کر زرمینہ بیگم نے پریشانی سے سوال کیا تو بہرام نے فوراً زرمینہ بیگم کو سٹوری سنائی جس پر زرمینہ بیگم کے ساتھ ساتھ باقی آئی خواتین نے بھی ہنسی دبائی تو زرخان کسی چھوٹے بچے کی طرح رونے کی ایکٹنگ کرتا زرمینہ بیگم کے پاس پہنچا

مما یہ دیکھیں سفا نے مجھے گیلا کر دیا

تو بیٹا پہلے اپنی زبان کنٹرول میں رکھنی تھی

زرخان کی بات سنتے دائمہ اپنی ہنسی دباتی بولیں تو زرخان کا رخ دائمہ کی طرف ہوا اور پھر وہ چلتا دائمہ کے پاس پہنچا

دائمہ میری ہس ڈائن سے شادی ہو گئی ہے ہر بات میں کچھ بھی اٹھا کر میرے سر میں مار دیتی ہے

زرخان دائمہ کے گرد حصار باندھتا روتا بولا تو دائمہ نے اس کے سر پر پیار کیا

تبھی زوبیا اپنے کمرے سے باہر نکلی

کیا ہو گیا ہے گائز اتنی رات کو کیوں شور مچایا ہوا ہے؟

زوبیا کا سوال سنتے ادا نے زوبیا کو ساری بات سنائی تو زوبیا نے منہ بنایا

اوہو چلو کوئی بات نہیں زار تم میرے ساتھ سو جاؤ

ہرگز نہیں آپ کے ساتھ سونے سے بہتر ہے میں یہاں باہر کاریڈور میں سو جاؤں

کیوں؟

کیونکہ آپ سے ہمیشہ مجھے اپنی عزت کا خطرہ لگا رہتا ہے

زوبیا کی بات سنتے زرخان فوراً چلایا تو زوبیا نے پریشانی سے سوال کیا جس پر زرخان اپنی جیکٹ کو آگے سے اکٹھا کر کے پکڑتا بولا تو زوبیا مسکراتی اس کے سامنے آئی

تو میں نے کہا تھا تمہیں اتنے کیوٹ بنو ظالم انسان ایک رات ہی تو مانگی

سفا دیکھو یہ آنٹی تمہارے پر میلی نظر رکھ رہی ہے دیکھو یار تمہارے شوہر کی عزت کا سوال ہے بچا لو پلیز

زوبیا کی بات سنتے زرخان بھاگ کر اپنے کمرے کے آگے کھڑا ہوا اور پھر زور زور سے دروازہ بجاتا بولا تو زوبیا ایک بار پھر اس کے ساتھ آتی کھڑی ہوئی

کوئی فائدہ نہیں زار جان آج تو بس تم اور میں ہونگے کم ڈارلنگ

زوبیا کی بات سنتے زرخان نے منہ بنایا اس سے پہلے کہ زرخان اپنی جگہ سے ہلتا سفا نے فوراً دروازہ کھالو

میری بیوی آگئی ہے

شٹ یار آج پھر ہاتھ سے نکل گیا

زرخان سفا کے پیچھے ہوتا فوراً بولا تو زوبیا نے اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارتے افسردگی سے کہا جس پر سفا ہلکہ سا مسکرائی

نہیں نہیں آپی آپ لے جائیں اپنے ساتھ زار کو اور میری طرف سے آپ کو کھلی پرمیشن ہے آپ جو مرضی کریں

سفا کی بات سنتے جہاں باقی سب نے اپنی ہنسی دبائی وہیں زرخان نے پانچ انچ جتنا بڑا منہ کھولا

سفا تم کیا کہہ رہی ہو

زرخان کی بات کو سفا نے اگنور کیا تو زرخان فوراً زمین پر بیٹھتا سفا کی ٹانگوں

کو چپکا

میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤنگا

زار کیا کر رہے ہو میں گر جاؤنگی

نہیں میں نہیں جاؤنگا تمہیں چھوڑ کر

زرخان کی بات سنتے سفا فوراً بولی تو زرخان نے ایک بار پھر جواں دیا جبکہ زرمینہ

بیگم تو بس اپنے پچیس سالہ نوجوان بیٹے جو دیکھ کر رہ گئیں

اچھا ٹھیک ہے اٹھیں نہیں بھیجتی آپی کے ساتھ

پکا والا

ہاں پکا والا

سفا کی بات سنتے زرخان نے کنفرم کیا تو سفا نے فوراً جواب دیا جس پر زرخان

کھڑا ہوتا فوراً زوبیا کو منہ چڑھانے لگا تو سب نے قہقہ لگایا

چلو اب سو جاؤ صبح پھر سیر کرنے جانا ہے تم لوگوں نے آج کی تھکاوٹ

اتاروگے تو کل فریش ہو کر جاؤگے

ربینہ کی بات سنتے سب لوگ ہنستے ہاں میں سر ہلاتے اپنے سپنے کمروں

میں سونے چلے گئے

آج سب لوگ پنڈی پوائنٹ پر چیئر لفٹ لینے جا رہے تھے سب لوگ بہت خوش تھے ادا اور سفا نے بھی آج مرجان تالیہ زوبیا اور مروا کی طرح جینز اور شرٹ پہنی تھی سب لوگ نکل کر گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے جب عائشہ بھاگ کر آتی دائمہ اور زرمینہ بیگم کے ساتھ بہرام کی گاڑی میں بیٹھی

ادا بھابھی آپ کو بھیا اندر بلا رہے ہیں

اب کیا کہنا ہے انہوں نے موم ایک تو نہ آپ کا بیٹا ہمیشہ تنگ کرتا ہے مجھے

ادا کی بات سنتے دائمہ اور زرمینہ بیگم ہنسنے لگی جب ادا اتر کر واپس اندر ہوٹل کی لابی میں آئی تو اسے سامنے ہی بہرام کھڑا نظر آگیا بہرام نے بھی ادا کو دیکھتے انگلی کے اشارے سے اسے اپنے پاس آنے کا کہا تو ادا خاموشی سے بہرام کے پاس آئی

ادائے جاں دوائی نہیں لینی تھی کیا

میں بھول گئی

بھولی نہیں ہو تم جان بوجھ کر نہیں کھائی بہت غلط بات ہے

بہرام کے سوال پر ادا مسکراتی بولی تو بہرام نے فوراً جواب دیا اور پھر بنا ادا

کی ایک سنے اسے اس کی دوائی کھلائی تو ادا نے منہ کے عجیب و غریب ڈیزائن بنائے اور پھر بہرام کے ساتھ ہوٹل سے نکلتی گاڑی میں بیٹھی اور پھر چند ہی لمحوں میں وہ لوگ پنڈی پوائنٹ پہنچ گئے جہاں سے چیئر لفٹ میں بیٹھ کر انہیں دوسری سائیڈ جانا تھا ادا تو اس چیئر لفٹ کو دیکھ کر ہی بہت ایکسائٹڈ تھی اسے ابھی کے ابھی اس میں بیٹھنا تھا ادا کے بار بار ضد کرنے کی وجہ سے سب نے ادا اور بہرام کو ہی سب سے پہلے لفٹ میں بیٹھنے کا کہا ادا اور بہرام جیسے ہی لفٹ میں بیٹھے تو لفٹ آگے بڑھتی ہوا میں اونچی ہوئی اپنے پیروں نیچے چھوٹے پہاڑ دیکھے تو ادا نے ڈرتے فوراً بہرام کے سینے میں اپنا منہ چھپایا جس پر بہرام مسکرانے لگا

آپ تو کہہ رہی تھی میں نہیں ڈرتی اب کیا ہوا

ہاں تو ڈرتی تو میں اب بھی نہیں ہوں بس مجھے نیچے دیکھ کر چکر آ رہا ہے

تو پھر جانم نیچے مت دیکھنا

بہرام کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو بہرام نے بھی فوراً جواب دیا اور پھر دو تین منٹ میں ہی وہ لوگ چیئر لفٹ کے زریعے دوسری جگہ پہنچ گئے جب سب لوگ بہرام اور ادا کے پاس پہنچ گئے تو زرخان نے سفا کے بیگ میں سے

اس کی دوائیاں نکالی اور اسے کھلائیں پھر سفا ادا اور عائشہ فوراً سامنے والی

دکان پر پہنچ گئی اور وہاں سے چیز لی تو تالیہ بھی ان تک پہنچی

مجھے بھی کھانی ہے چیز

پیسے نی ہیں ہمارے پاس

تالیہ کی بات سنتے عائشہ فوراً بولی تو تالیہ نے بہرام کو دیکھا جس نے ہنستے

ہاں میں سر ہلایا تو تالیہ نے بھی آگے بڑھتے چیز لی

جان مروا تم دونوں نے لینی ہے چیز تو لے لو

بہرام کی بات سنتے مرجان اور مروا بھی آگے بڑھیں اور ان دونوں نے چیز لی

پھر سب لیڈیز نے مزے سے چیز کھائی ابھی سب لیڈیز چیز کھا ہی رہی تھیں

کہ ادا کے رونے کی آواز گونجی جس پر زرخان بھاگ کر ادا کے سر پر پہنچا

کیا ہوا ہے شہزادی کیوں رو رہی ہیں؟

زار بھائی مجھے بھی یہ سفا والی چیز ٹیسٹ کرنی یہ نہیں کروا رہی

تو میری چیز ہے میں کیوں کرواؤں

زرخان کے سوال پر ادا چلاتے بولی تو سفا نے فوراً جواب دیا جس پر زرخان

نے اپنا ہاتھ سر پر مارا اور دکان سے وہی چپس لا کر ادا کو دیا تو ادا کسی چھوٹے

بچے کی طرح خوش ہو گئی تبھی ارین ان کے پاس آیا تو ادا نے اسے عالیان سمجھتے چپس کی آفر کی جس پر ارین نے مسکراتے نفی میں سر ہلایا تو ادا کندھے اچکا گئی عالیان جو اپنی ایک ضروری کال لینے سائیڈ پر گیا تھا فون پر بات کرتے کرتے مڑا تو اس کی نظر سامنے بیٹھے ادا کے ساتھ ارین پر پڑی جس پر وہ کچھ حیران ہوا تبھی زوبیا ارین کے پاس پہنچی اور اس کے ساتھ زمین پر بیٹھتی اسے اپنی پلیٹ سے بریانی کی آفر کروانے لگی جس پر ارین نے مسکراتے زوبیا کو کچھ کہا اور پھر زوبیا کے ہاتھ سے بریانی کی بائٹ منہ میں لی یہ سب دیکھتے عالیان فوراً سمجھ گیا کہ ارین سب کو عالیان بن کر پاگل بنا رہا ہے وہ بچپن سے ہی یہی کرتا آیا تھا عالیان کا امیج خراب کرنے کے لیے وہ عالیان بن کر کوئی نہ کوئی غلط حرکت کرتا تھا جس پر سب عالیان اور ربینہ کو باتیں سناتے تھے جبکہ ارین خود بچ جاتا تھا اور یہی وجہ بھی تھی ان دونوں بھائیوں کی آپس میں ایک دوسرے سے نفرت کرنے کی اور عالیان کا شاہ ہاؤس چھوڑ کر انگلینڈ شفٹ ہونے کی مگر عالیان کو یہ بات سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس بار وہ کیوں یہ حرکت کر رہا تھا اسے یہ بات پتہ لگوانی تھی اور وہ بھی بنا ارین کو پتہ چلے کہ عالیان یہ سب دیکھ چکا ہے وہاں اس وقت کھڑے

کھڑے ہی عالیان کو سمجھ آگیا تھا کہ کل زوبی کی ناراضگی اسے سمجھ کیوں نہیں آ رہی تھی اور زوبی کی ناراضگی اس بات کی گواہی تھی کہ ارین زوبیا کے لیے یہاں نہیں آیا اور نہ ہی زوبی کے لیے یہ گیم کھیل رہا ہے بلکہ اس کے یہاں ہونے کی وجہ کچھ اور ہے عالیان یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ارین وہاں ادا کے لیے موجود ہے اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ ارین کبھی بھی کسی شادی شدہ عورت میں انٹرسٹ نہیں لیتا تھا اسے تو صرف سنگل لڑکیوں سے غرض تھا جبکہ ادا تو شادی شدہ ہونے کے ساتھ ساتھ پریگننٹ بھی تھی اور اس فیملی کی سب ہی لڑکیاں میریڈ تھیں سوائے مروا کے جبکہ مروا کی بھی بات عادل سے پکی ہو چکی ہے یہ بات عالیان اور ارین بہت اچھے سے جانتے تھے کال کاٹ کر سب کچھ سوچنے کے بعد عالیان نے ایسے ظاہر کیا کہ اس نے ارین کو نہیں دیکھا ہے اور وہ خاموشی سے سب کے بیچ میں آگیا جبکہ ارین عالیان کو دیکھتے سب سے نظر بچاتا وہاں سے اٹھ کر چلا گیا ارین کے جانے کے بعد عالیان زوبیا کے ساتھ آتا بیٹھا تو زوبیا اسے دیکھ کر ہلکہ سا مسکرائی مگر عالیان مسکرا بھی نہ سکا

کیا ہوا عالیان سب ٹھیک ہے؟

عالیان کو پریشانی سے کسی گہری سوچ میں جاتا دیکھ کر زوبیا فوراً بولی تو عالیان نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا جس پر زوبیا نے اس کے کندھے پر سر رکھا تو عالیان نے ایک گہرا سانس لیا پھر وہ سب کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا سب لوگ شام کے چھ بجے وہاں سے نکلتے واپس اپنے ہوٹل آ گئے اور پھر سب لوگ مہمان بنتے سنان اور تالیہ کے کمرے میں آئے تو سنان نے سب کو رات کا کھانا کھلایا

کیا بات ہے عالیان آج بڑے خاموش لگ رہے ہو خیر تو ہے؟

ہاں بس کچھ بزنس کی ٹینشنز ہیں

فکر مت کرو سب کچھ حل ہو جائے گا انشاءاللہ

سب لوگ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب بہرام ہلکی سی آواز میں عالیان سے بولا تو عالیان نے فوراً جواب دیا جس پر بہرام مسکراتے بولا تو ادا نے بہرام کے بازو پر انگلی ماری جس پر وہ دونوں ادا کی طرف متوجہ ہوئے تو ادا نے منہ کھولا جس پر وہ دونوں ہنسنے لگے اور پھر بہرام نے ادا کے منہ میں بائٹ ڈالی تو ادا ایک بار پھر بہرام کے موبائل پر گیم کھیلتی کھانا کھانے لگی

بہرام ایک بات پوچھوں غصہ تو نہیں کرو گے؟

ہاں پوچھو نہیں کرتا غصہ

تم اور بھابھی کہاں ملے تھے تم دونوں کی اتیج میں بہت گیپ ہے مگر پھر بھی تم دونوں میں اتنا پیار ہے؟

عالیان کے سوال پر بہرام نے مسکراتے جواب دیا تو عالیان نے سوال کیا جس پر بہرام کچھ خاموش ہوا

موم ادا کے فادر کو جانتی تھیں اور ان دونوں نے مل کر ہمارے بچپن میں ہی ہمارا رشتہ پکا کر دیا تھا

بہرام چند لمحوں بعد مسکراتے بولا تو عالیان نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا پھر کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد سب لوگ خاموشی سے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے

آج ان سب کا نتھیا گلی بھوربن اور پٹریاٹا گھومنے کا پروگرام تھا مگر ان سب کے سیر سے نکلنے کے پہلے ادا اور سفا کو کچھ سامان لینا تھا مال روڈ سے جس پر وہ دونوں صبح جلدی اٹھتی بہرام اور زرخان کو بتاتی مال روڈ چلی گئی تھی سفا اور ادا جیسے ہی ہوٹل سے مال روڈ کے لیے نکلی تو ارین بھی ان کے

پیچھے پیچھے مال روڈ پہنچا اور پھر اس نے اپنے آدمیوں کو ادا کو اغواء کرنے کا کہا ابھی ادا اور سفا مال روڈ بھی نہیں پہنچی تھیں کہ اچانک ایک گاڑی ان کے سامنے آکر رکی اور پھر ایک جھٹکے سے اس کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی نے ہاتھ بڑھا کر ادا کو کھینچ کر گاڑی میں بیٹھایا تو سفا اور ادا نے شور مچایا جس پر ایک آدمی نے ادا کے منہ پر ہاتھ رکھا جبکہ دوسرے آدمی نے سفا کو بھی گاڑی میں ڈالتے اس کے منہ ہر ہاتھ رکھا اور پھر وہ لوگ گاڑی زن کرتے وہاں سے نکال لے گئے ادا اور سفا کے جانے کے تقریباً ایک گھنٹے کے بعد سب لوگ اٹھتے فریش ہوئے اور ہوٹل کی لابی میں اکٹھا ہوئے

بہرام زرخان ادا اور سفا کہاں ہیں؟

موم وہ دونوں مال روڈ گئیں ہیں کچھ شوپنگ کرنے کہہ رہی تھیں ہمیں وہیں سے پک کر لینا

زرمینہ بیگم کے سوال پر بہرام فوراً بولا تو زرمینہ بیگم نے ہاں میں سر ہلایا پھر سب لوگ مال روڈ کے لیے نکل گئے تاکہ سفا اور ادا کو لیتے ناشتہ کر کے سیر کے لیے نکل جائیں مال روڈ آتے ہی زرخان نے سفا کو فون کیا مگر سفا نے فون نہ اٹھایا تو بہرام نے پریشانی سے ادا کو فون کیا ادا نے بھی فون نہ

اٹھایا تو بہرام کو غصہ آنے لگا

کیا مسئلہ ہے فون ہی نہیں اٹھا رہیں دونوں

فکر مت کرو ایک کام کرو سب لوگ مال روڈ پر پھیل جاؤ دکانیں دیکھو مل جائیں گی جانا کہاں ہے دونوں نے ہو سکتا ہے موبائل بیگ میں ہو پتہ نہ چلا ہو دونوں کو

بہرام کی بات سنتے سب لوگ پریشان ہوئے تو سنان فوراً بولا جس پر سب نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر مال روڈ پر پھیل گئے سہیل سنان بہرام اور زرخان کے گارڈز بھی مال روڈ پر پھیلتے ادا اور سفا کو ڈھونڈنے لگے

بہرام ملیں

نہیں پتہ نہیں کہاں چلی گئیں ہے

تقریباً پندرہ منٹ کے بعد آہستہ آہستہ سب لوگ گاڑیوں کے پاس واپس جمع ہونے لگے جبکہ زرمینہ بیگم ربینہ دائمہ اور ساجدہ بی بی گاڑیوں میں ہی موجود تھیں بہرام کو واپس آتا دیکھ کر دائمہ فوراً بولی تو بہرام نے نفی میں سر ہلاتے پریشانی سے جواب دیا پھر جیسے جیسے باقی سب واپس آتے گئے تو نفی میں سر ہلاتے رہے کسی کو بھی ادا اور سفا پورے مال روڈ پر کسی بھی

دکان کے اندر یا باہر نہیں ملیں ابھی سب لوگ پریشانی سے کھڑے سوچ ہی رہے تھے کہ زرخان کا ایک گارڈ سفا کا ہینڈ بیگ اٹھاتا بھاگتا ہوا ان کے پاس آیا

سر یہ میم کا ہینڈ بیگ ملا ہے ہوٹل سے مال روڈ آنے والی پچھلی سڑک پر

تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ یہ سفا کا بیگ ہے؟

کیونکہ سر میم نے کل بھی یہی بیگ پکڑا ہوا تھا جب آپ لوگ چیئر لفٹ میں بیٹھنے لگے تھے تو انہوں نے مجھے پکڑایا تھا یہ بیگ

گارڈ کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو گارڈ نے جواب دیا جس پر زرخان نے بیگ کھولا تو اس میں سے سفا کا موبائل نکلا جو اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ بیگ واقع میں ہی سفا کا ہے

اس کا مطلب دونوں بھابھیوں کے ساتھ کچھ ہوا ہے؟

بیگ کی تصدیق ہونے پر عالیان فوراً بولا تو سب لوگ پریشان ہوئے تبھی مرجان جو اب تک واپس نہیں آئی تھی غصے میں ان کے پاس آئی اور پھر اس نے اپنے بیگ میں سے ایک عجیب قسم کی ڈیوائس نکالی تو سب لوگ حیران ہوئے

جان آپی شہزادی اور سفا کا کچھ بھی پرہ نہیں چل رہا اور یہ سفا کا بیگ ملا ہے میرے گارڈ کو عالیان کہہ رہا ہے ان دونوں کے ساتھ کچھ ہوا ہے اب ہم کیا کریں

میں سب جانتی ہوں زرخان کچھ ریر کے لیے خاموشی اختیار کرو

زرخان کی بات سنتے مرجان فوراً بولی تو زرخان کچھ خاموش ہوا

یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے اور تم یہ کیا کر رہی ہو؟

یہ میرے ہاتھ میں ٹریکر ڈیوائس ہے اس سے پتہ چل جائے گا مجھے ادا کہاں ہے اگر ادا نے بیگ نہیں بدلہ ہو گا تو مجھے پتہ چل جائے گا

بہرام کی بات سنتے مرجان فوراً بولی اور پھر سہیل کے گارڈز کی ہائی لکس کے پیچھے چڑھی تاکہ سگنل کیچ کر سکے جو جلد ہی کیچ ہو گئے

ادا کا بیگ اس وقت چل رہا ہے اور وہ مری سے اسلام آباد جانے والے ہائی وے پر ہے

مطلب کے ادا بھابھی اور سفا بھابھی کیڈنیپ ہوئی ہیں اور کیڈنیپر انہیں اسلام آباد لیجا رہا ہے

مرجان کی بات سنتے عالیان فوراً بولا تو سب لوگ پریشان ہوئے

تمہارا ٹریکر چل رہا ہے ابھی مطلب کہ ہم لوگ ان تک ابھی پہنچ سکتے ہیں

تو چلو پھر انتظار کس بات کا ہے

سنان کی بات سنتے مرجان نے ہاں میں سر ہلایا تو بہرام فوراً بولا جس پر سب لوگ فوراً سے گاڑیوں میں بیٹھے اور سپیڈ میں مری سے نکلتے اسلام آباد والے ہائی وے پر آئے سہیل اور مرجان کی گاڑی سب سے آگے تھی کیونکہ مرجان ٹریکر دیکھتے راستہ بتا رہی تھی

ایک منٹ سہیل سائیڈ میں لو

مرجان کی بات سنتے سہیل نے ایمرجنسی انڈیکیٹر دیتے گاڑی سائیڈ میں کی تو سب لوگ پریشان ہوئے تبھی مرجان فوراً گاڑی سے نیچے اتری تو سب لوگ پریشانی سے مرجان کے پاس آئے

کیا ہوا سردارنی ہم یہاں کیوں رکے ہیں؟

کیونکہ ہمیں اب یہاں سے پیدل اندر جانا ہے جنگلوں میں

تالیہ کے سوال پر مرجان فوراً بولی اور آگے بڑھی جبکہ سنان اور بہرام اپنے دو دو گارڈز گاڑی میں بیٹھی لیڈیز ربینہ دائمہ ساجدہ بی بی اور زرمینہ بیگم کے پاس چھوڑتے خود جنگل کے اندر کی طرف بڑھے تھوڑا آگے جانے کے

بعد ہی انہیں ایک لال رنگ کی وین نظر آئی

سگنل اس وین میں سے آ رہے ہیں

مرجان کی بات سنتے سب کے دل غلط خیالات نے جنم لیا اور پھر سب لوگ دھڑکتے دل کے ساتھ آگے بڑھے تو زوبیا نے وین کا دروازہ کھولا وین کو خالی دیکھ کر سب نے سکون کا سانس لیا تبھی تالیہ نے آگے بڑھتے بیگ اٹھایا تو مرجان نے اس سے بیگ پکڑتے فوراً اس الٹا کرتے دیکھا جہاں مرجان کا لگایا گیا ٹریکر لگا تھا ٹریکر دیکھ کر مرجان نے غصے سے بیگ زمین پر دے مارا کیونکہ سفا اور ادا کو ڈھونڈنے کا اب کوئی راستہ ہی نہیں بچا تھا یہاں سے وہ لوگ ان دونوں کو کہا لے کر گئے کوئی نہیں جانتا تھا پھر سب لوگ پریشانی سے واپس اپنی گاڑیوں آئے تو زرمینہ بیگم نے پریشانی سے انہیں دیکھا

بہرام ادا اور سفا ملیں

زرمینہ بیگم کے سوال پر بہرام نے پریشانی سے نفی میں سر ہلایا اور پھر اپنا فون نکالتا ایک کال ملا گیا

مجھے دو لڑکیوں کا پتہ کروانا ہے وہ اس وقت کہاں ہیں میں تمہیں پکچر بھیج رہا ہوں جہاں مرضی سے ڈھونڈو مگر ڈھونڈو ان دونوں کو وہ اغواء

ہوئی ہیں

فون ریسیو ہوتے ہی بہرام فوراً بولا اور فون کاٹ گیا پھر اس نے ادا اور سفا کی تصویریں اس شخص کو سینڈ کی اور پھر سب لوگ پریشانی سے واپس اسلام آباد آگئے سب مرد اپنی اپنی سورس کے زریعے سفا اور ادا کا پتہ کروا رہے تھے بہرام کے ذہن میں یہی بات چل رہی تھی کہ یہ سب کیا دھرا شکنتلا بائی کا ہے اور وہ اپنے کراچی میں رکے بندوں کے زریعے بھی یہ پتہ کروا رہا تھا کہ شکنتلا اس سب میں ملوث ہے یا نہیں باقی سب بھی پتہ کر رہے تھے ادا کا پانچواں مہینہ چل رہا تھا جبکہ سفا کا چوتھا مہینہ چل رہا تھا اور ان دونوں کی طبعیت خراب نہ ہو جائے اس بات پر سب لوگ پریشان تھے ان دونوں کی دوائیاں بھی ان کے میڈیسن باکس میں تھی جو ان کے لیفٹر میں موجود تھے اور دوائیوں کے بغیر ان کی طبعیت کے خراب ہونے کا زیادہ خطرہ تھا

کیڈنیپرز نے ادا اور سفا کو گاڑی میں ڈالتے ہی انہیں بیہوش کر دیا اور پھر ان دونوں کو لیتے اسلام آباد ہائی وے کے جنگلوں میں پہنچے جہاں ارین کا خاص آدمی اپنی گاڑی لیے ان کا انتظار کر رہا تھا جیسے ہی وہ لوگ جنگل

میں پہنچے تو ادا کے ساتھ سفا کو بھی دیکھتے اس آدمی کو غصہ آیا

ابے او جاہلوں صرف اسے بولا تھا اٹھانے کو دوسری کو کیوں ساتھ لے آیا؟

ابے او جاہلوں کے باپ یہ دوسری بہت شور کر رہی تھی اس سے پہلے وہاں کوئی آتا ہم نے اسے بھی اٹھا لیا تم ان دونوں کو باس تک پہنچا دو باس نے جو کرنا ہو گا کر لیں گے

اس آدمی کی بات سنتے ایک کیڈنیپر چڑ کر بولا تو اس نے ہاتھ سے ادا اور سفا کو اس کی گاڑی میں ڈالنے کا اشارہ کیا جس پر ان کیڈنیپرز نے ان دونوں کو اس آدمی کی گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھایا تو وہ آدمی ان دونوں کو لیتا وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ کیڈنیپرز بھی چوری کی گئی وہ وین وہیں پر چھوڑتے وہاں سے چلے گئے جبکہ ادا کا وہ ٹریکر والا بیگ وہیں اس وین میں رہ گیا پھر وہ آدمی ادا اور سفا کو گاڑی میں لیتا سیدھا ائیرپورٹ پہنچا جہاں پر ادا اور سفا کو ارین کے پرائیویٹ جیٹ میں بیٹھایا گیا تو چند پل بعد ارین بھی وہاں آ گیا ادا کے ساتھ سفا کے بھی بیہوش وجود کو دیکھتے ارین نے غصے سے اپنے آدمی کو گھورا

سر وہ کیڈنیپرز بول رہے تھے کہ یہ بہت شور کر رہی تھی اس سے پہلے کہ کوئی آتا انہوں نے اسے بھی کیڈنیپ کر لیا

ارین کے گھورنے پر وہ آدمی فوراً بولا تو ارین نے اسے ہاتھ سے جانے کا اشارہ کیا اور پھر خود اپنی سیٹ پر بیٹھا اور چند ہی لمحوں میں اپنی پاور اور پیسے کا استعمال کرتے ارین سفا اور ادا کو لیتے پیرس پہنچ گیا پیرس پہنچتے ہی ارین ان دونوں کو اپنے گھر کی بجائے فارم ہاؤس لے گیا اور وہاں کے ایک کمرے میں ان دونوں کے بیہوش وجود کو چھوڑتا باہر نکلا

جب انہیں ہوش آ جائے تو مجھے بتا دینا اور دونوں کا خیال رکھنا اگر ایک بھی خراش ان دونوں میں سے کسی ایک کو بھی آئی تو تمہیں جہنم پہنچانے میں مجھے ایک منٹ بھی نہیں لگے گا

ارین اپنے گارڈز کو کہتا فارم ہاؤس سے نکل گیا جبکہ پیچھے سفا اور ادا اکیلی ان ٹینوں گارڈز کے رحم و کرم پر بیہوش پڑی رہ گئیں

آج سفا اور ادا کو اغواء ہوئے ایک ہفتہ ہونے والا تھا اور ان دونوں (ادا اور سفا) کا کچھ بھی نہیں پتہ چل رہا تھا سب لوگ پریشانی میں تین دن پہلے

واپس کراچی آگئے تھے اس وقت سب لوگ بہرام ولا میں بیٹھے تھے اور ادا سفا کے ٹھیک ہونے کی دعائیں مانگ رہے تھے زرخان اور بہرام نے کراچی آتے ہی پورے کراچی کو سیاپے میں ڈالا ہوا تھا وہ دونوں ہی اپنی اپنی بیگمات کے لیے پریشان پاگل بنے ہوئے مارے مارے ان دونوں کو ڈھونڈ رہے تھے مگر ان دونوں کا ہی کہیں بھی کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا بہرام اور زرخان کو زندگی میں پہلی دفعہ ایسا لگ رہا تھا کہ ان کی یہ سب پاور بے کار ہے کیونکہ اس پاور کے ہوتے ہوئے بھی وہ کچھ نہیں کر پا رہے تھے سنان نے پولیس میں بھی الگ سیاپہ ڈال کر پورے پاکستان میں ہلچل مچائی ہوئی تھی پولیس ہر اس شخص کو اٹھا رہی تھی جس پر ہلکہ سا بھی شک پڑتا تھا شکنتلا بائی بھی اس وقت پولیس کی حراست میں تھی جبکہ اس کے وہ باشندے جو باہر گھوم رہے تھے شکنتلا کے کہنے پر ارین کو پاکستان میں ہونے والی اور زرخان بہرام کی اپنی بیگمات کو ڈھونڈنے کی ہر کوشش کی ریپورٹ دے رہے تھے عالیان کو ارین کا مری میں اس کی جگہ ہونا شک میں ڈال رہا تھا مگر وہ ارین کے مزاج سے بھی واقف تھا اسے صرف سنگل عورتیں پسند تھیں جبکہ ادا اور سفا دونوں ہی میریڈ تھی اور ماں بننے والی تھی

اور یہ بات سوچتے عالیان کو ارین پر یقین نہیں آ رہا تھا اس لیے وہ بھی اب اپنی پاور کا استعمال کرتے پوری کوشش کر رہا تھا کہ اسے ارین کا مری میں اس کی جگہ ہونے کی وجہ پتہ چل جائے جبکہ ارین کی پاور اور پروٹیکشن کی وجہ سے عالیان ارین کے بارے میں پتہ نہیں کروا پا رہا تھا جبکہ بہرام زرخان سنان اور سہیل کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آئی تھی کہ اس سب کے پیچھے ارین ہو سکتا ہے ادا اور سفا کی کیڈنیپنگ کا سنتے عادل اور اس کی فیملی بھی اسی دن کراچی آگئے تھے جس دن بہرام لوگ کراچی پہنچے تھے تبسم کا تو اپنی بیٹی کے بارے میں سوچ سوچ کر برا حال تھا اور تقریبا سب کا ایک ہی خیال تھا کہ یہ سب کچھ کہیں نہ کہیں ادا کو گھر سے بھاگا کر بیچے جانے سے جڑا ہے مگر وہ تو شکنتلا بائی کے کوٹھے پر بیچی گئی تھی اور شکنتلا بائی کا پر بار ایک ہی بیان تھا کہ زرخان کے اس کے گھر کیں گھس کر دھمکی دینے کے بعد سے اس نے ادا نامی لڑکی کا صفہ اپنی لڑکیوں کی لسٹ سے پھاڑ کر پھینک دیا تھا اسے سیاستدانوں اور بزنس مینز سے پنگا لے کر اپنا دھندا نہ تو مندا کرنا تھا نہ ہی اپنا کوٹھا بند کروانا تھا جبکہ سفا کی تصویر پر اس کا کہنا تھا کہ وہ آج سے پہلے اس لڑکی کو کبھی نہیں ملی آج بھی بہرام روز کی

طرح پریشانی میں واپس بہرام ویلا لوٹا تھا اور بنا کسی سے ایک بات کیے بنا کچھ کھائے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا بہرام اور زرخان کا اترا چہرہ باقی سب کو بھی پریشان کر رہا تھا آج جب بہرام اپنے کمرے میں آیا تو اپنے کمرے میں لگی ادا کی اور اپنے ولیمے کی تصویر دیکھتے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور پھر وہ تصویر کو دیکھتے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا

جانِ بہرام کیوں لے رہی ہو میرا امتحان پلیز واپس آ جاؤ تمہارا بہرام تمہارے بغیر ادھورا ہے پلیز واپس آ جاؤ

بہرام ادا کی مسکراتی تصویر کو دیکھتے بولا اور پھر وہ اکتیس سالہ نوجوان مرد آج زندگی میں پہلی بار پھوٹ کر رو دیا اسے ادا اور اپنے بچے کی شدید ٹینشن تھی اور غضب یہ کہ وہ اپنی اتنی پاور اور اتنے کانٹیکٹس کے باوجود بھی ادا کو ڈھونڈ نہیں پا رہا تھا دوسری طرف زرخان کا بھی برا حال تھا سفا اور اپنے بچے کی پریشانی اسے اندر سے کھا رہی تھی مگر وہ سب پر یہ ظاہر کرتے کہ وہ بلکل ٹھیک ہے سب کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا تھا اور زرمینہ بیگم کے ساتھ ساتھ باقی سب کا بھی بہت خیال رکھتا تھا جانِ بہرام کی اس کہانی میں اب آگے کیا ہونا تھا کیا ادا اور سفا اپنے اپنے بچوں کے

ساتھ بلکل صحیح سلامت اپنے اپنے شوہروں کے پاس واپس لوٹ آئیں گی یا ان میں سے کسی کو اپنی زندگی کی ایک بھاری قیمت چکانی تھی یہ تو اب آگے جا کر ہی پتہ چلنے والا تھا

ادا کو جب ہوش آیا تو خود کو ایک کمرے میں دیکھ کر ادا پریشان ہوئی پھر اس نے اپنی سیدھی سائیڈ پر دیکھا جہاں سفا ہوش و حواس سے بیگانہ پڑی تھی

ادا فوراً سے سفا کے پاس آئی اور پھر اس نے سفا کو ہلانا شروع کیا

سفا اٹھو سفا اٹھو پلیز تم ٹھیک ہو؟

ادا کے ہلانے اور بولنے پر سفا کو بھی ہوش آنا شروع ہوا پھر وہ اپنے بھاری اور دھکتے سر کو پکڑتی ادا کی مدد سے بیٹھی

بھابھی میرا سر بہت دکھ رہا ہے

مجھے تو بھوک بھی لگی ہے اور چکر بھی آ رہے ہیں اب ہم کیا کریں سفا

سفا کی بات سنتے ادا پریشانی سے بولی تو سفا نے ادا کو دیکھا

بھابھی ہم لوگ کہاں ہے اور وہ لوگ ہمیں کیوں اغواء کر کے لائے ہیں

سفا دیکھو تم ڈرنا مت مگر میں نے ٹی وی میں دیکھا ہے یہ لوگ گندے ہوتے

ہیں اور لڑکیوں کے ساتھ گندی گندی حرکتیں کرتے ہیں اب ہم کیا کریں مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا اوپر سے ہم دونوں ہی پریگننٹ ہیں مگر یاد رکھنا ہم بلکل ان لوگوں سے نہیں ڈریں گے ڈٹ کر سامنا کریں گے ان کا اور اپنی اپنی عزت کے ساتھ ساتھ اپنے اپنے بچے کو بھی بچا لیں گے بس یاد رکھنا ہم جو کریں گے ایک ساتھ کریں گے اوکے

اوکے

سفا کے سوال پر ادا نے تفصیلی جواب دیتے فیصلہ لیا اور سفا کو پوچھا تو سفا نے بھی ہاں میں سر ہلاتے ہامی بھری تبھی کوئی کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آیا اندر آنے والے شخص کو دیکھ کر ادا اور سفا نے سکون کا سانس لیا اور پھر فوراً کھڑی ہوئیں

شکر ہے عالیان بھائی آپ آگئے ہمیں تو بہت ڈر لگ رہا تھا

بہرام اور زار بھائی کہاں ہیں؟

سفا کی بات سنتے ارین ہلکہ سا مسکرایا تبھی ادا نے فوراً سوال کیا تو ارین کے چہرے پر کھلی مسکراہٹ سمٹی

پہلی بات میں عالیان نہیں ارین ہوں دوسری بات بہرام اور زرخان اب

کبھی بھی تم دونوں کو ڈھونڈ نہیں سکتے

کیوں اتنے پھوہڑ بھی نہیں ہمارے شوہر؟

ارین کی پہلی بات سنتے سفا نے منہ گول کیا جبکہ دوسری بات سنتے ادا غصے سے بولی تو ارین ایک بار پھر مسکرایا

ریلیکس بیوٹی تم دونوں میرے ساتھ ہو اس بات کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے وہ لوگ

تو کیا آپ نے ہم دونوں کو اغواء کروایا ہے؟

ارین کی بات سنتے سفا پریشانی سے بولی تو ارین نے ہاں میں سر ہلایا

کیوں آپ کو نہیں پتہ تھا مجھے نتھیاگلی بھوربن اور پٹریاٹا گھومنا تھا

اس سے پہلے کہ ارین کچھ بولتا ادا تقریباً چلائی تو ارین نے اسے مسکراتے دیکھا اور پھر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا

فکر مت کرو میں تمہیں دوبارہ سیر کروا دونگا بیوٹی اور تمہیں تو اغواء کرنے کا ارادہ بھی نہیں تھا وہ تو تم نے شور زیادہ مچایا تو میرے آدمی تمہیں بھی ساتھ میں اٹھا لائے اور اب تو تم جانتی بھی ہو کہ میں نے تم دونوں کو اغواء کیا ہے اس لیے تمہیں اپنی آخری سانس تک یہیں میرے پاس رہنا ہو گا اور

ہاں فکر مت کرنا تمہارا یہاں پر پورے طریقے سے خیال رکھا جائے گا تاکہ تم ایک تندرست بے بی پیدا کرو اور ایسا اس لیے کیونکہ یہ وہ واحد چیز ہے جو تمہارے پاس زرخان کی نشانی کے طور پر ہے

ارین پہلی بات ادا سے بولا تو ادا نے منہ بنایا جبکہ دوسری بات سفا سے بولا تو سفا کو رونا آنے لگا وہ تو زرخان کے بغیر ایک پل گزارنے کا بھی نہیں سوچ سکتی تھی جبکہ یہاں ارین پوری زندگی گزارنے کی بات کر رہا تھا سفا کو سر جھکاتے اور ارین کی بات سنتے ادا پریشانی سے آگے بڑھی

اور میرا میں بھی تو پریگننٹ ہوں میرا خیال نہیں رکھا جائے گا اور۔۔

نہیں بیوٹی میں ایک لیڈی ڈاکٹر سے بات کر چکا ہوں میں تمہارا ابورشن کروا دونگا اور پھر ہم دونوں شادی کرلیں گے میں تم سے بے حد پیار کرتا ہوں اور میں تمہارے ساتھ کسی اور کو برداشت بھی نہیں کر سکتا

ابھی ادا بول ہی رہی تھی کہ ارین اس کی بات کاٹتا بولا جبکہ ارین کی بات سنتے ادا کو اپنے پیروں تلے زمین کھسکتی محسوس ہوئی اس سے پہلے کہ ادا کچھ بولتی ارین کا ایک گارڈ کمرے میں داخل ہوا اور سر جھکاتے کھڑا ہوا

سر گاڑی تیار ہے

ٹھیک ہے دس منٹ کے بعد ان دونوں کو لے کر باہر آ جانا

ارین اپنے گارڈ کی بات سنتے بولا تو گارڈ نے ہاں میں سر ہلایا جس پر ارین فوراً کمرے سے نکل گیا تو اس کے پیچھے پیچھے اس کا گارڈ بھی باہر نکلا

بھابھی اب کیا ہو گا

ہونا کیا ہے ارین شاہ مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے اور میرے بچے کو مارنا چاہتا ہے نہ اب میں اسے بتاؤنگی کہ ایک ماں اپنے بچے کے لیے کیا کر سکتی ہے اس نے مجھ سے میرا بیٹا چھیننے کی بات کی ہے نہ میں اس ڈے اس کی سانسیں چھین لونگی

سفا کے سوال پر ادا غصے سے بولی تو سفا خاموش ہو گئی وہاں اس وقت کھڑے ادا ایک بار پھر سے جھلی اور معصوم سی ادا فاروقی سے ایک میچیور اور انتہاء کی شارپ مائینڈڈ عورت ادا بہرام خانزادہ بن گئی تھی جو کسی سے نہیں ڈرتی اور جس نے اپنی عزت بچانے کی خاطر دو دو خون کیے تھے وہ عورت اب بہت جلد ماں کے درجے پر بھی فائز ہونے جا رہی تھی اتنی آسانی سے کیسے اپنے بچے کو جانے دیتی جس کا خیال اس کا بہرام اپنی جان سے بھی بڑھ کر رکھتا تھا

یاد رکھنا سفا میں جو بھی کروں یا کہوں اس میں تم نے ہامی بھرنی ہے لازمی

جی بھابھی آپ فکر نہ کریں

ادا کی بات سنتے سفا فوراً بولی تبھی ارین کا گارڈ اندر آیا

سر آپ دونوں کو باہر بلا رہے ہیں

گارڈ کی بات سنتے ادا اور سفا فوراً کمرے سے باہر نکلی اور گارڈ کے پیچھے پیچھے

گاڑی تک پہنچی جہاں ارین آنکھوں پر گوگلز لگائے اپنے موبائل میں مصروف

کھڑا تھا ادا جیسے ہی باہر آئی اس کے فیس ایکسپریشن ایک بار پھر وہی معصوم

اور بھلی ادا والے ہو چکے تھے ادا اور سفا کو باہر آتا دیکھ کر ارین ہلکہ سا

مسکرایا تو گارڈ نے ادا اور سفا کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا جس پر ادا مسکراتی

گاڑی کی اگلی سیٹ پر بیٹھی جبکہ سفا پچھلی سیٹ پر بیٹھی تو ارین نے بھی

مسکراتے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی

ویلکم ٹو پیرس گرلز

ارین کی گاڑی جیسے ہی پیرس کی مین سڑک پر آئی تو ارین فوراً بولا جس پر ادا

اور سفا نے کوئی ریاکشن نہ دیا

مجھے بہت بھوک لگی ہے ہم دونوں نے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا اور آپ کے

غنڈے ہمیں یہاں اٹھا لائے

اپنی بگڑتی طبیعت کا احساس کرتے ادا غصے سے بولی تو ارین نے ادا کو دیکھا

اچھا ریلیکس میں کچھ کھلا دیتا ہوں

ارین ادا کو دیکھتا بولا اور پھر اس نے قریبی ایک ریسٹورنٹ میں گاڑی روکی

چلیں

چلیں کہاں پیک کروا کر لائیں ہم دونوں کا حلیہ دیکھا ہے آپ نے جو بھی

دیکھے گا یہی سمجھے گا ہم دونوں آپ کی نوکرانیاں ہیں آپ ہمیں اسی لیے یہاں

لائے ہیں حد ہوتی ہے لاپرواہی کی

ارین کی بات سنتے ادا غصے سے بولی تو ارین نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے

اچھا اچھا میں پیک کروا کر لاتا ہوں غصہ کیوں کر رہی ہو

ارین کی بات سنتے ادا نے غصے سے منہ موڑا تو ارین کو غصہ آیا

بیوٹی مجھ سے منہ مت موڑا کرو مجھے اچھا نہیں لگتا

آپ کو کیا اچھا لگتا ہے کیا نہیں میں نے اس بات کا ٹھیکا نہیں لیا ہوا مجھے

بھوک لگ رہی ہے جلدی جائیں

ارین کی بات سنتے ادا تقریباً چلائی تو ارین نے ایک گہرا سانس لیا اور پھر اپنے

گارڈ کو آرڈر بتانے لگا

خود لے کر آئیں میں اس کے ہاتھ کا لایا ہوا نہیں کھاؤنگی

اب میں اتنا بڑا آدمی ریسٹورنٹ میں جا کر آرڈر کرتا اچھا لگوں گا

ہاں تو اب شادی کرنی ہے تو نخرے بھی اٹھاؤ میرے

ادا کی بات سنتے ارین حیرانگی سے بولا تو ادا نے فوراً جواب دیا جس پر ارین

خاموشی سے گاڑی سے اتر کر اندر چلا گیا

بھابھی ہم دونوں کی دوائیاں بھی وہیں رہ گئیں ہیں اب کیا کریں

فکر نہ کرو میں کرتی ہوں کچھ

سفا کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو سفا نے ہاں میں سر ہلایا تبھی ارین واپس آتا

گاڑی میں بیٹھا جبکہ اس کے گارڈ نے کھانا گاڑی کی پچھلی سیٹ پر سفا کے

پاس رکھا تو ارین نے گاڑی اپنے گھر کی راہ پر ڈالی

وہ ہمیں کچھ دوائیاں لینی ہیں

سفا تم اپنی دوائیاں بتا دو میں لے دیتا ہوں

مجھے بھی لینی ہیں

ادا کی بات سنتے ارین فوراً بولا تو سفا نے ہاں میں سر ہلایا جبکہ ادا نے پریشانی

سے جواب دیا

کیوں میں نے بتایا نہ۔۔

میں اور بہرام یہ بےبی ویسے بھی نہیں لینے والے تھے کیونکہ ہمیں ابھی بےبی چاہئیے ہی نہیں تھا یہ بےبی پیدا ہونے کے بعد ہم سفا کی بہن نشہ کو دے دیتے ہم نے سب بندوبست کر رکھا تھا تو میں یہ بےبی سفا کو دے دونگی وہ نشہ کی امانت سنبھال لے گی میری زبان تو خراب نہیں ہو گی نہ

ہاں مگر جب نشہ ہے ہی نہیں تو دینا کیوں؟

کیا تم چاہتے ہو کہ سفا مجھے جھوٹا سمجھے بھلے ہم میں پیار بہت ہے مگر ہیں تو ہم دیورانی جٹھانی نہ وہ کیا سوچے گی کہ میں وعدہ کر کے مکر گئی کیا یہی بس آپ کا پیار مجھے جھوٹا ثابت کرنا ہے؟

ارین کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو ارین نے کچھ کہنا چاہا جب ادا اس کی بات کاٹتی آنکھوں میں جھوٹے آنسو لاتی بولی تو ارین نے ادا کو دیکھتے ایک گہرا سانس لیا اور پھر حقیقت ہے عشق اچھے اچھوں کو پاگل کرتا ہے اور یہاں اس وقت دنیا کی نمبر ون کار شو روم کا مالک اپنے عشق کے آگے پاگل ہوتا باآسانی بیوقوف بن گیا اور خاموش ہو گیا ارین کے خاموش ہونے پر ادا اور

سفا دونوں نے اپنی اپنی دوائیاں فوراً بتائیں تو ارین نے خاموشی سے ان دونوں کی دوائیاں لی اور پھر وہ لوگ سیدھا ارین کے گھر آ گئے

بہت اچھا گھر ہے ارین آپ کا آپ یہاں اکیلے رہتے ہیں؟

نہیں موم اور ڈیڈ ساتھ رہتے ہیں آج کل موم پاکستان گئی ہوئی ہیں اور ڈیڈ اپنے بزنس کے سلسلے میں کینیڈا گئے ہوئے ہیں دو تین مہینے کے لیے

ادا کی بات سنتے ارین فوراً بولا تو ادا اور سفا ہلکہ سا مسکرائی تبھی ایک ادھیڑ عمر کی عورت ان کے پاس آئی

یہ چندہ ہے میری میڈ یہ آپ دونوں کو آپ لوگوں کے رومز دیکھائیں گی اور آپ کو کچھ بھی چاہئیے ہو تو چندہ کو بتا دینا فلحال آپ دونوں کپڑے بدل آئیں پھر ہم ساتھ میں کھانا کھاتے ہیں

ارین کی بات سنتے ادا اور سفا نے ہاں میں سر ہلایا تو ارین وہاں سے چلا گیا جبکہ چندہ ان دونوں کو ان کے کمروں تک لے گئی کپڑے بدل کر ٹھیک دس منٹ بعد ادا اور سفا لاؤنج میں آئیں تو چندہ ان دونوں کو اپنے ساتھ لیتی ڈائننگ ہال میں آئی جہاں ارین پہلے سے ہی ان کا ویٹ کر رہا تھا ادا اور سفا کو آتا دیکھ کر ارین ہلکہ سا مسکرایا تو ادا اور سفا ٹیبل پر بیٹھیں اور پھر انہوں

نے کھانا شروع کیا

یہ بہت ٹیسٹی ہے رائٹ بھابھی

یمی یمی ان مائے ٹمی

سفا کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو ارین نے مسکراتے ٹشو سے ادا کا منہ صاف کرنا چاہا جس پر ادا نے فوراً اس کے ہاتھ سے ٹشو پکڑا

جب تک ہم دونوں کی شادی نہیں ہو جاتی تب تک مجھ سے دور رہنا ہے یہ اچھی بات نہیں ہوتی

کیا اچھی بات نہیں ہوتی؟

شادی سے پہلے ایک دوسرے کے پاس آنا

ادا کی بات سنتے ارین نے پریشانی سے سوال کیا تو ادا فوراً بولی جس پر ارین نے ہاں میں سر ہلایا کھانا کھانے کے بعد ادا اور سفا دونوں نے اپنی اپنی دوائی لی اور پھر سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں سونے چلے گئے کمرے میں آتے ہی ادا کو کچھ اکیلا پن سا فیل ہوا تو وہ اپنی چادر اور پلو اٹھاتی ساتھ والے کمرے میں سفا کے پاس آئی اس نے سفا کے کمرے کا دروازہ ابھی ناک بھی نہیں کیا تھا کہ سفا نے دروازہ کھولا دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ میں

پلو اور چادر دیکھتے مسکرائیں اور پھر دونوں ہی سفا کے کمرے میں بیڈ پر آ کر بیٹھیں اور ایک دوسرے کو دیکھا

میں تو دعا کر رہی ہوں بھابھی زار اور بہرام بھائی ہم دونوں کو جلدی سے ڈھونڈ لیں بس

ہاں میں بھی یہی دعا کر رہی ہوں سفا اب سو جاؤ انشاءاللہ اللہ ہمارے حق میں بہتر کرے گا اور جلد ہم دونوں کو یہاں سے آزاد کرے گا

سفا کی بات سنتے ادا بھی فوراً بولی اور پھر وہ دونوں ہی لیٹتی جلد سو گئیں

تقریباً رات کے تین بجے ادا کی آنکھ کھلی اسے بہت پیاس لگ رہی تھی گلہ شدید سوکھ رہا تھا اس نے ہاتھ بڑھاتے لائیٹس آن کی اور پھر کمرے میں ادھر اُدھر پانی کے لیے نظریں گھمائیں پانی نہ ملنے پر ادا جیسے ہی بیڈ سے نیچے اتری تو سفا کی آنکھ کھل گئ

کیا ہوا بھابھی کہاں جا رہی ہیں

کچھ نہیں سفا پیاس لگی ہے پانی لینے جا رہی ہوں

پانی تو مجھے بھی پینا ہے میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں

سفا کے سوال پر ادا فوراً بولی تو سفا نے بھی جواب دیا پھر وہ دونوں اٹھتی

احتیاط سے نیچے لاؤنج میں آئیں جہاں ارین کے گارڈز گھوم رہے تھے ارین کے گارڈز ادا اور سفا کو دیکھتے فوراً ان کے پاس آئے

میم آپ کو کچھ چاہئیے

جی گارڈ انکل پانی چاہئیے تھا

گارڈ کی بات سنتے ادا معصوم سی شکل بناتے بولی تو گارڈ نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر ان کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تو ادا اور سفا صوفے پر بیٹھیں پھر اس گارڈ نے دو گلاس اور پانی کا ایک جگ نا کے آگے رکھا تو ادا اور سفا نے پانی پیا پھر ادا فوراً کھڑی ہوئی

گارڈ انکل ارین کا روم کونسا ہے مجھے ان سے بات کرنی ہے

رات میں سر کو کوئی بھی ڈسٹرب نہیں کرتا

ٹھیک ہے پھر میں شور مچاتی ہوں اور وہ آ جائے گا پھر میں اسے کہوں گی کہ تم نے مجھے تنگ کیا ہے پھر وہ تمہاری ہڈیاں توڑ دے گا میں تم لوگوں کی ہونے والی مالکن ہوں میری بات مانو بتاؤ مجھے کہاں ہے ارین کا کمرا مجھے ان کی یاد آ رہی ہے

ادا کی بات سنتے گارڈ فوراً بولا تو ادا نے اسے ڈراتے رونے والی شکل بنائی

اور پھر فوراً بولی تو گارڈ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے ارین کا کمرا بتایا جس پر ادا مسکراتی سفا کو لیتی ارین کے کمرے کی طرف بڑھی

بھابھی ہم اتنی رات کو اس کے کمرے میں کیوں جا رہے ہیں

ہماری نیندیں حرام کر کے خود چین سے سو رہا ہے اب میں دیکھتی ہوں کیسے سوئے گا آج کے بعد ارین شاہ کو راتوں میں سکون نہیں ملے گا

سفا کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو سفا نے ہنسی دبائی پھر ادا نے ارین کے کمرے کا دروازہ نوک کیا جسے اگلے دو منٹ میں ہی ارین نے کھول دیا اپنے سامنے ادا اور سفا کو دیکھتے ارین نے نیند سے بھری آنکھیں مسلیں

کیا ہوا بیوٹی سب خیریت؟

نہیں مجھے بھوک لگی ہے میرا میٹھا کھانے کا دل کر رہا ہے

اور میرا کچھ کھٹا کھانے کا دل کر رہا ہے

ارین کی بات سنتے ادا نے معصوم شکل بناتے جواب دیا تو سفا نے بھی معصومیت کے ریکارڈ توڑتے فرمائش رکھی ان دونوں کی فرمائشیں سن کر ارین خوش ہو گیا آخر اس کی بیوٹی اس کے پیار کع سمجھ گئی تھی تبھی تو اتنی رات کو اس کے کمرے کے دروازے پر کھڑی اس سے فرمائش کر رہی

تھی ان دونوں کی بات سنتے ارین نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر ان کے ساتھ باہر لاؤنج میں آیا اور اپنے گارڈز کو بھیج کر اس نے ادا کے لیے کیک اور میکرونز منگوائے جبکہ سفا کے لیے میکرونی منگوائی جسے ان دونوں نے بہت شوق سے کھایا

اور کچھ کھانا ہے تو بولو

نہیں میں تو فل ہو گئی

میں فل تو نہیں ہوئی مگر کھانا بھی کچھ اور نہیں ہے گڈ نائٹ

ارین کی بات سنتے سفا فوراً بولی تو ادا نے بھی جواب دیا پھر وہ دونوں اٹھتی اپنے کمرے میں چلی گئیں جبکہ ارین مسکراتا اپنے کمرے میں آگیا اگلے دن صبح ادا اور سفا جب ناشتے کی ٹیبل پر آئیں تو ارین کو نہ دیکھتے ادا نے منہ بنایا

کیا ہوا بھابھی منہ کیوں بنایا؟

مجھے رات والے میکرونز کھانے تھے ذ تنے ٹیسٹی تھی یم

ادا کو منہ بناتے دیکھ کر سفا فوراً بولی تو سفا کی بات سنتے ادا نے جواب دیا اور پھر دونوں نے ناشتہ کیا اس کے بعد دونوں لاؤنج میں آئیں تو انہیں وہاں پر لگا فون نظر آیا فون کو دیکھتے ہی دونوں کے ذہن میں بس ایک ہی بات آئی

کہ وہ بہرام یا زرخان میں سے کسی کو فون کر کے بتا دیں کہ وہ دونوں ارین کے قبضے میں ہیں یہ سوچتے ہی سفا فوراً فون کی طرف بڑھی جبکہ ادا ادھر اُدھر دیکھنے لگی تاکہ کسی کے دیکھنے سے پہلے ہی سفا فون بند کر دے ابھی سفا نے فون اٹھایا ہی تھا کہ ارین مسکراتا گھر کے میزنین فلور پر آکر کھڑا ہوا

کوئی فائدہ نہیں سفا اس فون سے پاکستان فون نہیں جاتا ہے یہ ایک انٹرکام ہے اس سے تم صرف کیچن میں چندہ کو یا باہر کھڑے گارڈز کو کال کر سکتی ہو

ارین کی آواز سنتے سفا نے ایک جھٹکے سے فون واپس رکھا جبکہ ادا اور سفا دونوں ہی ارین کو دیکھ کر حیران ہوئیں

اس گھر میں چاروں طرف کیمرے لگے ہوئے ہیں جس کا مطلب ہے میں تم دونوں پر 24/7 نظر رکھے ہوئے ہوں

ارین سیڑھیوں سے نیچے آتا بولا تو ادا اور سفا مزید پریشان ہوئیں ارین نے ان دونوں کے یہاں سے نکلنے کے سب راستے مکمل طور پر بند کر دیے تھے وہ گھر سے باہر ارین کے بغیر نہیں جا سکتی تھیں اور گھر کے اندر ہر جگہ کیمرے تھے اور غضب یہ کہ وہ کسی کو فون بھی نہیں کر سکتی تھیں کیونکہ ارین نے موبائل جیمبر لگا کر گھر میں آنے والے فون کے سگنلز بند کیے ہوئے تھے ایک واحد

راستہ جو ان دونوں کو یہاں سے بچنے کا ملا تھا وہ لاؤنج میں پڑا فون تھا اور وہ دونوں بیچاریاں یہ بھی نہیں جانتی تھیں کہ وہ کوئی فون نہیں بلکہ انٹرکام ہے

ارین غصے سے آتا سفا کے سامنے کھڑا ہوا تو سفا کی سانس خشک ہوئی تبھی ادا بیچ میں آگئی

اسے کچھ مت کہنا تمہیں میری قسم

ادا کی بات سنتے ارین نے پاس پڑا واس غصے سے دیوار میں دے مارا اور پھر تن فن کرتا وہاں سے چلا گیا جبکہ سفا اور اد دونوں پریشانی سے صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھیں اس کے بعد پورا دن ان دونوں کا ارین سے سامنا نہیں ہوا وہ دونوں جب رات کے کھانے کے لیے ڈائننگ ہال میں آئیں تو ارین کو پہلے سے ہی ٹیبل پر بیٹھے دیکھ کر پریشان ہوئیں مگر پھر خاموشی سے آ کر ٹیبل پر بیٹھی اور پھر کھانا شروع کیا

ارین تم غصہ ہو مجھ سے

نہیں

ارین کو خاموشی سے کھانا کھاتے دیکھ کر ادا نے فوراً سوال کیا تو ارین نے یک لفظی جواب دیا جس پر ادا نے سفا کو دیکھا تو سفا نے کندھے اچکائے

سفا کو معاف کر دو وہ دوبارہ ایسا کبھی نہیں کرے گی

میں نے جب واس توڑا تھا تبھی معاف کر دیا مگر اگلی بار آپ کی قسم دینے پر بھی معاف نہیں کرونگا زندہ زمین میں گاڑ دونگا

ادا کی بات سنتے ارین غصے سے بولا تو سفا اور ادا نے خاموشی سے کھانا ختم کیا اور پھر اٹھ کر اپنے کمرے میں سونے چلی گئیں ارین جانتا تھا کہ سفا اور ادا ایک ہی کمرے میں سوتی ہیں کیونکہ ان دونوں کو ہی اکیلے ڈر لگتا ہے اور کمروں میں پرائویسی کو مد نظر رکھتے کیمرے موجود نہیں تھے اس لیے سفا اور ادا اپنے کمرے میں باآسانی ہر بات کر لیتی تھیں چندہ سے بھی کئ دفعہ مدد مانگنے پر اس نے ان دونوں کو بتایا تھا کہ ارین نے کہا ہے اگر کوئی بھی ان دونوں کو یہاں سے آزاد کروائے گا تو وہ اس کی فیملی کو ختم کر دے گا اور ارین سے ڈرتے کوئی بھی ان کی مدد نہیں کرے گا سوائے اللہ تعالیٰ کے چندہ کی بات سنتے سفا اور ادا خاموش ہو گئیں تھیں آج بھی روز کی طرح اپنے کمرے میں آتے ادا اور سفا اللہ سے یہ دعا کرتے کہ ان کے شوہروں کو ان تک جلد پہنچا دے ایک امید کے ساتھ آرام سکون سے سو گئیں تھیں

پرائم اردو ناولز میں خوش آمدید۔

پرائم اردو ناولز میں بحیثیت لکھاری شمولیت اختیار کریں اور اپنی تحریروں، ناولز، افسانوں کا پی ڈی ایف لنک حاصل کریں۔اور دنیا بھر میں ہماری ویب سائیٹ کے لاکھوں قارئین تک اپنی تحریر ایک کلک میں پہنچائیں۔

اگر آپ اپنی تحریروں کو کتابی شکل میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو خصوصی ڈسکاؤنٹ پر آپ کی مرضی کی تعداد میں کتابیں بنا کر دیں گے۔

ہمارے گروپ میں اپنی تحریر اپنے پیج لنک کے ساتھ پوسٹ کریں اور اپنے پیج کی پروموشن کے لئے اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

اپنے پیج پر ہماری ویب سائیٹ کا پی ڈی ایف لنک شیئر کر ک اپنے ریڈرز کو پی ڈی ایف سے آف لائن ناولز پڑھنے کی سہولت فراہم کریں۔

اپنے ناولز کو ویبسائیٹ کے ساتھ ساتھ دیگر سٹریمنگ پلیٹ فارمز جیسے یو ٹیوب پر بھی پڑھنے کی سہولت فراہم کریں اپنے ریڈرز کو۔

اپنی تحریروں کے لئے دیدہ زیب اور دلکش ٹائٹل اور پروموشنل پوسٹ بنوانے کے لئے ہمارے گرافک ڈیزائنر کی خدمات مفت حاصل کریں۔

اگر آپ کو اپنی تحریروں کو لکھنے میں راہنمائی کی ضرورت ہو تو ہماری ٹیم میں موجود سینئر لکھاری آپ کو مکمل راہنمائی فراہم کریں گے۔

تو پھر دیر کس بات کی، ابھی ہمارے گروپ کو جوائن کریں اور اپنی تحریر پوسٹ کریں اور ہماری ٹیم کا حصہ بن جائیں۔کیوں کہ ہم اپنے سب لکھاریوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔مزید معلومات کے لئے ہمیں میسنجر پر انبکس کریں یا واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔

....

آج جب بہرام اپنے کمرے میں آیا تو سامنے لگی ادا کی تصویر دیکھتے اس کے پاس آیا اور پھر ادا کی تصویر پر ہاتھ پھیرا تو اس کی آنکھ سے ایک موتی ٹوٹ کر گرا جسے اس نے فوراً صاف کیا تبھی زرخان بہرام کے کمرے میں داخل ہوا تو بہرام کو ادا کی تصویر کے سامنے کھڑا دیکھ کر اس نے بہرام کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے حوصلہ دیا اور پھر خود جا کر صوفے پر بیٹھا تو بہرام بھی اس کی پاس آکر بیٹھا

بھائی آج پورے تین سال ہو گئے ہیں ہماری بیویوں کو اغواء ہوئے پتہ نہیں وہ کس حال میں ٹھیک ہیں یا نہیں ہمارے بچے ٹھیک ہیں یا نہیں کچھ نہیں جانتے ہم ہماری پاور اور کانٹیکٹس سب بے کار ہیں کچھ بھی کر سکے ہم تین سال سے

فکر مت کرو زرخان اللہ پر بھروسہ رکھو ہم دونوں نے اپنی اپنی بیویاں اور بچے اللہ کے پاس اسی دن امانت رکھوا دیے تھے جس دن وہ لوگ اغواء ہوئے تھے وہ اللہ کبھی اپنی امانت میں خیانت نہیں کرتا دیکھنا وہ لوگ ایک دن ہمارے پاس صحیح سلامت واپس آ جائیں گے

انشاءاللہ

انشاءاللہ

زرخان کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو زرخان بھی فوراً بولا تبھی کمرے

کی چوغاٹ سے آئزہ نے سر نکالا تو بہرام کی اس پر نظر پڑی

کوئی ہماری باتیں چھپ چھپ کر سن رہا ہے

چھپکلیاں ایسے ہی دیوار سے چپک کر لوگوں کی باتیں سنتی ہیں

جار ماموں میں تھپتلی نی اوں (زار ماموں میں چھپکلی نہیں ہوں)

بہرام کی بات سنتے زرخان ہنستے بولا تو آئزہ کمرے میں داخل ہوتی چلائی

اور پھر بھاگ کر بہرام کی گود میں بیٹھی تو زرخان ہنسنے لگا

تمہاری چمبکیا ماں کہاں ہے؟

تمبکیا نیتے اے (چمبکیا نیچے ہے)

بابا بھی ساتھ آئے ہیں؟

زرخان کے سوال پر آئزہ نے فوراً جواب دیا تو بہرام نے سوال کیا

جس پر زرخان اور بہرام دونوں اٹھتے نیچے چلے گئے سنان اور تالیہ کی

ایک بیٹی تھی جس کا نام آئزہ سنان ملک تھا جبکہ سہیل اور مرجان کا

ایک بیٹا تھا جس کا نام روحیل آفریدی تھا آئزہ اپنی ماں کی کاربن کاپی تھی وہ ایک مکمل حسن کا پیکر تھی تالیہ کی طرح اس کے بال بھی سنہرے تھے اور آنکھیں بھی تالیہ کی طرح ڈارک گرے تھیں وہ اپنے دونوں ماموں (بہرام اور زرخان) کی جان تھی بہرام اسے پری کہتا تھا جبکہ زرخان اسے تنگ کرنے کے لیے ہمیشہ چھپکلی کہتا تھا جس سے وہ ہمیشہ چڑتی تھی بہرام اس کا فیورٹ ماموں تھا جبکہ باتیں وہ ساری زرخان کی مانتی تھی زرخان کے کہنے پر ہی وہ تالیہ کو مما نہیں چمبکیا کہتی تھی جبکہ سنان کو بابا جان کہتی تھی اور جب کبھی تالیہ پاس نہ ہوتی تو وہ سنان کو جان کا ٹوٹا کہتی تھی آئزہ تالیہ کی نسبت سنان سے زیادہ اٹیچ تھی روحیل آفریدی اپنی ماں اور باپ کا مکسچر تھا اس کے گہرے کالے بال اسے سہیل سے ملاتے تھے جبکہ اس کی ہیزل گرے آنکھیں اسے اس کی ماں سے ملاتی تھیں وہ اپنی ماں کا لاڈلا تھا اور اپنی ماں سے چڑ کر اپنے باپ سے روٹھ جانا روحیل آفریدی کو بہت اچھے سے آتا تھا وہ مرجان پر جان چھڑکتا تھا اور صرف ڈھائی سال کی عمر میں اس کا کہنا تھا کہ اس کا باپ نکما انسان ہے روحیل کی پرسنیلٹی بہرام کو بہت پسند تھی

کیونکہ وہ بہرام کا سٹائل کاپی کرتا تھا بہرام اس کا آئیڈیل تھا جبکہ آئزہ کی
طرح زرخان کی ہر بات ماننا روحیل پر بھی فرض تھا زرخان کے کہنے پر
وہ سہیل کو چڑھانے کے لیے مرجان کو مما کی بجائے جان کہتا تھا جبکہ
سہیل کو نکما کہتا تھا مرجان اور سہیل کے گھر ایک اور خوشی کی آمد تھی
اور اس بار سہیل کو بیٹی چاہئیے تھی مروا اور عادل کی بھی شادی ہو گئ
تھی اور ان دونوں کی بھی ایک بیٹی تھی جو اپنی ماں کی طرح سٹائلش
تھی اور صرف دو سال کی عمر میں ہی روحیل آفریدی کی سٹائلش چڑیل
تھی اپنی ادا پھوپھو جیسی اس معصوم مگر سٹائلش چڑیل کا نام مروا
اور عادل نے حوریہ عادل فاروقی رکھا تھا جو روحیل آفریدی سے انتہاء
کی نفرت کرتی تھی زار چاچو کے کہنے پر اپنی مما کو آئٹم اور اپنے باپ کو
رانجھا کہنے والی وہ معصوم شکل میں ایک بہت بڑا فتنہ تھی ہر کوئی اس
کی ضد سے پناہ مانگتا تھا وہ جب جس ضد پر اٹک جاتی اسے پورا کر کے
ہی دم لیتی تھی اسے بچپن سے ہی شادی کا بہت شوق تھا تاکہ وہ بھی
کسی کا دماغ کھا سکے اور حوریہ کے ہر بار اس بات کو دہرانے پر ڈھائی
سالہ روحیل ہمیشہ باہیں پھیلاتا کہتا تھا کہ وہ روحیل کی سٹائلش چڑیل بن

کر اس کا دماغ کھا سکتی ہے اور بیچارہ روحیل اس بات پر کتنی ہی دفعہ حوریہ سے مار کھا چکا تھا مگر ڈھیٹ پٹھان باز پھر بھی نہیں آیا تھا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زوبیا کی طبعیت مزید خراب رہنے لگی تھی مگر زوبیا اور عالیان کا بھی نکاح کر دیا گیا تھا رخصتی ابھی باقی تھی بہرام اور زرخان جیسے ہی آئزہ کو لیتے نیچے آئے تو لاؤنج میں مرجان سہیل روحیل تالیہ سنان عادل مروا حوریہ زوبیا اور عالیان کو دیکھتے مسکرائے اور پھر سب سے ملنے لگے زرمینہ بیگم کی فرمائش پر اور ارین کے بیان پر کی ڈیڈ گھر نہیں ہیں وہ کینیڈا میں ہیں اور وہ خود بھی میکسیکو کسی کام کی وجہ سے موجود ہے گھر پر ربینہ اکیلی کیسے رہے گی اس لیے وہ پاکستان ہی رہے ربینہ ابھی بھی پاکستان میں موجود تھیں جبکہ ارین کی پاور کی وجہ سے آج تک عالیان اس کا مری میں اپنی جگہ ہونا پتہ نہیں کروا پایا تھا سب لوگ بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب ڈھائی سالہ روحیل روتے ہوئے چلایا تو ڈھائی سالہ آئزہ اسے لے کر اندر آئی

دان تریل نے مالا اتھے (جان چڑیل نے مارا اسے)

روحیل کو دیکھتے حوریہ اور آئزہ بھی مرجان کو جان ہی کہتی تھیں آئزہ اندر

آتی فوراً بولی تو مروا نے حوریہ کو گھورا جس پر دو سالہ حوریہ نے اپنی ماں کو ڈبل گھورا وجہ اس کا کسی سے بھی نہ ڈرنا تھا

حور آپ نے روحیل کو کیوں مارا؟

بے تھلکی میلے بال تھراب تر را تا بال بال تھیل تر (یہ ٹھرکی میرے بال خراب کر رہا تھا بار بار چھیر کر)

عادل کے سوال پر حوریہ غصے سے بولی تو سہیل نے گلہ کھنگھارتے اپنی ہنسی دبائی جبکہ ڈھیٹ پٹھان روحیل اپنے باپ کی حرکت سمجھتے اپنا رونا بھولتا فوراً مرجان کی گود میں چڑھا اور مرجان کے گال پر زور سے کس کی تو سہیل نے اسے گھورا جس پر سب نے قہقہ لگایا

میری پری کو کیا ہوا؟

مدھے بی بوئے پھرینڈ تائے دیسا اش ٹڈی تے پاس اے(مجھے بھی بوائے فرینڈ چاہئیے جیسا اس ضدی کے پاس ہے)

جس دن تم چھپکلیوں کی طرح باتیں سننا بند کر دوگی میری اس دن تمہیں بھی مل جائے گا بوائے فرینڈ

بہرام کے سوال پر اپنے دونوں ہاتھ تھوڑی کے نیچے رکھے کھڑی آئزہ

معصومیت کے ریکارڈ توڑتی بولی تو تالیہ نے اپنا سر پکڑا جبکہ باقی سب نے قہقہ لگایا تو زرخان نے فوراً جواب دیا جس پر آئزہ نے اسے گھورا

مدے نی تایے جے تھلکی تم رتھ لو(مجھے نہیں چاہئیے یہ ٹھرکی تم رکھ لو)

حوریہ کی بات سنتے روحیل نے فوراً حوریہ اور آئزہ کو دیکھا جبکہ آئزہ نے بھی ایک نظر روحیل کو دیکھتے نفی میں سر ہلایا

واہ میرے بیٹے ایک وقت میں دونوں سے ریجکٹ ماشاءاللہ

نتمے تا بیتا اوں اتھ لیے توئی پتھند نی ترتی جان مدھے توئی اول بابا دیتھاؤ

(نکمے کا بیٹا ہوں اس لیے کوئی پسند نہیں کرتی جان مجھے کوئی اور بابا دکھاؤ)

سہیل کی بات سنتے روحیل فوراً بولا تو سب نے قہقہ لگایا وہ اس دنیا کا پہلا بیٹا تھا جو اپنی ماں کو کہہ رہا تھا کہ اسے باپ کی کوئی اور ورائٹی دیکھاؤ

روحیل کی بات سنتے سب نے قہقہ لگایا تو زرمینہ بیگم نے ٹائم دیکھا

ہاں جی پتہ چل گیا ہے سونے کا ٹائم ہے جا رہا ہوں

زرمینہ بیگم کی حرکت دیکھتے چار سالہ حنان فوراً بولا تو آٹھ سالہ عائشہ نے قہقہ لگایا پھر وہ دونوں اٹھتے اپنے اپنے کمروں میں سونے چلے گئے تو باقی سب بھی رات وہیں رکنے کا ارادہ رکھتے تھے اس لیے آرام کرنے کے

غرض سے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے

بھابھی تین سال ہو گئے ہیں ہم کب تک یہاں رہیں گے مجھے زرخان کے پاس واپس جانا ہے

مجھے تو لگا تھا ہم دونوں کے اتنا تنگ کرنے کے بعد ارین خود ہی ہمیں چھوڑ دے گا مگر نہیں ان تین سالوں میں نہ تو ہم دونوں نے اسے سکون لینے دیا ہے نہ بچوں نے اور ایک وہ ہے ڈھیٹ انسان اتنا تنگ ہونے کے بعد بھی آزاد نہیں کیا اللہ جی آپ کیسا امتحان لے رہے ہیں ہم لوگوں سے اب تو ہمارا صبر بھی ختم ہو رہا ہے میرے مالک ہمارے صبر سے پہلے ہمیں شوہروں تک صحیح سلامت پہنچا دے ہم دونوں کو بھی اور بچوں کو بھی

آج جب سفا اور ادا شاہ ہاؤس کے لاؤنج میں بیٹھیں تو سفا پریشانی سے بولی جس پر ادا نے بھی پریشانی سے جواب دیتے دعا کی تو سفا نے بھی آمین بولا تبھی ارین گھر میں داخل ہوا

بیوٹی۔۔بیوٹی

کیا ہے تمہیں کیوں چلا رہے ہو پاگلوں کی طرح؟

میں تمہارے بیٹے زندہ دفنا دونگا اگر دوبارہ اس نے ایسی کوئی حرکت کی تو
ارین کے چلانے پر ادا غصے سے بولی تو ارین نے بھی غصے سے جواب دیا ادا
نے آج تک ارین سے تمیز سے بات نہیں کی تھی اور ارین نے یہ بات
محسوس کرتے ہوئے بھی اسے نظر انداز کیا تھا ابھی ارین بولا ہی تھا کہ تبھی
وفا اور برزم بھاگتے ہوئے اندر آئے وفا سیدھی جا کر اپنی ماں سفا کو چپکی
جبکہ برزم غصے سے آتا اپنی ماں کے سامنے ارین کی طرف منہ کر کھڑا ہوا
ادا نے اپنے بیٹے کا نام اپنے شوہر بہرام سے ملتا جلتا اور سفا کی فرمائش پر
برزم بہرام خانزادہ رکھا تھا برزم بہرام کا کاربن کاپی تھا اس کے چوکلیٹ
براؤن بال اور ایش گرے آنکھیں اس کے باپ پر تھی جبکہ رنگت میں وہ
اپنی ماں کی طرح دودھ سا گورا تھا بہرام کی طرح غصے کا تیز وہ ارین شاہ کے
گھر میں صرف تین سال کی عمر میں ہی اپنی ماں چچی اور اپنی ملکہ کا محافظ تھا
ارین شاہ کو تگنی کا ناچ نچانا برزم بہرام خانزادہ کو خوب آتا تھا وہ جب سے
اس دنیا کیں آیا تھا تب سے اپنی ملکہ کے ساتھ مل کر ارین شاہ کا جینا حرام
کر رہا تھا اور ارین شاہ کو برابر کے جواب دیتا تھا سفا نے اپنی بیٹی کا نام
زرخان کی پسند کا رکھا تھا جو اس نے اور زرخان نے اس کے اغواء ہونے

سے پہلے سوچا تھا سفا زرخان خانزادہ اپنے باپ زرخان خانزادہ کی کاپی تھی اور
حسن کے معاملے میں وہ آئزہ کو بھی پیچھے چھوڑتی تھی اس کی جھیل سی گہری
آنکھیں اس کے زم کو بہت پسند تھیں اور اس کے گولڈن سلکی بال ہمیشہ
سفا کو زرخان کی یاد دلاتے تھے وہ صرف تین سال کی عمر میں ہی اپنے زم کی
دیوانی تھی اپنی مما اور بڑی مما کی فیورٹ وہ چھوٹی سی ملکہ شرارتوں میں سب
سے آگے تھی برزم کے ساتھ مل کر ارین کو تنگ کرنے کا کوئی موقع وہ اپنے
ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھیں ان دونوں کے مطابق ارین ایک دیو تھا ایک
جن تھا جس نے ان کی ماں کو اغواء کر کے اپنے پاس رکھا تھا اس نے
صرف تین سال کی عمر میں ارین کی گاڑی رولز رائس (جو اس وقت دنیا کی
سب سے مہنگی ترین گاڑی تھی اور اس جیسی اس دنیا میں کوئی دوسری گاڑی
نہیں تھی) کا ریموٹ اپنے بیلون کے ساتھ باندھ کر ہوا میں اڑا دی تھی جس پر
ارین کو دو سو گیارہ کڑوڑ سے بھی زیادہ کا نقصان ہوا تھا چونکہ ارین کی وہ گاڑی
خاص کر ارین کے لیے بنائی گئی تھی اس لیے اس کی ڈپلیکیٹ چابی بنوانا نہ
ممکن تھا برزم نے ادا کے سامنے کھڑے ہوتے سینے پر ہاتھ باندھے اور پھر
ایک آئیبرو اچکائی تو ارین کو غصہ آیا

میری گاڑی کا ریموٹ کہاں ہے؟

کونسی گاڑی وہ گھٹیا والی لال رنگ کی؟

ارین کے سوال پر ادا فوراً بولی تو ارین نے ادا کو حیرانگی سے دیکھا

وہ دو سو گیارہ کروڑ سے بھی زیادہ مہنگی ہے اور تم گھٹیا کہہ رہی ہو اسے

بو تو میں لے بیون تے شات الا دی اب بو سیل تر ری ہو دی اتھمان میں

(وہ تو میں نے بیلون کے ساتھ اڑا دی اب وہ سیر کر رہی ہو گی آسمان میں)

کیا تم نے میری گاڑی کے ریموٹ کے ساتھ کیا کیا میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں

ادا کی بات سنتے ارین ہلکے غصے سے بولا تو وفا نے آگے بڑھتے جوبا دیا جس پر

ارین کو 500 واٹ کا جھٹکا لگا اور پھر وہ تقریباً چلاتا آگے بڑھا تو وفا سفا کی

ٹانگ کے پیچھے چھپ گئی تبھی برزم سفا کے آگے آتا کھڑا ہوا

ہم لے تمیں نی تا تھا اپلا لیموت تہیں بی تھول دو تمالی دلتی اے (ہم نے

تمہیں نہیں کہا تھا اپنا ریموٹ کہیں بھی چھوڑ دو تمہاری غلطی ہے)

بولنا تو سیکھ لے پہلے ٹیڈے

دے میلا شٹائل اے تمیں متلا اے توئی (یہ میرا اسٹائل ہے تمہیں مسئلہ

ہے کوئی)

برزم کی بات سنتے ارین غصے سے بولا تو برزم نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اتنے سٹائل سے کہا کہ ادا تو اپنے بیٹے کے سٹائل پر عش عش کر اٹھی تبھی ارین غصے سے تن فن کرتا وہاں سے چلا گیا تو ادا نے آگے بڑھتے اپنے بیٹے کو گود اٹھاتے اس کے گال چمیں جس پر وفا نے ادا کو دیکھتے رونی صورت بنائی تو ادا نے فوراً اس کے گالوں پر بھی کس کیا جس سے وفا خوش ہوتی اپنی ماں کی گود میں چڑھی تو سفا اسے سلانے کے غرض سے اپنے کمرے میں لے گئی جبکہ پیچھے ادا اپنے بیٹے کو گود میں بیٹھاتے ایک بار پھر اس سے ہمیشہ کی طرح اس سے بہرام کی باتیں کرنے لگی جسے برزم انتہائی غور سے سننے لگا

مورلنگ میلی تولیل (مورنینگ میری چڑیل)

روحیل جو اپنی ڈائننگ ٹیبل پر اپنی بے بی سیٹ میں بیٹھا تھا عادل کی گود میں آتی حوریہ کو دیکھتے بولا جس پر حوریہ نے منہ بنایا تبھی سنان بھی آئزہ کو گود میں اٹھاتا اندر آیا تو حوریہ نے آئزہ کو اپنے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پر سنان نے مسکراتے آئزہ کی بے بی چیئر حوریہ کے قریب کرتے اسے بیٹھایا تو حوریہ نے دونوں ہاتھ اپنی تھوڑی کے نیچے رکھے

تل تم تیا پنو دی(کل تم کیا پہنو گی)

تمبکیا نے فرات لیا تا بو پنو دی اول تم (چمبکیا نے فراک لیا تھا وہ پہنوں گی اور تم)

آئیٹم تے ری فرات پنو اول مدے سترت پنلی تل دیتھوں دی تیا پینلا (آئیٹم کہہ ری فراک پہنو اور مجھے سکرٹ پہننی کل دیکھوں گی کیا پہننا)

حور کے سوال پر آئزہ فوراً بولی تو حور نے بھی جواب دیا جبکہ عادل اور سنان تو اپنی ڈھائی سالہ بیٹیوں کی باتیں سن کر ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے

روحیل یہ کیا کیا سب گرا دیا

تھولی جان(سوری جان)

مرجان کی بات سنتے روحیل منہ بناتا بولا تو مرجان نے مسکراتے اس کے سر پر پیار کیا تو سہیل نے مرجان کو دیکھا اور پھر اٹھتا روحیل کی بے بی چیئر گھسیٹتا اسے آئزہ اور حور کے پاس کرتا واپس آ کر بیٹھا تو زرمینہ بیگم اور دائمہ نے مسکراتے نفی میں سر ہلایا

ایلو (ہیلو)

تل تم تیا پنو دے(کل تم کیا پہنو گے)

دو میلی تلیل بولے دی(جو میری چڑیل بولے گی)

روحیل کا ہیلو سنتے آئزہ فوراً بولی تو روحیل نے حور کو دیکھتے جواب دیا جس پر

حور نے اسے گھورا تو ٹیبل پر سب نے اپنی ہنسی دبائی

سہیل ٹھرک پن میں روحیل بلکل تم پر گیا ہے

میں نے کب ٹھرک پن لگایا

مرجان کے ہلکی آواز میں بولنے پر سہیل جو بریڈ پر جیم لگا رہا تھا فوراً بولا جس

پر مرجان نے مسکراتے اس سے سلائس پکڑا اور اٹھ کر آتے روحیل آئزہ

اور حوریہ کے ہاتھ میں پکڑاتی واپس اپنی جگہ پر بیٹھی

دو میں بولو دی بو پیلو دے؟(جو میں بولوں گی وہ پہنو گے؟)

حور کی بات سنتے سلائس کھاتے روحیل نے ہاں میں سر ہلایا تو حوریہ ہلکہ سا

مسکراتی سنان کو آنکھ مار گئی

تھیت اے تل لیندا پین تر آنا(ٹھیک ہے کل لہنگا پہن کر آنا)

حوریہ کی بات سنتے سب نے حیرانگی سے حور کو دیکھا جبکہ حور نارمل بیٹھی

سلائس کھانے میں مصروف رہی جبکہ روحیل جو سلائس کھا رہا تھا سلائس کو

بھولتا حوریہ کی شکل دیکھنے لگا تو آئزہ نے روحیل کو دیکھتے قہقہ لگایا جس پر

روحیل نے غصے سے آئزہ کو دیکھا

مگر حور وہ لہنگا کیسے پہنے گا وہ لڑکا ہے تم اسے پینٹ شرٹ کہہ دو پہننے کو

تھیت اے پیت سرت پین لینا(ٹھیک ہے پینٹ شرٹ پہن لینا)

سنان کی بات سنتے حور فوراً بوکی تو روحیل کی رکی سانس بہال ہوئی کیونکہ وہ ایک بار پھر سلائس کھانے میں مگن ہو گیا تھا پوری فیملی میں واحد سنان تھا جس کی بات حوریہ ضد کرتے ہوئے بھی مان جایا کرتی تھی اسے سنان اور بہرام کی پرسنیلٹی بہت پسند تھی اور اس کا کہنا تھا کہ وہ بڑے ہو کر سنان سے شادی کرے گی جس پر ہمیشہ تالیہ کا منہ بنتا تھا اسے تو اپنی سگی بیٹی بھی سنان کے قریب قبول نہ تھی تو حوریہ تو دور کی بات ہے سب نے مسکراتے ناشتہ کیا پھر سب مرد حضرات کام پر جانے کے لیے باری باری گھر سے نکلے سب سے پہلے سہیل نکلا جسے حوریہ اور آئزہ نے کس دیتے بائے بولا تو سہیل نے روحیل کی طرف دیکھا

میں نتمے لودوں تو تس نی دیتا(میں نکمے لوگوں کو کس نہیں دیتا)

روحیل کی بات سنتے سہیل ہلکہ سا مسکرایا تو حوریہ نے روحیل کو گھورا جس پر روحیل نے شرافت سے آگے بڑھتے سہیل کو کس دیتے بائے بولا تو سہیل نے

بھی اپنے بیٹے کو پیار کیا اور پھر آفس چلا گیا پھر بہرام باہر نکلا تو ان تینوں نے بہرام کو کس کرتے بائے بو کا جس پر بہرام نے مسکراتے انہیں چوکلیٹس دی تو تینوں بچوں نے شور مچایا پھر بہرام انہیں پیار کرتا آفس چلا گیا پھر سنان باہر آیا تو روحیل نے آگے بڑھتے اسے کس کی اور بائے بولا جس پر سنان نے اسے پیسے دیے تو روحیل خوش ہو گیا پھر آئزہ آگے بڑھی

اللہ حافظ دان کا توتا میلا میتھا لسگلا (اللہ حافظجان کا ٹوٹا میرا میٹھا رسگلا)

اللہ حافظ بابا کی جان کا ٹوٹا اور یہ میٹھا رسگلا نیا لفظ سن لیا ہے

آئزہ کے بائے بولنے پر سنان نے اسے پیار کرتے سوال کیا تو آئزہ نے ہنستے ہاں میں سر ہلایا تو سنان نے اسے بھی پیسے دیے پھر حوریہ کچھ شرماتے آگے بڑھی تو سنان اس کے سامنے زمین پر گھٹنے کے بل بیٹھا جس پر حوریہ نے بھی آگے بڑھتے اسے کس کی تو سنان نے مسکراتے اسے پیار کیا اور پھر اسے پیسے دیت تو حوریہ نے شرمانے کی اوور ایکٹنگ کرتے پیسے پکڑے جبکہ حوریہ کی حرکتیں دیکھتے لاؤنج میں بیٹھے سب لوگ قہقہ لگا کر ہنسے تو سنان اٹھتا آفس چلا گیا پھر وہ تنیوں بھاگ کر اندر آئے

رانجھا دے لو میلے پیتھے تتے ہوئے اب(رانجھا یہ لو میرے پیسے کتنے ہوئے

اب)

فائیو ہنڈریڈ ہو گئے

حور کی بات سنتے عادل مسکراتے بولا تو حور بھی مسکرائی اور پھر بھاگ کر اپنے زرخان چاچو کے پاس بیٹھی آئزہ اور روحیل بھی مرجان اور تالیہ کو اپنے پیسے پکڑاتے زرخان کے پاس بیٹھے تو زرخان نے ان تینوں کو پیار کیا پھر نیند کی وجہ سے روحیل اور حور کی آنکھیں بند ہوتے دیکھ کر مروا اور مرجان انہیں سلامے اندر لے گئیں جبکہ آئزہ چلتی ہوئی زرخان کے ساتھ اس کے کمرے میں آگئی اور پھر اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتی ٹی وی دیکھنے لگی

ماموں

جی ماموں کی جان

آپ مدے جادہ پال ترتے اے دا لویل اول ٹڈی سے(آپ مجھے زیادہ پیار کرتے ہیں یا روحیل اور ضدی سے)

آئزہ کے بلانے پر زرخان نے جواب دیا تو آئزہ نے فوراً سوال داغا جس پر زرخان کچھ خاموش ہوا

میں آپ تینوں سے ہی ذیادہ پیار کرتا ہوں

لیتن ادر ایت تو تنا او تو(لیکن اگر ایک کو چننا ہو تو)

ہمم پھر میں خود کو چنوں گا

زرخان کے جواب پر آئزہ فوراً بولی تو زرخان نے مسکراتے جواب دیا تبھی

آئزہ اٹھ کر سامنے لگی سفا کی تصویر کے پاس آئی

جار ماموں جے تون اے(زار ماموں یہ کون ہے)

یہ آپ کی مامی ہیں سفا

جے تو بوت پاری اے(یہ تو بہت پیاری ہے)

آئزہ کے سوال پر زرخان نے جواب دیا تو آئزہ مسکراتے بولی پھر وہ زرخان

کے کمرے سے چلی گئی تو زرخان بھی اپنا لیپ ٹاپ لیتا اپنے سٹاکس میں

مصروف ہو گیا شام میں جب سب لوگ گھر واپس آئے تو سب نے ایک

ساتھ چائے پی تو ربینہ نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا

میں سوچ رہی تھی کہ میں واپس پیرس چلی جاؤں بہت وقت ہو گیا ہے

مجھے یہاں آئے ہوئے اور عالیان میں کچھ بھی نہیں سننے والی تم میرے

ساتھ چلو گے تاکہ ہم زوبی کی رخصتی کا بھی کچھ سوچیں

جی ما میں چلوں گا آپ کے ساتھ

ربینہ کی بات سنتے عالیان مسکراتے بولا تو باقی سب نے بھی ہامی بھری

اب تو وہ سب بھی چاہتے تھے کہ زوبی کی رخصتی ہو جائے مگر شاید اللہ

کو تو کچھ اور ہی منظور تھا ابھی سب لوگ مسکراتے باتیں کرنے میں

مصروف تھے جب عائشہ بھاگ کر بہرام کے پاس آئی

بھیا حور کو بچاؤ حنان حور کو ڈانٹ رہا ہے

کیوں حور نے ایسا کیا کیا؟

وہ بھاگ کر آرہی تھی کہ مجھے اس کا دھکا لگا اور میں گر گئی اور حنان

صاحب اب حور آئزہ اور روحیل کی کلاس لے رہے ہیں موسٹلی حور کی

کیونکہ اس کا دھکا لگا تھا مجھے

عائشہ کی بات سنتے بہرام نے پریشانی سے سوال کیا تو عائشہ نے فوراً جواب

دیا جس پر بہرام اٹھ کر عائشہ کے ساتھ حنان لوگوں کے پاس آیا جو کھڑا

بچوں کو ڈانٹ رہا تھا

حور تم دیکھ کر نہیں بھاگ سکتی ہو

آپ شاید پر نی تھرے او شکتے او (آپ سائیڈ پر نہیں کھڑے ہو سکتے ہو)

حنان کی بات سنتے حور کسی لڑاکا عورتوں کی طرح بازو پسلیوں پر رکھتی بولی

تو حنان اسے مارنے کے لیے آگے بڑھا اس سے پہلے کہ حنان حور کو تھپڑ مارتا بہرام بیچ میں آ گیا

ریلیکس حنان کچھ نہیں ہوا عاشی ٹھیک ہے بلکل بچوں اپنی اپنی مما پاس جاؤ فاسٹ

بہرام پہلی بات حنان سے جبکہ دوسری آئزہ روحیل اور حور سے بولا تو آئزہ اور روحیل نے دوڑ لگائی جبکہ حور غصے سے بازو سینے پر باندھ کر کھڑی ہو گئ جس پر بہرام نے مسکراتے حور کو گود میں اٹھایا تو حور نے غصے میں بہرام سے منہ پھیرا جس پر بہرام ہنستا ہوا اسے گود میں لیتا جا کر سیدھا لاؤنج میں اینٹرینس کی سیڑھی پر بیٹھا اور اسے اپنی گود میں بیٹھایا

کیا ہوا میری حور جان کو؟

میں آپ تھے نالاج اوں(میں آپ سے ناراض ہوں)

کیوں ناراض ہے میری حوریہ جان مجھ سے؟

بہرام کے سوال پر حور فوراً بولی تو اس نے مسکراتے حوریہ سے انتہائی پیار سے سوال کیا

میں نان تاتو تھے لر ری تھی آپ بیت میں آ دیے(میں حنان چاچو سے لڑ

رہی تھی آپ بیچ میں آ گئے)

حور لڑائی کرنا بری بات ہوتی ہے

بلام تاتو آپ مدھ تھے بوت پار ترتے او(بہرام چاچو آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہو)

حور کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو حور نے سوال داغا

ہاں میری گڑیا میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں

بہرام کی بات سنتے حور نے مسکراتے بہرام کی گردن میں اپنے ننھے ہاتھوں کا ہار بنایا تو بہرام نے مسکراتے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور پھر اسے لیتا لاؤنج میں پہنچا بہرام کو دیکھتے سب لوگ خوش ہوئے تو زرخان فوراً آگے بڑھا اور بہرام کو گلے لگایا تو بہرام اور زرخان کے بیچ میں حوریہ پس گئی اپنی سانس بند ہوتی دیکھ کر حوریہ نے زرخان کے سینے پر چٹکی کاٹی تو زرخان درد سے بلبلا اٹھا جبکہ حوریہ اور بہرام نے ایک دوسرے کو تالی مارتے قہقہ لگایا تو بہرام نے حوریہ کو گود سے نیچے اتارا جس پر حوریہ بھاگ کر عادل کی گود میں بیٹھی تو عادل نے اسے پیار کیا

کیا ہوا ہے تم اتنے خوش کیوں ہو رہے ہو؟

بھیا خالہ نے ارین سے بات کی ہے اور اسے بولا ہے کہ اب وہ واپس آنا چاہتی

ہیں تو۔۔۔

تو تم خالہ کے جانے پر اتنا خوش ہو رہے ہو؟

بہرام کے سوال پر زرخان خوشی سے بولا تو بہرام نے اس کی بات کاٹتے سوال

کیا جس پر زرخان نے اسے غصے سے گھورا

نہیں سن تو لو یار

ہاں ہاں بولو سن رہا ہوں

زرخان کے غصے سے بولنے پر بہرام نے فوراً جواب دیا

تو ارین نے کہا ہے کہ وہ خالہ کو لینے خود پاکستان آئے گا اور ارین اس وقت

دنیا کی سب سے بڑی کار شوروم کا مالک ہے جس کا مطلب ہے اس کے

کانٹیکٹس ہم لوگوں کے کانٹیکٹس سے کہی زیادہ ہونگے خالہ کہہ رہی ہیں ارین

کے لیے شہزادی اور سفا کو ڈھونڈنا بلکل بھی مشکل نہیں ہے ہم ارین سے

ریکویسٹ کریں گے کہ وہ ہماری بیگمات کو ڈھونڈ نکالے

اور وہ پاکستان کب آ رہا ہے؟

پرسوں صبح کی فلائیٹ سے آئے گا

زرخان کی بات سنتے بہرام نے سوال کیا تو ربینہ نے فوراً جواب دیا جس پر بہرام نے بھی ہاں میں سر ہلایا اس بات سے انجان کے پرسوں صبح ارین اپنے ساتھ کیسا دھماکہ لا رہا ہے

برزم وفا پہلے ناشتہ کرو آ جاؤ جلدی شاباش

ادا تم نے کہا تم یہ بچہ سفا کو دے دو گی پھر تم کیوں اتنی پرواہ کرتی ہو اس کی تو میرا بیٹا ہے وہ میں نے پیدا کیا ہے اسے اتنا حق تو رکھتی ہوں میں اور کوئی مجھ سے یہ حق نہیں چھین سکتا آئی سمجھ

ادا کی بات سنتے اپنے کمرے سے آتا ارین غصے سے بولا تو ادا نے بھی غصے سے جواب دیا جس پر ارین نے اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بناتے اپنے اشتعال پر قابو پایا تبھی ادا اور سفا اسے اگنور کرتی اپنے بچوں کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر آئیں تو ادا نے وفا کی خاموشی محسوس کی

سفا اسے کیا ہوا ناشتہ کیوں نہیں کر رہی یہ؟

بھابھی پھر سے وہی ضد کہ بابا چاہئیے کیا کروں مجھے تو سمجھ ہی نہیں آتا

گلا دبا کر مار دو جان چھوٹ جائے گی

ادا کے سوال پر سفا نے پریشانی سے جواب دیا تو ڈائننگ ٹیبل پر آ کر بیٹھتا ارین بولا جس پر سفا اور ادا دونوں نے اسے گھورا

شٹ اپ! ایک تو تمہاری وجہ سے سفا اتنی مصیبت میں ہے اس کی بچی صرف تین سال کی ہے اور وہ ڈپریشن میں جا رہی ہے تمہاری وجہ سے اور تم کیا بکواس کر رہے ہو

ادا کے غصے سے چلانے پر ارین نے ادا کو گھورا تو اس کے ساتھ بیٹھے تین سالہ برزم نے کانٹا اٹھاتے غصے سے ارین کے ہاتھ پر مارا تو ارین ادا اور سفا نے چونک کر برزم کو دیکھا جو ارین کو غصے کی شدت سے لال ہوتی آنکھوں سے گھور رہا تھا پھر ادا سفا اور ارین تینوں نے ہی کانٹے کو دیکھا جو ارین کے ٹیبل پر پڑے ہاتھ کے انگوٹھے اور انگلی کے این بیچ و بیچ کھڑا تھا

ملکہ ناستہ تلو ادھی (ملکہ ناستہ کرو ابھی)

زم مدھے بابا تائے دیسے لاپھیا تے پاس اے (زم مجھے بابا چاہیئے جیسے رافیا کے پاس ہیں)

برزم کی بات سنتے وفا سر جھکاتے بولی اور پھر اس نے ارین کے ایک گارڈ کی بیٹی کا نام لیا جو اپنی پوری فیملی کے ساتھ شاہ ہاؤس کے سرونٹ کوارٹرز میں

رہتی تھی وفا اور رافیا کی اچھی دوستی تھی وجہ ان دونوں کا ہم عمر ہونا تھا وفا کی بات سنتے برزم نے اسے گھورا تو وفا نے خاموشی سے ناشتہ کرنے کے لیے منہ کھولا جس پر سفا نے فوراً اسے بائٹ کھلائی تبھی چندہ ارین کا ناشتہ لیتی اندر آئی تو ارین نے ایک نظر چندہ کو دیکھا

چندہ میرے بیگز پیک کر دینا میں کل صبح کی فلائٹ سے پاکستان جا رہا ہوں

جی سر

ارین کی بات سنتے ادا اور سفا نے جھٹکا کھاتے ارین کو دیکھا جبکہ چندہ ہاں میں سر ہلاتی جواب دیتی چلی گئی پھر سب نے خاموشی سے ناشتہ کیا تو ادا اور سفا وفا اور برزم کو لیتے اپنے کمرے میں آئیں سفا نے وفا کے بخار میں تپتے وجود کو بیڈ پر لیٹایا تو ادا اور برزم بھی ان کے پاس آ کر بیٹھے جب سے وفا کو سب کچھ سمجھ آنے لگا تھا تب سے ہی وفا سب کچھ بہت محسوس کرتی تھی وہ جب بھی رافیا کو اپنے باپ سے پیار کرتے دیکھتی یا اپنے باپ سے چوکلیٹ لیتے دیکھتی تو وفا ہمیشہ احساس کمتری کا شکار ہو جاتی ایسی بات نہیں تھی کے رافیا کا باپ اسے چوکلیٹ نہیں دیتا تھا وہ جو کچھ بھی رافیا کے لیے لاتا تھا وفا کے لیے بھی لازمی لاتا تھا وفا کی طبعیت بگڑتی دیکھ کر شاہ ہاؤس کے ہر فرد کو سوائے ارین

کے پریشانی ہوتی تھی مگر وہ لوگ چاہ کر بھی اس ڈھائی سالہ بچی کا کچھ نہیں کر سکتے تھے وفا جیسے یا مرے اس سے ارین کو کوئی مطلب نہیں ہوتا تھا اس لیے وہ کبھی بھی وفا کو ڈاکٹر پر نہیں لیجاتا تھا اور ارین کے بغیر سفا اور ادا برزم اور وفا کا گھر سے باہر نکلنا منع تھا سفا اپنی بیٹی کے تپتے وجود کو دیکھتی پریشان ہو رہی تھی جب اچانک وفا نے بخار کی وجہ سے جھٹکے مارنا شروع کیے تو سفا اور ادا نے شور مچایا

وفا وفا کیا ہوا میری بیٹی کو وفا جان ہوش میں آو

وفا کا بخار میں تپتا وجود جھٹکے مارتا اچانک بیہوش ہوا تو سفا اور ادا ڈر گئی ان دونوں کی چیخیں سنتے ارین اور چندہ بھی ان کے کمرے میں آئے تو وفا کے بیہوش وجود کو دیکھتے پریشان ہوئے

مما

برزم کی آواز پر ادا سفا ارین اور چندہ نے پلٹ کر برزم کو دیکھا جو ادا کو کچھ بتانے کے لیے منہ کھول رہا تھا کہ اچانک وہ بھی دھڑام سے زمین بوس ہوا تو ادا نے چیخیں ماری جبکہ ارین نے پریشانی سے برزم کو اٹھاتے بید پر وفا کے ساتھ لیٹایا تو ادا نے ارین کا گریبان پکڑا

ارین شاہ یاد رکھنا اگر میرے بچوں میں سے کسی ایک کو کچھ بھی ہوا نہ تو یہ ماں تمہارے اس محل کو آگ لگا دے گی بہت شوق ہے نہ تمہیں شادی کرنے کا تم دیکھنا پھر کس طرح سے میں تمہارے اس محل کو آگ لگاؤں گی جس میں تم نے ہمیں قید کیا ہوا

ادا کو چلاتے دیکھ کر ارین نے کسی قسم کا کوئی رد عمل نہیں دیا اور پھر ادا سے اپنا کالر چھڑاتا کمرے سے باہر نکلا اور پھر اس نے اپنے ایک دوست کو فون کیا جو پیشے سے تو ایک ڈاکٹر تھا مگر اسے ارین کی کاپی کہنا غلط نہ تھا وہ بھی ارین کے ہر غلط کام میں اس کا برابر کا شریک تھا ارین کے فون کر کے بتانے پر رمیز فوراً سے شاہ ہاؤس پہنچا اور پھر اس نے بچوں کو چیک کیا

آپ دونوں فکر نہ کریں بچے بلکل ٹھیک ہیں وفا تیز بخار کی وجہ سے جھٹکے مارتی بیہوش ہوئی ہے جبکہ برزم وفا کی ٹینشن لینے کی وجہ سے بیہوش ہوا ہے میں نے ان دونوں کو انجکشن دے دیا ہے جلد ہوش آ جائے گا یہ وفا کی دوائیاں ہیں اسے دن میں تین ٹائم کھانے کے بعد دینی ہے برزم کو کسی قسم کی دوائی کی ضرورت نہیں ہے وہ وفا کو ٹھیک دیکھ کر خود بھی ٹھیک ہو جائے گا

رمیز کی بات سنتے ادا اور سفا نے سکون کا سانس لیا پھر سفا نے رمیز سے

دوائی پکڑی تو رمیز اور ارین کمرے سے نکل گئے

باجی آپ وفا کو لے کر اپنے شوہر کے پاس چلی جائیں

کیسے چندہ ارین ہمیں نہیں جانے دے گا

ارین سر پرسوں پاکستان جا رہے ہیں نہ آپ بھی چھپ کر پاکستان چلی جائیں

چندہ کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو چندہ نے جواب دیا جس پر سفا اور ادا دونوں نے اسے پریشانی سے دیکھا

ارین سر پرسوں صبح چلے جائیں گے آپ ایک کام کرنا اس کے بعد چلی جانا

مگر کیسے ہم دونوں کے پاس ویزا نہیں ہے

اور ٹکٹ کے پیسے بھی نہیں ہیں

چندہ کی بات سنتے سفا فوراً بولی تو ادا نے بھی جواب دیا جس پر چندہ کسی سوچ میں پر گئی تبھی رافیا اور اس کی ماں آمنہ کمرے میں داخل ہوئیں

باجی وفا بی بی کی طبعیت دیکھتے ہم سب نے فیصلہ لیا ہے کہ ہم آپ لوگوں کی مدد کریں گے ارین سر بعد میں جو کریں گے دیکھا جائے گا آپ دونوں تین سال سے یہاں ہیں اور ان تین سالوں میں آپ نے یہاں سے بچنے کی ہر کوشش کر لی ہے مگر پھر بھی آپ یہاں سے جا نہیں سکیں مگر اب ہم آپ کو یہاں سے

پاکستان بھجوائیں گے آپ ہم پر بھروسہ کر کے دیکھیں

آمنہ کی بات سنتے سفا اور ادا نے پہلے اپنے بچوں کے بیہوش وجود کو دیکھا پھر ایک دوسرے کو دیکھا پھر آمنہ کو دیکھتے ہاں میں سر ہلایا تو آمنہ اور چندہ وہاں سے چلی گئیں جبکہ پیچھے برزم اور وفا کے ہوش میں آنے پر سفا اور ادا نے سکون کا سانس لیا

آج حنان کی سالگرہ تھی زرخان نے بہرام ویلا کے لان میں بچوں کے ساتھ مل کر سالگرہ کی ڈیکوریشن کی تھی جبکہ آج بہرام حنان کو اس کے سکول سے واپسی پر اپنے ساتھ خانزادہ سپورٹس لے گیا تھا جبکہ عائشہ صبح ہی حنان کے سامنے بیماری کا بہانہ کرتی چھٹی کر ہے بیٹھ گئی تھی زرخان نے لان کے ایک کونے میں کیک کٹنگ ٹیبل رکھی تھی اور اس کے پیچھلے حصے پر بلو وائٹ تھیم سے بیلونز سجائے گئے تھے ٹیبل کو بھی بلو وائٹ رنگ سے سجایا گیا تھا اور پورے لان کی زمین پر بھی جگہ جگہ بلو وائٹ بیلونز پڑے تھے پوری ڈیکوریشن کرنے کے بعد زرخان اور بچے اندر لاؤنج میں آئے تو تالیہ اور مروا نے انہیں نگٹس چپس کباب اور سموسے وغیرہ فرائی کر کے دیے یہ سب کھانے کے بعد تقریباً

چھ بجے کے قریب سب لوگ اٹھتے تیار ہونے لگے آئزہ نے وائٹ رنگ کا جبکہ حوریہ نے بلو رنگ کا فیری سٹائل فراک پہنا تھا روحیل نے بلو جینز کے اوپر وائٹ شرٹ اور بلو ویسٹ کوٹ پہنا تھا زرخان نے بھی بلو جینز کے اوپر وائٹ شرٹ پہنی تھی سب لوگ وائٹ بلو تھیم کے کپڑے پہنے نک سک سے تیار غضب ڈھا رہے تھے زرخان آخری تیاریاں دیکھنے لان میں آیا تھا جب اس کا فون بجا تو اس نے فون کو جیب سے نکالتے کان کو لگایا

جی بھائی؟

میں بس تھوڑی دیر میں پہنچ جاؤنگا زرخان سوری آفس میں کام کی وجہ سے لیٹ ہو گیا

کوئی بات نہیں بھائی میں سمجھ گیا آپ آجاؤ ہم سب تیار ہیں

زرخان فون کان کے ساتھ لگاتے بولا تو بہرام نے کوڈ ورڈز میں جواب دیا جس پر زرخان مسکراتا فوراً جواب دے گیا اور پھر کال کاٹتا لان کی لائٹس بند کرتا اندر چلا گیا ٹھیک دس منٹ بعد بہرام کی گاڑی پورچ میں آ کر رکی تو لان میں اندھیرا دیکھتے حنان حیران ہوا

بھیا لان میں اندھیرا کیوں ہے؟

شاید آج کامران لائیٹس آن کرنا بھول گیا

حنان کے سوال پر بہرام فوراً بولا تو حنان نے ہاں میں سر ہلایا پھر وہ دونوں گاڑی سے نیچے اترے

کامران بھائی لان کی لائیٹس تو آن کریں

جی حنان سر میں ابھی کرتا ہوں

حنان وہ کر دے گا تم آجاؤ

گاڑی سے اترتے ہی حنان کامران کو دیکھتے بولا تو کامران نے فوراً جواب دیا

کامران کا جواب سنتے بھی حنان کو وہیں کھڑا دیکھ کر بہرام فوراً بولا تو حنان اپنا بیگ اٹھاتا اندر بڑھا جبکہ اسے جاتا دیکھ کر کامران نے سکون کا سانس لیا بہرام اور حنان جیسے ہی اندر آئے تو سب کو تیار دیکھتے زرخان اٹھتا ان کی طرف بڑھا

کیا بھائی بولا بھی تھا میرے دوست کی برتھڈے ہے اور ہم سب نے لازمی جانا ہے پھر بھی آپ لیٹ آئے ہو سب تیار آپ دونوں کا ویٹ کر رہے ہیں جلدی تیار ہو کر آؤ

بہرام حنان تم دونوں کے کپڑے تم دونوں کے بیڈ پر پڑے ہیں تیار ہو آؤ جلدی

زرخان کی بات سنتے بہرام ہاں میں سر ہلاتا اندر بڑھا تو زرمینہ بیگم فوراً بولی جس پر

بہرام اور حنان اپنے اپنے کمروں میں جاتے تیار ہوتے فوراً سے لاؤنج میں پہنچے تو سب لوگ اٹھتے پورچ میں آئے جیسے ہی حنان پورچ میں آیا تو لان کی لائٹس آن ہوئی پھر سب نے ایک ساتھ "ہیپی برتھڈے حنان" بولا تو حنان خوش ہو گیا پھر سب نے حنان کو گفٹس اور پیسے دیے اور پھر حنان نے کیک کاٹا جو وائٹ بلو تھیم پر ہی بنا تھا سب نے کیک کھانے کے بعد کھانا کھایا جس میں زرمینہ بیگم نے ساری حنان کی فیورٹ ڈشز بنوائی تھیں کھانا اور سرپرائز برتھڈے دیکھ کر حنان انتہاء کا خوش تھا

حنان تم کتنے سال کے ہو گئے ہو؟

میں فائیو ایئرز کا ہو گیا ہوں

زری بیگم وقت کتنی جلدی گزر جاتا ہے ایسے لگتا ہے ابھی کل ہی کی بات تھی جب آپ سب کے ساتھ حنان کو لیتے بہرام ویلا آئیں تھیں

سنان کی بات سنتے حنان خوشی سے بولا تو دائمہ فوراً بولی جس پر زرمینہ بیگم نے ہاں میں سر ہلایا ابھی سب لوگ کھانا کھا ہی رہے تھے کہ اچانک آیان اور رانیہ آگئے عادل اور مروا کی شادی کے ساتھ ہی آیان اور رانیہ کی بھی شادی کر دی گئی تھی ان کا ایک بیٹا تھا جس کا نام انہوں نے جبران رکھا تھا وہ بھی روحیل

کی طرح ڈھائی سال کا تھا اور اپنے ماں باپ سے بے حد پیار کرتا تھا وہ لوگ جب بھی جبران کے ساتھ بہرام ویلا آتے تھے تو جبران کبھی بھی اپنی ماں کی گود سے نیچے نہیں اترتا تھا جبکہ آئزہ حوریہ روحیل حنان اور عائشہ ہمیشہ اسے اپنے ساتھ کھیلنے کے لیے بلاتے تھے مگر جبران ان سب کو اگنور کرتا رانیہ کی گود میں چڑھا رہتا تھا اور اگر غلطی سے بھی کسی نے اسے ہاتھ لگا دیا تو جبران صاحب کا باجا ساتویں محلے کو بھی سنائی دیتا تھا وہ گلہ پھاڑ پھاڑ کر روتا تھا اور پھر آیان جب تک اسے گاڑی کی سیر نہیں کرواتا تھا تب تک وہ خاموش نہیں ہوتا تھا اس وقت بھی خبران رانیہ کی گود میں بیٹھا تھا جب آٹھ سالہ عائشہ کو اس پر پیار آیا تو اس نے جبران کو اٹھانا چاہا مگر جبران تو جبران تھا عائشہ نے ابھی اسے صرف ٹچ ہی کیا تھا کہ جبران صاحب کا باجا بجنے لگا جس پر سب لوگ پریشان ہوئے جبکہ رانیہ اسے اٹھاتی سلانے اندر لے گئی مگر دس منٹ میں ہی تھک ہار کر آتی جبران کے روتے وجود کو آیان کی گود میں ڈال گئی جس پر آیان نے مسکراتے جبران کو پیار کیا اور پھر سب بچوں کو لیتا گاڑی میں بیٹھا اور پھر سب کو چیز لے کر دی بچوں کی بھی موج ہو گئی اور جبران کا باجا بھی بند ہو گیا جبران کو چپ ہوتا دیکھ کر رانیہ نے اپنے بیگ سے فیڈر نکالتے جبران کو گود میں

لیٹاتے فیڈر پیلانے لگی تبھی حوریہ بھاگ کر مروا کے پاس آئی

آئیٹم مدھے بھی دودو پینا پھیدر میں(آئیٹم مجھے بھی دودو پینا فیڈر میں)

حوریہ کی ڈیمانڈ سنتے مروا مسکراتے اٹھی اور پھر اس نے حوریہ کے ساتھ ساتھ

آئزہ اور روحیل کو بھی فیڈر میں دودھ دیا تو وہ سب بھی جبران کی طرح اپنی اپنی

ماں کی گود میں لیٹ کر پینے لگے روحیل جیسے ہی فیڈر لیتا مرجان کی طرف بھاگا

تو مرجان کے بھاری بھرکم وجود کو دیکھتے سہیل نے روحیل کو اپنی گود میں

لیٹایا جس پر روحیل نے اسے غصے سے گھورا

تھولو مدھے میں نتھے لودوں تی دودو میں نی لیتا(چھوڑو مجھے میں نکمے لوگوں کی

دودو میں نہیں لیٹتا)

نہ میرا بچہ آج تجھے یہیں لیٹنا ہوگا تیری مما کی طبعیت بلکل بھی ٹھیک نہیں ہے

روحیل کی بات سنتے سہیل اسے اپنی گود میں زبردستی لیٹاتا بولا تو روحیل نے

خود کو چھڑانا چاہا

جار ماموں بتاؤ(زار ماموں بچاؤ)

خود کو سہیل سے نہ بچا پانے پر روحیل نے اپنے فیورٹ ماموں کو آواز لگائی تو

سب نے قہقہ لگایا جبکہ زرخان جو لاؤنج میں ان کے ساتھ بیٹھا بھی نہیں تھا

روحیل کی آواز پر کسی بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوا اور اسے سہیل کی گود سے اٹھایا تو سہیل نے منہ بنایا جس پر روحیل مسکراتا اسے دیکھنے لگا پھر اس نے زرخان کو بہرام کی طرف جانے کا اشارہ کیا تو زرخان نے بہرام کے پاس آتے اسے بہرام کی گود میں لیٹایا تو روحیل ہنستا اپنا فیڈر پینے لگا دوسری طرف تالیہ اور آئزہ کے بیچ سنان کو لیتے جنگ ہوتے دیکھ کر سب نے اپنی ہنسی دبائی

تالیہ کیا ہو گیا یار وہ بچی ہے

تو مجھے نہیں قبول میرے سوا کوئی آپ کے پاس آئے جان سے نہ مار دوں میں

تالیہ وہ صرف ڈھائی سال کی ہے اور ہماری اپنی بیٹی ہے

سنان کی بات سنتے تالیہ پریشانی سے بولی اور پھر اس نے آئزہ کو سنان کی گود سے اٹھانا چاہا تو آئزہ نے فیڈر زمین پر پھینکتے سنان کی شرٹ کو اپنے ننھے ہاتھوں کی نازک مٹھیوں میں دبوچا جس پر سنان نے مسکراتے اسے پیار کیا اور پھر تالیہ کو دیکھتے بولا تو تالیہ نے منہ بنایا

اچھا ٹھیک ہے لیٹا لو لیکن بعد میں مجھے بھی لیٹانا پڑے گا اپنی گود میں

تو تم بھی کیا فیڈر پیو گی اب

تالیہ کی بات سنتے سنان حیرانگی کی ایکٹنگ کرتے بولا تو تالیہ نے اسے گھورا جس

پر سنان نے خاموشی سے زمین سے فیڈر اٹھاتے ضبیدہ کو دیا تو ضبیدہ فیڈر چینج کر کے لے آئی پھر سنان نے آئزہ کو فیڈر پیلایا جبکہ تالیہ منہ بنائے ان دونوں کو دیکھتی رہی

پی لیا ہے آپ کی لاڈلی نے فیڈر اب اتاریں اسے

تالیہ کی بات سنتے سنان نے ایک گہرا سانس لیا اس سے پہلے کہ سنان کچھ کرتا آئزہ سنان کے گلے میں اپنے ننھے ہاتھوں کا ہار بناتی اس کے سینے پر سر رکھ گئی اور جلد ہی سو گئی جبکہ آئزہ کی یہ حرکت دیکھتے سب نے قہقہ لگایا اور پھر سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں سونے چلے گئے

کسی کے دروازہ نوک کرنے پر اس نے نیند سے بھری آنکھیں مسلی اور پھر وہ اٹھ کر بیٹھتی انگڑائی لینے لگی تبھی دروازہ دوبارہ بجا تو اپنے کالے بالوں کو کیچر میں مقید کرتے اس نے اپنا آسمانی رنگ کا ڈوپٹہ اٹھاتے اوڑھا اور پھر ہلکہ سا دروازہ کھولا تبھی اس کے کمرے میں سویا دوسرا وجود بھی جاگتا اٹھ بیٹھا

دروازے پر چندہ کو دیکھتے اس نے دروازہ پورا وا کرتے اسے اندر آنے دیا

چندہ کے ساتھ آمنہ کو بھی اندر آتے مسکراتا دیکھ کر ادا اور سفا پریشان ہوئیں

وہ باجی۔۔۔

ششششش بچے سو رہے ہیں آرام سے

ابھی آمنہ بولی ہی تھی کہ ادا فوراً اس کی بات کاٹتی منہ پر انگلی رکھتی بولی جس پر آمنہ نے خاموش ہوتے فوراً بیڈ پر دیکھا جہاں وفا سو رہی تھی پھر انہوں نے صوفہ کم بیڈ پر دیکھا جہاں برزم بھی گہری نیند کے مزے لے رہا تھا ان دونوں کو دیکھتے آمنہ اور چندہ سفا اور ادا کے ساتھ چلتی آہستگی سے چینجنگ روم میں آگئی پھر روم کا دروازہ ہلکہ سا کھلا چھوڑا تاکہ انہیں بچوں کی اور باہر کی بھی خبر رہے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوئیں

ہاں اب بولو آمنہ کیا بات ہے

باجی ہم لوگوں نے آپ چاروں کا پاکستان جانے کا انتظام کر لیا ہے

سچی کیسے؟

ادا کی بات سنتے آمنہ فوراً بولی تو سفا نے خوش ہوتے سوال داغا

وہ باجی کل ارین سر صبح میں اپنے پرائیویٹ جیٹ سے پاکستان جا رہے ہیں تو میرے شوہر نے ان کے پائلٹ سے بات کی ہے وہ پائلٹ بھی وفا بی بی کی خراب طبعیت کو جنتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے آپ دونوں یہاں پر ارین سر

کے پاس قید ہیں وفا بی بی کی طبعیت کو لے کر وہ بھی بہت پریشان ہے آخر کو ہمارا بچوں سے پیار جو اتنا ہے اور سچ ہے ہمارے سامنے پلے بڑے ہیں

جی میرے شوہر کے بات کرنے پر وہ پائلٹ مان گیا ہے اور کہہ رہا ہے کہ آج جب ارین سر کا اسے فون آئے گا کل کے لیے تو وہ اسے بول دے گا کہ جیٹ کی مرمت چل رہی ہے فلحال دو ہفتوں تک جہاز کہیں بھی لیجانا خطرے سے خالی نہیں اور ارین سر تو اپنی جان کی اتنی پرواہ کرتے ہیں وہ کبھی اس جہاز میں نہیں جائیں گے اور ارین سر کا کل جانا ضروری بھی ہے انہوں نے بتایا ہمیں تو وہ کسی طریقے سے چلے جائیں گے ہمیں پتہ ہے پھر آپ کو میرا شوہر ارین سر کے جیٹ میں بیٹھا آئے گا اور ارین سر کے جیٹ میں جانے والوں کا ویزا چیک نہیں ہوتا جی کیونکہ ارین سر کو سخت نہ پسند ہے یہ بات اس لیے میرا شوہر ائیرپورٹ والوں کو بولے گا کہ ارین سر نے ہی آپ لوگوں کو بھیجا ہے اور پائلٹ آپ کو پاکستان لے جائے گا جی اور وہاں سے آپ اپنے گھر چلی جانا

وہ تو ٹھیک ہے مگر ارین کی بجائے آپ کا شوہر ہمارا بولے گا ائیرپورٹ والوں کو تو انہیں شک نہیں ہو گا؟

نہیں جی میرا شوہر ہی ہر بار ان سے بات کرتا ہے ارین سر خود تھوڑی کرتے ہیں بات ان سے

آمنہ کی پوری پلیننگ سن کر سفا نے سوال کیا تو آمنہ نے فوراً جواب دیا جس پر سفا اور ادا نے ہاں میں سر ہلایا

اس سب میں بس ایک مسئلہ ہے جی

وہ کیا؟

ارین سر کو جب پائلٹ بول دے گا کہ جیٹ نہیں جا سکتا تو آپ دعا کرنا بس کہ ارین سر کسی اور طریقے سے چلے جائیں رکیں نہ

چندہ کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو چندہ نے پریشانی سے جواب دیا

ٹھیک ہے ہم دعا کر سکتے ہیں ابھی تم لوگ جاؤ اس سے پہلے ارین اٹھ جائے

ادا کی بات سنتے چندہ اور آمنہ دونوں وہاں سے چلی گئیں جبکہ پیچھے سفا اور ادا وہاں سے بچنے کی ایک نئ امید کے ساتھ پریشانی سے ادھر اُدھر کمرے میں ٹہلتیں اللہ سے ہر حال میں ارین کے چلے جانے کی دعا کرنے لگیں پھر کچھ دیر بعد وفا اٹھ گئ تو سفا نے اسے پیار سے گود میں بیٹھاتے اس کا بخار چیک کیا جو اب کچھ نارمل تھا پھر سفا نے اسے نہلاتے تیار کیا تو وفا بجھے دل

کے ساتھ فریش ہوتی بیڈ پر بیٹھی وفا کو بجھا بجھا دیکھ کر ادا اور سفا کچھ

پریشان ہوئیں پھر سفا نے وفا کی جینز اور شرٹ نکالی اور پھر اس کے

وجود سے ٹاول اتارنے لگی تو وفا کی نظر اپنے کپڑوں پر پڑی

مما مدھے بو لیڈ بالی شکٹ پینلی اے (مما مجھے وہ ریڈ والی سکرٹ پہننی ہے)

ہاں میرا بچہ مما ابھی پہناتی ہیں

وفا کی بات سنتے سفا نے اسے پیار کیا اور پھر اس کی جینز شرٹ واپس

رکھتی اس کی فرمائش والی سرکٹ نکال لائی تو ادا مسکراتے اس کے پاس

بیٹھی اور اس نے سفا کے بال خشک کرنا شروع کیے

ویسے وفا ریڈ سکرٹ کیوں پہن رہی ہو آج تمہیں تو یہ سکرٹ بلکل بھی

پسند نہیں تھی؟

بلی مما زم تو بوت پشند اے اتھ لیے پین لی (بڑی مما زم کو بہت پسند ہے

اس لیے پہن رہی)

ادا کے سوال پر وفا ہلکہ سا مسکراتی بولی تو ادا بھی مسکرائی پھر سفا نے

اسے سکرٹ پہنائی تو وفا کی دودھیا رنگت کو اس ریڈ سکرٹ نے چار چاند

لگائے پھر سفا نے اس کے بالوں کا سٹائل بنایا تو وفا پورے روم میں

نظریں دوڑاتے کچھ ڈھونڈنے لگی

وفا بے بی کیا ہوا کیا ڈھونڈ رہی ہو؟

بلی مما زم کاں اے(بڑی مما زم کہاں ہے؟)

وفا بے بی آپ کا زم سویا ہوا ہے ابھی اور آپ تو جانتی ہیں اگر میں نے اسے اٹھایا تو غصہ ہو جائے گا وہ

وفا کو کچھ ڈھونڈتے دیکھ کر ادا نے پریشانی سے سوال کیا تو وفا نے منہ بناتے جواب دیا کیونکہ اسے تو عادت تھی روز تیار ہو کر اپنے زم کی ڈھیر ساری تعریفیں بٹورنے کی مگر آج اس کا زم ہی غائب تھا تو وہ تعریفیں کیسے بٹورتی وفا کی بات سنتے ادا مسکراتے بولی تو وفا نے فوراً صوفہ کم بیڈ کی طرف دیکھا جہاں اس کا زم دنیا جہاں سے بیگانہ سویا پڑا تھا برزم کو دیکھتے وفا کا منہ بنا جس پر سفا اور ادا دونوں نے ہنسی دبائی

بلی مما میں زم تو تھا دوں(بڑی مما میں زم کو اٹھا دوں؟)

اٹھا لو وفا بے بی

لیکن زم نے اگر ڈانٹا تو روتی میرے پاس نہ آنا

وفا کی بات سنتے ادا مسکراتے بولی تو سفا نے فوراً جواب دیا جس پر وفا کا

منہ بنا پھر اس نے اپنی ماں کو دیکھا

وہ شرف میلا زم اے آپ برزم تھو(وہ صرف میرا زم ہے آپ برزم کہو)

ٹھیک میڈم جی سوری

وفا کے منہ بنا کر بولنے پر سفا مسکراتے بولی تو وفا بیڈ سے اترتی بھاگ کر برزم کے صوفہ کم بیڈ پر آئی پھر اس نے سفا اور ادا کی طرف دیکھا جو مسکراتی اسے ہی دیکھ رہی تھیں

زم زم اٹھیں نہ زم(زم زم اٹھیں نہ زم)

وفا کے ہلکی آواز میں انتہائی پیار سے بولنے اور برزم کو ہلکہ سا ہلانے پر ادا اور سفا نے اپنی ہنسی دبائی جبکہ برزم جو پہلے سے ہی جاگ رہا تھا اور سونے کی ایکٹنگ کرتے وفا ادا اور سفا کی ساری باتیں سن چکا تھا فوراً سے وفا کی ننھی سی گردن میں اپنا ننھا سا ہاتھ ڈالتا اسے اپنے ساتھ لیٹا گیا جبکہ برزم کی اس حرکت پر سفا اور ادا کا حیرانگی سے منہ کھلا جبکہ وفا تو پریشان ہو گئی اسے سفا اور ادا نے اچھے سے سمجھایا تھا کہ جب تک برزم اور اس کی شادی نہیں ہو جاتی وہ برزم کے ساتھ ایک ہی بیڈ پر نہ تو سو سکتی ہے اور نہ ہی لیٹ سکتی ہے یہ اچھی بات نہیں ہوتی جبکہ برزم جسے انتہائی

انٹیلیجنٹ کہنا غلط نہ تھا اسے یہ سب باتیں بتانے کی ضرورت نہیں تھی وہ یہ سب باتیں بنا کہے بھی سمجھتا تھا آخر پٹھان تھا کیسے نہ سمجھتا وفا کے پریشان چہرے کو دیکھتے برزم نے مسکراتے اسے خود سے دور کیا تبھی سفا اور ادا ان دونوں کے پاس آئیں تو وفا کنفیوزڈ سی سفا کی گود میں چڑھی جبکہ ادا نے برزم کو گھورا تو برزم نے اپنے دودھ کے نکلے تین چار دانتوں کی نمائش کی جا پر ادا فوراً وفا کی طرف مڑی

وفا بے بی میں اور آپ برزم سے ناراض ہو جاتے ہیں کیونکہ اس نے اپنی مما کی بات نہیں مانی یہ گندا بے بی ہے

ادا کی بات سنتے وفا نے بھی زور و شور سے ہاں میں سر ہلایا تو برزم نے حیرانگی سے اپنی ماں اور وفا کو دیکھا

شولی آئیندہ نی ترتا(سوری آئیندہ نہیں کرتا)

اور کیا تو ہم دونوں پکے والے ناراض ہو جائیں گے اور مانیں گے بھی نہیں ٹھیک ہے نہ وفا

برزم کے معصوم سی شکل بنا کر بولنے پر ادا فوراً بولی تو وفا نے بھی ہاں

میں سر ہلایا ادا اور وفا کے فوراً مان جانے پر برزم نے سکون کا سانس لیا پھر ادا نے برزم کو

کیا اور وہ چاروں ناشتے کے لیے نیچے آگئے ڈائنگ

ٹیبل پر ارین کو پہلے سے ہی بیٹھا دیکھ کر وہ چاروں خاصہ بدمزا ہوئے پھر آتے

ٹیبل پر بیٹھے تو ارین نے ادا کو دیکھا

آج اتنی لیٹ کیوں ہو گئی؟

میں تمہیں جواب دہ نہیں ہوں

دیکھو بیوٹی میں پہلے ہی غصے میں ہوں مزید غصہ مت دلاؤ مجھے

ارین کی بات سنتے ادا منہ بناتے غصے سے بولی تو ارین نے ٹیبل پر ہاتھ مارتے

غصے سے جواب دیا جس پر وفا ڈرتی سفا کو چپکی تو برزم اور ادا دونوں نے ہی

ارین کو گھورا پھر ادا نے پانی کا بھرا ہوا جگ اٹھایا اور جگ کا سارا پانی ارین

کے منہ پر دے مارا تو ارین کسی سانڈھ کی طرح غصے میں آتا کھڑا ہوا اس سے

پہلے کہ ارین کچھ بولتا یا کرتا ادا نے ہاتھ میں پکڑا شیشے کا جگ ارین کی طرف

اچھالا جس پر ارین یکدم ٹیبل سے ہٹتا خود کو بچا گیا شیشے کا جگ ہوا میں اڑتا جا کر

سیدھا زمین پر گرتا کرچی کرچی ہو گیا پھر ادا نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ ٹیبل سے جو بھی

چیز ہاتھ میں آتی گئی اٹھاتی ارین کی طرف پھینکتی گئی پھر چاہے وہ پلیٹ ہو

گلاس چمچ کانٹا یا چھری

بیوٹی روکو میری بات سنو

نہیں سنوں گی میں بات تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے اوپر چلانے کی آج میں تمہیں واقع جان سے مار دونگی

ادا کی اس حرکت پر ارین پریشانی سے ادا کو روکتا بولا تو ادا غصے سے ہلک کے بل چلائی تو ادا کے ہلک سے آواز نکلتے دیکھ کر ارین کے ساتھ ساتھ سفا بھی حیران ہوئی ادا کو روکتے نہ دیکھ کر ارین فوراً ڈائننگ ہال سے باہر چلا گیا جبکہ ادا غصے سے لمبے لمبے سانس لیتی اپنی جگہ پر بیٹھی پھر ان چاروں نے خاموشی سے ناشتہ کیا تو رمیز وفا کو چیک کرنے آ گیا لاؤنج میں بیٹھ کر جب رمیز وفا کو چیک کر رہا تھا تب ارین لاؤنج میں داخل ہوا

رمیز مجھے تمہارا جیٹ چاہئیے کل صبح میں

کیوں خیریت؟

ہاں مجھے پاکستان ایک ضروری کام سے جانا ہے اور میرا پائلٹ کہہ رہا ہے جیٹ خراب ہے اسے صحیح ہونے میں کم سے کم دو ہفتے لگے گیں اس سے پہلے جیٹ کو ہوا میں لیجانا خطرے سے خالی نہیں اور تو تو جانتا ہے مجھے میری زندگی سے

کتنا پیار ہے

ارین کی بات سنتے رمیز فوراً بولا تو ارین نے اکتاہٹ سے جواب دیا جس پر رمیز ہلکہ سا مسکرایا

ہاں ہاں جانتا ہوں کر لینا کل صبح میں میرا جیٹ استعمال کوئی مسئلہ نہیں مجھے بتا دو پاکستان کے کس شہر لیجانا ہے

کراچی لیجانا ہے

ٹھیک ہے میں اپنے پائلٹ سے کہہ دونگا وہ کل صبح دس بجے لے جائے گا تمہیں

رمیز کی بات سنتے ارین فوراً بولا تو رمیز نے مسکراتے جواب دیا اور پھر وفا کا چیک اپ مکمل کرتا کھڑا ہوا

یہ اب بلکل ٹھیک ہے اس کی ہر قسم کی میڈیسن بند کر دیں

رمیز کی بات سنتے سفا نے ہاں میں سر ہلایا تو رمیز اور ارین ایک ساتھ گھر سے باہر نکلے جبکہ پیچھے ادا اور سفا ارین کا پلین پکا ہوتے دیکھ کر خوش ہو گئیں

آج صبح سے ہی بہرام ویلا میں تیاریاں چل رہی تھیں کیونکہ آج ارین پاکستان آ رہا تھا اور سب لوگوں کو امید تھی کہ ارین ادا اور سفا کو ڈھونڈ نکالے گا سب

سے زیادہ خوش زرخان تھا کیونکہ فائنلی تین سال بعد اسے ایک نئی امید دیکھی تھی اپنی بیوی اور بچے کو ڈھونڈنے کی تین سال سے زرخان اور بہرام نے آئزہ روحیل اور حوریہ کو ہی پیار کر کے اپنے دل کو تسلی دی تھی کہ ان کا بچہ بھی جلد ان کے پاس ہو گا جبکہ وہ دونوں اس بات سے انجان تھے کہ ان کے بچے دور پیرس میں بیٹھے ارین شاہ کی ناک میں دم کرنے کی کوئی وجہ نہیں چھوڑتے تھے ربینہ اور زرمینہ بیگم کے کہنے پر آج سب ڈشز ارین کی پسند کی بنی تھیں جبکہ بہرام ویلا میں ایک شخص ایسا بھی تو جو ارین کے آنے پر حد سے زیادہ پریشان تھا وجہ سب کے سامنے تماشا نہ بننے کی تھی ربینہ بھی بہت خوش تھیں آخر ان کے دونوں ساپتر اٹھارہ سال بعد ایک ہی چھت کے نیچے آنے والے اور اسی چھت کے سائے کے نیچے رہنے والے تھے سب لوگ دوپہر کے کھانے کے لیے تیار ہوتے لاؤنج میں آئے تھے عالیان کو لاؤنج میں نہ پا کر ربینہ اس کے کمرے کی طرف گئیں انہوں نے جیسے ہی عالیان کے کمرے کا دروازہ کھولا تو عالیان سامنے ہی صوفے پر بیٹھا کسی گہری سوچ میں تھا ربینہ آہستگی سے چلتی اس کے پاس آ کر بیٹھی

کیا ہوا عالیان کیا سوچ رہے ہو؟

ما خالہ اور ان کی فیملی بہت اچھی ہے میں نہیں چاہتا کہ ان کے سامنے ہم دونوں بھائیوں کا تماشا لگے

تو کیا تم نیچے نہیں آؤ گے؟

ربینہ کے سوال پر عالیان نے جواب دیا تو ربینہ نے ایک اور سوال داغا

آؤنگا میں بھی آج دیکھنا چاہتا ہوں ان اٹھارہ سالوں نے ہم دونوں بھائیوں میں کیا بدلہ ہے اور خاص کر خود کو آزمانا چاہتا ہوں اپنی برداشت کا پیمانہ ناپنا چاہتا ہوں میں ما اس لیے میں ارین کے سامنے آؤنگا اور میرے ذہن میں کافی سالوں سے ایک سوال گھوم رہا ہے آج اس سوال کا جواب لینا چاہتا ہوں میں آپ کے لاڈلے سے

تو پھر چلو نیچے تمہارا بھائی آنے وال ہے

ارین کی بات سنتے ربینہ گھبراہٹ میں ہلکی مسکراہٹ سے بولی تو عالیان نے مسکراتے اپنی ما کے گال پر کس کی اور پھر ان کے ساتھ نیچے آیا تو لاؤنج میں ارین کو کھڑا دیکھ کر خاموش ہوا ارین جو سب سے مل رہا تھا ربینہ اور عالیان کو آتا دیکھ کر مسکراتا ان کی طرف بڑھا

اسلام و علیکم موم

وعلیکم السلام میرا بیٹا پیارا سا

ارین کے سلام کرنے پر ربینہ فوراً بولی تو ارین ربینہ کے گلے لگا پھر وہ ربینہ سے
دور ہوتا عالیان کو دیکھتا مسکرایا

کیسے ہو کاربن کاپی

یقین جانو آج بھی ہماری شکلوں کے سوا ہم میں کچھ بھی کامن نہیں اس لیے
کاربن کاپی تو میں تمہاری ہو نہیں سکتا ویسے الحمدللہ ایم گڈ

ارین کے سوال پر عالیان ایک تیکھی مسکراہٹ سے بولا تو ربینہ نے اپنے
دونوں بیٹوں کو دیکھا ارین جو عالیان کی بات کا مطلب سمجھتے غصے سے لال ہو
رہا تھا عالیان جو انتہاء کا ریلیکس تھا پھر ربینہ نے آگے بڑھتے ارین کے ہاتھ
پر ہاتھ رکھا تو ارین خاموشی سے پلٹا

ویسے آپ دونوں میں بڑا کون ہے اور چھوٹا کون ہے؟

ارین بڑا ہے اور عالیان چھوٹا ہے تین کا فرق ہے بس دونوں میں

مروا کی بات سنتے ربینہ مسکراتے بولیں تو مروا نے ہاں میں سر ہلایا پھر سب
لوگ لاؤنج کے صوفوں پر بیٹھے تو ضبیدہ نے سب کو فریش جوس پلایا

اور کام کیسا جا رہا ہے؟

الحمدللہ اس ہفتے کی سیلز کافی اچھی جا رہی ہیں۔۔۔

میں بزنس کی نہیں دوسرے کام کی بات کر رہا تھا

ارین کے سوال پر عالیان بولا تو ارین اس کی بات کاٹتا طنزیہ لہجے میں بولا جس پر عالیان نے ایک تیکھی مسکراہٹ سے پہلے ارین پھر ربینہ کو اور پھر زوبیا کو دیکھا پھر اٹھتا زوبیا کے پاس آتا اس کے کندھے پر اپنا بازو پھیلا گیا

نکاح ہو چکا ہے ہم دونوں کا الحمدللہ اور ویسے بھی دوسرے کام تو آپ کرتے ہیں میں ایسے گناہوں سے بہت دور ہوں

عالیان مسکراتا بولتا ارین کو اندر تک جھلسا گیا جبکہ باقی سب تو ان دونوں کو بس پریشانی سے دیکھ رہے تھے

کونگریچولیشنز ایک ضعیف بیمار بڑھیا سے شادی کرنے کے لیے

تھینکس ایٹلسٹ میں نے حلال طریقہ تو اپنایا ہے آپ کی طرح شوق میں صورت دیکھ کر حرام طریقے کے زریعے دوزخ کا دروازہ تو نہیں کھولا نہ خود کے لیے

ارین کے جل کر بولنے پر عالیان ایک تیکھی مسکراہٹ سے بولا تو ارین نے اسے گھورا

ویسے زوبی۔۔

بھابھی بھابھی بولو رشتہ مت بھولو اپنا

ارین ابھی بولا ہی تھا کہ اس کے منہ سے زوبیا کا نام سنتے عالیان غصے سے اس کی بات کاٹتے بولا تو ارین خاموش ہوا ربھی تالیہ لاؤنج میں داخل ہوئی

کھانا لگ گیا ہے آ جائیں سب لوگ

تالیہ کی بات سنتے سب لوگ ٹیبل پر آئے تو ارین اور عالیان بھی ٹیبل پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے پھر سب نے ہلکی پھلکی باتوں میں کھانا کھایا کھانے کے بعد ارین آرام کرنے کا بہانہ کرتا اپنے کمرے میں چلا گیا مگر پھر جلد ہی اپنے کمرے سے نکلتا کراچی کی سڑکوں پر گھومنے اور اپنا غصہ قابو کرنے کے لیے نکل پڑا ارین کے جاتے ہی ربینہ نے عالیان کو گھورا

کیا ہوا؟

وہ بڑا بھائی ہے تمہارا ایسے کیسے بات کر سکتے ہو تم

ویسے ہی جیسے میرے بڑے بھائی نے مجھ سے کی

خالہ چھوڑیں جانے دیں پلیز

عالیان کے سوال پر ربینہ غصے سے بولیں تو عالیان نے فوراً جواب دیا جس پر

سنان فوراً بولا تو ربینہ خاموش ہو گئیں پھر سب لوگوں نے چائے پی اور اٹھتے اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے کے غرض سے چلے گئے

ارین آیا نہیں واپس؟

تقریباً ایک گھنٹے کے بعد سب لوگ لاؤنج میں آ کر بیٹھے تو زرمینہ بیگم نے ضبیدہ سے سوال کیا جس پر ضبیدہ نے نفی میں سر ہلایا تو زرمینہ بیگم خاموش ہوئیں تبھی آئزہ کا چیخوں نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا تو سب لوگ بھاگ کر لان میں آئے جہاں سارے بچے کھیل رہے تھے آئزہ کو چیخیں مارتے اور سب بچوں کو پریشان کھڑے اسے دیکھتے سنان اور تالیہ آگے بڑھے تو آئزہ فوراً سے تالیہ کی گود میں چڑھی

بس میرا بچہ کیا ہوا مما کی جان کو کیوں رو رہی ہو

تالیہ کی بات سنتے بھی آئزہ کی چیخیں نہ رکی تو سنان نے پریشانی سے آئزہ کو گود میں لیا اور اسے اپنے سینے سے لگاتا اندر کی طرف بڑھا تو تالیہ بھی پریشانی سے سنان کے پیچھے اندر بڑھی

عائشہ حنان حور روحیل کیا ہوا آئزہ کو؟

عادل کی بات سنتے سب بچوں نے ایک دوسرے کو دیکھا مگر بولے کچھ نہ تو

بہرام گھٹنوں کے بل حور کے سامنے بیٹھا

حور جان کیا ہوا آئزہ کو؟

بہرام کی بات سنتے حور نے رونا شروع کیا تو سب لوگ پریشان ہوئے

بیں لے دان توچھ تر نی دیا بلام تاتو وہ تھدی در دئی(میں نے جان پوچھ کر نہیں

کیا بہرام چاچو وہ خودی گر گئی)

حوریہ کے روتے ہوئے بولنے پر سب لوگ پریشان ہوتے ایک دوسرے کو

دیکھنے لگے

حور جان کہاں گری تھی وہ؟

یہاں(وہاں)

بہرام کے سوال پر حور ایلویرا کے پودے کی طرف اشارہ کرتی بولی تو سب

لوگوں کو آئزہ کا چلانا سمجھ آیا یقیناً ایلویرا کے پودے پر لگے کانٹے آئزہ کو بری

طرح چبھے تھے تبھی تو وہ گلہ پھاڑ کر چلا رہی تھی

نہیں بھیا حور نے اسے دھکہ دیا تھا

نی نان تاتو دھوت بول لے بیں لے دھتا نی دیا تھا(نہیں حنان چاچو جھوٹ بول

رہے میں نے دھکہ نہیں دیا تھا)

حنان کی بات سنتے حور فوراً بولی تو مروا آگے بڑھی کروا کو اپنی طرف آتا دیکھ کر

حور مروا کے تھپڑ سے ڈرتی بہرام کے سینے میں چھپی

بچی ڈر رہی ہے تم سے کہنا کچھ نہ اسے

جانتی ہوں بھائی آپ فکر نہ کریں مگر جو کیا اس کی معافی بھی مانگنی پڑے گی

بہرام حور کو گود میں اٹھاتے بولا تو مروا فوراً بولی اور پھر حور کو بہرام کی گود سے

لینا چاہا تو حور نے بہرام کی شرٹ کو اپنی ننھی مٹھیوں میں دبوچا وہ اچھے سے

جانتی تھی کہ بہرام اسے مروا کی ڈانٹ سے بچا سکتا ہے مروا نے حور کی مٹھیاں

کھولتے اسے بہرام کے گود سے لیا تو حور نے زور زور سے رونا شروع کیا جس پر

مروا اس کا رونا سنے بغیر اسے لیتی سیدھے اپنے کمرے کی ظرف آئی

عادی یار دیکھ بچی کو کہے کچھ نہ

بہرام کی بات سنتے عادل ہاں میں سر ہلاتا مروا کے پیچھے کمرے میں آیا عادل جیسے

ہی کمرے میں داخل ہوا تو حور بھاگ کر عادل کی ٹانگوں کو چپکی

بابا تاؤ مما مالے دی (بابا بچاؤ مما مارے گی)

نہیں مارتی میرے بچے کو بابا بچالیں گے چپ کرو

حور کے روتے ہوئے بولنے پر عادل نے اسے گود میں اٹھاتے اس کی آنسو صاف

کیے اور پھر پیار سے بولا تبھی مروا واشروم سے باہر نکلی

عادل اسے نیچے اتاریں آج میں اس کے ہینڈ کاٹ دونگی آئندہ یہ کسی کو دھکا نہیں

دے سکے گی اتاریں اسے نیچے

مروا جو واشروم سے عادل کی شیونگ کیٹ میں سے بلیڈ نکال کر لائی تھی حور کو

بلیڈ دیکھاتے فوراً بولی تو حور نے چیخیں مارتے مزید رونا شروع کیا اور پھر اپنے

دونوں ہاتھ اپنے اور عادل کے بیچ میں چھپائے

اچھا نہ وہ آئیندہ نہیں کرے گی ایک دفعہ معاف کر دو میری بیٹی کو

نہیں بلکل نہیں اس نے آئزہ کو کتنی زور سے ایلویرا پر دھکہ دیا اسے کانٹے چبھے اسے

کتنا پین ہوا ہوگا اب میں اس کے ہینڈ کاٹوں گی تو اسے پتہ چلے گا

عادل کے مروا کو اشارہ کر کے بولنے پر مروا نے اسے اشارہ کیا جیسے کہہ رہی ہو

صرف ڈرا رہی ہوں اور پھر فوراً بولی تو حور عادل کے سینے میں مزید گھسی

اچھا ایک دفعہ معاف کر دو میری بیٹی کو وہ آئیندہ نہیں کرے گی پلیز

اگر یہ آئزہ سے سوری کرے گی اور پرومس کرے گی کہ یہ آئیندہ کوئی ایسی حرکت

نہیں کرے گی تو میں اسے معاف کرونگی ورنہ نہیں کرونگی

مما پلومس بیں بالانی ترتی اول آئجہ سے شولی بی تلوں دی(مما پرومس میں دوبارہ

نہیں کرتی اور آئزہ سے سوری بھی کرونگی)

عادل کی بات سنتے مروا فوراً بولی تو حور نے مروا کی بات سنتے فوراً جواب دیا تو مروا نے بلیڈ واپس لیجا کر واشروم میں رکھا پھر آتی عادل سے حور کو گود میں لیتی سنان اور تالیہ کے روم کے باہر پہنچی تو عادل بھی اس کے ساتھ ساتھ سنان کے روم کے باہر آیا پھر عادل نے دروازہ ناک کیا تو سنان نے دروازہ کھولا اور ہاتھ کے اشارے ڈے ان دونوں کو اندر آنے کا کہا

بھائی آئزہ کہاں ہے؟

وہ آئزہ کپڑے خراب ہو گئی تھے سارے تالیہ چینج کر رہی ہے بیٹھو تم لوگ

عادل کی بات سنتے سنان فوراً بولا اور پھر انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا تو عادل اور مروا صوفے پر بیٹھے جبکہ حور ابھی بھی مروا کی گود میں بیٹھی تھی پھر تالیہ آئزہ کو لیتی واشروم سے باہر نکلی تو حور نے آئزہ کو دیکھا جو اسے دیکھتی منہ بناتی سنان کی گود میں چڑھی تو مروا نے حور کو اپنی گود سے نیچے اتارتے اسے آئزہ کی طرف جانے کا اشارہ کیا تو حور سنان اور آئزہ کے سامنے آتی کھڑی ہوئی

شولی آئجہ بیں بالا نی ترتی(سوری آئزہ میں دوبارہ نہیں کرتی)

حور کی بات سنتے آئزہ نے سنان کو دیکھا تو سنان نے آئزہ کو گود سے نیچے اترا اور

مسکراتے اسے حور کی طرف جانے کا اشارہ کیا تو آئزہ آگے بڑھتی فوراً حور کے گلے لگی آئزہ کی حرکت پر حور نے بھی مسکراتے اسے گلے لگایا

سوری بھائی حور کی وجہ سے۔۔۔

مروا کیوں شرمندہ کر رہی ہو بھائی کو بچے ہیں ہو جاتا ہے لڑائی جھگڑا

ابھی مروا بولی ہی تھی کہ سنان اس کی بات کاٹتا بولا جس پر مروا ہلکہ سا مسکرائی پھر سنان نے آئزہ کو جبکہ عادل نے حوریہ کو گود میں اٹھایا اور انہیں لیتے نیچے لاؤنج میں آگئے جہاں سب لوگ بیٹھے باتیں کر رہے تھے لاؤنج میں آتے ہی وہ چاروں بھی سب کے ساتھ صوفوں پر بیٹھتے باتوں میں مصروف ہو گئے کہ تبھی ربینہ کو ارین کا کال آیا جسے ربینہ نے فوراً ویسیو کیا

ارین کہاں ہو تم صبح سے میں پریشان ہو رہی ہوں

موم میں ایک میٹنگ کے سلسلے میں حیدرآباد آگیا تھا اور ابھی مجھے آگے سکھر بھی جانا ہے میں ایک ہفتے تک واپس آ جاؤنگا انشاءاللہ آپ اپنا خیال رکھنا

ٹھیک ہے تم بھی خیال رکھنا اللہ حافظ

فون ریسیو کرتے ہی ربینہ پریشانی سے بولی تو ارین نے مسکراتے جواب دیا جس پر ربینہ کچھ پر سکون ہوئیں اور پھر ارین کو اپنا خیال رکھنے کا کہتی فون کاٹ گئی

اور سب کے ساتھ باتوں میں مصروف ہوتیں چائے کے مزے لینے لگیں

آج ارین کے سونے کے بعد آمنہ اور چندہ ادا اور سفا کے کمرے کے باہر آئی اور پھر ان کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا تو سفا نے فوراً دروازہ کھولا آمنہ اور چندہ کو دیکھتے ہی سفا نے انہیں اندر آنے کا اشارہ کیا کمرے میں داخل ہوتے ہی انہوں نے بیڈ اور صوفے کی طرف دیکھا جہاں وفا اور برزم سو رہے تھے

پھر وہ چاروں خاموشی سے چینجنگ روم میں آگئیں

باجی میرا شوہر کہہ رہا ہے کہ ارین سر کی صبح دس بجے کی فلائٹ ہے ان کو ائیرپورٹ چھوڑ کر جب وہ واپس آئیں گے تو آپ لوگوں کو ائیرپورٹ لے جائیں گے آپ لوگ رات رات میں اپنی ساری پیکنگ کر کے الماری میں رکھ لیں تاکہ صبح ہمیں دیر نہ ہو

آمنہ کی بات سنتے ادا اور سفا نے ہاں میں سر ہلایا

میں تو بس دعا کر رہی ہوں ہم دونوں خیریت سے بچوں کے ساتھ اپنے شوہر کے پاس پہنچ جائیں

انشاءاللہ باجی آپ لوگ دیکھنا پہنچ جائیں گے اپنے شوہروں کے پاس

سفا کی بات سنتے چندہ فوراً بولی تو ادا اور آمنہ نے بھی انشاءاللہ کہا اور پھر چندہ اور آمنہ ان کے کمرے سے چلی گئیں ان دونوں کے جاتے ہی سفا نے کمرے کا دروازہ لاک کرتے لائٹس آف کی اور پھر چینجنگ روم کی لائٹ آن کرتے دروازہ کھولا تاکہ باہر سے ان کی کھڑکی کی طرف دیکھنے والے کو یہی لگے کہ وہ دونوں سو چکی ہیں اور پھر ان دونوں نے اپنے اور بچوں کے کپڑے ان بیگز میں ڈالنے شروع کیے جو بیگز ابھی کچھ دیر پہلے آمنہ ان دونوں کو دے کر گئی تھی اور وہ بیگز ان کے کہنے پر ہی آمنہ کے شوہر نے انہیں ارین سے چھپ کر لا کے دیے تھے اپنی ہر چیز کی پیکنگ کرتے ادا اور سفا رات کے دو بجے فارغ ہوئیں اور پھر تھک ہار کر سو گئیں اگلے دن روز کی طرح وہ دونوں صبح فریش ہوتی اپنے اپنے بچوں کو تیار کرتی ڈائننگ ہال میں آئیں جہاں روز کی طرح ارین ان لوگوں کا ناشتے پر ویٹ کر رہا تھا ارین کو دیکھتے ہی وہ لوگ بجھے دل کے ساتھ ٹیبل پر بیٹھتے ناشتہ کرنے لگے پھر ارین بھی ناشتہ کرتا اٹھ کھڑا ہوا اور گھومتا ادا کے پاس آیا

میں آج پاکستان جا رہا ہوں دو ہفتے تک واپس آؤنگا تب تک اپنا خیال رکھنا

شکر ہے جان چھوڑو گے ہماری اب ہم اس گھر میں آرام سے رہیں گے

ارین کی بات سنتے ادا منہ کے ڈیزائن بناتی بولی تو ارین ہلکہ سا مسکرایا

بائے نہیں کہو گی اپنے ارین کو

نیور

ارین کی بات سنتے ادا غصے سے بولی تو ارین نے مسکراتے ان چاروں کو

دیکھا پھر ڈائننگ ہال سے نکلتا سیدھا اپنے کمرے میں گیا اور پانچ منٹ میں

تیار ہوتا لاؤنج میں پہنچا جہاں وہ چاروں ہی صوفوں پر آرام سے بیٹھے لاؤنج

میں لگے دیوار گیر ایل-ای-ڈی پر ڈرامہ دیکھ رہے تھے

یاد رکھنا میں کہیں بھی تم چاروں کو دیکھتا رہوں گا

دروازہ اس طرف ہے بند کر کے جانا

ارین کی بات سنتے ادا ہاتھ سے اشارہ کرتی بولی تو ارین اپنا کوٹ لیتا وہاں

سے چلا گیا جبکہ ارین کے جانے کے بعد بھی وہ چاروں وہاں بیٹھے ٹی وی

دیکھتے رہے آمنہ کا شوہر واپس آتا تو ان چاروں کو لے کر جاتا اس لیے ان

لوگوں نے سوچا اس کے آنے تک کیوں نہ ہم ڈرامہ ہی دیکھ لیں تقریباً ایک

گھنٹے کے بعد آمنہ کا شوہر واپس شاہ ہاؤس پہنچا اور سیدھا لاؤنج میں آیا

میم چلیں

آمنہ کے شوہر کی بات سنتے ادا اور سفا نے ہاں میں سر ہلایا تو دو گارڈز ان کے کمرے سے ان کے بیگز لے آئے اس وقت انہیں اس بات کا سب سے بڑا فائدہ یہ تھا کہ ارین جیٹ میں تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ ابھی کسی بھی قسم کے کیمرہ سے ان کو نہیں دیکھ سکتا تھا اور یہی وقت تھا شاہ ہاؤس سے آزادی پا کر اپنے شوہروں کے پاس واپس لاٹ جانے کا

مما ہم تاں جا لے ایں(مما ہم کہاں جا رہے ہیں؟)

وفا بے بی ہم آپ کے بابا پاس جا رہے ہیں جلدی چلو

وفا کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو وفا خوش ہو گئی اور اس کے ساتھ فوراً باہر پورچ میں آئی

چندہ آمنہ بہت شکریہ ہم تم لوگوں کا احسان زندگی بھر نہیں بھولیں گے

باجی ہم نے کوئی احسان نہیں کیا آپ پر آپ بس خیریت سے پہنچ کر ہمیں اس نمبر پر اطلاع کر دینا کہ آپ اور بچے خیریت سے اپنے شوہر کے پاس پہنچ گئے ہو

ادا چندہ اور آمنہ کو ملتی بولی تو چندہ اسے ایک نمبر پکڑاتے بولی جس پر ادا نے اسے حیرانگی سے دیکھا

یہ کس کا نمبر ہے

یہ میرے بیٹے کا نمبر ہے جی وہ بھی شاہ ہاؤس میں ہی کام کرتا تھا مگر پھر ارین سر نے غصے میں آکر ایک دن اس کی ٹانگ توڑ کر اسے ساری زندگی کے لیے معزور کر دیا آپ فکر نہ کریں وہ ہمارے ساتھ ہے وہ آپ کی مجھ سے بھی بات کروا دے گا اب آپ لوگ جائیں

سفا کا سوال سنتے چندہ اداسی سے بولی اور پھر اپنے آنسو صاف کرتے انہیں جانے کا کہا اور پھر جھک کر وفا اور برزم کو بھی آمنہ اور چندہ نے پیار کیا تو وہ دونوں ہی اپنی اپنی ماں کے ساتھ گاڑی میں بیٹھے

برزم مما چاچی اور اپنی چھوٹی ملکہ کا خیال رکھنا

گاڑی کے شیشے سے جیسے ہی برزم نے باہر دیکھا تو چندہ فوراً بولی جس پر اس نے پریشانی سے ہاں میں سر ہلایا اور پھر ان کی گاڑی فوراً شاہ ہاؤس کے پورچ سے نکل گئی تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ لوگ ائیرپورٹ پہنچ گئے اور پھر آمنہ کے شوہر نے انہیں اپنی حفاظت میں لیجاتے ارین کے پرائیویٹ جیٹ میں بیٹھایا تو پائلٹ اور ائیر ہوسٹس بھی آکر ان سے ملی

باجی میں اب چلتا ہوں اپنا اور بچوں کا خیال رکھنا اور اپنے شوہر کے پاس

پہنچ کر ہمیں فون ضرور کرنا میں آپ چاروں اللہ کے حوالے کرتا ہوں اللہ آپ لوگوں کی حفاظت کرے

آمنہ کے شوہر کی بات سنتے ادا نے اور سفا نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر اس کی آخری بات پر دونوں نے ہی آمین کہا تو آمنہ کا شوہر وہاں سے چلا گیا

آپ لوگوں کو پاکستان کے کس شہر لیجانا ہے

کراچی

پائلٹ کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو پائلٹ ہاں میں سر ہلاتا اپنے کیبن میں چلا گیا جبکہ ائیر ہوسٹس نے آتے ان چاروں کی سیٹ بیلٹ لگائی اور پھر چند ہی لمحوں میں ان کا جہاز پیرس کی سر زمین سے ٹیک آف کر گیا تقریباً دس گھنٹے کی فلائٹ کے بعد ان لوگوں کا جہاز کراچی کی سر زمین پر لینڈ کر گیا اس وقت کراچی میں رات کی تین بج رہے تھے جہاز پوری طرح سے رکنے کے بعد پائلٹ اٹھ کر ان کے پاس آیا

میم ہم لوگ اس وقت کراچی ائیرپورٹ پر ہیں آگے آپ لوگ کیسے جائیں گی؟

ہم باہر سے ٹیکسی لے کر چلے جائیں گے کیونکہ اس وقت ارین بھی پاکستان

پہنچ چکا ہے تو اگر ہم اس کی ٹرانسپورٹ اب یوز کریں گے تو ہو سکتا ہے اسے ہمارے بارے میں پتہ چل جائے

ٹھیک ہے ہم آپ کو ٹیکسی تک چھوڑ کر آئیں گے یہ ہماری زمہ داری ہے

پائلٹ کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو پائلٹ نے جواب دیا جس پر ان دونوں نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں بچوں کو اور اپنے اپنے لیفٹرز کو لیتی جہاز سے نیچے اتری اور پائلٹ کے ساتھ چلتی باہر آئیں جہاں پر ٹیکسی سٹینڈ بنا تھا ٹیکسی سٹینڈ پر پہنچتے ہی پائلٹ اور ان کی طرف متوجہ ہوا

کہاں کی کروانی ہے ٹیکسی؟

510 کلفٹن بلاک فائیو

پائلٹ کے سوال پر ادا فوراً بولی تو پائلٹ نے ہاں میں سر ہلاتے ایک ٹیکسی ڈرائیور کو ایڈریس بتایا جس پر وہ ڈرائیور ایسے جھٹکا کھا کر اٹھا جیسے وہ ایڈریس بہت فیمس ہو

آپ کو بہرام ویلا جانا ہے؟

ڈرائیور کے سوال پر پائلٹ نے ادا کو دیکھا تو ادا نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

ٹھیک ہے بیٹھ جاؤ مگر میں پہلے کہہ رہا ہوں میں تین ہزار لونگا

ٹھیک ہے تم لے لینا چلو ابھی

ادا کے ہاں میں ہلتے سر کو دیکھتے ڈرائیور فوراً بولا تو ادا نے جواب دیا جس پر ڈرائیور نے فوراً ان کا سامان ڈکی میں رکھا اور پھر برزم ڈرائیور کے ساتھ آگے جبکہ وفا سفا اور ادا پیچھے بیٹھی تو ان کی گاڑی ائیرپورٹ سے بہرام ویلا کی طرف نکلی پورے راستے برزم کسی سمجھدار اور ایک زمہ دار بچے کی طرح بیٹھا اپنی ماں چچی اور وفا کی حفاظت کرتا رہا جبکہ پچھلی سیٹ پر وفا سفا کی گود میں سر رکھتی سو چکی تھی جبکہ ادا اور سفا دھڑکتے دل کے ساتھ پورے راستے اپنی اور بچوں کی حفاظت کی دعائیں مانگتی رہیں تقریباً آدھے گھنٹے بعد ان کی گاڑی بہرام ویلا کے آگے رکی تو ڈرائیور نکلتے ڈکی سے سامان نکالنے لگا جبکہ سفا اور ادا بہرام ویلا کی لائٹس آف دیکھتے پہلے تو پریشان ہوئیں پھر ان دونوں کی آنکھوں میں آنسو آئے اور کیوں نہ آتے آخر کو تین سال بعد اپنے گھر لوٹیں تھیں پھر ان دونوں نے فوراً سے ہی اپنے آنسو صاف کیے وفا بھی برزم کے ساتھ کھڑی سامان نکلوانے لگی

بھابھی مجھے لگتا گھر میں کوئی نہیں ہے

کوئی نہ بھی ہو سفا گارڈز تو ہونگے اور وہ پہچانتے ہیں ہم اپنوں آکر محفوظ ہیں

گارڈز خود ہی سب کو بلا لیں گے چلو ابھی اندر

باجی پیسے

سفا کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو سفا نے بھی ہاں میں سر ہلایا تبھی ڈرائیور جو سامان نکال چکا تھا فوراً بولا

جی ایک منٹ بس ہم آپ کو پیسے دیتے ہیں وفا برزم آؤ

ڈرائیور کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو ڈرائیور نے ہاں میں سر ہلایا پھر ادا کے بچوں کو آواز دینے پر وہ دونوں فوراً ان کے پاس آئے تو ادا نے آگے بڑھتے دروازہ کھٹکھٹایا وہ اچھے سے جانتی تھی رات میں بہرام بیل بند کر کے سوتا تھا اسے رات میں بیل کی آواز پسند نہ تھی ادا کے دروازہ بجانے پر یکدم دروازے کے اوپری حصے کی لائٹ آن ہوئی اور پھر ایک گارڈ دروازہ کھولتا باہر آیا اپنے سامنے ادا اور سفا کو دو بچوں کے ساتھ دیکھتے کامران حیران ہوا تبھی ادا آگے بڑھی

کامران سب گھر پر ہیں نہ؟

جی میم گھر پہ ہیں آپ لوگ۔۔۔

کامران ڈرائیور کو تین ہزار دے دو اور سامان اندر کر لو

ادا کے سوال پر کامران پریشانی سے بولا تو ادا اس کی بات کاٹتی بولی اور پھر سفا اور ادا بچوں کو لیتی اندر کی طرف گئیں تو کامران نے ڈرائیور کو پیسے دیتے ان کے لیفٹرز اندر پورچ میں رکھے ادا اور سفا بچوں کو لیتی تیزی سے اندر بڑھیں اور لاؤنج میں پہنچی

لائٹس آن

ادا کی آواز پر لاؤنج میں یکدم روشنی ہوئی تو بچے حیران ہوئے

بلی مما جے تیسے ہوا(بڑی مما یہ کیسے ہوا؟)

وفا یہ لائٹس بڑی مما کی آواز سے آن ہوتی ہیں ابھی آپ چپ رہیے گا اور نہیں بولیے گا

وفا کا سوال سنتے سفا فوراً جواب دیتی بولی تو وفا نے ہاں میں سر ہلایا

بہرام۔۔بہرام

زار۔۔زار

ادا اور سفا کے چلا چلا کر بہرام اور زرخان کو آوازیں دینے پر یکدم بہرام ویلا کی خاموشی میں ان دونوں کی آوازیں گونجیں ادا اور سفا کے روتے اور چلاتے اپنے اپنے شوہروں کو آوازیں دینے پر بہرام ویلا کے سوئے

ہوئے مکینوں کی نیندیں خراب ہوئی اور یکدم سب کی آنکھ کھلی اور دو
عورتوں کو چلا چلا کر بہرام زرخان کو آوازیں دینے پر سب لوگ پریشانی
سے اپنے اپنے کمرے سے باہر نکلے اور پھر ایک دوسرے کو دیکھتے پریشانی
سے اشارہ کیا تبھی زرخان اور بہرام بھی باہر نکلے

ادائے جاں

سفا

اپنے نام لیتی آوازیں سنتے بہرام اور زرخان فوراً بولے تو سب لوگ
حیران ہوئے پھر زرخان اور بہرام لاؤنج میں آتے ٹیرس کی طرف بھاگے
تو باقی سب لوگ بھی ان کے پیچھے بھاگے بچے بھی اپنے ماں باپ کو
بھاگتے دیکھ کر ان کے پیچھے آئے زرخان بھاگتا ٹیرس پر آیا تو لاؤنج میں
کھڑی ادا اور سفا کو کھڑے روتے دیکھ کر حیران ہوا پھر وہ بھاگ کر ٹیرس
کی سیڑھیوں سے نیچے لاؤنج میں آیا تو باقی سب بھی اس کے پیچھے پیچھے لاؤنج
میں پہنچے دائمہ زرمینہ بیگم ربینہ ساجدہ بی بی اور تبسم بھی آوازیں سنتیں اپنے
کمرے سے نکلتی لاؤنج میں آئیں تو ادا اور سفا کو دیکھتے حیران ہوئیں بہرام
اور زرخان کو دیکھتے ادا اور سفا بھاگ کر اپنے اپنے شوہروں کے سینے سے

لگیں تو بہرام اور زرخان کو تین سال بعد اپنے اندر وہ سکون اترتا محسوس ہوا جو تین سال پہلے محسوس ہوا کرتا تھا

ادا سفا کہاں تھیں تم لوگ؟

امی ہمیں خالہ کے بیٹے ارین نے مری سے کیڈنیپ کروایا تھا اور ہم تین سال خالہ کے گھر قید کی زندگی گزارتے رہے

سب کے باری باری ملنے کے بعد تبسم نے سوال کیا تو ادا نے روتے ہوئے سب کے سروں پر بمب پھاڑا

کیا مگر کیوں اس نے کیوں اغواء کروایا؟

وہ ادا بھابھی کو پسند کرتا ہے اور ان سے شادی کرنا چاہتا ہے اس نے تو۔۔

دائمہ کے سوال پر سفا روتے ہوئے بولتی رکی تو زرخان نے اسے دیکھا

اس نے کیا سفا؟

اس نے برزم کو مارنے کی پلیننگ کی تھی مگر میں نے اور بھابھی نے برزم کو بچا لیا

برزم کون ہے؟

زرخان کے سوال پر سفا نے اپنے آنسو صاف کرتے جواب دیا تو سہیل نے سوال داغا

برزم میرا اور بہرام کا بیٹا ہے

سہیل کا سوال سنتے ادا برزم کی طرف اشارہ کرتی بولی تو سب نے بہرام سمیت برزم کو دیکھا جو اس وقت جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا ادا اور سفا کو دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا

یہ تو بلکل بھائی جیسا ہے

بہرام کے کاربن کاپی برزم بہرام خانزادہ کو دیکھ کر زرخان فوراً بولا تو سفا نے ہاں میں سر ہلایا

اس کا مطلب ہمارا بے بی بھی۔۔۔

ہاں ہماری ایک بیٹی ہے وفا زرخان خانزادہ

زرخان کے بات آدھی کر کے چھوڑنے پر سفا مسکراتے وفا کی طرف اشارہ کرتی بولی تو سب نے اس ننھی گڑیا کو دیکھا جو حسن میں آئزہ کو بھی پیچھے چھوڑتی تھی اور جو ہو با ہو زرخان کی کاپی تھی

وفا آپ کو بابا سے ملنا تھا نہ؟

سفا کے سوال پر وفا نے زور و شور سے ہاں میں سر ہلایا

یہ آپ کے بابا ہیں وفا ملو گی نہیں بابا سے اب؟

وفا کے ہاں میں سر ہلانے پر سفا خوشی سے بولی تو وفا کی آنکھیں بابا کا لفظ سنتے چمکیں اور پھر وہ فوراً سفا کے پاس آئی تو زرخان جھکتے وفا کے سامنے بیٹھا پھر وفا نے ایک نظر سفا کو دیکھا تو سفا نے اسے زرخان سے ملنے کا اشارہ کیا جس پر وفا نے آگے بڑھتے اپنا ننھا ہاتھ زرخان کی گال پر رکھا تو زرخان نے مسکراتے اس کا ہاتھ پکڑتے اس پر کس کی اس سے پہلے کہ زرخان وفا کو اپنے سینے سے لگاتا برزم غصے سے آتا وفا کا ہاتھ پکڑتا وفا کو زرخان سے دور کر گیا

برزم یہ کیا کر رہے ہو؟

سی از مائے ملکہ(شی از مائے ملکہ)

ادا کے سوال پر برزم غصے میں زرخان کو دیکھتے بولا تو زرخان نے پریشانی سے سفا کو دیکھا جو خود بھی پریشانی سے برزم کو دیکھ رہی تھی

زم وہ میلے بابا اے(زم وہ میرے بابا ہیں)

وفا جو برزم کی بات سمجھ چکی تھی فوراً بولی تو برزم نے اسے گھورا جس پر

وفا خاموشی سے سر جھکا گئی

برزم چھوڑو وفا کا ہاتھ کیا ہو گیا ہے؟

مما بو شلف میلی اے اور توئی بی میلی ملکہ تے پاش آیا تو میں تھوروں دا نئیں(مما وہ صرف میری ہے اور کوئی بھی میری ملکہ کے پاس آیا تو میں چھوڑوں گا نہیں)

ادا کی بات سنتے برزم غصے سے بولا تو ادا اور سفا کو بھی سمجھ آیا

مگر برزم وہ وفا کے بابا ہیں نہ

تو؟

تم بھی اپنے بابا سے ملو جاؤ میری بیٹی کو اپنے بابا سے ملنے دو

سفا کی بات سنتے برزم ایک آئیبرو اچکاتے بولا تو سفا نے منہ بناتے جواب دیا جس پر برزم نے مسکراتے وفا کا ہاتھ چھوڑا

تھیت اے مل لو(ٹھیک ہے مل لو)

برزم جیسے ہی بولا تو سفا نے مسکراتے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا

وفا بابا سے نہیں ملو گی

سفا کی بات سنتے وفا نے پہلے سفا کو اور پھر برزم کو دیکھا جو کھڑا سفا کو ہی

دیکھ رہا تھا پھر وفا نے فوراً نفی میں سر ہلایا تو سفا نے ادا کو دیکھا جو کندھے اچکا گئی پھر کافی دیر ایک دوسرے سے باتیں کرنے اور ادا اور سفا کو گھر میں ہوئے نئے لوگوں کی اینٹریوں کو بتانے کے بعد سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں سونے آگئے ادا بھی برزم کو گود اٹھاتی بہرام کے ساتھ چلتی اپنے کمرے میں آئی تو اپنا کمرا تین سال بعد دوبارہ دیکھتے ادا کی آنکھیں نم ہوئیں

مما ادر آپ لوئی اب تو میں دھر چھول تے تلا داؤں دا(مما اگر آپ روئی اب تو میں گھر چھوڑ کے چلا جاؤں گا)

نہیں میں تو نہیں رو رہی

ادا کی آنکھوں کو ایک بار پھر برسنے کے لیے تیار دیکھ کر برزم نے دھمکی دی تو ادا نے فوراً آنسو صاف کیے جبکہ اپنے بیٹے کی دھمکی کا اپنی ضدی بیوی پر اثر ہوتے دیکھ کر بہرام نے ہنسی دبائی تو ادا فوراً بولی جس پر برزم نے ہاں میں سر ہلایا تو ادا نے اسے صوفے پر بیٹھایا جس پر وہ فوراً صوفے سے اترتا اپنے شوز کھولتا اپنے پاؤں کو شوز سے آزاد کر گیا اور پھر شوز لیجاتے کمرے کے دروازے کے پاس رکھے تو بہرام نے داد دینے کے انداز میں آئیبرو اچکائی پھر برزم آتا ادا کے پاس زمین پر بیٹھا اور اس

نے اپنی ماں کے پاؤں کو بھی جوتوں سے آزادی بخشی اور جوتی لیجاتے اپنے شوز کے ساتھ رکھی تو ادا فوراً کھڑی ہوئی

میں فریش ہو کر آتی ہوں بہرام پھر ہم ڈھیر ساری باتین کریں گے

ٹھیک ہے جانِ بہرام میں آپ کا ویٹ کر رہا ہوں

ادا کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو ادا نے منہ بنایا

آپ کو پتہ ہے بہرام میرے کان یہ لفظ سننے کے لیے ترس گئے تھے

ادا کی بات سنتے بہرام نے مسکراتے اسے سینے سے لگایا پھر ادا فوراً سے دور ہوتی بھاگ کر واشروم میں گھسی تو پیچھے کمرے میں برزم اور بہرام بچے بہرام خاموشی سے جاتا بیڈ پر بیٹھا جبکہ برزم پورے کمرے میں گھومتا کمرے کا جائزہ لینے لگا تقریباً پانچ منٹ بعد ادا چینج کر کے فریش ہوتی باہر آئی اور پھر اس نے جلدی سے برزم کو نائٹ سوٹ پہنایا اور اسے لیتی بیڈ پر آتی بیٹھی تو بہرام نے برزم کو پکڑتے اس کے گال پر کس کیا تو برزم نے اسے گھورتے اپنا گال صاف کیا تو ادا نے قہقہ لگایا پھر برزم فوراً اپنی ماں کے اوپر چڑھتا بہرام کو گھورتا سو گیا جبکہ ادا اور بہرام ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے سفا وفا اور زرخان جب کمرے میں آئے تو سفا نے وفا

کو بیڈ پر بیٹھایا اور اس کے کپڑے نکالتے اسے واشروم لے گئی تقریباً دس منٹ کے بعد سفا اپنے اور وفا کے کپڑے بدلتی وفا کو گود میں اٹھاتی باہر نکلی اور اسے لاتی بیڈ پر بیٹھاتے اس کے بال کھولنے لگی تو وفا نے زرخان کو دیکھا جس پر زرخان ہلکہ سا مسکرایا

مما

جی مما کی جان

تا بابا تو تسی ترنا دندی بات ہوتی اے(کیا بابا کو کسی کرنا گندی بات ہوتی ہے؟)

وفا کے سفا کو بلانے پر سفا پیار سے بولی تو وفا پوری سفا کی طرف مڑی اور پھر سوال داغا

نہیں مما کی جان بابا کو کسی کرنا ہگی کرنا گندی بات نہیں ہوتی وہ تو بابا ہیں آپ کے آپ انہیں کسی بھی کر سکتی ہیں ہگی بھی کر سکتی ہیں اور جیسے آپ مما ساتھ سوتی ہیں نہ ویسے آپ بابا ساتھ سو بھی سکتی ہیں لیکن تب تک جب تک آپ بڑی نہیں ہو جاتی

سفا کا جواب سنتے وفا فوراً سیدھی ہو کر واپس بیٹھی تو سفا نے اس کی

لوز سی پونی بنائی وفا کو سر جھکائے اداس بیٹھا دیکھ کر سفا فوراً سمجھ گئی کہ

وفا کیوں اداس ہے پھر وہ ہلکہ سا سفا کے کان کے پاس جھکی

وفا ابھی تو صرف بابا مما اور وفا بے بی روم میں ہیں نہ

سفا کی بات سنتے وفا نے اسے دیکھتے ہاں میں سر ہلایا

تو آپ بابا کو ڈھیر ساری کسی اور ہگی کر لیں یہ بابا مما اور وفا کا پرومس ہو گا

کوئی بھی یہ بات برزم کو نہیں بتائے گا

شتی (سچی؟)

ہاں میری جان سچی

جیتھے راپھیا ترتی تھی اپنے بابا تو ویتھے بی (جیسے رافیا کرتی تھی اپنے بابا کو

ویسے بھی؟)

سفا کی بات سنتے وفا خوشی سے چلائی تو زرخان بھی مسکرانے لگا تبھی سفا

نے جواب دیا تو وفا کچھ سوچتی فوراً بولی جس پر سفا کو یہ تو نہ پتہ تھا وہ کس

چیز کی بات کر رہی ہے مگر پھر بھی سفا نے ہاں میں سر ہلایا تو وفا نے زرخان

کو دیکھا جس پر زرخان نے فوراً اپنی دونوں باہیں کھولی تو وفا فوراً سے زرخان

کے سینے کو لگی اور پھر اس نے اپنے ننھے ہاتھوں کا ہار زرخان کی گردن میں

ڈالتی زرخان کے گال پر کس کی تو زرخان نے بھی اپنی بیٹی پر اپنی ساری محبتیں نچھاور کیں

بس بس ساری کسی آپ وفا کو دے دیں گے مجھے کچھ نہیں دیں گے؟

سفا کی بات سنتے وفا نے فوراً زرخان کو دیکھا تو زرخان ہلکہ سا مسکرایا

بلکل بھی نہیں میں اپنی ساری کسی اپنی بے بی کو دونگا مما کو کچھ بھی نہیں ملے گا

زرخان کی بات سنتے وفا گھٹنوں کے بل بیڈ پر کھڑی ہوتی سفا کو منہ چڑھاتی ایک بار پھر زرخان کے ساتھ لگی تو زرخان نے فوراً وفا کو پیار کیا

وفا چلو اب سو جاؤ بہت رات ہو گئی ہے

تھیت اے میں بابا سات سوؤں دی(ٹھیک ہے میں بابا ساتھ سوؤں گی)

سفا کی بات سنتے وفا فوراً بولی تو سفا نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر اسے فیڈر بنا کر دیا تو وفا فیڈر پکڑتی فوراً زرخان کے پاس آئی جس پر زرخان بیڈ پر لیٹتا اسے اپنے بازو پر لیٹا گیا تو وفا نے فیڈر پینا شروع کیا فیڈر ختم ہوتے ہی وفا زرخان کی طرف مڑی اور پھر زرخان کے اوپر چڑھتی اس کے سینے پر سر رکھتی جلد سو گئی وفا کے سونے کے بعد سفا کے کہنے پر زرخان نے اسے

بیڈ پر لیٹایا اور پھر خود بھی سفا اور زرخان لیٹتے فوراً نیند کی وادیوں میں کھو گئے سچ کہتے ہیں صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے سفا زرخان ادا اور بہرام چاروں کو ہی آج ان کے صبر کا پھل مل چکا تھا اور اب وہ چاروں ایک دوسرے کے ساتھ جلد ایک نئ زندگی کی شروعات کرنے جا رہے تھے

آج صبح جب سب لوگ ناشتے کی ٹیبل پر آئے تو زرمینہ بیگم اپنے بچوں کو ایک بار پھر ایک ساتھ دیکھتی انتہاء کی خوش تھیں ربینہ اور عالیان آج ناشتے کی ٹیبل پر نہیں آئے تھے زوبیا بھی اپنی خراب طبیعت کے باعث اپنے کمرے میں ہی موجود دوائیوں کے زیرِ اثر سو رہی تھی ٹیبل پر عالیان اور ربینہ کو نہ دیکھتے زرمینہ بیگم پریشان ہوئی

ضبیدہ ربینہ اور عالیان نہیں اٹھے

وہ میم انہوں نے کہا ہے کہ آج وہ دونوں اپنا ناشتہ ربینہ باجی کے کمرے میں ہی کریں گے

زرمینہ بیگم کی بات سنتے ضبیدہ فوراً بولی تو سب لوگ پریشان ہوئے پھر دائمہ اور زرمینہ بیگم اٹھتی ربینہ کے کمرے میں آئیں جہاں عالیان اور ربینہ خاموشی

سے بیٹھے تھے دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ دونوں فوراً دروازے کی طرف متوجہ ہوئے اپنے سامنے دائمہ اور زرمینہ بیگم کو دیکھتے ان دونوں نے پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھا

ربینہ عالیان تم دونوں نیچے کیوں نہیں آئے ناشتہ کرنے؟

خالہ ہم کس منہ سے نیچے آتے ادا بھابھی اور سفا بھابھی تین سال تک ارین کی قید میں رہی ہیں ہم کس منہ سے ان کے سامنے جائیں

جو منہ ہے نہ تمہارے اسی ڈے چلے جاؤ عجیب پاگل ہو اٹھو چلو نیچے سب ویٹ کر رہے ہیں ناشتے پر

زرمینہ بیگم کی بات سنتے عالیان سر جھکاتے بولا تو دائمہ غصے سے بولیں جس پر عالیان ہلکہ سا مسکرایا تو دائمہ نے اسے گھورا جس پر عالیان دونوں کان پکڑتا خاموشی سے ربینہ زرمینہ بیگم اور دائمہ کے ساتھ نیچے ناشتے کی ٹیبل پر آیا اور پھر اس نے سب کے ساتھ ملتے ناشتہ کیا

بہرام مجھے اپنا فون دیں مجھے ایک کال کرنی ہے

ناشتہ کر کے جیسے ہی سب لوگ لاؤنج میں آئے تو ادا فوراً بولی جس پر بہرام نے ہاں میں سر ہلاتے جیب سے فون نکالتے ادا کو دیا تو ادا فون لیتی لان میں

آئی اور پھر اس نے چندہ کے دیے گئے نمبر پر فون ملایا جو چند گھنٹیوں کے بعد

اٹھا لیا گیا

ہیلو؟

ہیلو چندہ بات کر رہی ہو

جی آپ ادا باجی بات کر رہی ہو نہ؟

فون سے ایک ادھیڑ عمر عورت کی آواز سنتے ادا فوراً بولی تو چندہ نے پریشانی

سے جواب دیا جس پر ادا ہلکہ سا مسکرائی

جی میں ادا بات کر رہی ہوں میں اور سفا ہمارے بچوں کے ساتھ صحیح

سلامت اپنے شوہروں کے پاس پہنچ گئے ہیں الحمدللہ

شکر الحمدللہ

آپ آمنہ اور اس کے شوہر کو بھی بتا دینا

ادا کی بات سنتے چندہ فوراً بولی تو ادا نے مسکراتے جواب دیا

جی جی باجی میں ان کو بتا دونگی آپ اپنا اور بچوں کا خیال رکھنا اللہ حافظ

ادا کی بات سنتے چندہ فوراً بولی تو ادا نے بھی فون کاٹا پھر وہ اٹھتی لاؤنج میں

آتی سب کے ساتھ بیٹھی اور اس نے بہرام کا فون بھی اسے واپس کیا

بابا ٹوچی ٹوچی (بابا کوچی کوچی)

وفا جو صبح سے زرخان کی گود سے ایک منٹ کے لیے نہیں اتری تھی زور سے زرخان کے گال کھینچتی بولی تو سب نے قہقہ لگایا تبھی روحیل آئزہ اور حوریہ آتے زرخان کے پاس کھڑے ہوئے

تاتو جے تون سے (چاچو یہ کون ہے؟)

روحیل جیسے آئزہ آپ کی بہن ہے ایسے یہ بھی آپ کی بہن ہے وفا اور یہ میری بیٹی ہے

باؤ سی از سو پیٹی (واؤ شی از سو پریٹی)

حوریہ کے سوال پر زرخان فوراً بولا تو روحیل نے چمکتی آنکھوں سے جواب دیا جس پر حوریہ اور وفا دونوں کا منہ بنا جبکہ برزم غصے سے آتا روحیل کے سامنے سینے پر ہاتھ باندھتے کھڑا ہوا تو روحیل اسے دیکھتے حیران ہوا

باؤ جے تو بلام ماموں دیسا اے (واؤ یہ تو بہرام ماموں جیسا ہے)

ہاں کیونکہ یہ آپ کے بہرام ماموں کا بیٹا ہے

روحیل کے حیرانگی سے پوری آنکھیں کھول کے بولنے پر تالیہ فوراً بولی تو حوریہ آئزہ اور روحیل خوش ہوئے جبکہ برزم ابھی تک اسے گھسے سے گھور رہا تھا اور

وفا ان سب پر مٹی ڈالتی اپنے باپ کے گال کھینچنے میں مگن تھی

ماموں اتھ تو توئی متھلا اے(ماموں اس کو کوئی مسئلہ ہے؟)

مطلب؟

جے مدھے ایتھے توں دیتھ را اے(یہ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہا ہے؟)

روحیل کی بات سنتے بہرام پریشانی سے بولا تو روحیل برزم کی طرف اشارہ کرتا بولا جس پر سب نے اپنی ہنسی دبائی

تھولو اشے جار ماموں اپی بیتی تھے ملاؤ(چھوڑو اسے زار ماموں اپنی بیٹی سے ملواؤ)

روحیل کی بات سنتے زرخان نے وفا کو اپنی گود سے اتارتے زمین پر حوریہ آئزہ اور روحیل کے سامنے کھڑا کیا تو وفا ہلکہ سا مسکرائی

میلا لام اولیا اے اور جار تاتو مدھے تلیل تہتے اے(میرا نام حوریہ ہے اور زار چاچو مجھے چڑیل کہتے ہیں)

میلا لام آئدہ اے اول میں جار ماموں تی پری بےبی اوں(میرا نام آئزہ ہے اور میں زار ماموں کی پری بےبی ہوں)

وفا کے مسکرانے پر حوریہ آگے بڑھتی بولی تو وفا نے اس کی بات سنتے اپنے

سارے دانتوں کی نمائش کی پھر آئزہ آگے بڑھتی بولی تو آئزہ کی بات سنتے وفا نے منہ بناتے زرخان کو غصے سے گھورا جس پر سب نے قہقہ لگایا تبھی روحیل آگے بڑھا

میلا لام لویل اے اول تمالا لام تا اے(میرا نام روحیل ہے اور تمہارا نام کیا ہے؟)

میلا نام برزم بہرام خانزادہ اے(میرا نام برزم بہرام خانزادہ ہے)

روحیل کے آگے بڑھنے اور پھر سوال کونے پر برزم وفا اور روحیل کے بیچ میں آتا غصے سے بولا تو روحیل نے منہ بنایا جس پر وفا نے اپنے منہ پر اپنا ننھا ہاتھ رکھتے اپنی ہنسی دبائی تو سب لوگ ان پانچوں کو دیکھتے مسکرائے وفا اور برزم دونوں ہی آئزہ روحیل اور حوریہ سے ایک سال بڑے تھے اس لیے ان دونوں کی زبان ان تینوں کی نسبت کافی صاف تھی روحیل نے منہ بناتے پہلے برزم کو دیکھا اور پھر غصے میں برزم کو ہاتھ سے ہٹاتا وفا کی طرف بڑھا

میلا نام وفا زرخان خانزادہ اے(میرا نام وفا زرخان خانزادہ ہے)

تم بوت پالی او(تم بہت پیاری ہو)

روحیل کو اپنی طرف آتا دیکھ کر وفا مسکراتے بولی تو روحیل نے فوراً جواب دیا

جبکہ آئزہ اور حوریہ نے ہاں میں سر ہلاتے اس کی بات کی تصدیق کی تو وفا اپنی تعریف سنتے مسکرائی تبھی روحیل مزید آگے بڑھا اور اس نے وفا کے گال پر پڑتے ڈمپل پر اپنی ننھی انگلی رکھی تو وفا نے بھی حیرانگی سے اسے دیکھا جبکہ برزم کی یہ آخری حد تھی اسے تو وفا کے قریب اس کا سگا باپ بھی برادشت نہیں تھا تو روحیل پھر کسی کھیت کی مولی تھا وفا کے ڈمپل پر روحیل انگلی رکھتا اس کے پھولے گال کو دباتا مسکرایا تو برزم نے مڑتے اس کا ہاتھ وفا کے گال سے دور کیا جس پر روحیل نے اسے گھورتے واپس انگلی بڑھائی تو برزم نے روحیل کے پاؤں پر اپنا پاؤں زور سے مارا جس پر روحیل نے چیخیں مار کر رونا شروع کیا تو برزم نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے اس کا چلا کر رونا بند کیا

نیبر تچ مائے گرل(نیور ٹچ مائے گرل)

برزم کی بات سنتے روحیل اپنا منہ چھڑاتا مزید چیخیں مار کر رویا تو سہیل نے روحیل کو گود میں اٹھایا

او میرے ٹھرکی بچے رونے کی کیا ضرورت ہے پہلے باز آ جاتا مار نہ پڑتی تجھے سہیل ہنستا روحیل کو چپ کرواتا بولا تو سب نے قہقہ لگایا جبکہ وفا اور ادا مسلسل برزم کو گھور رہی تھیں

واٹ؟

زم آپ لے لویل تو توں مالا(زم آپ نے روحیل کو کیوں مارا؟)

تھیت اے آئندہ نی مالتا لیتن تم بی آپلے بابا پاش نی داؤ دی دیسے میں نی داتا (ٹھیک ہے آئندہ نہیں مارتا لیکن تم بھی اپنے بابا پاس نہیں جاؤ گی جیسے میں نہیں جاتا)

وفا اور ادا کے گھورنے پر برزم فوراً بولا تو وفا اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتی بولی جس پر برزم نے فوراً جواب دیا تو وفا غصے سے زرخان کی گود میں واپس چڑھی ایک وہی تو تھی جو برزم بہرام خانزادہ سے پنگے لیتی تھی اور اپنے دل کے ہاتھوں مجبور برزم اسے کچھ کہہ بھی نہیں پاتا تھا وفا کی اس حرکت پر برزم نے اسے گھورا تو وفا ہلکہ سا آگے جھکتی برزم کو کندھے سے پکڑتی اس کا منہ دوسری طرف موڑ گئی جس پر سب نے اپنی ہنسی دبائی جبکہ روحیل وفا کی اس حرکت پر اپنا رونا بھولتا مسکراتا برزم کو دیکھنے لگا تو برزم غصے سے واپس پلٹا اپنے سامنے زرخان کو وفا کے گال پر کس کرتے دیکھ کر برزم غصے سے تن فن کرتا وہاں سے چلا گیا جبکہ برزم کی اس حرکت پر سب نے قہقہ لگایا

وفا بے بی مت لیا کرو میرے اکڑو سے پنگے

بلی مما دیتھنا آپ آپ تے اترو تو تھوروں دی نی میں دسے میں لید ہوتا دائے دا (بڑی مما دیکھنا آپ آپ کے اکڑو کو چھوڑوں گی نہیں میں غصے میں ریڈ ہوتا جائے گا)

پھر وہ تم سے ناراض ہوگیا تو کیا کرو گی شادی کس سے کرو گی؟

ادا کی بات سنتے وفا اپنے دونوں گھٹنوں پر کھڑی ہوتی بولی تو ادا نے مسکراتے سوال داغا

میں لویل سے تر لو دی(میں روحیل سے کر لونگی)

ہیں بلکل نہیں مجھے برزم ہی میرا داماد چاہیئے اور ویسے بھی سہیل بھائی نے کونسا ہم سے رشتہ مانگا ہے

تو میں مانگ لیتا ہوں اپنے روحیل کے لیے تمہاری وفا کا ہاتھ دے دو

ادا کے سوال پر وفا فوراً بولی تو سفا نے پریشانی سے جواب دیا جس پر سہیل مسکراتے بولا تو سفا نے نفی میں سر ہلایا تبھی برزم لاؤنج میں واپس آیا

بابا آپ ابی شویل تاتو تو تچھ نہ تہو دب میں بلی او داؤ دی تو پھل دیتھوں دی ادر زم مدھے جادا تنگ ترے دے تو میں لویل سے تادی تر لوں دی(بابا آپ ابھی سہیل چاچو کو کچھ نہ کہو جب میں بڑی ہو جاؤنگی تو پھر دیکھوں گی

اگر زم مجھے زیادہ تنگ کریں گے تو میں روحیل سے شادی کر لونگی)

برزم کو لاؤنج میں آتا دیکھ کر وفا جان بوجھ کر معصوم شکل بناتے بولی تو

سب نے اپنی ہنسی دبائی جبکہ برزم سب کو اگنور کرتا سیدھا ادا کے پاس

آیا اور اس کے سامنے کھڑا ہوا

مدھے تھادی ترنی اے(مجھے شادی کرنی ہے)

ادا جو مزے سے چائے پیتی وفا کی باتیں سنتی مسکرا رہی تھی برزم کی بات

سنتے جھٹکا کھاتی اس کی طرف متوجہ ہوئی

برزم بیٹے ابھی آپ بہت چھوٹے ہیں شادی کے لیے

تو اینڈیجمینت تر دو(تو انگیجمینٹ کر دو)

برزم کی بات پر ادا کو صدمے میں جاتا دیکھ کر بہرام فوراً بولا تو برزم نے

کندھے اچکاتے جواب دیا جس پر بہرام نے ہاں میں سر ہلایا

ٹھیک ہے پھر زرخان میں۔۔۔

زردان نی عادل ماموں تھے ماندو رستہ(زرخان نہیں عادل ماموں سے مانگو

رشتہ)

بہرام ہاں میں سر ہلاتا ابھی بولا ہی تھا کہ برزم اس کی بات کاٹتے بولا جس پر

وفا کی پوری کی پوری آنکھیں کھلی جبکہ لاؤنج میں بیٹھے باقی سب لوگ بھی حیران ہوئے پھر وفا غصے سے زرخان کی گود سے نیچے اترتی آ کر برزم کے سامنے کھڑی ہوئی تو برزم اسے اگنور کرتا حوریہ کا ہاتھ پکڑتا بہرام کے سامنے آیا جس پر وفا نے غصے سے چیخیں مارتے رونا شروع کیا اسے بھی کہاں برداشت تھا کہ اس کے زم کے پاس اس کے سوا کوئی اور لڑکی جائے

وفا کو روتے دیکھ کر برزم نے سفا کو اشارہ کیا تو سفا نے وفا کو آگے بڑھتے گود اٹھانا چاہا جس پر وفا مزید چیخیں مارتی خود کو چھڑا گئی تو برزم نے ایک گہری سانس لی

لونا بند ترو میں نی تر راتسی سے سادی(رونا بند کرو میں نہیں کر رہا کسی سے شادی)

برزم کی بات سنتے وفا نے چیخیں مارتے باہر کو دوڑ لگائی تو برزم نے سفا کو دیکھا جس پر سفا نے کندھے اچکائے

آپ کو پتہ ہے نہ برزم وہ آپ کے سوا کسی کی نہیں سنے گی اب جاؤ اسے لے کر آؤ

میم وہ باہر وفا اپنا سر دیوار میں مار رہی ہے

ادا کی بات سنتے برزم نے ہاں میں سر ہلایا تبھی رضیہ پریشانی سے آتی بولی

جس پر سب لوگ ہی حیران ہوتے پریشانی سے لان میں آئے جہاں وفا

ایک دیوار کے پاس کھڑی روتی اپنا سر مار رہی تھی وفا کی یہ حرکت دیکھتے

برزم بھاگ کر وفا کے پاس گیا اور اسے روکا تو وفا اسے غصے میں خود سے

دور کرتی بھاگ کر آتی زرخان کی گود میں چڑھی

یہ سب کیا تھا؟

وفا کو جب برزم پر شدید غصہ آتا ہے تو وہ اپنا غصہ ایسے ہی نکالتی ہے

زرخان کے سوال پر سفا فوراً بولی تو سب نے سکون کا سانس لیا

وفا بےبی دیکھو زم بلا رہا ہے آپ کو

نی تروں دی بات زم دندا اے(نہیں کروں گی بات زم گندا ہے)

سفا کی بات سنتے وفا چلاتے بولی تو زرخان زمین پر آلتی پالتی مارتا اپنی بیٹی

کو گود میں بیٹھا گیا جبکہ سفا بھی پریشانی سے اس کے پاس بیٹھی

ایسے نہیں کہتے وفا برزم تو اتنا اچھا ہے وہ آپ کا کتنا خیال رکھتا ہے

نی زم دندا اے بابا زم نے حول تا ہاتھ پترہ وہ دندا اے(نہیں زم گندا ہے

بابا زم نے حور کا ہاتھ پکڑا وہ گندا ہے)

سفا کی بات سنتے وفا چلاتے زرخان کو دیکھتے بولی تو زرخان نے پریشانی سے سفا کو دیکھا تبھی برزم آگے بڑھا

شولی ملکہ آئندہ نی ترتا(سوری ملکہ آئندہ نہیں کرتا)

برزم کی بات سنتے وفا نے برزم کو دیکھا تو برزم فوراً آگے بڑھا

نی بابا تاؤ(نہیں بابا بچاؤ)

وفا کیا ہو گیا میرا بچہ؟

مما زم دندا اے ایتھے بولو مدھے ہیند نی دائے(مما زم گندا ہے اسے بولو مجھے ہینڈ نہیں لگائے)

برزم کو اپنی طرف آتا دیکھ کر وفا زرخان کو مزید چپکتی بولی تو سفا نے پریشانی سے سوال کیا جس پر وفا نے فوراً جواب دیا

پیلے داؤ ہیند واش ترو آپ دندے او(پہلے جاؤ ہینڈ واش کرو آپ گندے ہو)

وفا کی بات سنتے برزم بھاگ کر اندر گیا اور ہاتھ دھو کر آیا تو وفا نے اسے وہیں رکنے کا اشارہ کیا

مما دیتھو زم نے ہیند اتھے تشے دھوئے(مما دیکھو زم نے ہینڈ اچھے سے دھوئے)

ہاں جی دھو لیے ہیں

وفا کی بات سنتے سفا نے پہلے وفا کو گھورا پھر آگے بڑھتی برزم کے ہاتھ دیکھتی

بولی تو برزم فوراً آگے بڑھا جس پر وفا نے منہ بناتے منہ پھیرا

اتھا شولی مان داؤ اب (اچھا سوری مان جاؤ اب)

نی (نہیں)

پلیز

برزم کی بات سنتے وفا نخرے دیکھاتی بولی تو برزم نے پھر سے جواب دیا

جس پر ادا کچھ سوچنے کی ایکٹنگ کرنے لگی

مدھے تھی ائشیم تھانی (مجھے تھری آئسکریم کھانی)

اوتے (اوکے)

وفا کی بات سنتے برزم نے فوراً ہامی بھری تو وفا خوش ہو گئی پھر اس نے

اپنے آنسو صاف کیے اور اٹھتی سیدھی بہرام کے پاس آئی

بلے بابا مدھے تھی ائشیم تھانی (بڑے بابا مجھے تھری آئسکریم کھانی)

جو حکم میم آپ کا

وفا کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو وفا خوش ہو گئی پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد

سب نے آئسکریم پارلر سے آئسکریم کھائی اور گھر آ گئے جبکہ زرخان کسی کام کے سلسلے میں آئسکریم پارلر سے سیدھا اپنے کام کے لیے چلا گیا

آج شکنتلا بائی کو پولیس نے آزاد کر دیا تھا اور وہ ایک بار پھر سے واپس اپنے کوٹھے پر آتی اپنا دھندا ایک بار پھر چالو کر چکی تھی مگر اس بار وہ خانزادہ فیملی سے بدلہ لینے کا ارادہ رکھتی تھی آخر کو ان کی وجہ سے اسے کتنا نقصان ہوا تھا اسے اپنی کچھ لڑکیاں سستے داموں بیچنی پڑیں تھیں تاکہ وہ پولیس کے چنگل سے بچ جائے اور کتنے ہی دن کوٹھا بند رہنے کی وجہ سے کسٹمرز خراب ہوئے تھے ان سب چیزوں کی وصولی وہ ادا بہرام خانزادہ سے کرنے والی تھی مگر اس بار اسے کسی کے بستر کی زینت بنا کر نہیں بلکہ اسے بیوہ کر کے لیکن اس سب میں وہ یہ بات بھول ہی گئی تھی کہ اپنے شوہر کے خلاف غلط الفاظ استعمال کرنے پر اور اپنی عزت بچانے پر اس نے نہ صرف دو خون کیے تھے بلکہ ایک اپکمینگ وزیراعظم کے سر میں لوہے کا جگ مار کر اسے ہوسپیٹل بھی پہنچایا تھا ادا سے وصولی کب اور کیسے کرنی ہے اس بات کا پلین بنانے لگی

آج جب زرخان کام سے واپس آیا تو وفا بھاگ کر اس کے پاس آئی اور اس کی گود میں چڑھی جس پر زرخان نے اسے مسکراتے گود میں اٹھایا پھر اسے واپس زمین پر کھڑا کرتا اس کے سامنے زمین پر بیٹھا

دیکھو بابا اپنی بیٹی کے لیے کیا لائے ہیں

ڈول ہاؤس

زرخان کی بات سنتے ہی وفا پریشان ہوئی مگر جیسے ہی زرخان نے وہ گفٹ شوپنگ بیگ سے باہر نکالا تو وفا خوش ہوتی چلاتے بولی جس پر زرخان نے مسکراتے اسے باکس سے باہر نکالا تو وفا اس کی چھوٹی چھوٹی چیزیں چھوٹا سا بیڈ ڈریسنگ اور دوسری چیزیں دیکھ کر انتہاء کی خوش ہوئی وہ ایسا ڈول ہاؤس کب سے لینا چاہتی تھی مگر ارین کی سختیوں نے اسے کبھی وہ ڈول ہاؤس نہ لے کر دیا تھا آج اپنی خواہش پوری ہوتے دیکھ کر وفا تو خوش تھی مگر زرخان اپنی بیٹی کی خوشی دیکھتا مزید خوش تھا مگر وفا اس ڈول ہاؤس سے کھیلنے لگی تو زرخان اٹھتا سفا کے پاس آیا

کیا ہوا سفا جان رو کیوں رہی ہو؟

یہ تو خوشی کے آنسو ہیں زار آپ کو پتہ ہے ہماری بیٹی جب سے دو سال کی ہوئی ہے تب سے وہ ایسا ہی ڈول ہاؤس مجھ سے مانگتی آئی ہے مگر ارین کی سختیوں نے کبھی لینے نہیں دیا آج وفا کی خواہش پوری ہوتے دیکھ کر میں بہت خوش ہوں

سفا کی آنکھوں سے آنسو آتا دیکھ کر زرخان پریشانی سے بولا تو سفا نے مسکراتے آنسو صاف کرتی بولی تبھی ان کے کمرے کا دروازہ ناک ہوا اور پھر دو منٹ بعد ہی برزم کمرے میں داخل ہوا

زم دیتھیں بابا نے مدھے ڈول ہاؤس لے تر دیا ہے(زم دیکھیں بابا نے مجھے ڈول ہاؤس لے کر دیا ہے)

وفا کی بات سنتے برزم بھی اس کے ساتھ بیٹھتا ڈول ہاؤس سے کھیلنے لگا

سفا اور برزم ڈول ہاؤس سے کھیل رہے تھے جب حوریہ آیزہ اور روحیل ان کے کمرے میں داخل ہوئے ان دونوں کو ڈول ہاؤس سے کھیلتا دیکھ کر حور اور آئزہ بھی بھاگ کر جاتی اپنا اپنا ڈول ہاؤس لے آئیں سب بچوں کو ایک ساتھ کھیلتے دیکھ کر زرخان اور سفا مسکراتے نیچے لاؤنج میں آگئے جہاں

سب لوگ بیٹھے باتوں میں مصروف تھے سفا اور زرخان جیسے ہی بیٹھے تو ادا نے فوراً ان دونوں کو چائے دی جسے ان دونوں نے مسکراتے پکڑا

واہ شہزادی آپ کے ہاتھ کی چائے پینے کو ترس گیا تھا میں

ہاں گرمیاں سردیاں کافی پینے والے شخص کو تم نے ہی چائے پر لگایا ہے

ادا یہ اتنی کافی پیتا تھا کہ اسے دیکھ کر مجھے الجھن ہوتی تھی

چائے کا سیپ لیتے ہی زرخان فوراً بولا تو زرمینہ بیگم نے مسکراتے جواب دیا جس پر سب لوگوں نے قہقہ لگایا تبھی عالیان پریشانی سے لاؤنج میں داخل ہوا اور سیدھا ربینہ کے پاس آیا

کیا ہوا عالیان سب خیریت؟

ما آج صبح سے ہی میرا دل بہت گھبرا رہا ہے یوں جیسے کچھ غلط ہونے والا ہے یا انجانے میں کچھ غلط کر دیا ہے میں نے بہت دل گھبرا رہا ہے

ربینہ کے سوال پر عالیان ربینہ کے گود میں سر رکھتا صوفے پر لیٹتا بولا تو ربینہ نے پریشانی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تبھی ادا اٹھ کر چائے کا کپ لیتی عالیان کے پاس آئی

عالیان بھائی آپ چائے پی لیں آپ کو اچھا لگے گا

ادا کی بات پر عالیان خاموشی سے اٹھتا چائے کا کپ پکڑتا پینے لگا تبھی زوبیا نے لاؤنج میں نظریں گھمائیں

بچے کہاں ہیں سارے؟

زوبی آپی وہ ہمارے کمرے میں کھیل رہے ہیں زرخان نے وفا کو نیا ڈول ہاؤس لا کر دیا ہے تو حور اور آئزہ بھی اپنا لے آئیں اب مل کر کھیل رہے ہیں برزم اور روحیل بھی وہیں ہیں

زوبیا کے سوال پر سفا مسکراتی بولی تو ادا آتی بہرام کے پاس بیٹھی

بہرام

جی جانِ بہرام

مجھے بھی ایک ڈول ہاؤس لینا ہے اچھا سا اور بڑا سا

ادا کے بلانے پر بہرام مسکراتے انتہائی پیار سے بولا تو ادا نے فرمائش رکھی جس پر بہرام کچھ حیران ہوا

میں ڈول ہاؤس لے دیتا ہوں آپ کو جانِ بہرام مگر آپ کو نہیں لگتا آپ ڈول ہاؤس سے کھیلنے کے لیے کچھ زیادہ ہی بڑی ہیں

اوہو میں اپنے لیے نہیں کہہ رہی میں تو اپنی ننھی سی بہو کے لیے مانگ رہی

ہوں آپ کو پتہ ہے اسے ڈول ہاؤس بہت پسند ہے وہ ہمیشہ سفا سے ڈول ہاؤس مانگتی تھی مگر اس منحوس کی وجہ سے ہم وفا کو ڈول ہاؤس نہیں لے کر دے پاتے تھے

ٹھیک ہے جانِ بہرام میں آپ کو لے دونگا ڈول ہاؤس

سچی؟

بہرام کے حیران ہو کر سوال کرنے پر ادا نے فوراً جواب دیا تو بہرام مسکراتے بولا جس پر ادا نے تصدیق چاہی تو بہرام نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

تھینکیو بہرام یو آر دا بیسٹ

ادا کی بات سنتے بہرام مسکرایا تو ادا نے بھی مسکراتے اس کے کندھے پر سر رکھا تبھی بچے بھاگتے ہوئے لاؤنج میں داخل ہوئے جن میں سے روحیل چیخیں مارتے رو رہا تھا اور برزم انتہائی غصے میں تھا

روحیل کیا ہوا میرے بیٹے کو کیوں رو رہے ہو؟

بردم بھائی لے مالا (برزم بھائی نے مارا)

مرجان کے سوال پر روحیل روتے بولا تو برزم نے اسے گھورا جس پر روحیل کا مزید باجا بجنا شروع ہوا

برزم آپ نے پھر مارا ہے چھوٹے بھائی کو؟

اشنے بی تو میلی ملکہ کو تچ کیا بو بی دو بال میلے منا ترنے پر بی(اس نے بھی تو میری ملکہ کو ٹچ کیا وہ بھی دو بار میرے منع کرنے پر بھی)

ادا کی بات سنتے برزم غصے سے بولا تو ادا نے اسے گھورا جس پر برزم مسکراتا ادا کی گود میں چڑھا

اتھا نہ اینده نی ترتا(اچھا نہ آئندہ نہیں کرتا)

برزم کی بات سنتے ادا نے روحیل کو دیکھا جسے چپ کروانے میں سہیل اور مرجان ہلکان ہو رہے تھے پھر ادا برزم کو گود سے اتارتی ان دونوں کے پاس آئی اور روحیل کو گود میں اٹھاتے پیار کیا جس پر روحیل اپنا رونا بھولتا ادا کو انتہائی غور سے دیکھتے مسکرانے لگا کیونکہ ادا اسے دیکھتی منہ کے ڈیزائن بنا کر اسے دیکھا رہی تھی روحیل کی ہنسی دیکھتے ادا بھی ہنسنے لگی تو برزم ہلکہ سا اپنے باپ کی طرف جھکا جسے وہ پسند تو بہت کرتا تھا مگر کبھی جتاتا نہیں تھا نہ ہی بہرام کو کبھی خود کو پیار کرنے دیتا تھا مگر بہرام بھی اس کا ہی باپ تھا وہ رات میں اس کے سوئے ہونے کا پورا فائدہ اٹھاتے اس پر اپنی ساری محبتیں نچھاور کرتا تھا

بابا جے مما تو بولو اتھے تارے نیتے نی تو میں پھیل مالوں دا اتھے(بابا یہ مما کو بولو اسے اتارے نیچے نہیں تو میں پھر مارونگا اسے)

بیٹے مارتے نہیں ہیں وہ چھوٹا بھائی ہے آپ کا ویسے چھوٹے بھائی سے مجھے ایک بات یاد آئی

تیا؟(کیا؟)

برزم کی بات سنتے بہرام پہلے اسے سمجھانے کے انداز میں بولا پھر اس کے فیس ایکسپریشن دیکھتے اس کا دیھان روحیل اور ادا سے ہٹانے کے لیے جان پوچھ کر مسکراتے بولا تو برزم نے آئیبرو اچکاتے سوال داغا

میں سوچ رہا تھا کہ تمہیں کوئی ایک بھائی یا بہن اور لا دوں اس لیے آج رات سے تم بے بی کورٹ میں سو گے آئی سمجھ؟

ہردز نی میں مما سات سوؤں دا مدھے نی تائے بہن بھائی(ہرگز نہیں میں مما ساتھ سوؤنگا مجھے نہیں چاہئیے بہن بھائی)

میں نے تم سے پوچھا نہیں تمہیں بتایا ہے

بہرام کی بات سنتے برزم فوراً بولا تو بہرام نے فوراً جواب دیا جس پر برزم نے اسے گھورا اور پھر غصے سے اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا

میں لے بی آپ تو بتایا اے(میں نے بھی آپ کو بتایا ہے)

دیکھو برزم میں تمہاری ماں سے پچھلے تین سال سے دور ہوں اب میرا حق بنتا ہے اور میں میرا حق لے کر رہوں گا بھلے اس کے لیے مجھے تمہیں روم سے باہر نکالنا پڑے

ترتے دیتھ لو(کر کے دیکھ لو)

بہرام کی بات پر برزم پیر پٹکتے بولا تو بہرام نے فوراً جواب دیا جس پر برزم ہلکہ سا مسکراتے بولا تو بہرام بھی مسکرایا پھر سب لوگ رات کے کھانے کے لیے ٹیبل پر آکر بیٹھے اور مزے سے کھانا کھانے لگے سب بچے اپنی اپنی بے بی چیئر پر بیٹھے تھے جبکہ برزم اور وفا ادا اور سفا کے بیچ والی کرسی پر اکٹھے بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ تبھی وفا اپنے کرسی سے نیچے اتری اور اپنی کرسی کو دھکا دیتے پیچھے کیا تو سفا نے پریشانی سے اسے دیکھا

وفا بے بی کہاں جا رہی ہو؟

بابا پاچھ(بابا پاس)

سفا کے سوال پر وفا فوراً بولی تو سفا ہلکہ سا مسکرائی پھر وفا نے اپنی پلیٹ اپنے ننھے ہاتھوں میں اٹھائی اور سیدھے زرخان کے پاس آئی جو لاؤنج میں

بیٹھا اپنے سٹوکس کا کوئی مسئلہ حل کرنے لگا تھا وفا اپنے ننھے ہاتھوں میں پلیٹ لیتی زرخان کے پاس آئی اور پھر صوفے پر پلیٹ رکھتے خود بھی صوفے پر چڑھی تو ڈائیننگ پر بیٹھے سب لوگوں کے ساتھ ساتھ زرخان نے بھی حیرانگی ڈے اسے دیکھا پھر وفا صوفے پر بیٹھتی اپنی روٹی میں سے بائٹ توڑتی بائٹ بناتی زرخان کے منہ کے آگے کر گئی

بابا آپ بھی تھانا تھاؤ (بابا آپ بھی کھانا کھاؤ)

وفا کی بات سنتے زرخان نے فوراً وفا کے ہاتھ سے بائٹ منہ میں لی پھر لیپ ٹاپ ٹیبل پر رکھتا وفا کی طرف مڑا اور بائٹ بناتے اس کے منہ میں ڈالی تو وفا نے فوراً بائٹ کھائی کھانا کھانے کے بعد سب لوگ اپنے اپنے کمرے میں آگئے بہرام برزم اور ادا جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئے تو کمرے میں بے بی کورٹ دیکھتے برزم کا منہ کھلا اور پھر اس نے بہرام کو گھورا تو بہرام مسکراتے بے بی کورٹ کے پاس آیا

ادائے جاں بتاؤ کیسا لگا سرپرائز؟

واؤ بہرام یہ بہت اچھا ہے

آج سے ہمارا بے بی اسی کورٹ میں سوئے گا

بہرام کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو بہرام نے مسکراتے جواب دیا پھر برزم کی گھوریوں کو نظر انداز کرتے اسے اٹھاتے بے بی کورٹ میں کھڑا کیا تو برزم سر جھکاتے خاموشی سے بے بی کورٹ میں بیٹھا

ہائے اللہ میرے بے بی کو کیا ہوا؟

برزم کا جھکا سر دیکھتے ادا پریشانی سے بولی اور پھر اس نے برزم کو گود میں اٹھاتے پیار کیا تو برزم نے بھی اپنی ماں کو ہگ کرتے کس کی جس پر بہرام نے ان دونوں کو گھورا تو ادا برزم کو لیتی بیڈ پر آئی اور اس کے ساتھ مزے سے کھیلنے لگی پھر بہرام بھی کپڑے بدلتا بیڈ پر آیا بہرام کو بیڈ پر آتا دیکھ کر ادا برزم کے کپڑے بدلتی خود واشروم میں گھسی تو پیچھے کمرے میں برزم اور بہرام بچے برزم کو اکیلا پاتے بہرام اس کی طرف دیکھتا مسکرایا بہرام کو دیکھتے برزم نے فوراً کرول کرتے بیڈ سے اتر کر بھاگنا چاہا مگر بہرام نے برزم کو ٹانگ سے پکڑتے اپنی طرف کھینچا اور پھر اسے فوراً اپنی باہوں میں بھرا تو برزم کو آج اپنی شامت پکی ہوتی محسوس ہوئی پھر بہرام نے برزم کے گال پر زور سے کس کی مگر لاکھ جتن کے بعد بھی جب برزم خود کو چھڑا نہ پایا تو آخری حل اس کے پاس ادا بچی

مما تاؤ مما تاؤ(مما بچاؤ مما بچاؤ)

برزم کی آوازیں سنتے ادا پریشانی میں جلدی سے واشروم سے باہر آئی مگر پھر برزم کو بہرام کی قید میں دیکھتی ہنستی ہوئی ان کے پاس آئی

کیا ہوا بے بی؟

مما تاؤ اش دن تھے(مما بچاؤ اس جن سے)

ادا کے سوال پر برزم معصوم سی شکل بنا کر بولا تو ادا نے اپنی ہنسی دبائی پھر بہرام نے برزم کو ہلکی سی آزادی بخشی تو برزم بھاگ کر ادا کی گود میں چڑھا جس پر ادا نے اسے فوراً اپنے دوپٹے کے نیچے چھپایا برزم کی اس حرکت پر بہرام قہقہ لگاتا ہنسا اور پھر واشروم گھس گیا بہرام جیسے ہی کپڑے بدلتے باہر آیا تو ادا اور برزم کو ایک ساتھ بیڈ پر سوتا دیکھ کر بہرام نے ہنستے نفی میں سر ہلایا وہ اچھے سے جانتا تھا کہ برزم کبھی بھی بے بی کورٹ میں نہیں سوئے گا اور سچ تو یہ تھا کہ وہ اسے بے بی کورٹ میں سلانا بھی نہیں چاہتا تھا مگر پھر بھی ادا کی فرمائش پر اس نے بے بی کورٹ لا کر اپنے کمرے میں رکھ دیا تھا

بابا توچی توچی(بابا کوچی کوچی)

وفا بس بھی کرو تم صبح سے کوئی سو دفعہ بابا کو کوچی کوچی کر چکی ہو

تو میلے بابا اے آپ تو دیلس ہو لی او(تو میرے بابا ہیں آپ کیوں جیلس

ہو رہی ہو)

وفا کو زرخان کے گال ایک بار پھر کھینچتے دیکھ کر سفا فوراً بولی تو وفا نے

مسکراتے جواب دیا اور پھر بھاگ کر جاتی اپنی ڈول لے آئی جو زرخان

نے اسے دی تھی پھر ڈول کو لیتے زرخان کی گود میں بیٹھتی اس کے سینے

پر سر رکھتی ڈول سے کھیلنے لگی تو زرخان نے ٹی وی پر مووی لگائی اور وہ

دونوں(سفا اور زرخان) مووی دیکھنے لگے تقریباً ایک گھنٹے کے بعد زرخان

کی نظر سفا پر پڑی جو لیٹی مووی دیکھتی پتہ نہیں کب کی سو چکی تھی پھر اس

کی نظر وفا پر پڑی جو اپنی ڈول کو سینے سے لگائے خود زرخان کے سینے سے

لگی سو رہی تھی ان دونوں کو دیکھتے ہی زرخان نے مسکراتے فلم بند کی

اور پھر احتیاط سے وفا کو بیڈ پر لیٹاتا خود بھی لیٹتا سو گیا

تقریباً رات کے تین بجے دروازہ بجنے پر سفا اور زرخان کی آنکھ کھلی تو ان

دونوں نے پریشانی سے دروازے کی طرف دیکھا

بابا تھولیں نہ زم آئے ہوں دے(بابا کھولیں نہ زم آئے ہوں گے)

ابھی سفا اور زرخان یہ سوچ کر پریشان ہو ہی رہے تھے کہ اس وقت ان کے دروازے پر کون ہو سکتا ہے کہ وفا کی آواز پر دونوں ہی اچانک جھٹکا کھ کر اس کی طرف متوجہ ہوئے

برزم اس وقت؟

زرخان کی بات سنتے وفا نے زور زور سے ہاں میں سر ہلایا تو زرخان نے اٹھ کر دروازہ کھولا جہاں برزم اپنے ہاتھوں میں ایک مگ کیک پکڑے کھڑا تھا جبکہ ادا اور بہرام بھی اپنے کمرے سے نکل رہے تھے

تاتو وفا تو نی اٹھی(چاچو وفا تو نہیں اٹھی)

برزم کے سوال پر زرخان نے گردن موڑتے بیڈ پر دیکھا اور پھر برزم کو دیکھتے ہاں میں سر ہلایا

ہتیں پھل(ہٹیں پھر)

زرخان کے ہاں میں سر ہلانے پر برزم فوراً بولا تو زرخان نے دروازے سے ہٹتے برزم ادا اور بہرام کو راستہ دیا پھر وہ تینوں آکر بیڈ پر بیٹھے تو زرخان بھی بیڈ پر بیٹھا

ہیپی برتھڈے ملکہ

تھینکیو

برزم کی بات سنتے ادا اور سفا جو وفا کا برتھڈے بھول چکی تھیں بہرام اور زرخان چاروں ہلکہ سا مسکرائے تو وفا نے چمچ پکڑتے کیک میں چمچ مارتے کیک کٹ کیا

برزم وفا کی برتھڈے تھی تم مجھے بتا دیتی ہم بڑا والا کیک لے کر آتے

مگل ام تو ہل بال ایشے ہی برتھڈے ترتے اے بلے بابا(مگر ہم تو ہر بار ایسے ہی برتھڈے کرتے ہیں بڑے بابا)

مگر اس بار بابا اپنی بیٹی کی بڑی سی برتھڈے کریں گے جس میں بہت بڑا سا کیک ہو گا

بہرام کی بات سنتے وفا فوراً بولی تو زرخان نے فوراً جواب دیا جس پر وفا خوش ہو گئی

شتی بابا؟(سچی بابا)

جی بابا کی جان

وفا کی تصدیق پر زرخان فوراً بولا تو وفا خوش ہو گئی پھر ادا بہرام اور برزم اپنے کمرے میں چلے گئے جبکہ وفا اپنی بڑی برتھڈے کا سوچتے ہوئے سو گئی

آج وفا کا برتھڈے تھا گھر میں ساری تیاریاں زور و شور سے چل رہی تھیں وفا کی ڈیمانڈ پر فروزن کا تھیم رکھا گیا تھا وفا خود بھی فروزن کی طرح بلو فراک پہنتی تیار ہوئی تھی جبکہ باقی سب نے بھی وفا سے میچنگ کلر کے بلو رنگ کے کپڑے پہنے تھے موسم کو مدنظر رکھتے وفا کی برتھڈے سیٹ اپ بہرام ویلا کے لاؤنج میں کیا گیا تھا جس کر لیے وفا بہت ایکسائیٹڈ تھی ابھی وفا فراک پہن کر تیار ہوتی باہر آئی ہی تھی کہ اس کی نظر برزم پر پڑی جو مسکراتا اس کی طرف ہی آ رہا تھا جیسے ہی برزم وفا تک پہنچا تو وفا نے گول گھومتے اسے اپنا فراک دیکھایا جس پر برزم نے ہمیشہ کی طرح اپنی ملکہ کی شان میں تعریفوں کے پل باندھے تو وفا نے مسکراتے تعریفیں وصول کیں پھر وہ شرماتی اپنا فراک سنبھالتی بھاگ کر لاؤنج میں آئی جہاں سب لوگ تیار بیٹھے تھے انتظار تھا تو صرف آیان اور رانیہ کا جو ابھی تک نہیں آئے تھے وفا بھاگ کر آتی بہرام کت سامنے کھڑی ہوئی تو بہرام نے فوراً ہاتھ بڑھائے جس پر وفا مسکراتی فوراً بہرام کی گود میں چڑھی تبھی سفا اور زرخان لاؤنج میں داخل ہوئے

باؤ بابا آپ تو بوت پالے لگ لے او(واؤ بابا آپ تو بہت پیارے لگ رہے ہو)

آخر میں فروزن کا بابا ہوں پیارا تو ہوں گا

وفا کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو وفا ہنسنے لگی تبھی آیان اور رانیہ لاؤنج میں داخل ہوئے اتنے سال بعد اپنی بہن کو دیکھتے ادا اور رانیہ اشک بار ہوتی ایک دوسرے کے گلے لگیں پھر رانیہ نے جبران کو ادا سے جبکہ ادا نے برزم ہو رانیہ سے ملوایا تو ادا اور رانیہ دونوں خوش ہوئیں

چلو بھئی لیڈیز رونا دھونا ہو گیا ہو تو کیک کاٹیں مجھے بھوک لگ رہی ہے

سہیل کی بات سنتے مرجان نے اس کے بازو پر چپٹ لگائی تو سہیل ہلکہ سا مسکرایا پھر ادا اور رانیہ نے بھی مسکراتے ہاں میں سر ہلایا تو بہرام نے وفا کو زرخان کی گود میں دیا جس پر زرخان سفا اور وفا کو لیتا کیک کے پاس آیا تو وفا کا منہ بنا

کیا ہوا وفا بے بی کیک اچھا نہیں لگا؟

اتھا اے مگل بابا زم نی اے(اچھا ہے مگر بابا زم نہیں ہے)

ادا کی بات سنتے وفا فوراً ادا کو دیکھتے پھر زرخان کو دیکھتے بولی تو برزم فوراً

ادا کے پاس کھڑا ہوا

ملکہ میں یہاں ہوں

برزم کے ہاتھ ہلا کر بولنے پر سفا آگے بڑھتی برزم کو گود اٹھاتی وفا کے پاس کھڑی ہوئی تو وفا فوراً مسکرائی پھر زرخان نے اپنے ہاتھ میں چھری پکڑی تو وفا نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا پھر سفا نے آگے بڑھتے برزم اور اپنا ہاتھ وفا کے ہاتھ میں رکھا اور کیک کٹ کیا تو سب نے تالیاں بجائیں تبھی کوئی لاؤنج میں داخل ہوا

واہ بھئی واہ یہاں تو برتھڈے کی جا رہی ہے

لاؤنج میں داخل ہونے والے شخص کی آواز سنتے سب لوگ اس کی طرف متوجہ ہوئے لاؤنج کی اینٹرینس پر ارین کو کھڑا دیکھ کر زرخان اور سفا نے فوراً برزم اور وفا کو گود سے نیچے اتارا تو سب نے پریشانی سے ارین کو دیکھا جو غصے سے لال ہوتی آنکھوں سے ادا کو گھور رہا تھا جبکہ ادا ڈرنے کی بجائے منہ بنائے کھڑی تھی

ارین چلے جاؤ تم یہاں سے تمہاری وجہ سے پہلے ہی میری بہت بے عزتی ہو چکی ہے اب اور مت کرواؤ جاؤ

اچھا موم میری وجہ سے بے عزتی ہوتی ہے اب آپ کی اور عالیان کی وجہ سے تعریف ہوتی ہے کیا؟

ارین کو دیکھتے ربینہ آگے بڑھتی فوراً بولی تو ارین نے غصے سے جواب دیا جس پر ربینہ نے اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا

کامران نکالو اسے یہاں سے میں اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی

کامران اور نعیم جو ارین کے پیچھے اندر آئے تھے بہرام کے اشارہ کرنے پر وہیں کھڑے تھے ربینہ کی بات سنتے کامران اور نعیم نے فوراً ارین کو پکڑتے بہرام ویلا سے باہر نکالا تو ارین غصے سے پاگل ہوگیا پھر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اب بہرام ویلا کے مکینوں کو ختم کر کے دم لے گا اور پھر فیصلہ کرتا وہاں سے غصے میں چلا گیا ارین وہاں سے نکلتا سیدھا شکنتلا بائی کے پاس پہنچا ارین کو اپنے سامنے دیکھتے شکنتلا کچھ حیران ہوئی

ابے تو کہاں سے آیا رے

میرے کو چھوڑ اپنے کوٹھے کی سب سے حسین لڑکی لے کر آ

شکنتلا کی بات سنتے ارین غصے سے بولا تو شکنتلا اٹھ کر اندر گئی پھر تقریباً دس منٹ کے بعد باہر آئی

جا لڑکی اندر کمرے میں ہے میرے کو اب تنگ نہ کری

شکنتلا کی بات سنتے ارین غصے سے اٹھتے اندر گیا تو شینا باہر آئی

ابے کس جلاد کو بھیج دیا جان لے لے گا اس کی

میری بلا سے جو مرضی کرے ہماری تو جان چھوڑی نہ

شینا کی بات سنتے شکنتلا بائی لاپرواہی سے بولی اور پھر اٹھتی اپنے کمرے میں چلی گئی خانزادہ فیملی سے انتقام اب ارین کی ضد بن گیا تھا اور اس انتقام کو پانے کے لیے وہ کسی بھی حد تک جانے والا تھا جبکہ شکنتلا بھی جو ان سے بدلہ لینے کا فیصلہ کر چکی تھی اس بات سے انجان تھی کہ بدلے کے نام پر وہ اپنے لیے ہی قبر کھودنے جا رہی ہے

کیک کھانے کے بعد سب لوگ کھانے کی ٹیبل پر آئے تو ضبیدہ اور رضیہ نے کھانا لگایا سب لوگ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب اچانک برزم نے اٹھتے وفا کی طرف دوڑ لگائی تو سب لوگ حیران ہوئے برزم بھاگ کر وفا کے پاس آتا اس کے ہاتھ سے فش کا پیس چھین گیا جسے وہ چکن سمجھ کر منہ میں ڈالنے لگی تھی مگر برزم اس بات سے انجان تھا کہ وفا پہلے ہی ایک پیس زرخان

کے ہاتھ سے کھا چکی ہے

برزم کیا ہوا؟

بابا وفا تو فش سے الرجی اے(بابا وفا کو فش سے الرجک ہے)

مدر میں لے تو بابا شے بی تھا لی(مگر میں نے تو بابا سے بھی کھا لی)

بہرام کے سوال پر برزم فوراً بولا تو وفا نے پریشانی سے جواب دیا تو سب لوگ پریشان ہوئے اس سے پہلے کوئی کچھ بولتا وفا نے فوراً کھینچ کھینچ کر لمبے سانس لینا شروع کیے تو زرخان کی جان پر بن آئی جبکہ سفا فوراً وفا کی کمر سہلانے لگی اور برزم بھاگ کر وفا کی دوائی لے کر آیا برزم جیسے ہی وفا کی دوائی لایا تو سفا نے فوراً اسے دوائی پلائی پھر وفا بھاگ کر واشروم میں گئ اور اس نے واشروم میں جاتے ہی وامٹ کر دی سفا بھی وفا کے ساتھ واشروم میں تھی وامٹ آنے پر وفا کی طبعیت کچھ ٹھیک ہوئی تو سفا اس کا فروزن فراک بدلتی اسے فارمل سی پینٹ شرٹ پہنا کر لے آئی سفا جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوئی تو وفا کو نڈھال سی سفا کے کندھے پر سر رکھے دیکھ کر زرخان فوراً سفا کے پاس آیا

سفا چلو اسے ہوسپیٹل لے کر چکتے ہیں

ارے نہیں زرخان ابھی ٹھیک ہو جائے گی آپ فکر نہ کریں

پکا؟

زرخان کی بات سنتے سفا فوراً بولی تو زرخان نے سوال کیا جس پر سفا نے

ہاں میں سر ہلایا

بابا

جی بابا کی جان

دودو تھائیں(دودو اٹھائیں)

وفا کی بات سنتے زرخان پیار ڈے بولا تو وفا نے فوراً جواب دیا جس پر زرخان

نے فوراً وفا کو اپنی گود میں اٹھایا اور پھر اسے لے کر آتا ٹیبل پر بیٹھا تو وفا

نے منہ بناتے اپنی پلیٹ کو ہاتھ مارا جس پر پلیٹ زمین پر گر کے ٹوٹ گئی

وفا یہ کیا بدتمیزی ہے مار کھاؤ گی مجھ سے

وفا کی حرکت دیکھتے سفا غصے سے بولی تو وفا نے چلاتے رونا شروع کیا

سفا کچھ نہیں ہوتا اٹھا لو پلیز

زار مجھے یہ مت کہیے گا کہ اسے کچھ نہ کہیں یہ گندی بے بی ہے اس نے کھانا

پھینکا ہے اب اسے کچھ نہیں ملے گا کھانے کو

زرخان کی بات سنتے سفا غصے سے بولی تو وفا کو غصہ آیا

تو لہ لوں دی میں بوکی نی تائے آپ تا تھانا(تو رہ لونگی میں بھوکی نہیں چاہیئے آپ کا کھانا)

وفا کے چلا کر بولنے پر سفا نے اسے آنکھیں نکالی تو سنان فوراً اٹھتا زرخان کے پاس آیا اور پھر روتی چلاتی وفا کو گود اٹھاتا باہر پورچ میں چلا گیا جبکہ اندر سفا بس ایک گہرا سانس لے کر رہ گئی سنان وفا کو باہر لاتا اپنی گاڑی کے اگلے بونٹ پر بیٹھا گیا

وفا جان روتے نہیں ہیں چپ کرو میری پیاری ڈی بیٹی ہے یہ تو

نی میں دندی بےبی اوں اب میں تسی سے بات نی تروں دی داؤ تھب (نہیں میں گندی بےبی ہوں اب میں کسی سے بات نہیں کرونگی جاؤ سب)

سنان کے انتہائی پیار ڈے بولنے پر وفا چلاتی بولی تو سنان نے اسے پیار کرتے ساتھ لگایا

نہیں نہیں میری بیٹی بہت اچھی ہے

نی اوں میں اتھی بےبی دندی اوں میں(نہیں ہوں میں اچھی بےبی گندی ہوں میں)

چٹاخ!!!

سنان کی بات سنتے وفا ایک بار پھر چلائی تو پورچ میں آتی سفا نے آگے بڑھتے اس کے منہ پر تھپڑ مارا

خبردار جو اب بڑے بابا سے ایسے بات کی تو چلاؤ تم میں تمہاری ٹنگ ہی کاٹ دونگی

تات دو(کاٹ دو)

سفا کی دھمکی پر وفا پھر چلائی تو باقی سب لوگ بھی باہر آئے جبکہ سفا واپس اندر گئی اور چھری اٹھا لائی

نکالو ٹنگ باہر اب میں کاٹ دیتی ہوں

سفا کیا کر رہی ہو یار

زار بیچ میں نہ آئیں آپ پیار کر کر کے اسے آپ نے ہی سر پر چڑھایا ہے اب میں اس کی ٹنگ کاٹ دیتی ہوں پھر دیکھتی ہوں یہ کیسے چلاتی ہے اور کٹی ہوئی ٹنگ والی وفا سے برزم بھی شادی نہیں کرے گا اچھا ہو گا پھر

سفا آگے بڑھتی وفا کا منہ پکڑتی بولی تو سفا کے ہاتھ میں چھری دیکھتے وفا چلاتی اور روتی سنان کے پیچھے چھپی تو زرخان آگے بڑھتا بولا جس پر سفا غصے سے

بولتی آگے بڑھی اور ایک بار پھر وفا کا منہ پکڑتی دھمکی دی تو وفا مزید سنان کے پیچھے گھسی جبکہ زرمینہ بیگم نے زرخان کو اشارہ کرتے پیچھے کھڑے رہنے کا کہا تو زرخان خاموشی سے اپنی بیوی اور بیٹی کو دیکھنے لگا

تھولی مما آئیندہ نی تلتی تھولی(سوری مما آئیندہ نہیں کرتی سوری)

اور اگر دوبارہ چلائی یا کھانا گرایا تو؟

سفا کو اپنا منہ نہ چھوڑتے دیکھ کر وفا روتی بولی تو سفا نے سوال داغا

آپ میلی تنگ اول ہیند بی تات دینا(آپ میری ٹنگ اور ہینڈ بھی کاٹ دینا)

ٹھیک ہے دیکھ لیتے ہیں آئیندہ کرو میں سچی میں کاٹ دونگی

وفا کی بات سنتے سفا غصے سے بولتی اندر چلی گئی تو وفا نے زرخان کو دیکھا جس پر زرخان آگے بڑھا تو وفا فوراً اس کی گود میں چڑھی

بابا مما دندی اے(بابا مما گندی ہے)

شششش سن لے گی تو پھر آ جائے گی

بس میری پیاری سی بیٹی

وفا کی بات سنتے سنان فوراً بولا تو وفا ہلکہ سا مسکرائی پھر زرخان وفا کو سینے سے لگاتے بولا اور اسے لیتے اندر بڑھا اور پھر آتے ٹیبل پر بیٹھا اور فش کے

علاوہ سب کچھ وفا کو کھلانے لگا کھانے کے بعد ضبیدہ نے سب کو آئسکریم دی تو وفا ٹیبل کے پاس آئی جہاں برزم کے علاوہ باقی بچے کھڑے تھے وفا جیسے ہی بچوں کے پاس آتی کھڑی ہوئی تو روحیل نے فوراً اس کے پھولے گال پر انگلی رکھتے اس کی گال دبائی جو برزم کی نظر سے بلکل نہ بچی پھر برزم جیسے ہی کھڑا ہوا تو روحیل بھاگ کر جاتا سنان کی گود میں چڑھا جس پر سب نے اپنی ہنسی دبائی جبکہ آئزہ آتی فوراً روحیل کو سنان کی گود سے اتارتی خود سنان کی گود میں چڑھی تو روحیل بھاگ کر عادل کی طرف گیا جس پر حوریہ فوراً عادل کی گود میں چڑھی تو روحیل منہ بناتے زرخان کی طرف آیا وفا کو زرخان کی گود میں چڑھتے دیکھ کر روحیل فوراً بہرام کی طرف آیا برزم کو بہرام کی گود میں بیٹھے دیکھ کر روحیل نے نیچلا ہونٹ باہر نکالتے رونے کی تیاری پکڑی تو سب نے قہقہ لگایا تبھی مرجان آگے بڑھی

روحیل آپ اپنے بابا کی گودو میں آجاؤ

مرجان کی بات سنتے روحیل رونا چھوڑتا غصے سے سہیل کی گود میں چڑھا تو مرجان نے اس کے گال پر کس کی مرجان کے کس کرنے پر روحیل نے اپنے نکلے دو دانتوں کی نمائش کی تو سب بچوں نے اپنی اپنی ماں کو دیکھا

برزم کے دیکھنے پر ادا نے فوراً برزم کو کس کی تو برزم نے مسکراتے روحیل کو دیکھا تبھی مروا اور تالیہ نے حور اور آئزہ کو کس کی تو حور اور آئزہ بھی مسکرائیں وفا کے ٹیڑھی آنکھ سے سفا کو دیکھنے پر سفا نے اپنی ہنسی دباتے وفا کو دیکھا جس پر وفا نے فوراً نظریں پھیریں تو سفا نے آگے بڑھتے اپنی بیٹی کو کس کی تو وفا نے بھی خوش ہوتے اپنی ماں کو کس کی پھر سب لوگ چند لمحے باتیں کرتے اٹھ کر اپنے اپنے کمرے میں آگئے آج جب بہرام برزم اور ادا اپنے کمرے میں آئے تو ادا نے فوراً برزم کے کپڑے بدلے اور پھر خود بھی کپڑے بدلتے بیڈ پر آئی تو بہرام بھی اٹھتا شاور لیتا کپڑے بدلتا باہر آیا اور پھر بیڈ پر لیٹتے اس نے برزم کو اپنے ساتھ لیٹایا

سو جاؤ برزم بہت رات ہو گئی ہے

ہاں بہرام رات تو بہت ہو گئی ہے مجھے بھی نیند آ رہی ہے

ادا خبردار جو تم ابھی سوئی تو

بہرام کی بات سنتے برزم نے منہ بنایا جسے بہرام اگنور کرتا اسے اپنے ساتھ لگا گیا تبھی ادا بولی تو بہرام نے فوراً جواب دیا جس پر ادا نے پریشانی سے بہرام کو دیکھا

کیوں نہ سوؤں میں؟

کیونکہ مجھے آج رات تم سے کچھ پرائیویٹ باتیں کرنی ہے اس لیے برزم بیٹے جلدی سے سو جاؤ آپ

نی میں نی تھوؤں دا مدھے پتہ اے آپ تو مما تھے تا باتیں ترنی(نہیں میں نہیں سوؤنگا مجھے پتہ ہے آپ کو مما سے کیا باتیں کرنی)

ادا کے سوال پر بہرام نے فوراً جواب دیا پھر برزم (جو سیدھا لیٹا ادا کو دیکھ رہا تھا)کو اپنے ساتھ لگاتا ہلکے غصے سے بولا تو برزم فوراً اٹھ کر بیٹھتا بولا

نہیں تم کچھ نہیں جانتے سو جاؤ بس ادھر آؤ شاباش

نی مدھے پتہ اے میں تھو دیا تو آپ میلا بین جا بھائی لے آؤ دے اتھ لیے میں نی تھوؤں دا(نہیں مجھے پتہ ہے میں سو گیا تو آپ میرا بہن یا بھائی لے آؤ گے اس لیے میں نہیں سوؤنگا)

برزم کی بات سنتے بہرام ہاتھ بڑھاتا بولا تو برزم نفی میں سر ہلاتے بولا جبکہ ان دونوں ضدی باپ بیٹے کو دیکھتے ادا نے سر پکڑا بہرام اگر سیر تھا تو برزم سوا سیر تھا بہرام خانزادہ آج تک اپنی کسی بات سے نہ ہارا تھا نہ کبھی مکرا تھا اور برزم بہرام خانزادہ اپنے باپ سے بھی دو ہاتھ آگے تھا آج تک ادا سفا یا ارین

کوئی بھی اس سے بحث میں نہیں جیت پایا تھا اور صرف ساڑھے تین سال کی عمر میں ہی وہ جو کہتا تھا کر کے رہتا تھا کبھی پیچھے نہیں ہٹتا تھا

ٹھیک ہے مت سو جاگتے رہو لیکن میرے کمرے سے نکل جاؤ

توں نتلو جے آپ تا نی میلی مما تا تمرا اے آپ نتلو(کیوں نکلوں یہ آپ کا نہیں میری مما کا کمرا ہے آپ نکلو)

بہرام اس سے بحث کرتے تنگ آتا غصے سے بولا تو برزم بیڈ پر کھڑا ہوتا اتنے سٹائل سے بولا کہ ادا اس کی بات سنتے نہ صرف عش عش کر اٹھی بلکہ اس نے فوراً اپنے بیٹے کے گال کو چوما تو بہرام نے ان ماں بیٹے کو گھورا

نہیں نکلنا میرے کمرے سے باہر تو سو جاؤ نہیں لاتا میں تمہارا کوئی بہن بھائی فکر نہ کرو

پکا؟

بہرام غصے سے بولا تو برزم نے تصدیق چاہی جس پر بہرام نے اسے گھورا تو برزم فوراً ادا ساتھ چپکا اور پھر جلد ہی نیند کی وادیوں میں کھو گیا

تمہارا لاڈلا سویا ہے یا نہیں؟

سو گیا ہے

بہرام کے سوال پر ادا فوراً بولی تو بہرام نے احتیاط سے اسے اٹھاتے اس کے بے بی کورٹ میں ڈالا

بہرام میرے پاس رہنے دیں نہ اسے

جانِ بہرام فکر نہ کریں میں آ تو رہا ہوں آپ کے پاس

ادا برزم کے بے بی کورٹ کو دیکھتے منہ بناتی بولی تو بہرام اپنی شرٹ اتارتا بولا جس پر ادا نے منہ بنایا تو بہرام مسکراتے اس کے پاس آیا اور پھر ایک جھٹکے سے اسے بیڈ پر لیٹاتا اس پر سایہ فگن ہوا

بہرام آج نہیں مجھے بہت نیند آ رہی ہے پلیز

ہرگز نہیں جانِ بہرام آج میں کسی قسم کی کوئی بات نہیں سننے والا میں نے یہ تین سال تم سے دور رہ کر کیسے گزارے ہیں یہ بس میں جانتا ہوں اس لیے اب آج خاموشی سے اپنا آپ میرے حوالے کر دو وہ بھی بنا کسی مزاحمت کے کیونکہ آج میں بخشش کے موڈ میں نہیں ہوں

ادا بہرام کے سینے پر ہاتھ رکھتی معصوم سی شکل بناتی بولی تو بہرام نے فوراً جواب دیا اور پھر ہلکہ سا مسکراتا ادا کے بالوں میں اپنا منہ چھپا گیا تو آج ادا نے بھی بنا کسی مزاحمت کے اپنا آپ بہرام کو سونپ دیا اور پھر ان دونوں

کی ساری رات یوں ہی ایک دوسرے کی قربت میں گزر گئی دوسری طرف
سفا زرخان اور وفا جیسے ہی اپنے کمرے میں آئے تو وفا نے فوراً سے اپنی
ڈول اٹھائی اور بھاگ کر آتی زرخان کی گود میں چڑھی جس پر زرخان نے
اسے ہلکے ہاتھ سے تھپتھپایا تو وفا جلد سو گئی وفا کو سوتے دیکھ کر زرخان
نے اسے خاموشی سے اس بےبی کورٹ میں لیٹایا جو برزم کے ساتھ ہی
اس کا بن کر آیا تھا زرخان وفا کو لیٹاتا سفا کے پاس آیا جو ڈریسنگ کے
آگے کھڑی اپنے بال بنا رہی تھی زرخان آتا فوراً سفا کے کمر میں ہاتھ ڈال
گیا اپنی کمر سے پیٹ تک کھسکتی انگلیوں کے لمس کو محسوس کرتے سفا
ہلکہ سا مسکرائی تو زرخان نے اس کے بالوں میں منہ چھپایا جس پر وفا
ہنستی فوراً مڑی اور زرخان کے گلے میں اپنے بازوؤں کا ہار ڈال گئی سفا
کی اس حرکت پر زرخان نے مسکراتے اس کی ناک سے اپنی ناک لگائی

او مائے ناٹی گرل

یس مائے ناٹی بوائے

زرخان کے پیار سے بولنے پر سفا بھی مسکراتے بولی تو زرخان فوراً سفا
کے ہونٹوں پر جھکتا اپنے آپ کو سیراب کرنے لگا

بابا جے تا تر رے او(بابا یہ کیا کر رہے ہو؟)

اچانک وفا کی آواز سنتے زرخان اور سفا جھٹکا کھاتے ایک دوسرے سے

دور ہوئے وفا کو اپنے بے بی کورٹ کے بارڈر پر اپنی ننھی کہنیاں رکھے

دونوں ہاتھ اپنی تھوڑی نیچے رکھے ان دونوں کی طرف غور کرتے دیکھ کر

سفا اور زرخان نے ایک دوسرے کو دیکھا

وفا آپ تو سو گئی تھی

پھل میں اتھ بی گئی تی آپ مما شات تا تر رے تھے؟(پھر میں اٹھ بھی

گئی تھی آپ مما ساتھ کیا کر رہے تھے؟)

زرخان کی بات سنتے وفا نے فوراً جواب دیا اور ایک بار پھر اپنا سوال

دہرایا تو سفا نے پریشانی سے زرخان کو جبکہ زرخان نے سفا کو دیکھا پھر

زرخان کچھ سوچنے لگا

وہ مما کے فیس پر چوٹ لگی تھی میں وہ دیکھ رہا تھا

اتھا دیتھیں مدھے بی لدی اے تا توت(اچھا دیکھیں مجھے بھی لگی ہے کیا

چوٹ؟)

زرخان کچھ سوچتے بولا تو وفا نے فوراً جواب دیا جس پر سفا نے اپنی ہنسی

دبائی تو زرخان وفا کے پاس آیا

نہیں بےبی وہ چوٹ صرف ہزبینڈ اپنی وائف کی دیکھتے ہیں اب آپ سو جاؤ جلدی سے شاباش

اوتے بابا دب میں بلی ہو داؤں دی اور میلی اول زم تی سادی ہو دی تو زم بی ایتھے میلی توت دیتھیں دے؟(اوکے بابا جب میں بڑی ہو جاؤں گی اور میری اور زم کی شادی ہو گی تو زم بھی ایسے میری چوٹ دیکھیں گے؟)

زرخان کی بات سنتے وفا فوراً بولی تو زرخان کا دل کیا وہ اپنا سر پھاڑ لے کیونکہ اس کی بیٹی کے سوال ختم نہیں ہو رہے تھے اور پھر ہر سوال کا اسے جواب چاہئیے تھا ورنہ وہ ایک ہی سوال کو بار بار دہرا رہی تھی جب تک اسے سوال کا جواب نہ مل جائے

تائیں نہ بابا(بتائیں نہ بابا)

زرخان کو اپنے اوپر چادر صحیح کرتا دیکھ کر وفا فوراً بولی تو زرخان نے اسے غصے سے گھورا جس پر وفا منہ بناتی کروٹ لیتی ایک بار پھر سو گئی تو زرخان فوراً سفا کے پاس آیا جو بیڈ پر بیٹھی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی

زرخان بیڈ پر آتا فوراً سفا کو لیٹاتا کالی گھٹا کی طرح اس پر چھا گیا اور پھر سفا پر اپنی شدتیں لوٹانے لگا اور پھر رات یوں ہی قطرہ قطرہ کرتی سرکنے لگی

آج جب صبح بہرام کی آنکھ کھلی تو اپنے سامنے اپنی بیوی کو سویا دیکھ کر اسے اس پر پیار آیا وہ ساری رات اس کی شدتیں برداشت کرتی اب آخر تھک ہار کر سوئی تھی بہرام ادا کو دیکھتا ہلکہ سا آگے جھکا ارادہ ادا کو کس کرنے کا تھا کہ تبھی برزم اس کے قریب آیا

میلی مما شے دول لہو(میری مما سے دور رہو)

آجا مما کے باڈی گارڈ بس تو خوش ہو جا

برزم کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو برزم منہ بناتا ادا کے ساتھ لیٹا اور پھر اپنا ایک ہاتھ اور ایک ٹانگ ادا کے اوپر رکھی تو ادا نے بھی فوراً اسے اپنے ساتھ لگایا جس پر بہرام ان دونوں کو دیکھتا مسکراتا اٹھا اور فریش ہوتا آفس کے لیے نکل گیا دوسری طرف کسی کے مسلسل اسے ہلانے پر زرخان کی آنکھ کھلی اپنے پیٹ پر وفا کو بیٹھے ہلتے جھلے

لیتے دیکھ کر زرخان نے ہلکہ سا مسکرایا تو وفا فوراً زرخان کے اوپر

سے اتری تبھی زرخان نے کروٹ بدلی تو وفا فوراً زرخان کے سینے

میں گھسی جس پر زرخان نے اس کے گرد پیار سے حصار باندھا تو وفا

ہلکہ سا اونچی ہوتی زرخان کے ناک پر کس کر گئی جس پر زرخان نے

بھی مسکراتے اس کے ناک پر کس کی تو وفا فوراً کروٹ بدلتی سفا

کو دیکھنے لگی

وفا نو مما کو سونے دو

توں؟(کیوں؟)

وفا کو مسلسل سفا کی طرف دیکھتے اس کے ارادے سمجھتے زرخان

فوراً بولا تو وفا نے سوال کیا جس پر زرخان مسکراتے ہوئے اسے

لیتا اٹھ کر کمرے کی بالکنی میں آیا

کیونکہ مما سوئی ہوئی ہیں سونے دو اٹھ گئیں تو ماریں گی

زرخان کی بات پر وفا نے مسکراتے زرخان کی گود سے لان میں دیکھا

جہاں سنان آئزہ کو سلائس کھلا رہا تھا جبکہ آئزہ مزے سے سنان کی

گود میں بیٹھی مزے سے سلائس کھا رہی تھی آئزہ کو دیکھتے وفا نے

زرخان کو دیکھا تو زرخان نے آئیبرو اچکائی

مدھے بی ایھتے آپ شے شلائش تھانا اے(مجھے بھی ایسے آپ سے سلائس کھانا ہے)

وفا کی بات سنتے زرخان نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر وفا کو لیتا واپس کمرے میں آیا تو سفا کو بیڈ پر بیٹھے دیکھ کر وفا زرخان کی گود سے اترتی بھاگ کر سفا کی گود میں چڑھی تو سفا نے اپنی بیٹی کو پیار کیا پھر وہ تینوں فریش ہوتے نیچے لاؤنج میں آگئے جیسے ہی وہ تینوں لاؤنج میں داخل ہوئے تو اپنے سامنے ارین کو لاؤنج میں بیٹھے دیکھ کر پریشان ہوئے مگر پھر خاموشی سے آگے بڑھے تو زرخان سفا اور وفا کو دیکھتے ارین ہلکہ سا مسکرایا

آؤ آؤ زرخان تمہارا ہی انتظار تھا

کیا چاہتے ہو تم کیوں ہماری فیملیز کے پیچھے پڑے ہو؟

ارین کی بات سنتے زرخان غصے سے بولا تو ارین ہلکہ سا مسکرایا

ادا فاروقی چاہئیے مجھے

مگر یہاں صرف ادا بہرام خانزادہ رہتی ہے ادا فاروقی اسی دن مر گئی

تھی جس دن تم نے اسے مری کی سڑک سے کیڈنیپ کروایا تھا

ارین کے مسکرا کر بولنے پر ادا غصے سے بولی تو ارین نے اسے دیکھا

ٹھیک ہے پھر مجھے ادا بہرام خانزادہ ہی چاہیئے مگر اس بار نکاح کے

لیے نہیں بس ایک رات کے لیے میرا بستر۔۔۔

شٹ اپ

ابھی ارین کی بات مکمل بھی نہ ہوئی تھی کہ بہرام غصے سے چلایا جس

پر ارین نے ناگواریت سے اسے دیکھا

کان اپنا ہے میرا کرائے پر تو نہیں لیا ہوا جو تم چلا رہے ہو

ارین کی بات سنتے بہرام نے کوئی ردعمل ظاہر نہ کیا تو ارین فوراً کھڑا

ہوتا اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈال گیا

یور پلیس اور مائین ڈیسائیڈ کر لو پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس

میں تمہارے ساتھ کہیں بھی نہیں جانے والی

ارین کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو ارین کو غصہ آنے لگا

بیوٹی مجھے غصہ مت دلاؤ

جو کرنا ہے کرو مجھے کوئی فکر نہیں

ارین کی بات سنتے ادا فوراً بولی تو ارین نے اپنی جیب سے گن نکالی

اگر تم ابھی کے ابھی میرے ساتھ نہیں چلی تو میں اسے مار کر تمہیں

بیوہ کر دونگا تمہارے بیٹے کے سر سے باپ کا سایہ چھین لونگا اور

تمہیں میں اپنے ساتھ لے جاؤنگا

ارین گن بہرام کے اوپر رکھتے بولا تو ادا نے پریشانی سے بہرام کو دیکھا

ادا کو مسلسل بہرام کی طرف دیکھتے اور اپنے نہ چلتے دیکھ کر ارین نے

غصے سے گولی چلائی جو سیدھا بہرام کے کندھے پر لگی بہرام جو ادا کو

دیکھنے میں مصروف تھا گولی لگتے ہی کندھا پکڑتا درد سے کراہ اٹھا جس

پر لاؤنج میں بیٹھے سب لوگ ہی بہرام کی طرف بھاگے

اگر کوئی بھی بہرام کے پاس گیا تو میں اس بچے کو شوٹ کر دونگا

روحیل

ارین کی بات سنتے سب نے پریشانی سے ارین کی گن پوائنٹ پر کھڑا

بچہ دیکھا تو مرجان فوراً چلائی جبکہ روحیل کھڑا روتا اپنی ماں کو بار بار

بلا رہا تھا پھر تبھی ارین نے روحیل سے گن ہٹاتے دوبارہ بہرام پر

چلائی تو زوبیا بہرام کو دھکا دیتے بیچ میں آگئی جس کی وجہ سے بہرام کو

لگنے والی گولی سیدھی جا کر زوبیا کو لگی تو زوبیا دھڑام سے نیچے گر
گئی زوبیا کو نیچے گرتا دیکھ کر سب لوگ اس کی طرف بھاگے جبکہ
ارین کھڑا ہنستا اس موت کے کھیل کا مزا لیتا قہقہ لگا کر ہنسنے لگا

سب لوگ زوبیا کی ہلکی کھلی آنکھیں دیکھ کر پریشان ہو رہے تھے سب لوگوں
کے گارڈز کو ارین کے گارڈز نے باہر ہی قید کر رکھا تھا کوئی بھی اندر نہیں آ سکتا
تھا اور سچ تھا ارین دنیا کے پانچ امیر ترین لوگوں میں گردانہ جاتا تھا اس کی
پاور اور پروٹوکولز ہی الگ تھے اور ان پاورز اور پروٹوکولز کا استعمال ارین
آج بھرپور طریقے سے کر رہا تھا جبکہ بہرام سہیل اور عالیان بزنس مین تھے
اور ارین کے سامنے انتہاء کے کمزور تھے سنان بھی پاکستان کا اپکمینگ
وزیراعظم تھا مگر ارین کے سامنے اس کی پاورز اور پروٹوکولز بیکار تھے جبکہ
عادل تو ایک عام سا جوب کرنے والا شخص تھا ان لوگوں میں اس کی گنتی
نہ ہونے کے برابر تھی واحد ایک شخص تھا جو ارین کو اس وقت ٹکر دے سکتا
تھا وہ ارین کی پاورز کے سامنے تھوڑا کمزور ضرور تھا مگر ارین کو منہ کے بل
گرانا جانتا تھا وہ اور کوئی نہیں زرخان خانزادہ تھا جو پہلے بھی ارین کے زری

پیلس میں گھسے لوگوں کو قید کر کے ان سے ارین کے بارے میں پوچھ چکا تھا اس وقت وہاں لاؤنج میں سب لیڈیز کی چیخوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جبکہ زرخان بہرام کو گولی لگتے دیکھ کر سن پر چکا تھا اس کا دماغ کام نہیں کر رہا تھا بہرام زرخان کے لیے نہ صرف اس کا بڑا بھائی بلکہ اس کے باپ کی جگہ تھا زرخان ساری زندگی باپ کے پیار کو ترسا تھا وہ پیار اسے بہرام سے ملا تھا اور بہرام کو وہ اپنے باپ کی طرح سمجھتا تھا اور اس پر جان نچھاور کرتا تھا عادل نے بہرام کے کندھے پر کپڑا باندھ کر اس کے کندھے سے نکلنے والے خون کو روک دیا تھا جبکہ زرخان نان سٹاپ ٹکٹکی باندھے بہرام کو دیکھ رہا تھا زوبیا جو زمین پر گری تھی اس کے پیٹ میں گولی لگی تھی اور اس کے پیٹ سے خون سپیڈ سے نکل رہا تھا سب کے کہنے پر بھی اس جلاد(ارین) کو زوبیا پر ترس نہیں آ رہا تھا زوبیا کی حالت مزید بگڑتی جا رہی تھی جبکہ ارین کھڑا زوبیا اور بہرام کو دیکھ کر قہقہ لگا رہا تھا سب بچے تو پریشان سے سفا اور مروا کے پیچھے کھڑے تھے جبکہ برزم کو اس وقت ارین کے اوپر شدید غصہ آ رہا تھا غصہ کنٹرول کرنے کی وجہ سے اس کی آنکھیں کان اور ناک لال انگارا ہو چکی تھی زوبیا اس وقت سہیل کی گود میں سر رکھے لیٹی لمبے لمبے سانس لے رہی

تھی جبکہ ادا زوبیا اور بہرام کی حالت پر خود کو قصوروار سمجھتی اپنی جگہ پر

بیٹھتی چلی گئی

سس۔۔ سہیل عال۔۔عالیان۔۔ بلاؤ

بلایا ہے بیٹا آ رہا ہے عالیان

زوبیا کے اٹک اٹک کر بولنے پر زرمینہ بیگم فوراً بولی تو ربینہ اٹھ کھڑی ہوئی

ارین کیا چاہتے ہو تم بچپن سے لے کر آج تک تم نے مجھے بہت دکھ دیے ہیں

اپنی ماں کے جڑے ہاتھ دیکھو خدا کا واسطہ تمہیں تمہارا بھائی اجڑ جائے گا

پلیز زوبیا کو ہوسپیٹل لیجانے دو

کیا زوبیا کو ہوسپیٹل جانے دوں عالیان برباد ہو جائے گا میرا بھائی اجڑ جائے

گا کیا موم آپ عالیان کو دیکھ رہی ہیں مجھے نہیں مجھے بھی تو ادا چاہئیے میرا کیا

ہو گا کیا میں نہیں اجڑ رہا بچپن سے لے کر آج تک آپ کو بس عالیان نظر آیا

ہے کبھی آپ نے میرے بارے میں نہیں سوچا اس لیے اب امید بھی نہ

رکھیں کہ میں آپ کے یا آپ کے اس سو کولڈ بیٹے کے بارے میں سوچوں گا

میری طرف سے زوبیا کل کی آج مر جائے مجھے فرق نہیں پڑتا

ربینہ کی بات سنتے ارین پہلے رونے کا ڈرامہ کرتا بولا اور پھر آخر میں غصے سے

بولتا ربینہ کو دھکا دے گیا جس پر عادل نے فوراً سے پہلے آگے بڑھتے ربینہ کو زمین پر گرنے سے بچا لیا زوبیا کی حالت دیکھتے عالیان کی اپنی طبعیت بگڑ چکی تھی مگر زوبیا کے بلانے پر وہ خود کو کنٹرول کرتا اٹھ کر مردہ قدم سے زوبیا کے پاس آیا تو سہیل نے زوبیا کا سر عالیان کی گود میں رکھا جس پر زوبیا درد برداشت کرتے مسکرائی تو بہرام ویلا میں موجود ہر شخص کی آنکھوں سے آنسو ٹپکا سوائے ارین کے

عال۔۔عالیان تت۔۔تم ہہہ۔۔ہمیشہ۔۔کہتے تھے نہ۔۔کہ میں۔۔کک۔۔ کبھی تمہارے۔۔اا۔۔اظہارِ محبت کا۔۔جج۔۔جواب نہیں دیتی

زوبیا کے اٹک اٹک کر بولنے پر عالیان نے روتے ہاں میں سر ہلایا

میں تت۔۔تم سے۔۔کک۔۔کچھ کہنا چاہتی ہوں

کہو زوبی

زوبیا کی بات سنتے عالیان نے فوراً جواب دیا تو زوبیا نے اپنا خون سے سنا ہاتھ جو اس نے پیٹ پر رکھا تھا اٹھاتے عالیان کے گال پر رکھا

زز۔۔زوبیا آفریدی تت۔۔تم سے محبت نہیں۔۔عشق کرتی ہے اا۔۔اور دد۔۔دعا کرتی ہے۔۔کک کہ اسے تت۔۔تمہارا ساتھ جنت میں۔۔نصیب ہو

زوبی یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ کچھ نہیں ہو گا آپ کو

زوبیا کی بات سنتے عالیان تڑپ کر بولا تو زوبیا ہلکہ سا مسکرائی پھر زوبیا کی آنکھ سے ایک موتی ٹوٹ کر گرا

زوبی۔۔زوبی۔۔زوبی اٹھو کچھ تو بولو زوبی

زوبیا کی باڈی میں کوئی ہلچل نہ ہوتے دیکھ کر عالیان زوبیا کو ہلاتا روتا چلاتا پریشانی سے بولا مگر نہ تو زوبیا کی باڈی میں کوئی حرکت ہوئی نہ ہی اس کی آنکھیں جو عالیان پر ٹکی تھی ان میں کوئی جنبش ہوئی

عالیان

عالیان کو مسلسل زوبیا کو ہلاتے چلاتے دیکھ کر دائمہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتی بولی اور پھر انہوں نے نفی میں سر ہلایا تو عالیان نے سہیل کو دیکھا جو مرجان کے گلے لگا مسلسل رو رہا تھا جبکہ مرجان بھی روتی سہیل کو سنبھال رہی تھی زوبیا کی باڈی دیکھتے عالیان کو یکدم چکر آیا اور پھر وہ چند ہی لمحوں میں ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا عالیان کو زمین پر گرتا دیکھ کر سب لوگ عالیان کی طرف بھاگے اور اسے اٹھانا چاہا مگر ناکام رہے ادا کو اپنی جگہ سے نہ ہلتے دیکھ کر ارین کو پھر سے غصہ آنے لگا اور اسی غصے میں اس نے ایک بار پھر بہرام

پر گولی چلائی تو زرخان یکدم بیچ میں آتا گولی کھا گیا زرخان کو گولی بازو میں لگتے دیکھ کر سفا سن پڑی جبکہ وفا نے چلاتے زرخان کی طرف دوڑ لگائی تو برزم نے فوراً اس کا بازو پکڑتے اسے روکا

زم بابا

وفا کے چلانے اور خود کو چھڑانے پر برزم نے اسے اپنے ننھے سینے سے لگایا پھر برزم مروا حوریہ اور آئزہ کو وفا کا خیال رکھنے کا کہتا خاموشی سے وہاں سے نکلتا سنان کے کمرے میں آیا برزم یاداشت کا بہت تیز تھا اور اسے اچھے سے یاد تھا کہ بہرام نے ایک دفعہ ادا کو بتایا تھا کہ سنان اپنے پاس ہر وقت ایک گن رکھتا ہے تاکہ ضرورت کے وقت وہ اپنی حفاظت کر سکے اور اسے یہ بھی یاد تھا کہ بہرام نے ادا کو بتایا تھا سنان جب گھر سے باہر جاتا ہے بس تب ہی وہ گن اس کے پاس ہوتی ہے گھر کے اندر وہ اپنی گن اپنی الماری میں رکھتا ہے برزم تھا تو صرف ساڑھے تین سال کا مگر آج اس کا دماغ کسی بڑے کی طرح کام کر رہا تھا وہ الماری سے گن نکال کر سنان کو دینا چاہتا تھا تاکہ سنان ارین کو ختم کر سکے چونکہ اس وقت سنان بھی سب کے ساتھ لاؤنج میں موجود تھا اس لیے وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پا رہا تھا برزم سنان اور تالیہ کے کمرے میں آتے ہی ان

کی الماری کھولتا اس میں سنان کی گن ڈھونڈنے لگا دوسری طرف ادا زرخان اور بہرام کو گولی لگنے کی وجہ سے درد میں کراہتا زوبیا اور عالیان کے بے جان وجود کو دیکھتے ارین کے ساتھ جانے کا فیصلہ کرتی فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر دو قدم آگے بڑھی

ارین سنو

ارین جو ایک بار پھر گن لوڈ کرتے بہرام پر گولی چلانے کا سوچ چکا تھا ادا کی آواز سنتے فوراً اس کی طرف متوجہ ہوا

میں تمہارے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہوں مگر تم پلیز ان سب کو چھوڑ دو

کیوں نہیں بیوٹی میں ان سب کو چھوڑ دونگا بس تم میرے ساتھ چلو

ادا کی بات سنتے ارین مسکراتا بولا جبکہ باقی سب نے حیرانگی سے ادا کو دیکھا پھر تالیہ فوراً ادا کے پاس آئی

ادا پاگل ہو گئی ہو تم یہ کیا کہہ رہی ہو؟

ٹھیک تو کہہ رہی ہوں میری وجہ سے یہ سب ہو رہا ہے میں چلی جاؤنگی تو سب ٹھیک ہو جائے گا

ادا دماغ ٹھکانے پر ہے تمہارا

تالیہ کی بات سنتے ادا روتی بولی تو بہرام آگے بڑھتے غصے سے ادا کا بازو پکڑتے بولا جس پر ادا نے بہرام کی طرف دیکھا

بہرام بات کو سمجھیں پلیز جانے دیں مجھے آپ مجھ سے وعدہ کریں بس ایک کہ آپ برزم کا بہت خیال رکھیں گے

بہرام کی بات سنتے ادا اپنا بازو بہرام کے ہاتھ سے چھڑاتی بولی تو بہرام نے نفی میں سر ہلایا جس پر ادا فوراً آگے بڑھی تو ادا کو اپنی طرف آتا دیکھ کر ارین خوش ہوا دوسری طرف برزم جو اس بات سے انجان تھا کہ اس کی ماں کیا کر رہی ہے تالیہ اور سنان کی الماری میں گھسا گن ڈھونڈ رہا تھا جو اسے چند لمحوں بعد ہی مل گئی اس چھوٹی سی پوکٹ گن کو دیکھتے برزم ہلکہ سا مسکرایا وہ گن وزن میں بلکل ہلکی تھی اور یہی وجہ تھی کہ ساڑھے تین سال کا برزم اس گن کو مسکراتا اپنی ایک ہاتھ سے ہی باآسانی اٹھا چکا تھا پھر برزم اپنا گن والا ہاتھ اپنی اوپن شرٹ میں چھپاتا بھاگ کر لاؤنج میں آیا تو اسے حیرت کا جھٹکا لگا لاؤنج میں ادا کو ارین کی ظرف بڑھتے دیکھ کر وہ سمجھ چکا تھا کہ اس کی ماں ارین کے ساتھ جا رہی ہے پھر اس نے فوراً سنان کے لیے نظریں گھمائیں تو اس کی نظر

زرخان کے پاس بیٹھے سنان پر پڑی

ادا اگر تم یہ فیصلہ پہلے کر لیتی تو مجھے اتنا سب کچھ نہ کرنا پڑتا لیکن چلو خیر

دیر آئے درست آئے

اس سے پہلے کہ برزم ارین کی نظر سے بچتا سنان تک پہنچتا ارین کے الفاظ نے اسے اپنی جگہ ساکت کیا پھر ادا اور ارین کو مڑتے باہر کی طرف جاتا دیکھ کر برزم کی آنکھیں ایک دفعہ پھر لال انگارا ہوئیں اور پھر برزم نے بنا سوچے سمجھے گن کو ارین کی طرف پوائنٹ کیا اسے اچھے سے یاد تھا کہ بہرام نے ادا کو سختی سے کہا تھا کہ برزم سنان کے کمرے میں نہیں جائے گا چونکہ سنان کی گن ہر وقت لوڈ اور گولی چلانے کے لیے تیار رہتی ہے اس لیے سنان کے کمرے میں کسی بھی بچے کو کھیلنے کی اجازت نہیں تھی سنان کے کمرے میں بچے صرف اس وقت جا سکتے تھے جس وقت تالیہ یا سنان میں سے کوئی ایک جتنا کمرے میں ہوتا تھا اور یہ پابندی آئزہ پر بھی لاگو تھی جسے وہ جی جان سے قبول کرتی تھی کیونکہ وہ سنان کے پیار کے ساتھ ساتھ غصے سے بھی اچھے سے واقف تھی برزم نے ارین کی طرف گن کو پوائنٹ کرتے بنا سوچے

سمجھے گولی چلائی جو سیدھا جاتی ارین کی گردن اور سیدھی سائیڈ کے
کندھے کے عین بیچ و بیچ لگی گولی کی آواز سنتے ارین اور ادا سب نے
جھٹکا کھاتے آواز کی طرف دیکھا جہاں برزم دونوں ہاتھوں میں سنان کی
گن پکڑے لال ہوتی آنکھوں کے ساتھ کھڑا تھا پھر ارین یکدم زمین بوس
ہوا تو ادا نے ارین کو دیکھتے ایک بار پھر برزم کو دیکھا جو صرف ساڑھے
تین سال کی عمر میں ہی اپنی ماں کا محافظ تھا وہ اس دنیا کا پہلا بچہ تھا جس
نے صرف ساڑھے تین سال کی عمر میں اپنے ہاتھوں میں گن پکڑتے چلائی
تھی اور وہ بھی کسی پروفیشنل کی طرح ارین کو گرتے دیکھ کر ادا پہلے تو
پریشانی سے برزم کو دیکھتی رہی پھر بھاگ کر بہرام کے سینے سے لگی تو
سنان نے آگے بڑھتے فوراً برزم کے آگے ہاتھ کیا جس پر برزم نے
خاموشی سے سنان کے ہاتھ میں گن رکھی اور پھر بھاگ کر اپنے ماں
باپ کی طرف آیا سنان گن پکڑتا فوراً باہر نکلا اور پھر اس نے ارین کے
گارڈز سے اپنے گارڈز کو آزاد کروایا چونکہ ارین کو گولی لگی تھی اس لیے
ارین کے گارڈز نے خاموشی سے ان سب کے گارڈز کو آزاد کیا اور پھر
سنان کے گارڈز نے ارین کے گارڈز کو فوراً اپنی حراست میں لیا تو سنان

واپس اندر آیا جہاں ربینہ اپنے دونوں بیٹوں کو دیکھ رہی تھی ربینہ کو روتے دیکھ کر سہیل عادل سنان کامران اور نعیم فوراً سے بہرام زرخان زوبیا عالیان اور ارین کو ہوسپیٹل لے کر پہنچے اور انہیں ہوسپیٹل میں داخل کروایا تو ڈاکٹر ان کو چیک کرتے باہر آیا ڈاکٹر کو باہر آتا دیکھ کر سہیل فوراً سے آگے بڑھا تو ڈاکٹر نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا

جن لیڈی کو آپ اپنے ساتھ لائے تھے وہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں ایم رئیلی سوری بہرام اور زرخان کی پٹی کر دی ہے وہ دونوں اب بلکل ٹھیک ہیں بہرام کے کندھے میں لگی گولی کو چند دن لگیں گے مگر زخم بھر جائے گا زرخان کو گولی صرف چھو کر گزری ہے اس لیے ان کا زخم بہرام کی نسبت بھرے گا اور جن دو جڑواں بھائی کو آپ لوگ لے کر آئے تھے ان میں سے جن کو گولی لگی ہے ان کی گولی تو ہم نے نکال دی ہے اور وہ اب خطرے سے باہر ہیں مگر وہ کومہ میں جا چکے ہیں کب اٹھتے ہیں یا اٹھیں گے بھی یا نہیں اس بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا کومہ میں جانے والے اکثر لوگ واپس ٹھیک ہو جاتے ہیں مگر وقت لگتا ہے جبکہ ان کا جڑواں بھائی جو بیہوش ہوا ہے ان کا سٹریس اور ٹینشن کی وجہ سے

اچانک بی پی شوٹ کر گیا جس کی وجہ سے بیہوش ہو گئے آپ انہیں جب ہمارے پاس لائے تھے اس وقت بھی ان کا بی پی ضرورت سے زیادہ تھا اور ان کا بی پی کنٹرول کرنے میں ہمیں کافی وقت لگا ہے مگر اب وہ بھی بلکل ٹھیک ہیں اور خطرے سے باہر ہیں آپ ساری فارمیلیٹیز پوری کر دیں اور پھر کومہ والے پیشینٹ کے علاوہ آپ سب کو گھر لیجا سکتے ہیں

تھینکیو ڈاکٹر

ڈاکٹر کی پوری بات سنتے عادل فوراً بولا تو ڈاکٹر ہاں میں سر ہلاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ پیچھے سنان اور عادل سب فارمیلیٹیز پوری کرتے زوبیا کے بے جان وجود کو لیتے گھر آگئے عالیان جب سے گھر آیا تھا زوبیا کے پاس بیٹھا صرف اسے دیکھ رہا تھا اس کے سوا کوئی بھی ردعمل ظاہر نہیں کر رہا تھا اپنے عالیان چاچو کی یہ حالت دیکھ کر سب بچے بھی بہت پریشان تھے کیونکہ عالیان چاچو ہمیشہ ان کے ساتھ کھیلا کرتے تھے عالیان کو اس حال میں دیکھ کر برزم خاموشی سے چلتا عالیان کے پاس آیا اور پھر اس کی گود میں بیٹھا تو عالیان نے برزم کو اپنے سینے میں بھینچا تبھی باقی بچے بھی عالیان کے پاس آتے بیٹھے تو عالیان نے روتے سب

کو اپنے ساتھ لگایا پھر چند لمحوں بعد زوبیا کو دفنانے کا وقت آگیا تو عالیان بھی بجھے دل کے ساتھ اٹھتا سب کے ساتھ زوبیا کی میت کو کندھا دیتا قبرستان آگیا آج خانزادہ فیملی کے ایک فرد اس دنیا سے تو چلا گیا تھا مگر جاتے جاتے وہ کسی کو جیتے جی مار گیا تھا جب سب لوگ گھر واپس آئے تو مروا تالیہ سفا اور ادا نے کھانا لگایا جسے سب لوگ بجھے دل سے کھانے لگے آج پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ بہرام ویلا میں کھانے کی ٹیبل پر بلکل خاموشی تھی عالیان کو لاؤنج کے صوفے سے نہ ہلتے دیکھ کر ربینہ پلیٹ لیتی عالیان کے پاس آکر بیٹھیں

عالیان بچے کچھ کھا لو تھوڑا سا

کھا کر بھی کیا کرونگا ما میرے جینے کی وجہ مجھ سے چھین گئی ہے

ربینہ کی بات پر عالیان فوراً بولا تو ربینہ کی آنکھوں میں آنسو آئے پھر عالیان نے ربینہ کے کندھے پر سر رکھا تو ربینہ نے اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا تبھی زرخان اٹھتا عالیان کے سامنے آکر بیٹھا اور پھر اس نے عالیان کا گریبان پکڑتے اسے کھینچ کر سیدھا کیا

تمہارے بس کی نہیں ہے محبت عالیان شاہ یہ ایک عاشق کو نیلام کرتی

ہے تم جانتے بھی ہو محبت کا مطلب م سے موت،ح سے حشر ب سے

برباد اور ت سے تباہی سر عام کرتی ہے اور تم تو زوبی سے عشق کے

وعدے کرتے تھے عشق کی سات منزلیں جانتے ہو کیا ہیں عشق کا انجام

بھی بربادی ہے اور برباد ہونے کے لیے دل نہیں جگر چاہیئے ہوتا ہے جب

تمہارے اندر جگر نہیں تھا تو عشق کیا کیوں کیوں کی محبت اور اب جب

اس عشق و محبت میں برباد ہو گئے ہو تو رو کر اپنی ما کو کیوں موت کے

دھانے پر کھڑا کر رہے ہو عالیان شاہ اگر تم نے عشق اور محبت کیا ہے

نہ زوبیا آفریدی سے تو مزا پھر اس کے ساتھ زندگی گزارنے میں نہیں ہے

اصل مزا تو تب ہے جب تم اس کے بغیر اپنی پوری زندگی اس کے

انتظار میں گزار دو عشق کا اصل مزا تو وہی ہے

زرخان عالیان کا گریبان پکڑتا غصے سے بولا اور پھر اس کا گریبان چھوڑتا

اٹھ کھڑا ہوا اور آگے بڑھا پھر کچھ سوچتے رکا اور مڑ کر ایک دفعہ پھر

عالیان کو دیکھا

مبارک ہو تمہیں تمہارا عشق جنت کی حسین وادیوں میں ملے گا مگر اس

کے لیے پہلے تمہیں اس رب کا دیا گیا امتحان صبر و تحمل سے پار کرنا

ہے اس راب کی ذات کا شکر ادا کرتے اپنی زندگی گزارنی ہے پھر ہی جا کر تمہیں جنت کی حسین وادیوں میں اپنا عشق ملے گا ویسے بھی یہ دنیا فانی ہے ہمیشہ رہنے والی زندگی تو موت کے بعد کی زندگی ہے بھولو مت

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ

"ہر ذی نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے"

اس رب کی امانت تھی زوبی وہ لے گیا اپنی امانت اب اپنے عشق تک تمہیں خود پہنچنا ہے صبر و تحمل کا مظاہرہ کر کے

زرخان کی بات سنتے عالیان اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکا اسے اپنے کہے گئے وہ الفاظ یاد آنے لگے جو اس نے زوبی کو بولی تھے کہ وہ اللہ سے زوبی کا ساتھ جنت میں مانگتا ہے اس لیے اب اللہ نے اس کا ساتھ جنت میں لکھا تھا جسے پانے کے لیے اسے اپنی پوری زندگی ایک امتحان کی طرح گزارنی تھی اور جسے گزارنے کا بس ایک طریقہ صبر و تحمل تھا زرخان کی باتیں سنتے عالیان نے خاموشی سے کھانا کھایا اور پھر سب لوگ بجھے دل کے ساتھ اپنے اپنے کمرے میں آتے سو گئے آج ان کی زندگیوں سے ارین نامی شخص تقریباً نکل گیا تھا کیونکہ اس کا کومہ میں ہونا مرنے کے

مترادف تھا اور یہی وجہ تھی کہ عالیان رات و رات امیر ہوتا شہرت پا گیا تھا کیونکہ پیرس کے قانون کے مطابق ارین کو اگر کچھ بھی ہو جاتا ہے تو اس کی جائیداد اس کے ماں باپ یا بھائی کے حصے میں آئے گی جس پر ماں باپ نے ارین کی جائیداد سے کوئی بھی حصہ نہ لیتے سب کچھ عالیان کو سونپ دیا تھا اور وہ سب کچھ عالیان کے لیے کچرے سے زیادہ کچھ بھی نہیں تھا

دس ماہ بعد

....

آج سب لوگ آغا خان ہوسپٹل میں جمع ہوئے تھے کیونکہ آج تالیہ کے گھر ایک نئے مہمان کی آمد تھی سب لوگ کاریڈور میں بیٹھے تھے جب ڈاکٹر آمنہ باہر آئی تو زرخان فوراً اٹھتا ڈاکٹر کے پاس آیا

کونگریچولیشنز بیٹا ہوا ہے ابھی کچھ دیر انڈر اوبزرویشن رکھیں گے پھر روم میں شفٹ کر دیں گے تو آپ ان دونوں سے مل سکتے ہیں

زرخان کو اپنے سامنے ایکسائیٹڈ سا کھڑا ہوتے دیکھ کر ڈاکٹر مسکراتی بولی تو

زرخان نے مڑتے سب بچوں کو باری باری تالی ماری کیونکہ ان کی لیٹل گینگ میں ایک اور شخص شامل ہو گیا تھا جبکہ ان کی گینگ کا لیڈر زرخان اور سب لیڈر برزم تھا

تھینکیو ڈاکٹر

زرخان کو بچوں کے ساتھ خوش ہوتے دیکھ کر سنان آگے بڑھتا بولا تو ڈاکٹر مسکراتی وہاں سے چلی گئی زوبیا کی ڈیتھ کے پورے ایک مہینے کے بعد سہیل اور مرجان کے گھر بیٹی پیدا ہوئی تھی جو دکھنے میں ڈیٹو اپنی زوبی پھوپھو پر تھی اس کی امبر آنکھیں اور کالے گھنے بال عالیان کو بے حد پسند تھے کیونکہ وہ بال اور آنکھیں زوبیا جیسی تھیں جبکہ سرخ و سفید رنگت اس خوبصورت سی پٹھانی کو دلکش بناتی تھی اس حسین پٹھانی کا نام سہیل نے اپنی بہن کا نام زوبیا سہیل آفریدی رکھا تھا سفا مروا اور ادا کے گھر بھی چند مہینوں میں ایک نئی خوشی کی آمد تھی بہرام کو اس بار بیٹی جبکہ زرخان اور عادل کو اس بار بیٹا چاہیئے تھا جبکہ برزم کو اپنے لیے بھائی جبکہ وفا کو اپنے لیے بہن چاہیئے تھی اور حوریہ میڈم کی الگ فرمائش تھی اسے اپنے لیے دو بھائی اور دو بہنیں چاہیئے تھی حوریہ کی ڈیمانڈ سنتے مروا جہاں سر پکڑ کر بیٹھ جاتی تھی وہیں باقی سب لوگ

قہقہ لگا کر ہنستے تھے جیسے ہی تالیہ اور بے بی کو روم میں شفٹ کیا گیا تو سب بچے بھاگ کر کمرے میں داخل ہوئے اور سیدھا جاتے بے بی کارٹ کے گرد دائرہ بنایا جبکہ باقی سب بڑے تالیہ کا حال احوال پوچھنے لگے

پیچھے ہٹو سارے یہ میرا بھائی ہے

آئزہ بے بی کارٹ کے پاس کھڑی ہوتی بولی تو برزم نے اسے گھور کر دیکھا جس پر آئزہ نے نیچلا ہونٹ نکالا اور پھر یکدم چلاتے رونا شروع کیا تو برزم نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا تبھی سنان نے آگے بڑھتے آئزہ کو گود میں اٹھایا تو آئزہ نے سنان کے کندھے پر سر رکھا جبکہ آئزہ کے رونے پر برزم کی شامت آچکی تھی کیونکہ وفا اپنی کمر پر ہاتھ رکھتی برزم کو سخت نظروں سے گھور رہی تھی ایک وہی تو تھی جو ان سب کو برزم کے غصے اور گھوریوں سے بچا لیتی تھی وہ کیا ہے نہ وفا زرخان خانزادہ کی ناراضگی برزم بہرام خانزادہ سے برداشت نہیں ہوتی تھی وفا کو خود کی طرف گھورتے دیکھ کر برزم نے ایسے ظاہر کیا جیسے کچھ بھی نہ ہوا ہو

بابا نیو بے بی کو سب دیکھیں گے زم نہیں دیکھیں گے اور اگر زم نے دیکھا تو میں زم سے اور آپ سے بات نہیں کرونگی

ٹھیک ہے وفا جان برزم اب بے بی کو نہیں دیکھے گا

وفا کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو برزم نے منہ بناتے زرخان کو دیکھا جس پر زرخان نے کندھے اچکائے تبھی مرجان نے زوبیا کو سہیل کی گود میں ڈالا اور مسکراتے بے بی کارٹ کے پاس آئی اور پھر سنان کے ننھے شہزادے کو گود میں اٹھاتے سب بچوں کو دیکھایا جو دکھنے میں ہو با ہو اپنے باپ جیسا تھا سب بچوں کو یہ نیو بے بی بہت پسند آیا تھا جبکہ وفا کی پابندی کی وجہ سے برزم منہ بنائے ادا کے پاس بیٹھا تھا پھر مرجان نے اس بے بی کو تالیہ کی گود میں ڈالا تو تالیہ نے بھی مسکراتے اپنے بیٹے کو پیار کیا

اس کا نام کیا ہو گا؟

برہان ملک

ادا کے سوال پر دائمہ فوراً بولی تو سب کو یہ نام بہت پسند آیا پھر زرخان وفا کو لیتا باہر گیا تو بہرام نے برہان کو تالیہ کی گود سے لیا اور پھر ادا کو دیکھایا تو ادا خوش ہو گئی پھر ادا نے برزم کو اشارہ کیا تو برزم مسکراتے فوراً آگے بڑھا

جس پر بہرام جان بوجھ کر برہان کو لیتا کھڑا ہوا تو برزم کا منہ بنا

بہرام اگر آپ نے دوبارہ ایسی حرکت کی تو میں اپنے مائکے چلی جاؤنگی وہ بھی

اپنے بیٹے اور بیٹی کو لے کر رہنا پھر اکیلے آپ

ادا کی دھمکی پر بہرام نے فوراً برہان کو برزم کے آگے کیا تو برزم نے مسکراتے اسے پیار کیا تبھی وفا اندر آئی تو برزم فوراً سے مڑتا ایسے ظاہر کر گیا جیسے اس نے بےبی دیکھا ہی نہ ہو برزم کی اس حرکت پر سب نے اپنی ہنسی دبائی پھر سب لوگ گھر واپس آگئے جبکہ زرمینہ بیگم کے لاکھ منع کرنے پر بھی دائمہ ہوسپٹل میں تالیہ کے پاس رک گئیں گھر آتے ہی سب نے کھانا کھایا اور اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے کے غرض سے چلے گئے برزم ادا اور بہرام جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئے تو برزم بھاگ کر چینجنگ روم میں گیا اور کپڑے بدلتا باہر آیا برزم جیسے ہی چینجنگ روم سے نکلا تو بہرام نے فوراً اسے اپنی قید میں لیا جس پر برزم نے چلاتے خود کو چھڑانے کی ناکام کوشش کی

مما آپ اپنا شوہر کیوں نہیں بدلتی یہ گندا ہے ہمیشہ مجھے تنگ کرتا ہے

مما کے بادی گارڈ اب مما کے پاس تو جانے نہیں دیتے تم تو میں مما کے حصے کا بھی پیار تمہیں ہی کروں گا

اچھا آپ کونسا مما کو پیار کرنے سے باز آتے ہو

برزم خود کو چھڑاتا ادا کو دیکھتا بولا تو ادا اپنا بھرا بھرا وجود لیتی احتیاط سے بیڈ

پر بیٹھتی ہنسنے لگی تو بہرام نے فوراً جواب دیا جس پر برزم غصے سے بولا تو بہرام نے اسے پریشانی سے دیکھا

میں نے کب تمہاری مما کو پیار کیا؟

آپ نے پرومس توڑا ہے اپنا

بہرام کے سوال پر برزم بہرام کو دیکھتے بولا تو بہرام نے آئیبرو اچکائی

او مما کے باڈی گارڈ میں نہیں جاتا تمہاری مما کے پاس

جھوٹے اگر مما پاس نہیں جاتے تو میرا بھائی کہاں سے آیا؟

بہرام کی بات سنتے برزم فوراً بولتا بہرام کو لاجواب کر گیا وہ واقع میں ہی بہرام خانزادہ کا بیٹا تھا جو صرف ساڑھے چار سال کی عمر میں ہی اپنے سوالوں سے لوگوں کا منہ بند کرنا اچھے سے جانتا تھا

بولو اب؟

بہرام کو خاموش کھڑا دیکھتے برزم فوراً بولا تو ادا نے اپنی ہنسی دبائی جبکہ بہرام فوراً سے برزم کو بیڈ پر لیٹاتا اس کی گال پر زور سے کس کر گیا جس پر برزم نے معصوم سی شکل بناتے ادا کو دیکھا

ہائے اللہ میرا سونا بے بی مما کی جان ادھر آؤ مما پاس چھوڑیں آپ میرے

بے بی کو گندے میرے بے بی کو پریشان کرتے ہیں

برزم کی شکل دیکھتے ادا فوراً بولی تو بہرام نے ہلکی سی برزم کو آزادی بخشی جس پر برزم بھاگ کر ادا کی گود میں چڑھا تو ادا نے برزم کو پکڑتے پیار کیا جبکہ برزم ادا کی گود میں بیٹھا مسکراتا بہرام کو دیکھنے لگا پھر چند لمحوں بعد بہرام اور ادا نے بھی کپڑے بدلے اور آتے بیڈ پر لیٹے جبکہ برزم کو بہرام نے اس کی بے بی کورٹ میں لیٹا دیا جب سے ادا پریگننٹ ہوئی تھی تب سے برزم بے بی کورٹ میں سوتا تھا تاکہ رات کو اس کی مما آرام سے سوئے تنگ نہ ہو وفا زرخان اور سفا جب کمرے میں آئے تو وفا بھی چینج کرتی روم میں واپس آئی زرخان کو بیڈ پر بیٹھے دیکھ کر وفا بھاگ کر زرخان کے پاس آئی اور پھر اس کی گود میں چڑھی

بابا کوچی کوچی

وفا کوچی کوچی

وفا کے گال کھینچ کر بولنے پر زرخان بھی اس کے گال کھینچتا بولا تو وفا نے قہقہ لگایا سفا جیسے ہی بیڈ پر آ کر بیٹھی تو وفا فوراً سفا کی طرف مڑی

مما موٹی موٹی

وفا گندی بچی

وفا کی مسکراتے سفا کی طرف دیکھتی بولی تو سفا فوراً بولی جس پر وفا نے نفی میں سر ہلایا تو سفا نے فوراً ہاں میں سر ہلایا جس پر وفا نے فوراً زرخان کو دیکھا تو زرخان ہنستے ہوئے وفا کو اپنے سینے سے لگا گیا

د زرہ قرار (میرے دل کے قرار)

کون میں بابا؟

زرخان کے پشتو میں بولنے پر وفا فوراً بولی تو زرخان نے ہاں میں سر ہلایا

وفا آپ کو اس کا مطلب پتہ ہے جو بابا نے بولا ابھی؟

نی پتہ

سفا کی بات سنتے وفا اپنے دانتوں کی نمائش کرتی نفی میں سر ہلاتی بولی تو زرخان بھی ہنسنے لگا

اس مطلب ہے میری گندی سی بے بی

سفا ہنسی دباتی بولی تو وفا سیریس ہوتی فوراً زرخان کی طرف مڑی اور اسے انتہائی غصے سے دیکھا تو زرخان نے نفی میں سر ہلایا

د زرہ قرار کا مطلب ہے میرے دل کے قرار

سچی بابا

زرخان کی بات سنتے وفا نے تصدیق چاہی جس پر زرخان نے ہاں میں سر ہلایا

تو وفا خوش ہوتی زرخان کا گال چوم گئی

یہ تو غلط ہے ہمیشہ بابا کو کسی ملتی ہے مما کو تو نہیں ملتی

سفا کے منہ بنا کر بولنے پر وفا نے فوراً سفا کو کس کی تو سفا بھی خوش ہو گئی

اچھا چلو اب سو جاؤ صبح برزم کی نانو گھر جانا ہے

سفا کی بات سنتے وفا بھاگ کر اپنے بےبی کورٹ کی طرف گئی تو زرخان نے

اسے فوراً بےبی کورٹ میں لیٹاتے اس پر چادر ٹھیک سے ڈالی تو سفا نے

فوراً زرخان کو دیکھا

آئی لو یو بابا

لو یو ٹو بابا کی جان

نی بابا کی فیری

وفا کی بات سنتے زرخان اس کی ناک پکڑتا مسکراتا بولا تو وفا نے منہ بناتے

جواب دیا جس پر زرخان نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا تو وفا فوراً کروٹ

لیتی سو گئی پھر زرخان اور سفا بھی کپڑے بدلتے بیڈ پر آ کر بیٹھے تو سفا نے

زرخان کے کندھے پر سر رکھا

زار ارین ہماری زندگیوں سے چلا گیا کتنا سکون ہے نہ آپ کو پتہ ہے وفا ہمیشہ ارین کے گارڈ کی بیٹی رافیا کو اپنے باپ سے پیار کرتا دیکھ کر ڈپریس ہو جاتی تھی اور پھر اسے دو دو دن تک بہت تیز بخار رہتا تھا میں بہت پریشان ہو جاتی تھی مگر اللہ کا شکر ہے کہ آپ ہمیں واپس مل گئے اب میری بیٹی خوش تو رہتی ہے

ہمم بس اس کی کوچی کوچی سے میں بہت تنگ ہوں دن میں ہزار بار کرتی ہے میں پریشان ہو جاتا ہوں

سفا کی بات سنتے زرخان فوراً بولا تو سفا کھکھلائی پھر اس نے زرخان کو دیکھا تو زرخان نے اس کے ناک پر کس کیا

میری جان اب پرانی باتیں بھول جاؤ اب بس مجھے وفا اور ہمارے بیٹے کے بارے میں سوچا کرو

زرخان کی بات سنتے سفا نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں لیٹتے جلد نیند کی وادیوں میں اتر گئے

آج سب لوگ عادل کی طرف جا رہے تھے عادل کی پروموشن ہونے پر اس نے

اپنے گھر دعوت رکھی تھی جس پر خانزادہ فیملی کا ہو فرد بھی شامل تھا سب لوگ تیار ہوتے صبح صبح ہی حیدرآباد کے لیے نکل گئے تھے آیان جبران اور رانیہ بھی ان لوگوں کے ساتھ حیدرآباد جا رہے تھے ٹھیک دو گھنٹے کے بعد سب لوگ فاروقی ہاؤس کے باہر کھڑے تھے اتنے سال بعد فاروقی ہاؤس میں ایک بار پھر بڑی بڑی گاڑیاں اور پروٹوکول دیکھ کر محلے والے سب ہی سمجھ چکے تھے کہ ادا اور رانیہ اپنے سسرال والوں کے ساتھ فاروقی ہاؤس آئی ہیں گاڑی سے اترتے ہی عائشہ نے بھاگ کر فاروقی ہاؤس کی بیل بجائی جبکہ باقی سب پاس کھڑے مسکرانے لگے عالیان اور ربینہ بھی ان کے ساتھ تھیں بیل بجنے پر عنایہ نے فوراً دروازہ کھولا تبھی تبسم باہر آئی اور پھر وہ سب کو ویلکم کرتے اندر لے آئی اور زرمینہ بیگم کی فرمائش پر انہیں لاؤنج میں بیٹھایا ادا اتنے سال بعد اپنا گھر دیکھتی بہت خوش ہوئی جبکہ برزم تو پہلی بار نانو گھر آیا تھا ابھی سب لوگ بیٹھے ہی تھے کہ حوریہ بھاگ کر لاؤنج میں آئی اور فوراً اپنے زار چاچو کی گود میں چڑھی جس پر وفا نے زرخان کو گھورا تو زرخان ہلکہ سا مسکرایا

برزم نانو کے پاس تو آؤ

تبسم کی بات سنتے برزم مسکراتا تبسم کے پاس گیا تو تبسم نے اسے پیار کیا

یہ لو تم نانو گھر پہلی دفعہ آئے ہو مما کے ساتھ جا کر اپنے لیے چیزیں لے لینا

اور نانو مجھے میں بھی تو پہلی دفعہ آئی ہوں

وفا بری بات ادھر آئیں میرے پاس

تبسم کی بات سنتے برزم نے مسکراتے پیسے پکڑے تو وفا برزم کے ساتھ کھڑی ہوتی بولی جس پر تبسم ہلکہ سا مسکرائی اس سے پہلے کہ تبسم کچھ بولتی سفا فوراً بولی تو تبسم نے وفا کا بازو پکڑا

کیوں آئے بھئی واپس اپنی نانو سے مانگ رہی ہے کسی غیر سے تھوڑی ویسے بھی یہ تو میری سونی سی پٹھانی ہے میرے برزم کی چھوٹی دلہن میں بھلا اسے کیسے بھول سکتی ہوں یہ لو تم برزم کے ساتھ جا کر چیز لانا اور اس گندی مما کو کچھ بھی نہ دینا سب خودی کھا جانا

تبسم کی بات سنتے جہاں سفا ہلکہ سا مسکرائی وہیں وفا نے شرمانے کی بھرپور ایکٹنگ کی جس پر سب نے قہقہ لگایا تو تبسم نے مسکراتے برزم کی طرح وفا کو بھی پانچ ہزار کا نوٹ دیا جس پر وفا نے مسکراتے پیسے پکڑے تو تبسم نے اسے پیار کیا پھر وفا بھاگ کر زرخان کی گود میں چڑھی اور اسے پیسے پکڑائے پھر تبسم نے روحیل زوبیا آئزہ اور برہان کو بھی پانچ پانچ ہزار دیے جس پر سب بچے خوش ہو گئے تو

حوریہ نے آتے تبسم کو گھورا

مجھے تو دیے نہیں گندی دادو

میں چڑیلوں کو پیسے نہیں دیتی

حوریہ کی بات سنتے تبسم مسکراتے بولی تو حوریہ نے نچلا ہونٹ باہر نکالا جس پر تبسم نے اسے بھی پیار کرتے پیسے دیے تو حوریہ خوش ہو گئی تبھی مروا کیچن سے لاؤنج میں آتی سب سے ملی

تم کیا کھانا بنا رہی تھی

نہیں عادی نے تو کب کی ماسی رکھ دی ہے میرا اور امی کا کام آسان ہو گیا ہے

میں اسے جوس بول رہی تھی ڈال دو اور چائے کا بولا ہے

تم نے کہا سب کو ٹھنڈا گرم پیلا کر دانت خراب کر دیتی ہوں کھانا کم کھائے گے

سمجھ گیا ہوں میں

تالیہ کے سوال پر مروا مسکراتے بولی تو اس کی بات سنتے زرخان فوراً بولا جس پر سب نے قہقہ لگایا تبھی باہر کا دروازہ بجا تو عنایہ نے دروازہ کھولا اور پھر ان کے محلے کی ایک عورت رضیہ کو لے کر اندر آئی رضیہ لاؤنج میں داخل ہوتے ہی سلام کرتی بیٹھ گئی پھر ساجدہ بی بی زرمینہ بیگم ربینہ اور دائمہ سے حال احوال پوچھتی

تبسم کی ظرف متوجہ ہوئی

تبسم مجھے نہ تمہیں کچھ بتانا ہے

ہاں بولو رضیہ

رضیہ کی بات سنتے تبسم پریشانی سے بولی تو رضیہ ہلکہ سا آگے کو جھکی

تمہیں پتہ ہے وہ کونے والی کلثوم کہہ رہی تھی کہ تمہاری بہو پہلے ایک ماڈل تھی موبائل پر آیا کرتی تھی اور ٹی وی پر بھی آتی تھی میں نے تو کہہ دیا ویسی لڑکی نہیں ہے ہماری مروا بھلا ویسی لڑکیاں ٹکتی بھی ہیں ایک جگہ انہیں روز ایک نئے کی عادت ہوتی ہے اور ہماری مروا کی شادی وک تو ماشاءاللہ سے پانچ سال ہونے والے ہیں کیوں صحیح کہا نہ میں نے

رضیہ کی بات سنتے مروا نے پریشانی سے عادل کو دیکھا جس پر عادل نے اسے اشارہ کیا تو مروا کچھ خاموش ہوئی جبکہ رضیہ کی پوری بات سنتے تبسم ہلکہ سا مسکرائی

تم بات کیا کرنے آئی ہو وہ بتاؤ ٹائم ویسٹ نہ کرو رضیہ

وہ فوزیہ کہہ رہی تھی کہ تمہاری بیٹیاں آئی ہوئی ہیں ان سے کہہ کر ان کے کسی دیور سے اس کی بیٹی شبانہ کا رشتہ کروا دے

اور تو یہاں وچولن بن کر آگئی ہے بڑی تیز ہے اپنا بھی فائدہ سوچ لیا

تبسم کی بات سنتے رضیہ یکدم بولی تو سب مردوں نے پہلے حیرانگی سے ایک دوسرے کو پھر عالیان کو دیکھا کیونکہ ان میں اس وقت کنوارہ صرف وہی تھا سب کی نظریں خود پر محسوس کرتے عالیان نے نفی میں سر ہلایا جس پر سب نے اپنی ہنسی دبائی جبکہ رضیہ کی بات سنتے تبسم نے فوراً جواب دیا تو رضیہ ہلکہ سا مسکراتی ہاں میں سر ہلا گئی

چل کروا دے نہ رشتہ اسی بہانے مجھ غریب کا بھی بھلا ہو جائے گا

فوزیہ کو کہہ دو رانیہ کا کوئی دیور جیٹھ نہیں ہے آیان اکلوتا ہے اپنے کاں باپ کا اور ادا کے سارے دیور جیٹھ بیاہے ہوئے ہیں اگر دوسری جگہ دینی ہے تو بتا دے پھر میں بات کر لونگی ادا کی ساس سے

چل ٹھیک ہے تجھے پوچھ کر بتاتی ہوں اللہ حافظ

رضیہ کی بات سنتے تبسم فوراً بولی تو رضیہ مسکراتے بوکی اور اٹھ کر چلی گئی جبکہ رضیہ کے جانے کے بعد مروا نے تبسم کو دیکھا

امی کیا ہو گیا ہے

وہ کونسا دوسری جگہ دینے لگی ہے فکر نہ کر

مروا کی بات سنتے تبسم فوراً بولی تو مروا نے مسکراتے نفی میں سر ہلایا تبھی عادل

بہرام کو آنکھ مار گیا

نہیں تو امی اگر وہ مان جائیں تو زرخان کی کروا دینا ویسے بھی فوزیہ آنٹی کو نیلی آنکھیں بہت پسند ہیں

ہاں ہاں آنٹی آپ بات کر لینا ہم بارات لے آئے گے مسئلہ نہیں

عادل کی بات سنتے بہرام بھی مسکراتے بولا تو زرخان نے فوراً سفا کا دوپٹہ اپنے ہاتھ پر باندھا جس پر سب نے قہقہ لگایا تبھی صابرہ لاؤنج میں داخل ہوئی

باجی چائے تیار ہے

تو لے کر آؤ نہ بتا کیا رہی ہو

صابرہ کی بات سنتے تبسم فوراً بولی تو صابرہ فوراً کیچن میں گئی اور پھر چائے لا کر سب کو دی تو مسکراتے ہلکی پھلکی باتوں میں چائے کا مزا لیا تو رضیہ

واپس آئی رضیہ کو واپس آتا دیکھ کر زرخان سفا کے ساتھ ہوا تو سب نے اپنی ہنسی دبائی تبھی رضیہ تبسم کے پاس بیٹھی

میں رشتے کے چکر میں بھول ہی گئی میں تو تجھے دعوت دینے آئی تھی کل کا کھانا آپ سب ہماری طرف کھانا

نہیں نہیں ہم تو رات کو واپس چلے جائیں گے

کوئی بات نہیں کھا لینا باجی مجھے اچھا لگے گا

رضیہ کی بات سنتے زرمینہ بیگم فوراً بولی تو رضیہ نے جواب دیا جس پر زرمینہ بیگم کچھ خاموش ہوئی

ہاں تم فکر نہ کرو میں سب کو لے کر آؤنگی تمہاری طرف

تبسم کی بات سنتے رضیہ خوش ہوتی اٹھ کر چلی گئ

آنٹی آپ نے بلا وجہ قبول کر لی دعوت

کچھ نہیں ہوتا ایک رات رہ جاؤ گے تو ہم دونوں ساس بہو کی باتیں ختم ہو گئ ہیں اب تم لوگ ہمارا ٹائم پاس کروانا

سنان کی بات سنتے تبسم مروا اور اپنی طرف اشارہ کرتی بولی تو مروا نے بھی ہنستے ہاں میں سر ہلایا جس پر سنان بھی ہلکہ سا مسکرایا تبھی برزم لاؤنج میں داخل ہوا اور اس کے پیچھے پیچھے وفا لاؤنج میں داخل ہوئی

سوری زم مان جائیں نہ

وفا برزم کے پیچھے آتی بولی تو برزم اسے اگنور کرتا سیدھا جا کر صوفے پر بیٹھا

اچھا ناراض نہ ہوں مان جائیں نہیں کرتی آئیندہ

زار چاچو اپنی بیٹی کو کہو جائے یہاں سے مجھے اس سے کوئی بات نہیں کرنی

روز تو وفا ناراض ہوتی ہے آج الٹا ہو گیا ہے

وفا کی بات سنتے برزم فوراً بولا تو زرخان نے پریشانی سے جواب دیا جس پر برزم

نے غصے سے زرخان کو گھورا تو زرخان اٹھ کھڑا ہوا

ابے اوئے آنکھیں کس کو دیکھا رہا ہے؟

تمیز سے بات کریں میں آپ کا داماد ہوں بھولیں مت وفا میرے بغیر نہیں رہ

سکتی اور آپ وفا کے بغیر نہیں رہ سکتے

لو پھر ان داماد سسر کی لڑائی شروع ہو گئی

زرخان کی بات سنتے برزم تیکھی مسکراہٹ سے بولا تو زرخان نے اسے گھورا

جبکہ سفا اپنا سر ماتھے پر مارتی بولی تو سب نے اپنی ہنسی دبائی

ہہہہہہ آیا بڑا کچھ بھی نہیں ہو گا

ٹریلر دیکھاؤں

سوری

زرخان کی بات سنتے برزم فوراً بولا تو وفا ان دونوں کا جھگڑا اگنور کرتی بولی جس

پر زرخان نے کندھے اچکائے

میں تم سے اب کبھی بات نہیں کرونگا جاؤ یہاں سے نہیں ہو تم میری ملکہ

زرخان کو کندھے اچکاتا دیکھ کر برزم غصے سے وفا کو دیکھتے بولا تو وفا نے چلاتے رونا شروع کیا جس پر زرخان نے فوراً اسے گود میں اٹھانا چاہا تو وفا اپنا آپ چھڑاتی پیچھے ہوئی اور پھر چیخیں مار کر رونے لگی تو زرخان پریشان ہوا

میں نے تمہیں معاف کیا کر لونگا بات رونا بند کرو ملکہ

زرخان کو پریشان دیکھتے برزم تیکھی مسکراہٹ زرخان کی طرف اچھالتا بولا

تو وفا نے فوراً رونا بند کیا اور پھر وہ برزم کے ننھے سینے سے لگی جس پر سب نے پریشانی سے وفا اور برزم کو دیکھا جبکہ زرخان تو بس جل بھن کر رہ گیا پھر کچھ لمحوں بعد سب نے کھانا کھایا اور سونے چلے گئے

ہم لوگ پرسوں کی فلائٹ سے واپس جا رہے ہیں

آج سب لوگ اٹھتے فریش سے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے جب ربینہ اور عالیان لاؤنج میں داخل ہوئے اور سیدھے آتے ٹیبل پر بیٹھتے بولے تو ربینہ نے اعلانیہ انداز میں کہا جس پر سب لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے

مگر خالہ آپ کو واپس جانے کی کیا ضرورت ہے آپ یہیں رہ سکتیں ہیں ہمارے پاس ہمیں کوئی بھی مسئلہ نہیں

ربینہ کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو ربینہ اس کی بات سنتے ہلکہ سا مسکرائی

اچھا خود تو تم اپنی بیوی کے پاس بیٹھے ہو میں اپنے شوہر کے پاس نہ جاؤں کیا

میں نے اور ڈیڈ نے ارین کو بھی پیرس کے ہوسپٹل میں شفٹ کرنے کا سارا

انتظام کر لیا ہے اور تم لوگ فکر نہ کرو ہم لوگ بیچ بیچ میں تم لوگوں سے ملنے

آتے رہیں گے

ربینہ کی بات سنتے عالیان بھی فوراً بولا تو بہرام نے ہاں میں سر ہلایا پھر سب

لوگوں نے ایک ساتھ ہلکی پھلکی باتوں اور بچوں کی معصوم شرارتوں میں ناشتہ

کیا تو صابرہ سب کے لیے چائے بنا لائی ابھی سب چائے پی ہی رہے تھے کہ

اچانک محلے میں شور سنتے عادل رانیہ اور تبسم گھر سے باہر نکلے جبکہ ادا ہر چیز پر

مٹی ڈالتی چائے کے مزے لینے لگی اس بات سے انجان کہ اگلے لمحے اس کے

ساتھ کیا ہونے والا ہے عادل تبسم اور رانیہ جیسے ہی باہر نکلے تو اپنے سامنے

اپنی دونوں چاچیوں کو محلے میں تماشا کرتا دیکھ کر حیران ہوئے جبکہ عادل اور

رانیہ کو دیکھتے اس کی ایک چاچی یاسمین آگے بڑھی

لو آگئے باہر پوچھو ان کو اتنے اونچے خاندان میں رشتہ کیسے ہوا پاکستان کے

اپکمینگ وزیراعظم کی بہن سے شادی ہوئی ہے کیسے؟

چاچی آپ پلیز اندر چلیں محلے میں تماشا مت کریں

اچھا اب تمہیں تماشا لگ رہا ہے وہ تماشا نہیں تھا جب تو نے میری بیٹی کے منہ پر بھری محفل میں تھوکا تھا کہا تھا کہ میں اس سے شادی نہیں کر سکتا یہ میرے ٹائپ کی نہیں

یاسمین کے چلانے پر عادل فوراً بولا تو یاسمین نے فوراً جواب دیا جس پر عادل کچھ خاموش ہوا تو اس کی دوسری چاچی قیصرا آگے بڑھی

صحیح تو کہہ رہا تھا اس کی ٹائپ تو وہ لڑکی ہے نہ جو پورے جہان کے سامنے ناچ کر اپنی نمائش کرتی تھی

چاچی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟

ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہوں کیا مروا پہلے یوٹیوب پر نہیں آتی تھی؟

قیصرا کی بات سنتے عادل فوراً بولا تو قیصرا ایک بار پھر بولی

دیکھو محلے تماشا نہ کرو میں ہاتھ جوڑتی ہوں اندر چلو ہوا کیا ہے بتاؤ تو ہم مل کر مسئلہ حل کر لیں گے

چاچی اتنے سال بعد آپ کیوں آئی ہیں اب اور پھر سے کیوں تماشا کر رہی ہیں

تو تو چپ ہی رہ رانیہ بی بی اکلوتے امیر زادے سے شادی کر کے مزے کر رہی

ہے ارے ہم تو سمجھے تھے صرف ادا ہی بھگوڑی ہے تو تو اس سے بھی دو ہاتھ آگے ہے اکلوتا پھنسا لیا تاکہ جائیداد میں کوئی حصہ دار ہی نہ ہو واہ رے واہ تبسم کے ہاتھ جوڑ کر بولنے پر رانیہ آگے بڑھتی بولی تو یاسمین نے فوراً جواب دیا جس پر رانیہ بھی خاموش ہوئی پھر اس کی دونوں چاچی فوراً ان کے گھر میں گھسی اور سیدھا اندر لاؤنج میں آئیں تو مروا نے مسکراتے انہیں سلام کیا وہ عادل کی چاچیوں سے باخوبی واقف تھی مگر اتنے سال بعد انہیں فاروقی ہاؤس میں دیکھتی پریشان تھی لاؤنج میں سب کو بیٹھے دیکھ کر اس کی دونوں چاچیاں ہلکہ سا مسکرائی تبھی ادا نے سلام کیا تو دونوں نے اسے حکارت بھری نگاہ سے دیکھا جس پر بہرام کو شدید غصہ آیا مگر وہ خاموش رہا تبھی عادل رانیہ اور تبسم لاؤنج میں داخل ہوئے

واہ بھئی واہ یہاں تو پارٹیاں چل رہی ہیں

قیصرا کی بات سنتے سب لوگ پریشان ہوتے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

عائشہ حنان سب بچوں کو لے کر اندر جاؤ

عادل کی بات سنتے عائشہ اور حنان نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر وہ سب بچوں کو لیتے تبسم کے کمرے میں چلے گئے اور دروازہ بند کر لیا

چاچی آئیں بیٹھیں نہ

رہن دو بہن ہم نہیں بیٹھتے تم جیسے نمائش کرنے والے لوگوں کے ساتھ

مروا کی بات سنتے یاسمین تیکھی مسکراہٹ سے بولی تو مروا نے خاموشی سے سر جھکایا جبکہ مروا کا جھکا سر دیکھتے عادل اور سنان دونوں کو تکلیف ہوئی پھر عادل فوراً آگے بڑھا

میری بیوی کو کچھ مت کہیے گا چاچی نہیں تو میں بھول جاؤں گا کہ آپ بڑی ہیں عمر میں مجھ سے

واہ تمہارے پاس بھی آواز ہے مجھے لگا تھا تم صرف ان دو نمبر عورتوں کو برداشت کرتے ہو

چھوڑو یاسمین جب تربیت ہی ایسی ہوئی ہے تو ان تینوں کا کیا قصور

عادل کی بات سنتے یاسمین فوراً بولی تو قیصرا نے آگے بڑھتے لقمہ دیا جس پر تمام مرد حضرات نے اپنے اشتعال پر قابو پایا وہ کہاں برداشت کر سکتے تھے کسی بھی عورت کی بے عزتی کو اور یہاں تو بات بھی ان کی اپنی عورتوں کی ہو رہی تھی

چاچی !!!!

عادل نہیں رکو

قیصرا کی بات سنتے عادل یکدم غصے میں آتا چلایا اور پھر آگے بڑھا تو بہرام بیچ میں آتے اسے روکتے بولا جبکہ عادل غصے میں خود کو چھڑانے کی ناکام کوشش کرتا رہا تبھی زرخان آگے بڑھا اور اس نے بھی بہرام کے ساتھ ملتے عادل کو قابو کرتے اس کا غصہ ٹھنڈا کیا تبھی قیصرا آگے بڑھی

اچھا اب تمہیں غصہ آ رہا ہے تب نہیں آیا تھا جب یہ ماہرانی صاحبہ اپنے عاشق کے ساتھ بھاگ گئی تھی اور فاروقی بھائی کے مرنے کے بعد واپس آئی تھی تب کرتے نہ غصہ دیکھاتے اپنی مردانگی نکال پھینکتے اس لڑکی کو اپنی زندگی سے تب تو کچھ نہ کیا تو نے

بھئی کرتا بھی کیوں بہن ایک امیر زادے کے ساتھ جو واپس آئی تھی نکاح کروا دیا اور بہن کا نکاح تو چھوڑو خود بھی ایک امیرزادی سے نکاح کیا ہے کچھ نہ بھی کمائے تو پوری زندگی بیوی کے بھائی کے مال پر ایش کر سکتا ہے

قیصرا کی بات سنتے یاسمین بھی فوراً بولی جس پر عادل نے غصے سے پہلے بہرام اور پھر زرخان کو دیکھا جبکہ یہ سب باتیں ساڑھے چار سال برزم بھی کمرے کے دروازے پر کھڑا سن رہا تھا اور یہ سب باتیں اس کے لیے نئ تھیں مگر اپنی ماں اور نانی اور ماموں مامی کے خلاف یہ سب کچھ اسے بھی سننا

برداشت نہیں ہو پا رہا تھا تبھی قیصرا آگے بڑھی اور زرمینہ بیگم کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی

سنو بہن یہ لڑکی اور ان کی فیملی ایک نمبر کی فراڈ ہے آپ ان سے رشتہ ختم کر کے جان چھڑاؤ اپنی پتہ نہیں کتنی راتیں گھر سے باہر رہی ہے اور کس کس کے ساتھ ایک ہی بستر پر۔۔۔

بس بہت ہو گیا میں میری بیوی کے خلاف ایک لفظ برداشت نہیں کرونگا اس سے پہلے کہ میں کچھ کروں نکل جائے اس گھر سے بھی اور فاروقی صاحب کی فیملی کی زندگی میں سے بھی

ابھی قیصرا بول ہی رہی تھی کہ بہرام یکدم چلاتے بولا تو سہیل اور سنان نے آگے بڑھتے اسے روکا جبکہ ادا کو روتے سر جھکاتا دیکھ کر برزم کی برداشت کا پیمانہ لبریز ہوا اور وہ خاموشی سے وہاں سے نکلتا باہر مین گیٹ پر آیا اور گیٹ کھولتے گھر سے باہر نکلا اور سیدھا جاتا کامران کے سامنے کھڑا ہوا

کامران انکل

جی چھوٹے صاحب

آپ میری ہر بات مانیں گے نہ؟

برزم کی بات سنتے کامران فوراً بولا تو برزم نے سوال داغا جس پر کامران کو کئی سال پہلے کی وہ معصوم اور چلبلی سی ادا یاد آئی اس نے بھی کامران سے سیم سوال کرتے نعیم کے زریعے بہرام کو قید کیا تھا پھر کامران نے مسکراتے فوراً ہاں میں سر ہلایا

آپ پھر اپنی گن لے کر میرے ساتھ اندر چلیں اور جیسا جیسا میں کہوں ویسا ویسا کرنا ہے اور کسی کی بات نہیں سننی

جی چھوٹے صاحب

کامران کے سر ہلانے پر برزم فوراً بولا تو کامران نے جواب دیا اور پھر اپنی گن لیتا برزم کے پیچھے لاؤنج میں داخل ہوا جہاں بہرام سنان اور سہیل کی گرفت میں کھڑا قیصرا اور یاسمین کو سخت نظروں سے گھور رہا تھا برزم اندر آتا لاؤنج میں کامران کے ساتھ کھڑا ہوا

آپ جا کر بابا کے سامنے کھڑی لیڈیز پر گن رکھیں مگر فائر نہ کرئے گا

برزم کی بات سنتے کامران فوراً آگے بڑھا اور قیصرا کے سر پر بندوق تانی قیصرا جو کھڑی کب سے اوٹ پٹانگ بول رہی تھی اپنے سر پر کسی ٹھنڈی چیز کو محسوس کرتے فوراً خاموش ہوئی اور پھر پریشانی سے مڑی تو کامران کو اپنے سر پر بندوق

تا نے دیکھ کر قیصرا کا دل اچھل کر ہلک میں آیا اور اس کی زبان کو بریک لگی جبکہ یاسمین تو گن دیکھتے ہی خاموش ہو چکی تھی کامران کو دیکھتے لاؤنج میں بیٹھے سب لوگ پریشان ہوئے تبھی برزم آتا بہرام کے آگے کھڑا ہوا

چپ کیوں ہو گئی ہو آنٹی بولو نہ اب اور کامران انکل اگر یہ آنٹی اب اگر ایک بھی لفظ بولے تو گولی چلا دینا

برزم کی بات سنتے سب لوگ حیران ہوئے جبکہ کامران نے ہاں میں سر ہلایا تو قیصرا اور یاسمین اس بچے کو دیکھتی پریشان ہوئی جو نہ صرف شکل و صورت میں اپنے باپ پر تھا بلکہ اس کا ایٹیٹیوڈ بھی اپنے باپ جیسا تھا

برزم آپ یہاں کیا کر رہے ہیں

کوئی میری مما کو ہرٹ کرے مجھے بالکل پسند نہیں

سہیل کے سوال پر برزم فوراً بولا تو ادا نے اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا جس پر برزم بھاگ کر ادا کو گود میں چڑھا تو ادا نے اسے پیار کیا پھر وہ اٹھتی برزم کا ہاتھ پکڑتی اپنا بھرا بھرا وجود سنبھالتی آگے بڑھی اور قیصرا کے سامنے کھڑی ہوتی اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہلکہ سا مسکرائی

چھوڑ دیا ہے میں نے اب سر جھکا کر نظر انداز کرنا زبان کھینچ لونگی اگر

اب کردار پر کسی نے انگلی اٹھائی تو کامران ان دونوں کو لے جاؤ اور ان کی زبان کاٹ دو تاکہ دوبارہ یہ مجھ پر کیچڑ نہ اچھال سکیں

ادا کی پوری بات سنتے قیصرا کی پوری آنکھیں کھلیں جبکہ کامران نے ہاں میں سر ہلایا تو ادا قیصرا کو اگنور کرتی برزم کا ہاتھ پکڑتی سیدھی اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ پیچھے کامران ان دونوں کو گن کی نوک پر لیتا گھر سے باہر نکلا اور انہیں گاڑی میں بیٹھاتے وہاں سے لے گیا ادا جیسے ہی اپنے کمرے میں آئی تو وہ سیدھی جاتی بیڈ پر آلتی پالتی مارتے بیٹھی اور برزم کو اپنی گود میں بیٹھاتے اس کا سر اپنے سینے میں بھینچا اور آنسو بہانے لگی جبکہ برزم جو یہ بات اچھے سے جانتا تھا جب بھی اس کی ماں شدید پریشان ہوتی ہے یا حد سے زیادہ دکھی ہوتی ہے تو وہ اسے ایسے ہی کسی سٹف ٹوائے کی طرح اپنے سینے میں بھینچتے روتی ہے اور برزم اس کی ساری شدتیں اور آنسو خاموشی سے برداشت کرتا تھا آج بھی اپنا سانس بند ہوتا محسوس کرتے ہوئے بھی برزم اپنی ماں کے سینے سے چپکا ہوا تھا اور اپنی ماں کے آنسو برداشت کر رہا تھا جب بہرام کمرے میں داخل ہوا برزم کو ادا کی گود میں بیٹھے لال ہوتا دیکھ کر بہرام ایک ہی جست میں ادا کے پاس پہنچا اور اس نے فوراً برزم

کو ادا سے دور کیا تو برزم کو کچھ سانس آیا جبکہ ادا بہرام کے سینے سے لگی

ہچکیوں اور سسکیوں سے رونے لگی تو برزم بھی پریشانی سے آگے بڑھا

مما چپ ہو جائیں نہ کچھ نہیں ہوا وہ گندی آنٹی چلی گئی ہیں

برزم جو اس بات سے انجان تھا کہ آج ادا کے کونسے زخم ایک بار پھر

ہرے ہوئے ہیں اپنی ماں کو ایسے روتا دیکھ کر تڑپ کر بولا تو بہرام نے

برزم کو بھی اپنے سینے سے لگایا پھر ادا فوراً بہرام سے دور ہوئی

بہرام میں کچھ دیر اکیلا رہنا چاہتی ہوں

مگر ادائے جاں۔۔۔

پلیز بہرام میں وعدہ کرتی ہوں میں کچھ نہیں کرونگی خود کو مگر پلیز مجھے کچھ دیر

اکیلا چھوڑ دیں

ادا کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو ادا اس کی بات کاٹتی بولی جس پر بہرام

خاموشی سے برزم کو لیتا کمرے سے باہر نکلا

بابا مما ٹھیک ہیں نہ

ہاں بچہ مما بلکل ٹھیک ہیں آپ فکر نہ کرو اور آپ نے مما کے بارے میں

جو کچھ بھی سنا ہے کسی کے سامنے دہرانے کی ضرورت نہیں

برزم کی بات سنتے بہرام فوراً بولا تو برزم نے ہاں میں سر ہلایا بہرام اچھے سے جانتا تھا کہ برزم دماغ کا بہت تیز ہے اور وہ اتنی آسانی کوئی بھی بات نہیں بھولتا تھا اس لیے بہرام نے احتیاطی تدابیر اختیار کیے جس پر برزم نے فوراً ہاں میں سر ہلایا تبھی ادا کمرے سے باہر آئی

مجھے چاٹ کھانی ہے

وہ گندی ٹھیلے کی چاٹ نہیں کھیلاؤنگا میں تمہیں

عادی بھائی۔۔عادی بھائی

ادا باہر آتی اچانک بولی تو بہرام اس کی بات سمجھتے فوراً بولا وہ اچھے سے جانتا تھا ادا خود کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اب وہ چاٹ کھا کر ہی خود کو کنٹرول کر سکے گی بہرام کی بات سنتے ادا چلاتی غصے سے لاؤنج میں آئی جہاں سب لوگ پریشان بیٹھے تھے ادا کی آواز سنتے سب نے حیرانگی سے ادا کو دیکھا

عادی بھائی مجھے چاٹ کھانی ہے وہ میری فیورٹ والی لا کر دو

عادی ہرگز نہیں لانا وہ ٹھیلے کی گندی چاٹ بیمار ہو جائے گی یہ

آپ کو پوچھ بھی کون رہا ہے میں اپنی ماں کے گھر آئی ہوں جو جی میں آئے

گا کھاؤں گی آپ چپ کریں اب

ادا کی بات سنتے عادل ہلکہ سا مسکراتا ہاں میں سر ہلا گیا تبھی بہرام لاؤنج میں داخل ہوتا بولا تو ادا نے اسے فوراً جواب دیا جس پر بہرام نے اسے گھورا تو ادا اسے اگنور کر گئی پھر عادل سب لیڈیز کے لیے چاٹ لے آیا جسے ان سب نے بہت شوق سے کھایا

تبسم اپنی محلے والی سے معذرت کر لو اس سب کے بعد ہم نہیں جا سکتے وہاں ہم اب گھر چلیں گے بس

ٹھیک ہے میں منع کر دیتی ہوں فون کر کے

زرمینہ بیگم کی بات سنتے تبسم فوراً بولی تو زرمینہ بیگم نے ہاں میں سر ہلایا پھر سب لوگ تبسم عادل مروا حوریہ اور عنایہ کو ملتے واپس کرچی کے لیے نکل گئے اور ٹھیک دو گھنٹے بعد بہرام ویلا پہنچتے سفر کی تھکاوٹ لیے سو گئے اللہ نے آج ان کی زندگیوں سے ہر قسم کے برے لوگوں کو نکال دیا تھا اور اب آگے بس اب ایک خوشیوں بھری زندگی ان سب کا بے صبری سے انتظار کر رہی تھی جسے وہ سب بے حد خوشدلی سے ویلکم کرنے والے تھے

شکنتلا بائی اپنے کوٹھے پر بیٹھی تھی جب ایک آدمی بھاگ کر اندر آتا اس کے پاس بیٹھا تو شکنتلا نے ایک آئیبرو اچکائی

ارین کا پتہ چل گیا ہے وہ آغا خان ہوسپٹل میں ہے اور کومہ میں ہے کل صبح اس کی باڈی کو پیرس شفٹ کیا جائے گا اس کا جڑواں بھائی اور باپ اسے پیرس کے اچھے ہوسپٹل میں لیجا کر علاج کروانا چاہتے ہیں

مگر وہ منہوس کومہ میں کیسے گیا؟

اس آدمی کی بات سنتے شکنتلا فوراً بولی تو پاس بیٹھی شائینہ بھی اس آدمی کی طرف متوجہ ہوئی

ادا اور بہرام کے بیٹے برزم نے اسے گولی ماری ہے جس کی وجہ سے وہ کومہ میں ہے اور نجانے کب اٹھے گا

بڑا تیز ہے اس کا بیٹا اتنے بڑے آدمی کو کومہ میں پہنچا دیا بائی میں تو کہتی ہوں تجھے یہ بدلہ ودلہ چھوڑ اپنا کوٹھا مست چل رہا ہے کافی ہے

کہہ تو ٹھیک رہی ہے تو میں بھی یہی سوچ رہی تھی

شائینہ کی بات سنتے شکنتلا بائی ہاں میں سر ہلاتی بولی اور پھر اٹھ کر اندر چلی گئی

آج عالیان ارین اور ربینہ پیرس واپس جا رہے تھے ارین کو پوری میڈکل ٹیم کے ساتھ صبح کی فلائٹ سے پیرس بھیج دیا گیا تھا جسے اس کے باپ اسفند نے ریسیو کیا تھا اور اسے پیرس کے بیسٹ ہوسپٹل سینٹ لوئیس ہوسپٹل میں ایڈمٹ کروایا تھا جہاں ارین کی دیکھ بھال خوب اچھے طریقے سے کی جا رہی تھی عالیان اور ربینہ کو جناح انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر چھوڑنے خانزادہ فیملی کے سب فرد موجود تھے ربینہ اور زرمینہ بیگم ایک بار پھر ایک دوسرے سے دور ہونے پر اشکبار تھیں جبکہ زرخان سہیل اور بہرام ہمیشہ کی طرح عالیان کو چھیڑنے کا کوئی موقع نہیں جانے دے رہے تھے

بھائی میں سوچ رہا ہوں پیرس جا کر تو کہیں شادی نہ کر لے

میرے لیے سوتن لایا ہوا ہے تو میں کیوں نہ لاؤں تیرے لیے سوتن

زرخان عالیان کے کندھے پر ہاتھ دکھتے بولا تو عالیان نے مسکراتے جواب دیا جس پر سب نے اپنی ہنسی دبائی تو زرخان نے سفا کے گرد ہاتھ پھیلایا

جیلس پیپل

زرخان ناک سے مکھی اڑانے کے انداز میں بولا تو سب نے قہقہ لگایا پھر عالیان اور ربینہ سب سے ملے تو عالیان نے سب بچوں کو ایک ایک

چوکلیٹ کے ساتھ پانچ پانچ ہزار کا نوٹ دیا جس پر سب بچوں نے شور مچایا

چاچو آپ ہم سے ملنے کب آؤ گے ہمارا لیٹل گینگ آپ کو مس کرے گا

ویسے تو میں ملنے آتا رہوں گا انشاءاللہ مگر جب آپ کے اس لیٹل گینگ کے

سب لیڈر برزم بہرام خانزادہ اور ہاٹیسٹ لیڈی وفا زرخان خانزادہ کی شادی

ہوگی تو میں یہاں رہنے کے لیے آؤنگا وہ بھی ربینہ دادو کے ساتھ

وفا کی بات سنتے عالیان نے مسکراتے اس کی ناک پکڑتے جواب دیا تو سب

بچے مسکرائے پھر عالیان سب کو باری باری ملتا ربینہ کو لیتا پیرس کے لیے

نکل گیا جبکہ باقی سب لوگ کھانا کھانے کولاچی ریسٹورنٹ چلے گئے اور

وہاں مزے سے ڈنر کرنے لگے اور اپنی اس سکون اور خوشیوں بھری زندگی

کے ان حسین پلوں کو کھل کر جینے لگے

ایک ماہ بعد

....

سب لوگ آغا خان ہوسپیٹل کے ایک کمرے میں موجود تھے جہاں آج سے

ٹھیک دو دن پہلے بہرام کے گھر بیٹی پیدا ہوئی تھی جو حسن میں بلکل اپنی ماں

سی سادگی لیے تھی اس کے چوکلیٹ براؤن بال ہیزل گرین آنکھیں اور دودھ سی سفید رنگت اس کے حسن کو مزید چار چاند لگاتے تھے برزم بھی اپنی اس ننھی سی بہن کو دیکھ کر بہت خوش تھا اور اس نے اپنی ننھی سی بہن کا نام ایلحا بہرام خانزادہ رکھا تھا جو کہ اس کی ماں کے نام سے ملتا جلتا تھا سب کو یہ نام بہت پسند آیا تھا اور پھر سب نے بہرام کی ننھی سی پری کو اپنی فیملی میں ویلکم کیا تھا پچھلے ہفتے عادل اور مروا کے گھر بیٹا پیدا ہوا تھا اور تب سے لے کر اب تک حوریہ نے اپنی ماں سے منہ بنایا ہوا تھا کیونکہ اسے دونوں چاہئیے تھے اور اس مما نے اسے صرف بھائی دیا تھا بہن نہیں مگر حوریہ نے بھی اپنے اس چھوٹے بھائی کا اپنے باپ کے ساتھ مل کر خوب اچھے سے ویلکم کیا تھا عادل نے اپنے شہزادے کا نام عارب عادل فاروقی رکھا تھا کیونکہ اس کے باپ فاروقی صاحب کو یہ نام بے حد پسند تھا آج ایلحا بہرام خانزادہ کی پیدائش کے ٹھیک دو دن بعد سفا کے گھر بھی بیٹا پیدا ہوا تھا جسے سب لوگ دیکھنے ہوسپٹل میں جمع تھے زرخان کا بیٹا شکل و صورت میں اپنے باپ پر جبکہ آنکھوں کے معملے میں اپنی بھوتنی پھوپھو پر تھا اس کی سرخ و سفید رنگت اور نین نقش اسے اس کے باپ سے ملاتے تھے جبکہ اس کی ڈارک گرے آنکھیں اسے تالیہ سے

ملاتی تھیں اور بالوں کے معاملے میں وہ اپنی ماں سفا پر گیا تھا کیونکہ اس کے کالے بال سفا پر جو تھے وفا اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھ کر کچھ اداس تھی کیونکہ اسے اپنی مما سے بھائی چاہیئے تھا وفا کو ایک کونے میں خاموشی سے بیٹھے دیکھ کر زرخان اپنے بیٹے کو گود میں لیتا وفا کے پاس آکر بیٹھا

بابا کی فیری کو کیا ہوا؟

بابا مجھے بہن چاہیئے تھی

مگر فیری اس میں مما کا تو کوئی قصور نہیں کیونکہ بےبی تو اللہ تعالیٰ کی مرضی سے اس دنیا میں آتے ہیں اب یہ تو اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے نہ وہ کسے بیٹی دیتے اور کسے بیٹا

وفا کی بات سنتے زرخان سمجھانے کے انداز میں بولا تو وفا نے مسکراتے زرخان کو دیکھا جس پر زرخان بھی ہلکہ سا مسکرایا

فیری آپ اپنے بھائی سے نہیں ملیں گی

ضرور ملوں گی

زرخان کے سوال پر وفا خوش ہوتے بولی تو زرخان نے فوراً سے اپنے بیٹے کو وفا کی گود میں لیٹاتے اسے ہاتھ سے سہارا دیا تو وفا اپنے چھوٹے سے بھائی کو

دیکھتی مسکرائی

بابا ہم اس کا نام کیا رکھیں گے؟

ارمغان خانزادہ

وفا کی بات سنتے برزم فوراً بولا تو سب کو برزم کا بتایا گیا یہ نام بے حد پسند آیا اور پھر سب نے زرخان کے ننھے شہزادے کا نام ارمغان خانزادہ رکھ دیا ارمغان اس دنیا کا پہلا شخص تھا جس کا نام اس کے بہنوئی نے رکھا تھا برزم نے اپنے سالے صاحب کا نام رکھ تو دیا تھا مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ ارمغان وفا سے بھی دو ہاتھ آگے ہے اور اسے شیطانوں کا وزیراعظم کہنا غلط نہ ہے سب نے زرخان کے بیٹے کو بھی اپنی فیملی میں ویلکم کیا تھا اور سب لوگ اپنی اپنی اس چھوٹی سی فیملی میں انتہاء کے خوش تھے وقت کے ساتھ ساتھ زرخان نے بھی کراچی میں اپنا ایک گھر بنا لیا تھا جسے اس نے زرمینہ ہاؤس کا نام دیا تھا اور اس گھر میں شفٹ ہونے وقت حنان اور زرمینہ بیگم کو اپنے ساتھ لے آیا تھا جبکہ دائمہ اور عائشہ کو بہرام کے پاس یہ کہہ کر چھوڑ آیا تھا کہ ہمارے پاس دو ماں ہیں تو ایک ماں تمہاری ایک ہماری رانیہ اور ادا کی وجہ سے عادل نے بھی فاروقی ہاؤس بیچ کر کراچی جوہر میں اپنا تین سو گز کا ایک گھر بنا لیا تھا مگر اس نے اپنے

گھر کو نام اب بھی فاروقی ہاؤس ہی دیا تھا اور حیدر آباد کو وہ لوگ مکمل طور پر خیر آباد کہہ آئے تھے عادل نے بھی اپنا ایک چھوٹا سا سوفٹویئر ہاؤس کھول لیا تھا اور خوب محنت کر کے اسے اس وقت ایک برینڈ بنانے میں کامیاب ہو چکا تھا اور سب کے ساتھ ایک حسین زندگی گزار رہا تھا سچ کہتے ہیں کوئی مرد اس معاشرے میں تب تک خوش رہ سکتا ہے جب تک کسی عورت سے اس نے بیر نہ ڈالا ہو کیونکہ عورت جس سے بدلہ لینے پر آئے اس کی سات نسلیں تباہ کرنے کا ہنر رکھتی ہے اور یہی تو کیا تھا زوبیا آفریدی اور ادا بہرام خانزادہ نے زوبیا آفریدی (سہیل کی بہن) نے اپنے ساتھ بچپن میں ہوئی زیادتی کا بدلہ لیتے اپنے گنہگار آیاز خانزادہ کو موت کے گھاٹ اتارا تھا اور ادا فاروقی نے ادا بہرام خانزادہ بن کر اپنی ذات پر کیچڑ اچھالنے والے ہر شخص کو اس نے موت کے منہ اتارا تھا شان اور شعیب ملک کو اس نے زندہ جلایا تھا اپنی ہی دونوں چاچیوں کی زبان کٹوائی تھی اپنے شوہر کی مدد سے اس نے اپنے دونوں چاچو اور اپنی پھوپھو کو سڑک کے بیچ و بیچ گلہ کٹوا کر اس دنیا سے رخصت کیا تھا اور اپنے بیٹے کی مدد سے اپنی زندگی کے سب سے بڑے دشمن ارین شاہ عرف اے ایس کو زندگی بھر کے لیے بستر پر ڈال دیا تھا ارین شاہ کا زندہ ہونا نہ ہونا ایک برابر تھا اور ان سب کو دیکھتے شکنتلا بائی نے

خود با خود اپنے قدم پیچھے کر لیے تھے اس لیے کہتے ہیں عورت کو کبھی کمزور مت سمجھو کیونکہ عورت اپنے ایکسپریشنز سے مارنا جانتی ہے مرد اگر عورت کو رلانا جانتا ہے تو عورت اس کے روح کی دھجیاں تک اڑانا جانتی ہے اور پھر جب ایک دفعہ عورت کسی کو تباہ کرنے پر آ جائے تو مرد چاہے لاکھ کوششیں کر لے عورت اسے موت کے ایسے دھانے پر لا کھڑا کرتی ہیں جہاں نہ وہ جی سکتا ہے نہ مر سکتا ہے اور نہ خود کو مار سکتا ہے

****

(ختم شد)